

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
(الفرقان ۳۵-۳۳)

بیان القرآن ارو ترجمہ القرآن

مع حل لغات و حواشی تفسیر

جلد سوم

از ابتدائے سورۃ النور تا آخر قرآن کریم

تالیف

حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب مؤلف انگریزی ترجمہ القرآن
باہتمام ماسٹر فقیر محمد صاحب مہتمم تصنیفات چھپو کر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام

لاہور نے شائع کیا

۱۳۴۲ھ

مکتبہ دارالافتاء
۱۳۴۲ھ

فہرست مضامین بیان القرآن جلد سوم

صفحہ	خلاصہ مضامین	صفحہ	خلاصہ مضامین	صفحہ	خلاصہ مضامین
۱۳۵۲	امردستانی کے لوہوں سے مراد	۱۳۴۳	مسح	۱۳۴۶	سورۃ النور ۱۳۴۳ تا ۱۳۴۶
۱۳۵۳	دودھ پینے والے جانوروں کے ذبح کی نیت	۱۳۴۳	آنحضرتؐ اور ابو بکرؓ کی بیعت نبویہ صحت قلبی	۱۳۴۳	نام خلاصہ صفحوں متعلق تاریخ نزول
۱۳۵۴	رسول مصلحؐ کے قلب صافی اور نور فطری کا	۱۳۴۴	تہمت سے بچنے کا علاج	۱۳۴۴	سورۃ نور کے احکام پر غماض اور دینہ کی وجہ
۱۳۵۵	آپ جامع شرق و غرب ہیں	۱۳۴۵	دوسرے کے گھر جانے کے آداب	۱۳۴۵	مذہب میں کس قسم کا کٹورا استعمال ہو
۱۳۵۶	عرب کا عمل و وقوع	۱۳۴۵	ترانے سے بچنے کا طریق	۱۳۴۵	جلد میں سنوئی یا جوتی سے مارنا بھی جائز
۱۳۵۷	نور فطری پر نور وحی کا اضافہ	۱۳۴۶	عض بصر	۱۳۴۶	ہے صفا یم کرنے میں ننگا کرنا نہیں چاہیے
۱۳۵۸	نور نبوی مصطفیٰؐ وہابی اور کل عالم پر محیط ہے	۱۳۴۶	عورتوں کے باہر نکلنے کی ضرورت	۱۳۴۶	صنایم کہہ نہیں سختی سے نہ ارجا جائے۔
۱۳۵۹	صحابہ کی شہرت کی پیش گوئی	۱۳۴۷	مردوں کے لئے عض بھر کا حکم بتانا ہو کہ وہ	۱۳۴۷	اسلامی منزلت جیلہ اور آج کل کا کٹورا
۱۳۶۰	نور اسلام کے مقابل بظلمت کفر	۱۳۴۷	عورتوں کو دیکھ سکتے ہیں	۱۳۴۷	کیا رجیم اسلام میں سترائے رہا ہے
۱۳۶۱	رسولؐ بشر کی اطاعت اور اہل قرآن پر	۱۳۴۸	ما ظہر منہا سے مراد	۱۳۴۸	آیت رجیم کے متعلق حضرت عمرؓ کا قول
۱۳۶۲	اتمام عبت	۱۳۴۸	ظہوریات انسانی کا اقتضا	۱۳۴۸	آیت رجیم کی تلاوت کی منسوخی اور لہجہ
۱۳۶۳	وعدۃ اختلاف اور حکومت اسلامی	۱۳۴۹	اقوال مفسرین کہ عورتوں کے باہر نکلنے میں	۱۳۴۹	حکیم کا خیال
۱۳۶۴	وعدۃ اختلاف سے مراد خلافت آنحضرتؐ	۱۳۴۹	منہ اور ہاتھ کھلے رہ سکتے ہیں	۱۳۴۹	حضرت علیؓ آیت رجیم کے قائل نہ تھے
۱۳۶۵	صلیم ہے	۱۳۴۹	حدیث نبوی کہ منہ اور ہاتھ کھلے رہ سکتے ہیں	۱۳۴۹	کیا رجیم صحت رسول اللہؐ ہے
۱۳۶۶	دوام خلافت	۱۳۵۰	عورت کا غیر مرد کو دیکھنا	۱۳۵۰	سند تقویٰ کی تفصیل کر سکتی ہے اسے
۱۳۶۷	نبوت کی خلافت برنگ ولایت	۱۳۵۱	عورت کا منہ کھلا رکھنا جائز ہے مگر مرد کا	۱۳۵۱	منسوخ نہیں کر سکتی
۱۳۶۸	خلافت راشدہ	۱۳۵۱	اسے دیکھنا جائز نہیں۔	۱۳۵۱	احادیث اور سترائے رجیم
۱۳۶۹	خلافت تیس سال ہے	۱۳۵۱	عرب کی عورتوں کا اظہار محاسن کرنا اور	۱۳۵۱	اجماع سے قرآن منسوخ نہیں ہو سکتا
۱۳۷۰	خلافت برہگ بادشاہت اور اعدائے	۱۳۵۱	اسلام کا اس سے روکنا	۱۳۵۱	رجیم پر اجماع امت نہیں۔
۱۳۷۱	اسلام کی کوشش	۱۳۵۱	واقعات زمانہ نبویؐ اور زمانہ صحابہ	۱۳۵۱	لڑائیوں کو سترائے زمانہ نصف دینے والے
۱۳۷۲	خلافت کی کمزوری مسلمانوں کی ایمانی	۱۳۵۱	من و داء حجاب کا حکم مردوں کو گھٹوں	۱۳۵۱	کہ رجیم سترائے زمانہ نہیں ہو سکتا۔
۱۳۷۳	کمزوری کا نتیجہ ہے۔	۱۳۵۱	میں آنے سے روکتا ہے نہ عورتوں کو	۱۳۵۱	زمانی یا زمانہ کے پاکدامن مسیح کی نیت
۱۳۷۴	خلافت صرف تشریش کے لئے نہیں	۱۳۵۱	باہر نکلنے سے	۱۳۵۱	ایک فریق کے زمانہ پر ملاقات ہو جانی چاہئے
۱۳۷۵	خلافت و دعائی اور عیثت مجددین	۱۳۵۱	کن مردوں کے سامنے عورت اظہار محاسن	۱۳۵۱	زمانی اور زمانہ کا مخرج
۱۳۷۶	مسلموں کی بیماریوں کی جڑ	۱۳۵۱	کر سکتی ہے	۱۳۵۱	کسیوں کے مخرج جاؤ نہیں
۱۳۷۷	انکسین دین	۱۳۵۱	بپردہ میں افراط و تفریط	۱۳۵۱	آیت کا صحیح مفہم
۱۳۷۸	خلافت شیخین اور اہل تشیع پر تمام حجت	۱۳۵۱	مردوں کے مخرج کا حکم	۱۳۵۱	علامہ زکریاؒ کو نبیوں کا بار ہی سے اخراج
۱۳۷۹	عرب سے شرک کے مٹ جانے کی پیش گوئی	۱۳۵۱	غلاموں کی آزادی میں اسلام سے آگے	۱۳۵۱	زمانی تہمت
۱۳۸۰	نہائے الہی کی ناسکری کا نتیجہ	۱۳۵۱	کسی قوم نے قدم نہیں رکھا۔	۱۳۵۱	سنان
۱۳۸۱	صاحب کا علاج	۱۳۵۱	لڑائیوں کو زمانہ پر مجبور کرنا	۱۳۵۱	واقعہ اھک حضرت حابشہ
۱۳۸۲	ضرورت خلوت	۱۳۵۱	نور اساء الہی سے ہے	۱۳۵۱	تفسیر بیتن میں کون لوگ شامل تھے

خلاصہ معنیوں	نمبر صفحہ	خلاصہ معنیوں	نمبر صفحہ	خلاصہ معنیوں	نمبر صفحہ
منہجیت - روش و تجربہ کا طوط	۱۳۶۳	آنحضرت کا اس میں انقلاب پیدا کرنا	۱۳۶۴	چلپن کا دادا محمد علی قلعہ	۱۳۹۲
محسنہ معنیوں کیلئے یہ مفہوم تھا	۱۳۶۴	آنحضرت کا طوط اور تاریکی کا دور ہونا	۱۳۶۵	خطا منافی عصمت نہیں	۱۳۹۳
لیلة العزاج کی دو قسمیں	۱۳۶۵	جہاں بیکر کیا ہے	۱۳۶۶	ابلیس کے لشکر	۱۳۹۴
مسند و لکھنے کے ساتھ لکھنا کھانا	۱۳۶۶	پیشے اور کھارسی دینا	۱۳۶۷	نور کے لئے یادگار بنانا	۱۳۹۵
تقریبی عزیزوں سے بے تکلفی اور اچانک	۱۳۶۷	آنحضرت شمس و قمر میں	۱۳۶۸	خلق کا اطلاق قرآن پر مشتمل ہے	۱۳۹۶
ناں کھانا کھانا	۱۳۶۸	آنحضرت کا پیدا کردہ انقلاب	۱۳۶۹	کلام الہی الفاظ میں نازل ہوا	۱۳۹۷
تہذیب کی بیاریوں کا علاج قرآن کریم	۱۳۶۹	شکلوں روش کی جگہ انحراف و جہالت	۱۳۷۰	پچھلے معنیوں میں آنحضرت کے متعلق ہرگز نہیں	۱۳۹۸
دل کرکھانا کھانا	۱۳۷۰	کی جگہ سرد و شرب خوری اور جیاشی کی	۱۳۷۱	عربی میں قرآن کا نزول	۱۳۹۹
توہی مسالحت کو ذاتی مسالحت پر ترجیح ہو	۱۳۷۱	جگہ حبس الہی	۱۳۷۲	مجموع عذاب و تکلیف ایمان لاتے ہیں	۱۴۰۰
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اس کی	۱۳۷۲	معاصی میں بیچ کرے سے بچا یا - طاقت	۱۳۷۳	آنحضرت مسلم پر دربر سے اعتراض	۱۴۰۱
طرف سے مسلمانوں کی سخت	۱۳۷۳	میں بیچ کرنا سکھایا -	۱۳۷۴	تہذیب اور کمالات میں مایہ لاتیاز	۱۴۰۲
سورۃ الفہر قل ۱-۲۸ تا ۳۸	۱۳۷۴	شکر بیکل زمانہ کی جگہ توحید - باہر محبت	۱۳۷۵	شمالین فرشتوں کا کلام نہیں سن سکتے	۱۴۰۳
تمام خلاصہ معنیوں تعلق - زمانہ نزول	۱۳۷۵	خلف بھر کا پیدا کرنا	۱۳۷۶	آنحضرت کا اپنے اقربا کو ڈرانا	۱۴۰۴
فرقان نام میں اشارہ	۱۳۷۶	ہر یوں کا ٹیکسوں میں بدلتا	۱۳۷۷	اس سے آپ کی صداقت پر دلیل	۱۴۰۵
تمام قیوں اور نسلوں کیلئے نذیر -	۱۳۷۷	سیکشات اور حسنات سے مراد یہی	۱۳۷۸	کامیابی کی نشات	۱۴۰۶
تقدیر اشیاء سے مراد	۱۳۷۸	اور نیکو کا ملکہ ہے	۱۳۷۹	تقلب فی الساجدین سے مراد	۱۴۰۷
انقلاب معانی چند کمائیوں سے نہیں	۱۳۷۹	محبوب کی جگہ سچ اور نیکو کی جگہ مفید کام	۱۳۸۰	آنحضرت کے والدین	۱۴۰۸
نہیں ہو سکتا -	۱۳۸۰	میں لگتا	۱۳۸۱	شیاطین کا تعلق	۱۴۰۹
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود لکھ پڑھ سکتے تھے	۱۳۸۱	انقلاب کا دل مرتبہ	۱۳۸۲	القائے سبع سے مراد	۱۴۱۰
پائبل کے معنی میں قرآن میں	۱۳۸۲	لکھنوں کے لئے فرقان	۱۳۸۳	شاعر اور نبی میں مایہ لاتیاز	۱۴۱۱
دنیا میں باخوں اور محلات کے وعدے	۱۳۸۳	سورۃ الشعراء ۱-۲۸ تا ۳۸	۱۳۸۴	مومن شاعر	۱۴۱۲
اور ان کا پورا کرنا	۱۳۸۴	تمام خلاصہ معنیوں تعلق - زمانہ نزول	۱۳۸۵	سورۃ الفہر قل ۱-۲۸ تا ۳۸	۱۴۱۳
بوعده مسئول سے مراد	۱۳۸۵	غنائین کی ملاکت کی خبر سے آنحضرت	۱۳۸۶	تمام خلاصہ معنیوں تعلق - زمانہ نزول	۱۴۱۴
فرشتوں کے آنے کا مطالبہ	۱۳۸۶	صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم	۱۳۸۷	من فی النار سے مراد	۱۴۱۵
تمام فرقان کی پیشگویی	۱۳۸۷	ہر چیز کے اندراج پیدا کرنے میں نشان	۱۳۸۸	سلیمان کے کاؤڈ کا داروغہ ہونے سے مراد	۱۴۱۶
قرآن کریم کا تدبیراً نزول اور اس کی ترتیب	۱۳۸۸	غنائین کے مغلوب کیا جانے کے بعد	۱۳۸۹	حضرت سلیمان کا حکم منطق الطیر	۱۴۱۷
قرآن میں احقر معنیوں کا جواب	۱۳۸۹	رحم کی خوشنہی	۱۳۹۰	حضرت سلیمان کا انوار کو زبان دینی سے مراد	۱۴۱۸
اصحاب اللہ	۱۳۹۰	فرعون کا بنی اسرائیل کو تباہ کر لینے کا	۱۳۹۱	حضرت سلیمان کے لشکر میں پندہ کا کام	۱۴۱۹
حرب کی بعد پرستی	۱۳۹۱	آخری فیصلہ	۱۳۹۲	جنتوں کے لشکر کا کام	۱۴۲۰
ابتداء حوس و ہوا کا شرک	۱۳۹۲	احزاب بعصالت الجبر کے معنی	۱۳۹۳	واد الخمل سے مراد	۱۴۲۱
حرب کی اسلام سے پہلے حالت اور	۱۳۹۳	باہر بکوتوں کا خیال بے بنیاد ہے	۱۳۹۴	حضرت سلیمان اور جہوش	۱۴۲۲

خلاصہ معنوں	نمبر صفحہ	خلاصہ معنوں	نمبر صفحہ	خلاصہ معنوں	نمبر صفحہ
حضرت سلیمان کا سفر یمن	۱۴۱۲	مکہ کی حرم میں جانب احسن ہے	۱۴۲۸	مراثی لوسی پر فرعون کی طاقت جیسے	۱۴۴۱
عرب سلیمانی اور عرب نجدی		سورۃ القصص ۲۸ از ۱۴۲۹ تا ۱۴۵۱		ظن ان کا مطلب ہے۔	
نیل کی اطاعت پر شکر گزار اسی		نام خلاصہ معنوں تعلق زنا نزول	۱۴۲۹	مختلف وجوہوں پر ہم تعلق دیکھ کر کی	۱۴۴۲
حضرت سلیمان اور ہمد		فرعون اور موسیٰ کی تاریخ کا آج تاریخ	۱۴۳۰	صدقت پر دلیل ہے۔	
ہمد انسان کا نام ہے	۱۴۱۳	اسلام میں دہرا جانا		دوسرے مذاہب کے لوگ اسلام میں	۱۴۴۳
ہمد کا وصف	۱۴۱۴	فرعون کا بی اسرائیل کو حقوق سے محروم		داخل ہوتے رہیں گے	
خطوط میں القاب	۱۴۱۵	کرنا اور ان سے ذلیل کام لینا۔		عذاب طاقت اور اہل عرب	۱۴۴۴
ہمد انظر ملکہ	۱۴۱۶	کوہوں کو طاقتور بنانے کا وعدہ لکھی		شکر کا سراد گرا کر نیرائے لوگ ہیں	۱۴۴۵
ملکہ کا تخت حضرت سلیمان کے پاس		ہامان	۱۴۳۱	عامعون	۱۴۴۶
کس طرح آیا		فرعون کا بی اسرائیل سے خائف ہونا		کیسا	۱۴۴۸
علم اور قوت جبرانی کا مقابلہ	۱۴۱۷	اسلام کے مخالف آنے کی تاکید لین		ساد سے مراد کہ ہے	۱۴۵۰
تخت بقیس میں آپ نے کیا تبدیلی کی		غیر دنیا کو دینی تقنی کا ہونا		میں ہجرت میں آنحضرت صلعم کو مکہ میں	
اور اس کی غرض کیا تھی		لام عاقبت	۱۴۳۲	لانے کی پیچیدگی	۱۴۳۳
بقیس کو اس کی نابینائی کی علامت	۱۴۱۸	فہم و علم کا قبل نبوت ملنا		امیہ کا قبل بعثت اپنے نبی بنایا جانا	
کشف عن الساق کے معنی	۱۴۱۹	حضرت موسیٰ پر قبلی کے مرنے سے		کا علم نہیں ہوتا	
بقیس کی پٹلیوں پر بالوں کا قصہ		کوئی اعتراض نہیں وارد ہوتا		کل شئی ہالکت سے مراد	۱۴۵۱
حضرت سلیمان کے محل میں پیشوں کے		قرآن کی اصلاح بائبل کا کیا رد و تہ			
نیچے پانی بہانے کی فرض		نفس پر ظلم سے مراد	۱۴۳۴	سورۃ العنکبوت ۲۹ از ۱۴۵۲ تا ۱۴۶۷	
تصویر کے ذریعہ تعلیم دینا	۱۴۲۰	جرم میں احانت		نام خلاصہ معنوں تعلق زنا نزول	۱۴۵۲
آنحضرت کے نوٹ سے دشمن اور آپ		انبیاء کا فقر و غنا کمزوروں کا حامی ہونا	۱۴۳۶	بہاؤ نفس	۱۴۵۳
کے خلاف منصوبہ		عورت کی چال میں حیا		اسد کی سمیت میں غلوں کی طاعتیں	۱۴۵۴
اصحاب رسول کا اصطلاح	۱۴۲۱	لام کی اجرت		حضرت نوح کی عمر	۱۴۵۵
اسد تعالیٰ کی وحدانیت پر تین دلائل	۱۴۲۲	لاؤ کی کے نکاح میں لینے کا محض لینا		مذہب کا خلط استعمال	۱۴۵۷
اچھے قوانین انسان سے تعلق		جائز نہیں		حضرت ابراہیم کی ہجرت	
داؤد اور سلیمان کے ذکر سے غرض		مدین میں حضرت موسیٰ کے آٹھ اور دس	۱۴۳۷	معاذ باللہ کی کمزوری کی مثال	۱۴۶۰
قرآن سیدہ و نصیحت میں فیصلہ کرتا ہے	۱۴۲۳	سبل کے واقعات میں آنحضرت صلعم کی		نماز کے بدی سے روکنے پر غلوں دین	۱۴۶۱
پیغمبر کا موعظ کو سنانا	۱۴۲۵	آقا مہدی کی پیشگوئی		اس پر واقعات کی شہادت	۱۴۶۲
داؤد کا لادین کا حشر و مرجع	۱۴۲۶	بائبل کی ایک اور اصلاح		اسد کے ذکر سے خوف اور بزدلی کا ملنا	
اشعۃ الکفر کی سلا	۱۴۲۷	فہم الجناح سے مراد	۱۴۳۸	طریق جادہ	
مسکد رجعت	۱۴۲۸	آنحضرت صلعم اور حضرت موسیٰ کی شہادت	۱۴۴۰	رسول اسلام کے آتی ہمنے سے تعلق	۱۴۶۳
خلاصہ کے پہاڑوں کا ذکر	۱۴۲۸	اور ایک دوسرے کی تائید		کی حقانیت پر ایک دلیل	
		نہج تبیین میں کوئی غی نہیں آیا	۱۴۴۱	ابن نبوت آنحضرت صلعم کا پڑھنا جانے	

صفحہ	خلاصہ مضامین	صفحہ	خلاصہ مضامین	صفحہ	خلاصہ مضامین
۱۴۹۸	تھے یا نہیں قرآن میں ان باتوں کا وجود جو کتب سابقہ میں قرآن خود کس طرح نشان ہے	۱۴۹۹	کفر پر اصرار سبح موتی سورۃ لقمان ۳۱۔ از ۲۸ تا ۳۸	۱۴۹۸	تھے یا نہیں قرآن میں ان باتوں کا وجود جو کتب سابقہ میں قرآن خود کس طرح نشان ہے
۱۴۹۹	غضب دنیا سورۃ الروم ۱۰۱۔ از ۶۸ تا ۸۱	۱۴۸۲	تمام خلاصہ مضمون - تعلق لہذا الحدیث سے مراد	۱۴۹۸	تمام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول الرہم خارس کا دم پر غلاب آنا ادنی الاصل دو غیر ملکان بیگمیاں رومیوں کا لڑکا پر اد مسلمانوں کا کفار پر ایک ہی وقت میں غالب آنا حضرت ابو بکر ادنیٰ بن خلف کی شرط دنیا کا عظیم ترین معجزہ نظام عالم کا خاتمہ دو صفت الجنات میں علوم و اخلاق کی طرف اشارہ پانچ نمازوں کا ذکر اور ان کے اوقات میں اشارہ مردہ سے زندہ کاٹنے سے مراد سب انسانوں کا مٹی سے پیدا ہونا سب کے لئے ان کے نفوس کی بیبیاں ہونا زبانوں اور رنگوں کا اختلاف فطرت کو پہل فطرت کا مذہب اسلام ہے فطرت بدل نہیں سکتی ابن ابیہ کا توحید کے ساتھ شرک طاکر دین میں تفرقہ پیدا کرنا ایک کے مال میں دوسروں کا حق اصل مال پر زیادہ دینا یا لینا آنحضرت کی بیعت سے قبل کل عالم میں حساد کا پیدا ہونا
۱۵۰۰	جنگ احزاب آنحضرت کی ازدواج مومنوں کی مددگاری پیغمبر کی قوتی ہیں نبیوں کا عہد آنحضرت کی معنوں میں اول النبیین ہیں	۱۴۸۳	گنا بچانا نعمان چلنے میں میاں رومی توبت کی نعمت عامہ انفائے ظاہری و باطنی نعمۃ سے مراد پانچ باتوں کا علم کسی کو نہیں	۱۴۹۹	جنگ احزاب آنحضرت کی ازدواج مومنوں کی مددگاری پیغمبر کی قوتی ہیں نبیوں کا عہد آنحضرت کی معنوں میں اول النبیین ہیں
۱۵۰۱	ذاعت الاصل بلنت القلوب الحناجر سے مراد	۱۴۸۴	سورۃ الحج ۲۲۔ از ۹۹ تا ۱۲۸	۱۵۰۰	جنگ احزاب آنحضرت کی ازدواج مومنوں کی مددگاری پیغمبر کی قوتی ہیں نبیوں کا عہد آنحضرت کی معنوں میں اول النبیین ہیں
۱۵۰۲	آنحضرت کی حدیث تشریف آوری پر سب کو کا عہد مشرک آنحضرت کی علم کل فرع انسان کے لئے اور جملہ جہان انسانی میں کامل نمونہ ہیں	۱۴۸۵	تمام خلاصہ مضمون تعلق اور زمانہ نزول بنی اسماعیل میں نذر نہیں آیا زید بن عمرو قیس بن ساعدہ خالد بن سنان امرا اسلام کا استحکام اور ایک ہزار سال کے لئے اس میں رک کا واقع ہونا ہر انسان میں لوح الہی کا نفع ہونا جہنم کو جہنم کے متعلق اللہ تعالیٰ کی باتوں لئے جنت کی اصل حقیقت عذاب دنیا اور عذاب آخرت	۱۵۰۱	ذاعت الاصل بلنت القلوب الحناجر سے مراد
۱۵۰۳	ایک بین الشہوت معجزہ صحابی کا وفاداری کا کمال قبائل یہود اور مسلمان بینو قریظہ کی عداوتی ان کے حق میں سعد کا فیصلہ مطابق تورات تھا عرب کے باہر کی زمینوں کی فتح کی پیشگوئی	۱۴۸۶	سورۃ الاحزاب ۳۰۔ از ۵۹ تا ۱۵۳	۱۵۰۲	ایک بین الشہوت معجزہ صحابی کا وفاداری کا کمال قبائل یہود اور مسلمان بینو قریظہ کی عداوتی ان کے حق میں سعد کا فیصلہ مطابق تورات تھا عرب کے باہر کی زمینوں کی فتح کی پیشگوئی
۱۵۰۴	ازواج مطہرات بھی امت کیلئے نمونہ ہیں بیبیوں کے مطالبات غادوں پر	۱۴۸۷	تمام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول تقویٰ اور اطاعت کفار نہ کرنے کا حکم دو دل نہ ہونے سے مراد رسم نماز جسٹین بنے کے مواقع مومنوں سے آنحضرت کے جسمانی خشتہ کی نفی خلا و عہد	۱۵۰۳	ایک بین الشہوت معجزہ صحابی کا وفاداری کا کمال قبائل یہود اور مسلمان بینو قریظہ کی عداوتی ان کے حق میں سعد کا فیصلہ مطابق تورات تھا عرب کے باہر کی زمینوں کی فتح کی پیشگوئی
۱۵۰۵	صحابی کا وفاداری کا کمال قبائل یہود اور مسلمان بینو قریظہ کی عداوتی ان کے حق میں سعد کا فیصلہ مطابق تورات تھا عرب کے باہر کی زمینوں کی فتح کی پیشگوئی	۱۴۸۸	سورۃ الاحزاب ۳۰۔ از ۵۹ تا ۱۵۳	۱۵۰۴	ازواج مطہرات بھی امت کیلئے نمونہ ہیں بیبیوں کے مطالبات غادوں پر
۱۵۰۶	ازواج مطہرات بھی امت کیلئے نمونہ ہیں بیبیوں کے مطالبات غادوں پر	۱۴۸۹	تمام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول تقویٰ اور اطاعت کفار نہ کرنے کا حکم دو دل نہ ہونے سے مراد رسم نماز جسٹین بنے کے مواقع مومنوں سے آنحضرت کے جسمانی خشتہ کی نفی خلا و عہد	۱۵۰۵	ازواج مطہرات بھی امت کیلئے نمونہ ہیں بیبیوں کے مطالبات غادوں پر
۱۵۰۷	ازواج مطہرات بھی امت کیلئے نمونہ ہیں بیبیوں کے مطالبات غادوں پر	۱۴۹۰	تمام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول تقویٰ اور اطاعت کفار نہ کرنے کا حکم دو دل نہ ہونے سے مراد رسم نماز جسٹین بنے کے مواقع مومنوں سے آنحضرت کے جسمانی خشتہ کی نفی خلا و عہد	۱۵۰۶	ازواج مطہرات بھی امت کیلئے نمونہ ہیں بیبیوں کے مطالبات غادوں پر
۱۵۰۸	ازواج مطہرات بھی امت کیلئے نمونہ ہیں بیبیوں کے مطالبات غادوں پر	۱۴۹۱	تمام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول تقویٰ اور اطاعت کفار نہ کرنے کا حکم دو دل نہ ہونے سے مراد رسم نماز جسٹین بنے کے مواقع مومنوں سے آنحضرت کے جسمانی خشتہ کی نفی خلا و عہد	۱۵۰۷	ازواج مطہرات بھی امت کیلئے نمونہ ہیں بیبیوں کے مطالبات غادوں پر
۱۵۰۹	ازواج مطہرات بھی امت کیلئے نمونہ ہیں بیبیوں کے مطالبات غادوں پر	۱۴۹۲	تمام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول تقویٰ اور اطاعت کفار نہ کرنے کا حکم دو دل نہ ہونے سے مراد رسم نماز جسٹین بنے کے مواقع مومنوں سے آنحضرت کے جسمانی خشتہ کی نفی خلا و عہد	۱۵۰۸	ازواج مطہرات بھی امت کیلئے نمونہ ہیں بیبیوں کے مطالبات غادوں پر
۱۵۱۰	ازواج مطہرات بھی امت کیلئے نمونہ ہیں بیبیوں کے مطالبات غادوں پر	۱۴۹۳	تمام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول تقویٰ اور اطاعت کفار نہ کرنے کا حکم دو دل نہ ہونے سے مراد رسم نماز جسٹین بنے کے مواقع مومنوں سے آنحضرت کے جسمانی خشتہ کی نفی خلا و عہد	۱۵۰۹	ازواج مطہرات بھی امت کیلئے نمونہ ہیں بیبیوں کے مطالبات غادوں پر

نمبر صفحہ	خلاصہ مضامین	نمبر صفحہ	خلاصہ مضامین	نمبر صفحہ	خلاصہ مضامین
۱۵۳۵	کھانے کا قصہ سلیمان کی سلطنت کا ان کے بیٹے کے ہاتھ سے تباہ ہونا	۱۵۳۱	مکاح میں سے ایک نئی اندولج مطہرات کی زوجیت آنحضرت میں آنے کی تائیدیں	۱۵۱۰	اندولج مطہرات کا جب تک کیا جاتا اندولج نبی کا کام بھی کچھ اقوال و افعال کو محفوظ رکھیں
۱۵۳۶	ارب کے بند کا ٹوٹنا	۱۵۲۲	آنحضرت کی ازدواج کی کثرت پر اعتراض اور اس کا جواب	۱۵۱۱	مسلمان عورتیں مخالفت عالیہ کے حاصل کرنے میں رسول کی ہم پائی میں
۱۵۳۷	بین اور شام کے مابین تجارت	۱۵۲۱	آپ کی تو اسے شہوانی پر عمل کرنا تجروہ ایک نبی بی اور تعداد از ولج کے	۱۵۱۲	مکاح میں قوی تفریقیت کا مٹانا
۱۵۳۸	شیطان کا تسلط کسی انسان پر نہیں	۱۵۲۰	ہاتھ دلاؤ اور نبی صلعم کو طلاق کا اختیار دیا جاتا	۱۵۱۳	زینب کا تعلق آنحضرت صلعم سے زینب کو طلاق دینے میں قصور زینب کا تھا
۱۵۳۹	جنگ کی پیگھوٹی آنحضرت کی رسالت عمار اور ختم نبوت	۱۵۲۳	آنحضرت کا اور کچھ حوک روکا جاتا وقت کی قدر اور فضول باتوں سے روک	۱۵۱۴	آنحضرت کے زینب سے نکاح کے متعلق جھوٹے قصے
۱۵۴۱	ہنگامہ وسیع کے پرتا ریشہ طبع کے پرتا میں	۱۵۲۴	نبی صلعم کے اشغال کثیرہ اموات لوہیہ کے لئے حجاب کا حکم	۱۵۱۵	خاتم النبیین خاتم النبیین کی تفسیر احادیث نبوی سے
۱۵۵۵ تا ۱۵۵۷	سورۃ فاطر ۱-۳۰	۱۵۲۵	آنحضرت کے متعلق خط و روایات کی تشریح مذیل ہے	۱۵۱۶	لو عاش ابراہیم لکان نبیا پر کھٹ
۱۵۴۵	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول فرشتوں کی طرح کی رسالت	۱۵۲۶	ازدواج مطہرات سے نکاح کی ممانعت باید قبیلہ ازدواج میں داخل میں	۱۵۱۷	حضرت عایشہ کا قول قولوا خاتم النبیین
۱۵۴۶	فرشتوں کے بازو	۱۵۲۷	آنحضرت صلعم پر ورود پردہ کا پہلا حکم اور اس کی غرض	۱۵۱۸	ختم نبوت اور نزول عینی آنحضرت کی ابوت روحانی کا سلسلہ
۱۵۴۷	عرب کی اخلاقی موت ادنیٰ کریم صلعم کا مدعا	۱۵۲۸	حضرت موسیٰ کی بریت کے ذکر میں آنحضرت کے متعلق ان ناپاک قصوں کی تردید	۱۵۱۹	عالمی اشی کا بنیاد نبی اسرائیل اسرار ملائکہ کی صلوة مسلمانوں پر
۱۵۴۸	روحانی قیامت	۱۵۲۹	جوزیب کے نکاح کے متعلق مشہور کئے گئے ہیں	۱۵۲۰	آنحضرت کا شاہد ہونا آنحضرت بمنزل آفتاب میں
۱۵۴۹	تعلق باندہ سے حصول عورت	۱۵۳۰	عمل امانت سے مراد	۱۵۲۱	انوار نبوت کا انکسار یا ظنی نبوت طلاق پر مشتمل کا دنیا
۱۵۵۰	اقرار صداقت اور عمل	۱۵۳۱ تا ۱۵۳۴	سورۃ النساء ۱-۴	۱۵۲۲	قبل ماس طلاق میں حدت نہیں آنحضرت صلعم کو چار ازدواج کی حد بندی سے سینے پر کرنا
۱۵۵۱	نیکی اور بدی کا مقابلہ	۱۵۳۱	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۲۳	وہش یا غیر قوم کی سیدہ طلاق اور ان کی بیکس سیدوں کی غیر گہری بھی اغراض
۱۵۵۲	قبروں والوں سے مراد کفر پھر گہر میں	۱۵۳۲	بنی اسرائیل کی شوکت	۱۵۲۴	عین القطر سے مراد
۱۵۵۳	تمام قوموں میں رسولوں کا آنا	۱۵۳۳	حضرت سلیمان کے لئے تفسیر ہوا	۱۵۲۵	حضرت سلیمان کے مجھے
۱۵۵۴	اسلام میں نظام مذہب	۱۵۳۴	حضرت سلیمان کے مجھے	۱۵۲۶	حضرت سلیمان کے مجھے
۱۵۵۵	اختلافات قدرت میں تردید قانع اور کتب	۱۵۳۵	حضرت سلیمان کے مجھے	۱۵۲۷	حضرت سلیمان کے مجھے
۱۵۵۶	باری پر دلیل	۱۵۳۶	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۲۸	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۵۷	امت محمدیہ کی برگزیدگی اور اسکے تین گروہ	۱۵۳۷	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۲۹	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۵۸	دارالمقامۃ سے مراد	۱۵۳۸	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۳۰	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۵۹	زہد کی حرکت اور رستہ	۱۵۳۹	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۳۱	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۶۰	اجرام سماوی	۱۵۴۰	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۴۱	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۶۱	حاجۃ سے مراد زمینی لوگ ہیں	۱۵۴۲	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۴۳	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۶۲	سورۃ یونس ۱-۱۰	۱۵۴۴	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۴۵	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۶۳	سورۃ یونس ۱۱-۲۰	۱۵۴۶	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۴۷	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۶۴	سورۃ یونس ۲۱-۳۰	۱۵۴۸	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۴۹	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۶۵	سورۃ یونس ۳۱-۴۰	۱۵۵۰	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۵۱	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۶۶	سورۃ یونس ۴۱-۵۰	۱۵۵۲	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۵۳	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۶۷	سورۃ یونس ۵۱-۶۰	۱۵۵۴	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۵۵	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۶۸	سورۃ یونس ۶۱-۷۰	۱۵۵۶	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۵۷	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۶۹	سورۃ یونس ۷۱-۸۰	۱۵۵۸	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۵۹	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۷۰	سورۃ یونس ۸۱-۹۰	۱۵۶۰	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۶۱	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۷۱	سورۃ یونس ۹۱-۱۰۰	۱۵۶۲	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۶۳	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۷۲	سورۃ یونس ۱۰۱-۱۱۰	۱۵۶۴	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۶۵	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۷۳	سورۃ یونس ۱۱۱-۱۲۰	۱۵۶۶	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۶۷	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۷۴	سورۃ یونس ۱۲۱-۱۳۰	۱۵۶۸	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۶۹	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۷۵	سورۃ یونس ۱۳۱-۱۴۰	۱۵۷۰	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۷۱	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۷۶	سورۃ یونس ۱۴۱-۱۵۰	۱۵۷۲	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۷۳	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۷۷	سورۃ یونس ۱۵۱-۱۶۰	۱۵۷۴	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۷۵	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۷۸	سورۃ یونس ۱۶۱-۱۷۰	۱۵۷۶	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۷۷	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۷۹	سورۃ یونس ۱۷۱-۱۸۰	۱۵۷۸	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۷۹	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۸۰	سورۃ یونس ۱۸۱-۱۹۰	۱۵۸۰	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۸۱	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۸۱	سورۃ یونس ۱۹۱-۲۰۰	۱۵۸۲	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۸۳	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۸۲	سورۃ یونس ۲۰۱-۲۱۰	۱۵۸۴	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۸۵	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۸۳	سورۃ یونس ۲۱۱-۲۲۰	۱۵۸۶	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۸۷	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۸۴	سورۃ یونس ۲۲۱-۲۳۰	۱۵۸۸	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۸۹	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۸۵	سورۃ یونس ۲۳۱-۲۴۰	۱۵۹۰	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۹۱	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۸۶	سورۃ یونس ۲۴۱-۲۵۰	۱۵۹۲	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۹۳	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۸۷	سورۃ یونس ۲۵۱-۲۶۰	۱۵۹۴	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۹۵	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۸۸	سورۃ یونس ۲۶۱-۲۷۰	۱۵۹۶	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۹۷	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۸۹	سورۃ یونس ۲۷۱-۲۸۰	۱۵۹۸	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۵۹۹	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۹۰	سورۃ یونس ۲۸۱-۲۹۰	۱۶۰۰	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۰۱	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۹۱	سورۃ یونس ۲۹۱-۳۰۰	۱۶۰۲	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۰۳	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۹۲	سورۃ یونس ۳۰۱-۳۱۰	۱۶۰۴	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۰۵	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۹۳	سورۃ یونس ۳۱۱-۳۲۰	۱۶۰۶	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۰۷	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۹۴	سورۃ یونس ۳۲۱-۳۳۰	۱۶۰۸	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۰۹	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۹۵	سورۃ یونس ۳۳۱-۳۴۰	۱۶۱۰	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۱۱	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۹۶	سورۃ یونس ۳۴۱-۳۵۰	۱۶۱۲	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۱۳	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۹۷	سورۃ یونس ۳۵۱-۳۶۰	۱۶۱۴	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۱۵	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۹۸	سورۃ یونس ۳۶۱-۳۷۰	۱۶۱۶	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۱۷	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۵۹۹	سورۃ یونس ۳۷۱-۳۸۰	۱۶۱۸	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۱۹	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۰۰	سورۃ یونس ۳۸۱-۳۹۰	۱۶۲۰	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۲۱	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۰۱	سورۃ یونس ۳۹۱-۴۰۰	۱۶۲۲	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۲۳	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۰۲	سورۃ یونس ۴۰۱-۴۱۰	۱۶۲۴	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۲۵	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۰۳	سورۃ یونس ۴۱۱-۴۲۰	۱۶۲۶	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۲۷	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۰۴	سورۃ یونس ۴۲۱-۴۳۰	۱۶۲۸	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۲۹	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۰۵	سورۃ یونس ۴۳۱-۴۴۰	۱۶۳۰	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۳۱	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۰۶	سورۃ یونس ۴۴۱-۴۵۰	۱۶۳۲	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۳۳	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۰۷	سورۃ یونس ۴۵۱-۴۶۰	۱۶۳۴	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۳۵	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۰۸	سورۃ یونس ۴۶۱-۴۷۰	۱۶۳۶	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۳۷	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۰۹	سورۃ یونس ۴۷۱-۴۸۰	۱۶۳۸	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۳۹	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۱۰	سورۃ یونس ۴۸۱-۴۹۰	۱۶۴۰	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۴۱	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۱۱	سورۃ یونس ۴۹۱-۵۰۰	۱۶۴۲	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۴۳	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۱۲	سورۃ یونس ۵۰۱-۵۱۰	۱۶۴۴	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۴۵	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۱۳	سورۃ یونس ۵۱۱-۵۲۰	۱۶۴۶	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۴۷	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۱۴	سورۃ یونس ۵۲۱-۵۳۰	۱۶۴۸	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۴۹	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۱۵	سورۃ یونس ۵۳۱-۵۴۰	۱۶۵۰	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۵۱	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۱۶	سورۃ یونس ۵۴۱-۵۵۰	۱۶۵۲	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۵۳	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۱۷	سورۃ یونس ۵۵۱-۵۶۰	۱۶۵۴	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۵۵	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۱۸	سورۃ یونس ۵۶۱-۵۷۰	۱۶۵۶	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۵۷	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۱۹	سورۃ یونس ۵۷۱-۵۸۰	۱۶۵۸	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۵۹	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۲۰	سورۃ یونس ۵۸۱-۵۹۰	۱۶۶۰	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۶۱	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۲۱	سورۃ یونس ۵۹۱-۶۰۰	۱۶۶۲	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۶۳	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۲۲	سورۃ یونس ۶۰۱-۶۱۰	۱۶۶۴	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۶۵	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۲۳	سورۃ یونس ۶۱۱-۶۲۰	۱۶۶۶	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۶۷	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۲۴	سورۃ یونس ۶۲۱-۶۳۰	۱۶۶۸	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۶۹	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۲۵	سورۃ یونس ۶۳۱-۶۴۰	۱۶۷۰	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۷۱	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۲۶	سورۃ یونس ۶۴۱-۶۵۰	۱۶۷۲	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۷۳	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۲۷	سورۃ یونس ۶۵۱-۶۶۰	۱۶۷۴	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۷۵	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۲۸	سورۃ یونس ۶۶۱-۶۷۰	۱۶۷۶	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۷۷	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۲۹	سورۃ یونس ۶۷۱-۶۸۰	۱۶۷۸	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۷۹	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۳۰	سورۃ یونس ۶۸۱-۶۹۰	۱۶۸۰	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۸۱	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۳۱	سورۃ یونس ۶۹۱-۷۰۰	۱۶۸۲	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۸۳	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۳۲	سورۃ یونس ۷۰۱-۷۱۰	۱۶۸۴	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۸۵	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۳۳	سورۃ یونس ۷۱۱-۷۲۰	۱۶۸۶	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۸۷	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۳۴	سورۃ یونس ۷۲۱-۷۳۰	۱۶۸۸	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۸۹	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۳۵	سورۃ یونس ۷۳۱-۷۴۰	۱۶۹۰	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۹۱	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۳۶	سورۃ یونس ۷۴۱-۷۵۰	۱۶۹۲	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۹۳	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۳۷	سورۃ یونس ۷۵۱-۷۶۰	۱۶۹۴	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۹۵	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۳۸	سورۃ یونس ۷۶۱-۷۷۰	۱۶۹۶	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۹۷	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۳۹	سورۃ یونس ۷۷۱-۷۸۰	۱۶۹۸	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۶۹۹	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۴۰	سورۃ یونس ۷۸۱-۷۹۰	۱۷۰۰	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۷۰۱	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۴۱	سورۃ یونس ۷۹۱-۸۰۰	۱۷۰۲	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۷۰۳	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۴۲	سورۃ یونس ۸۰۱-۸۱۰	۱۷۰۴	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۷۰۵	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۴۳	سورۃ یونس ۸۱۱-۸۲۰	۱۷۰۶	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۷۰۷	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۴۴	سورۃ یونس ۸۲۱-۸۳۰	۱۷۰۸	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۷۰۹	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۴۵	سورۃ یونس ۸۳۱-۸۴۰	۱۷۱۰	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۷۱۱	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۴۶	سورۃ یونس ۸۴۱-۸۵۰	۱۷۱۲	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۷۱۳	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۴۷	سورۃ یونس ۸۵۱-۸۶۰	۱۷۱۴	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۷۱۵	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۴۸	سورۃ یونس ۸۶۱-۸۷۰	۱۷۱۶	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۷۱۷	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۴۹	سورۃ یونس ۸۷۱-۸۸۰	۱۷۱۸	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۷۱۹	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۵۰	سورۃ یونس ۸۸۱-۸۹۰	۱۷۲۰	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۷۲۱	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۵۱	سورۃ یونس ۸۹۱-۹۰۰	۱۷۲۲	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۷۲۳	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۵۲	سورۃ یونس ۹۰۱-۹۱۰	۱۷۲۴	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول	۱۷۲۵	نام خلاصہ مضمون تعلق زمانہ نزول
۱۶۵۳	سورۃ یونس ۹۱۱-۹۲۰	۱			

خلاصہ مضامین	نمبر صفحہ	خلاصہ مضامین	نمبر صفحہ	خلاصہ مضامین	نمبر صفحہ
اسدِ قتالی کا اپنی مخلوق کی قسم کھانا	۱۵۵۷	مروج کی ترقیات فقیر شاہی	۱۵۶۹	ایسا سین حضرت علی یاس	۱۵۸۵
اقتسام قرآن		شعر اور نصیحت		ذکر انبیاء میں ترتیب	
قرآن کی قسم سے مراد		آحضرت مسلم اور شری	۱۵۷۰	حضرت یونس کا مچھان	۱۵۸۸
قرآن دینی اور زندہ معجزہ ہے		مسلمانوں میں شعر کا مرض		یونس کے متعلق بائبل اور قرآن میں	
قرآن کا ہر حکمت ہونا آنحضرت کی قسم	۱۵۵۸	ایسے موتی کا انکار بزرگ استبعاد	۱۵۷۱	کیا حضرت یونس مچھلی کے پیٹ میں تھے	۱۵۸۹
پس دلیل ہے		دوسری خلق		حضرت یونس اور کدو کا درخت	۱۵۹۰
قرآن کی قبولیت علم کے ساتھ تھی کرتی		سیر درخت سے آگ	۱۵۷۲	رسولوں کی نصرت اور مومنوں کا غلبہ	۱۵۹۲
آنحضرت کے کام کی مشکلات		سورۃ الصافات - از ۵۷ تا ۵۹	۱۵۹۳	سورۃ ص - از ۱۵۹ تا ۱۶۱	
رسم و رواج کے طوق	۱۵۵۹	ہم خلاصہ مضمون تعلق ہزارہ نزل	۱۵۷۳	ہم خلاصہ مضمون تعلق ہزارہ نزل	۱۵۹۳
کھانکے آگے اور پیچھے سب سے مراد		توحید الہی پر ہتھیان فعل اور مومنین کی		قرآن سے شرفانیت کا حاصل ہونا	
قرآن کریم کا جیسے موتی کا ضخیم لٹا	۱۵۶۰	شدت		آنحضرت کا عہد اور کفار کی مایوسی	۱۵۹۵
معجزہ		مشرقی ممالک اور دعائیت	۱۵۷۴	توحید کا سبب نہا ہے گم گم جانا	۱۵۹۶
انہما کیہ اور حار میں جیسے		اسلام پہلے کیوں مشرق میں پھیلا		کفار کی جنگ اور ان کے عظیم اثرات	
نقد رسول کا استعمال بطور مجاز		کامیوں کا دعویٰ علم غیب اور ان پر کھانا	۱۵۷۵	کی شکست کی پیشگوئی	
اصل عرب میں یہود اور نصاریٰ کی		خفیف شیطان سے مراد		ذکر کذب میں انبیاء میں ترتیب	۱۵۹۷
کوششوں کی ناکامی		اہل حق کے مقابل پر باطل نہیں رکھتا		جہاں اور طریقہ مکر اور انسانی ہی ہیں	۱۵۹۸
اعدائے حق کی ملامت کیسے آسان ہے	۱۵۶۲	گفرتی منوبیت کی پیشگوئی	۱۵۷۶	حضرت ملاؤد اور ادھار کی جود کا مطلق قسم	۱۵۹۹
فرشتے نہیں اترتے		معبودوں سے مراد سرور		حضرت سلیمان اور گولہ رولوں کا واقعہ	۱۶۰۲
عرب کی مردہ زمین کے زندہ ہونے میں	۱۵۶۳	انعام بھتی میں پیشے کی چیزیں		انبیاء اور مال دنیا	
سب چیزوں میں تعلق نہ وجہیت		ہیضۃ الاسلام سے مراد		حضرت سببان کا یثا	
آنحضرت کے ظہور سے پہلے دنیا پر خلعت	۱۵۶۴	بہشت میں عورتیں ہوگی		آنحضرت کی کا قفسہ	۱۶۰۳
کا چھپا جانا		ہر نمازے جنت میں سے ایک نماز ہے		حضرت سلیمان کی دعا و اہب لی صلک	
سفر آفتاب		حضرت ابراہیم کی طرف صبر و شہادت	۱۵۸۳	لا یغنی لاحد من بعدی	
سیاہوں کا لپٹے دو اڑیں گوش کرنا	۱۵۶۵	کرنا خلط ہے		صدیق حضرت	۱۶۰۴
گفتنیوں والی قوم		ابرہیم کی لگائیں ذلالت غنیہ تدبیر حق	۱۵۸۴	حضرت سلیمان کیلئے ہوا کا سفر ہوتا	
ہمتی ہذا الوعد میں اشارہ خدا	۱۵۶۶	حضرت ابراہیم کو یثیٰ قرآن کرنے کا حکم		مہاراد و غولہ وزن شیطان ان کی ہمتی	۱۶۰۵
دنیا کی طرف		فوج ہمیں تھے ذالقی		حضرت ایوب	
باتھ پاؤں کے کلام سے مراد	۱۵۶۷	حضرت اسمیل کے حکم فرما کا مضمون	۱۵۸۵	حضرت ایوب کی تکالیف	۱۶۰۶
توں کا مرنے و زوال ایک قانون کے	۱۵۶۹	ان کی تفرانی کا نسخہ ہونا		شیطان کی کیف فیخیر کا وار نہیں	
ماحق ہے		حضرت موسیٰ اور ہارون دونوں کو ملک	۱۵۸۶	ایوب کے ذکر میں آنحضرت کا ذکر	
اسلام پر نروال نہیں آسکتا		منا ب کا ملنا		حضرت ایوب کے جہاں سے لپٹے کا قفسہ	۱۶۰۷

صفحہ	خلاصہ مضامین	صفحہ	خلاصہ مضامین	صفحہ	خلاصہ مضامین
۱۶۴۹	آسمان کے دونوں پس بننے سے مراد	۱۶۲۹	صفات الہی ہیں غلبہ رحم	۱۶۰۹	اگر آپ کی ہیں
۱۶۵۰	آسمانوں کا شیطانی سے محفوظ ہونا	۱۶۳۰	حاصلین عرش سے مراد	۱۶۱۰	حدیث روایت باری تعالیٰ
۱۶۵۱	غلبہ کا پیغام اور آنحضرت کا جواب	۱۶۳۱	وسعت رحمت		اختصاص ملّا اعلیٰ
۱۶۵۲	مفسرین دن سے مراد	۱۶۳۲	دو موتیں اور دو زندگیاں		خواب میں روایت باری تعالیٰ
۱۶۵۳	بدی کا اثر جو اس پر	۱۶۳۳	وفیق اللہ درجات سے مراد	۱۶۱۱	ملّا اعلیٰ کے اختصاص سے مراد
۱۶۵۴	اللہ تعالیٰ کب شیطان کو انسان پر مقرر کرتا ہے	۱۶۳۴	یوم التلاق سے مراد		انسان کو وہ نعمتوں سے پیدا کرنے میں ارشاد
۱۶۵۵	قرآن کریم کے اثر کو باطل کر کے تباہ	۱۶۳۵	آنحضرت کے بعد جو دین کا مامور کیا		سورۃ النہل ۱۳ تا ۱۶
۱۶۵۶	استقامت سے مراد	۱۶۳۶	حدیث مجدد	۱۶۱۲	نام خلاصہ مضمون تعلق اور زمانہ نزول
۱۶۵۷	مومنوں پر ملائکہ کا نزول	۱۶۳۷	رجل مومن کا ذکر		شیکی فرائض انسان میں داخل ہے
۱۶۵۸	واعی الی اللہ	۱۶۳۸	حضرت موسیٰ اور فرعون کے قصہ میں	۱۶۱۳	غیر اللہ کی عبادت سے اللہ کا قریب نہیں مل سکتا
۱۶۵۹	عجمی قرآن سے مراد	۱۶۳۹	حق و باطل کی تمثیل		حقیقہ انیت
۱۶۶۰	اسلام کا غلبہ عرب میں اور اطراف عالم میں	۱۶۴۰	یوم التناد سے مراد		ابن اللہ کا استعمال پہلی کتابوں میں
۱۶۶۱	سورۃ النور ۱ تا ۲۵	۱۶۴۱	یوسف پر اہل مصر ایمان نہیں لائے		چاندیوں کا اتارنا
۱۶۶۲	نام زمانہ نزول خلاصہ مضمون تعلق	۱۶۴۲	فرعون اور موسیٰ ختم نبوت	۱۶۱۴	تین نذیرے
۱۶۶۳	اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت	۱۶۴۳	عالم پر نوح میں ثواب و عذاب		جنت کی غیر تھا ہی ترقی
۱۶۶۴	یوم الجمع	۱۶۴۴	کھار کی دعا	۱۶۱۵	قرآن کے متشابہ اور مشابہ ہونے سے
۱۶۶۵	اختلافات نہاںہ کا فیصلہ دہی الہی سے ہو سکتا تھا	۱۶۴۵	رسولوں اور مومنوں کی نصرت	۱۶۱۶	قرآن پاک کی اور کلام کو سحر کر کے آپ کو
۱۶۶۶	لیس کھشلہ شئی سے مراد	۱۶۴۶	آنحضرت کے استغفار سے مراد		بے ہوش بنانا یا تو جو کرنے لگتا ناچنا
۱۶۶۷	اصل اصول ادیان	۱۶۴۷	دجال ایک گروہ کا ٹاپ ہے	۱۶۱۷	موصدا و مشرک کی شال
۱۶۶۸	اسلام کا قیام اسکی صداقت کی دلیل ہے	۱۶۴۸	انبیاء کا علم اور دنیا داروں کا علم	۱۶۱۸	قویٰ غرض سے مراد
۱۶۶۹	معدت فی القرآن سے مراد	۱۶۴۹	بدی کی کھلی سزا قوی بدیوں پر پاتی ہے		مردہ زندہ کر کے اس دنیا میں واپس نہیں بھیجا جاتا
۱۶۷۰	سمادات ہیں جانناموں کا ہونا	۱۶۵۰	رجوع کب فائدہ دیتا ہے		رحمت الہی کی وسعت
۱۶۷۱	ترقی درجات کے لئے مصائب	۱۶۵۱	سورۃ الخیم السجۃ ۱ تا ۲۵	۱۶۲۳	اسلام کی تعلیم اعتدال بقابلہ دیگر مذاہب
۱۶۷۲	مشورہ کا حکم	۱۶۵۲	نام خلاصہ مضمون تعلق	۱۶۲۴	معدن
۱۶۷۳	حکومت اسلامی کی بنیاد مشورہ پر ہے	۱۶۵۳	عالمین کے اعراض کی حالت		ظنی خلیج کا غلبہ
۱۶۷۴	سزاوں کا اصول	۱۶۵۴	حاضری نجات		سورۃ المومن ۱ تا ۲۸
۱۶۷۵	طاقت کے دت عفو	۱۶۵۵	زمین کا تدریجی طور پر بننا اور چھ مراتب	۱۶۲۵	نام خلاصہ مضمون تعلق اور زمانہ نزول
۱۶۷۶	سزا کا فلسفہ	۱۶۵۶	طوحا او کسرا سے مراد		ال حم
۱۶۷۷	عورت کی عودت	۱۶۵۷	آسمان کی طرف وحی	۱۶۲۶	

خلاصہ مضامین	نمبر صفحہ	خلاصہ مضامین	نمبر صفحہ	خلاصہ مضامین	نمبر صفحہ
مسلمانوں کے دلوں میں یکجہتی کا پید ہونا	۱۷۲۶	آنحضرت کی مصروفیتیں اور اس پر کام کرنا	۱۷۲۳	حق کی کامیابی پر مناظر قدرت کے دل	۱۷۵۷
آنحضرت کا شاہد ہونا	۱۷۲۸	کامیاب مقدم رکھنا	۱۷۲۸	اور مذاہبات و فروع سے مراد	
بیت رضوان اور اس کی عظمت	۱۷۲۹	خبروں کی تحقیقات	۱۷۲۹	آسمان میں آتے اور صداقت دہی	۱۷۵۸
ید اللہ سے مراد		صحابہ کا مقام محفوظیت	۱۷۳۲	پر ایک دلیل	
اعراب کی کمزوری		دو مسلمان گروہوں کی جگہ میں جگہ	۱۷۳۵	تمام مخلوق میں مذہبیت کا قانون اور	۱۷۶۱
عذاب میں رحمت	۱۷۳۰	اسلامی کا کیا طرز عمل ہونا چاہئے۔		صداقت قرآنی پر ایک دلیل	
جمیل کلام اللہ سے مراد	۱۷۳۱	باغی کافر نہیں		اللہ تعالیٰ سے تعلق کے بغیر کمال فی	۱۷۶۲
محو اور اسلام	۱۷۳۲	صحابہ کی باہمی جنگ		حاصل نہیں ہوتا	
بیت الرضوان		دوسروں کی تحقیر سے بچنے کی نصیحت	۱۷۳۶	منہ پھیر لینے سے مراد	
بیت سے قوت کا پیدا ہونا		بدگمانی	۱۷۴۷	انسان کی پیدائش کی عرض	
فتح خیبر کی پیشگوئی		تلقوی عورت کا مکیا ہے		سورۃ الطور ۵۰- از ۱۷۴۶ تا ۱۷۷۱	
خاص مقصد کے لئے بیت	۱۷۳۳	مومن اور مسلم	۱۷۴۸	تہذیب سورت	۱۷۶۳
صحابہ کے اخلاص کی سند		ایمان کے تین پہلو		بیت محمود	۱۷۶۵
فتوحات بلاد فارس و روم	۱۷۳۴	سورۃ ق ۵۰- از ۱۷۴۹ تا ۱۷۵۶		میکوں کی ذریت	۱۷۶۶
آنحضرت کا روکا جانے اور شرائط صلح	۱۷۳۵	تہذیب سورت	۱۷۴۹	کمانت کا ملک عرب کا پورا ہونا	۱۷۶۸
شرائط صلح میں مسلمانوں پر سختی		کتاب حفیظ	۱۷۵۰	کمانت اور قرآن	
مسلمانوں کا خوریزی سے اجتناب	۱۷۳۶	دوسری پیدائش اعمال سے ہے		سپر پھر ملزم	
آنحضرت مسلم کی روایات طوائف بیت		آسمان میں فروغ نہ ہونے سے مراد		قرآن کی پیش	۱۷۶۹
پیشگوئی جس اجتہادی غلطی	۱۷۳۷	بہت بعد الموت خلق جدید ہے	۱۷۵۱	شاہدین کے آسمان سے اخبار غیبی	
روایا کا پورا ہونا		اعمال کے کچھ جانے سے مراد	۱۷۵۲	لانے کی قطعی تردید	
اسلام کا غلبہ کل مذاہب پر		سائق اور شہید		علم غیب اور اس کا کھنا	
صحابہ کے اوصاف جلیلہ	۱۷۳۸	ہر کے ہر متعلق کو انسان کیوں نہیں دیکھتا	۱۷۵۳	جنگ بد کی پیشگوئی۔	۱۷۷۰
نبی کا نشان ظاہر ہر		حالم آخرت میں نہ حس		سورۃ النجم ۵۳- از ۱۷۷۱ تا ۱۷۸۸	
حق کی مثال نوح سے	۱۷۳۹	خفیہ کا استعمال واحد پر		تہذیب سورت	۱۷۷۲
سورۃ الحجرات ۴۹- از ۱۷۴۸ تا ۱۷۴۸		اس کے دو رخ میں وضع قدم سے مراد	۱۷۵۴	نجم سے مراد	
نام و خلاصہ مضمون تعلق دنیا و آخرت	۱۷۴۰	دو رخ کا اہل من موزن کنا	۱۷۵۵	آنحضرت کی عصمت عملی اور اعتقاد دی	
اخوت اسلامی کی بنیاد اسد اور رسول	۱۷۴۱	نوافل بعد نماز	۱۷۵۶	دونوں پہلوؤں سے ثابت ہے۔	
کی اطاعت ہے		مناوی کون ہے		آپ کا حرص و ہوا سے خالی ہونا	
تعلیم ادب		ہر کون قریب سے مراد		آنحضرت مسلم کے جملہ فنی کا حالت	۱۷۷۴
آواز کی پستی کا اخلاق پر اثر	۱۷۴۲	سورۃ الزمر ۵۹- از ۱۷۷۳ تا ۱۷۷۳		اعتدال پر ہونا۔	
فی کرم کی بیسیوں کے عبرت	۱۷۴۳	تہذیب سورت	۱۷۷۴	آنحضرت مسلم کے جملہ فنی کا کمال کو پہنچنا	

خلاصہ معنائیں	نمبر صفحہ	خلاصہ معنائیں	نمبر صفحہ	خلاصہ معنائیں	نمبر صفحہ
آنحضرت کا قرب اللہ تعالیٰ سے	۱۷۷۵	جگہ پر کی پیشگوئی کی عظمت	۱۷۹۱	فرق کا رنگ	۱۸۰۹
آنحضرت کا قرب اللہ تعالیٰ سے تھا		سورۃ الرحمن ۵۱ از ۳۹ تا ۷۸	۱۸۰۳	بوت بعد الموت میں جسم نہیں	۱۸۱۰
انسانوں پر نوبت لے گیا		تہنید سورت	۱۷۹۳	مواقع النجوم سے مراد	۱۸۱۱
سراج عبدغفری سے تھا	۱۷۷۶	اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت		قرآن کی عزت اور حفاظت	۱۸۱۱
آنحضرت کا اللہ تعالیٰ کو دیکھنا کس طرح تھا		ایک قانون کا نافذ کرنے والا ایک ہی		الایسہ الا المظہرین سے مراد	۱۸۱۱
سدرۃ المنتہی	۱۷۷۷	خدا ہو سکتا ہے		سورۃ الملک ۸۵ از ۱۳ تا ۲۱	۱۸۲۱
آنحضرت کے علم کا انتہائی کمال کو پہنچنا		میزان اجرام سماوی	۱۷۹۲	تہنید سورت	۱۸۱۳
سراج میں کیا دکھایا گیا	۱۷۷۸	میزان جو ان کی کیمیا کا پیمانہ کی گئی ہے		الکلال - الکل سے مراد	۱۸۱۳
لات - عزہی - منات		مشترقین و مغربین	۱۷۹۵	الظاہر - الباطن سے مراد	۱۸۱۵
غرائب کا جھوٹا قصہ		دوسمندر		مومنوں کو نور کس طرح مل سکتا ہے	۱۸۱۵
شفاعت کس کے لئے ہے	۱۷۸۰	سب مخلوق قانون فنا کے ماتحت ہے	۱۷۹۶	اعمال اور جزا کا تعلق	۱۸۱۶
تزکیہ نفس کا راستہ سہی ہے	۱۷۸۱	اللہ تعالیٰ کے شان میں ہونے سے مراد		بہشت اور دوزخ	۱۸۱۶
انسان کا زمین سے پیدا ہونا		مخلوقوں اور ہوش کی سزا	۱۷۹۸	دوزخ بطور علاج	۱۸۱۶
اسول سہی اور سہی کا صحیح مفہوم	۱۷۸۲	قیامت میں نجاتی اعمال کا طور		مسلمانوں کی آئندہ حالت کا نقشہ	۱۸۱۷
میت کو ثواب		قبائلی اکابر کا شکار	۱۷۹۹	دین کے لئے مجاہد گئے والوں کا حضرت	۱۸۱۷
حلت اعلیٰ	۱۷۸۳	اللہ کے خوف سے مراد		جیسی کے ساتھ ہونا	۱۸۱۹
ساعت طاقت اعداء	۱۷۸۴	مومن کے لئے دوسمندر کا وعدہ		آخری مذاہب میں مصائب اہل اسلام	۱۸۱۹
کفار کا سبب کرنا		قاصرات لطف سے کون مراد ہیں	۱۸۰۰	مکملوں لینا جائز - غارت حضرت عائشہ	۱۸۲۰
سورۃ القلم ۵۱ از ۷۸ تا ۹۲	۱۷۹۲	جنوں اور انسانوں کے تعلقات و عداوت		میزان عمل رسول ہے	۱۸۲۰
تہنید سورت	۱۷۸۵	کیا جن جنت میں جائیں گے	۱۸۰۱	لوہے کا تارنا	۱۸۲۱
شق القمر پر روایات متواترہ		مقربین اور صحابہ الیمین کیلئے جنت		بعثت ربانیت	۱۸۲۱
قرب ساعت سے مراد	۱۷۸۶	فتوحات ملی کی طرف اشارہ	۱۸۰۲	اسلام میں بدعت کیا ہے	۱۸۲۱
انشقاق قمر کا وقوع خلاف قانون		سورۃ الواقعة ۵۱ از ۱۸۰ تا ۲۱	۱۸۱۲	سورۃ الجادۃ ۱۱۲ از ۲۲ تا ۲۹	۱۸۲۹
قدرت نہیں		تہنید سورت	۱۸۰۲	تہنید سورت	۱۸۲۲
انشقاق قمر اور خسوف		پہلوں میں ساہین کیوں زیادہ ہیں	۱۸۰۵	خولہ بنت طلحہ کا واقعہ	۱۸۲۳
ساعت و سلی	۱۷۸۷	صحابہ کرام میں تاج پر کچھ کچھ حاکمیت		انسان اور خدا میں عرض و سبوح کے	۱۸۲۳
طہان نوح میں انشاء ملعون سے مراد		دارگاہ الہی ہونا اور میسائیت اور اہل		لئے کوئی واسطہ کار نہیں	۱۸۲۳
نوح محفوظ	۱۷۸۸	انشقاق پر تمام محبت		ممانیت ظاہر	۱۸۲۳
حضرت سلوک انڈی اور باقی کا قصہ	۱۷۸۹	جنت میں اس دنیا کی عورتیں	۱۸۰۷	اسلام کے خلاف خفیہ مشورے	۱۸۲۵
آنحضرت کا جگہ پر اللہ تعالیٰ سے	۱۷۹۰	خمس جنت میں بظاہر اللہ تعالیٰ کا ساتھ		عین قیوم اور ہر ایک قوموں کے لئے	۱۸۲۵
		مخلوق اور اللہ تعالیٰ کی جنت		اللہ تعالیٰ	۱۸۲۵

خلاصہ مضامین	نمبر صفحہ	خلاصہ مضامین	نمبر صفحہ	خلاصہ مضامین	نمبر صفحہ
رسول کا فخر	۱۸۳۸	سورۃ الصف ۱۸۴۲ تا ۱۸۴۴	۱۸۳۸	بیسیاں اور اولاد کو لکھنے میں انسان کے دشمن ہیں	۱۸۵۶
کھانے کے حالات		تہذیب و سورت	۱۸۴۲		
مومنوں کی تائید روح القدس سے	۱۸۳۹	صحابہ کا محبوب آدمی ہونا	۱۸۴۳	سورۃ الطلاق ۱۸۵۷ تا ۱۸۶۲	
صحابہ کا مرتبہ		احمد آنحضرت کا اسم علم ہے		تہذیب و سورت	۱۸۵۷
سورۃ الحشر ۱۸۲۹ تا ۱۸۳۶		حضرت عیسیٰ کی بیانات آنحضرت مسلم کے متعلق		سورۃ نساء کی پر حکمت ترتیب	
تہذیب و سورت	۱۸۳۹	روح القدس اس پیغمبر کا مصداق ہیں		عورتوں سے حسن سلوک کی اہمیت	
بنی نضیر کی جلا وطنی کی وجہ	۱۸۳۰	حضرت عیسیٰ کی پیشگوئی کے مصداق	۱۸۴۴	طریق طلاق تین طلاق	۱۸۵۸
یہودیوں کی دوسری جلا وطنی کیلئے		آنحضرت مسلم ہیں۔		طلاق بلا وجہ مکروہ ہے	۱۸۵۹
اشارہ		احمد کا لفظ اختیار کرنے کی وجہ		طلاق اور رجعت پر شہادت	
اموال بنی نضیر اور حضرت عباس اور	۱۸۳۱	اتمام نوبت سے مراد	۱۸۴۵	مستی کیلئے مخرج اور نذوق کا وعدہ	
حلی کا جھگڑا		نصرت دین بذریعہ اشاعت		حیض نہ آنے کی صورت میں عدت	۱۸۶۰
حدیث پر عمل پر نص قرآنی	۱۸۳۲	سورۃ الجمعۃ ۱۸۴۰ تا ۱۸۵۰	۱۸۵۰	حائض کی عدت	
انصار کی ترتیب		تہذیب و سورت	۱۸۴۴	عدت امت کے لئے مثال ہے	۱۸۶۱
صحابہ کی سال دنیا سے بد رفتاری		آحزین منہم سے مراد		سات آسمان اور سات زمینیں اور	۱۸۶۲
اہل تہذیب کے عند کے لئے	۱۸۳۳	آنحضرت کے بعد کوئی نبی نہیں	۱۸۴۸	ان میں امرائی کا نفوذ	
بنی قینقلا	۱۸۳۴	طاعون کے مقام سے بھنا		سورۃ التحریم ۱۸۶۲ تا ۱۸۶۹	
قرآن کی پیدائش کو گوارا دینے کی حق	۱۸۳۵	زندگی کی قدر اور موت کا خوف	۱۸۴۹	تہذیب و سورت	۱۸۶۲
القدس		سب سے پہلا جہد		لہر ختم ہوا محل اللہ لک میں کس	۱۸۶۳
آدمیہ سلج کا شرک	۱۸۳۶	عبد کی خفیت	۱۸۵۰	واقعہ کی طرف اشارہ ہے	
سورۃ الممتحنہ ۱۸۳۶ تا ۱۸۴۱		عبد کے دن کا رد بار کی ممانعت تھیں	۱۸۵۰	واقعہ ایما	
تہذیب و سورت	۱۸۳۶	سورۃ المنافقین ۱۸۵۰ تا ۱۸۵۲	۱۸۵۲	تخریم زہر پر کفارہ	۱۸۶۴
عاطب بن ابی اسیر کا واقعہ		تہذیب و سورت	۱۸۵۰	آپ کے انذواج سے حسن سلوک پر	
اسلام کے دشمنوں سے دوستی کی نیت		منافقوں کا جھوٹ بولنا	۱۸۵۱	شہادت	
قریش کے اسلام لانے کی پیشگوئی	۱۸۳۸	منافقوں کا ایمان اور کفر		آنحضرت اور آپ کی بی بی میں راز	۱۸۶۵
کھانے سے احسان اور اضافہ کی تعلیم	۱۸۳۹	سورۃ التغابن ۱۸۵۳ تا ۱۸۵۶	۱۸۵۶	کی بات	
شرک و حالات		تہذیب و سورت	۱۸۵۳	آنحضرت مسلم کا اصل تلقین محبت	۱۸۶۶
عورتوں کی مکہ سے ہجرت	۱۸۴۰	خلق سب کی عزت محمد پر ہے کفر پر کوئی		حرف اسد تنقلی سے تھا	
مجاہدوں سے ملک کی شہر		پیدا نہیں ہوتا		آنحضرت کی ازدواج کے اوصاف	
حدیث و حدیث	۱۸۴۱	مشتی اور سعیدان کی پیٹ میں لکھا ہوا	۱۸۵۲	ہجرت میں غیر متناہی ترقیات اور	۱۸۶۷
حدیث		ہجرت کا تعلق قلب سے ہے	۱۸۵۵	قرآن کا امتیاز	
				عدت اور امت کی مراکت	۱۸۶۸

خلاصہ مضامین	نمبر	خلاصہ مضامین	نمبر	خلاصہ مضامین	نمبر
آپ کے وجود سے قیامت پر مشافہہ	۱۹۴۷	سورۃ الضحیٰ ۱-۲۳ تا ۱۹۶۴	۱۹۴۷	کی ضرورت	۱۹۴۷
بعث رانند کا ظاہر ہو جانا ہے	۱۹۴۸	تہمید سورت	۱۹۴۸	قرآن میں پہلی کتابوں کی تعلیم	۱۹۴۸
ذات الوجہ - ذات الصدقہ		اسلام پر عزت کا زمانہ اور خوشخبری		ان اشرار الخلقات ہے	
سورۃ الاحقاف ۱-۱۹ تا ۱۹۵۰	۱۹۵۰	اسلام کی ترقی رک نہیں سکتی	۱۹۴۹	سورۃ الزلزال ۱-۱۱ تا ۱۹۵۱	۱۹۵۱
تہمید سورت	۱۹۴۹	آنحضرت صلعم کا طالب بدلتین			
منازلے حلو کا ملنا		ہونا اور ضلال سے مراد			
خلق و ہدایت کا تعلق		سورۃ الانشراح ۱-۱۱ تا ۱۹۶۶	۱۹۶۶		
آنحضرت کا سچو کہ قرآن کو		تہمید سورت	۱۹۶۵		
محو لے نہ تھے		آنحضرت کی شرح صدر			
انبیا کی تعلیم ہمیشہ ایک ہی	۱۹۵۰	سورۃ التین ۱-۳ تا ۱۹۶۸	۱۹۶۸		
رہی ہے		تہمید سورت	۱۹۶۷		
سورۃ الغاشیہ ۱-۱۱ تا ۱۹۵۲	۱۹۵۲	انجیر اور زیتون کی شہادت سے			
تہمید سورت	۱۹۵۱	مراد			
سورۃ الحجر ۱-۱۱ تا ۱۹۵۳	۱۹۵۳	انسان کے بہترین صورت پر	۱۹۶۸		
تہمید سورت	۱۹۵۳	بنانے سے مراد			
عبادت الہی پر روحانی ترقی کا		سورۃ الحلق ۱-۱۱ تا ۱۹۶۰	۱۹۶۰		
مدار ہے		تہمید سورت	۱۹۶۹		
امد قالی کی آرائش	۱۹۵۴	آنحضرت پر سب سے پہلی وحی			
جہنم کا لایا جانا	۱۹۵۵	نزول وحی پر دوسرے عالم کی			
سورۃ البلد ۱-۱۱ تا ۱۹۵۶	۱۹۵۶	طرف انتقال			
تہمید سورت	۱۹۵۶	آنحضرت کا سب سے پہلا			
ترقی درجات کے لئے مشقت		پیغام			
کا اٹھنا ضروری ہے		اس میں انقلاب عظیم کی طرف	۱۹۶۰		
سہرہ دہی مخلوق کی تعلیم کی ہیئت	۱۹۵۸	اشارہ			
سورۃ الشمس ۱-۱۱ تا ۱۹۵۹	۱۹۵۹	سورۃ القدر ۱-۱۱ تا ۱۹۶۱	۱۹۶۱		
تہمید سورت	۱۹۵۹	تہمید سورت	۱۹۶۱		
نفس انسانی کا کمال انسان کا		لیلتہ القدر اور سزا دینے			
سورۃ الیل ۱-۱۱ تا ۱۹۶۲	۱۹۶۲	سورۃ البینۃ ۱-۱۱ تا ۱۹۶۳	۱۹۶۳		
تہمید سورت	۱۹۶۱	تہمید سورت	۱۹۶۲		
دنائے الہی کی جنت	۱۹۶۲	دنیا کے لئے ایک نجات مہند			

خلاصہ مضامین	نمبر صفحہ	خلاصہ مضامین	نمبر صفحہ	خلاصہ مضامین	نمبر صفحہ
سورۃ الماعونؑ از ۱۹۸۵ تا ۱۹۸۶	۱۹۸۵	آنحضرتؐ نے کبھی غیر اسکی جگہ نہیں کی	۱۹۸۸	توحید کی جامع تعلیم اور شرک کی کامل تردید	۱۹۹۲
تہنید سورت		سورۃ النصرؑ از ۱۹۸۹ تا ۱۹۹۰	۱۹۹۰	سورۃ العلقؑ از ۱۹۹۳ تا ۱۹۹۴	
دین کا سب سے بڑا رکن		تہنید سورت	۱۹۸۹	تہنید سورت	۱۹۹۳
نمازی حقیقت سے باخبر رہ کر		اللہ تعالیٰ کی نصرت کا نظارہ		ہر امر کی ترقی کے مختلف مراتب اور	
نماز پڑھنا دکھا دیا ہے۔		سورۃ الہجۃؑ از ۱۹۹۰ تا ۱۹۹۱	۱۹۹۱	انہیں حفاظت اتنی کی ضرورت	۱۹۹۲
سورۃ الکونثۃؑ از ۱۹۸۶ تا ۱۹۸۷	۱۹۸۶	تہنید سورت	۱۹۹۰	سورۃ الناسؑ از ۱۹۹۴ تا ۱۹۹۵	
تہنید سورت		ابو لوب - صفا کا واقعہ		تہنید سورت	۱۹۹۴
سورۃ الکفرؑ از ۱۹۸۸ - ۱۹۸۸	۱۹۸۸	ام جمیل اور اس کا واقعہ	۱۹۹۱	شیطان کا دوسو ستین رنگوں میں	۱۹۹۵
تہنید سورت		سورۃ الاخلاصؑ از ۱۹۹۱ تا ۱۹۹۲	۱۹۹۲	آنحضرتؐ کے مسودہ پر نے کی روایت	
عل میں توحید اور شرک سے		تہنید سورت	۱۹۹۱	دعا سے ختم القرآن	۱۹۹۶
بیزار سی					
تباہ					

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ اَنۡزِلْ a

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بار بار رحم کر فرمائیے کے نام سے

اللہ کے نام سے

اس سورت کا نام النور ہے اور اس میں نور کو کعبہ اور چاند کی آیت ہے اس کے پانچویں رکوع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کو ایک اعلیٰ درجہ کی معنی دہنی اور کل عالم پر محیط نور سے تشبیہ دی ہے اور اسی لحاظ سے اس کا نام النور ہے

چونکہ اس سورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کو کعبہ کی مانند تشبیہ دی ہے اور اسی لحاظ سے اس کا نام النور ہے

اس لئے نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کو کعبہ کی مانند تشبیہ دی ہے اور اسی لحاظ سے اس کا نام النور ہے

اور چونکہ جب تو لوگو دنیا میں عروج اور حکومت ملتی ہے تو فتنہ و فساد کی تباہی کا موجب ہو جاتا ہے اس لئے اس سورت کی ابتدا اترنے والا قذاف مہمنا سے کی ہے اور اسی پہلے رکوع میں بتایا ہے کہ دنیا لوگوں کی اپنی قوم میں نہ ملنے دو نہ کہ تم خود اس سے بچے رہو۔ دوسرے رکوع میں واقعہ فک کا ذکر ہے کہ حضرت عائشہ کی بریت کی ہے۔ تیسرے میں بُری باتوں کی تشبیہ سے روکا ہے جو سچے میں وہ ملاح بتایا جس سے قوم فتنہ و فساد سے محفوظ رہ سکتی ہے۔ گھر میں احسانت سے داخل ہونا رستوں میں اور کاروبار کے اوقات میں مرد اور عورتوں کا نظریں نہ لکھنا۔ عورتوں کا اپنی زینت کے مقامات کو چھپانا مجردوں کے محتاج کر دینا یہ چند تدابیر بتائی ہیں اور اگر کوئی قوم ان باتوں کو اختیار کرے اور ان کے اختیار کرنے میں دشواری بھی کوئی نہیں تو وہ دنیا کے اس میں رواج پانے سے محفوظ رہ سکتی ہے پانچویں رکوع میں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور کعبہ کا لہجہ میں نورانی کا ظہور ہے اور وہ دینی اور کل عالم پر محیط نور ہے۔ اور یہ بھی بتایا ہے کہ صحابہ کے گھروں میں یہ نور پھیل گیا ہے اور اس کے منکراپنے آپ کو خلعت میں رکھتے ہیں چھٹے رکوع میں نظارۂ قدرت کی کچھ شاہیں دیکر بتایا ہے کہ حق آخر کار کامیاب ہوگا مگر اس کیلئے ضرورت ہے کہ سچے دل سے اتباع نبوی کیا جائے ساتویں میں اطاعت رسول کے معنوں کو جاری رکھتے ہوئے بتایا ہے کہ اس نور کے قیام کیلئے بادشاہت بھی دیکھائے گی اور وہ بادشاہت صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تک محدود نہ ہوگی بلکہ آپ کے بعد بھی قائم رہے گی اور خلافت کے معنوں میں خلافت جہانی اور خلافت روحانی دونوں کا ذکر کیا ہے۔ آٹھویں رکوع میں معنوں کو پھر اس طرف لوٹایا ہے کہ جو بڑے چھوٹے خانگی امور کو لاپرواہی کی نظر سے نہ دیکھا جائے بلکہ ان میں صحیح راہ پر چلنے پر بھی انسان کی راحت کا بہت کچھ دار و مدار ہے۔ گویا یہ رکوع چھٹے رکوع کے معنوں کی تکمیل کرتا ہے۔ اور نویں رکوع میں اصولی بات بتائی کہ دینی اور قومی معاملات کو ذاتی معاملات پر ترجیح دینی ضروری ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس امر کی طرف دعوت دی ہے اسے عملی امر نہ خیال کیا جائے بلکہ اسی میں فلاح ہے اور اسے چھوڑ کر نتیجہ اس دنیا میں بھی دکھ ہوگا

اس سورت کا تعلق کھلی سورت سے ظاہر ہے وہاں سورتوں کی فلاح کی اصل باتوں کو بیان کیا تھا تو یہاں یہ بتایا ہے کہ دنیا کی فلاح جو ایک کامیاب قوم کی تباہی کا موجب ہو جاتی ہے۔ اصل ملاح دینی کا بتایا ہے اسی اثنا میں نہایت معنائی سے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور کعبہ کا لہجہ میں نورانی کا ظہور ہے اور اسی لحاظ سے اس کا نام النور ہے

یہ سورت بالاتفاق مکی ہے اور حضرت عائشہ کے ایک واقعہ جس کا اس میں ذکر ہے پانچویں سال ہجرت کا ہے اس لئے صحیح نزول اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ بغیر حصہ اس سورت کا پانچویں سال ہجرت کا ہے

۱۰
سُورَةُ النُّورِ

سُورَةُ النُّورِ اَنْزَلْنَاهَا فَرَضْنَاهَا وَاَنْزَلْنَا فِيهَا الْاٰیَاتِ الْبَيِّنَاتِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝

یہ ایک سورت ہے جسے ہم نے انعام اور اس کے احکام کو ضروری ٹھہرایا اور اس میں کھلی کھلی آیتیں آئیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ۲۳۱۲

الرَّيْبَانِيَةُ وَالَّذِي نَفْسِي فَاجِدُكَ اَكْلًا وَاحِدًا مِنْهُمَا مِائَةً تَجَلَّى وَلَا تَأْخُذُكُمْ بِمَا رَأَيْتُ ۲

نہ کہنے والی عورت اور نہ کہ نیکو مرد کو حکم یہ ہے کہ ان دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور اللہ کے دیکھنے والے معاملہ میں ان سے

دِينُ اللَّهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَيْسَ هَذَا بِمَا طَافَ فِيهِ الْمُؤْمِنُونَ

تم کو ہر ایک رک نہ کہے اگر تم اللہ اور اس کے دن پر ایمان لاتے ہو اور چاہتے ہو کہ ان کی سزا کو بوقت سزاؤں کی ایک جماعت موجود ہو ۲۳۱۳

۲۳۱۲ سبھی سورتیں اللہ تعالیٰ نے انہیں اور سبھی کے احکام کو فرض بھی کیا اور ان کو عمل میں لانا ضروری ٹھہرایا۔ خاص طور پر اس سورت کے متعلق یہ الفاظ اس لئے فرمائے کہ ان کی طرف زیادہ توجہ ہو کیونکہ ان حکام کے مد نظر رکھنے سے مرہن کا گھر اس کیلئے جنت بن جاتا ہے اور ان کی خلاف ورزی سے سب آرام اور امن تباہ ہو جاتا ہے اگر یہ انفس کو مقام ہو کہ اسی سورت کے احکام کو مسلمانوں نے سب سے زیادہ چھوڑ رکھا ہے حالانکہ ان کی تعمیل میں کوئی بڑی مشکلات بھی نہیں +

۲۳۱۳ ذاتیہ۔ ذاتی۔ ذاتاً بغیر عقد شرعی کے عورت کے ساتھ مہبستی کا نام ہے (۲۳۱۴)

اجلد ۱۔ جلد۔ چمڑے کو کچھ ہیں جس کی جمع جلود ہر جلد والے بن جینٹون (بہم الزمہ ۳۳) اور جلد کے معنی ہیں صَابَ جلد کا اس کی جلد پر اور اَرَاوَصًا بَعْدَ تَلْجُلٍ اسے چمڑے کے ساتھ مارا (۲۳۱۵) اور یہاں پہلے معنی مراد ہیں (۲۳۱۶) اور جلد مَصَدَّ ہر کسی چمڑے کے ساتھ مارنا اور جلد کا کٹے معنی ہیں اصاب جلد کا اس کی جلد یعنی چمڑے کو ہنچا دل، اور دایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ زانیہ اور زانی کو ایسے کوڑے کے ساتھ مارا جاتا تھا جس پر کچھ کچھ کوئی نہ ہوتی تھی اور اس کی کوئی شاخ ہوتی تھی اور یہ بھی کہانی ہے کہ اس قسم کے کوڑے کے ساتھ مارنا بھی حضرت عمر کے زمانہ میں اجماع صحابہ سے شروع ہوا اور اس سے پہلے کسی لڑکے سے مارا جاتا تھا اور کبھی چوٹی اور کبھی تازہ شاخ سے (۲۳۱۷) پھر یہ مارنا کچھسے آثار کر اور ننگ کر کے نہیں بلکہ شاخیں اور اھکا تول پر کہ اس پر ایک یا دو قمیص چھوڑ دی جاتیں اور حضرت علی کے متعلق روایت ہے کہ آپ نے ایک شخص کو حد لگائی اور اس پر عطلانی کپڑا تھا اس کا ہنہ مسود سے ہو کہ اس امت میں بخیر یعنی کرنا اور تادیب یعنی کچھنا یا کسی چیز سے باندھنا جائز نہیں البتہ پوسٹین یا روئی دار کپڑا اور پوسٹین ہونا ہو تو وہ اُتر دینا چاہیے کیونکہ ایسی حدوت میں مار کا اثر چمڑے تک نہیں پہنچ سکتا۔ اور مناسب کہ سختی سے نہ مارا جائے اور بعض کے نزدیک صرف پیٹ پر مارنا چاہیے اور بعض کے نزدیک سوائے سر اور منہ اور اور ایسی جگہ کے بغیر مارنے سے ہلاکت کا خطرہ ہو تا مگر اصحاب پر تقسیم کر کے مارنا چاہیے +

سورہ نور کے احکام پر خاص زور دینا چاہیے

زنا
جلد
جلد
سزا پر کسی قسم کا کوڑا استعمال ہو

جلدیں سزائی جاتی ہیں
سے مارنا بھی جائز ہے
حد پر کئے جانے سے
کرنا نہیں چاہیے

حد تاہم کہیں سزائی
سے نہ مارا جائے

اسلامی سزا جلد
اور کچھ مل کر مارا

جلد کی اس کیفیت سے معلوم ہوگا کہ جو کچھ کوڑے یا توڑے کا معنی ہے وہ جلد کا معنی ہے ہرگز نہیں بلکہ اس سے مراد وصف اس قدر ہے کہ کوئی ایسی چٹ مانی چاہے جس کی عقیقت انسان کی جلد کو پیچھے نکلے کہ اسے مارنا باطل ناجائز ہو اور شدہ چار مار مارنا بھی درست نہیں اور کھڑے ہوئے انسان کو بغیر ہاتھ کے مارنا صاف جڑا ہے کہ کوڑے اور توڑے کی راستہ اس جلد کو کوئی نسبت ہی نہیں ۱۰ اور اس میں مزید زیادہ تر رسوائی ہو اور ایسی پہلی ضروری ٹھہرایا ہو کہ ایک جماعت اس وقت موجود ہو تاہم ایسا بے عقل کرے والے کی تشریح ہو وہ وحیۃ سراج ایک مہذب قوم کی مراثیوں میں کوڑے مارنے کے رنگ میں تفریات ہند میں موجود ہو وہ تعلیم اسلامی کی رچ کے سرسبز تھے ہیں۔ اسلام نے جلد کی سزا صرف چند خاص جرائم میں رکھی ہے یعنی زنا یا قذف یا شر بخوری اور یہاں جس رسائی کے طور پر جو اور اس کا گھر یہ نشانہ نہیں کہ ایک شخص کو مارا کر دھاوا کر دیا جائے اور اسی سزا دیا جائے جس کے واقع ساری طرح اس کی پیٹ پر ہیں اور اس کا گوشت اٹھا کر پھینکی

الَّذِينَ لَا يَكْفُرُونَ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً

زانی مرد سوچے زانیہ یا مشترکہ عورت کے کسی سے تعلق پیدا نہیں کرتا

چربی تک صاف کر دی جائے ،

کیا رجم اسلام میں مندر
زما ہے

یہاں ایک نہایت ضروری سوال جو پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ آیا جہنم یعنی سنگسار کا بھی زندہ کی سزا ہو یا نہیں۔ جہانگسار عظیم تر ہے یا ناقص
ہو سوائے اس ایک آیت کے کہ لوکس زندہ کی سزا کا ذکر نہیں دوسرے اسکے کہ یہ ذکر ہو تو مذی اگر زندہ کو دوس کی سزا دے اور عورت سے نصف،
اور اس ایک آیت میں اس قدر واضح الفاظ میں زندہ اور زندہ کی سزا بتا دی ہے کہ اسے شہ کی مجاہد نہیں اور زندہ کا لفظ بھی زبان عربی میں
دیں ہو یعنی ہرنا جائز ہو جس پر بولا جاتا ہے وہ ایسے لوگوں میں ہو جنکو زوج یا زوجہ موجود ہوں اور وہ ایسے لوگوں میں ہو جنکو بھی جناح
نہ ہوئے ہوں لغت قطعا ان دونوں میں کوئی فرق نہیں کرتی لیکن تعال اور احادیث دونوں میں یہاں یہ ہو کہ کئے سزا درج ہو اور بن یا بن
کے لئے سرجل۔ اور پھر بعض نے کہا کہ یہاں یہ دونوں کیلئے جلد اور جہم دونوں ہیں اور بعض نے صرف درج کہا ہے اور ایسا ہی بن یا بن
کیلئے بعض نے صرف جلد سزا قرار دی ہے اور بعض نے کسی حدیث کی بنا پر جلد کے علاوہ ایک سال کی جلا وطنی بھی بتائی ہے۔ اب سزل
یہ کہ قرآن شریف کے صحیح الفاظ کے بالمقابل کوئی سند عربی کی بنا پر سنگسار کی سزا دیا جاسکتی ہے۔ اول وہ روایات ہیں جن میں حضرت عرو
قول نقل ہے کہ قرآن شریف میں کوئی آیت درج نہ کی گئی تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ کہ حضرت عرو نے فرمایا نکاح فیما انزل علیہ
ایۃ الحجۃ فانا ہا و عینا ہا و درجہ رسول اللہ صلعم و درجنا بعدہ فاختی ان یطول بالناہس زمان ان یقول قائل لا یجوز الیقین
فی کتاب اللہ فیصلو ابزث فریضۃ فذا نزل اللہ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اپنے رسول پر اتارا اس میں آیت درج بھی تھی سو ہم نے اسے
پڑھا اور اسے یاد کیا اور رسول اللہ صلعم نے درج کیا اور آپ کے بعد بھی یہی درج کیا سو میں ڈرتا ہوں کہ لوگوں پر پناہ دانا ذکر جائے تو کوئی کہے
واللہ کہ ہم آیت درج نہ کیا۔ اب میں نہیں پاتے ہیں ایک فریضہ کے ترک کی وجہ سے گمراہ ہو جائیں جو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے اور امام احمدی
روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ درج کا حکم کتاب اللہ میں نہیں اس میں جلد ہے۔۔۔ اور اگر کوئی
یہ کہنے والا نہ ہو کہ عمرؓ نے کتاب اللہ میں وہ بات بڑھادی جس میں سے نہیں ہے تو میں اسے لکھ دیجاس طرح اس کا نزول ہوا اور امام احمد
کی ایک اور روایت میں ہے کہ اگر کئے والے یہ کہنے کے لئے کتاب اللہ میں ایسی بات بڑھادی ہے جس میں نہیں ہے تو میں قرآن شریف کے
ایک کو دیکھ دیتا یہ ایسا ہی کچھ بات ہے کہ ایک کو کیلئے بھی قبول نہیں کی جاسکتی اور نہ حضرت عمرؓ کی طرف منسوب ہو سکتی ہے تو قرآن شریف
میں ایک آیت آتی ہے اسے لوگ پڑھتے ہیں یا دہی کہتے ہیں پھر حضرت عمرؓ کہتے ہیں اسے قرآن میں نہیں لکھا کہ یہ لوگ کہیں گے
عمرؓ نے کتاب اللہ میں بڑھادیا بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ اس وقت کہ وہ نہیں لکھا کہ لوگ ایسا کہتے مگر حضرت عمرؓ عیسیٰ جری العجب
انسان لوگوں سے ڈر کر سطح اہل حق بات کو ترک کر سکتا تھا اور پھر یہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ اس نے حضرت عمرؓ کے اور کسی کو اس آیت کا
علم بھی نہ ہوتا اور یہ جو ان کے معنی الفاظ کی توجیہ کی گئی ہے کہ اس کی تلافی نسخ ہو گئی تھی اور حکم باقی نہ کیا تھا تو یہ اصل قول سے بھی ہلکا
ہے معنی ہے۔ تو اس کا مطلب کیا ہے کہ ایک حکم تو باقی ہے مگر لفظ باقی نہیں بلکہ حکم کے معنی جاسکتے یا قرآن کریم کا حصہ نہیں ہے کہ حکم
اللہ تعالیٰ کیلئے اتارا ہے جبکہ دنیا ہوئی الفاظ میں ہی اتارا نہ بات ایک حکم الفاظ میں اتارا ہو اور کہا جاتا ہے کہ حکم تو باقی ہے مگر لفظ
نہیں ہے۔ یہی بغیر لفظوں کے آتما تو بھی کچھ بات ہے تو لیکن یہ تو کہ دھندہ کسی کی سمجھ میں نہیں آ سکتا کہ حکم لفظوں میں اتارا کہ
بغیر لفظوں کے اتارا کہ سکتا تھا پھر لفظ نسخ ہو گئے اور حکم نہ گیا۔ کیا وہ حکم تھا دلفظاً ملتے ہے؟ خوات و دہائی چاہے جو عقل انسانی میں
اور نسخۃ التلاۃ کے بارے میں حکم نسخہ دہر اتفاق میں یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ کسی روایات سب خبر خراب ہیں اور خبر احادیث سے نازل نہ
ثابت ہوتا ہے اور وہ اس کا نسخہ اور یہی مذہب معقول ہے۔

آیت رحم کے متعلق حدیث
عمر کا قول

آیت رحیم کی تلاوت کی
منوخی اور بھائی حکم کا
خیال

وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا الْاَزْدَانِ اَوْ مُشْرِكَةٌ

اور زانیہ کی ہرمت کیا ہے سوائے زانی یا مشرک کے کوئی تعلق پیدا نہیں کرتا

نہ صرف محض ہی بالبدہت اس بات کو غلط ٹھہرتی ہو بلکہ صحابہ میں سے حضرت علی جیسے انسان کی شہادت اس کے خلاف ہو کیونکہ انہوں نے جب ایک شادی شدہ عورت شراحہ پر ہنگامی توجہ دلانے کے لیے دوڑیں تو ان کے حکم کو مانا یا کتاب اللہ کے ساتھ اس کے جلد کیا ایست رسول اللہ کے ساتھ رجیم کیا۔ اگر کتاب اللہ کی آیت کا حکم باقی ہوتا تو حضرت علی کس طرح اس سے بے خبر رہ سکتے تھے پس اب وہ سراسر سوال یہ ہے کہ آیا رجیم واقعی سنت رسول اللہ ہے اور اس نے کتاب اللہ کے حکم کو دربارہ حسن کے منہج کو یا ہر۔۔۔ میں پس شک نہیں کہ قرآن کریم نے بعض احکام کی تفصیلات بیان نہیں کیں تو سنت رسول اللہ سے ان تفصیلات پر ہم کو آگاہ کر دیا مثلاً اقبوا الصلوة حکم قرآن ہی سنت ہے بتا دیا کہ کون کونسی نمازیں کن کن اوقات میں ہیں اور کتنی کتنی رکعات ہیں لیکن یہاں تو تفصیلات کا کوئی سوال نہیں۔ ایک حکم جو ہر دو اور صفات انصاف میں موجود ہے زانی اور زانیہ کی ہرمت کو سود و فہد جلد کر دیا سر کو شے لگاؤ۔ تو یہاں تفصیل کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ نہ زانیہ نہ مستورہ ہر دو وہ بنا دی ہیں اگر ان ہوتا کہ زانیوں کو کچھ نہ زورو اور سنت تشریح کر دیتی تو حیک تھا یا یہ ہوتا کہ زانی کی سزا جلد اور رجیم ہے اور سنت تفصیل ہو جاتی کہ جلد نلاں کیلئے ہے اور رجیم نلاں کیلئے بھی ہو سکتا تھا یا اگر یہاں زانی کے لئے ذکر کے علاوہ کہیں اور بھی زانی کی سزا کا ذکر ہوتا وہ وہ صحت سے رجیم نہ ہوتا اور سنت اسے رجیم قرار دیتی تو بھی اس کے قابل بات تھی لیکن سنت قرآن کو منہج کر دے یہ ناقابل تسلیم بات ہے اس کے یہی ہوتے کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ایک حکم نازل کرتا ہو رسول اللہ صلعم اس کے خلاف حکم دیتے ہیں یہ سچ ہے کہ احادیث میں بھی کہیں کہیں نہ کر لے کر ذکر ہو کر یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ ایک خاص رجیم کا قاعدہ اس آیت کے نزول کے بعد کا ہو اور جب تک یہ ثابت نہ ہو اس وقت تک یہ دعویٰ ثابت نہیں کہ سنت قرآن کو منہج کر دیا۔ اتنا عظیم الشان دعویٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو منہج کر دے حالانکہ قرآن میں صاف لکھا ہوا ان اقبلوا جملی الی۔ ایسی فرضی باتوں سے ثابت نہیں ہو سکتا ہیں علم نہیں کہ رجیم کا حکم نبی کریم صلعم نے اس آیت کے نزول کے بعد دیا یا اس کے پہلے ہو ہی تسلیم کر لیتے کہ جب قرآن شریف میں زانیہ کیلئے جلد کا حکم دیا گیا تو پھر نبی کریم صلعم نے اس کے خلاف میں نہیں کیا ان کے نزول کے پہلے شریعت سابقہ کے مطابق اگر رجیم کیا ہو تو یہ امر دیگر ہوا لنگ الگ احادیث پر بحث کی یا ان گھماٹیں نہیں۔

تیسری بات جو اس بارہ میں مایاتی ہو وہ اجماع ہے۔ اجماع میں کوئی دلیل نہیں اور کم از کم اس پر تو اتفاق ہے کہ اجماع ماضی نہیں ہوا بغیر نسخ کے کام نہیں بنتا۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ رجیم پر اجماع کیونکہ کہا جاسکتا ہے کہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمر کے زمانہ میں بھی بعض لوگ ایسا کہتے تھے کہ رجیم کا حکم کتاب اللہ میں نہیں اسلئے نہ اسے نہ اس کی جاسکتی۔ ان انا ساقولون ما للرحم فی کتاب اللہ فانما فیہ الجلیل یہ روایت احمد کے الفاظ ہیں۔ مردان کے سامنے بھی کوئی ایسا ہی ذکر ہو پھر عربین عبدالغزیک کے سامنے بھی یہی قصہ پیش آیا پھر ذرا ہر ساس کے ساسے رجیم کے منکر ہیں تو اسے اجماع کہنا صحیح نہیں۔ پہل پر بھی ہے کہ ایک بات کتاب میں ہی نہیں۔ اگر کتاب اللہ میں صحت ہے تو کوئی حدیث اس کے خلاف قبول نہیں کی جاسکتی۔ اگر کتاب اللہ میں اجال ہی یا مستند نہیں تو حدیث سے لینے کے بعد قیاس پر وہیں صریح بات کہ رجیم زانی کی سزا جو پہلے معیار ہی غلط ٹھہرتی ہو اسلئے یہاں نہ حدیث کی ضرورت ہے نہ قیاس کی۔ اختلاف

قیح تین کریم حدیث یا قیاس پر وہ قبول نہیں کیا جاسکتا اور اجماع محض ایک وقتی حادثہ یا فیصلہ ہوتا ہے

حضرت علی آیت رجیم دن رہے

کبار ہرمت رسول اللہ

سنت قرآن کی تفصیل کیلئے ہے اسے سورج میں کر سکتی

احادیث اور رجیم

اجماع سے قرآن منہج نہیں ہو سکتا رجیم پر اجماع ثابت نہیں

نصف قرآن کو منہج کرنا دیکھئے، مشکل کر رجیم سے زانیہ میں ہو سکتا۔

قرآن کریم کے دو دستور مقام ہے اسی قیاس کی تائید ہوتی ہو سوائے نہاں جاں نوڈیں کے طرح کے احکام ہیں وہاں بھی ذکر ہے کہ اگر کوئی سزا عطا کرے بعد از تحاب نہ کرے قرآن کیلئے اس کی نصف سزا جو قصبات کیلئے ہے یا غدا احصان خاتن ایتین مضاحضہ فیہیں نصف ماضی الحسنت من العذاب (النساء ۲۵) اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف سرجلد ہی سزا ہو جی نصف ہو جی۔ اگر رجیم ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس شریعت میں سزا دنا ہوتی تو نصف ماضی الحسنت کا لفظ استعمال نہ کیا جاتا پس قرآن کریم کی یہ کج

وَحَرَّمَ ذَٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝

۱۰۰۰ مومنوں پر حرام کیا گیا ہے ۲۳۰۴

آیت بھی صاف بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جسم زمانہ کی سزا نہیں ہے۔

اور یہ فرمایا کہ منزلہ کے وقت سرمنوں کی ایک جماعت سرجو و ہوتو، اس میں اقل تعداد بعض کے نزدیک ایک بعض کے نزدیک دو۔

بعض کے تین اور بعض کے چار ہے۔ طائفۃ کا لفظ چونکہ جماعت کو چاہتا ہے اس لئے تین یا زیادہ پہرے اس کا اطلاق ہو سکتا ہے۔

زانی یا زانیہ کے پاک
و منوں سے نکاح کی ممانعت

۲۳۰۰ اس آیت کے معنی میں تین قول ہیں۔ اول یہ کہ اس میں یہ حکم ہر کوئی قبلہ میں سے ہو کر جو زنا کرے اس کا علاج سوائے زانیہ یا بشرِ عورت کے دوسری سے نہیں ہو سکتا یعنی ایک بالکداس میں عورت اس کے علاج میں نہیں دی جا سکتی اور ایسا ہی زانیہ عورت ایک بالکداس میں علاج میں نہیں دی جا سکتی اور اس کا علاج صرف زانی یا بشر کے ہر سکتا ہے۔ اور ایک حدیث بھی ہے لا یلکم الزانی المجلد والذہنہ زانی جے سترے جلد ہی گئی ہو وہ اپنی ہی مثل کسی عورت سے نکاح کر سکتا ہے اور یہ بھی مسلم ہے کہ زنا ایک ایسا عیب ہے کہ زنی و شوہر میں سے

ایک فریق کے زماں پر ملا
ہو جاتی چاہے

ایک ذی گزند کا ارعاب کرے تو نوح باقی نہیں رہتا چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت سے نوح کیا پھر ارعاب زد کیا اور اس پر مدعا قائم ہوئی تو حضرت علیؑ نے حکم اس کی بی بی کو الگ کر دیا اور فرمایا لا تنزع الا جلودہ مثلث تو اسے ہی عیسٰیؑ کی زانیہ عورت نوح کہہ سکتا ہو اور بعض علماء کے نزدیک ایک شخص ایک عورت سے نوح کرے پھر اس پر اس کا زانیہ ہونا ثابت ہو جائے تو اسے اختیار رکھ لے نوح میں جسے باطلاق لینے لیکن اس میں وقت یہ ہے کہ یہاں زانیہ یا مشرک دونوں سے نوح کا بظاہر جواز ہوا حالانکہ مشرک عورت سے مسلمان مرد کا نوح جائز نہیں۔ یہی مسلمان عورت کا نوح مشرک مرد سے جائز ہے اور بعض لوگوں نے یہ بھی کہا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے

زانی اور زانیہ کا نفع

پھر اس کا خلق اس کے ساتھ جائز نہیں گو حضرت عائشہ نے جو حدیث رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے بیان کی ہو وہ اس کے خلاف ہو جیسی آپ سے روایت ہو کر انحضرت صلی علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو ایک موت سے زنا کرے اور پھر اسے خلیج میں لانا چاہے تو آپ نے فرمایا حرام حلال کو حرام نہیں کر دیتا۔ اور پھر بعض لوگوں نے اس معنی کو لیکر یہ کہا ہے کہ یہ بیت فاحشہ الا بیاحی منکر کے حکم سے منسوخ ہو لیکن اس مسئلہ میں صحیح راہ یہ نظر آتی ہے کہ جب ایک زانی یا زانیہ تو یہ کہہ بیٹا تک کہ اس کی نیکی کی وجہ سے وہ ناموس بر باقی نہ رہے تو ایسے شخص کا معاملہ جو توبہ کے ایک سچے مسلمان کی طرح ہونا چاہیے اور ایت کا منفع ہونا غلط ہے لیکن بہر حال مشرک اور شرک کو زانی اور زانیہ کے حکم میں نہ رکھنے سے جو وقت پیش آتی ہو وہ باقی رہتی ہے۔

کسیوں کے نوح جانے نہیں

دوسرا قول آیت کے معنی میں یہ ہے کہ یہ صرف ان زانیہ عورتوں کے بارے میں ہے جو اجماع جاہلیت میں زنا کا پیشہ کرتی تھیں تو جب لوگ مسلمان ہوئے اور انہوں نے ان سے قطع تعلیق کر لیا تو بعض کے دل میں یہ خیال آیا کہ ان عورتوں سے غلو کر لیں تو یہ غلو کو آیت کی رو سے منع کیا گیا لیکن آیت کے معنی اس حد تک محدود کرنے میں یہ وقت ہے کہ اگر زانیہ عورتوں سے مراد صرف پیشہ واریت ہیں تو ان کی مرد کو نہ ہونے اور شہرہ کی دقت جس کا ذکر اوپر ہوا اسی طرح باقی رہتی ہے ان میں بلاشبہ درست ہے کہ معلوم اس آیت کا ایسی پیشہ واریت کے محل کو شامل رکھتا ہے یعنی اسے ناجائز اور دنیاوی جنگ کا وہ پیشہ ہے تو ہر کے ایک ایسی نیک زندگی بسر دیکھیں جو دانیہ کے نام کو ان سے دور کر دے اور ان کو لوگ جو پہلے کچھ نہ سمجھتے تھے ان کو سمجھنے پر آمادہ کر دیتے ہیں ان سے غلو کر لیتے ہیں اس کے خلاف ذکر کرتے ہیں ۔

آیت کا صحیح مفہوم

[illegible]

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَا يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ۚ

اور جو لوگ کہہ دیا کہ ان عورتوں پر ہمت لگا بیٹیں پھر چار گواہ نہ لائیں تو انہیں اس

تینین جلد ۴۰ وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝

کوڑے دے دو اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو اور وہی نافرمان ہیں ۲۳۰۵

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

سوائے انکے جو بعد میں توبہ کر لیں اور اصلاح کر لیں تو اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنفُسُهُمْ ۚ

اور جو لوگ اپنی بیویوں پر ہمت لگائیں اور سوائے اپنے آپ کے کوئی گواہ نہ ہوں تو ان (ہمت لگانے والوں)

فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَدَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ۝

میں سے ایک کی گواہی یہ ہے کہ اللہ کی قسم کے ساتھ چار بار گواہی دے کہ وہ سچوں میں سے ہے

اسکے اگر ایسا کوئی ناپاک خیالات کا مرد ہو تو وہ اپنے جیسے ہی کسی ناپاک خیالات کی عورت کو پھسلا سکتا ہے یا کسی کا زور عورت کو اور ایسا ہی کوئی ناپاک خیالات کی عورت کسی ناپاک خیالات کے مرد کو پھسلا سکتی ہے یا کسی شکر مرد کو۔ اور حرمِ مذکورہ ذیل علی المؤمنین کے معنی بیٹھے کہ زنا مومنوں پر حرام ہے۔ البتہ میسر نہ ہو کہ لفظ نخل دو نوں معنوں کو شامل رکھتا ہے یعنی اس سے مراد مرد اور عورت کا جمع ہونا ہے خواہ شری سے ہر ایک اسکے بغیر۔ اور اس طرح پر جو بیٹھے دو معنی بیان ہوئے ہیں وہ بھی اس آیت کے حکم میں شامل ہو جاتے ہیں۔

اس آیت کے زنا کو ایک ایسا عیب قرار دیا ہے کہ جو مرد یا عورت اس کا ارتکاب کرے وہ گواہ اسلامی برادری سے ایک گونہ خارج ہو جاتا ہے۔ گویا زنا دائرۂ اسلام سے خارج قرار نہ دیا جائے کیونکہ اس کا نخل کا پاک دامن مسلمان سے ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ فقہ اسلامی برادری کس حالت تک گزرتی ہے کہ ملائیمہ زنا کرنے والے کو برادری میں وہ عزت حاصل ہے جو ایک پاک دامن کا حق ہے۔ کاش مسلمان اس کی پہلو کیٹنے ضروری سی کوشش کریں اور جس کا زنا ثابت ہو جائے اسے اپنی برادری سے خارج کر دیں تو یہ برادری پاک دامن کے اسی بلند مقام پر ٹھہر کر ہو سکتی ہے جو جانِ آنحضرت صلعم سے اسے کھڑا کیا تھا۔

۲۳۰۶ یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا دُعِيتُمْ اِلٰى مَعْرَظٍ فَلَا تَغْوَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۝

بات کہنے پر جس کا استعمال پر جب یہ گالی دینے کے معنی میں ہوتا ہے جیسے ہمت لگانا، اور یہاں مراد زنا کی ہمت ہے۔

جس طرح منرا سے زنا سخت رکھی ہو اسی طرح اس بات کی نرمی سخت رکھی ہو کہ خواہ مخواہ دوسروں پر الزام نہ دیا جائے اور لوگ یہاں منرا معصنات پر ہمت دینے کا ذکر ہے مگر وہ بھی اس میں شامل ہیں۔ صرف عورتوں کا ذکر اس لیے کیا کہ عورتوں کے متعلق بری باتوں کی شہادت کو زیادہ سختی سے روکنے کی ضرورت ہے اور چار گواہوں کو اسلئے ضروری ٹھہرایا تاکہ اس بات کے سچ ہونے میں کوئی شبہ نہ رہے۔ یہ خاص یا مجبوری کی رائے پر جمعہ ہر کوئی قرائن کی شہادت کو بھی شامل کر لے۔ یہ سوال ہو سکتا ہے کہ اگر ایک شخص ہی دیکھے اور اسے گواہ نہ لیں تو وہ کیا کرے۔ حکم قرآنی یہ ہے کہ یہی صورت میں اسے تشہیر کا کوئی حق نہیں سوائے اسکے کہ وہ اپنی عورت سے ایسے فعل کا ارتکاب

ملائیمہ زنا کرنا والوں کا برادری سے خارج

رحی

زنا کی ہمت

۸ وَالْخَامِسَةُ أَنْ لَعْنَتَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ وَيَذَرُ ۱

اور پانچویں (باریہ) کہ اللہ کی لعنت اس پر ہو اگر وہ جھوٹوں میں سے ہو اور عورت سے یہ بات

عَنْهَا الْعَذَابُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَيْسَ بِاللهِ إِنَّهُ لَيْسَ الْكَاذِبِينَ ۝

سزا کو مال سکتی ہو کہ وہ اللہ کی قسم کے ساتھ چار بار گواہی دے کہ وہ رجم جھوٹوں میں سے ہو

۹ وَالْخَامِسَةُ أَنْ غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ وَلَا فَضْلَ لِلَّهِ عَلَيْكُمْ

اور پانچویں (باریہ) کہ اللہ کا غضب اس پر ہو اگر وہ سچوں میں سے ہو ۲۳۰۶ اور اگر تم پر اللہ کا فضل

۱۱ وَرَحْمَتُهُ وَاللَّهُ تَوَّابٌ عَلَيْكُمْ ۝ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِمَّنْكُمْ ۝

اور اسکی رحمت نہ ہوتی اور اللہ رجوع رحمت کرنا والا حکمت والا ہے جو جھوٹ بنالائے نہیں ہیں سے ایک گروہ جو

۲۳۰۸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

دیکھے جس کا علاج آیت ۶ میں بتایا ہے کہ اگر اس طرح پر سے تشہیر کا حق دیا جائے تو پھر شخص جو چاہے کہتا پھر سے اور اسکی معصرت بہت زیادہ ہیں۔ اور ایسے تمت رکھنے والوں کی سزا عداوت کو ٹوڑوں کے پیچھے ہو کر ان کی شہادت کسی معاملہ میں قبول نہ کی جائے سوائے اس کے کہ

تو یہ کہیں اور بعض لوگوں نے یہاں تک کہا ہے کہ تو یہ معاملہ اللہ تعالیٰ سے شہادت پھر بھی قبول نہ کی جائے مگر یہ درست معلوم نہیں ہوتا۔

۲۳۰۹ ان چار باتوں میں جو صورت بیان کی گئی ہو وہ لعان کی صورت ہو۔ اور پانچ مرتبہ قسم اٹھانا اسلئے ہے کہ تاول پر وہ قلعہ کے چٹ

لعان

ہونے کی صورت میں خوف طاری ہو لعان کے ساتھ شوہر اور عورت میں مفارقت لا رہے ہو اور ان کا تعلق دوبارہ نہیں ہو سکتا ہے

پہلا لعان ہال بن امیہ کا اس کی بی بی سے ہوا اور دیکھا ہے کہ یہ آیات اسی کے معاملہ میں نازل ہوئیں۔

۲۳۱۰ وَلَا فَضْلَ لِلَّهِ عَلَيْكُمْ وَحِجَّتُهُ مِثْلُ بَنِي إِسْرَءِيلَ ۝ اذْهَبْ إِلَى الْغَارِ فَتَلَوَّاهُ ثُمَّ اجْعَلْ يَدَيْكَ إِلَى الْبَابِ وَقُدِّمْ إِلَيْهِ جِئْتُكَ ۝ فَارْجِعْ إِلَى الْمَدِينَةِ غَائِبٌ مِنْهَا ۝ اذْهَبْ إِلَى الْغَارِ فَتَلَوَّاهُ ثُمَّ اجْعَلْ يَدَيْكَ إِلَى الْبَابِ وَقُدِّمْ إِلَيْهِ جِئْتُكَ ۝ فَارْجِعْ إِلَى الْمَدِينَةِ غَائِبٌ مِنْهَا ۝

میں ۱۰ و تیسرے رکوع کی پہلی آیت میں بھی یہی الفاظ دوہرا کر جواب دیا ہے وَلَا فَضْلَ لِلَّهِ عَلَيْكُمْ وَحِجَّتُهُ مِثْلُ بَنِي إِسْرَءِيلَ ۝ اذْهَبْ إِلَى الْغَارِ فَتَلَوَّاهُ ثُمَّ اجْعَلْ يَدَيْكَ إِلَى الْبَابِ وَقُدِّمْ إِلَيْهِ جِئْتُكَ ۝ فَارْجِعْ إِلَى الْمَدِينَةِ غَائِبٌ مِنْهَا ۝

یعنی اللہ کے فضل اور رحمت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معصرت ہوئے اور انہیں پاک کیا گیا۔ ورنہ زمانے ملک عرب کی حالت یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ اگر

فرمایا جاتا تھا۔

۲۳۱۱ یہ واقعہ جس کی طرف یہاں اشارہ ہے حضرت عائشہ صدیقہ پر وہ بتانے پر مناظرے سے باز نہ ہوا اور چند مسلمان بھی اس کے دہرے

واقعات حضرت عائشہ

طوطی کے جھوٹ اور منافقوں کا ہوا ہرے کی طرف دو نغظوں میں اشارہ کیا۔ افک۔ عصبة۔ افک۔ وہ چیز جو اس حالت پھر

لیگتی ہر جس پر سے ہونا چاہئے ۹۵۱۱ یا حق سے باطل کی طرف پھیری ہوتی بات سنائی ایک سید سے سادے واقعہ کو توڑ کر دیکھ کر اس پر ایک

باطل بنا کر دکھایا۔ اور عصبة وہ گروہ ہے جو ایک دوسرے کی مدد کرنے والے ہوں پس معلوم ہوا یہ منافقوں کا گروہ تھا جو اسلام کے خلاف

ایک دوسرے کے دھاکے رہتے۔ اور منکر اسلئے کہا کہ منافقوں کا ہر اسلام کا اقرار کرتے تھے۔

یہ واقعہ جس کی طرف اشارہ ہے پانچویں سال ہجرت کا ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بنی مصلط سے واپس آ رہے تھے۔ اور حضرت

کی زبانی بخاری میں مذکور ہے یہاں با مختصر درج کیا جاتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر تھے کہ تو فرما مذازی سے ایک بی بی کو ساتھ لیتے

اس فردہ میں توڑیے نام کا غلام ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غلامی سے بعد کہ آیت حجاب نازل ہو چکی تھی اس سے معلوم ہوا

کہ حجاب مرد و عورتوں کے لیے ضروری نہیں روکنا، واپسی پر جب ہم مدینہ کے قریب تھے تو رات کی وقت

لَا تُحْسِبُوهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ فُرْقَةٍ مِّنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ

اسے اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے اچھا ہے ان میں سے ہر شخص کیلئے وہی ہے جو اس نے

مِنَ الْإِسْلَامِ ۚ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ

گناہ کیا ۱ اور ان میں سے جس نے اس کا بڑا بوجھ اپنے اوپر لیا اس کیلئے بڑا دکھ ہے ۲۳۰۹

کچھ کا اعلان ہوا میں فقہائے حاجت کیلئے شکر سے بہرہ لے گئی۔ دہاں سے لوٹے ہوئے میں نے دیکھا کہ میرا درگاہی اور اسے ڈھونڈنے لگی، وہ صرف غلاموں کے میرا ہودہ اٹھا کر ادب پر رکھ دیا اس خیال سے کہ میں اسکے اندر ہوں اور موت غریب بہت ہلکی پھلکی تھیں۔ کیونکہ کھانے کو بہت کم ملتا تھا اور میں بھی تھک رہا تھا کیسے وہ چلے گئے اور میں مارا مارا کر دے دیا تو کسی کو نہ پایا اور اس خیال پر اپنی جگہ پر بیٹھ گئی کہ جب مجھے ہودہ میں نہ پائینگے تو واپس آئینگے اتنے میں میری آنکھ لگ گئی اور صفحان بن مطلق شکر کے پیچھے پیچھے راگڑنا تھا تاکہ کوئی چیز نہ چائے یا اگر نہ تو اسے اٹھا لیا کرے وہ اس مقام پر پہنچا تو ایک انسان کی شکل دیکھا کہ میرے پاس آیا اور مجھے پہچان لیا کیونکہ مجھ سے پہلے وہ مجھے دیکھا کرتا تھا۔ تب اس نے بلند آواز سے انا للہ پڑھا اور میں جاگ اٹھی تب اس نے اپنی اوٹنی بٹھا دی اور میں چڑھ گئی تو اس کی مار پڑ کر چل پڑا یہاں تک کہ دوپہر کے وقت ہم شکر سے مل گئے۔ اسی بنا پر بعض لوگوں نے طوفان اٹھا یا اور اسے حصار میں بند بن باقی بن سلاں نے لیا اور میں دینہ پہنچ کر بیاہر گئی اور ایک ماہ تک بیارہی مگر مجھے کوئی علم نہ تھا یہاں تک کہ مسلح کی اس سے میں نے یہ قصہ سنا تب اس کی تصدیق کیلئے رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے اجازت چاہی کہ والدین کے گھر چلی جاؤں اور حضرت صلعم نے، اسامہ اور حضرت علی سے شہرہ کیا تو اسامہ نے کہا کہ ہم سے سوائے بھلائی کی کوئی بات کہی نہیں دیکھی اور حضرت علی نے بربرہ روئے ہنسی سے دیا کہنے کو کہا جس نے کہا کہ سوائے اس کے میں نے عیب کی بات نہیں دیکھی کہ وہ ایک کم سن لڑکی ہیں اور کبھی اتنا گنہگار ہوا چھوڑ کر سوا جاتی ہیں تو بکری بھا جاتی ہے اور دھجے دھڑا دھڑا اور ایک دن روٹے گرنے تب رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے دھجے سے دریافت کیا میں نے عرض کیا کہ اگر اس اپنی ریت کا اٹھا رکروں تو کون مانگا اور اگر اس بھڑا کرلوں تو اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ چہ نہیں پس سوائے اسکے کچھ نہیں کہتی اور حضرت یعقوب نے کہا تھا نصیب چیل والہ المستعان علی ما تفعلون۔ پھر آپ پر یہ وحی نازل ہوئی اور میری بریت ہوئی اور حضرت عائشہ کی دلاؤ سے روایہ کہ جب حضرت عائشہ نے طوفان کی خبر سنی تو غصہ کھا کر گریں +

اس واقعہ پر میرا فیاضین نے بھی کچھ ہودہ گئی کی ہر حال تک جاسے ہیں کہ اگر عائشہ صدیقہ پر ایسا الزام لگا تو میری صدیقہ پر بھی لگا تھا اور یہاں تو اسے دے دے دھجے شکر کی بنیں۔ بلکہ صرف منافقوں کی شرارت تھی جو ہمیشہ اسلام کو نقصان پہنچانے کے فرائض لگے رہے تھے۔ ۲۳۰۹ اس واقعہ کو خیر سمجھ کر کہنا کہ نتیجہ میں بھلائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی بھلائی کیلئے انکو آئندہ ایسی باتوں میں شمولیت رکھ کر یا اصل شہیر کرنا والا لڑکھوہ منافقین ہی تھا چار شخصوں کا نام اس واقعہ میں بالخصوص لیا گیا ہے یعنی عبداللہ بن ابی جنتہ جو ام المومنین زینب بنت جحش کی بہن تھیں مسلح جو حضرت ابو بکر کے غریبوں میں سے تھے اور حسان بن ثابت اس میں اختلاف ہے کہ ان پر عذف کی حد لگائی گئی یا نہیں اور اللہ تعالیٰ کوئی کبرہ کا مصداق جیسا کہ تجاری سے ثابت ہے عبداللہ بن ابی جحش نے اپنے چیلوں کے ذریعے اس بھڑا کو پھلے خود بنا یا پھر خوب شہرت دی مگر بعض لوگوں نے علی سے حسان بن ثابت کو کہہ دیا ہے +

تشریف بہتان میں کون ہوگا شال بھے۔

۱۲ لَوْلَا اِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَذَا

جب تم نے اسے سنا تھا کیوں نہ مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنے لوگوں پر شک ظن کیا اور کہا یہ

۱۳ اِنْفُؤْمٍ مِّنْ لَّوْا۟ اِجَاءٌ وَعَلَيْهِ بَارِعَةٌ شَهَادَةٌۭ ۚ وَاذْ لَّمْ يَأْتُوا۟ بِالشَّهَادَةِ فَلَوِ لَدَّ

مرجع جھوٹ ہوتا لگا کیوں نہ اس پر جارا گواہ لائے پس جب گواہ نہیں لائے تو اشد

۱۴ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكَذِبُونَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهُۥ فِی الدُّنْيَا

کے نزدیک یہ یقیناً جھوٹے ہیں ۲۳۱۱ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور

۱۵ وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِیْمَا اَفَضْتُمْ فِیْهِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۚ اِذْ تَلَقَّوْنَهُۥ بِالسِّنِّتِمْ وَتَقُولُنَّ

آخرت میں نہ ہوتی تو جس بات کا تم نے چرچا کیا تھا اسکی وجہ سے تمہیں بھاری عذاب پہنچا ہوتا جب تم اپنی زبانوں سے جھوٹے اور پڑ

بَا۟ءُوهَا۟ كُمْ مَا لَیْسَ لَكُمْ بِہٖ عِلْمٌ وَتَحْسَبُوْنَہٗ هِیْٔنًا ۚ وَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ

تو وہ بات کتنے جھوٹے تھا کہ تمہیں کوئی علم نہ تھا اور تم اسے آسان سمجھتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی

۱۶ عَظِیْمٌ ۝ وَلَوْلَا اِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُمْ مَا یَكُوْنُ لَنَا اَنْ نَّتَّكِمَ بِهٰذَا اَنْ

بھاری بات تھی ۲۳۱۲ اور جب تم نے اسے سنا کیوں نہ تم نے کہا ہمیں یہ مناسب نہیں کہ اس کے متعلق باتیں کریں

۲۳۱۱ مومنوں کو آپس میں جن جن سے کام لینا چاہئے اس لئے کہ وہ ایک دوسرے کے اندرونی حالات کا علم رکھتے ہیں اور جاننے میں کو ایک

مومن جو خدا کی رضا کو چاہئے والا ہو اس قسم کے شیغ غفل کا ارتکاب نہیں کر سکتا اور پھر آٹھ یا دس گھنٹے کی عییدگی میں بدون کسی پہلے تعلق

کے جو ممکن طور پر ہونا تھی بلند پایہ عورت سے جیسے کہ حدیقہ تھیں محمد رسول اللہ صلعم جیسے مڑکی انسان کی بی بی ابو بکر صدیق جیسے پاکباز

کی بیٹی سے کس طرح ایسے گندے فعل کا ارتکاب ہو سکتا تھا جو ایک پدمعاش غیث انسان کا کام تھا پھر اس کا بننے والا عبداللہ

بن ابی جہا و دشمن اسلام دلا تال بھی بنا سکتا تھا کہ یہ ایک بہتان ہوا اور یہ کہنا کہ خود نبی کریم صلعم کو کبھی شک ہو گیا تھا یہ

بھی آپ پر بہتان ہو آپ نے نزول آیت سے پہلے وعظ فرمایا کہ میں اپنے اہل کی نسبت بھلائی کا ہی علم رکھتا ہوں +

۲۳۱۲ ایسے معاملہ کی تشہیر کراہیں پر ایک بھی شہادت نہیں کا ذب کے سوائے اور کس کا کام ہو سکتا ہو اور اللہ کا حکم بھی ہو

کہ ایسے آدمی کو کا ذب سمجھا جائے جو بغیر شہادت کے پاکہ دامن عورتوں پر ہمتیں لگاتا اور ان کی تشہیر کرتا ہو +

۲۳۱۳ تلقونہ اصل میں تلقونہ ہے و کیم ۵ بہت سے گناہ ہیں کہ انسان انہیں چھوٹے سمجھ کر ان کا ارتکاب کر دیتا ہے -

اور ان کے نتائج بہت بد ہوتے ہیں بری بات کو کبھی سہل نہ سمجھنا چاہئے +

۱۴ سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ ۚ يَعِظُكَ اللَّهُ أَنْ تَعُوذُوا بِالْأَشْيَاءِ أَدْنَىٰ أَنْ كُنْتُمْ

ترجمہ: یہ بڑا بہتان ہے اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ اس جیسی بات کچھ بھی نہ کرو اگر تم

مُؤْمِنِينَ ۚ وَبَيْنَ اللَّهِ لَكُمْ الْآيَاتُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ

مومن ہو اور اللہ تمہارے لئے آیتیں کھول کر رہا ہو اور اللہ علم والا حکم والا ہو وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ جیانی

تَسْبِيحَ الْفَاحِشَةِ فِي الدِّينِ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۚ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ

دکے باتیں، ان لوگوں میں پھیلے جو ایمان لائے انکے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے

وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۚ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ لِلَّهِ دَعْوَىٰ رَاجِعٌ ۚ

اور تم نہیں جانتے ۲۳۱ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور کہ اللہ ہر مان رحم کرنا والا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو اور جو کوئی شیطان کے قدموں کی پیروی کرتا ہو

فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَاٰ كُنْتُمْ مِنَ

تو شیطان جیانی اور برائی کیلئے ہی کہتا ہے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو کوئی بھی تم سے کبھی

أَحَدٌ بَدَلًا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِّنْ إِشْيَاءِ الْوَالِدِ عَلَيْهِ ۚ وَلَا يَأْتِلُ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ

پاک نہ ہوتا لیکن اللہ جسے چاہتا ہے پاک کرتا ہے اور اللہ سنبھلنے والا جانتے والا ہے ۲۳۲ اور تم میں سے بڑی اور دست و پاؤں

۲۳۱ حد جو ان پر نکلتی جائے وہ دنیا کا عذاب الیم نہیں کہلا سکتی بالخصوص جب کہ اس کے ساتھ ہی آخرت میں عذاب الیم کا ذکر ہو

بلکہ کہنہ اور حسد وغیرہ مراد ہیں جو انسان کے دل میں آگ کی طرح بھڑکتے ہیں اور اس کے لئے دردناک دکھ کا موجب ہو جاتے ہیں ایسے

انسان کو راحت اور آرام میر نہیں آتا۔ یا مراد یہ ہے کہ جو جھوٹے الزام دوسروں پر دیتے ہیں جو ان کا شکار ہوتے ہیں اگلی آیت میں

ولا کا جواب دہی ہے جو آیت ۲۱ میں مذکور ہے +

۲۳۲ یہ رکوع پہلے دونوں رکوعوں کیلئے بھر تبتہ کے ہے۔ عرب ہر قسم کے افعال شنیعہ کے ارتکاب کی وجہ سے شیطان کے پیچھے لگا ہوا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے ایک مڑکی بھیج کر اس طرح ان تمام ناپاکیوں سے اسے صاف کیا۔ تو جس راستہ باز انسان کی قوت قدسی سے سارا ملک پاک ہو گیا

کیسا اس کا گھر اس کی قوت قدسی سے پاک نہ ہوا تھا یہی وجہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ کے افک کے ذکر سے پہلے بھی یہ لفظ آئے

میں دیکھو آیت ۱۰ اور اس ذکر کے خاتمہ پر بھی یہی لفظ آئے ہیں دیکھو آیت ۲۰ +

النصف

ع

بعض باتوں کی تشبیہ

وَالسَّعَةِ أَنْ يُوتُوهُ أُولَىٰ نَقَرَبَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَوَدَّةٌ

یہ قسم نہ کھائیں کہ وہ قریبیوں اور مسکینوں اور امائد کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو نہیں دینگے اور

۲۳ لِيَعْفُوا وَيَصِفُوا أَلْوَنَهُمْ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ وَاللَّهُ خَفِيرٌ رَحِيمٌ إِنَّ الَّذِينَ

چاہے کہ معاف کریں اور رنگ ذکر کریں کیا تم پند نہیں کرتے کہ اللہ تمہاری مغفرت کرے اور اللہ حفاظت کرنے والا تم کو نوازا ہے ۲۳ جو لوگ

يَوْمَ الْمُحْصَنَاتِ الْفُضَلِ الْمُؤْمِنَاتِ لِعُنُوفِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ

پاکدامن بے خبری میں عورتوں پر بہت نکلے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لئے بڑا

۲۴ عَظِيمٌ يَوْمَ تُنْفَخُ الْأَشْجَارُ وَيُنْزَلُ السَّمَاءُ سَنًا مُّجْتَمِعَةً وَمَا لَهُمْ لَمَمٌ

عذاب ہے ۲۴ جس دن ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے خلاف اسکی گواہی دینگے جو وہ مل کر کہتے تھے

۲۵ يَوْمَ يُؤْمِنُ الَّذِينَ بَخِلُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا بِالْحَقِّ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ

اس دن اللہ انہیں ان کا ٹھیک ٹھیک بدلہ پورا پورا دینگا اور جان لینگے کہ اللہ ہی حق ہے اور حق کی کھول کر جان کر نوازا ہے ۲۵

۲۴ یا تامل۔ آئوٹ کے معنی ہیں ایک بات میں کسی کی اور آئوٹ کے معنی ہیں قسم کھانی اور یا تامل آئوٹ یا آئوٹ سے باب بفتح الیاء

مسطح جو تشبیر ایک میں لوث ہوا حضرت ابو بکر کی خال یا ہمیشہ کا بیٹا تھا۔ بدر میں شامل تھا اور فقر و ساجدین میں سے تھا اور

حضرت ابو بکر اس کی ادا کیا کرتے تھے۔ قصہ ایک میں لوث ہونے کی وجہ سے حضرت ابو بکر نے اس کی ادا مذکور دی اس پر یہ آیات

نازل ہوئیں جن میں حضرت ابو بکر کو فضل والا یعنی بھلا دین بزرگی والا اور وسعت والا یعنی مال دینی کے لحاظ سے فراخ دست

فرمایا جو دینہ حکم دیکر ادا دے مانتہ نہ رو کر اور حضرت ابو بکر نے ادا جاری رکھی کس قدر فراخ دلی کی تعلیم ہو کہ دنیا میں اس کی نظیر

میں مشکل ہو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی اور حضرت ابو بکر کی بیٹی اس پر آتش اٹھانام باندھا جاتا ہے اور محمد رسول اللہ پر یہی ہے دی ہو کہ

کی ہدایت کیلئے نازل ہوتی ہے کہ طوفان باندھنے والوں کی ادا دے مانتہ نہ رو کر کس قدر بڑے دل کا انسان یہ رسول ہو جس کی بی بی

پر طوفان باندھا جاتا ہے اور اسی پر وحی نازل ہوتی ہے کہ طوفان باندھنے والوں کی ادا دے کنارہ کشی نہ کی جائے اور کس قدر

وسعت قلب اس کے اس شاگرد کی جو کہ بیٹی پر بہتان باندھنے والے کی ادا بھی کرتا ہے آج کسی شخص کے متعلق اوسے سی بات کہی

منہ سے غل جاسے تو عمر بھر کہیں نہ نہیں چھوڑا کیا اس وسعت قلبی کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق میں نظر آتی ہے

دنیا کوئی اور نظیر بھی پیش کر سکتی ہے +

۲۴ غفلت۔ غفلتہ کیلئے دیکھو ۱۵۱ ب ایک چیز کا احساس نہ ہونے پر بھی بولا جاتا ہے اور یہاں مراد اسی پاکدامن

عورتیں ہیں جنکے دل میں بدی کا دہم بھی نہیں گذرتا اس میں حضرت عائشہ صدیقہ کی کمال بریت کا بھی اظہار فرمایا ہے کہ وہ ایسی پاک نفس

کہ ان کے دل میں بدی کا دہم بھی نہیں گزرا +

۲۴ البین۔ ابان لازمی ہے جو تو معنی ہونگے اظہار جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور اگر ابان متعدد سے ہو چکے معنی ہیں البین

بات کو واضح کرے یا نہ کیا تو مراد ہوگی حق کو واضح کرے یا نہ کرنا والا اور الحق اور البین دونوں اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں +

آنحضرت اور ابو بکر کی
بینظیر وسعت قلبی

غافل

البین

الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ

لِلطَّيِّبَاتِ أُولَئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ

اچھی چیزیں پلید لوگوں کیلئے ہیں اور پلید لوگ پلید چیزوں کیلئے ہیں اور اچھی چیزیں اچھے لوگوں کیلئے ہیں اور اچھے لوگ

اچھی چیزیں کیلئے ہیں برکان باتوں سے بڑی ہیں جو وہ کہتے ہیں انکے لئے مغفرت اور عزت والا رزق کریم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے گھروں کے سوا (دوسرے) گھروں میں داخل نہ ہو یہاں تک کہ اجازت لے لو

۸
۱۲ اور مذمت کی تہذیب

وَتَسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

اور ان کے رہنماؤں پر سلام کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ۲۳۱۹

۲۳۱۹ خبیثات اور طیبات سے مراد یہ۔ اور اچھے اقوال یا اعمال میں (یعنی) مطلب یہ ہے کہ ناپاک منافقوں کیلئے ایسی ہی ناپاک باتیں کہیں

میں نہ ان کے اپنے دل میں پاک خیالات آتے ہیں نہ وہ دوسروں کی طرف انہیں شرب کرتے ہیں اور دشمن میں اشارہ ان پاک لوگوں کیلئے

ہر جن پر تمام بانہا گھسیٹا ہوا ہیں بیت نبوی +

۲۳۱۹ تستائسوا انہیں کیلئے دیکھو کہ انہیں اور انہیں کو انہیں کیلئے کہتے ہیں کہ وہ دیکھے جاتے ہیں بخلات جن کے کہ وہ نہیں دیکھے جاتے۔

۱۱۔ اہلیناس

اور تستائسوا کے معنی تستائسوا ہیں یعنی اذن یملو۔ اور یوں بھی معنی لگے کہتے ہیں تعلوا ایریدنا اہلہا ان تل خلا ام لا یعنی جان لو کہ تم

تمہارا اندر آنا چاہتے ہیں یا نہیں، دل، باطن والیاں یعنی علم پاؤں، +

نہیں ہے علاج

اس کو میں وہ علاج بتاتے ہیں جو مسلمانوں کو نہایت مستحسن لگے۔ سوچا کہتے ہیں اس میں سے پہلی بات یہ کہ گھر میں بیزا اجازت کے اور اسلام

عبدیکم کہنے کے داخل نہ ہوں۔ کیونکہ انہیں دو سب کے گھر میں داخل ہونے سے بدظنی کے یقینے بھی پیدا ہوتے ہیں اور بدی کے بھی اور دوسرے

انہیں اپنے گھر میں سرورقت ایسی حالت میں نہیں ہوتا کہ وہ پسند کرتا ہو کہ دوسرا سے اس حالت میں دیکھے۔ علیحدگی یا خلوت ہر انسان کا

حق ہے جس میں کوئی دوسرا داخل دینے کا مجاز نہیں۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اب یہ اصول اجازت حاصل کرنے کا باطل ترک کر دیا ہے اور

یورپ کے اس اصول کو لے لیا ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو بہت سے اسلامی تعلیم کے اصول سے مسلمان دور پرے ہوئے ہیں اور دوسری

توہین ان پر عمل ہیں اسلام کے ذریعے جو فائدہ مسلمانوں کو پہنچ سکتا ہو وہ تو اس کے اصول پہل پیرا ہو۔ لہذا سے پہنچ سکتا ہے نہ ہائے نام

مسلمان کلاس سے پس اگر اصول اسلامی کو مسلمان چھوڑ دیں اور دوسری توہین ان پر عمل ہوں تو فائدہ اسلامی سے بھی مسلمان محروم ہونگے

اور دوسری توہین ان سے بہرہ ور ہونگی +

اجازت کے متعلق جو آداب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں وہ یہ ہیں کہ تین دفعہ اجازت طلب کرے ایک دفعہ آپ سعد بن عبادہ کے گھر کے نزدیک

دوسرے کے گھر جاتے

نے اسلام علیکم کہ سنے آنا آہستہ جواب دیا کہ آپ نے نہ سنا اسی طرح دوسری دفعہ ہوا تو آپ واپس چلے گئے تو سعد آپ کے پیچھے نکلے اور عرض

کیا یا رسول اللہ میں نے سنا، چہ تہا جوہر دیا تھا تاکہ آپ بار بار اسلام علیکم کہیں کیونکہ اسلام بھی دعا ہے تو آپ واپس آئے اور ان کیلئے بہت

دعا کی۔ اس سے پہلے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی آپ کے منہ سے کلمہ بھی نکلتا تھا جس کی وجہ سے اس میں سادگی بھی کمال درجہ کی اور تین دفعہ

آواز دینے کا مطلب صرف یہ ہے کہ گھر والوں کو اطلاع دلانے کیلئے نہ ہو کہ ایک آواز دی اور وہ آواز کسی نے سنی نہیں تو وہی واپس ہو جائے

۲۸ فَإِن تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ وَإِن قِيلَ لَكُمْ رَجِعُوا فَارْجِعُوا

پھر اگر ان میں کسی کو نہ پاؤ تو ان میں داخل نہ ہو یہاں تک کہ تمہیں اجازت دی جائے اور اگر تمہیں کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو

۲۹ هُوَ أَرْكَىٰ لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ عَلِيمٌ لَّيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بَيْتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ

وہ تمہارے زیادہ پابگیر اور جو ترکہ ہو اللہ اسے جانتا ہے ۲۳۲ تم کوئی گناہ نہیں کہ تم غیر آباد گھروں میں داخل ہو جاؤ

۳۰ فِيهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَعْزِمُونَ أَبْصَارَهُمْ

جن میں تمہارا اسباب ہو اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو مومنوں کو کہہ دو اپنی نظریں نیچی رکھیں

۳۱ وَيَحْظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ خَيْرٌ مَّا يَصْنَعُونَ قُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ

اور اپنی شرکاء جو بے حفاظت کیا کریں یہ ان کیلئے زیادہ پابگیر اور جو اللہ سے خبردار رہی جو وہ کرتے ہیں ۲۳۳ اور مومن عورتوں کو کہہ دو

اور جو یہ فرض اس طرح بھی پوری ہو سکتی ہو کہ بذریعہ عورت کے یا ملاقاتی کا روکے اطلاع دیدی جائے یا گھر آئے سے مشیت وقت طاقان غیر سر کیا جاتے ہاں ہم بلند آواز سے طلب اجازت دل کو بھی پاک رکھنے والی چیز ہو اور منسلکات بھی اس سے دور ہوتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ آپ دروازے کے عین سائے کھڑے نہ ہوتے تھے بلکہ ایک طرف جھک کر اندر نظر نہ پڑے اور حدیث میں ہے کہ جو شخص بغیر اطلاع کے دوسرے کو جھانکے تو اس کو لنگر مارے میں بھی ہرج نہیں ایسا ہی اجازت لینے میں نام نہانا چاہئے اور حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ اپنی ماؤں اور بہنوں کے گھروں میں جاؤ تو بھی اجازت لیں ۲۳۴ کس قدر پابگیر اور سادگی کی تعلیم پر قیام اول تو مسلمانوں میں ماہم تعلقات محبت کی جگہ بغض زیادہ پھیلا ہوا ہے پھر اگر کوئی کسی کی لطافت کو جائے اور وہ اس وقت کسی معرفت کی وجہ سے نل سکے تو یہ ہمیشہ کے تعلقات کے منقطع ہونے کیلئے کافی سمجھا جاتا ہے بعض ہمارے جن کا قول نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے اپنی ساری عرس بات کو چا ل کر وہ کسی سے ملنے جائیں تو انہیں کہا جائے واپس ہو جاؤ تاکہ اس حکم آہی کی بھی تمہیں ہو۔ اور ایسا موقعہ نہیں ملا۔ یہ روح احکام قرآنی کی تعمیل کی ہم میں پیدا ہونی چاہئے +

۲۳۲ يَغْضُؤْنَ اَعْيُنَهُمْ تَخَافُ دَوَازِئِمَ رُسُلِهِمْ وَاعْضَضَ مِنْ مَّوَلَاتٍ وَلَقِنْ ۱۹ ۱۸ ۱۷ ۱۶ ۱۵ ۱۴ ۱۳ ۱۲ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱ غَضَّ

نیچا کیا۔ اور حدیث میں ہے کہ جب بنی کریم صلعم فروش ہوتے تھے تو آنکھ نیچی کر لیتے تھے (د) +

قرآن کریم صرف امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرتا بلکہ ہر کی پرچلنے کی ادھر ہر دی سے بچنے کی راہیں بتاتا ہے اور بڑی سے بڑی بدیوں سے بچنے کی آسان سے آسان راہیں بتاتی ہیں۔ زنا کنفی بڑی بدی ہے مگر اس کی ابتدا کیسی چھوٹی اور درگروں سے اسے روکا جائے

تو آسانی سے رک سکتا ہے اس کی ابتدا بد نظری سے ہوتی ہے لیکن صرف بد نظری سے بچنے کی ہدایت بھی نامکمل ہوتی اسلئے فرمایا کہ مومن مرد و زوار اگلی آیت میں یہی حکم مومن عورتوں کو بھی دیا گیا ہے کہ عورتوں کی عادت ڈالیں۔ بدی کے مرقعہ سے اپنے آپ کو بچانا یہ اسلام کی اس بارہ میں تعلیم کا عمل اصل الاصول ہے جو شخص بدی کے مرقعہ سے اپنے آپ کو بچانا ہے اس میں بدی سے بچنے کی ایسی قوت پیدا ہو جاتی ہے کہ بھر اگر بڑی بھاری ترغیب کا بھی مرقعہ ہو تو وہ اس کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ چنانچہ زنا سے بچنے کیلئے اور اپنے اندر عفت کی قوت پیدا کرنا کیلئے یہ علاج بتایا کہ نظریں رکھنے کی عادت ڈالی جائے جب انسان عورت اپنی بھانجی رکھے گا تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ شہرت کی نظر سے عورتوں کو دیکھنے سے بچ جائیگا اور یوں اسکے ترانے شہوانی اعتدال کی حالت میں آجائیکے اور اگر کوئی ترغیب کا مرقعہ بھی اسکے سامنے پیش آئے گا تو اسکے اندر پابگیر کی کی اس قدر قوت پیدا ہو چکی ہوگی کہ وہ اس ترغیب پر سامنے سے غالب آئے گا۔ بدی اور بالخصوص زنا سے بچنے کا یہ ناسخہ قرآن کریم سے مخصوص ہے

زنا سے بچنے کا طریق

غض بصر

يَعْضُضْنَ مِنْ أَصْغَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا

اپنی نظریں نیچے رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوا اسکے جو عادتاً کھلا رہتا ہے

و محفظہ افرو و جہم سے یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ہر اس راہ کی حفاظت کریں جس سے شیطان حلاً و در ہو سکتا ہو جیسا کہ حدیث شریف میں لکھا ہے کہ بھی نہ ماری اور کانون کا بھی اور زبان کا بھی اور اُتھوں کا بھی اور پاؤں کا بھی اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ یہ نکاحوں کے نیچے رکھنا کو یا نتیجہ ہے کہ وہ زنا سے اپنے آپ کو بچائیں اور اسی غرض کیلئے نبی کریم صلی علیہ وسلم نے رستوں پر بیٹھنے سے بھی منع فرمایا ہے کہ بیکس نہ اس طرح بھی انسان خواہ ایک ہی کے مرتعہ پہلے آپ کو ڈالتا ہو اور اتفاقاً طور پر کسی عورت پر نظر پڑ جائے تو قابل گرفت نہیں لیکن اسکے بعد جو عہد نکلتا ہے وہ اس حکم کی خلاف ورزی ہے۔

زینہ

۲۳۲۲ زینہ یعنی زینت وہی جو انسان کے کسی حال میں عیب کا موجب نہ ہو نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں اور زینت تین طرح ہے ہر زینت نفس جیسے علم اور تقاضات حسنہ زینت دینی جیسے قوت اور طول قامت اور زینت خارجی جیسے مال اور جامہ اور من حرم زینۃ اللہ (الاعراف ۳۲) میں زینت خارجی بھی مراد لی گئی ہے اور بعض کے نزدیک اس سے مراد وہ بزرگی ہے جس کا ذکر ان کلمہ حکم عند اللہ (تفکیم میں) اس آیت کے نیچے حصہ میں دی حکم جو تو نگو دیا ہے جو پہلی آیت میں مراد لکھا گیا تھا جس سے معلوم ہوا کہ جس طرح مردوں کو باہر نکالنے کے مرتعہ پیش آتا ہے اس طرح عورتوں کی نظر مردوں پر پڑ سکتی ہے جس کیلئے حکم مضبوط من ابصارہن کی ضرورت پیش آتی ہے اور کس طرح مردوں کو باہر نکالنے کے مرتعہ پیش آتا ہے اس کیلئے حکم مضبوط من ابصارہم کی ضرورت پیش آتی ہے دوسری بات جو ان الفاظ سے ثابت ہوتی ہے یہ ہے کہ عورتوں کیلئے کوئی ایسی اڈھنی جو نہ کرنا جس میں ان کو نظر پڑے اور نہ آنکھوں پر ان کی نظر نہ پڑ سکے قرآن شریف کا مشائیں بلکہ یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کا کوئی ایسا حصہ کھلا بھی رہتا ہے جس کی وجہ سے مرد کی نظر نیچے رکھنے کا حکم دیا گیا اور وہ حصہ وجہ ہے جیسا کہ ابھی آگے آتا ہے +

عورت کا باہر نکالنے کی ضرورت

مردوں کیلئے عفت بھلا حکم دیا ہے کہ وہ عورتوں کو دیکھنے سے باز رہیں

دوسرے حصہ میں پہلا حکم ہے کہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اسکے جو اس سے عادتاً ظاہر ہو تو ماری ظاہر ہونا کے لیے معنی ہیں کہ عام ضروریات انسانی کیلئے بعض مقامات کو کھلا رکھنا پڑتا ہے اسکے سوا کہ اور زینت کو ظاہر نہ کریں چنانچہ یہی معنی ام رازہ نے فقال سے نقل کئے ہیں الا یظہروا الانسان فی العادة الحاریة یعنی جسے انسان عادتاً ظاہر کرتا ہے اور یہی معنی راجع العالی میں لے گئے ہیں الا یجبوا العادة والجملة علی ما یظہر یعنی جو عادت کے طور پر اور طبی طور پر کھلا رہنا چاہئے اور یہی قول کشف میں ہے +

ما ظہر منہا سے مراد

ضروریات انسانی کا کشف

اب ہم اگر تغیر اس بات کی طرف رجوع کرنے کے کہ سلف نے الا ما ظہر منہا سے کیا مراد دیا ہے واقعات پر غور کریں تو معلوم ہوا کہ دنیا میں ہر حصہ عادتاً اس قدر کھلا رکھنا پڑتا ہے کہ وہ منہ اور ہاتھ ہیں عام حالت انسانی میں اس کے بغیر چارہ نہیں چنڈا سودہ حال کو گنو اگر چہ بڑا جائے تو کیا غیر مسلموں میں بڑی بھاری کثرت انہی کو گنو کی ہے جن میں مردوں اور عورتوں دونوں کو اشتیاق زندگی میں جدوجہد کرنی پڑتی ہے اور شاید مشکل پانچ فیصدی لوگ ایسے ہونگے جو عورتوں کے معاش کے کاؤد بار میں حصہ لئے بغیر گزارہ کر سکیں ہوں اور بدینہ منہا ادا نہ کئے رکھنے کے یہ کام قطعاً نہیں ہو سکتا پس قرآن کریم کا مشائیں یہی ہے کہ عام ضروریات انسانی کے مطابق جن حصوں کو عادتاً کھلا چھوڑا جاتا ہے ان کے علاوہ عورتیں دیگر مقامات زینت کو ڈھانک لیا کریں +

اب اقوال معرین کی طرف رجوع کرتے ہیں تو اقوال سلف کے بارہ میں ابن جریر کا مرتبہ ہے بھکر ہے اور اس میں حسب ذیل اقوال الا ما ظہر منہا کے متعلق ہیں اول کہ اس سے مراد ظاہری لباس کی زینت ہے اور اس کی تائید میں ابن مسعود عبد اللہ اور ابیہم کے اقوال ہیں۔ دوم کہ اس سے مراد وہ زینت ہے جس کا ظاہر کرنا عورت کیلئے جائز ہے یعنی سرمہ اور انگوٹھی اور کڑے اور منہ اور اس کی تائید میں ابن عباس مسعید بن جبر حاکم عطلہ قتادہ۔ سوربن خرمہ۔ مجاہد۔ حار۔ ابن زید اور اسی کے اقوال ہیں۔ سوم کہ اس سے مراد منہ اور بڑے ہیں۔ اور اس کی تائید میں جن کا قول ہے امدان تینوں قسم کے اقوال کو نقل کر کے ابن جریر لکھتے ہیں کہ ان اقوال میں سے صحیح تر قول یہ

اقوال معرین کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اس میں سب سے زیادہ صحیح ہے

وَلْيَضْرِبْنَ

اور چاہیئے کہ

کس سے مراد منہ اور ہاتھ ہیں اور اس میں سر مرد اور انگوٹھی اور کٹھے اور غضاب داخل ہیں اور ہم اس کو صحیح تر قول ائمہ قرار دیتے ہیں کہ اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ ہر نماز پڑھنے والے کیلئے یہ ضروری ہے کہ نمازیں اپنی عورت یعنی چھپائے کی جگہ کو ڈھانکے رکھے اور عورت کیلئے یہ ضروری ہے کہ نمازیں اپنا منہ اور ہاتھ کھلے رکھے اور اس کے سوائے اپنے سارے بدن کو چھپائے رکھے سوائے اس کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی کہ عورت اپنا نصف ذراع (یعنی آدھی کلائی) کھلا رکھ سکتی ہے پس جب اس پر اجماع ہو تو اس سے معلوم ہوا کہ وہ اپنے بدن کے اس حصہ کو کھلا رکھ سکتی ہے جو عورت میں داخل نہیں کیونکہ جو عورت نہیں اس کا ظاہر ناجی حرام نہیں اور جب وہ اسے ظاہر کر سکتی ہے تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے قول الا ظہور منہا سے بھی مراد ہر چیز کیونکہ یہی وہ چیز ہے جو اس سے ظاہر رہتی ہے (ج) +

اور روح المعانی میں الا ظہور منہا کی تفسیر میں جو یعنی سوائے اسکے جو عورت اور طبعاً کھلا رکھا جاتا ہے اور اس کی اصل حالت یہی ہے کہ وہ کھلا رہے جیسے انگوٹھی اور سر مرد اور غضاب پس انکے اجنبیوں کے سامنے ظاہر کرنے پر کوئی گرفت نہیں اور گرفت اس زینت کے ظاہر کرنے پر ہے جو چھپانی چاہئے جیسے کٹھے اور جھانچا اور بانو بند اور گلہ بند اور لہار اور بالیاں اور ذکر زینت کا کیا اور ان مقامات کا ذکر نہیں کیا تاکہ چھپائے کے حکم میں مبالغہ کا اظہار کیا جائے کیونکہ یہ زینت ایسے مقامات پر ہے جو جن مقامات کی طہر دیکھنا جائز نہیں سوائے انکے جن کا بعد میں استثناء کیا گیا ہے اور وہ کلائی اور ہنڈی اور بازو اور گردن اور سر اور سینہ اور کان ہیں اور آگے چل کر لکھا ہے کہ وہ جو زعفرانی لکھا ہے وہ امام ابو حنیفہ کے مشہور مذہب پر ہے یعنی کہ ظاہر یعنی کھلی رہنے والی زینت کے موقع منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں مطلقاً عورت یعنی چھپائے والے مقامات میں شامل نہیں انکی طرف دیکھنا بھی حرام نہیں +

عورت کوئی کھلا رہا تو
کھلا رہے ہیں

اور اسکے بعد پاؤں اور اوہان مردویہ اور بیہقی کی حدیث ذیل کو نقل کیا ہے جو حضرت عائشہ سے مروی ہے ان اسماء بنت ابی بکر دخلت علی النبی وعلیہا ثیاب رقاقا فعرض عنہا وقال یا اسماء ان المأثرة اذ بلغت المحيض لم یصلح ان یری منہا الاھضاً وانشأالی وجہہ وکفہ صلعم یعنی اسماء بنت ابی بکر نے کریم صلعم کے پاس آئیں اور انہوں نے بہت باریک کپڑے پہنے ہوئے تھے تو نبی صلعم نے اس سے منہ پھیر لیا اور فرمایا اے اسماء جب عورت حیض کی عمر کو پہنچ جائے تو پھر نہ سب مینے کہ اسکے بدن کا کوئی حصہ سوائے اسکے نظر کے اور آپنے اپنے منہ اور ہاتھ کی طرف اشارہ کیا نبی صلعم کی یہ حدیث اس بحث میں فیصلہ کن ہے اور اپنی دوسری تأییدات کے ساتھ یہ حدیث قطعی فیصلہ کر دیتی ہے کہ الا ظہور منہا میں جو حصہ منہ سے کیا گیا ہے وہ منہ اور ہاتھ ہیں +

عورت کا غیر مرد دیکھنا

میاں اس حدیث کو ناجی مردویہ پر جس سے بعض وقت ایک غلط استدلال بھی کیا گیا ہے نبی ابن ام مکتوم کا واقعہ جانتے تھے کہ وہ نبی صلعم پر داخل ہوئے در انحالیکہ آپ کے پاس ام سلمہ اور میوہ تھیں تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اس سے جواب نہ کرو تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ یہ مینا ہیں میں نہیں دیکھتے اور نہ پہچانتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ تم دونوں مینا ہو اور اسے نہیں دیکھتے جو اس حدیث سے یہ قطعاً معلوم نہیں ہوتا کہ عورت کیلئے کونسا حصہ ظاہر کرنا جائز ہے اور کونسا ظاہر کرنا جائز نہیں ان سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ عورت کیلئے اجنبی مرد کو دیکھنا خواہ بہ نظر شہوت نہ بھی ہو جائز نہیں چنانچہ ابن کثیر نے ہی استدلال اس سے کر کے اس کے مقابل پر صحیح بخاری کی حدیث کو پیش کیا ہے جو عورت کا مرد کو بلا نظر شہوت دیکھنا جائز ہے کیونکہ صحیح بخاری میں ہے کہ عید کے دن جنتی مسجد میں اپنے بھائی کھیل دکھا رہے تھے تو حضرت عائشہ صدیقہ نبی کریم صلعم کے پیچھے کھڑی ہو کر انہیں دیکھ رہی تھیں اگر ان دونوں حدیثوں میں تعارض مانا جا

وَلَا يُدْرِيْنَ زَيْنَتُهُنَّ اِلَّا بِعَوَّلِهِنَّ اَوْ اَبَائِهِنَّ اَوْ اَبْنَائِهِنَّ

اور اپنی زینت کو (ادرس کے سامنے) ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوند کے یا اپنے باپ کے یا اپنے بیٹے کے

اَوْ اَبْنَاءِ عَوَّلِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِي اِخْوَانِهِنَّ اَوْ نِسَائِهِنَّ اَوْ مَا

یا اپنے خاوند کے بیٹوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بیٹوں کے یا اپنی بہنوں کے بیٹوں کے یا اپنی بیویوں کے

مَلَكَتْ اِيْمَانُهُنَّ اَوِ التَّابِعِيْنَ غَيْرِ اُولَى الْاَرْبَةِ مِنْ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ

یا اس کے چمکے انکے دانے ہفہ مالک ہیں یا مردوں میں ایسے خاوند کے جو اٹھ کی حاجت نہیں رکھتے یا لڑکوں کے جو عورتوں کے

لَمْ يَظْهَرُوا عَلٰى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَصْرُوْنَ بِاَجْلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ

پروے کی باتوں سے واقف نہیں اور اپنے پاؤں کو (اسلحہ) زمین پر نہ لایں کہ کچھ وہ اپنی زینت چھپانے

مِنْ زَيْنَتِهِنَّ وَلْيُؤْذِرُوا اِلَى اللّٰهِ جَمِيعًا اِنَّهُ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تَفْهَمُوْنَ

ہوئے ہیں وہ معاف ہو جائے اور اسے مومن کے سب اللہ کی طرف رجوع کرو تاکہ تم کا سیاق ہو جاو ۲۴۲۴

جو آج ہندوستان کے اچھے طبقہ میں مروج ہے جنگ میں باہر نکلنے اور چھڑکیوں کو پانی پلانے اور نہ ہونے کا کام کر کے اور مصائب کی جانچ میں بھی عورتوں کا ساتھ ملنا بلکہ بعض وقت دشمن کے مقابلہ میں تیار ہونا تاریخی واقعات ہیں +

من در او حجاب کا حکم مردوں کو کھڑوں میں اٹکے سے دیکھا ہے نہ عورتوں کو باہر نکلنے سے

اور یہ جو دوسری جگہ آتا ہے کہ اگر تہ سے گھر کے اندر سے کوئی چیز اٹھنی ہو تو من در او حجاب مانگو یعنی پردہ سے نیچے سے تو گریہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو حکم ہے کہ گھر میں بھی مومن عورتیں شامل ہیں اور اس میں عورتوں اور مردوں کے اس خلا ملا کر روکا ہے جو ہر سے بڑا تاج کا موجب ہوتا ہے عورت جب گھر سے باہر نکلے گی تو کافی احتیاط سے اپنے محاسن کو چھپا کر نکلے گی لیکن گھر کے اندر رہیں احتیاط ہر وقت رکھنا مشکل ہے اور اس کے علاوہ بھی غیر ضرورت کے عورت کے پاس گھر کے اندر آنے سے پیدا ہو سکتے ہیں وہ عورت کے باہر نکلنے سے پیدا نہیں ہو سکتے ہیں انہی مردوں کو گھر کے اندر عورتوں کے پاس جانے سے روکا ہے کیونکہ ایسے حالات میں ضرورت پس پردہ ہر بھی پوری ہو سکتی ہے عورت کا اپنے کا رو بار کیلئے گھر سے باہر نکلنا ان فتنوں کا موجب نہیں ہوتا جو مردوں کا غیر محرم عورتوں کے پاس تنہائی میں ہے جانا ہوتا ہے اس پر فصل بحث اپنی جگہ رہو گی +

۲۴۲۴ تا مبین (اتباع التَّوْحِجِ مِنْ يَحْيٰى مَثَلُ الشَّيْخِ الْغَالِي وَالْعَجْزِ الْكَبِيرِ لَا دَلَّ، یعنی خدمتگاہ مراد ہیں +

تاہم

ادب

ماہب

اولی الادبۃ

ادبۃ۔ ادب بہت حاجت کو کھتے ہیں جن کا اقتضاء ہو کہ اسے دور کرنے کیلئے جد کیا جائے ہیں ہر ادب حاجت ہے مگر ہر حاجت ادب نہیں اور ادب الی کذا کے معنی ہیں اس کی سخت حاجت محسوس کی اور ادبۃ اور ماہبۃ اس سے مصدر ہیں دلی قضا ماہبۃ احسن (ظہ-۱۸) اور اولی الادبۃ سے مراد ہے تبحر کی حاجت والے +

لم یظہروا اغفر علی الشیء کے معنی اظہار علیہ بھی ہو سکتے ہیں یعنی اس بات سے واقف ہوا اور قوی علیہ بھی یعنی اس پر غالب ہوا عورت غورۃ شریکۃ کو کہتے ہیں اور اس کا اصل عارضہ ہے کہ گویا اس کے ظاہر کرنے میں انسان کو شرم ہے ہر اور لہر یظہروا علی وقتہ النساء سے مراد ہے کہ بلوغ کو نہیں پہنچے اور عورت کے معنی شمس ہیں جو جیسے جیسے ہو جیتا پڑا یا گھرانہ بتی

عورت

۳۳ وَلَيْسَتَعَفِيفَ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّى يُعْطِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَالَّذِينَ

اور چاہتے کہ وہ جراثادی وکاسان، نہیں پاتے اپنے آپکو کچھ سے رکھیں یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی کر دے ۲۳۲۳ اور بچکے

يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا وَالَّذِينَ

تمہارے واسطے لکھنا ملک ہیں ان میں سے جو آزادی کی تحریر مانگیں تو انہیں لکھ دو اگر تم ان میں بھلائی جانتے ہو اور انکو اللہ کے

مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي اتَّكُمُ وَلَا تَكْرَهُوا فَنَيْتُكُمْ عَلَى الْبُعَادِ إِنْ أَرَدْنَا تَحْصِيْنًا

مال میں سے دو جو اس نے تمہیں دیا ہو ۲۳۲۴ اور اپنی نوذریوں کو تمنا پر مجبور نہ کرو جب وہ بچنا چاہتی ہیں تاکہ تم

لَتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُمْ فَلَا لِلَّهِ مِنْ بَعْدِ الْإِكْرَاهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ

دنیا کی زندگی کا سامان چاہو اور جو کوئی انہیں مجبور کرے گا تو اللہ انکے حیر کے بعد بخشنے والا رحم کرنے والا ہو ۲۳۲۵

۲۳۲۶ لَیْجِدْنَ نِكَاحًا سَے مراد یہی ہو سکتی ہو کہ رشتہ نہ ملے اور یہی کہ سامان نہ ہو۔ لیکن آج کل جو لوگوں نے رسم و رواج کے تتبع

میں نواح کیلئے سلمان ضروری ٹھہرایا ہوا ہے وہ مرد نہیں۔ اور استعفاف سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے آپکو بدکاری سے رکھیں یعنی شہوات حالات کے خلاف جدوجہد کریں اور حدیث میں روزہ بھی اس کا علاج بتایا گیا ہے۔

۲۳۲۷ الْكِتَابَ بِنِكَاحٍ سے بھی ہو سکتا ہے جس کے معنی واجب کرنا ہیں۔ اور کُتِبَ سے بھی جس کے معنی نظر میں رہا، اور کتابہ جس سے

مراد غلام کو خرید کر لکھ دینا ہے کہ وہ اس شرط پر آزاد ہو کہ اسلامی نفاذ پر اہل جاہلیت اسے نہ جانتے تھے (د)۔

خیر۔ خیر کے معنی ۱۳۲۷ و ۲۳۲۸ وغیرہ میں بیان ہو چکے ہیں۔ یہاں بعض نے معنی مال بھی مراد لئے ہیں اور بعض نے معنی فتح

نے ہیں جو انہیں خود اور ان کے آزاد کرنے والوں کو ان کی آزادی سے پہلے دغا، اور صورت اول میں بھی مطلب یہ نہیں ہوگا کہ ان کے پاس

مال جمع ہو بلکہ یہ معنی ہوئے کہ وہ ال جب کرے یا کما کے کی تابست رکھتے ہوں اور چونکہ خبر کا لفظ اس مال پر عموماً بولا گیا ہے جو وہ مجبور سے کیا

جائے جیسے وصیت کا حکم دیتے وقت ان ترق خیرا (الباقی)۔ ۱۸۰) فرمایا یا جیسے قتل ما انفقتم من خیرا (الباقی)۔ ۲۱۵) و ما انفقوا من خیر

(الباقی)۔ ۲۴۳) اسلئے مطلب یہ ہوا کہ ان میں یہ تابست دیکھو کہ وہ دھرم و پر مال کما کے ہیں کیونکہ اگر وہ مال کما کے کی تابست نہیں رکھتے

تو پھر چوری کے یا دغا ناجائز طریق پر پانچ گناہ کریں گے انہیں دونوں صورتوں میں مطلب ایک ہے۔

غلام کے ذکر میں غلاموں کی نسبت کا ذکر کیا یعنی غلاموں کو آزاد کرنے کا منشا یہ ہے کہ وہ آزاد ہو کر نواح کو زیادہ پسند کر گئے۔ اور یہاں

کتابت کی شرط یہ بھی ہے جو ان علمتہ فہم خیرا۔ اگر ان میں بھلائی کا علم ہو یعنی یہ دیکھ لو کہ وہ آزاد ہو کر اپنے لئے بھی اور قوم کیلئے بھی مفید

ہو سکتے ہیں یہ اسلئے فرمایا کہ غلامی انسان کو بعض وقت ثابت ذلیل حالت تک پہنچا دیتی ہے یہاں تک کہ وہ اپنے بھلے برے کو بھی نہیں

سچ سکتا۔ اور پھر ان کو صرف تحریر دینے کا حکم بھی نہیں بلکہ یہ بھی ہے کہ اللہ کے دئے ہوئے مال میں سے کچھ انہیں بھی دینی مال بنائی ہو

بھی ان کی امداد کر دے اور یہ حکم سب مسلمانوں کو ہر کسی بنا پر بیت المال سے بھی ان پر صرف کرے گا حکم تھا اور لوگوں کے مصارف میں سے

ایک صرف غلاموں کی آزادی پر خرچ کریم کے اس حکم سے بڑھ کر اس نے غلاموں کی آزادی کا کچھ کام کر کے دکھایا ہے۔

۲۳۲۸ بَعْدَ بَقَاءِ غُجْر یعنی زمانہ کیونکہ یہ ایسی بات کی طرف توجہ دیتی ہے جو نہیں چاہئے (د)۔

بقا۔

مسلم درابوداد میں ہے کہ عبداللہ بن ابی کے پاس دو نوذریاں تھیں جن سے وہ ناکرنا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور

نور جو غلاموں پر دیا

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ اٰیٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَمَثَلًا لِّلَّذِيْنَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُمْ ۚ

اور یقیناً ہم نے تمہاری طرف کھول کر بیان کر نیوالی آیتیں آماریں اور کچھ لوگوں کی حالت جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں

۳۵ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ اللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مِثْلُ نُوْرِهِ

اور متقیوں کیلئے نصیحت ۲۲۲۹ اللہ آسمانوں اور زمین کا روشن کر نیوالا ہے ۲۲۳۰ اس کے نور کی مثال دہیسی ہے

ع

اسی نور کا ٹھکانہ

بعض روایات میں ہے کہ جاہلیت میں یہ رواج تھا کہ نوڈیوں سے زنا کرتے اور اس کی اجرت سے فائدہ اٹھاتے تھے تو اس ناپاک رسم کو سنا یا۔ بڑے بڑے معزز لوگوں کا اس طبع زنا کو علانیہ مروج کرنا بتاتا ہے کہ عرب میں زنا کا رسی کی حالت کہاں تک پہنچ گئی تھی اور ان ارد تختہ سے یہ طلب نہیں کیا کہ وہ بچنا چاہیں تو انہیں مجبور نہ کر دو اور اگر بچنا نہ چاہیں تو مجبور کر دو کیونکہ مجبور اسے ہی کیا جاسکتا ہے جو ایک کام نہ چاہے اور ان ارد تختہ مختصاً محض صورت حال کا بیان ہے کہ وہ تو اس فعل قبیح سے بچنا چاہتی ہیں اور تم انہیں مجبور کرتے ہو۔ اور غفور رحیم ان کیلئے یہ جنہیں مجبور کیا حالانکہ وہ نہ چاہتی تھیں +

۲۲۲۹ رکوع کی اس آخری آیت میں یہ بتا کر کہ یہ احکام جو انسان کیلئے روشنی کا کام دینے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہی آمارے ہیں اگلے رکوع کے مضمون کی طرف اشارہ کیا +

۲۲۳۰ نور۔ وہ پہلی ہوئی روشنی ہے جو دیکھنے میں مدد دیتی ہے اور یہ دو قسم ہے دنیوی اور اخروی۔ پھر دنیوی دو قسم ہے۔ ایک معادن بصیرت یعنی وہ روشنی جو مراد ابیہ سے ہے جیسے نور عقل۔ نور قرآن اور ایک معادن بصیرت جیسے سوچ جانہ ستاروں کی روشنی ذیل کے مقامات پر آئی روشنی مراد یہ تھا کہ جو اللہ نور و کتاب مبین (المائدہ ۱۵) و جللہ نور ہمیشہ ہی فی الناس (الانعام ۱۲۳) لیکن جللہ نور احمدی سے من نشأ من عبادنا (الشوریٰ ۴۲) فہو علی نور من ربہ والذیٰ ہما ۳۹ نور علی نور ہدی اللہ لنورہ من نشاء۔ اور غفور رحیم بصارت نور کی مثال ہے جعل الشمس ضیاء والقمر نوراً (یوسف ۵) اور ضوء نور سے زیادہ خاص ہے و قما امنیر (الفاتحہ ۹۱) یعنی نور والا اور بعض جگہ دونوں پر شامل ہے جیسے جعل النطام والنور (الانعام ۱) و اشراق الارض بنورہا (النہا ۶۹) اور نوراً (یوسف ۴۹) جیسے یسعی نورہم بین یدہیم (الحج ۵۲) اور اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو نور کہا ہے اسلئے کہ وہ مبدیہ ہے یعنی روشن کر نیوالا اور اللہ تعالیٰ کا اپنے آپ کو نور کہنا سب سے فعل کیلئے ہر دفعہ اور اللہ تعالیٰ کے اسے اس میں جو نور ہے تو بہن اثر لکھتے ہیں کہ اس سے مراد وہ جس کے نور کے ساتھ اندھے دیکھتے ہیں اور جس کی ہدایت کے ساتھ گمراہ ہدایت پاتے ہیں اور بعض نے اس کے معنی کئے ہیں ہمارے جس کی وجہ سے ہر شے کا نور ہے اور اسے جو ہے مضمون ظاہر ہو دوسرے کو ظاہر کر نیوالا ہو نور کا جاتا ہو اور ابو منصور کا قول ہے کہ نور اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے اور اللہ نور السعیا والارض میں نور کے معنی ہادی اهل السموات والارض کئے گئے ہیں یعنی آسمانوں اور زمین کے رہنے والوں کو ہدایت دینے والا اور اللہ نور السعیا اور عبود بشارت اللہ تعالیٰ کو جو منیور ہے اور اسی طرح کہا جاتا ہے جیسے سخاوت میں سب اللہ کیلئے ایک شخص کو جو دکھا جاتا ہے +

نور

نور سب سے ہے

اس کے لئے نور ہے
سے مراد

پہلے چار رکوعوں میں وہ ہدایت دیکھنے سے انسان یا کیزرگ حاصل کر سکتا ہے۔ کچھ رکوع کی آخری آیت میں فرمایا تھا کہ یہ کہہ کر بیان کرنے والی یعنی روشنی دینے والی آیات اللہ تعالیٰ نے ہی آمارے ہیں یہی مضمون اس رکوع کا ہے اور سب سے پہلے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب ہدایت کیلئے اسلئے آمارے کہ وہی آسمانوں اور زمینوں میں روشنی پھیلائے والا ہے کیونکہ نور سے مراد منور ہی ہے اور اگلے الفاظ مثلاً نورہ خود بتاتے ہیں کہ یہاں مراد منور ہی ہے اور اباب جریسے نور کے معنی ہادی کئے ہیں اور یعنی حضرت ابن عباس سے مروی ہیں اور گویاں بالخصوص ذکر ہدایت یعنی نور آئی کا ہی ہے لیکن اللہ تعالیٰ دونوں طرح پر منور ہے یعنی معادن بصارت

كَيْشْكُوتٍ فِيهَا مَصْبَحُ الْإِصْبَاحِ فِي رُجَاةِ الرُّجَاةِ كَمَا كُوبُ دُرِّي تُوَقَّدُ

جیسے ایک طاق جس میں ایک چراغ ہو۔ چراغ ایک شیشہ میں ہو۔ شیشہ کو یا ایک کوبہ ہوتا ہے اور چراغ، ایک بابرکت

مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ لَّا يَكَادُ رَيْبُهَا يُضَيُّ وَلَوْ

زیتون کے درخت سے روشنی ہو رہا ہو جو نہ شرقی ہو اور نہ غربی قریب ہو کہ اس کا تیس روشنی دے۔ کو اسے آگ

لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُّورٌ عَلَى نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ

بھی نہ چھوئے روشنی پر روشنی ہو اللہ اپنے نور کیلئے جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور اللہ لوگوں کیلئے

الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ فِي يَوْمِ إِذْ قَالَ اللَّهُ

مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے ۲۳۳ (یہ بقرہ) ان گھروں میں ہر جگہ شعلہ اللہ نے اذین کیا

روشنی دینے والا بھی اور معادن بعیرت روشنی دینے والا بھی جیسا کہ ابن اثیر نے لکھا ہے اور کو نور کے یہ بھی درست ہیں کہ وہ فی نفسہ ظاہر و سروس کو ظاہر کرنا لاہو مگر سیاق اسی کو چاہتا ہے کہ یہاں مراد اوی ہی ہے چنانچہ اگلی آیات میں اس کی ہدایت کا ذکر کئے الفاظ میں ہو۔

۲۳۳ مشکوٰۃ۔ مشکوٰۃ اور مشکوٰۃ اور مشکوٰۃ غم کا اظہار ہے انما اشکوا بنی وحق فی الی اللہ دیوسف۔ ۸۶) وشتکی الی اللہ (الحجۃ ۱۰) اور مشکوٰۃ۔ جل میں مشکوٰۃ کا کھولنا اور جو کچھ اس میں ہے اس کا ظاہر کرنا ہے اور وہ چھوٹے سے شکیزہ کو کہتے ہیں جس میں پانی رکھا جاتا ہے اور مشکوٰۃ اس سوراخ کو کہتے ہیں جو دوسری طرف نہ نکل گیا یعنی طاق اور یہ دل کی مثال ہے اور چراغ سے مراد نوری ہے جو اس میں ہے (غ) اور بعض نے مشکوٰۃ سے مراد وہ لوٹا بھی لیا ہے جس سے خندیل نکلتی جاتی ہے (د) + مصباح صغیر اور مصباح اداں النہار سے یعنی دن کا پہلا حصہ اور وہ وقت ہے جب اتنی سوج کی روشنی سے چلنا تھا ہو اور مصباح چراغ کو بھی کہتے ہیں جیسے یہاں اور ستارہ کو بھی و دنیا السماء الدنیا بمصباح (حم السجدة ۱۲) (غ) + نجاجۃ۔ شغاف تھہر کو کہتے ہیں +

ذوقی۔ ذوق۔ دودھ اور اسے شے پر بولا جاتا ہے اور دودھ کو بھی ذوق کہتے ہیں اور حدیث میں ہے کہ آپ نے ذوات اللہ ذوق کرنے سے منع کیا یعنی ان جانوروں کے ذوق سے جو دودھ دے رہے ہیں اور ذوق بڑے مرنے کو کہتے ہیں اور ذوق ذوق کی طرف منسوب ہے۔ یعنی بہت پیچھے والا دل +

زیتونہ اور زیتون شجر اور شجرہ کی طرح ہے اور زیت زیتون کا تیل ہے (غ) +

اللہ مثال جو مراد لہی ہے اس کے نور کی یہاں مثال بیان کی ہے اور اس کے نور سے مراد اس کی ہدایت یا اس کا رسول ہے، کیونکہ انصرت مسلم کو بھی نور کہا ہے قد جاء کھر من اللہ نور و کتاب مبین (المائدہ ۱۵) اور اگلے الفاظ میں جو مثال بیان کی ہو وہ اسلام یا اسلام کے لانیر سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال ہے اور اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو نا کتب ہے مروی ہے (ج) + اس کو پہلے مثال طاق سے دی ہے جس میں چراغ رکھا جاتا ہے اور اس سے اشارہ قلب رسول کی طرف ہو کہ وہ ایک طاق کی مثال ہے اور مثال طاق یعنی قلب میں چراغ موجود ہے اور اس سے مراد فطری نورانی ہے۔ اور وہ فطری نور نہایت صاف ہے کہ یہ کہ وہ شیشہ میں ہے

زیتون۔ زیت

رسول اور پیغمبر کے قلب صافی اور نور فطری کا مظہر

اَنْ تَرْعَوْا وِیْذَکْرِ فِیْهَا اَسْمَاءُ لَا یَسْمُوْا لَهَا فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ

کردہ بلند کے جائیں اور ان میں اس کا نام یاد کیا جائے ان میں اس کی تسبیح صبح اور شام کے وقتوں میں کہتے رہتے ہیں ۲۳۳۲

اور شیشہ یا قدیل میں جو چراغ ہو وہ دھواں نہیں دینا گو یا آپ کا فطری نور ایسا ہی کہ اس میں کوئی شائبہ ظلمت کا نہیں ہے اور وہ شیشہ ایسا نہیں کہ اس نور کو کم رو سے بلکہ ایک جگہ سے ستارہ کی طرح ہو گا یا وہ فطری نور محض بھی ہے اور نہایت درجہ کا جگہ اور بھی یعنی کزود نور نہیں بلکہ جانتا کہ چمک نور میں آسکتی ہے وہ اس میں موجود ہے۔ پھر اس چراغ میں جہل پر جس سے وہ چراغ روشن ہو وہ ایک بارکت درخت سے ہے اور در مبارک وہ جس کی چتر منقطع نہ ہو یعنی نور بھی بجھے گا نہیں اور روایتی ہو گا اور وہ دیتوں پر اس لئے کہ زمین کے تیل میں کمال درجہ کی صفائی ہوتی ہے اور زمین کا لفظ اختیار کرنے میں خاص اشارہ بھی ہے دیکھو واقعین والزمین پرنور اور یہ وہاں لاشعور و لطف و توحید و اس پر کلام ہے کہ وہ قطعاً شرعی نہیں نہ قطعاً غیبی ہے یعنی شرعی بھی ہے اور غیبی بھی لاشعور و لطف و توحید لاشعور و لطف و توحید ہے۔ پس وہ مشرق و مغرب دونوں کی خصوصیات کو اپنے اندر جمع رکھتا ہے۔

آپ جانے مشرق و مغرب

اور اس کا نور بھی مشرق اور مغرب دونوں کیسے ہے اور اس میں یہ اشارہ ہے کہ اسی نور کے ذریعہ سے انجام کار مشرق و مغرب دونوں مل جائیگے اور آپ کی ذات بابرکات جامع مشرق و مغرب ہے اور آپ کا نور کل عالم پر محیط ہے اور اس کے وقوع کی طرف بھی اشارہ ہے کہ وہ نہ مشرق میں ہے یعنی مشرقی ممالک میں سے اور نہ مغرب میں یعنی مغربی ممالک میں بلکہ مشرق اور مغرب کے درمیان میں ہے اور عرب اسی طرح واقع ہے کہ وہ مشرق اور مغرب کے درمیان میں بین المشرق والمغرب اور یہ چراغ یا کجکا دنیا یا لطف و لعل و نور و توحید و توحید میں یہ اشارہ ہے کہ نور فطری پر روشنی تب دینا ہے جب تعلق باللہ ہے جہاں پیدا ہوتی ہے وہ اسے چھوٹے گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور فطری اس قدر زبردست ہے کہ وہ خود ہی روشن ہو جائے کو تیار تھا اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بخت سے پہلے کی زندگی کی لطف اشارہ ہے کہ وہ پہلے سے ہی ایک نہایت درجہ کی پاکیزہ زندگی تھی اور مخلوق خدا کی ہدایت کے سوا اسے آپ کے دل میں کوئی نور نہیں تھی اور اس کا نور کمال کو پہنچا ہوا تھا۔ تب تعلق باللہ کی ناراضی اس فطری نور کو روشن کیا اور اس قلب صافی پر جو آسمانی نور کا نزول ہوا اور فطری نور میں تیار کیا کہ ایک تو وہ فطری نور اس کمال کو پہنچا تھا پھر وہ سرور و روحی آسمانی کا اس پر آئینہ اسلئے وہ نور علی نور کا مصداق ہو گیا اور یہی اللہ نور کا منہ بیاں میں اسی ہدایت وحی کی طرف اشارہ ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قلب صافی پر نازل ہوئی وہ اس مثال میں تیار کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہر قسم کے شائبہ ظلمت سے خالی۔ اعلیٰ درجہ کا مصطفیٰ۔ وہی اور تمام عالم کیلئے ہے اور یہ بھی آپ کی خیریت پر دلیل ہے اور مصباح کا لفظ لائے میں یہ اشارہ ہے کہ پہلے ہی چراغ تھے مگر یہ چراغ ایسا ہے جو حسب عالم کو روشن کرے اور کبھی کبھار ۲۳۳۳ فی بیوت۔ یسوع لے کے متعلق بھی ہو سکتا ہے اور اس صورت میں یہاں اس سے بدل ہو گا مگر بظاہر ہر کچھ کلام کے ساتھ اس کا منقہ ہے کہ نور کبریا پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نور ہدایت کیلئے جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے تو اب یہ بتا دے کہ نور ہدایت کمال ہے۔ فی بیوت بعض گھروں میں ہے اور ان بیوت سے مراد یا تو مسجد میں ہیں اولیا عام گھر اور دونوں معنی مروی ہیں اور ہر قسم سے مراد وہاں تعظیم ہے دیکھو ۲۳۳۵ یعنی دنیا میں ان کا نام بلند ہوا اور عام گھر مراد لیکر یہ لفظ زیادہ مناسب موقع ہے کہ نور کو وہ گھر نہیں دیتا میں کوئی جانتا بھی نہ تھا یعنی کہ مراد دینے کے بغیر وہ وزوں کی جھونپڑیاں ان کا نام دینا کے چاروں کناروں میں روشن ہوا اسلئے کہ وہاں اللہ کے نام کی تسبیح ہوتی اور اللہ تعالیٰ کا ذکر گھروں میں بھی ہوتا تھا اور مسجدوں میں بھی۔ اور یسوع کا فاعل دجال ہے جو اگلی آیت میں ہے +

عرب کا محل وقوع

نور فطری پر نور دینی کا اضافہ

نور فطری پر نور دینی اور علیٰ عالم پر محیط ہے

صباح کی حرکت کی بنا پر

۳۷ رَجَالٌ لَا تُلْهِيمُهُمْ تِجَارَةً وَلَا بَيْعًا عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَاقَامِ الصَّلَاةِ وَآتَاكَ

(ایسے) لوگ جنہیں نہ تجارت اور نہ خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے سے اور زکوٰۃ دینے

۳۸ الزَّكَاةِ يُخَاوِفُونَ يَوْمًا تَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ لِيُجْزِيَهُمُ اللَّهُ حَسَنَ مَا

غافل کرتے ہیں اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں اُٹھ جائیں گی ۲۳۳۳ تاکہ اللہ انہیں اسکا بہترین بدلہ دے

۳۹ عَمَلُوا وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَالَّذِينَ كَفَرُوا

دہ کرتے ہیں اور اپنے فضل سے انہیں زیادہ دے اور اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے اور جو کافر ہیں

أَعْمَالَهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيَعَةٍ يُحْسِبُهُ الظَّمَانُ مَاءً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْ فِيهَا

انکے عمل مثیل میدان میں سراب کی طرح ہیں جسے پیاسا بانی سمجھتا ہے یہاں تک کہ جب اسکے پاس آتا ہے تو اسے کچھ بھی نہیں

۴۰ وَوَجَدَ اللَّهُ عِنْدَهُ فَوْقَهُ حِسَابًا ۖ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ أَوْ كَظُلُمٍ فِي

اور اللہ کو اپنے پاس پاتا ہے سو وہ اسکا حساب اسکو پورا پورا دیدیتا ہے اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے لہذا جیسے گہرے سمندر

بَحْرٍ لَّيْلِ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ ظُلُمٌ لِّبَعْضٍ مِّنْ

میں اندھیرے اسکے اوپر ایک لہر چھٹی آ رہی ہے اسکے اوپر ایک اور لہر اسکے اوپر بدل ہے اور اندھیرے میں جہاں دوسرے

فَوْقَ بَعْضٍ لَّا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكُنْ يَرَاهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُّورٍ

پر چڑھے ہوئے ہیں جب وہ اپنا ہاتھ نکالتا تو قریب کر آئے نہ دیکھیں اور جسے اللہ روشنی دے اسے (کہیں بھی) روشنی نہیں ملتی ۲۳۳۵

۲۳۳۲ چ نکلیجے ذکر تھا کہ صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں تو یہاں بتایا کہ وہ راہبوں کا گروہ نہیں جو دنیا سے الگ ہو کر تسبیح میں

لگے ہوں بلکہ وہ تجارت اور بیع بھی کرتے ہیں ہاں یہ شامل دنیوی انکے دلوں کو اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتے اور یہ بیع و تجارت

کرنے والا گروہ اور پھر ذکر اللہ سے غافل نہ ہونے والا۔ نماز قائم کرنے والا زکوٰۃ دینے والا گروہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہے اور تعقل و تدبیر

و اعتبار سے مراد یا تو اضطراب شدید ہے اور یا یہ مراد ہے کہ ان کے دل وہ باتیں سمجھنے لگیں جو پہلے نہ سمجھتے تھے اور انکھیں ان نتائج

کو دیکھنے لگیں جو پہلے نہ دیکھتی تھیں۔ گو زبان کی حالت بدل جائیگی نہ

۲۳۳۳ سہاب سے ہو دیکھو ۱۲۰ اور سہاب وہ چلتی ہوئی شے ہے جو سیاہی میں پانی کی طرح نفرتی ہے اور سہاب

اسے اسلئے کہا جاتا ہے کہ دیکھنے میں وہ چلتا ہوا معلوم ہوتا ہے پس سہاب وہ جس کی حقیقت کچھ نہیں وسیطہ الجبال کا نکلتا ہے سہاب

کا ذکر نکالنا اس کو ثابت دے گا کہ وہ کچھ نظر آتا ہے مگر حقیقت کچھ نہیں کیونکہ انکے اعمال سارے دنیا کیلئے ہوتے ہیں و جہاں اللہ غلام کے

ہو سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو سہاب کے پاس پاتا ہے جنہیں وہ کچھ اسے سمجھنے قادر کیا ہے کہ وہ اپنی برائیوں کی مزا پاتا ہے، اللہ تعالیٰ کو اس کے پاس پاتا ہے جو کچھ

۲۳۳۵ یہ دوسری مثال کفار کے اعمال کی ہے پہلی مثال تو اعمال دنیا کی بلحاظ نتائج کے ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ بہت کچھ کر رہے ہیں مگر آخری

ظلمت کفر

سہاب

۲۰

۲۰

۲۰

۲۰

۲۰

۲۰

۲۰

۲۰

۲۰

۲۰

﴿٢٥﴾ يَقْلِبُ اللَّهُ الْيَلَّ وَالنَّهَارَ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ۝ وَاللَّهُ

اللہ دن اور رات کو پھیرتا رہتا ہے اس میں یقیناً آنکھوں والوں کے لئے عبرت ہے اور اللہ نے

خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِّنْ مَّاءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِي عَلَى بَطْنِهِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَمُوتُ

ہر ایک جاندار کو اپنی سے پیدا کیا۔ سو کوئی ان میں سے وہ ہر جانے پٹ پر چلتا ہے اور کوئی ان میں سے وہ ہر جو دو پاؤں

عَلَىٰ رَجُلَيْنِ ۖ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُوتُ عَلَىٰ أَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ۗ

اور کوئی ان میں سے وہی جو چار (پاؤں) پر چلتا ہے اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے

۴۶ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۖ لَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ مُبِينَاتٍ ط

اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۲۳۳۸ یقیناً ہم نے کھول کر جان کر نیوالی آیتیں تماری ہیں

اس کے سکون حاصل ہونا اور لڑنے و جوتوں میں بارود اور لاٹیاں (۳۴) یعنی نیند اور راحت پیدا کرنے والی زندگی - اور بڑا دے کئے ہیں جو بارش کے قطرے غصے سے ہوا میں ٹھنڈے ہو کر سخت ہو جاتیں رگ، اور بارود ٹھنڈا ہوا غلیظ اور شہاب (۳۵) منسا چکسی ہوتی روشن کرکھا جاتا کرہ

یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ جِبَالٍ مِنْ فِثْنٍ مِنْ بَرَدٍ۔ سماء کے معنی صحاب یعنی اُبل ہیں اور من جبال فِثْن سے مراد ہر قدر جبال واماں جبال من برد یعنی پہاڑوں کی مانند اونے (ج) اور مراد جبال سے مجازاً کثرت ہے اور اس معنی میں یہ لفظ اشتراک میں ہوتا ہے اور کہا جاتا ہے عندا جبل من ذهب وجبل من علم (در) یعنی اگلے پاس سے لے کر یا علم کا پہاڑ ہے اور مراد اس سے کثرت ہے اور یا من جبال سے مراد ہر من قطع عظام تشبہ الجبال (در) یعنی بادلوں کے بڑے بڑے ٹکڑوں سے جو پہاڑوں کی مانند ہیں۔ اولے برساتا ہے اور ایک معنی من جبال فِثْن کے یہ بھی کئے گئے ہیں۔ کہ جبال سے مراد ماجبلہ اللہ ہو یعنی جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور کومرغ المعانی میں اس قول کو یہ لکھ کر دیا گیا ہے کہ لغت اس کی تائید نہیں کرتی مگر سان العرب میں ثعلب کا قول منقول ہے کہ جبَلٌ معنی غلفت ہیں اسکی جمع جبالی ہے اور وہ بکے روک کہتے ہیں اَجْنٌ اللہ جبالہ یعنی اللہ اسکی خلقت کو ڈھانپنے یا اسے بخون بنا دینے اور یہاں اولوں کے برساتے کا ذکر وہاں سے بعض کو قبلہ سے مصیبت کو لے کر اس فرض کیلئے ہے کہ بارش حرجت الہی ہر فرض کو

کھیلنے کے معاملہ کی وجہ سے مصیبت بھی بن جاتی ہے اور برکت کی چمک سے آنکھوں کے بیجا نہیں جس سے مراد ان کا فیرہ کرنا جو اشارہ عظیم الشان کا سیما بیوں کی طرف ہے جو آنکھوں کو فیرہ کر دینا اور ان کی آیت میں سات اور دن کے اول پہل میں بھی اشارہ ایک قوم کی کامیابی اور ایک کی ناکامی کی طرف ہے جو حسیا کو خود تباہ یا گرامس میں حیرت اور حیرت ظاہری نظارہ سے گزر کر سبق لینا چاہئے ۔

۱۲۳۴۵ یہ بھی ظاہری قدرت کا ایک مظاہرہ ہے۔ اور اشارہ ہے کہ کس طرح حیوانات میں مختلف اقسام ہیں انسانوں میں بھی ہیں پیش پر چلنے والے تو بالکل زمین کے ساتھ لگے رہتے ہیں اور زمین سے اوپر اٹھتے ہی نہیں۔ اس کے مقابل دو پاؤں پر چلنے والے ہیں جو زمین پر سیدھے کھڑے رہتے ہیں جیسے انسان اور پھر ایک درمیانی قسم ہے چار پاؤں پر چلنے والے۔ ان کے سر بھی زمین کی طرف ہی جھکے رہتے ہیں گو وہ بالکل زمین سے سورت نہیں۔

وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ بِالْأَسْوَءِ

اور اللہ جسے چاہتا ہے سیدھے رستے کی طرف ہدایت دیتا ہے اور کہتے ہیں ہم اللہ پر اور رسول پر ایمان لائے ہیں

وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَقُولُ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مِّنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ۝

اور اطاعت کرتے ہیں پھر اسکے بعد ان میں سے ایک فریق پھر جاتا ہے اور یہ لوگ مومن نہیں

وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُونَ ۝ وَ

اور جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تو ایک گروہ ان میں سے منہ پھیرنے والا ہوتا ہے اور

إِن يَكُن لَّهُمُ الْحُكْمُ يَأْتُوا إِلَيْهِ مَدْ عَيْنٍ ۝ أَوِى قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ أَمْ ارْتَابُوا أَمْرَ

اگر حق انکے لئے ہو تو وہ اس کی طرف فرمانبرداری کرتے ہوئے دورے آئینگے ۲۳۳۹ کیا انکے دلوں میں بیماری ہے یا وہ شک میں ہیں یا

يَخَافُونَ أَنَّ يَخِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُ بَلْ أُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ

ڈرتے ہیں کہ اللہ اور اس کا رسول انکے ساتھ بے انصافی کریں گے بلکہ وہ خود ہی ظالم ہیں ۲۳۴۰ مومنوں کا

الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَٰئِكَ

جواب جب وہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جائیں تاکہ انکے درمیان فیصلہ کرے یہی ہوتا ہے کہ کہیں شک نہیں لیا اور ہر فرمانبرداری

هُمُ الْفَالِحُونَ ۝ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُتَّقِ اللَّهَ فَإُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝

کامیاب ہوں گے ۲۳۴۱ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہو اور اللہ سے ڈرتا ہو اور اللہ سے تعظیم کرے وہ کامیاب ہو جائے گا

۲۳۳۹ مَدْعَيْنَ - (مدْعَان کے معنی ہیں الإِصْبَاعُ مع الطَّاعَةِ فرمانبرداری کہنے ہوئے جلدی کرنا یا انقیاد یعنی جھک جانا دل) +

ادعائے

یہ منافقوں کا ذکر ہے (دع) لیکن غور کیا جائے تو آج کل مسلمانوں کا یہی نقشہ ہے اللہ اور رسول پر ایمان کا دعویٰ مگر قرآن کے حکام

کی پروا نہ کرنا اپنی خواہش کے مطابق بات ہو تو قرآن و حدیث کی حکمرانی آگے سر نہ بٹھا کرنا۔ اور یہ ظاہر کرنا کہ ہم تو اس کو مانتے ہیں

علا یہ آج کل مسلمانوں کی حالت ہے +

۲۳۴۰ حَيْفٌ - حَيْفُ فِیض میں رعایت اور ایک فرق کی طرف مائل ہو جانے کو کہتے ہیں (غ) +

حیف

یعنی خدا اور اس کے رسول کے حکم سے انحراف کی وجہ کیا ہو سکتی ہے سوائے اسکے کہ یا دل میں بیماری ہو یعنی نفاق کی حالت۔

یا اسکے خدا اور رسول کے حکم ہونے میں شک ہو یا یہ خیال ہو کہ اللہ اور اس کا رسول کسی کے ساتھ نا انصافی کریں گے اور یہ تینوں باتیں

شان ایمان سے بعید ہیں پس مومن کو کہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم سے انحراف کرنا کسی طرح جائز نہیں +

۲۳۴۱ حَيْفٌ - جب بچے رکھ دیں ان لوگوں کا ذکر کیا جو منہ سے ایمان لائے کا دعوے کرتے ہیں مگر اللہ اور اس کے رسول کے فیصلوں کی

پروا نہیں کرتے تو ایمان بتایا سچے مومن کون ہیں اور ان دونوں باتوں کے ذکر کی ضرورت یہ ہے کہ اب مومنوں کیلئے حکومت اور

تَفْصِيلٌ
اسلامی

۵۲ وَاقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَمْعًا اَيُّكُمْ لَنْ اُزَنَّتُمْ بِخُرْجِنَ قُلٍّ لَا تُقْسِمُوهُ طَاعَةً

اور وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں نہایت زور کی قسمیں کہ اگر تو انہیں حکم سے تودہ غلیظہ کہرتیں نہ کھاؤ، اچھی فرمانبرداری

۵۴ مَعْرُوفٌ إِنَّ اللَّهَ جَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ قُلِ اطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ

ہو اندر اس سے خبردار ہی جو تم کہتے ہو کہو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو پھر ارادہ

تَوَلَّوْا إِنَّا عَالِمِيهِ مَا جِئْتُمْ بِحِجْلَةٍ إِنَّا زَكَّيْنَاهُ وَأَنَّا مُتَّقِيْنَهُ تَهْتَدُونَ وَمَا عَلَيْنَا

پھر جانتیں تو اس پر صرف وہ پہنچا دینا، ہر جو اسکے ذمے ڈال گیا اور تم پر وہ واجب ہر جو تمہارے ذمے ڈال گیا۔ اور اگر اسکی

٥٥ الرِّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

کے ذمے سوائے کھولکر بیچ دینے کے کچھ نہیں۔^{۲۳۴} اللہ نے تم میں سے ان لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے ہیں، علیحدگی

لَيْسَتْ خَافَتَهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخَفَّ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ

کودہ انہیں زمین میں غرقہ نہا کر جیسا انہیں غلیفہ بتایا جان سے پہلے تھے اور وہ

لَهُمْ دِينُهُمُ الَّذِي رِضُوا لَهُمْ وَلِيُبَيِّدَ لَنَهُمْ مِنْ أَعْدَائِهِمْ أَمْنًا

انکے لٹو انکے دین کو جو اس نے انکے لئے پسند کیا ہر مضبوطی سے قائم کر دیا اور وہ ان کیلئے انکے خوف کے بعد بدکار امن دیکھات، کرو۔

يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

وہ میری عبادت کرنے کیلئے ساتھ لکھنؤ شریک نہ کرینگے اور جو کوئی اس کے بعد کفر کرے تو وہی نافرمان ہیں ۲۳-۲۴

بادشاہت کا وعدہ دیا جاتا تھا۔ اور سن ۱۰۰۰ء میں شرط بیان اور عمل صلح میں تو پس تیار کیا کہ عرف نام کی زبان پر دربار ان وعدہ کا سختی نہیں سمجھتا۔
 ۱۲۱۲ء محل جلی پر ایک برکت کے اٹھانے پر بوجھ لاجا تا ہو کر بوجھ کا اٹھانا بچہ کا پیش میں اٹھانا۔ پانی کا بدل میں بھیل کا درخت میں پیغام لکھا۔
 گناہوں کا اٹھانا۔ وَحُمِّلَتْ عَلَيْهِ مِنْ يَوْمِ تَبَايَعُوا إِلَى يَوْمِ الْبَيْعَةِ۔ یعنی انہیں مکلف کر دیا گیا کہ وہ اسکو
 اٹھائیں یعنی اس کا حق ادا کریں۔ اور یہاں علیہ ماحمل یعنی رسول جن بات کا مکلف کیا گیا ہو وہ خود تادی ہی بلاغ مبین اور لوگ
 جن بات کے مکلف کیے گئے ہیں وہ اس کا حق ادا کرتا ہو یعنی اس پر عمل کرنا ہے۔

اس آیت میں رسول کی اطاعت کے مراکسی صورت میں رسالت کی اطاعت نہیں ہو سکتی بلکہ رسولِ شہر کی اطاعت ہی ہو گی کیونکہ علیہ ماحول بتانا کہ ہر کسی کی بات کا مکلف کیا گیا ہے مکلف انسان ہو سکتا ہو نہ بغیر اس آیت اہل قرآن قطعاً جو رسول کا اطاعت کے ملکہ ہیں اور اس میں خطاب بھی مسلمانوں کو ہے کیونکہ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ کا معنی اہل قرآن ہی ہو سکتے ہیں جو اپنے منہ کے انکار ان احکام کے مکلف ہو چکے ہیں یہ آیت بھی وعدہ خلافت کا پیش خیمہ ہے +

۲۳۴۳۔ اَلِیَسْتَفِیْزُهُمْ خَلْفٌ اور خلیفۃ کیلئے دیکھو ص ۲۵ اور خلافت دوسرے کی نیابت پر اور خَلْفَ فُلَانٍ فُلَانَا کے خَلْفٌ

وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ

04

امد نماز تقایم کرو

ہیں قائم بالا ماعنہ یعنی دوسرے سے لیکر حکومت کا تقابذ کیا خواہ اس کے ساتھ ہو یا اس کے بعد (۸) اور استخلاف خلائی من فلائک
یعنی میں اسے اس کی جگہ قائم کیا اور استخلافتہ میں ہے اپنا خلیفہ یعنی جانشین بنایا اور استخلافہ سے خلیفہ بنایا اور خلافت اور امت کا
کوٹھ ہیں اور زجاج کا قول ہے کہ ماثر ہے کہ وایہ اللہ کہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں اس کے خلیفہ کا جگہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہر ملک اؤد
انجلبتک خلیفۃ فی الارض (ص ۲۶۰) اور اردو میں ہے کہ خلیفۃ سلطان المعظم ہو اور هو الذی جعلکم خلائف فی الارض
(ظاہر ۲۰۹) میں فراء کا قول ہے کہ امت محمد صلعم کو کل امتوں کا جانشین بنایا اور خلافت فی الارض کے یہ معنی ہیں کوٹھ میں کہ تم ایک دوسرے
کے جانشین بنے رہتے ہو اور یعنی کو جب وہ اپنے آپ کی جگہ میں ہو کہ جاتا ہے کہ وہ اپنے باپ کا خلیفہ ہوا دل ۱۰

مختلف
خلافة

اس آیت میں تین دوسے مروجے دیئے گئے ہیں۔ اول وعدہ استخلاف۔ دوم تمکین دین۔ سوم خوف کی جگہ امن قائم کر دینا۔
استخلاف سے عوامِ امارت و صرف حکومت اور بادشاہت کا ملنا یا کیا ہو جیسا کہ حضرت موسیٰ کی زبان سے بنی اسرائیل کو کہا گیا عسفی و بکم
ان یصلح عدوکم ویستقلکم فی الارض والاعواف (۱۲۹) اور اسی کی طرف کا استخلف الذین من قبلکم میں اشارہ ہو رہی
ہے۔ امارت و بادشاہت کا یہاں کہ ہوا کہ ہاں کہہ کر اس میں بادشاہ بنا دینا چاہئے۔ بن جریہ میں ہر یوشعہم اللہ ارض المشکون
من العذاب (الحکم فوجہم بلو کا یعنی اللہ تعالیٰ انہیں مشرکین عرب و ہم کی سرزمین کا دانت کر دینا اور انہیں بادشاہ بناوے گا
ایسے ہی اقوال سب تقدیر میں ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ انہیں ملک میں ایسا تصرف دینا جو بادشاہوں کو دیا جاتا ہو اور لغتاً کو لیا
کر کے ان کا جائز نہیں، انہیں بنا دینا مگر استخلاف کا لفظ وسیع ہو اور بیان کفار کے استخلاف کا ذکر نہیں۔ اور پھر یہاں ذکر اُمت
ہو جو رسول سے الگ کر کے کیا گیا ہو کیونکہ اس آیت سے پہلے بھی اور بعد بھی اطاعت رسول کو ملاح اور فوج کیلئے ضروری قرار دیا ہے تو
پس یہاں مراد یہی ہے کہ اُمت کو کہ حضرت صلعم کی خلافت دیا جائیگی اور حضرت ابو بکر خلیفہ رسول اللہ ہی کے لئے اور حضرت صلعم
سے اُمت کو خلافت ملنا خلافت کے دونوں معنوں کی طرف اشارہ کرتا ہے یعنی امارت یا حکومت بھی اور ولایت بھی جیسا کہ لفظ خلیفہ
میں یہ دونوں مفہوم شامل ہیں کیونکہ نہایت سے مراد ہے کہ جو کچھ رسول اللہ صلعم کو دیا وہ آپ کی اُمت کو بھی دیا جائیگا اور آپ کو بادشاہت
بھی دی گئی اور ہدایت اور ارشاد خلق کا کام بھی دیا گیا اور بنی اسرائیل کو جس کی طرف یہاں الفاظ کا استخلف الذین من قبلکم
میں اشارہ کیا گیا ہو بادشاہت اور نبوت دونوں دینے گئے افضل فیکم انبیاء و جعلکم ملوکا (المائدہ ۲۰) بلکہ آنحضرت صلعم
کی خلافت میں یہی صاف مفہوم موجود ہے کہ وہ سلطنت جو آنحضرت صلعم کو دی گئی اُردو و جہانی اور روحانی دونوں رنگوں پر مشتمل

دعوتِ اختلافِ احمد
حکومتِ اسلامی

وَعَلَيْهِ تَخْلُفُ مِنْ رِأْدِ
خِلَافَتِ الْأَخْصَرِ تَعْلَمُ

روام خلافت

نبوت کی خلافت بزرگ
رہا ہے

وَأَنزَلْنَا الرُّكُوتَ

اور نزاکۃ دو

کی ضرورت باقی نہ رہی کیونکہ نور بنوٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں کمال کو پہنچا ہر امر وقت موجود ہو تو اسکی نیابت ولایت سے ہی پہنکتی تھی +

اس دوسری خلافت میں بعض جو دو تالیف ہوتے کہ وہ دونوں امویین سلطنت اور رشید و ہدایت کو جمع رکھتے تھے - جیسے

خلفائے راشدین مہدیین یعنی خلفائے اربعہ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جبانی اور روحانی دونوں قسموں کی بادشاہت کو اپنے وجود میں جمع کیا کیونکہ یہ وہ پاک لوگ تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ کو کمال اپنے اندر لے لیا اور اسکے بعد غوراً بادشاہت اور ولایت کا سلسلہ

الک الک چلا سوائے اسکے کہ کبھی کسی بادشاہ کو اللہ تعالیٰ نے تجدید دین کیلئے کھڑا کر دیا ہو جیسے حضرت عمر بن عبدالعزیز اور یحییٰ اس مرثیہ میں الخلفاء بعدی ثلاثون سنة ثم یكون ملکا عضواً یعنی خلافت میرے بعد بیس سال اسے کی پھر بادشاہت ہو گئی جس میں نو گون پطرم بھی ہو گا - وہ بادشاہت چونکہ صرف ایک حصہ خلافت کا اپنے اندر رکھتی ہو اور اس میں بعض کردہ امور بھی شامل ہوتا

ہیں اسلئے سے خلافت کے الگ کر کے ذکر کیا اور اس بادشاہت والی خلافت میں ملک عرب کی بادشاہت تو امر لازم ہو اسلئے کہ وہ بادشاہت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پس مزد ہو کہ وہ ہمیشہ کیلئے مسلمانوں میں ہو اور احادیث سے بھی معلوم ہوتا ہو کہ اس کا دائرہ وسیع ہو گا جیسے

حدیث ابن ابی زبیر رضی اللہ عنہ میں ہے کہ خلافت ہر جس کا مذہب مسند ہوتا ہے کسی مسلمان کی سمجھ میں بھی نہیں آتا - ہر مسلم تو ایک طرف ہو - وہ بادشاہت جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائی اور جو دین اسلام کے قیام اور تکمیل کیلئے اور اسکے

بعض ارکان کی حفاظت کیلئے ضروری تھی غیر مسلموں کے ماتے میں نہیں جاسکتی - بلکہ مزوری ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بادشاہت جبانی کے دار بھی مسلمان ہی ہیں - اور غیر مسلم مملکتوں کی اسکے خلاف کوشش اور ملک عرب پر تصرف کرنے کی تدابیر ہی غرض کیلئے ہیں کہ وعدہ الہی کو باطل کر دیں مگر اللہ تعالیٰ کے وعدے غلط نہیں ہو سکتے اور اس وعدہ الہی کے خلاف تمام منصوبے انجام کار نیست و نابود ہونگے -

ہاں اس وقت مسلمانوں کا بھی فرض ہو کہ جو ذرائع انکے اختیار میں ہیں وہ ان ناپاک منصوبوں کے خلاف استعمال کریں مگر ضرورت ہو کہ مسلمانوں نے خردایان فردوسی کے کہ فیروز تو مگر موہ سجدہ دیا - اگر وہ ایمان کو ماتے سے نہ دیتے تو کوئی غیر مسلم طاقت وہاں کی قسم کا تصرف

حاصل نہ کر سکتی تھی - تو فی الحقیقت ایمانی حالت کی کمزوری نے خلافت جبانی کو بھی گزر دیا ہو - اور اس کی وجہ مسلمانوں کا خود خلافت روحانی کے بدلے کو ترک کر دینا ہو یا شک کہ انکے نزدیک ملک مخصوص ہی سب کچھ ہو - اور یہ خیال کہ خلافت جبانی صرف قریش میں ہوئی

چلیے صحیح نہیں - اسلام سب قوموں کیلئے آیا جو قوم پہنچے اعمال کے لحاظ سے زیادہ خدا پر ہوگی وہی خلافت کی مالک ہوگی اور حدیث

الائمة من قریش کی اصلیت دوسری حدیث سے معلوم ہوتی ہو کہ جو اس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ ائمہ کا ذکر کر کے فرمایا کلام من قریش یہ بارہ ائمہ قریش میں سے ہونگے اس سے یہ مراد تھی کہ جب تک دنیا قائم ہو قریش میں سے خلفاء ہوتے رہینگے یہ خلافت واقعات ہو اور

قرآن کریم نے صرف ایمان اصل صالح کی شرط رکھی ہو قومیت کی شرط نہیں رکھی اور قومیت کی شرط اصول اسلام کے خلاف ہو + خلافت روحانی میں اگرچہ اصل ولایت ہی ہو مگر کسی شخص کے سناج نبوت پر کھڑا کیا جائے لا ذکر بھی صحیح حدیث میں موجود ہو اور یہ حدیث

ابوداؤد نے بیان کی کہ ان الله بیعت لھذا الامة علی راس کل امة سنة من عیجا دلھا دینا یعنی اللہ تعالیٰ اس امت کیلئے ہر صدی کے سربراہ یک جہد و سبوت کرتا رہے گا - اور امام سید علی نقی نے لفظ علی تعبیہ یعنی حدیث کے حافظ اس کی کھت پر اتفاق رکھتے

ہیں - ہمارے زمانہ سے قریب حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ نے بھی اس حدیث کی کھت کو تسلیم کیا ہو - مجددین بالخصوص خلافت روحانی کی طرف لوگوں کو توجہ دلانے والے ہوتے ہیں - ہمارے اس زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے جس عہد کو جو دوسری صدی کے گزرتا

کھڑا کیا ہو اس نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہو اور مسلمانوں کی تمام بیاریوں کی اصل جڑی بات کو قرار دیا ہو کہ وہ دین کی طرف سے قائم

خلفائے راشدین

خلافت تیس سال ہے

خلافت ہوگیا بادشاہت اور احکام اسلام کی کوشش

خلافت کی گزشتہ کی ابانی کر دے گا کیونکہ

خلفائے قریش نہیں

خلافت روحانی اور بدست مجددین

مسلمانوں کی طرف سے

وَاطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مُعْجِزِينَ ۝

اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ۲۳۴۲ (یہ خیال نہ کر کہ جو کافر ہیں وہ زمین میں عاجز نہ ہیں)

فِي الْأَرْضِ وَمَاؤُهُمُ النَّارُ وَلَيْسَ الْمُصِيرُ بِأَيَّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ۝

وہاں ہیں اور ان کا ٹھکانا آگ ہے اور وہ یہی پھر آجائے گی جگہ ہے اسے لوگو جو ایمان لائے ہو

ع
ناکسیرین المؤمنین

لَيْسْتَ أَذُنُكُمْ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ

چاہئے کہ وہ جگہ تمہارے داہنے ہاتھ ملک ہیں اور وہ جو تم میں سے بلوغ کو نہیں پہنچے تین دفعہ تم سے دانہ

ثَلَاثَ قُرْبَاتٍ مِنْ قَبْلِ صَلَوةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ

آٹے کی اجازت لے لیا کریں نماز فجر سے پہلے اور جب تم گری کی دوپہر کو اپنے کپڑے اتار دیتے ہو

اور تبلیغ دین اور شاعت اسلام کو ہی اصل علاج قرار دیا ہے

تکلیف دین

اس کے بعد دو دعوے ہیں ایک تبلیغ دین یعنی دین کا ایسا مضبوط کر دینا کہ دنیا کی کوئی طاقت اسے برباد نہ کر سکے۔ اور دوسرے

بعد اس اور ایک خوف تو وہ تھا جو زمانہ نبوی میں تھا یہاں تک کہ صحابہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ یا رسول اللہ میں دن رات ہتھیار

رہتا ہوں تاکہ کوئی ایسا وقت بھی نہ آجائے کہ ہم اس میں ہونگے تو اللہ تعالیٰ نے خوف کی جگہ امن کو باگیرہ وعدہ استراحتی ہی یعنی ہر حالت خوف کے

بعد اس ہر جگہ اور اسے دین کا خوف سلنا نہ ہو کہ نہ ہو گا یہ آیت اہل تشیع پر قطعی حجت ہے کہ حضرت ابو بکر و عمر کی خلاف حق ہوا اسلئے کہ

قرآن کریم نے جو معیار خلافت کا قرار دیا تھا وہ کمال طور پر انسانی دو خلافتوں میں پورا ہوا یعنی تکلیف دین اور تبدیل خوف باس

بعد ونبی لا یتھا کون فی شینا۔ اللہ دین امن سے حال ہے یعنی یہ وعدہ ان کے ساتھ جو میری عبادت کرتے ہیں اور میرے ساتھ کسی کو

شریک نہیں کرتے اور یا استخلاف کی علت ہے یعنی چونکہ یہ لوگ میری عبادت کرتے ہیں اسلئے میں انہیں زمین میں بھی بادشاہ بناؤں گا اور یا اس

میں بھی ایک پیشگوئی ہے کہ اس ملک عرب کے اندر میری ہی عبادت ہوگی اور شرک مٹ جائیگا

من کھن بعد ذلک میں بعد ذلک میں ہو سکتا ہے اور بقا بلہ شکلی اور چونکہ مسلمانوں پر نعمتوں کا ذکر ہے اسلئے مراد ان

نعمت ہی ہے یعنی اگر پھر اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے خروج کریں تو پھر وہ فاسق ہیں اور ایسے عہد شکنوں کے ساتھ خدا کا وعدہ

کیونکہ قایم رہ سکتا ہے سو ایسا ہی ہوا اور خلافت کی کمزوری یا اسکی بربادی مسلمانوں کی ناشکری کا ہی نتیجہ ہے کہ غیر قوم کی طاقت بھی وہ وقت میں آئی

۲۳۴۲ جب مسلمانوں کو اپنی ناشکری اور عہد شکنی سے مصائب آجائیں تو ان کا علاج بتایا ہے نماز۔ زکوٰۃ۔ اطاعت رسول۔ نماز و

زکوٰۃ چونکہ وہ بڑے رکن ہیں اسلئے ان کا ذکر بالخصوص کیا ہے اور اصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہی ہے یعنی اس سے چھٹا

جس پر آپ نے چلا یا تھا جو ان مصائب کو دور کر سکتی ہے دوسری قوم کی نقل اسلام کی مصائب کو دور نہیں کر سکتی۔ انکی

آیت میں بتایا کہ کفار کا کتنا بھی غلبہ نظر آئے وہ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچ نہیں سکتے

تھا ہی کی ناشکری کا

مصائب کا علاج

مِّنَ الظَّهْرِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَوةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ

اور نماز عشا کے بعد تین وقت تمہارے پردے کے ہیں انکے بعد نہ تم پر

وَلَا عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَبْعَدَ هُنَّ حُطُوفُ اُنْ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ

اور نہ ان پر کوئی گناہ ہو نہ ایک دوسرے کے پاس پھرتے پھرتے ہی رہتے ہو اسی طرح اللہ تمہارے

۵۹ اللَّهُ لَكُمْ الْاَيْتُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاذِنُوْا

لئے آیتیں کو لکر بیان کرتا ہوا اللہ جاننے والا حکمت والا ہے تم میں سے جس کے بچے کو پختہ جان تو چاہئے کہ وہ اذا بلغ الذمہ اور اذا بلغ

كَمَا اسْتَاذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَتِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

جس طرح وہ اجانت لیتے رہے جو ان سے پہلے ہیں اسی طرح اللہ اپنی آیتیں تمہارے لئے کھل کر بیان کرتا ہوا اللہ جاننے والا حکمت والا ہے

۲۳۴۵ طہیۃ طہر مشہور ہے اور وہ دن کا نصف ہے اور اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ دیکھے میں نماز کا ظاہر ترین وقت ہے یعنی

کو خود بخود معلوم ہو جاتا ہے اور یہ کہ وہ گرمی کے لحاظ سے سب سے زیادہ ظاہر ہے اور بعض کے نزدیک یہ کہ وہ پہلی نماز ہے جو ظاہر ہوتی

یعنی چرخ گئی اور ظہیرہ سخت گرمی کی وہ پہر کا وقت ہے اور سرور کی وہ پہر کو ظہیرہ نہیں کہا جاتا (۵۹) ۶

اس آیت میں بظہر یعنی چھٹی باتیں بیان کی ہیں اور اس سے یہ سمجھنا ہے کہ بڑی بڑی دریاں چھوٹے چھوٹے امور کو

توجہ کرنے سے رک جاتی ہیں اس آیت میں خلوت کی قدر سکھائی ہے پچھلے رقعے میں بادشاہت کا وعدہ تھا جس کا حصول قہر

پلا مقصود ہوا مگر انسان کو راحت صرف اسی سے نہیں پہنچتی بلکہ اس کے گھر کے اندر چھٹی باتیں بھی اس کی راحت میں معاون

ہوتی ہیں اور اس سے اس کیلئے یہ دنیا کی زندگی بشت یا دوزخ کا مؤثر بنتی ہے اور بالخصوص سیاسی بی بی کی محبت آمیز تعلقات

میں تسکین قلب ملتی ہے جس جو نور اس میں مغل ہو سکتے ہیں انہیں ۱۰ کا ہے یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دیگر اوقات میں غلام اور

نابالغ لڑکے آج سکتے ہیں گویا ان سے پردہ انہیں اور نہ انہیں اذن لینے کی ضرورت ہے مگر یہاں بی بی میں بے تعلقی کی حالت اور محبت

آمیز امور دوسرے لوگوں کے سامنے نہ ہونے چاہئیں ۶

یورپ کی تہذیب نے ان امور کو خلوت کے تعلق رکھتے تھے جلالت میں لا کر اخلاق انسانی کا ستیا ناس کر دیا ہے اور فتن و فحش کی

تمام ضروریات سے باہر نکل گئی ہے جو ان مرد اور عورتیں کھلے میدانوں میں بیٹھ کر وہ کام کرتے ہیں جنہیں دیکھ کر شرم بھی شرم جاتی ہے

جن باتوں کو چھڑا سمجھا جاتا ہے وہی آج کے فتن و فحش کا اصل علاج ہیں اور یورپ آج عریض زیادہ ان ہدایات کا محتاج ہے اور یہ جو فرمایا

حين تصعبون ثيابكم تروا داس سے دن کا لباس اُٹا دینا اور سونے کے لباس کا پس لینا یہ ننگے ہونا مردانہ جیسا کہ آگے ہو

عورتوں کے ذکر میں آتا ہے ان یضعن ثيابهن وہ اپنے کپڑے اُٹا دیں اور مرد خاص ان کپڑوں کا اُٹا رہا ہے جو زینت کے تعاون کی

ڈھانکے کیلئے تھے جاتے ہیں ۶

۲۳۴۶ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مَرَاوِيحِيْ هُوَ سَكَنٌ اَي كَجَنِّ كَاذِرٌ قَرَّانٌ كَرِيْمٌ يَّهْلِكُ هُوَا حَتَّى تَسْتَأْذِنُوْا وَلَسْتُمْ اَعْلٰى اَهْلِيْهَا (۲۴)

اور یہ بھی کہ جو ان سے پہلے بلیغ کو پہنچے ہیں ۶

وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَى أَعْرَاجِهِمْ لَمْ يَذْهَبُوا حَتَّى يَسْتَأْذِنُوهُمْ إِنَّ الَّذِينَ

اور جب کسی اہم معاملہ میں اسکے ساتھ ہوتے ہیں تو راجے نہیں یہاں تک کہ اس سے اجازت لے لیں۔ وہ لوگ جو

يَسْتَاذِنُكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِذَا أَسْتَاذَنُوكَ

تجربے امانت کیلئے ہیں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پس جب وہ اپنے کسی کام کیلئے

لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأَذْنُ مِنْ شِدَّتِ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَفُورٌ رَحِيمٌ

تجد سے اجازت مانگیں تو تو ان میں سے جے چاہو اجازت دیدے اور ان کیلئے اشد سے استغفار کر اشد بخشنے والا رحم کر نیا والا ہے۔ ۳۳۹

سُورَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِسْمِہ انتہا جمع ولے بار بار رحم کرنے ولے کے نام سے

تَبٰرَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهِ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا

وہ (ذات) بابرکت ہے جس نے اپنے بندے پر فرقان آمارا تاکہ وہ تمام نسلوں کیلئے ڈرائے والا ہو ۲۴۵۱

۱
نزل فرقان اور اس پر اعتراض

نام

اس سورت کا نام الفہقان ہے اور اس میں چھ رکوع اور ۴۷ آیات ہیں الفرقان کے نزول کا ذکر اس سورت کی پہلی ہی آیت میں ہے اور اس سورت میں جو مکہ یہ دکھایا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے کیا کھلا کھلاف فرق حق و باطل میں ہو گیا ہے اس لئے یہ کہ نام الفرقان اسی معنوں کی طرف اشارہ کرتے کیلئے ہے۔

خلاصہ مضمر

پہلے رکوع میں یہ بتا کر نزول فرقان تمام قوموں کیلئے ہے ان اعتراضوں کا ذکر کیا ہے جو مخالفین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کرتے تھے دوسرے رکوع میں ان اعتراضوں کا جواب دیتے ہوئے بتایا ہے کہ جس رنگ کا فرقان یہ چاہتے ہیں کہ رسول کو دنیا میں حکومت و بادشاہت حاصل ہو وہ بھی قیام کر یا جائیگا تیسرے رکوع میں مکہ میں کیلئے یوم فرقان یعنی جنگ بدر میں قوت توڑا جائے کی پیشگی ٹکی اور آخر میں بتایا کہ قرآن کریم میں سب اعتراضوں کا جواب موجود ہے جو چھتے میں کچھ ذکر پہلے قوموں کا کر کے عرب کی اس حالت کا ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے پیشتر تھی اور بتایا کہ ان لوگوں کی حالت جاہلیوں کی طرح ہو چکی تھی پانچویں میں نفاذ قدرت کی طرف توجہ دلائے ہوئے کہ آفتاب کی طلوع سے کس طرح ظلمت آہستہ آہستہ کم ہوتی جاتی ہے اور بڑی بارش سے پہلے کس طرح ہوائیں تباہ ہوتی ہیں کہ بارش آتی ہے یہ بتایا کہ انقلاب روحانی کا آغاز ہو چکا ہے اور چھٹے میں اس عظیم نشان انقلاب روحانی کا ذکر کیا کہ کس حالت سے نکال کر کس بلند مقام پر یہ رسول اپنے متبعین کو اس تھوڑے سے عرصہ میں پہنچا چکا ہے۔

مطلق

اس سے پہلے سورہ نور گذری ہے جو حالانکہ مدنی ہے مگر چھ نکات اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اعلیٰ درجہ کے کامل نور سے تشبیہ دی گئی تھی جس کے متعلق یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ وہ نور مشرق و مغرب پر محیط ہو جائے گا اس لئے اس کے بعد اس سورت کو رکھا ہے جو بتاتی ہے کہ وہ کون سا بتا رہا ہے جو قرآن کریم اپنے متبعین کے اندر پیدا کرنا ہے اور یوں ظاہر طور پر ایک فرقان یعنی حق و باطل میں فرق پیدا کر دیتا ہے اس سورت کے نزول کے متعلق جہور کا قول ہے کہ یہ مکمل ہوا ہے حضرت ابن عباس نے تین آیتوں کو جو والذین لایہدعون ہم اللہ انما اخصہ شرع ہوا ہے فی انما ہو ملا کوئی وجہ نہیں تاہم نزول کے متعلق یہ کہا جاسکتا ہے کہ چونکہ اس میں اس انقلاب روحانی کا ذکر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے پیدا ہو چکا تھا اعلیٰ اس کا زمانہ آخری کی زمانہ ہوا اور غالباً عیسائی ہجرت مدینہ سے کچھ پیشتر کا ہے۔

زمانہ نزول

۲۴۵۱ آیات فرقان کی بجائے فرقان کا لفظ اختیار کیے میں یہ اشارہ ہے کہ یہ حق و باطل میں عملی طور پر فرق نہ دکھائے گا اور پچھلی سورت میں لفظ فرق کی نسبت سے جس سے عالم میں تیز پیدا ہو رہی ہے یہاں فرقان کریم کا نام فرقان حیدر بھی موزون تھا اور اسی لئے اس سورت میں اول لفظ فرقان کی حالت کا ذکر کر کے آخر پر مؤمنوں کی حالت بیان فرمائی ہے اور یوں بتایا ہے کہ یہ کتاب جس نے اتنا بڑا انقلاب روحانی پیدا کر دیا وہ بشر کا کلام نہ ہو سکتی تھی اور عالمین کے لفظ میں تمام قومیں مل جائیں مکان بھی شامل ہیں خواہ وہ کہیں ہوں اور تمام نسلیں مل جائیں زمانہ بھی شامل ہیں خواہ وہ کبھی پیدا ہوں ان سب کے لئے تدبیر آپ ہی ہیں۔

فرقان نام پر مشتمل

تمام قوموں میں ملنے کے لئے تدبیر

وَالْوَالِدَ الطَّيْرَ الْأَوَّلِينَ كَتَبْنَا فِي مِثْلِ عَلَيْهِ بَكْرَةً وَأَحْيَا ۝ قُلْ أَنْزَلَهُ

اور کہتے ہیں پہلوں کی کہانیاں ہیں جو اس نے لکھوائی ہیں سو وہ اس پر صبح اور شام پڑھی جاتی ہیں ۲۳۵۴ کہو اسے اس نے

الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ وَقَالُوا مَالِ هَذَا

انما جو آسمانوں اور زمین کے ہمدوں کو جانتا ہے اُن وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے اور کہتے ہیں یہ کیا رسول

الرَّسُولُ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَنْشَرُ فِي الْأَسْوَاقِ لَوْلَا أَنْزَلْنَا إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونُ مَعَهُ

ہے (جو) کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے کیوں اس کی طرف فرشتہ نہ آتا راگیا تو وہ اس کے ساتھ ہو کر دے

نَذِيرًا ۝ أَوْ يُلْقَى إِلَيْهِ لَنْزَأُ وَتَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا وَقَالَ الظَّالِمُونَ أَك

والا ہوتا یا اس کی طرف خزانہ بھیجا جاتا یا اس کا بلغ ہوتا جس سے وہ کھاتا ۔ اور ظالم کہتے ہیں تم صرف

تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مُشْكِرًا ۝ أَنْظِرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ۝

ایک سحر سے آدمی کی پیروی کرتے ہو ۲۳۵۵ دیکھتے ہیں کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں سو وہ گمراہ ہو گئے ہیں رستہ نہیں پاسکتے

صلعم کی تائید میں کام کر رہا تھا اور جاء اور اقی بعضی نقل آتا ہے (د) اند با قوم احمد بن سے مراد صرف یہی ہے کہ چند لوگوں نے مکر یہ اختیار کیا ہے اور کہا یوں کا ذکر اگلی آیت میں ہے

۲۳۵۴ ۝ كَتَبْنَا بِالْكِتَابِ فَلَانِ خَلَا نَا كَسَنِي هِيَ اس سے سوال کیا کہ اس کے لئے ایک تحریر لکھو جس کی حاجت کچھ ہو اور اس کے

محتوی کتب بھی آتے ہیں دل اور اگر لکھنا بھی مراد لیا جائے تو یہ اسناد و مجاز کے ماہر پر ہی کہیں کہ یہ ثابت ہے کہ نبی کریم صلعم خود لکھ سکتے تھے

وَالْخَطِّ بِمِثْلِهَا (العنکبوت - ۴۴) نقلی علیہ سے بھی صحت معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلعم خود لکھ سکتے تھے ورنہ دوسروں کے

پڑھ کر سننے کا ذکر نہ ہوتا جس اعتراض کا یہاں ذکر ہوئی کے قریب قریب ایک جرم ہر غیبیائے الہی کتاب بنو دیر جزئی یعنی نبی تحقیقات

میں لکھا ہے اس کا خیال ہے کہ باہل کے اس قدر مضامین قرآن شریف کے اندر بھرے ہوئے ہیں کہ ضرور ہو کہ نبی کریم صلعم نے اس کتاب

کو پڑھا ضروری مضامین کے نوٹ اپنے پاس رکھ لئے ہوں اور میرا نبی نوٹوں کو قسماً قسماً قرآن شریف میں داخل کر دیا ہو جو شخص

لکھ ہوئے کو پڑھ نہیں سکتا وہ نوٹ کس طرح رکھ سکتا ہو قرآن کریم کے الفاظ نقلی علیہ صاف بتاتے ہیں کہ مخالفین نے کبھی

یہ خیال نہیں کیا کہ یہ خود لکھ لیتا اور پڑھتا رہتا ہے بلکہ دوسروں سے لکھواتا اور پھر دوسروں سے پڑھا کر سناتا ہے پس جرم

پر و فیہ کے خیال کو تاریخ باطل کرتی ہے اور جو اعتراض اس وقت مخالفین نے کیا اس کا جواب یہی کافی ہے کہ جو لوگ کہانیاں مسلح لکھ

دیتے اور سناتے تھے وہ آنحضرت صلعم پر ایمان کی زیمر لاسکتے تھے اور ایمان میں تمام دنیا کے مصائب کے مقابلہ میں اسلئے کہ ان لوگوں

کو نبی بالخصوص غلاموں کو محنت سے سخت محال کا تختہ مشق بنا یا گیا ۔ اور دوسرا جواب اگلی آیت میں دیا ہے کہ اس قرآن میں ایسی

امرار کی باتیں ہیں جنہیں انسان نہیں جان سکتا پس یہ بناوٹی بات کس طرح ہو سکتی ہے

۲۳۵۵ بازاروں میں چلنے پھرنے سے مراد معاش کچھ کام کرنا ہے

جاء

الکتب

رسول اللہ صلعم خود لکھ پڑھ دیتے تھے

باہل کے مضامین قرآن میں

۱۰
انتر مضمون کے جواب

۱۰ تَبَرَّكَ الَّذِي ارْتَضَىٰ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذَلِكَ جَنَّتْ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

وہ دُؤات، بابت ہر جا کر چاہے تجھے اس سے بہتر لے دے جگہ نیچے

۱۱ وَيَجْعَلْ لَكَ قُصُورًا ۚ بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ وَأَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ

اور تجھے محل دے دے مگر وہ کہتے تھے کہ یہ تو بڑا بڑا ساعۃ ہے اور ہم نے اس شخص کیلئے جو مقرر گھڑی کو جھٹلائے پھر کتنی ہوئی

۱۲ سَعِيرًا ۚ إِذَا رَأَوْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍ يَّبْعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا ۚ وَإِذَا أَلْفُ تِ

تیار کی ہر ۲۳۵۹ جب وہ انہیں دوسے مکان سے دیکھے گی تو وہ اسکے جوش اور چلائے کو سنیں گے اور جب وہ اس

۱۳ مِنْهَا مَكَانًا خَاصًّا مَّقَرَّرَيْنِ دَعَوْا هَٰذَا لَكَ بُرُورًا ۚ لَّا تَدْعُوا الْيَوْمَ بُرُورًا

کی تنگ جگہ میں جگہ ہونے والے جانیگے تو وہاں ہلاکت کو پکاریں گے ۲۳۵۹ آج ایک ہلاکت کو نہ پکارو

۱۵ وَلِاحْلَا وَادْعُوا بُرُورًا كَثِيرًا ۚ قُلْ ذَٰلِكَ خَيْرٌ مِّنْ جَنَّةِ الْخُلْدِ الَّتِي وَعَدَ الْمُشْرِكُونَ

اور بہت سی ہلاکتوں کو پکارو ۲۳۵۹ کہو کیا یہ بہتر ہے یا جتنی کا باغ جس کا متقیوں کو وعدہ دیا جاتا ہے۔

دنیا میں باغوں اور
ملائے ہوئے دھندے اور
ان کا پورا کرنا

۲۳۵۹ اعتراض یہ تھا کہ رسول ہر تو جہاں کی طرح کیوں معاش کیلئے چلتا پھرتا اور کام کاج کیوں کرنا ہو کیوں اسکے پاس خزانہ خدا کی طرف سے نہیں آتا

یادہ آخرت میں جگہ کے وعدے دیتا ہے تو اسے یہیں کوئی باغ کیوں نہیں ملتا جس کی وجہ سے خدا کا مال سے سبکدوش ہو جاتے پہلے حصہ کا جواب

اس کے بعد کہ آخری آیت میں دیا ہے اور دوسرے حصہ کا جواب یہاں ہر خیر و من ذی لاہ سے مراد وہی اس سے بہتر چون کہ جہاں میں ہر دو دنیا اور

تھمرے مراد اس دنیا کے جنات اور قصور ہیں۔ ان شاء و عجب لکھ فی الدنیا خیرا لک ما اقترعہ و دوران مجید لک مثل ما وعدنا فی

من الجنات والمقصود (اور سوال کرنے والوں کے دل میں تو شاید کہ یا زیادہ سے زیادہ طائفہ کے کچھ باغ ہونگے اللہ تعالیٰ نے آپ کو عرب کے

باغوں کے ساتھ عراق اور شام اور ایران کے باغوں کا مالک بھی بنادیا۔ اور شام اور ایران کے محلات اور خزانے سب آپ کے اوتے عادیہ

تھمیں میں لا کر ڈال دیئے۔ جنگ خندق میں نبی کریم صلعم کو قیصر اور کسرے اور صفیہ کے محل دکھائے گئے اور آپ کو خبر دی گئی کہ ان کے مالک آپ

ہیں گے۔ اور خزانوں کی تو یہ حالت تھی کہ ایک ادنیٰ صحابی سڑاؤ کے ہاتھ میں کسرے کے سولے کے کڑے ایک پیٹنگولی کو پھرا کر لے کیلئے پہناتے گئے

پس تباہ یا کہ جس زمان کے تم طالب ہو وہ بھی ظاہر کر دیا جائیگا مگر اپنے وقت پر

۲۳۵۹ الساعۃ سے مراد قیامت بھی ہو سکتی ہے اور انکی اپنی ساعت بھی۔ دوسری صورت میں معنی یہ ہو گئے کہ یہ لوگ جو رسول کے اذکار

محمودا مکر کر اس خیال میں بیٹھے ہیں کہ وہ بھی مغلوب نہ ہونگے ان کیلئے نہ صرف وہ وعدہ مغلوبیت ہی پورا ہو کر رہیگا بلکہ آخر کار جلتی ہوئی آگ

میں بھی داخل ہونگے معنی وعدہ آخرت بھی پورا ہوگا۔ صورت اول میں مراد یہ ہے کہ جو لوگ جزا و سزا کی کمذیب کرتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ہر قسم

کے افعال شیعہ پر دلیر ہو جاتے ہیں اسلئے آخرت میں انکے لئے پھڑکتی ہوئی آگ ہے۔

۲۳۵۹ مقنا بنین۔ قنن دو چیزوں کو جمع کرنا ہے اور قنن کا تفسیر کیلئے ہے (وغ) اور دوسری جگہ۔ ہر مقنا بنین فی الاصحاح (ابراہیم)۔ (۴۹) مقنات

پس یہاں بھی مراد زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ اس دنیا کی خواہشات کی زنجیریں آخرت کی زنجیریں بن جاتی ہیں +

۲۳۵۹ ہلاکت کو پکارنا اسلئے اسلئے ہر جو دوسری جگہ فرمایا ليقض علينا ربك الذخر ۴۷ یعنی ان کا کام تمام ہو جائے

كَانَتْ لَكُمْ جَزَاءً وَصِيرًا ۝ لَكُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ خِلْدِينَ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ وَعْدًا ۱۷

وہ ان کیلئے بدلہ اور انجام کا دیکھ کر جانے کی جگہ پر ان کیلئے جو چاہینگے اس میں ہر شے (اسی میں) رہینگے یہ تیرے رب پر آغا جانے کا تھا

مَسْئُورًا ۝ وَلَوْ مَنَ يَخْتَرُهُمْ وَيُلْعَبُ مِنْ مَزْدُونٍ ۝ إِنَّهُمْ أَصْلَحُوا لَكُمْ عِبَادِي ۱۸

وعدہ کرنا جس دن وہ انہیں اکٹھا کرے گا اور ان کو بھی جس کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے چھوڑ دیا کہ تم نے یہ

هُوَ إِذِ اَنَّمْ مُضِلُّو السَّبِيلَ ۝ قَالُوا اسْبِغْكَ مَا كَانَ يُبْتِغِي لَنَا اَن نَّتَّخِذَ مِنْ دُونِكَ ۱۹

گمراہ کیا تھا یا وہ غور ستے بہک گئے کیلئے تو پاک ہر بارے نے یہ نمایاں نہ تھا کہ تیرے سوائے اور

مِنْ اَوْلِيَاءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَاءَهُمْ حَتَّىٰ نَسُوا الذِّكْرَ وَكَانُوا قَوْمًا بُورًا ۝ فَقَدْ ۲۰

کار ساز بناتے لیکن تم نے انہیں اور ان کے باپ و اوروں کو سامان دیا یا تاک کہ وہ ذکر کو بھول گئے اور وہ پاک ہو نہ لی تو تم نے

لَا بُرْءُكُمْ مَا تَقُولُونَ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرَافًا وَلَا نَصْرًا ۝ وَمَنْ يَظْلِمِ مَثَلًا نَّزِدْنَا

تمہیں اس بات میں جھٹلائیے جو تم کہتے ہو سو نہ تم (عذاب کو) پھر سکو گے اور نہ مدد (پاسکو گے) اور جو کوئی تمہیں سے ظلم کرے ہم اسے بڑھاتا

كِبْرًا ۝ وَمَا اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ اِلَّا اَنَّهُمْ لِيَاكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمُمْشُونَ فِي ۲۱

چکھائیے اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجے مگر وہ یقیناً کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں

الْاَسْوَاقِ وَحَلَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۝ مَا أَتَّصِبُرُونَ ۝ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا ۲۲

چلتے چرتے تھے اور ہم نے تمہیں سے بعض کو بعض کیلئے آزمائش کا ذریعہ بنایا یہ کیا تم صبر کرو گے اور تیرا رب دیکھنے والا ہر شے

گو یا جو ہلاکت کی خواہش کرتیے اسکے جواب میں فرمایا ایک ہلاکت کیا یہی دوسری فتنہ کی ہلاکتوں کے سامان تم نے کرکھ ہیں ان سب کو بلاؤ +

۲۳۶۰ مسئلہ سے مراد یہ ہے کہ ان کا جان زہ کا قول ہے جس کے متعلق انہوں نے دنیا میں سوال کیا یعنی اسے طلب کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں

۲۳۶۱ جو وہ لوگ اس دینی سرور یا زاری کا بہت ہو جانا ہو اور جو نگہ اس کا نتیجہ فساد ہو اسلئے جو اس کے معنی ہلاکت ہو گئے ہیں بھلاؤ

۲۳۶۲ (نہجہ فاطمہ ۲۹۰) دیکھا اور انکے ہو مہرور فاطمہ ۱۰۰) واحدا قومہم دارالبوار (ابراہیم ۲۸) اور اکیلے آدمی کو حاکم بناؤ اور تو

کو جو دیکھ کر کھانا کھا رہا تھا +

ما یجداون من دون الله سے مراد یہاں ایسے لوگ ہیں جن کو خدا بنا کیا جیسے مسیح وغیرہ ان کا خیال یہ تھا کہ کیسے ہو کہ کسی رہنما

نے دنیا میں تعلیم نہیں دی کہ اسے خدا سمجھا جائے +

۲۳۶۳ اس میں اس اعتراض کا جواب دیا ہے کہ جو پہلے رکوع کے آخر پر تھا کہ یہ رسول کھانا کھاتا ہو اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہو جو یہی

کبھی سفت اللہ پر کو انسانوں کیلئے انسان ہی رسول ہو کر آئے جہاں کہاں دنیا میں صلح آئے ایسے ہی آئے بعض کو بعض کیلئے فتنہ بنا

سے مراد یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو تعالٰیٰ نے انہیں کو پہنچائی جاتی ہیں وہ انکو اسلئے مراتب پر پہنچانے کیلئے ہیں کہ یہ کفر حق سے انکو آگ میں

مسئول

بور-بور

۲۱ وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمُنْكَرُ أَتَوْرَىٰ بَنَاتُنَا

اور جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے تھے ہیں کیدوں ہم ہر فرشتے نہیں آمارے جاتے یا دیکھیں ہم اپنے رب کو نہیں پہنچتے

٢٢ لَقَدْ سَكَبُوا فِي نَفْسِهِمْ وَعَتَوْا عُقُبًا كَبِيرًا ۝ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلَائِكَةَ لَا بُرَىٰ

انہوں نے اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھا اور بڑی بھاری سرکشی اختیار کی ۲۳۶۳ جس دن فرشتوں کو دیکھیں گے اُس دن مجھوں

يَوْمَئِذٍ لِلْبَحْرَيْنِ وَيَقُولُونَ جِئْنَا فُجُورًا ۝ وَقَدْ مَأَىٰ مَاعْمَلُوا مِنْ عَمَلٍ

کیٹے کوئی خوشخبری نہیں ہوگی اور کہیں گے کوئی روک حائل ہو جائے۔ ۲۳۶۴ اور ہم اس کی طرف متوجہ ہونگے جو انہوں نے جو کچھ مل گیا ہوگا

٢٧ فَجَلَدَهُ هَبَاءً مُنْقَرًا ۝ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُسْتَقَرًّا وَأَحْسَنُ مَقِيلًا ۝

سو ہم سے اُترتی ہوئی خاک کو دیکھ کر ۲۳۶۹ جنت والوں کا اس دن ایسا ٹھکانا ہو گا کہ بہت خوب استراحت کی جگہ ہوگی ۲۳۶۹

وٹانا ہوتا کہ ہر قسم کی میل سے پاک ہو جائے۔ اس لئے اس کے بعد فرمایا کہ تم سب کو اللہ تعالیٰ خیر و بھلائی سے خن میں کر لیا کیونکہ وہ بھی بڑے تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔

۳۲۲ افی انفسہم سے مراد فی شان انفسہم ہے یعنی اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھا۔ فرشتے کیوں نہیں اترتے۔ یا ہم اپنے رب کو کیوں نہیں دیکھتے؟ ان کا نشانہ صرف اتنا اعتراض نہیں کہ فرشتے یا اللہ تعالیٰ ان انکھوں سے کیوں نظر نہیں کئے بلکہ یہ کہ اوپر کی آیت میں تقبیہ سے ظاہر ہو سانا تو تکلیفیں پہنچاتے تھے پھر کہتے تھے محمد رسول اللہ کی حیات کیلئے فرشتے کیوں نہیں آتے یا خود خدا کیوں نہیں آتا؟ اسی کو استکبار اور سرکشی کہا جو اور بتایا کہ یہ اپنے آپ کو اتنا بڑا خیال کرتے ہیں کہ سمجھتے ہیں ہم پر کبھی نازل ہی نہیں آئے گی خود جو اپنے بھی ہماری طرح ہوں گے آیت میں ہے +

۱۲۷۲ھ عجمی ۱۲۷۲ھ کے معنی منع نہ روک ہیں۔ اور عجمی روکا گیا معذرات میں ہو کہ جب ایک شخص ایسے آدمی کے سامنے آجائے جس سے وہ ڈرتا ہو لفظ بولتا۔ اور یہاں مراد یہ ہے کہ اگر فرشتہ نہ لکھ دیکھ کر ایسا کیلئے تاکہ وہ اس طرح منہ سے بچ جائیں اور بعض نے اسے فرشتہ کا قول لیکر یوں معنی کئے ہیں کہ اتنی خیرات کے دن تم پر حرام کو لگائی ہو۔ اور یہی الفاظ عجمی حرام لگائے آیت ۵ میں یہی روک کے متعلق آتے ہیں جو حال ہو جائے ہیں جیسے معنی درست اور صحیح ہے۔

میں ان کے مطالبہ شہزاد کا جواب دیا اور بتایا کہ فرشتوں کا نزول تو ان کی نذر کیلئے ہو گا اور اس دن وہ چاہیں گے کہ ان میں اور ان کی نذر میں کوئی روک حائل ہو جائے مگر اس وقت شہزاد کے حلی کر رہے ہیں :

۳۶۵ ہوا۔ ہوا یعنی میں غبار اٹھا اور چڑھ گیا۔ اور ہوا باریک مٹی کو کھٹے ہیں اور جہرہ میں ذرات اُڑتے ہیں ہوا اور سورج کی بدستی کہ وہ کسی سوراخ میں سے رُٹے تو نظر آتے ہیں۔ نکات ہوا عینشا (الواحة ۶۰، دغ) +

منقولہ نثر کے معنی ہیں ایک چیز کو پھیلا دینا، اور اسے پراگندہ کر دینا، اور اذا الکواکب استقرت (اللفظ ۲۰)۔

۲۷۹۶ مِیقِل۔ قُلْتُ مِیقُولُهُ کے معنی ہیں دو پہر کو وقت سویا اور مِیقِل اس سے مصدر بھی ہو سکتا ہے اور قیلول کا مکان بھی مراد ہو سکتا ہے (دغ)، اور قیلولۃ مِیقِل اہل عرب کے نزدیک دو پہر کو وقت محض استراحت کا نام ہے (گرا) کے ساتھ مُقِنْد نہ (رد) +

کتاب الفہم فی التفسیر
قرآن مجید
جلد اول
کتاب الفہم فی التفسیر
قرآن مجید
جلد اول

وَيَوْمَ تَشْقَى السَّمَاءُ بِالنَّامِ وَتُزَلُّ الْمَلَائِكَةُ تَنْزِيلًا ۝ الْمَلِكُ يَوْمَئِذٍ فِي الْحَقِّ ۲۵

اور جس دن آسمان بادل کے ساتھ پھٹ پڑے گا اور فرشتے آسمان سے جائے جہنم (جہنم) اتر جائیں گے اور شاہد ہوں کہ حق ہے

لِلرَّحْمٰنِ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكَافِرِينَ عَسِيرًا ۝ وَيَوْمَ يَعْصِي الْأَطْلَامُ عَلَى يَدَيْهِ ۲۶

حق ہوگی اور وہ دن کافروں پر سخت ہوگا ۲۳۶۸ اور جس دن ظالم اپنے دونوں ہاتھ کاٹے گا

يَقُولُ لِيَلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ۝ يَوْمَئِذٍ لِيَتَنَّى لِيَتَنَّى لَمْ يَتَّخِذْ فُلَانًا ۲۸

کہے گا اے کاش میں نے رسول کے ساتھ راستہ اختیار کیا ہوتا ۲۳۶۹ مجھ پر انوس کاش میں نے فلاں کو دوست

خَلِيلًا ۝ لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي ۝ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ ۲۹

دشمن بنا ہوتا اس نے مجھے ذکر سے ہٹا دیا اس کے بعد کہ وہ میرے پاس آ گیا تھا اور شیطان (آخر) انسان کا ساتھ

خَذُوكَ ۝ وَقَالَ الرَّسُولُ يَرَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ۳۰

چھوڑ دیتا ہے اور رسول نے کہا اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو پھیری ہوئی چیز (کلیج) قرار دیا ۲۳۷۰

۲۳۶۷ تَشَقَّقُ اصل میں تَشَقَّقُ ہے اور شَقَّ الفُجْرُ اور انشَقَّ صبح کے طلوع پر بولا جاتا ہے اور آسمان کے بادل سے پھٹ پڑنے سے مراد بارش کا اترنا ہی ہو سکتا ہے

تَشَقَّقُ

یوم فرقان کی پہلی آیت

اس میں جنگ بد کی وقت اشارہ ہے۔ کیونکہ بارش کا نازل ہونا اور فرشتوں کا نزول دونوں اس جنگ میں ہوئے تھے۔ بعد کو یہ ظہور بھی کہا ہے۔ یوم الفرقان یوم النقی الجعن (الانفال ۱۰۱) اور کو مفسرین اس کو قیامت پر لگاتے ہیں لیکن آیت ۲۶ میں اور اس کے بعد جان ظالم کے ہاتھ کاٹنے کا اور کفن کو دوست بنانے وغیرہ کا ذکر ہو رہا ہے اور جنگ بدر کا ہی ایک واقعہ بیان کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آیات جنگ بدر کے متعلق ہیں جو مذہبوں کیلئے یوم زمان حق کیونکہ اس دن انکی طاقت توڑ دی گئی ہے

۲۳۶۸ یَزْنُ کی بادشاہت تو مہرقت ہی ہے وہ مالک الملک ہے جس سے چاہتا ہے ملک دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ویتا ہے پس یہاں مراد رحمن کے بندے ہیں عباد الرحمن جن کا ذکر آگے آتا ہے اور اس میں اشارہ بدر میں مسلمانوں کے غلبہ کی طرف اور کفار کی ہزیمت کی طرف ہے۔ اسلئے علی اکبر بن عسیر بھی اس دن کے متعلق فرمایا ہے

۲۳۶۹ يَعْصِي الْأَطْلَامُ عَنِ يَدَيْهِ عَصْفٌ کیلئے دیکھو لاف ۵ اور ہاتھ کاٹنے سے مراد اظہارِ ندامت ہے کیونکہ ندامت کے وقت لوگ ایسا کرتے ہیں (۴) بن جریر میں: زَنَدَا دَامَا

عَصْفٌ ایہ

مفسرین نے یہاں ظالم سے مراد عقبہ بن ابی معیط کو لیا ہے اور انکی آیت میں فلا نامے مراد ابی بن خلف ہے ۵۱ اور یہ واقعہ لکھا ہے کہ عقبہ جو ابی بن خلف کے کھنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ پر تھوکتے کیلئے تیار ہو گیا تھا بدر کے دن قیدیوں میں کچلا گیا اور قتل کیا گیا اور ابن عباس سے اور کئی اوروں سے روایت ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہ آیات جنگ بدر کے متعلق ہیں اور آیت ۲۹ میں شیطان سے مراد وہی گمراہ کریمو لا دوست ہے

۲۳۷۰ یہاں قوم سے مراد کفار قوم ہی ہیں کیونکہ اکثر حصہ قوم کا کفر پر تھا چلی آیتیں میں ہی انہی کا ذکر ہوا اور ان کے بھی جوڑو کا ذکر ہے

۳۱ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا الْإِسْلَامَ دِينًا لِّكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِينَ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًّا وَنَصِيرًا

اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کیلئے مجرموں میں سے دشمن بنائے۔ اور تیرا رب ہدایت دینے والا اور مدد دینے والا کا کافی ہے

۳۲ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً تَلْوَنَ كُنُوزَكَ ثُمَّ يُغْنِيكَ عَنْهَا

اور جو کافروں نے کہتے ہیں اس پر قرآن سارا ایک دفعہ ہی کیوں نہ اُتانا گیا۔ اسی طرح (صرف ذریعہ تھا) تاکہ تم غنیمت حاصل کرو

۳۳ بِهِ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا ۝ وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ

تیرے دل کو مضبوط کرتے ہیں اور ہم نے اسے اچھی ترتیب میں کیا ہے ۳۳ اور وہ تیرے پاس کوئی اعتراض نہیں لائے گئے (مگر حق (جواب) اور بہتر)

۳۴ تَفْسِيرًا ۝ الَّذِينَ يُحْشِرُونَ عَلَىٰ مُجْهِدِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا

تیرے پاس لایکھیں ۳۴ وہ لوگ جو اپنے شہنشاہ کی مدد کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں

۳۵ وَأَضَلُّ سَبِيلًا ۝ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ هَارُونَ

اور راستہ سے بہت دور ڈھکے ہوئے ہیں اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اس کے ساتھ اس کے بھائی ہارون کو

۳۶ وَزِيرًا ۝ فَقُلْنَا أَذْهَبَا إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَبُوا بِآيَاتِنَا فَدَرَسْهُمَا تَدْمِيرًا ۝

مددگار بنایا سو ہم نے کہا اس قوم کی طرف جاؤ جو ہمارے آیتوں کو جھٹلاتے ہیں پس ہم نے انہیں ہلاک کر دیا (جیسا ہمارا) ہلاک کرنا چاہتا ہے

جو نبی کے اعداء بن جاتے ہیں۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ علیٰ طور پر مسلمانوں نے قرآن شریف کو یہاں تک چھوڑا ہے کہ وہ الفاظ جو

کفار کیلئے آئے ہیں

۳۷ لَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ إِذْ قَالَ لِقْمَانُ يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَذْتُ الذِّكْرَ مِنَّا وَنَسِيتُ

اس میں ہم نے لقمان کی عقل اور توفیق فی القاء اسے ٹھہر کر چھوڑ دیا اور اس میں جاری نہ کرتا ہوں اور تیل القراءات تو تیل (الذکر) ہم

قرآن کریم کا یاد دہانی کا تذکرہ نازل ہونا اس غرض کیلئے ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے جو وقتاً فوقتاً رسول پر طرح طرح کے نصائح

اور مشکلات کے اندر نازل ہو رسول کو تسلی ملتی رہے اور اللہ تعالیٰ کے کلام سے بڑھ کر تسلی دینے والی کیا چیز ہو سکتی ہے اور ترتیل سے

مراد یا تو اللہ تعالیٰ کا بتدریج قرآن کریم کو نازل کرنا ہے اور یا اس سے اسکی ترتیب احسن مراد ہے یعنی نظم و ضبط کے نازل ہونا ہے

مگر اسکو ترتیب یہی دی گئی ہے جو آپ نے اسے ایسا ہی نظم کلام بنا دیا ہے جیسا کہ ایک مرتبہ نازل ہونے میں ہوتا ہے ابن عباس سے اسکی معنی پینا

بیانا فیہ توسل مروی ہیں۔ مدی سے فصلنا تفصیلاً مجاہد سے جعلنا بعضہ ان تبضع (د)

۳۸ مَثَلُ الْإِنسَانِ أَغْنَىٰ عَنْهُ كَسَابُهُ وَتِلْكَ الْأَمْثَلُ أَمْثَلُ ۝

تفسیر مفہم معنی مقول کا اظہار ہے اور تفسیر لفظ مفرد اور غیب کی تشریح ہے اور تاویل بھی اس سے مراد ہے (د)

قرآن کریم نے یہاں یہ دعویٰ کیا ہے کہ کوئی اعتراض جو اس پر کیا جائے اس کا جواب اس میں دیدیا گیا ہے اور نہ صرف اعتراض کا

جواب ہی بلکہ نہایت عمدہ طور پر اسے وضع بھی کر دیا گیا ہے

عزیز العزیز

عزیز

کی حالت

دقیقہ

قرآن کریم کا تدریجی

مثال

تفسیر

قرآن کریم کا تدریجی

وَقَوْمٌ نُّوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرَّسُولَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً وَأَعْتَدْنَا

اور نوح کی قوم نے جب رسول کو جھٹلایا ہم نے انہیں غرق کر دیا اور ہم نے انہیں لوگوں کیلئے نشان بنایا اور ہم نے ظالموں کیلئے

لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا وَعَادًا وَثمودًا وَاصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَلِكَ

اور ناک مذاب تیار کیا ہے اور عاد و امدثود اور کنوئیں والوں کو اور اس کے درمیان بہت سی نسلوں

كَثِيرًا ۝ وَكَلاَّ ضَرَبْنَاهُ الْأَمْتَالَ وَكُلًّا نَبِّرْنَا تَبْيِيرًا ۝ وَلَقَدْ آتَيْنَا عَلَى الْقَرْيَةِ

کو ہلاک کیا ۲۳۷۳ اور بھی کیلئے ہم نے مثالیں بیان کیں اور بھی کو ہم نے ہلاک کو پہنچایا اور تیسرا وہ اس بستی پر تھپتھپ رہی

الَّتِي امْطَرَتْ مَطَرًا سَوِيًّا فَلَمْ يَكُونُوا يُرَوِّعُهَا بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا ۝

جب پر بارش نہ بسا یا گیا تو کیا وہ اسے نہیں دیکھتے رہے بلکہ وہ دوبارہ ہی اٹھنے کی امید نہیں رکھتے ۲۳۷۴

وَإِذَا رَأَوْا زُلْفًا لَا يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا أَهَذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا ۝

اور جب تجھے دیکھتے ہیں تو تجھے صرف ہنسی بناتے ہیں کیا یہ وہ ہے جسے اللہ نے رسول بنایا ہے

إِنْ كَادَ لَيُضِلَّنَا عَنْ الْهَيْمَنَةِ لَوْلَا أَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينُ يَرَوْنَ

قریب تھا کہ وہ ہمیں ہمارے معبودوں سے ہٹا دیتا اگر ہم نے اپنے آپ کو ان پر روک نہ رکھا ہوتا اور وہ جان لیگئے جب مذاب

الْعَذَابِ مَنْ أَضَلَّ سَبِيلًا ۝ أَوَعَيْتَ مِنَ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هُمُوهُ أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِمْ كِيلًا ۝

دیکھتے کہ کون رستہ سے گمراہ ہے ۲۳۷۵ کیا تو نے اسے دیکھا جو اپنی خواہش کو اپنا معبود بناتا ہے تو کیا تو اس پر نگہبان ہو سکتا ہے ۲۳۷۶

۲۳۷۲۔ اھباب الوس۔ دقت ایک وادی کا نام ہے اور دقت اصل میں تھوڑا اثر ہے جو کسی چیز میں موجود ہو اور اس کو دقت المیت

کے معنی میں میت کو دفن کیا گیا ہے، تقاضیہ میں مختلف، قال ہیں بعض کہتے ہیں تھوڑے سے تھے بعض اسے یا مہ کی ایک بستی بتاتے ہیں۔

بعض کہتے ہیں انہوں نے اپنے بانی کو ایک کنوئیں میں گرا دیا تھا جس کا نام دقت تھا، ابن جریر نے فرمایا کہ تو کفر کو ترجیح دیتے ہیں کیونکہ

دقت کلام عرب میں ہر ایک کھردھی ہوئی جگہ یا کنوئیں کو کہا جاتا ہے ۲۳۷۳

۲۳۷۴۔ یہی سہم دوم ہے اور جو مینہ ان پر برسایا گیا وہ پتھروں کی بارش تھی جو آتش و فتنہ پہاڑ سے ہوئی ۱۲۹۹

۲۳۷۵۔ اس سے معلوم ہوا کہ انھیں نصرت صلعم کے دھوکا دیا گیا تھا ماس قدر خطرناک بت پرستوں کو بھی منزلزل تو کر دیا بلکہ دھوکا دینے سے

بچنے سے ان کو نہ بچا یہ بھی معلوم ہوا کہ کس قسم کا خطرناک عقیدہ بت پرستی کا ان میں مروج تھا ۲۳۷۶

۲۳۷۶۔ بیان تو کفار کا ہے کہ اصل میں انہوں نے اپنی خواہش کو معبود بنا یا ہوا ہے ورنہ بتوں کی خدائی تو ٹوٹ چکی ہو لیکن توحید کی تعلیم میں

ایک نہایت ہی لطیف اصول بیان کیا ہے اور بتا دیا ہے کہ شرک یا بت پرستی صرف بت پرستوں کی بات ہے اور بتوں کو یا ہوا پر تو ٹوٹا اور چنر تو ٹوٹا بعض

انسانوں کو خدا مانا جاتے بلکہ یہی شرک ہے کہ انسان اپنی حرص و ہوا کے اتباع میں کسی حق بات کی پروا نہ کرے کامل مرعہ نہیں ہوتا ۲۳۷۷

احباب الوس

عرب کی بت پرستی

اتباع حرص و ہوا کا شرک

۴۴ اَمْ تَحْسَبُ اَنْ اَلْتَهْمُ بِمُتَمَوِّنٍ اَوْ يَعْظَمُونَ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ

یا کیا تو خیال کرتا ہے کہ ان میں سے اکثر سنیے ہیں یا عقل سے کام لیتے ہیں وہ صرف چار پاؤں کی طرح ہیں بلکہ وہ رستہ سے اور

۴۵ اَصْلَ سَبِيلًا ۚ اَلَمْ تَرَ اَنَّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَائِلًا

بھی دور جبکہ ہوتے ہیں ۲۳۷۷ کیا تو نے اپنے رب کے کام پر غور نہیں کیا کہ کس طرح سایہ کو نسا کرتا ہے اور اگر چاہتا تو اس کو ٹھہرا رکھتا۔

۴۶ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسُ عَلَيْهِ دَلِيلًا ۚ ثُمَّ قَبَضْنَاهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا ۝

پھر ہم نے سورج کو اس پر دلیل ٹھہرایا ۲۳۷۸ پھر ہم اسے آہستہ آہستہ کھینچتے ہوئے اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں ۲۳۷۹

کہ اس کی حرص دیو اور اسکے تاج نہ ہو جو شخص خواہشات کا غلام ہو وہ سوحد نہیں +

۲۳۷۷ چار پاؤں کی طرح تو اسے کہ جو انسان کو کھڑے کھڑے سمیع اور عقل دی تھی ان سے فائدہ نہ اٹھایا اور حیوانوں کی طرح جو کھڑے

اور اضل یعنی زیادہ گمراہ اسے لٹکا کر حیوان کو تو عقل ملی نہیں انہوں نے باوجود عقل کے غلط راہ پر قدم مارا مگر اصل میں عرب کی اس

حالت پر توجہ دلائی جو اسلام سے پیشتر تھی کہ وہ لوگ حیوانی زندگی پر کھڑے کھڑے آخر کار بالکل حیوانوں کی طرح ہی ہو گئے تھے سمیع

اور عقل سے کام نہ دیتے تھے اور نہ کسی اصل کی بات کو سنتے یا اس کی کچھ پر داکرتے تھے۔ ان کے اندر انسانی سوسائٹی کو حیوانات سے بیز کر دیا

صفات ہی تھیں۔ چارپائے کو تو کچھ بھی رستہ پر لایا جاسکتا ہے مگر وہ اس قابل بھی نہ تھے اس ایک فقرہ کا انعام میں بنا دیا کہ عرب کے

لوگوں میں نہ اخلاق اور دو جانیت رہ گئی تھی نہ سیاست نہ تمدن نہ معاشرت کے صحیح اصول باقی رہ سکتے۔ اور دو تھی ان کی حالت پر غور

کیا جاتا ہے تو عام حالات اکی ایسی ہی تھی کہ انسان کا نام بھی ان پر نہ آسکتا تھا وہ نہ رات باہم جنگ و جدل۔ عقاید نہایت ذلیل پرے

درجہ کی توہم پرستی حیوانیت کا جوش بھر پوری اور نہ ناکاری اور قمار بازی کی کثرت۔ علم کے باطل پر ہیرو یہ وہ چار پاؤں سے بدتر

توم تھی جس کی اصلاح کیلئے رسول اللہ صلعم کو کھڑا کیا گیا۔ ان میں ہر قسم کی خوبیوں کا دنیا یہ وہ فرقان تھا جو آپ کے وجود پر نورانی

۲۳۷۸ دلیل۔ ذلالت وہ ہے جس سے کسی چیز کی معرفت حاصل کیجائے جیسے لفظوں کی ولالت معنی پراد آہم علی موتہم انسا ۱۱ اور دلیل ہیں

ظن کیلئے دیکھو کھلا رات کی تاریکی پر بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے اور ابن جریر میں جس قدر اقوال ہیں سب میں یہاں ظن سے مراد ظن

فجر سے ظن آفتاب تک کی حالت کی گئی ہے تو یہاں سایہ کے لٹکا کھٹنے سے مراد رات کا طول ہے اور اسے ساکن کرنے میں بھی یہی اشارہ ہے

کہ اگر اللہ تعالیٰ کی مشیت نہ ہوتی تو رات کی تاریکی بھی ٹھہری رہتی مگر پھر سورج نکلتا ہے اور سایہ آہستہ آہستہ کم ہوتا چلا جاتا ہے اور سورج

کو اس پر دلیل ٹھہرانے کے یہی معنی ہیں کہ سورج سے وہ زائل ہوتا چلا جاتا ہے یا یہ کہ چونکہ ایک چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے اسلئے اگر سورج

نہ نکلتا تو سایہ یا تاریکی کا بھی علم نہ ہوتا کہ وہ کیا چیز ہے (ج) اور یوں بھی کہا گیا ہے کہ ظن یعنی صحیح اور مراد یہ ہے کہ ظن اور سورج کو اپنی

وصفیت پر ہم نے دلیل ٹھہرایا (د) اور یہی آیت میں چونکہ عرب کی حالت کا ذکر کیا تھا کہ وہ تمام خوبیوں سے محروم ہو گئے ہیں

اور چار پاؤں کی طرح ہیں تو اب ظن آفتاب میں یہ اشارہ کیا ہے کہ آفتاب نبوت کے طلوع سے ان کی حالت کس طرح تبدیل ہو کر

ظلمت دور ہو جائے گی +

۲۳۷۹ قَبَضْنَاهُ قَبْضًا يَسِيرًا اشارہ اس غرض سے کہ سورج سے سایہ (یعنی تاریکی) جاتی ہے گی (ع) + قبض

یسیرا۔ یسیر یعنی تھیلے کو کہا جاتا ہے (ج) اور قبض نے تھیلہ قلیل یعنی ٹھٹھا

تھوڑا کر کے (د) اور مراد یہ ہے کہ ظلمت کفر و ریبا کم ہوتی جائے گی +

۱۷

انتخاب کا آغاز

عرب کی اسلام سے
حالت اور آفتاب
اس میں انتخاب پیدا کرنا

دلیل۔ دلیل

آفتاب نبوت کا طلوع
اور تاریکی کا دور ہونا

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ انشورًا ۚ

اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات کو پردہ اور نیند کو (موجب) آرام بنایا اور دن کو اٹھ کھڑے ہونے کا وقت بنایا ۲۳۸۷

وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيحَ بُشْرًا لِّدَنَىٰ حِمْيَةٍ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

اور وہی ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے آگے خوشخبری کے طور پر بھیجتا ہے اور ہم اوسے پاک کرنا لایا پانی ۲۳۸۸

طَهُورًا ۚ لِّنُخْرِجَ بِهِ بَلَدَةً مَّيِّتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَفَّتْهُمُ أَنْعَامًا وَأَنَا سَيِّ

میں ۲۳۸۹ تاکہ ہم انکے ساتھ مردہ شہر کو زندہ کریں اور ان میں سے جو ہم نے پیدا کئے ہیں ہتک چار پاؤں اور لوگوں کو

كَثِيرًا ۚ وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا الْكَفُورَ ۚ

۲۳۹۰ میں ۲۳۹۱ اور ہم نے اسے انکے درمیان طع طع کے پیرایوں میں بیان کیا ہے تاکہ وہ بصیحت حاصل کریں مگر بہت کم لوگوں نے انکے کچھ متغیر

۲۳۸۷۔ سبات۔ سبوت کے اصل معنی کاٹنا ہیں ۱۹۵۲ اور سبات سے مراد ہر قطع عمل (غ) +

سبات

نشور۔ نشور کے اصل معنی پھیلا ہوا ہیں اذ الصعف نشور (التکوئۃ ۱۰) والنشورات نشور (المسائل ۳) اول نشور مردہ کبھی اٹھنے کے معنی ہیں نشور الثوب یعنی کپڑے کے پھیلا دینے سے ماخوذ ہوا اور دن کے نشور نبانے سے مراد ہر کس میں انسانز انتشار اور رزق کی تلاش میں غلطا مقرر کیا اور لوگوں کا انتشار اپنی حاجات میں لگ جانا ہے ثم اذا انتهم بشما تشتمون (الفرقان ۲۰) فاذا تفويت الصلوة فانتشروا في الارض (الجمعة ۱۰) (غ) اور تغایر میں دونوں طرح معنی کئے گئے ہیں یعنی اٹھنا کیونکہ نشور نیند اور موت دونوں سے اٹھنے پر ہوتا جاتا ہے اور معاش کیلئے انتشار یعنی پھیل جانا اور ان جیسے پہلے معنی کو ترجیح دی ہے اور ہو سکتا ہے کہ اس میں روحانی بیداری کی طرف اشارہ ہو جو محل مضمون ہے +

نشور

نشور

انتشار

۲۳۸۸۔ طہور۔ طہور اذۃ کے لئے دیکھو ۳۹۹ وغیرہ اور طہور مصدر بھی ہو سکتا ہے اور اس چیز کا نام بھی ہو سکتا ہے جسکے ساتھ دوسری چیز کو پاک کیا جائے اور صفت بھی اور بعض کے نزدیک طہور یعنی صاف ہونا ہے اور یہ اس لحاظ سے درست ہے کہ طہور و طح پر ہر ایک جس کی طہارت دوسرے کو نہ پہنچے جیسے کپڑا دوسرے کو جس کی طہارت دوسرے کو پہنچے یہاں طہور اسی معنی میں ہے (غ) وسقیم دہم شمل با طہورا (الانعام ۲۱) +

طہور

ہواؤں کے بھیجے میں یہ اشارہ ہے کہ پہلے اس کا اثر تھوڑا تھوڑا معلوم ہوتا ہے اور پھر زور کی بارش ہوتی ہے تو مردہ شہر جی اٹھتا ہے جیسا کہ اگلی آیت میں ہے اور یہاں عربکے مدحانی مردوں کے اٹھنے کی طرف اشارہ ہے اور اسی لئے یہاں ماء طہور فرمایا کہ سانی دجی کی بارش سے ہر قسم کی بلیدیاں دور ہو جاتی ہیں جس طرح پانی ہر قسم کی غلاظت کو دور کر دیتا ہے +

۲۳۸۹۔ اناسی۔ یا انسان یا انشی کی جمع ہے اور عربکے مردہ ملک کے زندہ کرنے کے بعد پھر چار پاؤں اور انسانوں کے لئے پلانے میں یہ اشارہ ہے کہ دنیا کی دوسری قوموں کو بھی یہ پہنچے گا اسکی وضاحت آیت ۱۵ میں کی ہے +

اناسی

۲۳۹۰۔ صرّفنا۔ صرّفنا کی طرف نہیں جیسا کہ خیال کیا گیا ہے مگر قرآن کی طرف ہے یا اس مضمون کی طرف جیسا کہ ہر ہر اور مطلب یہ ہے کہ اس قرآن کے ذریعہ سے جو انقلاب عظیم آنے والا ہے طع طع کے پیرایوں میں بیان کیا ہے۔ یہاں بھی دو مختلف پیرائے اختیار کئے ہیں پہلے طع طع آفتاب کے رنگ میں پھر بارش کے نزول کے رنگ میں +

۵۲ وَلَوْ شِئْنَا لَکَعْنَا فِی کُلِّ قَرْیَةٍ نَّذِیرًا ۚ فَلَا یُظْهِرُ الْکَافِرِینَ وَجَہٌ لَهُمْ یُجَادُّوۡہُمْ

اور اگر ہم چاہتے تو ہر شہر میں ایک ڈرانیوالا بھیجتے ۲۳۸۲ سو کا فرد کی بات نہ ان اور اس قرآن کے ساتھ آگ (دھماکا) اور اگر ہم چاہتے تو ہر شہر میں ایک ڈرانیوالا بھیجتے ۲۳۸۲ سو کا فرد کی بات نہ ان اور اس قرآن کے ساتھ آگ (دھماکا)

۵۳ کَبِیرًا ۚ وَهُوَ الَّذِیْ فَرَجَ الْخَوْفَ مِنْہَا عَزَبٌ ۖ فَوَاتٌ ۚ وَہَذَا الْمَلِکُ الْجَابِرُ ۚ وَ

بڑا جبار (ہو) ۲۳۸۵ اور وہی ہے جس نے دو دریا لاکھوں یہ بیٹھا ہے بہت بیٹھا اور وہ کھادی بہت کھادی اور

۵۴ جَعَلَ بَیْنَہُمْ اَبْرَہٰٓمَ وَحَہْرًا ۖ فَجُورًا ۚ وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا

ان دونوں کے درمیان ایک آبرو ایک عامل ہوئی ہوئی رک بنا دی ہے ۲۳۸۶ اور وہی ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا

۲۳۸۷ اشراف سورت میں فرمایا تھا کہ قرآن اسلئے آنا رہا کہ کسب قوسوں کیلئے آنحضرت صلعمؐ خیر میں اور یہاں فرمایا کہ اگر ہم چاہتے تو ہر شہر میں ایک انگ نذرینا کھڑا کرتے تو مطلب یہ ہے کہ ہمارے شہریت نہ ملے بلکہ دالہمی ہی تھا کہ بالآخر تمام ترسوں کیلئے ایک ہی نذرینا ہو اور اس کی وجہ ظاہر ہو تاکہ کسلسل انسانی میں وحدت پھیلے اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ تسلسل مضمون قرآن شریف میں کس طرح چلتا ہے۔

۲۳۸۹ یہاں بہ میں ضمیر قرآن کی طرف ہونا بن عباس سے ادا سلام کی طرف ہونا بن زید سے مروی ہے (ج) اور اول صحیح ہے کہ نذرین قرآن شریف کا ہی ذکر دہرہ ہی ہے اور قرآن شریف کی طرف ضمیر بغیر اس کا پہلے ذکر کرنے کے بھی وجہ اس کی غفلت اور شہرت کے آئی ہو جیسے انا انزلناک فی لیلۃ القدر (القدر ۱-۹) یا ان علینا جمعہ وقرآنہ (القدر ۱۷) اور یہاں قرآن کریم کے ذریعہ سے حق پھیلائے کہ جادو کبیر کے نام سے موسوم کیا ہے کہ نہایت ہی اصل اور بڑا جادو ہے اور ہر وقت قائم رہتا ہے اور جادو سیف کی ضرورت کسی بھی پیش آتی ہے۔

۲۳۸۹ مہاج۔ مہاج کی اصل غلط ہے یعنی ملا دنیا اور اسی سے عرفی اہم مہاج (ق۔ ۵) یعنی جس میں التباس اور اختلاط واقع ہو گیا ہے (اور مہاجان چھوٹا سوتلی ہے کہ انہیں الیاقوت والمہاجان والمہاجن - ۵۸) اور مہاج من نادر (المہاجن - ۵۸) میں سے مراد مختلط معلوم ہے (۵۸) اور مہاج الدابة کے معنی ہیں جانور کو چراگاہ میں چھوڑ دیا تاکہ وہ چرسے اور مہاج کے معنی اجر بھی ہیں یعنی جاری کر دیا اور یہاں دونوں معنی کئے ہیں یعنی ملا دیا اور جاری کیا یا چلایا دل، +

فہات بہت بیٹھا پانی کو کہتے ہیں جملہ اجاج سخت کھادی کو۔

دریاؤں کا پانی بیٹھا ہوتا ہے اور سمندر کا کھادی پس دو دریا ایک بیٹھا اور ایک کھادی جابا ہم ملتے ہیں اور ان کے درمیان روک بھی ہو اس طرح پرہیں کہ دریاؤں کا پانی سمندر میں جا ملتا ہے یا اس وہ کھادی ہے اور یہ شیریں اور پھر اسی سمندر سے پانی اُڑ کر شکر کی پرہتا ہے اور اس سے دریا بنے ہیں مگر سمندر کا کھادی پن ان میں نہیں آتا یہ ان کے درمیان بربخ اور حور ہے اور اشارہ یہاں جابا اور روحانی زندگی کے سرچشموں کی طرف ہے جو دنیا پر گر جاتا ہے اس کی حالت ایسی ہوتی ہے جیسی کھادی پانی پیئے والوں کی کہ وہ پیاس کو اور بڑھاتا جاتا ہے اور جو روحانیت کے چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کرتا ہے تو اس کی شہریت پیداکر لی ہے اور اس کو اطمینان قلب میسر آ جاتا ہے مگر طالب دنیا کو اطمینان قلب نہیں ملتا۔

جادو کبیر کیا ہے

مہاج
مہاجان مہاج

فہات۔ اجاج

بیٹھا اور کھادی دریا

فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصَحْرًا ۚ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ۝ وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا

پھر اسے نسب اور سہرائی (والا) بنایا اور تیرا رب قدرت والا ہے ۲۳۸۰ اور انہ کو چھوڑ کر اس کی عبادت کرتے ہیں جو

لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۚ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ ظَهِيرًا ۝ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا

انہیں نفع نہیں دیتا اور نہ انہیں نقصان پہنچاتا ہے، اور کفار اپنے رب کے خلاف (دوسروں کا) مددگار رہتا ہے ۲۳۸۱ اور ہم نے تجھے صرف نبی

مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۚ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَخَذَ إِلَيَّ رَبِّي

لے لے والا اور نہ میرا (بنا کر) بھیجا ہے کہ میں تم سے اس پر کچھ اجرتیں مانگتا ہوں اے اس کے کہ جو چاہے اپنے رب کی طرف رستہ

سَبِيلًا ۚ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ ۚ وَكَفَىٰ بِهِ بُدُوْبٌ

اختیار کر کے اور زندہ (خدا) پر بھروسہ کر جو مرنا نہیں اور اس کی حمد کرنا ہر تسبیح کر اور وہ اپنے بندوں کے قصور میں بہتر

عِبَادَةٍ خَيْرٌ مِنَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ

رہنے کو کافی ہے وہ جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں

أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ الرَّحْمَنُ فَسَلِّ بِهِ خَيْرًا ۚ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ

بیٹھنا یا چھوڑ عرش پر غالب ہو گئے انتہا رحم والا سو اس سوال کر جس سے خبردار ہو ۲۳۸۲ اور جب انہیں کہا جا تا ہے

اسْجُدُوا لِلرَّحْمَنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمَنُ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُورًا ۝

۲۳۸۰ کہ جن کو سجدہ کر دے کہتے ہیں اور رحمن کیا ہے؟ کیا ہم اسے سجدہ کریں جس کیلئے تو حکم دیتا ہے اور انہیں نہیں نفرت میں مڑھایا

۲۳۸۱ ۱۔ نسباً و صِحْراً۔ نسب بھی قرابت ہے اور صِحْرا بھی مگر نسب آبا و بیٹی مرد کی طرف سے ہے اور صِحْرا عورت کی طرف سے ہے اور یہاں

۲۔ و نسباً اور صِحْرا یعنی مرد اور عورت اور بجائے ذکر اور انسانی کے یہ الفاظ اسلئے استعمال زمانے کے لئے بھیجئے کیونکہ اشارہ ہو رہا

۲۳۸۲ ظاہر ہے کہ معنی میں ہے اس کی مدد کی اور ظہیر کے معنی مددگار ہیں و ظاہر اور علیٰ انہما کے معنی (۱) وان تظاہر علیہ (القرآن ۴۰) فلا تكون ظہیرا لہما فرین (القصص ۸۶) و المثلثة بعد ذلک ظہیرا لہما (۴۰) اور یہاں ظہیر سے مراد ہے شیطان کا مددگار اور بعض نے ظہیر کے معنی منظم کرنے کے ہیں یعنی اپنے رب کے سامنے ذلیل ہو کر گناہ

کے پیچھے چھوڑ دیا گیا (۵) +

۲۳۸۳ ۱۔ فاستدل بہ خبیرا کے معنی کے ہیں فاستدل بالرحمن خبیرا بمعنی (ج) یعنی رحمن سے سوال کر جو اپنی خلق سے خبردار

۲۔ بہ میں خبر خلق کی طرف جاتی ہے اور یہاں سوال کرنے سے مراد حاجات کا مانگنا ہے اور بھی کفار کی ایذا رسانی کا ذکر کرتا ہے جواب میں

فرمایا تو کل علیٰ الحق اللہی لا یجوت اور یہاں بھی ہے بتایا ہے کہ مخلوق کا خیال مت کر جو کچھ مانگتا ہے خدا سے مانگو +

۲۳۸۴ انما بالرحمن کہنا تعجب ہے کہ جیسے فرعون نے حضرت موسیٰ کو کہا و ما ادب العالمین (الشعرا ۲۳) اور یہ جو بعض

مع خیر

السجدة

نسب - صِحْرا

ظاہر - ظہیر

عظیم الشان انقلاب

٢٦ بَرَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا ۝ وَهُوَ الَّذِي

وہ ذات، بابرکت ہے جس نے آسمان میں سدا بنائے اور اس میں سورج اور دھنسی دینے والا چاند بنایا۔ ۲۳۹ اور وہی ہے

٦٣ جَعَلَ الْبَيْلَ وَالنَّهْرَ خِيفَةً لِّمَنۢ ارَادَ اَنْ يُّدْرِكَ اَرَآءَ اَدۡشَكُورًا ۝ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ

جس نے دن اور رات کو ایک دوسرے کے پیچھے آ کر لٹا دیا اس کیلئے جو چاہتا ہے کہ نصیحت حاصل کرے یا نگرانی کا راہ کو آ کر دیکھے۔

الَّذِينَ يَشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَؤُلَاءِ خَابُوا بِمُجَاهِدُونَ قَالُوا سَلَامًا ۝

وہ ہیں جو زمین پر انکسار سے چلتے ہیں اور جب جاہل انہیں خطاب کرتے ہیں تو کہتے ہیں سلام ۲۳۹۳

مفسرین نے لکھ دیا کہ انہوں نے میلہ کہ اب کو مراد دیا جو جن یا نہ کہلنا تھا تو یہ صحیح نہیں اسلئے کہ یہ سورت کی ہر آیت علیہ
کا واقعہ بہت بعد کا ہے +

۳۹۱ سما اجا۔ سما اج چراغ کو کھتے ہیں اور پھر ہر روشنی دینے والی چیز پر بولا جاتا ہے اور جعل الشمس سما اجاً (فوج) (۱۶) (غ) سما اج

اور سبوح دن کا سرسبز نور اور حدیث میں ہر نعمت سماج اہل الجنت یعنی عرل جنت کے سبوح ہیں کیونکہ انکے اسلام میں داخل ہونے سے خوشا اور خوف جاتا رہا اور لوگوں نے اسلام کو ظہر کیا گویا اپنے سبوح کا کام دیا۔ اور سماج کے معنی سبوح بھی ہیں وجعلنا سبوحا وھاماحا النبی (س) وواعبد الی اللہ باذنتہ وسمی اجا منیر (الاحزاب: ۴۶) (ل) ✦

سہ اجا و ہاجا (اللبا - ۳۲) و داعیا الی اللہ بادۃ و سہ اجا میں از الاحزاب - ۳۶) (۵) +
 قہر - چاند کو کہا جاتا ہے جب وہ حالت استلا میں ہو اور یہ تیسری رات کے بعد ہوتا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ اسلے ہی کہ وہ شاد و
 روش کو اندک ہو جائے اور فطرت فلا نامنی میں خدا عتہ (۶) اور حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوال کا ذکر کیا اور فرمایا اے نبیؐ جا
 اتمہ کے معنی میں نہایت سفید رنگ (ہجاء = فرومایہ) اور چاند کو پہلی دور اتوں میں اور آخری دور اتوں میں ہلال کہا جاتا ہے
 اور اسلے سرائے اتی میں قہر (۷) +

جس خدا نے روشنی دینے والے اجرام اس عالم ظاہری میں بنائے ہیں اسی عالم روحانی میں بھی روشنی دینے والے بنائے۔
 اودانی کی طرف یہاں اشارہ ہے کیونکہ آگے ذکر عباد اللہ علیہ السلام کا آتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پہلے آج کریم ہیں آیا ہے اور
 اصحاب رسول کو جو ہم حدیث میں کہا ہے اھل بیت اس کے بعد آتی ہے اور فقہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جیسے کہ اس آیت میں اشارہ
 ہے والشمس وضوضها والفر اذ انزلنا۔ اور قرآن آپ کو اس لحاظ سے لکھا گیا ہے کہ آپ کا نور نور خدا سے ہے ذوالقیامہ وشمس اس
 کے کہ آپ کی روشنی دیگر انبیاء سے ممتاز ہو کل عام علیہ علیہ علیہ۔ اور یہ آیت اس انقلاب کیلئے بطور تمہید ہے کہ ذکر آگے آتا ہے۔

۲۳۹۲ خلیفہ مس حالت میں کہا جاتا ہے کہ ہر ایک دوست کے پیچھے آئے (غ) مرویہ ہے کہ جو غفلت نازات کو رہ جائے اسے دن پرور کرے یا یہ کہ دن اللہ تعالیٰ کے صنایع و بدائع میں فکر کیلئے ہے اور رات شکر یعنی عبادت کیلئے۔ بیشتر حصہ عبادت کا رات میں ہی آتا۔

۲۳۹۱۔ سلام۔ سلام یعنی سلامتی ہو، اور فعل عزوف، ہو یعنی ہم تم سے سلامتی چاہتے ہیں اور یہ سلام صفت ہوگا اور مطلب سلام ہو سلامتی کا قول یعنی اصلاح کی بات اچھی بات +

اسمخرت کا پیداکردہ
الغلاب

اس آیت سے لیکر آخر تک صحابہ رضی اللہ عنہم کا نقشہ کھینچا ہوا ہے کہ آخری زمانہ ہوا اور بدینہ کی تیاریاں ہیں اور ان آیات میں یہ بتایا ہے کہ ان چند سال کے اندر اس ملک کے اندر جو کچھ انسانوں کی حالت جارہا ہے وہ کسی نعمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قیامت ہے اور قرآن کریم کی آیات پاک سے کتنا بڑا انقلاب ہے یہ کہ دیا ہوا ہر ایک پہلو کو یہاں گئی ہے وہ کسی بدیہی کے مقابل ہے پس

وَالَّذِينَ يَبْدِئُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ۝ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا

اور وہ جو رات بسر کرتے ہیں اس میں کہ اپنے سبک گھرہ کر نیلے ہوں در کھڑے ہوں ۲۳۹ اور وہ جکتے ہیں اے ہمارے رب ہم سے دفع کا

عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ۝

عذاب پھیر دے کیونکہ اس کا عذاب جہنم کا ہے بیشک وہ بری قرار گاہ اور ٹھکانے کی جگہ ہے اور

الَّذِينَ إِذَا أَنفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا ۝

۲۴۰

وہ جو جب خرچ کرتے ہیں نہ بوجھ کر خرچ کرتے ہیں اور نہ (موقع پر) تنگی کرتے ہیں اور نہ (حالت کے) دیرپا اور اعتدال پر

متوازن روش کی جگہ
اعتدال پر
جہات کی جگہ

جو عرب میں مروج تھی اور جس پر فخر کیا جاتا تھا اول ان کا انکساری سے چلنا اور یہ انکی پہلی متکبرانہ روش کے مقابل پرہیزگار ہر ایک کے حقوق کو پامال کرنا اور ان کا فخر تھا پھر زنا کر جہاں انہیں کچھ بری بات کہیں تو وہ اس کا جواب برائی سے نہیں دیتے بلکہ جہالت کے مقابل میں سلاست رومی اختیار کرتے ہیں۔ حالانکہ پہلے ان کا یہ فخر تھا کہ جہالت کے مقابل پر اور زیادہ جہالت دکھاتے تھے جیسا کہ اس شعر سے ظاہر ہو رہا ہے۔ احمد عیسیٰ فیجیل فریق جہل الجاہلینا اور عبدا الرحمن کا لفظ یہاں اس اشارہ کیلئے استعمال فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمانیت سے ایک نبی کو ان کے اندر مبعوث کر کے اور اپنا کلام نازل کر کے انہیں اس مقام پر پہنچایا اور نہ اپنی سعی سے وہ کچھ بھی کر سکتے تھے۔

شرابی اور عیاشی
کی جگہ اسی

۲۳۹ اہل عرب راتوں کو شرابی بن کر سو جاتے تھے جس طرح اہل یورپ آج کرتے ہیں یہ تفسیر ان کی تعلیم کا اثر تھا کہ نہ صرف راتوں کی عیاشی کو چھوڑا بلکہ دی راتیں اب عبادت الہی میں صرف ہونے لگیں۔ مگر ان کا انقلاب جو کیلئے یورپ میں بال اور سینا اور پھیٹھ کو دور کر کے کوئی انہیں نہج خواں بنائے کا خیال دل میں لاسکتا ہو یہی وہ معجزہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب میں کر کے دکھایا۔ اس سے بڑھ کر کچھ شخص کے منہاں اب اللہ ہوئے کا کیا ثبوت ہو سکتا ہے وہ شراب پیکر عیاشی کرتے تھے اور شراب اور عیاشی چھڑا کر محبت الہی کی ایسی شراب پلائی اور سقاہم دہام شہا باطلو (اے ساری ساری رات عبادت الہی میں صرف کرتے تھے کہاں سے کہاں پہنچایا۔

۲۴۰ احادیث معاصی میں خرچ کرنا۔ قنوت طاعت میں خرچ کرنے سے رکنا تو اہم وسط و عدل ہے (د) اسی لئے توام یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی طاعت میں خرچ کریں اور اسکے عمار میں خرچ کرنے سے رک جائیں پہلی حالت یہ تھی کہ عیسا رسوم در و لاج میں۔ نمونہ کیلئے عیاشی میں سب کچھ بھی نسا دیتے تھے۔ یکسو غریبوں پر نیک کاموں میں جہاں نام نہ ہو بھل کر دیتے تھے۔ آج بھی مسلمانوں کی یہی حالت ہے۔ غریب آدمی جو رسم در و لاج کے ماتحت اور نمونہ کیلئے خرچ کر کے لگتا ہے تو مکان اور جائیداد بیچ کر سود پر دہا لیکر بھی ادا کر کے خرچ کرنا میرے امیر آدمی سے فی سبیل اللہ خرچ کر کے کیلئے کہو جہاں نمونہ ہو تو ایسا ظاہر کرتا ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی غریب آدمی نہیں۔ اہل تو خرچ ہوتا ہی ہے اس خرچ کو حالت اعتدال میں لانا ہی سب سے مشکل کام ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توت قدسی نے اس خوبی کو پیدا کر کے تو ہم کی طاعت کو برحق لگا دیا۔

معاصی میں خرچ کرنے
کا طاعت میں خرچ
کرنا سکھایا

٤٨ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا يَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ

اور وہ جراثید کے ساتھ دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی جان کو جسے اس نے خوام کیا ہو قتل نہیں کرتے سوائے اس کے کہ انسان

٢٩ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا يُضْعَفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَ

اور نہ نہا کرتے ہیں اور جو کوئی ایسا کرے وہ اپنے گناہ کی سزا پائے گا۔ ۲۳۹ اس کیلئے قیامت کے دن دو جہنم عذاب ہوگا اور

يَخْلُدُ فِيهَا نَارُ الْآزْمِنَةِ فَتُمْرَعُ غَمَاضُهَا وَأُولَئِكَ يَدْعُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسْبُ

وہ اسپین واپس ہو کر رہ گیا مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے عمل کا رٹا تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو انصاف ٹھیکوں میں بدل دے گا

١٠ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا

وہ شیخنے والا رحم کرینا لای ۳۹۷ اور جو توبہ کرتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے تودہ اللہ کی طرف (اچھا) رجوع کرتا مواجہ کرتا ہے

۲۳ام

۲۳۹۶ انام۔ اور انام کے ایک ہی معنی ہیں مثلاً اور بیاں عذاب کو انام کہا ہے اسلئے کہ اس کی وجہ سے عذاب آتا ہے اور یہ بھی

معنی ہو گئے ہیں کہ ان باتوں کا ارتکاب دوسرے گناہوں کے ارتکاب میں مبتلا کر دے گا (غ)، اور اتنا ہم بمعنی عفویت یا جہلۃً اثم بھی آتا ہے۔

یہاں ان تین باتوں کا ذکر کیا ہے جن میں عرب سب سے بڑھ کر مبتلا تھے اور جن کی وجہ سے وہ نہایت ذلت کی حالت میں گرے ہوئے

تھے یعنی شرک قبل زنا۔ شرک کی حالت تو یہ تھی کہ بن نرائے شہروں درختوں جانوروں تک کی پرستش کرنے تھے اور بت پرستی کی تو کوئی انتہا

ہی نہ ملتی ہر قبیلہ اپنا علیحدہ بت رکھتا تھا۔ تین سو ساٹھ بت خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے تھے۔ کوئی کام نہ کرتے تھے جب تک خال نہ لیتے

تھے۔ اس کی بجائے کیسی تو حید پھیلائی کہ کسی چیز کو خدا کا شریک نہ چھوڑا بلکہ آخری مرتبہ کمال توحید کا کہ حرص و ہوا کے اتباع سے انسان

نچکھی مے کرا دیا اور توجہ کی آگ ان کے سینوں میں ایسی مشتعل ہوئی کہ اس کے پھیلانے کیلئے دنیا کے کناروں تک چلے گئے اور کوئی تخفیف

خدا کی راہ میں انہیں تکلیف معلوم نہ ہوئی۔ قتل کی یہ حالت تھی کہ انسان کی زندگی کی قدر چڑپا کے برابر بھی نہ تھی۔ اوسنے اپنے باپوں پر

ایک دوسرے کو قتل کر دینا معمولی کام تھا۔ ذرا ذرا بات پر قوموں میں باہم جنگ جھڑپ تو سالہا سال تک ختم نہ ہوتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے انھاس قدسی نے اس بلا سے نجات دی۔ زنا کی کثرت کی یہ حالت تھی کہ علانیہ شعروں میں زنا کر کے برف خیز کرے اور زن و دم کے نیگے

تعلقات کو شعروں میں فخریہ بیان کرتے جس طرح آج اہل یوہوب بجائے شعروں کے مقبروں میں انہیں ظاہر کرتے ہیں اور فخر سے ایسی تصویر

سے اپنے کروں کو سجاتے ہیں اسی طرح اہل عرب غنچ شعروں سے اپنی مجلسوں کی رونق توڑھاتے تھے۔ اس توہم کو درست کرنا ایسا

ہی تھا جیسا آج ایک شخص اہل دور کے زمانہ کا رہی جھڑ کر ان میں وہ قوت پیدا کر دے کہ دوسرے کی پی کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ کھیر

یہ وہ کام تھا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی نے کیا۔

۲۳۹۶۔ برائوں کو شکسوں میں بدل دینے سے کہا کہ وہ یہ نہیں کہ اگر ایک شخص بھلے زنا کر تا رہا تو توہ سے زنا کا حکم عاوت لکھ

اور حاتم، جو بعض لوگوں نے ریاضی بھی کر کے نہیں گننا ظاہر ہے کہ کسے صورت میں دوست نہیں۔ حسدِ ثبات سے مراد یہاں یہی ہے کہ وہ

مالک سے راز کیا کہ تو قسم دے کہ اگر وہ (د) اور مطلب یہ کہ تو یہ راز نہ بتا دے کہ میری کہ جس کے لیے کہ اس حالت میں اس راز کو

اور یہ فطرت انسانی کا تقاضا ہے کہ جس طرح وہ اپنے آپ کو نگاہے و سوا خالات اس پر غالب آنے نہ دے وہ یہ جانتے ہیں کہ

شرک قتل زنا کی جگہ تو
 باہم محبت اور غرض بصر کا
 پیدا کرنا

وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ وَرَوُّا كُرَامًا ۝ وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ

اور وہ جو جھوٹ کو ہی نہیں دیتے اور جب لغو پر گزرتے ہیں بڑے گناہ پر گزرتے ہیں ۲۳۹۸ اور وہ کہ جب انہیں ان کے رب کی آیتیں نصیحت کی جاتی

لَمْ يَخْرُجُوا عَلَيْهَا غَضًا وَهُمْ عَمِيَّا ۝ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا

تو نہ پرچہ اور اندھے ہو کر نہیں گرتے اور وہ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں اپنی بیبیوں سے اور اپنی

ذُرِّيَّتِنَا قُوَّةً أَعْيُنَ ۝ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۝ أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْعَرْشَ بِمَا

اولاد سے انھوں کی راحت عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا ۲۳۹۹ انہیں بلند مقام بلایں یا جانیگا اسلئے کہ انہوں

صَبَرُوا وَيُلْقُونَ فِيهَا سَحَابًا مَسْكًا ۝ خَلِيلِينَ فِيهَا حَسَنَتْ مُسْتَقَرًّا

صبر کیا اور اس میں انہیں دعا اور سلامتی ملے گی اسی میں رہینگے اچھی قرار گاہ اور ٹھکانے کی

مَقَامًا ۝ قُلْ مَا يَعْبُورُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَوَالًا

جگہ سے کہو میرا رب تمہاری کچھ پروا نہیں کرنا اگر تمہاری دعا نہ ہو سو تم نے جھٹلایا پس اس کی نرا تمہارے لازم حال ہوگی ۲۴۰۰

۲۳۹۸ اَمَّا بِاللَّغْوِ فَمَا كُنَّا لِنَعْنِيَنَّكُمْ ۝ وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ وَرَوُّوا كُرَامًا

شغل پاتے ہیں تو انکے ساتھ شامل نہیں ہوتے (غ) خاص خاص آدمیوں کو چھوڑ کر عام حالت اہل عرب کی یہی تھی کہ انہیں جھوٹ کی کچھ پروا

نہ تھی۔ وقت ضرورت جھوٹے معاہدے بھی کر لیتے تھے منافقوں کا کتنا بڑا گروہ تھا جو جھوٹ فتنیں کھاکر اپنے مسلمان ہونے کا یقین دلاتے

تھے انکی جگہ ایسی صداقت کی محبت پیدا کی کہ جو روایت صحیح طور پر صحابی تک پہنچ جائے وہ جھوٹی نہیں اور لوگوں کیوں اور لغو شغل میں مبتلا

توم کو ایسے مفید کاموں میں لگا پا کہ نہ صرف نیکی میں ہی دنیا کے رہبر ہوتے بلکہ ہر قسم کے علوم میں بھی کمال حاصل کیا اور حق کے ساتھ نظر و

ملکی کو کمال تک پہنچایا +

۲۳۹۹ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَٰؤُلَاءِ ۖ هُمْ يَسْمَعُونَ كَلِمًا مِّنْ رَّبِّهِمْ يُعْلِمُونَ ۚ

متقیوں کے امام نہیں یعنی جو لوگ ہم سے تعلق رکھتے ہیں وہ بھی ہمارے منہ کو دیکھ کر متقی نہیں +

۲۴۰۰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَٰؤُلَاءِ ۖ هُمْ يَسْمَعُونَ كَلِمًا مِّنْ رَّبِّهِمْ يُعْلِمُونَ ۚ

یہاں بتایا کہ ان جس قدر اپنا شوق خدا سے پیدا کرتا ہو اسی قدر اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسکی عزت ہوتی ہو ورنہ مخلوق تو ہمارے

بھی ہیں۔ اسی تعلق باللہ کی طرف انہیں بلا یا گیا تو انہوں نے تکذیب کی پس جب وہ عزت کے مقام کی طرف نہیں آتے تو فرمان کا دور

پہلو صاف کاٹ دی وہ اگر سرے کا اسلئے کہ فرقان یہی ہو کہ نیکیوں کو بلند مقام پر پہنچا یا جائے اور بدوں کو جہی کی سزا دی جائے تاکہ وہ

میں کھلا کھلا فرق نظر آجائے اسلئے انہوں کی حالت کا ذکر کر کے اور یہ بتا کر کہ وہ کس ذلیل حالت سے نکل کر بلند مقام پر پہنچے

ہیں اب مکذبین کا ذکر کیا ہو کہ ان پر سزا آئے گی +

جھوٹ کی جگہ پر اور
بجائے مفید کام میں لگا

اتفاق کا حال تیر

عبارت

مکذبین کی ذمہ

سورة الشعراء مائة وستة وعشرون اية الحمد لله

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله وحده والحمد لله وحده والحمد لله وحده

اس سورت کا نام الشعراء ہے اور اس میں گیارہ رکوع اور ۲۶ آیتیں ہیں اور اس کا یہ نام اس کے آخری رکوع نام سے لیا گیا ہے جہاں اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ قرآن امدتِ عالی کی طرف سے وحی ہر جس طرح پہلے انبیاء کو وحی ہوئی اس بات کی تردید کی کہ یہ کہانت ہو یا شاعری ہے اور بتایا ہے کہ شعراء کی عام حالت کیسی ہوتی ہے اسی مناسبت سے اس کا نام الشعراء ہے۔

پہلے رکوع میں اس بات کا ذکر کر کے کہ آنحضرت صلعم کو کس قدر غم سے دوچار تھا کہ لوگ ایمان نہیں لاتے بتایا ہے کہ اسلام خیر کا سیلاب ہو گا اور لوگ اسلام لے آئیں گے اور یہ ذکر شروع سورت میں مقطعات میں حضرت موسیٰ کی وحی کی طرف اشارہ کیا گیا تھا اسلئے اسلام کی کامیابی کے متعلق آنحضرت صلعم کو تسلی دیکر پھر انبیاء کا ذکر بطور مثال کیا ہے ان میں مقدم حضرت موسیٰ کے ذکر کیا ہے اور یہ ذکر دو حصوں میں ہے اور چوتھے رکوع میں چلتا ہے پانچویں رکوع میں حضرت ابراہیم کا ذکر کیا ہے کہ وہ حضرت موسیٰ کے بعد صلعم کے جدا جدا ہیں۔ اور ہر دو واسطے یعنی سلسلہ موسوی اور سلسلہ محمدی انیس سے چلتے ہیں اسکے بعد تاریخی ترتیب چھٹے رکوع میں حضرت نوح کا ساتویں میں حضرت ہود کا آٹھویں میں حضرت صالح کا۔ نویں میں حضرت لوط کا۔ دسویں میں حضرت شعیب کا ذکر ہے اور گیارہویں رکوع میں بتایا ہے کہ قرآن مجاہد ائمہ وحی ہے اور یہ کہ ان یا شاعر کا کلام نہیں ہو سکتا۔

اس سورت اور اسکے بعد کی دو سورتوں کا مضمون قریباً ملتا جلتا ہے تینوں میں زیادہ تر توجہ حضرت موسیٰ کے حالات یعنی تعلق سلسلہ موسوی کی طرف ملائی ہے اور گویہ کہ تینوں سورتوں میں کیا نہیں مگر تینوں میں حضرت موسیٰ کے ذکر کا خاتمہ فرعون کے غرق ہونے پر کیا ہے اور یہ حضرت موسیٰ کا فرقان تھا یوں سورہ فرقان کے بعد فرقان موسیٰ کا ذکر کیا ہے اور اس میں بھی اصل مقصود نبی کریم صلعم کی کامیابی کا ذکر ہے یہ کہ یہ حضرت موسیٰ سے آپ کو خاص مشابہت تھی جس کا ذکر تورات اور قرآن کریم دونوں میں صاف الفاظ میں ہے۔ چونکہ پہلی سورت یعنی فرقان میں ان باتوں کی طرف توجہ دلائی تھی جو قرآن کریم اپنے متبعین کے امداد پیدا کرتا ہے تو ان تینوں سورتوں میں سلسلہ موسوی کا ذکر کر کے یہ بتایا ہے کہ ضرور یہ کہ یہ پیغام حق دینا میں کامیاب ہو جس طرح حضرت موسیٰ کامیاب ہوئے اور مخالفین تباہ ہوئے جس طرح حضرت موسیٰ کے مخالف تباہ ہوئے بلکہ اس شدید مشابہت کے لحاظ سے جو حضرت موسیٰ کو آنحضرت صلعم سے ہو ضرور تھا کہ تاریخ اسرائیل کے واقعات تاریخ اسلام میں دہرائے جاتے اور ان تینوں سورتوں میں تاریخ اسرائیل کے انہی واقعات کا بالخصوص ذکر کیا ہے جو تاریخ اسلامی میں دہرائے جاتے واسطے تھے۔ چنانچہ اس سورت میں فرعون کے مقابلہ اور اس کی ہلاکت کو بالخصوص بیان کیا ہے سورہ النمل میں اس شان و شو کا ذکر کیا ہے جو آؤ کا سلسلہ اسرائیل کو ملی۔ سورہ القصص میں حضرت موسیٰ کی ہجرت کا ذکر ہے اور یہ تمام باتیں اسی طرح تاریخ اسلام میں دہرائی گئیں۔

یہ تینوں سورتیں ہیں اور غالباً مکہ کے آخری ایام کی ہیں۔ بالخصوص اس مجموعہ کی آخری سورت میں جو ہجرت کے زمانہ نزول بعد مکہ میں واپس لانے کا ذکر ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورتیں اس زمانہ کی ہیں جب ہجرت شروع ہو چکی ہے۔

ع
اسم کی ترقی کا سبب
کی پیشگی

طَسَمَ ۝ تِلْكَ آيَةُ الْكِتَابِ الْبَيِّنِ ۝ لَعَلَّكَ بَلِغٌ مِّنْ نَّفْسِكَ أَلَّا يَكُونُوا

طرسینا پر موسیٰ کی وحی پر غور کرو ۲۴۰۲ یہ کھول کر بیان کرنا ہی کتاب کی آیتیں ہیں شاید تو اپنے آپ کو لامک کر دینا کر دیا یا نہیں

مُؤْمِنِينَ ۝ إِن نُّنَادِرُكَ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْيُنُهُمْ لَهَا

لاۓ ۲۴۰۳ اگر ہم چاہیں ان پر آسمان سے ایک نشان اتاریں تو ان کی گردنیں اس کے سامنے

خَاضِعِينَ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمَنِ مُحْدَثٍ إِلَّا كَانُوا عَمَّاعِينَ ۝

جھک جائیں ۲۴۰۴ اور ان کے پاس جن کی طرف سے کوئی نئی نصیحت نہیں آتی مگر وہ اس سے منہ پھرنے والے ہوتے ہیں

فَقَدْ كَذَّبُوا فِئَتِيهِمْ أَنْبَأُوا مَا كَانُوا يَاسْتَرْزِعُونَ ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الْأَرْضِ

انہوں نے تو جھٹلا دیا پس ان کے پاس اس کی خبریں آجائیں گی جس سے وہ ہنسی کرتے تھے کیا انہوں نے زمین کی طرف نہیں دیکھا

طَسَمَ

۲۴۰۲ طَسَمَ - یہ تین سورتوں کا ایک مجموعہ یعنی سورہ شعراء اور قصص جو طسم سے شروع ہوتی ہیں اور نمل جو طس سے شروع ہوتی ہے محمد بن کعب کے ہر کھٹا سے مراد ذی الطول ہے اور ص سے قدا و ص اور م سے دجن (د) لیکن اگر اسے لای کا ان حروف کو قائم مقام سمجھا جائے تو ص اور م سے مراد سمیع اور علیم ہو سکتا ہے جو دو اسما اکثر اکٹھے آتے ہیں لیکن جب ان تینوں سورتوں کے مضمون پر غور کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ تینوں میں حضرت موسیٰ اور ان کے سلسلہ کی طرف خصوصاً توجہ دلائی ہو جس سے نبی کریم صلی علیہ وسلم کی صداقت پر دہشتی پڑتی ہے یعنی صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ وحی جو طرسینا پر موسیٰ پر نازل ہوئی قرآن کریم کی صورت میں ہے چنانچہ اس مضمون کو کھول کر اس مجموعہ کی آخری سورۃ القصص میں بیان کیا ہے اور اس کے پانچوں رکوع میں نہایت صفائی سے یہ ذکر کیا ہے اسلئے ان حروف میں اشارہ اسی وحی کی طرف معلوم ہوتا ہے جو طرسینا پر حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی اور طاسے مراد طورس سے مراد سینا ہے مراد موسیٰ ہے گو یا فرمایا ہے کہ اگر اس کتاب کی صداقت معلوم کرنا چاہتے ہو تو اس وحی پر غور کرو جو موسیٰ پر طرسینا پر نازل ہوئی +

مخالفین کی ملاکت
جسے آنحضرت صلی علیہ وسلم
کا علم

۲۴۰۳ یہ کوئی نذر کر کے بھیجا گیا ہے آپ کا فرض تھا کہ بتائے کہ بدی کا انجام دکھ رہی قرآن کریم میں بار بار سخت وعید نازل ہوتے تھے آپ ان کو اپنے فرض منصبی کے لحاظ سے پہنچاتے تھے مگر دل غم سے بھرا ہوا تھا اور آپ یہ بھی کہ کسی طرح پر ایمان لائیں اور نیک بنیں تاکہ عذاب ٹل جائے یہی آپ کی ترپ تھی جس سے آخر اس قوم کا سر اسلام کے سامنے جھکا دیا یہی خوشخبری ہے جو انکی آیت میں دی گئی ہے وہ آیت مخالفت کی کمریت کا ٹوٹ جانا تھا جبکہ بعد عرب کی گردنیں اسلام کے آگے جھک گئیں +

عناق

۲۴۰۴ عناق - عناق کی جمع پر گردن اسلئے معنی ہیں الزمنا طارۃ فی عنقه (نہی) ص ۱۳۱ (۱۳۱) فلفظ مسہا باللسوق فالاعناق (۱۳۲) اور اشرف قوم کو بھی عناق کہتے ہیں اور یہی معنی بیان ہیں (ع) اور یہ اسی طرح ہے جیسے وجوہ بٹے اور سونو کو کہتے ہیں اور شاید یہی وجہ ہے یعنی مراد اس سے اشرف قوم ہیں کہ عناق کیلئے خاضعین آیا ہے اور اگر عناق کے عام معنی بھی لے جائیں تو مراد بھی اصحاب عناق ہیں کیونکہ جب گردنیں جھکیں تو گردنوں والے ہی جھکے دل میں جریں بھی یہ قول مراد ہے کہ عناق کی مراد اس وقت خاضعین خضع (مصد رخصوع) کے معنی ہیں جھک گیا۔ فرمایا ہوا رہا اور خضع الموحد کے معنی ہیں عتیک کلام میں ملائت کا انداز اختیار کرنا اور ایسا انداز جس سے مرد کو عورت کی طرف رغبت پیدا ہو فلاخص بالقول فیطیع الذی فی قلبہ مرض (الاحزاب ۳۲)

خضع

۸ كَمْ اَبْنَتْ نَفْسُهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

اس میں ہم نے کتنے جہنم کے عہدہ جوڑے اکائے ہیں ۲۴۸۴ یقیناً اس میں نشان ہے اور ان میں سے اکثر ایمان

۹ مُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاَنَّ رَبَّكَ لَهٗوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاِذَا نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰى اَنْ

لانیوالے نہیں اور تیرا رب یقیناً وہی غالب رحیم کرنے والا ہے ۲۴۸۵ اور جب تیرے رب نے موسیٰ کو پکارا کہ

۱۱ اَنْتَ الْقَوْمَ الظَّالِمِيْنَ ۝ قَوْمٌ فِرْعَوْنٌ اَلَا يَتَّقُوْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ اَخَافُ

ظالم قوم کے پاس جا فرعون کی قوم (کے پاس) کیا وہ تقویٰ اختیار نہیں کریں گے اس کے سامنے میرے رب میں ڈرتا ہوں

۱۳ اَنْ يَّكُوْنُوْنَ ۝ وَيَصِيْقُ صَدْرِيْ لَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ لِّىْ هُرُوْنَ

کہ وہ مجھے بھلا دیں اور میرا سینہ تنگ ہو جائے اور میری زبان نہ چلے تو لاؤں کی طرف (میری دیکھنے) پناہ مانگ دو ۲۴۸۶

۱۵ وَلَهُمْ عَلٰى نَبِّىٍّ اَاْخَانٌ اَنْ يَقْتُلُوْنَ ۝ قَالَ كَلَّا فَاذْهَبْ اِلَيْنَا اِنَّا مَعَكُمْ

اور وہ میرے ذمے ایک قصور و حرکت ہیں سو میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھ کو قتل کریں ۲۴۸۷ کہا ہرگز نہیں سودوں ہمارے آیتوں کے ساتھ جاؤ

۱۶ مُسْتَمْعِنُوْنَ فَلْيَاْمُرْ فِرْعَوْنَ فَقُوْلًا اِنَّا اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ اٰسْرِىٓ

سننے والے ہیں سو فرعون کے پاس دو دون جاؤ اور کہو ہم ہمارے بھیجے ہوئے ہیں ۲۴۸۸ کہ ہمارے ساتھ ہی اسرئیل کو بھیج دے

۲۴۸۹ اَلْوَيْلُ لِمَنْ يَّهْتَفِ بِهٖ مِنْكُمْ ۝ يَوْمَ يَخْرُجُ الْاَشْيَءُ سَرَّاجًا ۝ وَيَخْرُجُ الْاَشْيَءُ سَرَّاجًا ۝ وَيَخْرُجُ الْاَشْيَءُ سَرَّاجًا ۝

اگلی آیت میں جو فرمایا کہ زمین میں جہنم کے ازواج پیدا کرنے میں بھی ایک نشان ہے تو وہ نشان صرف یہی نہیں کہ انسان کے اثرات

وہ اپنے آپ کو کیوں ذلیل کر رہا ہے بلکہ اس کی تہذیب و دوسری جگہ فراموشی و من کل شئ خلقنا زوجین لعلکما تدان علیہما واک

اللہ والذین یثبٹہ ۵۰ یعنی جب ہر چیز کے ازواج ہیں یہاں تک کہ سلا و راہض بھی دوزخ میں جیسا کہ وہیں فرمایا ہے تو انسان

کے اندر جو قوی دیگر حیوانات سے بڑھ کر رکھ گئے ہیں ان کا نشو و نما صحیح طریق پر بغیر کسی زوج سے تعلق کے کیونکر ہو سکتا ہے اور اس سرت

میں یہ تعلق بامشور جو انسان کے قوائے روحانی کی نشو و نما کرتا ہے یہی وہ نشان ہے جس کی طرف یہاں اشارہ کیا ہے۔ اور اسی لئے

انکے رکوع میں انبیاء کا ذکر کر کے جو تعلق بامشور پیدا کرتے ہیں اور ان کی کامیابی کا ذکر کر کے یہ لفظ ہر بار دہراتے ہیں +

۲۴۹۰ اِنَّ دَرَجَاتٍ لَّهٗ فَاِذَا دَعَا اِلٰى فِرْعَوْنَ فَقُوْلًا اِنَّا اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ اٰسْرِىٓ

رسول اللہ صلعم کو کتنی دی ہے کہ آپ ان لوگوں کیلئے زیادہ غم نہ کریں اللہ تعالیٰ غلبہ کے بعد ان سے رحم کا معاملہ کرے گا +

۲۴۹۱ اِنْ يَّطْلُقِ طَلَقًا لَّسَانَ نَضِيغٌ كَمَا تَكُوْنُ اَنْفُسُ الْاَنْفُسِ ۝ اِنْ يَّطْلُقِ طَلَقًا لَّسَانَ نَضِيغٌ كَمَا تَكُوْنُ اَنْفُسُ الْاَنْفُسِ ۝

۲۴۹۲ اِنْ يَّطْلُقِ طَلَقًا لَّسَانَ نَضِيغٌ كَمَا تَكُوْنُ اَنْفُسُ الْاَنْفُسِ ۝ اِنْ يَّطْلُقِ طَلَقًا لَّسَانَ نَضِيغٌ كَمَا تَكُوْنُ اَنْفُسُ الْاَنْفُسِ ۝

ان کا دعویٰ میرے خلاف ایسا ہے +

۲۴۹۳ دوسری جگہ ہر انا رسول ربک (ظہ - ۷۴) بیان دیا ہے اختیار کیا ہے یعنی ہم سے ہر ایک رسول ہر اور رسول کا استعمال

۲۴۸۶
نشت برستی اور فرعون
کے قصور

کہا یہ
ہر چیز کے ازواج پیدا کرنے
میں نشان

غافلین کے غلبہ کی بجائے
کے بعد رحم کی خوشخبری

طلاق - انطلاق

۲۱. قَالَ لَئِنْ أَخَذْتُ بِالْغَايِرِ لَأَجْعَلَكَ مِنَ الْمَنُجَرَّبِينَ ۚ قَالَ أَوْ لَوْ

دفعوں! کہا اگر تو میرے سوا کوئی دوسرا معبود بنائے گا میں یقیناً تجھے قیدروں میں سے بنا دوں گا کہا بھلا اگر میں

۲۲. جَعَلْتُكَ شَيْئًا مُّبِينًا ۚ قَالَ فَأَبِئْ بِهَ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِينَ ۚ فَلَقِيَ

تیرے پاس کوئی کھلی چیز ہے آؤں؟ کہا تو وہ آے اگر تو سچوں میں سے ہے پس اپنا

۲۳. عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ۚ وَنَزَّيْدُهَا إِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنُّظُورِ ۚ قَالَ

عصا ڈالا تو وہ ناکاں دکھلا اور ڈھٹھا ۱۲۲ اور اپنا ہاتھ نکالا تو وہ دیکھنے والوں کیلئے سفید تھا دفعوں اپنے

۲۴

حضرت موسیٰ اور ساجد
کا عقاب

۳۵. لِلْمَلَأَحَوْلَةِ إِنَّ هَٰذَا السَّحَرُ عَلِيمٌ ۚ يَرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ مِّنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِ

اور دُر کے سرداروں کو کہا یہ علم والا جادو گر ہے چاہتا ہے کہ اپنے جادو سے تمہیں تمہارے ملک سے نکال دے

۳۶. فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ۚ قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَأَبْعَثْ فِي الْمَدَائِنِ خَشِيرًا يَأْتُواكَ

سہم کیا حکم دیتے ہو انہوں نے کہا اسے اور اس کے بھائی کو ہمت دے اور شہروں میں نفیاب بھیجے وہ ہر ایک

۳۷. بِكُلِّ سِحْرٍ عَلِيمٌ ۚ فَجَمَعَ السَّحَرَةُ لَيْقَاتٍ يَوْمَ مَعْلُومٍ ۚ وَقِيلَ لِلنَّاسِ هَلْ أَنْتُمْ

علم والے جادو گر کہتے ہو اچھا تم سب جادو گر ایک مقرر دن کے وعدے پر جمع ہوئے اور لوگوں کو کہا گیا کیا تم

۳۸. مُّجْتَمِعُونَ ۚ لَعَلْنَا نَبْنِي السَّحَرَةَ إِنْ كَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ۚ فَلَمَّاجَاءَ السَّحَرَةُ قَالُوا

جمع ہوئے شاید ہم جادو گردوں کی پیروی کریں اگر وہ غالب ہوں سب جادو گر آئے انہوں نے فرمایا

۳۹. لِفِرْعَوْنَ إِنْ كُنَّا لِأَجْرٍ إِنْ كُنَّا خِئْلُ الْغَالِبِينَ ۚ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ إِذَا لَئِنَ الْمُتَّقِينَ

سے کہا کیا ہمارے لئے کچھ اجر ہے اگر ہم غالب رہیں کہا ہاں اور تم میں صورت میں متقوں میں سے ہوئے

۴۰. قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰ ائْتُوا مَا أَنْتُمْ مُّلقُونَ ۚ فَالْقَوَا إِجَابًا لَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوا بِعِزَّةِ

موسے نے ان سے کہا ڈالو جو تم ڈالنے والے ہو سوا انہوں نے اپنی رسیاں اور لٹکیاں ڈالیں کہا دفعوں کی عزت

۴۱. فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ الْغَالِبُونَ ۚ فَالْقَىٰ مُوسَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ۚ

کی قسم ہم ضرور غالب ہونگے تب موسیٰ نے اپنا عصا ڈالا سونا کہاں وہ ٹکٹھے لگا جو وہ جھوٹ بنا رہے تھے۔

فَأُتِيَ السَّحَرَةُ سِجِّينَ ۖ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۚ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۙ

پس جادوگر سجدہ کرتے ہوئے گئے۔ انہوں نے کہا ہم جانوں کے رب پر ایمان لاتے ہوئے اور ہارون کے رب پر

قَالَ آمَنُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ أَدْنَا لَكُمْ ۚ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْا

فرعونؑ، کہا تم اس پر ایمان لاتے قبل اس کے کہ میں تم سے اجازت دوں یقیناً یہ تمہارا بڑا بھروسہ تھا جس نے تمہیں جادو سکھا یا ہے سو تم

تَعْلَمُونَ ۚ لَا قِطْعَنَ لِيَدَيْكُمْ وَأَجْلُكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَلَا وَصَلَتَكُمْ

جان لوگے میں تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں مخالف طرفوں سے کاٹ دوں گا اور میں تم سے کب وصلب

أَجْمَعِينَ ۚ قَالُوا لَا صَبِيرَ إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنْقَلِبُونَ ۚ إِنَّا نَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لَنَا

ویدونگا۔ انہوں نے کہا کچھ ہرج نہیں ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں ۲۴۱۲ ہم آندہ دیکھتے ہیں کہ ہمارا رب

رَبَّنَا خَطِئْنَا أَكْثَرَ الْأَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِيَادِي ۙ

ہماری خطائیں ہیں مجھ سے کہ ہم پہلے ایمان لا کر آئے ہیں اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ راتوں رات میرے بندوں کے جا

إِنَّكُمْ مُّتَّبِعُونَ ۚ فَارْسَلْ فِرْعَوْنَ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ۚ إِنَّ هَؤُلَاءِ

کیونکہ تمہارا پیچھا کیا جائیگا تو فرعون نے شہروں میں نقيب بھیج کر یہ بھڑکڑی سی

لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ ۚ وَإِنَّهُمْ لَنَا لَغَائِظُونَ ۚ وَإِنَّا لَجَمِيعُ حَذِرُونَ ۙ

ذلیل جماعت ہے ۲۴۱۳ اور وہ ہمیں غصہ میں لائیں گے ہیں اور ہم ایک محتاط جماعت ہیں ۲۴۱۴

۲۴۱۲۔ صبر۔ کے معنی صبر میں دعا، ان تمام امور پر پہلے مفصل بحث کر چکی ہے +

۲۴۱۳۔ شہادۃ۔ ایک منقطع ہوتی ہوئی جماعت (غ) یا بھڑکڑی جماعت اور ثیاب شہادۃم پرانے پٹھے ہوئے کپڑوں کو کہتے ہیں (د)،

(شہادۃم جمع شہادۃ ہو، اور کہا گیا ہے کہ شہادۃ سفلہ یا خیس لوگوں کو کہتے ہیں (د) اور چونکہ قلیل کا لفظ موجود ہے اسلئے یہی آخری

معنی ٹھیک معلوم ہوتے ہیں اور ثیاب شہادۃم کا محاورہ انکی تائید کرتا ہے +

۲۴۱۴۔ جمیع یجمع۔ اور جمیع اور جماعت کے ایک ہی معنی ہیں۔ سب کے سب +

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فرعون نے بنی اسرائیل کو باطل تباہ کر دینے کی ٹھان لی تھی اسی لئے وہ کہتا ہے کہ ہم محتاط لوگ ہیں بنی

قبل اسکے کہ بنی اسرائیل ہماری برابری کا دعویٰ کریں اور مغربین عایش ہیں ان کا کام تمام کر دینا چاہئے۔ دوسری جگہ فرعون فرعون

وہا مان وجنودھما کہ ہم ماما کا نوا ایجن دون (القصص۔ ۶) غصہ دلانے سے مراد یہ ہے کہ ہم بڑے لوگ ہیں یہ ایک ماتحت اور

ذلیل قوم جو کہ جب جاری برابری کا دعویٰ کرتے ہیں تو ہمیں فضا تا ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ یہاں وحی کا ذکر ہے تو وہی اور چہرے

اور بنی اسرائیل کا مصر سے نکلنا اور چیز یہ یہ مطلب نہیں کہ بنی اسرائیل مصر سے نکل پڑے تو فرعون نے شہروں میں نقيب بھیجے۔ بلکہ

ع

حضرت علیؑ اور بنی اسرائیل فرعون سے نجات

صبر

شہادۃ

جمع

فرعون کا بنی اسرائیل سے تباہ کر دینا کا آخری فیصلہ

فَأُخْرِجْنَاهُمْ مِنْ جَنَّتِ وَيُؤْمِنُونَ وَكُنُوزٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ۚ كَذَلِكَ وَأَوْرَثْنَاهَا

سرم نے انہیں باغوں اور چشموں سے نکال دیا اور خزانوں اور عزت کے مقام سے اسی طرح (کیا) اور ان چیزوں کا وارث

سنی اسرائیل کو کرو یا ۲۴۱ سو انہوں نے سوچ نکلے انہا پر سچا کیا پس جب دونوں جماعتوں نے ایک دہرے کو دیکھا تو سنی اسرائیل کے

سنی اسرائیل کو کرو یا ۲۴۱ سو انہوں نے سوچ نکلے انہا پر سچا کیا پس جب دونوں جماعتوں نے ایک دہرے کو دیکھا تو سنی اسرائیل کے

۞ إِنَّا لَمُدُّرُكُونَ ۝ قَالَ كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ ۝ فَأَوَجَدْنَا إِلَى الْمُثَنَّى

ہم یقیناً پکڑے گئے (موسیٰ نے) کہا ہرگز نہیں میرے ساتھ میرا بچہ وہ مجھے رستہ دکھائیگا سو ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی

٢٦ اِنْ اَضْرَبْ بِعَصَاكَ الْبَحْرَ وَانْفَلَقَ فَمَا كَانَ كُلُّ فَرَقٍ كَالطُّودِ الْعَظِيمِ ۚ وَ

کہ اپنے عصا سے سمندر کو مار پس وہ پھٹ گیا اور ہر ایک فریق ایک بڑے تودہ کی طرح تھا **۱۱۱۱** اور

٢٥
٢٦ اَلْاِنْفَاتِرَ الْاٰخِرِيْنَ ۝ وَاٰتَيْنَا مُوسٰى مِنْ مَّعَّةِ اٰجِمِعِيْنَ ۝ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخِرِيْنَ ۝

وہی ہم دوسروں کو قریب آئے اور ہم نے موسیٰ کو اور جو اسکے ساتھ تھے ان سب کو نجات دی پھر ہم نے دوسروں کو غرق کر دیا

٦٦ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ

یقیناً اس میں نشانِ ہر امران میں سے اکثر ایمان لائے ہوئے نہیں اور تیرا ب یقیناً وہی غالب رحم کرنا والا ہے

مطلب صرف اس قدر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو بذریعہ وحی پہلے سے اطلاع دیدی تھی کہ اب فرعون ایسا کام کرے گا جس کو سائے اس کے کوئی امرا شیل کو رات کو پوشیدہ طور پر خیال لیا جائے گا اور چارہ نہیں ہے۔

۲۲۱۵ اور تھانے مراد ہے کہ باغوں اور خانوں کا وارث۔ یہ فرغوں کے باغوں اور خانوں کا۔ اسنے کہ جب وہ غلامی سے نکلا
 آزاد ہو گئے تو باغ اور خانے اور عزت کا مقام مل گیا۔ اور بعض نے یہ مراد لی کہ حضرت سلیمان کے زمانہ میں مصر پر ہرش تاقص
 ہوا

۱۴۱۱ھ ضابطہ بصرہ کے مکتبہ خلیفہ دیکھو ضابطہ بصرہ الحیدر علیہ علاوہ اس مکتبہ سے جو ترجمہ بنی ہوئے ہیں یہ بھی بنی ہوئے ہیں

فی الجہ پیمسا (ظہ ۷۷) +
انفق کے لئے دیکھو ص ۳۷ اوصاف کے نمودار جوئے پر بھی خلق و لا حائما ہو کر کیونکہ تا یہاں کی سے روشنی الگ ہو جاتی ہے جس سے رکاوٹ

یہی ہر کہ بانی سٹ کر بھیجے ہو گیا +
 خرقہ، خرقہ، ایک ہونے ہوئے کے لئے کو کہا جاتا ہے اور خرقہ اس جماعت کو جو باقی لوگوں سے الگ ہو جائے (غلام)

حقائق کے متفقہ تسلیم یہی اصل لوگوں کے ایک گروہ کو بھی کہتے ہیں (د)، اور حقائق بھی اس جماعت کو کہتے ہیں جو دوسروں سے الگ ہو
 حقائق فی الخلق وفاق فی السعد (الشیوری: ۴۲) +

طور طود بٹے پہاڑ کو بھی کہتے ہیں اور پشتہ یا تودہ کو بھی اور ایک شعر میں اونٹوں کی کونٹوں کو اطواہد کہا گیا ہے مردل، اوطی

حضرت ابراہیم

وَأَنلَّ عَيْنَهُمُ نَبَأَ بَرُهِيمَ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ۖ قَالُوا نَعْبُدُ

اور ان پر ابراہیم کی خبر پڑھ ۱۳۹۱ جب اس نے اپنے بزرگ اور اپنی قوم سے کہا تم کدو پوجتے ہو اسوں کا ہم ہیں کہ

أَصْنَامًا فَظَلُّوا لَهَا عَرِيفِينَ ۖ قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ ۖ أَوْ

پوجتے ہیں اور اسی کی عبادت میں لگے رہیں گے کہا کیا یہ تمہاری بات سنتے ہیں جب تم پکار رہے ہو یا

يَنْفَعُكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ۖ قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَلِكَ يَفْعَلُونَ ۖ

تو میں خائفہ پوچھتا ہوں یہ نقصان دیکھتے ہیں انہوں نے کہا بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسا ہی کرتے پایا

قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ۖ أَنْتُمْ وَأَبَاؤُكُمْ الْأَقْدَمُونَ ۖ فَإِنَّكُمْ عَدُوٌّ

کہا کیا تم دیکھتے ہو کہ جن کی تم عبادت کرتے ہو تم اور تمہارے پہلے باپ دادا تو وہ میرے لئے

لِي ۖ أَرَأَيْتُمْ لِي الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ ۖ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ۖ

دشمن میں لیکن جانو نگار! یہاں نہیں ۱۳۹۲ وہ جس نے پیدا کیا پھر وہی بھی ہدایت دینا کر رہا ہے اور وہ بھی کھانا پانی اور کچھ پلاتا کر رہا

کاڑا ہونا طوطہ ہونے کے لحاظ سے تو سب پہاڑوں میں بڑا ہونا مراد نہیں دینا +

اور دستوں کو جہاں
بے نیا ہو

سمندر میں حضرت موسیٰ کو رستہ ملنے کے متعلق مفصل ۱۳۹۱ میں بیان ہو چکا ہے۔ یہاں سے مفسرین نے بارہ رستے نکالے ہیں حالانکہ

یہاں بارہ کا ذکر نہیں کسی حدیث میں ہے اور کل فرق سے مراد پانی کے ٹکھاتے بھی ہو سکتے ہیں اور دونوں فریق باجائیں بھی ہو سکتی ہیں

اور اس دوسری صورت میں مراد یہ ہوگی کہ فرعون کے پیچھے پیچھے بنی اسرائیل سمندر کو عبور کر گئے اور سمندر کے دونوں کناروں پر یہ دونوں

جائیں رہے تو وہ کی طرح نظر آئے لگیں اور انھیں انھیں الاخرین سے معلوم ہوتا ہے کہ آخر فرعون نے وہی رستہ لیا جس پر بنی اسرائیل چلے

گئے۔ بنوین ہونا پارٹ کی لاف میں میں نے ایک واقعہ پڑھا ہے بعینہ یہ قنازم کے اسی مقام پر چب جوار بھالے کی وجہ سے سمندر کی

تہا ہوا تھا۔ عرب آج تک قریب بنوین اپنے ساتھیوں سمیت داخل ہوا اور ہزار کی شریعت ہوئی پھر پانی چڑھنا شروع ہوا یہاں تک کہ رستہ

منا حال ہو گیا آخر بنوین نے عیاروں طرف متوجہ ہوا وہاں کے اور جدھر جدھر پانی گرا ہوتا گیا اس طرف سے بھاگ کر اس جانب کا رخ

کیا جدھر پانی لم ہو چکا گیا اگر یہ تجویز نہ سوچتی تو شکر سمیت غرق ہو جاتا۔ ہوسنا ہے کہ جو شوق تھا اب میں فرعون نے چڑھاؤ کے وقت کا فیصلہ

نکلیا ہوا ہو سکتا ہے کہ حضرت موسیٰ کیلئے بجاڑی طرز پر سمندر سے رستہ دیدیا اور فرعونی دلوں غرق ہو گئے +

۱۳۹۱ اس سورت میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم کا ذکر کیا گیا کیونکہ اصل مقصد وہی ہے جیسا کہ طہم کی تشریح میں دکھایا گیا ہے اس کے بعد

حضرت ابراہیم کا ذکر اس لئے کہ حضرت ابراہیم میں حضرت موسیٰ اور حضرت سلیم علیہ السلام کے بعد چننا انبیاء کا ذکر کیا جو عیسائی اور

آئے جملہ دشمنوں کو ناکہ کیا گیا اور وہ ترتیب تائیدی سے ہے یعنی اول نوح۔ پھر ہود۔ پھر صالح۔ پھر لوط۔ پھر شعیب +

۱۳۹۲ حضرت ابراہیم کا بنوں نو دشمن کہنا اس لحاظ سے تھا کہ وہ بت پرستی کو مٹانے آئے تھے +

۸۸ وَإِذْ أَوْصَيْتُ مَوْسَىٰ تَفِينٌ ۖ وَالَّذِي يُؤْمِنُ بِمُحَمَّدٍ ۖ وَالَّذِي أَطْعَمَ الْأَنْفُسَ

۱۔ جب میں ہماروں پر وہ مجھے شفا دیتا ہوں اور وہ جو مجھے ماریگا مجھے زندہ کرے گا اور وہ جو میں اُمید رکھتا ہوں کہ میری

۸۹ لِيُخَلِّقَنِي يَوْمَ الدِّينِ رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَارْحَمْنِي بِالصَّالِحِينَ ۖ وَاجْعَلْ لِي

خطائیں جزا دہنے کے دن معاف کر دے ۲۴۱۹ میرے رب مجھے حکمت عطا فرما اور مجھ کو صالح لوگوں کے ساتھ ملا اور میرے لئے چھوٹا

۹۰ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ۖ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ۖ وَاعْفُ

میں سچائی کا ذکر چھوڑ ۲۴۲۰ اور مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں کر اور میرے بڑے

۹۱ إِلَهِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ الصَّالِحِينَ ۖ وَلَا تَخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ۖ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ

کو مدد فرما وہ گمراہوں میں سے ہے ۱۔ اور مجھے اس دن رسوا نہ کیج چرچن لوگ اٹھائے جائیں جس دن ان کو بچنے

۹۲ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ۖ الْأَمْنُ إِلَى اللَّهِ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۖ وَأَنْفَعَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ ۖ

نہ دیکھا اور نہ بیٹے سوائے اسکے جو سلامتی والے دل کے ساتھ اللہ کے حضور آئے ۲۴۲۱ اور جنت متقیوں کیلئے یہ کیا جائیگا

۹۳ وَبَرَزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَوِينَ ۖ وَقِيلَ لَهُمْ إِنَّمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ

اور دھوکہ گمراہوں کیلئے ظاہر کیا جائے گا ۱۔ اور انہیں کہا جائیگا وہ کہاں ہیں جن کی تہجدات کرتے تھے اللہ کو چھوڑ کر

۹۴ هَلْ يَنْصُرُونَكُمْ أَوْ يَنْقُصُونَ ۖ فَبُكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ وَجُودٌ

کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا نقصان پہنچا سکتے ہیں تو وہ اور مکرار کرنے والے اس میں ادھم سے منہ ڈال جائیگے ۲۴۲۲ اور پھر

۹۵ إِبْلِيسَ اجْعَلْ قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ۖ تَاللَّهِ إِنْ كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۖ

شکر کے سب کہیں گے اور وہ اس میں ایک دوسرے جھڑپ کر رہے ہونگے اللہ کی قسم ہم یقیناً گمراہی میں تھے

۲۴۱۹ حلیۃ کا لفظ وسیع ہے دیکھو ۱۵ بھر کرم غلطی ہو جاتے وہ بھی اس میں داخل ہو حالانکہ وہ گناہ نہیں اس قسم کی غلطی

دنیا کے سنا فی نہیں بلکہ تقاضائے بشریت ہے ۱۰۔ اسی معنی میں حضرت مسیح صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا تو مجھے نیک کیوں کہتا ہو نیک سوائے خدا کے کوئی نہیں

کہہ سکے ہر بشر سے غلطی ہو سکتی ہے +

۲۴۲۱ اخیرین سے مراد یہاں بعض کے نزدیک آخری امت ہے (درد) یعنی خاتم النبیین کی امت جبکہ بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔ درود شریف

میں حضرت ابراہیم کا ذکر اسی طرف اشارہ کرتا ہے +

۲۴۲۲ سلیم تمام آفات باطنی سے محفوظ مطلب یہ ہے کہ انسان کے بچاؤ اور نجات کیلئے مال اور دلاویز کام نہیں آئیگا مگر قلب سلیم کا کام آئیگا +

۲۴۲۳ کہیں کہیں کتب کسی چیز کا منہ بدل کر انہیں نفی کرنا ہر نفی و جہم فی النار واللعن ۱۰۔ اور ان باب یہ ہے کہ عمل پر کسی شخص کا منہ دوندھا ہے

سلیم

کتب یکجہت

اِذْ نَسُوا لَكُمْ رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝ وَمَا ضَلَّنا اِلَّا الْجُرْمُونَ ۝ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ ۝ ۱۰۹

جب ہم تمہیں جاننے کے برابر کرتے تھے ۱۰۹۲۳۳ اور ہمیں سوائے جرم کے اور کسی گمراہ نہیں کیا پس ہمارے لئے کوئی سفارش کرنے والا نہیں

وَالصَّادِقِ حَمِيمٍ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كِرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَايَةً ۝ ۱۱۰

اور نہ کوئی غم کھانے والا دوست ہر سو کا شکر ادا کرنے والے کو ملے گا جانا ہو تو ہم مومنوں میں سے ہو جائیں یقیناً اس میں نشان ہے

وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ كَذَبَتْ قَوْمٌ ۱۱۰

اور ان میں سے اکثر ایمان لے کر آئے نہیں اور تیرا رب یقیناً وہی غالب رحم کرنے والا ہے قوح کی قوم نے

نُوْحٍ الْمُرْسَلِيْنَ اِذْ قَالَ لَهُمْ اٰخُوهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ ۱۱۰

رسول کو بھیج دیا جب انہیں بھائی نوح نے ان سے کہا کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرتے میں تمہارے لئے رسول

اٰمِيْنَ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوْا ۝ وَمَا سَلَّمْكُمْ عَلَيْهِ مِنْ جُرِّانٍ اَجْرٰى اِلَّا ۱۰۹

امین ہوں سوائے کہ تقویٰ کو اور میری فرمانبرداری کو اور میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر صرف

عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوْا ۝ قَالُوْا اَلَا نُوْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ لَدُنُوْا ۱۱۰

جاؤں گے رب پر ہر سو سوائے کہ تقویٰ کو اور میری فرمانبرداری کو اور انہوں نے کہا کیا ہم تجھے ایمان لائیں اور تیرے پیرواؤں کے درجے کو نہیں

قَالَ فَمَا عَلَيَّ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اِنْ حَسَبُكُمْ اِلَّا اَعْلٰى رَبِّيْ تَوَسَّعُوْا ۱۱۰

اس نے کہا اور مجھے کیا علم ہو وہ کیا کرتے ہیں ان کا حساب صرف میرے رب پر ہو کاش تم سمجھو

افن عیشیٰ ملباعی وجہہ (الملأ ۶۲) اور کتبۃ کسی چیز کا گہرائی میں پھینکنا ہے (غ) اور اس کی حقیقت لغت میں یہ ہے کہ

انجباب یعنی اونڈھا پھینکنے کو برابر کیا جانے (د) ہ

یہاں تین گروہ ہیں ہم۔ غاؤن۔ جنودا بللیس (جو انکی آیت میں مذکور رہی) ظاہر ہے کہ انہی لفظ سے شیطین کا گروہ مراد

جو بدی کے ہوک ہیں۔ اور غاؤی یا گروہ والے لوگ سردار ہیں جو دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اور ہم سے مراد ان کے متبعین

ہیں جنودا بللیس کے لفظ سے یہی معلوم ہوا کہ ہر انسان کے لئے ابلیس کی کوئی الگ ہستی اور یہ حدیث کے مطابق ہے۔

اور یہاں تینوں کے آگ میں ڈالنے کا کوئی ذکر نہیں ہے

۱۱۱ اور پر کے نوٹ سے ظاہر ہو کہ یہ جنہیں رب العالمین کے برابر بنائے کا ذکر ہے وہی ان کے گمراہ کنندہ ہیں کیونکہ ان کے احکام

کو وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی طرح مانتے تھے

ع

حضرت نوح

کتبۃ

ابلیس کے لشکر

وَاذْبُشْتُمْ بِطُشْتُمْ جَبَّارِينَ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ۖ وَاتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُمْ بِمَا

اور جب تم کسی کو بچھڑتے ہو غلامان بچھڑتے ہو ۲۲۲۲ سوائے اللہ کا تقویٰ کرو اور میری اطاعت کرو اور اس کا تقویٰ کرو جس نے ان چیزوں کو تمہاری

تَعْلَمُونَ ۖ أَمَدَّكُمْ بِالنَّعَامِ وَبَنِينَ ۖ وَجَنَّتْ وَعِيُونَ ۖ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ

تم جانے تمہو چار بایوں اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی ہو اور باغوں اور چھٹوں سے میں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب دے گا آنے سے

يَوْمٍ عَظِيمٍ ۖ قَالُوا سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَوَعَطْتَ أَمْ لَمْ تَكُنْ مِنَ الْوَاعِظِينَ ۖ إِنْ هَذَا

ڈرانا تمہوں انہوں نے کہا ہمارے لئے برابر ہو خواہ تو وعظ کرے یا وعظ کرنے والوں میں سے نہ ہو یہ اور کچھ

الْأَخْلَقُ الْأَوَّلِينَ ۖ وَمَا خُنْ بِمَعْدِي ۖ بَيْنَ ۖ فَكذبوا ۖ فَاهْلَكْتُمْ ۖ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً

میں پہلے کا (نبا یا ہوا) جھوٹ ۲۲۲۲ اور ہم عذاب نہیں دیئے جائیگے سوائے انہوں نے اسے جھٹلایا پس ہم نہیں ہلاک کر دیا یقیناً اس میں نشانہ

وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۖ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهْوَ الْغَيْرُ الْرَّحِيمُ ۖ كَذَبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ

اور ان میں اکثر ایمان لائے نہیں اور تیرا رب بخشنے والا مہربان ہے ۲۲۲۲ ثمود نے رسول کو جھٹلایا

إِذْ قَالَ لَهُمُ أَحُوهُمْ صَلِّ ۖ لَآتَقُونَ ۖ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ

جب انہے بھائی صالح نے ان کو کہا کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرتے میں تمہارے لئے رسول امین ہوں سوائے اللہ کا تقویٰ کرو

وَأَطِيعُوا ۖ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى رَبِّ

اور میری ذمہ داری کرو اور میں تم سے اس کچھ اجر نہیں مانگتا میرا اجر صرف جہانوں کے

الْعَالَمِينَ ۖ أَتَتْرَكُونَ فِي مَا هُمْنَا أَمِينٌ ۖ

رب پر جو کیا تم ان چیزوں میں جہاں میں میں چھوڑ دیتے جاؤ گے

جمع جود ۱۱ اور مفسرین کے بھی اس میں مختلف اقوال ہیں بعض بڑی بڑی حارات مراد لیتے ہیں بعض قطع بعض محلات بعض پانی کے
 مآل اب میں جبریت لکھتے ہیں یہ لفظ ان سب یہاں ہی اور وسیع معنی میں ہی لیا جاسکتا ہے اور اعلیٰ و بعد کی کارگیری کے کام بڑی عمارت
 ہوں یا قطع یا پانی کے آلاب کوئی معیوب امر نہیں بلکہ معیوب یہ تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کو باطل بھول گئے اور انہی چیزوں کو گواہی طا
 کاس موجب سمجھا اسلئے فرمایا کہ یہ چیزیں تم کو باقی نہیں رکھ سکتیں اگر خدا کو منظور نہ ہو ۲۲۲۲
 ۲۲۲۲ بطشتم بطشتم جہنم کے کسی چیز کا لینا ہو ولقد انذرتهم بطشتم (الفرہ ۲۲۲۲) یوم بطشتم البطشتم الکذبی
 ۲۲۲۲ خلق خلق جہاں جہاں کلام کے وصف میں استعمال کیا گیا ہو تو اس سے مراد کذب یعنی جھوٹ ہے اور اسی لئے ہتک لوگوں کے
 لفظ خلق کے قرآن کریم پر مطلق سے منع کیا گیا ہے اور اسی معنی میں بیان لفظ خلق ہو اور اسی معنی میں اختلافی قرآن لفظ اختلاف

حضرت صالح

بطش
 خلق خلق جہاں
 قرآن پر منع کی
 خلق اختلاف

۱۳۶
۱۳۸
۱۳۹
فِي جَنَّتٍ وَعِيُونٍ ۝ وَزُرُوعٍ وَخَلْ طَلْعُهَا هَضِيمٌ ۝ وَتَحْتُونَ مِنَ الْجَلَدِ

(یعنی، باغوں، درختوں میں اور کھیتوں اور کھجوروں میں) جن کا خوشہ تھوڑے سے ۲۳۳ اور اس کے ہونے پاڑوں میں گھر

۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
يَبُوتَا فَرِهَيْنَ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ۝ وَلَا تَطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ۝ الَّذِينَ

ترش لیتے ہو ۲۳۳ سوائے کہ تقویٰ کرو اور میری فرمانبرداری کرو اور حد سے بڑھنے والوں کی بات کو نہ مانو

۱۵۳
يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يَصْلَحُونَ ۝ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسْكِرِينَ ۝

زمین میں فساد کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے انہوں نے کہا تو صرف کھاتے پیتے اور سرسبز ایک ۲۳۳

۱۵۴
مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا فَأْتِ بِآيَةٍ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ قَالَ

تو کچھ نہیں مگر ہماری طرح ایک انسان ہو سو کوئی نشان لا اگر تو سچوں میں سے ہو

۱۵۷
هَذِهِ نَاقَةُ لَهَاشِرٍ ۝ وَلَكُمْ شَرْبُ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ۝ وَلَا تَسْوَوْهَا بَسُوءٍ

یہ اونٹنی ہو اس کے لئے (اس کے) بانی کا حصہ ہو اور تمہارے لئے ایک معلوم وقت بانی کا حصہ ۲۳۳ اور اسے کوئی تعریف نہ پہنچانا

۱۵۸
فَيَأْخُذْكُمْ عَذَابٌ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ فَعَقَرُوْهَا فَاصْبِرُوا أَيْدِيكُمْ ۝

ورہ تمہیں ایک بڑے دن کا عذاب آپکڑے گا پس انہوں نے اسے مار ڈالا پھر ہشیان ہوئے

۱۵۹
فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۝ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً ۝ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ

سزا نہیں دینے آگیا یقیناً اس میں ایک نشان ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لائے

۱۶۰
مُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝

والے نہیں اور تیرا رب یقیناً وہی غالب رحم کرنے والا ہو

۱۶۱
وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

مضی عادت بھی کئے گئے ہیں (۲۳) +

۱۶۲
وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

۱۶۳
وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

۱۶۴
وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

۱۶۵
وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

۱۶۶
وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

۱۶۷
وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

۱۶۸
وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

هضيم
فأه - فاره
مُسْكِرٍ

شباب

ع
۱۶

حضرت لوط

كَذَبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ۚ اِذْ قَالَ لَهُمْ اٰخُوهُمُ لُوطُ اَلَا تَتَّقُوْنَ اِنِّیْ

لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا جب انکے بھائی لوط نے ان سے کہا کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرتے میں

لَكُمْ رَسُولٌ اٰمِنٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوْۤا ۚ وَمَا اَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ

تمہارے رسول امین ہوں سو اللہ کا تقویٰ کرو اور میری فرمانبرداری کرو اور میں تم سے اسپر کوئی اجر نہیں مانگتا

اِنْ اَجْرِیْ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۚ اَتَاْتُوْنَ الذِّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِیْنَ وَتَذَرُوْنَ

میرا اجر صرف جہانوں کے رب پر ہے کیا تم تمام جہان سے (الگ) مردوں کے پاس جاتے ہو اور عورتوں کو چھوڑتے ہو

مَا خَلَقَ لَكُمْ رُبُّكُمْ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُوْنَ ۚ قَالُوا لَنْ لَّمْ تَنْتَهَیْ لَوْ

جو تمہارے رب نے تمہارے لئے بیویاں پیدا کی ہیں بلکہ تم حد سے گزر جانے والے لوگ ہو انہوں نے کہا اسے لوط اگر توبہ نہ آیا

تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِیْنَ ۚ قَالَ اِنِّیْ لَعَمَلِكُمْ مِنَ الْقٰلِیْنَ ۚ رَبِّ نَجِّنِیْ وَاهْلَیَّ

تو تجھے نکال دیا جائے گا اس نے کہا میں تمہارے عمل سے سخت بغض رکھتا ہوں میں نے تجھے اور تجھے سے ملنے والے

مِمَّا یَعْمَلُوْنَ ۚ فَجَنَّبَهُ وَاَهْلَهُ اَجْمَعِیْنَ ۚ اِلَّا عَجُوزًا فِی الْغَدْرِیْنَ ۚ

جو یہ عمل کرتے ہیں ۲۳۶ سو میں نے اسے اور اس کے اہل کو سب کو سوائے ایک بڑھیا کے (جو بچہ رکھتا ہوں) سے بچا دیا

ثُمَّ دَرَسْنَا الْاٰخَرِیْنَ ۚ وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ ۚ

پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا اور ہم نے انہیں مینہ برسایا سوان کا مینہ برا تھا جو ڈرائے گئے

لینا ہو گیا وہ معلوم ہو اور یوم سے مراد بیاں عام ہر بیسی وقت - یوم معلوم سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ایک دن اونٹنی کے پانی پینے کے لئے مقرر تھا اور ایک دن ساری قوم کیلئے اور اونٹنی اپنی باری میں سارے شہر کا پانی پی جاتی تھی - یہ کہیں قرآن شریف میں ذکر نہیں بلکہ کل شہاب مختصر (القم ۲۸) سے معلوم ہوتا ہے کہ چشمہ ایک معین وقت پر کھلتا تھا دیکھو کہ یہ پہاڑی ملک تھا اور بارش کی کمی سے ایسے مقامات پر پانی کیلئے وقت مقرر کرنا پڑتا ہے اور مطلب یہ تھا کہ اونٹنی کو پانی پینے سے روکا نہ جائے ۲۳۳ اگر من العالمین کو ذکر ان کے ساتھ پڑھا جائے تو معنی یوں ہونگے کہ عالمین یعنی خدا کی مخلوق میں سے مجھے عورتوں کے پاس جانے کی قسم مردوں کے پاس جاتے ہو اور اگر من العالمین کو تا وقت سے متصل دیا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ تم ایک ایسا طریق اختیار کرتے ہو جس کی قوم نے نہیں کیا یعنی مردوں کے پاس جاتے ہو ۲۳۴ تالین یقینی ثبوت بغض کو کہتے ہیں - اور دیکھو دیکھو - و ما قلی والضحی ۲۳۵ اور قالی بغض رکھنے والا ۲۳۶ یعنی انکے اعمال کے بد نتائج سے بچے اور یہ کہ ساتھ لکھو محفوظ رکھو ۲۳۷

۲۳۷ عجز سے ملوان کی بی بی کو دوسری جگہ پر لایا انا انہد الا عفا ۲۳۸ اور اہل میں الجھل بیت اور پیر و شب شامل ہیں

١٤٥ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ

یقیناً اس میں نشان ہے اور ان میں اکثر ایمان لانے والے نہیں اور تیرا رب یقیناً وہی غالب و ہم

الرَّحِيمِ ۚ كَذَّبَ أَصْحَابُ تُيُوكَةَ الرُّسُلِينَ ۚ إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا

کرنے والا ہے۔ بن کے رہنے والوں نے رسولوں کو جھٹلایا جب شیعی نے ان سے کہا کیا تم

سَيَقُولُ ۖ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ مِّمَّنْ ۖ فَالْقَوْلُ لِلَّهِ وَاطِيعُونَ ۖ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ

تقریباً ہر نبی کرتے ہیں تمہارے رسول امین ہوں سوا اللہ کا تقویٰ کرو اور میری فرمانبرداری کرو اور میں اس پر تم سے کوئی اجر

۱۸۱ مِّنْ أَجْرِهِ إِنِّ أَجْرِي إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٨١﴾ وَفَوَ الْكَافِرُ ﴿١٨٢﴾ لَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ ﴿١٨٣﴾

نہیں مانگتا میرا جہ صرف جانوں کے رب پر ہے

پہانہ پورا دیا کرو دو کم دینے والوں میں سے نہ ہو

وَزُجُورًا بِالْقِسْطِ السَّيْقِيمِ ۖ وَلَا يَخْشَوُ النَّاسَ شَيْئًا ۖ وَلَا تَعْتَرِ فِي الْأَرْضِ

اور ٹھیک ترازو سے تو لا کر دو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو اور زمین میں فساد پھیلاتے

مُفْسِدِينَ ۚ وَانْقُذْ الَّذِي خَلَقَكَ وَجِبَلَةَ الْأَوَّلِينَ ۚ قَالُوا إِنَّا أَنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ۚ

اور اس کا تقویٰ کرو جس نے تمہیں اور پہلی مخلوق کو پیدا کیا ۲۴۸ انہوں نے کہا مگر کاش تمہیں آدھیں سے ایک ہو نہ پھرو

وَمَا أَنتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَإِنْ نَظُنُّكَ لَمِنَ الْكَذِبِينَ ۖ فَاسْقِطْ عَلَيْنَا كِسْفًا مِّنَ

اور تو کچھ نہیں مگر ہماری طرح ایک انسان ہوا وہ ہم تجھے یقیناً بھڑوٹوں میں سمجھتے ہیں سو ہم پر کوئی آسان کا ٹکڑا !

السماء إن كنت من الصديقين ۝ قَالَ رَبِّي أَعْلِمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝

گرا دے اگر تو سیچوں میں سے ہے

١٨٩ فَلَكَ بُوَّةٌ فَأَخَذَهُمْ عَذَابٌ يَوْمَ الظُّلَّةِ إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ

سرا ہونے لگا، جھٹلایا، پس بادل والے دن کے عذاب نے انہیں آکھڑا وہ بڑے دن کا عذاب تھا

۲۳۳۸ حبلہ جہل اللہ کے معنی ہیں اللہ نے اسے خاص طبیعت پر پیدا کیا اور اسی سے حبلہ ہوا اور دیکھتے بڑے جسم والے کو کہتے حبلہ

اور جب بہت بڑی جماعت کرکتے ہیں، تو اہل منکر جیل کثیرا (تیس ۴۲) بعض نے جیل کو جبلۃ کہا ہے اور اغب الجبلۃ الاولین جبل

کے معنی کرتے ہیں وہ لوگ جو اپنے احوال بحسنِ رودہ نمائے گئے مہجول تھے اور ان رستوں پر مہجول تھے جن پر وہ چلانے گئے۔

۲۴۹ یعنی جب تمہارے عمل اس حد کو پہنچ جائیگے جس پر نرا کا انا ضروری ہر تو سزا بھی آ جائے گی +

إِنِّ فِي ذَلِكَ لَآيَةٌ وَمَا كَانَ أَكْثَرُكُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَلَقَدْ رَكِبَ لَهْوَ الْعَزِيزِ ۱۹۱

یقیناً اس میں نشان ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لائے نہیں اور تیرا رب یقیناً وہی غالب رحم

الْحَجِيمُ ۝ وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ۝ عَلَى قَلْبِكَ ۱۹۲

کر شہر الہی اور یہ جانوں کے رب کی طرف سے اتنا دہرا ہے جبریل امین اسے لیکر اترا ہے تیرے دل پر

لَتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ ۝ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ ۝ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ۱۹۵

تاکہ تو ڈرنا سیکھو اور یہ ۲۴۳۲ کھول کر بیان کرنے والی عربی زبان میں ۲۴۳۱ اور وہ یقیناً پہلے کے صحیفوں میں موجود ہے

أَوَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَةٌ أَن يَكْلُمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَءِيلَ ۝ وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَى ۱۹۸

کیا ان کیلئے یہ نشان نہیں کہ بنی اسرائیل کے عالم اسے جانتے ہیں ۲۴۳۳ اور اگر ہم اسے جمیوں میں سے

بَعْضِ الْأَعْرَابِ ۝ فَقَرَأَهُ عَلَيْهِمْ مَا كَانُوا بِهِ مُؤْمِنِينَ ۝ ۱۹۹

کسی پر آمارتے اور وہ اسے ان پر پڑھتا اس پر کبھی ایمان نہ لاتے ۲۴۳۴

۲۴۳۵ اور دوم الامین سے مراد جبرائیل ہوئے پہلے اصفیوں کو رکوع اول کے مضمون کی طرف لوٹا یا ہوا اور بتایا کہ جو کہ جس قدر ذکور میان میں انبیاء کا ہوا وہ سب مثال کے طریق پر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کیلئے ہو اور وہی کام جو ان رسولوں کے ایک ایک کر کے سپرد کیا گیا وہ سب کام آپ کے سپرد کیا گیا جب وہ کامیاب ہوئے تو آپ کیوں کامیاب نہ ہو گئے +

۲۴۳۶ یہ لفظ پڑھائے ہیں تاکہ اول یہ معلوم ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پر قرآن کے نازل کرنے سے یہ مراد نہیں کہ اس کے معانی آج کے تفسیر نازل ہو گئے بلکہ الفاظ اُن کے ہیں اور وہ سب اس میں اشارہ حضرت موسیٰ کی اور دیگر ان پیشگوئیوں کی طرف ہے جن میں ایک نبی - عرب میں آئے گا ذکر تھا اور یوں اس آیت کو تعلق پہلی آیات سے بھی ہوا اور اگلی آیت سے بھی جس میں یہ ذکر ہو کہ قرآن کریم کی پیشگوئیاں سب پچھلے صحیفوں میں تھیں +

۲۴۳۷ پہلوں کے صحیفوں میں موجود ہونے سے مراد یہ ہو کہ قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں پہلی کتابوں میں موجود ہیں (ج) اور یہ خیال کہ صرف بعض صحیفوں میں یہ پیشگوئیاں ہیں صحیح نہیں بلکہ ان کی پیشگوئیاں تو کل انبیاء سے کہیں - ان میں جس طرح بعض کے صحیفے ہی دنیا سے نکلے ہوئے بعض میں سے یہ پیشگوئیاں بھی جاتی رہیں مگر اب تک بھی بالخصوص مجموعہ بائبل ان پیشگوئیوں سے بھرا پڑا ہو +

۲۴۳۸ علامتہ نبی اسرائیل کا بالخصوص ذکر کیا ہوا اسلئے کہ جس قدر پیشگوئیاں بائبل میں ہیں اور کسی کتاب میں نہیں علامتہ نبی اسرائیل انہیں جانتے تھے اب بھی جانتے ہیں خواہ ایمان لائیں یا نہ لائیں بعض ان میں سے ایمان بھی لاتے ہیں جیسے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں عہد شدہ

۲۴۳۹ اسلئے کہ ایک آدمی کے خلاف تھا جس حکمت کے مطابق پیشگوئیوں میں بھی اس کا عربی ہونا ظاہر کیا جا چکا تھا - علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کا آخری کلام چمکہ ہر قسم کی خوبیوں کو ظاہر ہی اور کیا باطنی اپنے اندر جمع کرنے والا تھا اسلئے اس کے لئے زبان بھی عربی ہی ہوسکتی تھی جو ان خوبو کو اپنے اندر جمع کر کے فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے کوئی زبان عربی کو نہیں پہنچتی اور جس قدر اس کے الفاظ میں معانی جمع ہو جاتے ہیں دوسری کسی زبان اس کی قہر نہیں ہو سکتی +

یہ سچ
قرآن کریم عجیب و غریب
اور نام کی بات و
شاعری کا جواب

کلام نبی ان الفاظ میں
نازل ہوا

پچھلے صحیفوں میں حضرت
کے تعلق پیشگوئیاں

عربی میں قرآن کا نازل

۲۰۱ کَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِى قُلُوْبِ الْمَجْرُمِيْنَ ۙ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوْا الْعَذَابَ

اسی طرح ہم نے اسے مجرموں کے دلوں میں داخل کیا ہے وہ اس پر ایمان نہیں لاتے یہاں تک کہ وہ نہ انکے عذاب کو

۲۰۲ الْاٰلِیْمِ ۙ فَاِتٰیہُمْ بَغْتَةً ۙ وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۙ یَقُولُوْا اَھْلُ حَنْ مِّنْطَرُوْنَ ۙ

دیکھ لیں سو وہ ان پر اچانک آجائیکا اور وہ محسوس بھی نہ کرتے ہیں کہ کب تک یہاں ہمدت دی جائے گی

۲۰۳ اَفِیْعَدٰۤیٰ یٰۤاَسْتَعْجِلُوْنَ ۙ اَقْرَعِیْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰہُمْ سِنِیْنَ ۙ ثُمَّ جَآءَہُمْ مَا کَانُوْۤا

تو کیا ہمارے عذاب کے لئے عجل کر رہے ہیں تو کیا تو دیکھ اگر ہم نے انہیں سالوں تک مٹھادیں پھر انکے پاس وہ آجائیکا جس کا انہیں

۲۰۴ یُّوعَدُوْنَ ۙ مَا غٰنٰی عَنْہُمْ مَا کَانُوْا یَمْتَعُوْنَ ۙ وَمَا اَھْلَکْنَا مِنْ قَبْلِہٖ ۙ اِلَّا ہَا

وعدہ دیا جاتا ہے تو جو سامان انہیں لٹھانکے کسی کام نہ آئیگا اور ہم نے کوئی تہی ہلاک نہیں کی مگر انکے لئے

۲۰۵ مُّذِرُوْنَ ۙ ذٰلِکَیْۤا وَمَا کُنَّا ظٰلِمِیْنَ ۙ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِہِ الشَّیْطٰنُ ۙ

ڈرائیو لے گئے یاد دلانے کیلئے اور ہم ظالم نہیں ہیں اور شیطان اسے لیکر نہیں آ رہا

۲۱۱ وَمَا یَنْبَغِیْ لَہُمْ وَمَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ۙ اِنَّہُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعَزُوْلُوْنَ ۙ

اور یہ انکے مناسب حال نہیں اور نہ وہ کر سکتے ہیں وہ بے اختیار ہی آہی کے سننے سے دور کر دیئے گئے ہیں

۲۱۲ ۙ جرم ہم وہ جس نے جناب آہی سے قطع تعلق کر لیا۔ اور حق کے مقابلہ پر کھڑا ہو گیا۔ ایسے شخص کو کوئی دلیل کو نہیں دیتی اسلئے جو شخص جرم ہوتا ہو اسے لئے یہی قانون آہی جو کہ سوائے عذاب دیکھنے کے، ایمان میں لانا ہے۔

۲۱۳ ۙ نبی کریم صلیم کو مغتری کہنے والے بہت ہی کم سیاہ باطن تھے کیونکہ وہ آپ کے حالات سے واقف تھے اور آپ کی رہنمائی اور نیکی کا ان میں شہرہ تھا۔ آج بھی یہی حال ہو کر دوڑوں دشمنوں میں سے سینکڑوں بھی نہیں جو آپ کے حالات کا سرسری علم رکھتے ہوئے بھی آپ کو مغتری کہیں جتنی کہ عیسائی پادری بھی اپنا رویہ بدلتے جارہے ہیں۔ اس وقت بھی آپ پر وہی رش، اعتراض تھے اور آج بھی وہی دہی دہیں۔ ماحول بقول شاعر، قلیلًا ما تو منون ولا بقول کاهن (الحاقہ ۷۱-۷۲) آج مذہب عیسائیوں کی نئی سے نئی تعانیف کو اٹھا کر دیکھو تو برا زور اس بات پر ہو کہ جیسے عرب میں کاهن تھے اور کمانت کا رواج تھا جیسا کہ آج سرحد پریم لی ہوئی ہو ویسے ہی محمد رسول اللہ صلیم تھے۔ اسی کمانت کے الزام کی تردید ہی ان انفا میں ہو رہی ہے کہ وہ اتنا بے ایمان نہیں۔ یہ

تو دعویٰ ہو اور اس کی دلیل یہ ہو کہ اس کے مضامین ایسے ہیں کہ یہی یہ کاهنوں کے مزوروں حال ہو اور انکی طاقت میں ہو۔ مزوروں حال تو اسلئے نہیں کہ کمانت کو نیکی اور راستبازی سے کوئی تعلق نہیں بلکہ عوامان کو کوئی نہ زندگیاں موشہو فی ہیں بلکہ قرآن کریم میں سارا زور نیکی اور راستبازی اور تقویٰ پر دیا گیا ہے اور اسی لئے اس سرت میں بالخصوص جملہ انبیاء کی تعلیم کے اس حصہ پر زور دیا گیا ہے کہ لوگ تقویٰ اختیار کریں اور کہ نبی ان سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور یہ دونوں باتیں وہ ہیں جو کمانت میں نہیں پائی جاتیں کمانت نے اپنے لئے کمانت کو کافی کا ذریعہ بھی بنائے ہیں اور وہ تقویٰ نیکی اور راستبازی کی بھی ضرورت نہیں دیتے کیونکہ اگر وہ

فَلَا تَدْعُمَعَالِلَهُآخِرَفَتَكُونُ مِنَ الْمَعْدِيْنَ ۝ وَلَئِنْ رَعَيْتُمْ اٰیٰتِیْ

سواشکے ساتھ دوسرے معبود کو نہ پکارو رتہ تو عذاب پانے والوں میں سے ہوگا اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو

الْقَرٰیْبِیْنَ ۝ وَخُفِّضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ ابْتَغٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ فَاِنْ عَصٰیكَ فَقُلْ اِنَّیْ

ڈراؤں ۲۶۴ اور اپنے بازو کو اس کیلئے نیچا کر دے جو مومنوں میں سے تیری پیروی کرتا ہے سو اگر یہ تیری نافرمانی کرتے ہیں تو کہہ دیجئے کہ

مِمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ فَوُتُوْا كُلَّ عَلٰی الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ۝ الَّذِیْ یَرٰ رُکَّعَیْکُمْ تَقُوْمُوْۤا

جو تم عمل کرتے ہو اور غالب رحم کرنے والے پر ہم دوسرے رکھ ۲۶۵ جو تجھے دیکھتا ہے جب تو کھڑا ہوتا ہے

ایسا کریں تو انکے پاس کوئی نہ آئے اور تیسری بات جس پر اس سورت میں زور دیا گیا ہے وہ رسول کا امین ہونا ہے یعنی اسکی پہلی زندگی بھی اعلیٰ درجہ کی راستبازی کی ہوئی ہو صرف کاہن نہیں بلکہ شاعر بھی ان باتوں سے خالی ہوتا ہے وہ طالب اجر ہوتا ہے اور کہے کہ واہ واہ کا خوراک ہوتا ہے اس کی پہلی زندگی ایسی نہیں ہوتی کہ وہ امین کہلا سکے اشعار کا بھی بانی اور مستبانہ کی کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

عن السمع لمعة ولون میں بتایا کہ پاک لوگ تو اس پاک کلام کو سن بھی نہیں سکتے ایک پاک قلب پر اس کا نزول کیونکر ہو سکتا ہو یہاں سے یہی معلوم ہوا کہ شیاطین ملاء علی کی باتوں کو سن نہیں سکتے نہ استراق کے طور پر نہ کھلے طور پر۔

شیاطین فرشتوں کا کلام نہیں سن سکتے

۲۶۴ عشیرہ کیلئے دیکھو ۲۶۳ اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا یا صفیہ بنت عبد المطلب یا فاطمہ بنت محمد یا بنی عبد المطلب انی لا املک لکم من اللہ شیئا دج صفیہ آپ کی چھٹی بیوی تھیں اور فاطمہ صاحبہ جزدی تو آپ نے انہیں اور بنی عبد المطلب کو خطاب کر کے فرمایا کہ میں اللہ کی طرف سے تمہارے لئے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا۔ اور بخاری میں ہے کہ جب یہ آیت آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفا پر چڑھ گئے اور جو شخص خود نے اسکا اس نے اپنی طرف سے ایک آدمی بھیج دیا کہ وہ دیکھے کہ کیا معاملہ ہوا ہو سب بھی آیا اور قریش بھی تو آپ نے فرمایا بتاؤ اگر میں تمہیں خبر دوں کہ ۱۰ آدمی میں ایک شکر ہو جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہو تو تم میری بات کو سچ مان لو گے انہوں نے کہا ہاں ہمیشہ کا ہجر یہ آپ کے تعلق میں ہے کہ آپ سچ بولتے ہیں فرمایا تو میں تمہیں ایک سخت عذاب کے ڈراتا ہوں جو تمہارے سامنے ہے تو ابولہب نے کہا تجھے پریشانی بڑی ہو کیا اس بات کیلئے تو نے ہمیں اکٹھا کیا تھا۔ یہ ابن عباس کی روایت ہے اور ابو ہریرہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے بنی عبد مناف اور عباس اور صفیہ اور فاطمہ کو پکار کر کہا کہ میں اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آ سکتا اور یہی بخاری میں ہے۔

آنحضرت کا اپنے اقرباء کو ڈرانا

اس اذار میں بھی ایک حکمت تھی کیونکہ انسان کے قریبی سب بڑھکرا سکے حال کو جاننے ہیں اسلئے انکو ڈرانا اولاد میں سے بہتے لوگوں کا آپ کے ساتھ ہو جانا یہاں تک کہ شیعہ ابی طالب میں کل بنی ہاشم کا آپ کے ساتھ قید کی سختی کو برداشت کرنا بتاتا ہے کہ جو لوگ آپ سے قریب ترین تعلقات رکھتے تھے وہ سب بڑھکرا سکی صداقت کے معترف تھے۔

اس کی صداقت پر

۲۶۵ یہاں انہی دو صفات الہی کا اعادہ کیا ہے جو ہر نبی کے ذکر کے آخر میں لانے گئے تھے اور عزیز و جیم پر توکل میں اشارہ کر اللہ تعالیٰ آپ کو غالب بھی کرے گا اور اپنے رحم سے لوگوں کو ایمان کی توفیق بھی دے گا اگر خدا کے کلام پر ایمان ہو تو آج بھی بشارت ہمارے لئے بھی ہے۔

کامیابی کی بشارت

۲۲۱ وَتَقْبَلُكَ فِي السَّجْدِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ هَلْ يُنْشِئُكُمْ عَلَىٰ مَنَ ۲۲۱

اور سجدہ کرنا اور ان میں سجدہ کرتے رہنے کو دیکھتا ہے، کیا وہ سننے والا جاننے والا ہے؟ کیا میں تمہیں بتاؤں شکیانہ

۲۲۲ تَنَزَّلُ الشَّيْطَانُ ۖ نَزَلَ عَلَىٰ كُلِّ نَافٍ ۖ إِنَّهُ يَلْقَوْنَ السَّمَّ وَالْكَرْمَ كَذِبُ ۚ ۲۲۲

کس پر اترتے ہیں وہ ہر جھوٹ بنائو اے گنہگار یہ اترتے ہیں ۲۲۵ وہ کان دکاتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہیں ۲۲۵

۲۲۴ وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ۚ أَلَمْ تَرَأَهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهْمُونَ ۚ ۲۲۴

اور (ہے) شاعر ان کی پیروی گمراہ کرتے ہیں کیا تو نہیں دیکھتا کہ وہ ہر وادی میں سرگردان پھرتے ہیں ۲۲۵

۲۲۵ تَقْلُبُ لَیْلَۃً ۚ کَیْفَ ۲۵۹ أَخْفَرْتُكَ فَتَقْلُبُ فِي السَّاجِدِينَ ۚ ایک معنی تو یہ ہے کہ جب آپ نمازیوں میں استقامت کرتے ہیں تو آپ کے مختلف حالات رکھیں سجدہ وغیرہ کو اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے، اور مراد یہ ہے کہ جو لوگ اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور رکوع، سجدہ اور قیام میں گرہ لگاتے ہیں وہ انہیں اس حالت میں نہیں چھوڑے گا۔ اور ایک قول یہ ہے کہ مساجد میں سے مراد انبیاء و علیہم السلام ہیں ۲۵۹ اور مراد یہ ہے کہ جس طرح پیچھے انبیاء کے مختلف حالات کو جو انہیں تبلیغ میں پیش آتے تھے دیکھتا تھا اس طرح آپ کے حالات کو بھی دیکھتا ہے اور آپ کو کامیاب کرے گا اور ابن عباس سے ایک معنی مروی ہے، التقلُّبُ فی الصلاة ہم جہت و لذتہ الہ معنی ایک لوگوں کی پیشوں میں آپ کا منتقل ہوتے رہنا یا تنگ کرنا، مگر ہاں سے آپ کو جناب نبی آپ کے آباء و جواد مساجد میں ہوتے تھے اور اس سے آپ کے والد اور والدہ کے سونے پر استدلال کیا گیا ہے (د) +

۲۲۵ یہاں بتا دیا کہ شیطان کا تعلق تو انسان کی زندگی سے ظاہر ہو جاتا ہے جن لوگوں کا شیاطین سے تعلق ہو وہ جھوٹ بولتے اور ہر قسم کے گناہوں میں لوث ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک ایک واقعہ بتاتا ہے کہ آپ کا تعلق مرضیہ قدوسیہ تھا + ۲۲۵ یَلْقَوْنَ السَّمَّ یعنی شیطان کی طرف کان لگاتے ہیں اور کان لگاتے سے مراد یہ ہے کہ ان کی طرف ان کا سخت میلان ہوتا ہے اسلئے وہ شیاطین سے مختلف باتیں سیکھتے رہتے ہیں (د) اور ایسے لوگوں کی ظاہری علامت یہ بتائی کہ وہ صادق القول نہیں ہوتے بلکہ عام معاملات میں بھی جھوٹ بولتے رہتے ہیں اور فرشتوں سے شیاطین کا باتیں سننا اور پر کی آیت کے صحیح خلاف ہے +

۲۲۵ ھیمون۔ ھائم وہ ہر جہت پیاسا ہو اور اس کی جگہ ھیم کہ فساد بون شہر الھیم (الواقعة ۵۰) اور ھیم یا ھام کی بیاری ہر جہت کی جان بھری اور اسکے ساتھ اسے شال دی جاتی ہے جہت عشق میں مبتلا ہو جائے اور فی کل داد ھیمون کے معنی ہیں کہ ہر نوع کے کلام میں پھرتے رہتے ہیں کبھی مدح میں غلو کرتے ہیں کبھی مذمت میں اور ھام کے معنی ہیں وہ زمین میں نکل گیا اور اس کا عشق سخت ہوا اور وہ پیاسا ہوا (د) +

ان آیات میں اس دور کے الزام کا جو دیا ہے کہ یہ شاعر جو پہلی بات یہ بتائی ہے کہ جو لوگ شاعروں کے متبع ہوتے ہیں وہ حق سے دور پڑے ہوئے ہوتے ہیں انکو بھی اور استبدادی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اسکے برخلاف نبی کے پیروں میں نیکی سے محبت حق کی خاطر رکھ اور تعلیفیں اٹھانا ایسی باتیں ہیں جو شاعر اور نبی میں کھلا کھلا فرق کر دیتی ہیں اور ایک سو فی مئ فی عقل کا انسان بھی اس میں فرق کو دیکھ سکتا ہے جو عقل کی تحریک دنیا میں نبی قائم کرتا ہے وہ ایک ایسا موٹا نشان ہے جو مسکے غیر میں نہیں پایا جاتا کسی شخص شاعر نے نیکی کی اس قسم کی تحریک دنیا میں پیدا نہیں کی دوسری بات جو بطور ماہرہ الامتیاز نبی اور شاعر میں بتائی ہے وہ یہ ہے کہ شاعر لوگ ہر وادی میں گشت نکالتے رہتے ہیں کسی کی مدح پر اترتے تو آسمان وزمین کے قلابے ملا دیتے کسی کی مذمت پر شرعی کی تو دنیا کے سارے

تقلب فی الساجدین
سے مراد

اَخْفَرْتُكَ وَالِدِینِ

الغائے سمیع سے مراد

ھائم۔ ھیم

ھام

شاعر اور نبی میں امتیاز

وَأَنْتُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ذَكُرُوا الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ

اور کہہ دیتے ہیں جو کرتے نہیں سوائے انکے جو ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے ہیں اور اللہ کو بہت یاد کرتے ہیں

وَأَنْتُمْ رَوَّامِينَ بَعْدَ مَا ظَلَمْتُمْ أَوْ سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ

اور اس کے بعد جو اپنے ظلم کیا مدد چاہتے ہیں اور بچنا لہجہ جان لیتے کہ کون سی پھر سے کی جگہ پھر کر جائے ہیں

غیب اس میں جن کو دینے نبی کی تعلیم ان باتوں سے پاک ہوئی ہے اس کی تکلیف مع ذم سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کے سلسلے ایک خاص مقصد ہوتا ہے اور اس کی ساری تعلیم اسی مقصد پر زور دینے کیلئے ہوتی ہے اور اس کی ساری عہدہ جیسا کہ اس کو حاصل کرنے کیلئے ہوتی ہے ہر دوسری بات کا ذکر اگلی آیت میں ہر شاعر بقیوں۔ لایفعلون کا مصداق ہوتے ہیں کہتے ہیں کہتے ہیں اس میں اس بات کی طرف توجہ دانی ہو کہ خدا کی طرف سے جو لوگ آتے ہیں وہ جو کچھ دوسروں کو کر کے کیلئے لکھتے ہیں خود بھی کر کے دکھاتے ہیں وہ نیکی کی تعلیم اگر نہ دیتے ہیں تو ان کی اپنی ذمہ داری بھی اس نیکی کا مجسم نمونہ ہوتی ہے ان میں سے ہر شخص کی شناخت کے ہوتے ہوئے ہر ایک شخص نبی اور شاعر میں فرق کر سکتا ہے۔ اول تو وہ ہر قسم کی باتیں کہتے رہتے ہیں۔ شاعر کو صرف نیکی لکھانے سے کوئی تعلق نہیں ہوتا پھر اگر وہ کوئی بھی بات کہتے ہیں تو خود اس پر عمل نہیں کرتے۔

اگلی آیت میں مومنوں کو متنبہ کیا ہے یعنی مومن اگر شر بھی کہے تو وہ ان باتوں کا مصداق نہیں ہوتا بلکہ کسی امر حق کا اظہار یا شعاً میں کرتا ہے اور انتصر و امن بعد ماطلو میں اشارہ یہ ہے کہ جب انہیں بہت بڑا کہا جاتا ہے تو وہ بھی کہیں مدافعت کے طور پر ظلم کے عریضہ ذکر اشعار میں کر دیتے ہیں۔ اور یہ ضرورت مسلمانوں کو مدینہ میں پیش آنی حالانکہ یہ سورت مکی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ شعر کہنا منع نہیں اور مومن بھی شاعر ہو سکتا ہے اگر اس کی شاعری عام شاعری کی بیہوشگیوں سے پاک ہوئی چاہیے۔

مومن شاعر

سُورَةُ النَّمْلِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

اللہ ہے اتنا رحم والے

اس سورت کا نام النمل ہے اور اس میں سات رکوع اور ۳۹ آیات ہیں اور اس کا نام نمل اس واقعہ سے لیا گیا ہے جو حضرت سلیمان کے متعلق اس میں بیان ہوا ہے یعنی حضرت سلیمان کو اس قدر قوت اور عجب کا دیا جاتا کہ تو میں ان کی مخالفت کرنے کی بجائے ان کے سامنے سر جھکانے لگیں اور اس سورت کے اس نام میں یہ اشارہ ہے کہ ایسی ہی شوکت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ملے گی +

پچھلے رکوع میں بتایا ہے کہ یہ قرآن نبی جاناب اللہ وحی ہو اور حضرت موسیٰ کی وحی کا ذکر کر کے اور اس کے مخالفوں کا انجام بتا کر اشارہ کیا ہے کہ اس کی مخالفت بھی سرسبز نہ ہوگی۔ دوسرے اور تیسرے رکوع میں حضرت سلیمان کا ذکر ہے جن میں بنی اسرائیل کا سلسلہ اپنی ونوی شوکت کے کمال کو پہنچا۔ اور اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ شوکت جو بنی اسرائیل کو اس قدر مدت کے بعد ملی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دی جائے گی چوتھے رکوع میں حضرت صالح اور لوط کا ذکر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین کو سمجھایا ہے کہ ان پیغمبروں کے مخالفین کی تباہ شدہ بستیوں کو تہ بار بار شام کو جاتے ہوئے دیکھ چکے ہو اس سے سبق لو پاؤں رکوع میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے کے لئے برگزیدہ کیا ہے وہ اپنے مخالفوں کے ہاتھ سے سلامت رہیں گے اور ملک میں بادشاہ بنائے جائیں گے۔ چھٹے رکوع میں مخالفین کے انجام اور ان کی نرا کا ذکر ہے اور ساتویں میں بتایا ہے کہ بڑے بڑے مخالفین کو سزا دے کر ان کی شرارت کو روک دیا جائے گا اور بالآخر لوگ آپ پر ایمان لے آئیں گے +

چونکہ ان تینوں سورتوں کے یہاں رکھا جائے پچھلی سورت کے شروع میں بخت گزری چکی ہے اس لئے یہاں مزید تفصیل کی ضرورت نہیں اس قدر بڑھا دینا ضروری ہے کہ سورۃ الشعراء میں فرعون کے حضرت موسیٰ سے متعلقہ پر زور دیا تھا اور اس کی آخری ہلاکت کا ذکر کیا تھا۔ اور وہاں اشارہ یہ کیا تھا کہ سلطنت و شوکت کی وہ نعمتیں جن سے فرعون کو محروم کیا گیا وہ ہم نے آخر کار بنی اسرائیل کو دیں اور دہنجا بنی اسرائیل (الشعراء - ۵۹) اور اب اس سورت میں ان نعمتوں کا مفصل ذکر کیا اور بتایا کہ وہ اپنے کمال کو حضرت سلیمان میں جا کر پہنچیں۔ کیونکہ انبیائے بنی اسرائیل ایک دوسرے کے کام کی تکمیل کرتے تھے اس لئے شوکت بھی سلسلہ اسرائیلی کو فوراً حضرت موسیٰ کے ساتھ نہیں ملی بلکہ اس کا کمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اسی سورت میں فرمایا کہ ہم آپ کو اور آپ کے صحابہ کو بھی بادشاہت عطا فرمادینگے پس مضمون کا تقاضا تھا کہ سورۃ النمل کو سورۃ الشعراء کے بعد رکھا جاتا +

زائد نزول پر بھی پہلی سورت میں لکھا جا چکا ہے اس سورت کی آیت ۷۷ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کا نزول قریب زائد ہجرت میں ہوا +

ع

حضرت سلیمان اور
سلسلہ موسیٰ کی
شرکت ظاہری

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ عِلْمًا وَقَالَ الْخَمْدُ لِلَّهِ الذِّیْ فَضَّلْنَا عَلَی الْبَاقِیْنَ ۝

اور ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم دیا اور انہوں نے کہا سب تعزیف اللہ کیلئے ہیں جس نے ہمیں اپنے بہت سے بندوں پر

عِبَادَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوُدَ وَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ عَلِمْنَا مِنْهٖ ذَیْرًا وَّاَوْثِقْنَا

فضیلت دسی اور سلیمان داؤد کا وارث ہوا اور کہا اسے لوگو میں پرندہ کی بولی سکھائی گئی ہے ۲۴۰۸ اور یہاں ہر ایک چیز

نطق - منطق

۲۴۰۹ منطق نطق تعارف میں الگ الگ آوازیں ہیں جو زبان سے نکلے ہیں اور انہیں کان محض رکھتے ہیں مگر لاتعلفون

(الصفۃ ۳۷۹) اور نطق صرف انسان کیلئے کہا جاتا ہے اور دوسرے کیلئے بطور مجاز بولا جا سکتا ہے اور منطقوں کے نزدیک نطق

ناطق

توت گو یا تو بھی کہتے ہیں۔ اور ناطق اسے بھی کہا جاتا ہے جو کسی چیز پر دلالت کرے اور ماہولاء منطقون (الانبیاء-۶۵)

الناطق

میں اشارہ ہے کہ وہ ناطق ذوی العقول کی جنس سے نہیں اور انطقنا اللہ الذی انطق کل شیء (حلم السجدة ۲۱) میں مراد

اعتبار دینی دلالت ہی ہے کیونکہ یہ ظاہری کہ ہر ایک شے کا گو یا ہونا لحاظ دلاتا ہے ہر اور علینا منطق الطیر میں پرندوں کی

آوازوں کو منطق سلیمان کے لحاظ سے کہا ہے کیونکہ وہ انہیں سمجھتے تھے پس جو کوئی کسی چیز سے کچھ سمجھ لیتا ہے وہ اس کے لحاظ سے ناطق

ہو جاتا ہے جو وہ صامت ہوا اور جو نہیں سمجھتا اس کے لحاظ سے وہ صامت ہو جاتا ہے گو وہ ناطق ہو اور لہذا انکا بنا منطق علیکم

بالحن (الحاشیہ ۲۹۰) میں کہا گیا ہے کہ کتاب ناطق ہوگی لیکن اس کے نطق کو آگے بڑھانے کی دینی انسان کا اس کو پڑھنا گو یا کتاب کا

نطق ہی (دغ) اور کتاب ناطق ہے مراد واضح کتاب ہے گو یا کہ وہ کلام کرتی ہو (د) +

سلیمان کے داؤد کا
وارث ہونے کا

سلیمان کے وارث داؤد ہونے سے مراد بادشاہت اور عزت میں وارث ہونا ہے اور مال کی وارث مراد نہیں کیونکہ اگر

ایسا ہوتا تو سلیمان کو حضرت داؤد کی ساری اولاد میں سے مخصوص نہ کیا جاتا اور انبیاء کا مال بطور ورثہ نہیں لیا جاتا جیسا

نبی کریم مسلم نے فرمایا جو عن معاشا الانبیاء لا یرث ما ترکنا لا صدقۃ ہم انبیاء کے گردہ سے ورثہ نہیں لیا جاتا جو کچھ ہم

چھوڑیں وہ صدقہ ہر دین اور یہ ظاہر ہے +

حضرت سلیمان کے علم
منطق الطیر سے مراد

یہاں حضرت سلیمان لکھتے ہیں علینا منطق الطیر یعنی ہم پرندوں کی منطق یا بولی سکھائی گئی ہے مفسرین نے اس پر زبا

دق کر کے بعض نے نام حیوانات کو اور بعض نے درختوں اور نباتات کو بھی شامل کیا ہے۔ گو یا حضرت سلیمان تمام جانوروں کی اور

درختوں اور نباتات کی بولیاں بھی سمجھتے تھے جس کے لئے نہ قرآن شریف میں کوئی سند ہے نہ حدیث صحیح میں۔ ردایہ کہ منطق طیر

کے سکھائے جانے سے کیا مراد ہے۔ پہلی بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہاں حضرت سلیمان علینا لکھتے ہیں علت نہیں کہتے یعنی ضر

اپنی ذات کی طرف متوجہ نہیں کرتے ہیں علینا سے یا تو مراد یہ ہے کہ ساری قوم کو منطق طیر سکھا یا گیا اور کیا کہے کہ یہ قول بادشا

کی حیثیت میں کہا ہے یعنی گو کھنے والے حضرت سلیمان ہیں مگر اس میں قوم شامل ہے جو جس طرح اور تینا من کل شیء سے مراد کل قوم ہے

پس جس طرح بادشاہت کے سامانوں کے دئے جانے سے مراد کل قوم کا فائدہ ہوتا ہے اسی طرح منطق طیر سکھا یا جانے سے

بھی مراد کل قوم کو سکھانا ہے۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ پرندوں کی منطق سے یہ مراد نہیں ہو سکتی کہ پرندہ بھی انسانوں کی طرح سب علوم سے

واقف ہیں اور صرف ان کی بولی مختلف ہے جو جس طرح مثلاً ایک انگریز ایک ہندوستانی کی بولی کو سمجھ سکتا ہے اور ایک ہندوستانی ایک

انگریز کی بولی کو اس طرح کی بولی پرندوں کی نہیں بلاشبہ جب ایک مرغی اپنے بچوں کو دان دینے کیلئے بلاتی ہے تو اس کی اور آواز ہوتی

ہے اور جب کسی چیز کا خوف ہوتا ہے تو اس کی اور آواز ہوتی ہے۔ یہ اختلافات آواز پرندوں میں ملتا جاتا ہے صرف دو جملہ

باتوں تک محدود ہوتا ہے اور ان آوازوں میں ہر ایک وہ شخص ذوق کر سکتا ہے جسے ان پرندوں کو بار بار دیکھنے کا موقع

○ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِنَّ هَذَا لَهُ الْفَضْلُ الْمُبِينُ

دی گئی یقیناً یہ مرتبہ فضل ہے

ظاہر لیکن پر نہیں ہوتا کرمی بعض وقت اپنے بچوں کو بکھڑی دیتی جو کرم پر ہی صحت کے تحفظ کیلئے فلاں قسم کی غذا کھا وُفلاں نہ کھا وُفلاں قسم کے جانور سے اپنے آپ کو بچا وُفلاں سے نہ بچا وُ۔ اور نہ ہی اس خیال کے نیچے کوئی حقیقت ہو کر جانوروں کو غیب کا علم ہوتا کہ اور انسان کو تو معلوم نہیں کہ کیا ہو گا مگر ایک گھرے کو علم ہوتا ہی اس لئے ایک انسان جب گھرے کی بولی سمجھ لگ جاتے تو اس کو پتہ لگ جاتا ہے کہ کل اس کو یہ مصیبت پیش آیا تو یہ ہے اور فلاں بات سے اس کو نفع حاصل ہو سکتا ہے یہ میں نے اسلئے لکھا ہے کہ منطقی الطیر کے علم سے اکثر لوگوں کے خیال میں اس قسم کی باتیں ہیں علم غیب تو اللہ تعالیٰ ہر انسان کو بھی نہیں دیتا ہے اس لئے خلیفہ بنایا جسے کل مخلوق پر حکمران کیا فلاں بطور علیٰ غیبہ احد الا من ارتقى من رسول پرندوں اور حیوانات کو علم غیب کا عطا خلاف عقل ہی نہیں بلکہ سارے اصول دین کو باطل کرتا ہے اور خلاف نص قرآنی ہے اور تفسیروں میں جس جیسے کہ ہیں کہ حضرت سلیمان ایک فاختہ پر گزرے تو آپ نے فرمایا کہ یہی ہے بہت ذوالخلق لم یخلقوا کاش یہ خلق پیدا ہوئی تو اور طاؤس ہوا تو کیا یہ کہہ رہا تھا مگر تین تہاں جس طرح تو مغاند کرے گا اسی طرح تجھ سے کجا جائے گا اور ہر گھرے رہی مئی استغفر واللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ سے حفاظت چاہو اور کوئی جانور کہہ رہا تھا من سمکت سلم ویرہ نہ سب ہی سے بنیاد باتیں ہیں یوں تو جانوروں کی بولیوں سے لوگوں نے سارا قرآن بھی بنایا ہے مگر سوال یہ ہے کہ یہ باتیں حضرت سلیمان کو اللہ تعالیٰ نے نہ تباہی حالانکہ علم بھی دیا نعم بھی دیا نبوت بھی دی اور جانوروں سے ان حقائق کا پتہ نہ لگا یہ کیسی عجیب بات ہے ہاں یہ جانور حاذق تسلیم کرتے ہیں لیکن لا تقفون تتبعہم (یعنی اسرا ائیلہم) ارشاد خداوندی ہے انسان ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتا۔ ہر چیز اپنے رنگ میں تسلیم کرتی ہے اور قرآن کریم کے بیان سے ظاہر ہے کہ منطقی الطیر کوئی سلطنت کے سامانوں میں سے ہر جس کو اوتینا من کل شئ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے یعنی پہلے فرمایا کہ میں منطقی الطیر یا کیلئے جس سلطنت کے سامانوں میں سے ایک ہو پھر فرمایا کہ میں منطقی الطیر کے سامانوں میں سے ہوں یہی ہے مراد اوتینا من کل شئ سے ہے جیسا کہ آگے ملکہ سب کے بیان میں اوتیت من کل شئ (۴۲) ہے ہر حال یہ کوئی عظیم الشان نعمت ہے جس کا میں ذکر کر جیسا کہ ان ھذا اللھو الفضل المبین سے بھی ظاہر ہے اور اگلی آیت میں پرندوں کو فوج کا حصہ قرار دے کر یہ صاف بھی کروایا گیا ہے یہ مطلب نہیں ہو سکتا کہ کبھی چڑیا کی چون چون کو سننے بیٹھ جاتے تھے اور کبھی کوس کی کاشیں کاشیں کو یہ لفظ منطق کی لغوی تشریح سے ظاہر ہے کہ اس سے مراد کسی چیز کی حالت سے فہم کا حاصل ہونا بھی ہے جیسے کتاب نامق سے مراد بولنے والی کتاب نہیں بلکہ تین کتاب ہے جس کے پڑھنے سے مطلب واضح ہو جاتا ہے اور یہ بھی دکھایا جا چکا ہے کہ اصل معنی کے لحاظ سے منطق کا لفظ صرف انسان پر بولا جا سکتا ہے اور چونکہ یہاں منطق الطیر کا تعلق سلطنت کے سامانوں سے ہے اور سلطنت کے سامانوں میں بالخصوص تدبیر زمانہ میں سب سے بڑا کام پرندوں سے لیا جاتا تھا وہ نامہ بری کا کام تھا۔ تو ہمارا وہ نامہ جو پرندہ ایک جگہ سے دوسری جگہ لیا جاتا ہے منطق الطیر ہی کہلاتا ہے اگر نامہ بری مراد نہ ہو تو طیور کے لفظ کا بالخصوص کیوں ذکر ہوتا دوسرے جانوروں کا ذکر کیوں نہ ہوتا پس سیاق اور مضمت دونوں اسی معنی کو چاہتے ہیں فی الواقع پرندوں کی آوازوں کے نیچے کوئی ایسا مفہوم نہیں ہوتا جس طرح انسان ایک بولی بولتا ہے اور بعض خاص قواعد کے لحاظ سے جس کو زبان کی صرف دیکھ لیا جاتا ہے اور الفاظ کے خاص مفہوم کے لحاظ سے جسے لنت کہا جاتا ہے وہ آوازیں نکالتے ہیں +

وَحِشْرَ لَسِكِمِّنْ جُنُودُهُ مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ۝

اور سیلان کیلئے اسکے لشکر جنوں اور انسانوں اور پرندوں سے اکٹھے کئے گئے اور انہیں روکا جاتا تھا۔ ۲۴۵۸

وزع

۲۴۵۸ بوزعون۔ وزع نفس کو ہوا و حرص سے روکنا ہے۔ پھر مطلق روکنا۔ اور لشکر میں وزع وہ شخص ہوتا ہے جو صفوں میں آگے پیچھے ہونے والے کو روکے اور یہاں بوزعون کے معنی ہیں کہ انکے پیچھے ان کے پچھلوں پر روکے جاتے تھے اور یا یہ کہ انہیں باز رکھا جاتا تھا۔ اور حدیث حسن میں وزعۃ کے معنی ہیں وہ لوگ جو دوسروں کو تعدی اور فساد اور شر سے روکیں اور اُذْزِع کے معنی ہیں اُتھم اور بوزعون ان اشکما نعمت اللہ العلیٰ نعمت علی (۱۹) میں الہمی مراد یہی معنی تھے ایسا الہام کر (ن) وُذِعْتُ عَنْ کذا میں نے اسے اس چیز سے روک دیا اور یہاں بوزعون میں اشارہ ہے کہ وہ باوجود اپنی کثرت اور تفاوت کے بے ترتیب اور ایک دوسرے سے الگ پڑے ہوئے نہ تھے بلکہ حکم اور ضبط کے ماتحت تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مراد اس سے پہلوں کا پچھلوں کی خاطر روک دینا ہے اور یوم حبشۃ اعداء اللہ الی النار فہم بوزعون دحم المسجی (۱۹) میں عقوبت کے طور پر روکنا ہے جیسا کہ فرمایا ولہم مقام مع من حدیلا (الحج ۲۱) اور اوزع اللہ فلا ناکے معنی ہیں اسے الہام کیا۔ اور اوزعون ان اشکما میں اصل مراد یہ ہے کہ مجھے ایسا بنا کر اپنے نفس کو کفران سے روکوں (غ) •

حضرت سلیمانؑ کی انج
کو زیادتی سے روکنا

یہاں لشکروں کا جمع ہونا صاف بتا رہا ہے کہ کسی بھاری جنگ کی تیاری ہے اور فہم بوزعون سے مراد یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہ بمنزل چلے گئے چنانچہ ابن جریر میں ایک قول ہے یساقون اور منزل بمنزل چلنے سے روکنے کے معنی پائے جاتے ہیں اور غالباً یہ اولیٰ علیٰ آخرہم کے یہی معنی ہیں جو اکثر مفسرین نے قبول کئے ہیں لیکن اگلی آیت کے مضمون کے لحاظ سے اور نفوذ وزع کے اصل معنی کے لحاظ سے یہ معنی بہتر معلوم ہوتے ہیں کہ ان لشکروں کو فساد یا ناحق لوگوں کا مال لینے سے روکا جاتا تھا۔ اور یہی مراد امام راغب کی انکے ضبط کے نیچے ہونے سے معلوم ہوتی ہے یعنی ان میں ایسا ضبط تھا کہ وہ لوگوں پر لوٹ مار کرنے نہ جاسکتے تھے۔ گویا بتایا ہے کہ جنگ کے وقت افواج کو عام لوگوں پر زیادتی کرنے سے روکنا چاہئے •

حضرت سلیمانؑ کی لشکر
جہاں پرندوں کا کام

سلیمان کے لشکروں کو تین قسم کیا گیا ہے جن - انس - طیر - طیس سے مراد تو مہی معلوم ہوتا ہے جو پھیلے ٹوٹ میں ذکر ہوا یعنی پرندہ جو نامہ بری کا کام دیتے تھے ایک بڑے لشکر کی یہ ایسی ہی سخت ضرورت تھی جیسے آج بے تاریخہ رسائی کی ذرہ نہ ایک بے معنی بات ہے کہ ساری دنیا کے پرندوں کے جھنڈے کے جھنڈ حضرت سلیمان کی فوج میں شامل ہوں اور کوئے اور چڑیا اور فاختہ اور طوطے سب دنیائے کفر پر گردانی پہنچ گئے ہوں اس وقت کی وجہ سے مفسرین نے یوں کہا ہے کہ ہر قسم کا ایک ایک پرندہ لایا گیا تھا ظاہر ہے کہ یہ بھی لشکر کا کوئی حصہ نہیں ہو سکتا قرآن کریم نے انہیں لشکر کا ضروری حصہ قرار دیکر صاف بتا دیا ہے کہ مراد اس سے صرف نامہ بر پرندہ ہو سکتے ہیں۔ مفسرین نے پرندوں کی دو غرضیں بتائی ہیں ایک یہی نامہ بری دوسرے سب سے اسے کہنا (د) یعنی جب دوبارہ لگتا تھا تو ہر ایک قسم کے پرندہ اور اگر سایہ کرتے تھے یہ دوسری بے معنی بات ہے پرندوں کا سایہ کیا ہوگا کوئی چھٹا کوئی بڑا اور بارش آتی تھی تو چھ کیا کرتے تھے اور کیا ان کے پاس خیمے نہ تھے وہ تو فرما رہے ہیں وادینا من کل شیء •

دوسرا سوال یہ ہے کہ جنوں کے لشکر سے کیا مراد ہے۔ اس کو بھی قرآن کریم نے خوب صاف کر دیا ہے۔ یعلمون لہ من محارب و تماشیل و دجان و دجلاب و قد ورسیت (النبا ۱۳) گویا حضرت سلیمان کے بڑے بڑے صنایع کے کام یہ لوگ کرتے تھے۔ اور چونکہ یہ غیر امراض اور پہاڑی اقوام کے لوگ تھے اس لئے انہیں جن کہا ہے اور لشکر میں ایسے کاریگروں کی ضرورت بھی ہوتی ہے •

جنوں کے لشکر کا کام

۱۸ حَتَّىٰ إِذَا تَوَاعَىٰ وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسْكِنَكُمْ

یہاں تک کہ جب وادی نمل میں آئے ایک نمل نے کہا اے نمل اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ

لَا يَحِطُّ بِكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ

سلیمان اور اس کے لشکر میں کچل نہ ڈالیں اور انہیں لیکر وہ جانے نہ دیں

۲۴۵۹ واد النمل - وادی النمل بین جبربین وعسقلان، واد النمل جبرین اور عسقلان کے درمیان ہوا اور تمام وہ اور مقامات

سے مروی ہو کہ وہ ارض شام میں ہو کہ وہ طائف میں ہو اور بعض کا قول ہو کہ وہ نوح میں ہو اور وہ عرب کے نزدیک ایک مشہور جگہ جس کا ذکر ان کے آثار میں آتا ہو اور اس سے معلوم ہوا کہ وادی النمل کے معنی چیونٹیوں کی وادی نہیں نہ چیونٹیاں کسی خاص وادی میں نہ لڑکتی ہیں بلکہ یہ ایک وادی کا نام ہوا اور یہی نزدیک تریح اسی قول کو ہو کہ وہ نوح میں ہو کہ یہ لکھنا ظاہر ملکہ سب پر حضرت سلیمان کی یہ چڑھائی تھی +

نملۃ غلۃ غلۃ چیونٹیوں کو کہتے ہیں جس کا واحد غلۃ ہو مگر کسی قوم کا نام بھی معلوم ہوتا ہے اور یہ نہ صرف وادی النمل سے ظاہر ہو کہ کسی قوم کے نام پر ہی ہو سکتی ہو بلکہ ناموس میں ہوا لاؤ قۃ من مبیاء غلۃ یعنی ابرقہ نمل کے یا بنوں سے ہوں جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ غلۃ قوم کا نام ہو جس کے پانیوں کا یہاں ذکر ہو اور عربی میں سیلج پر قوموں کے اسم آتے ہیں مثلاً یا دن چیونٹی کے انڈوں کو بھی کہتے ہیں اور ایک قوم کا نام بھی ہوا اور ابن عساکر نے حسن سے روایت کی ہو کہ اس نملۃ کا نام جس تھا اور وہ قبیلۃ بنو النبیصان سے تھی دث، اور نام اور قبیلۃ انسانوں کے ہوا کہتے ہیں +

حضرت سلیمان اور چیونٹی جہاں تک افلاک کا تعلق ہو - ہو سکتا ہو کہ حضرت سلیمان کا گزر چیونٹیوں پر ہی ہوا ہو اور چیونٹی کا کنا کہ اسے چیونٹیوں اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ زبان سے نہیں بلکہ حالت سے ہو گا کیونکہ قول کا لفظ اس طرح آجاتا ہو دیکھو وہاں اور چیونٹیوں کو لغت عربی سے واقفیت نہیں نہ وہ زبان کے قواعد سے واقف ہیں کہ اس طرح پر کلام کریں نہ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہو کہ یہ ان کا نمل تھا کہ وہ انسانوں کی آہٹ پا کر اپنے سوراخوں میں گھس گھس لیکن یہ سمجھ میں نہیں آسکتا کہ ایک جنگل میں رہنے والی چیونٹیاں جنہوں نے سلیمان کو کبھی دیکھا نہیں انہیں یہ علم ہو گیا ہو کہ یہ حضرت سلیمان ہیں۔ انسان کو تو تیز بتائے کہ پتہ لگ نہیں سکتا کہ حضرت سلیمان کون ہیں اور چیونٹی سے جھٹ پھان لیا اور پھر ایک چیونٹی کو جس کی نظر چہ گز سے آگے نہیں جاسکتی حضرت سلیمان کے بٹیا ر شکر بھی نظر آگئے یا یہ کہنا چڑے کا کہ اس خاص چیونٹی کو اللہ تعالیٰ نے وحی کر دی لیکن اللہ تعالیٰ کی ہر کلامی اس رنگ میں شریعت ضرور ہے اور دوسرے جانداروں کو جو وحی ہوتی ہو وہ ہر رنگ کی ہو جیسے وادی دہلی الی النمل میں - اور ایک قول ہے کہ حضرت سلیمان نے کوئی آواز نہیں سنی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اہما آپ کو اطلاع دی ہو اور ایک قول ہے کہ چیونٹی کا اپنے سوراخ کا رخ کرنا ہی اپنی حالت یہ کہنا تھا اور یہ خیال بھی کہ یہ منطق الطیر کے علم کی مثال ہی صحیح نہیں اسلئے کہ چیونٹی کو طیر نہیں کہا جاتا تو بعض چیونٹیوں کے پر بھی نکل آتے ہوں پھر یہ کوئی مفید کلام نہیں جس سے حضرت سلیمان کو کچھ علم حاصل ہوا ہو اور سب سے بڑھکر یہ وقت ہو کہ لکھا حضرت سلیمان کے اتے بٹیا ر شکر اتے لہجے سفوس بغیر کسی چیونٹی کو پاؤں کے نیچے سنے کے چلے جا رہے تھے - یہاں ممکن محض ہو - پھر ایک چیونٹی کا کلام سنا اور جو کروڑوں رستہ میں گئی ہو گی وہ کیوں نہ ہو پس ان مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے دوسرے معنی زیادہ دیکھا تیاں ہیں کہ کوئی قوم تھی جن کو علم ہوا کہ حضرت سلیمان اپنی افواج کے ساتھ آ رہے ہیں تو انہوں نے کہا ایسا نہ ہو کہ ہم خواہ مخواہ مخالف سمجھ کر مارے جائیں اور گھروں میں داخل ہو جانا اس بات کا نشان ہو کہ ان کا ارادہ مقابلہ کا نہیں بلکہ فرار ہو اور ایسا ہی کاہر

اس کے گھروں میں داخل ہونے سے مراد

فَتَبَسَّمْ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ ۱۹

تو اس کی بات پر خوش ہوتا ہوا مسکرایا اسے میرے رب مجھے توفیق دے کہ تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور

عَلَى وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ رِجْعًا ۲۰

میرے ماں باپ پر انعام کیا اور کہ میں اچھے عمل کروں جن کو تو مرضی ہو اور مجھے اپنی رحمت کے اپنے صالح بندوں میں

الصَّالِحِينَ ۝ وَتَقَفَ الظَّيْفُ فَقَالَ مَالِي لَا أَرَى الْهَدْيَ هَذَا أَهْوَ كَانَ مِنَ النَّارِ ۲۰

و: جمل فرما ۲۷: ۱۹ اور پرندوں کو طلب کیا تو کہا کیا بات ہے میں ہمہ کن نہیں دیکھتا یا وہ غیر حاضروں سے ہر ۲۷: ۲۰

ادریسی دہر کر اس بات کو سن کر حضرت سلیمان خوش بھی ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر بھی کیا کہ لوگ آپ کی فرمانبرداری اختیار کر رہے ہیں ورنہ چند چوٹیوں کا اپنے سوراخوں میں گھس جانا کوئی شکر نعمت کا موقع تھا جب ہزاروں چوٹیاں اور لاکھوں کیڑے مکوڑے روزانہ اتارے بڑے لشکر کے پاؤں کے نیچے سے جاتے ہونگے۔ ہم لایسٹھرا دینی خدایہ یہ نہ جانتے ہوں کہ یہ قوم ہماری دشمن نہیں کیونکہ یہ وادی نواح میں مٹی اور لکڑی سا پر یہ چڑھائی تھی پس یہ قرین قیاس تھا کہ اردگرد کی قوموں کو بھی دشمن سمجھا جاتا چنانچہ کعب اجاب سے روایت ہے کہ حضرت سلیمان میں کے ارادہ ہو بت اللہ سے روانہ ہوئے اور مدینہ اور مکہ پر سے گزرے اور چپے لگے یا تاک کر آپ وادی النہل میں پہنچے (د) اور اس میں اشارہ یہ ہے کہ جس طرح حضرت سلیمان کے رعب کے سامنے قومیں ہچکچاتی تھیں اسی طرح نبی کریم کو بھی رعب دیا جائیگا بلکہ آپ کا رعب اس سے بدرجہا زیادہ ہوا جیسا کہ حدیث سے ثابت ہو وضاحت بالوہب صبیحہ شہر مری مدایہ رعب کے لگتی ہے جو ایک مہینہ کی مسافت پر آخر کار تاجی اور سلسلہ موسوی میں اس قدر زمانہ اس رعب اور حکومت کے لئے میں لگاؤ نہ کہ سب انبیاء ایک دوسرے کے کام کی تکمیل کرنے والے تھے مگر اسلام کی تاریخ میں وہ شرکت و رعب نبی کریم سے ہی شروع ہوا اسلئے کہ یہاں آپ کے بعد ارد کوئی نبی نہ آئے والا تھا جو آپ کے کام کی تکمیل کرتا جس طرح تکمیل دین آپ کے ساتھ کوئی نبی اسی طرح اتنا نعمت بھی آپ کے ساتھ ہی کر دیا گیا اور کوئی حالت منظرہ اس کے لئے باقی نہ چھوڑی گئی +

حضرت سلیمان کا سفر

عبداللہ بن ابی جحیفہ

۲۷: ۱۹ تبسم۔ ضاحک۔ تبسم بمعنی ہنسنا یا دل، اور ضاحک سے مراد یہاں خوش ہو کر ہنسنے والا (غ) ۲۷: ۲۰

تبسم۔ ضاحک

تو انہی نے بھی یہاں لفظ غلظۃ پر مراد وہ قوم ہے حضرت سلیمان کو یہ خبر پہنچی تو وہ خوش ہوئے اور اس نعمت پر شکر اُٹھایا کہ ان کے ہاتھ سے بے فائدہ خوزیری نہیں ہوئی۔ اور بعض ان کی افواج اور سامان کو دیکھ کر تو اس طاعت اختیار کرتی پہلی جاتی ہیں اسی لئے اس صلح کی توفیق بھی مانگی کہ ایسا نہ ہو تو وسیع حکومت کے خیال میں کوئی عمل خلاف رضائے الہی ہو جائے۔ اس میں یہ بھی گھٹا ہو کہ انبیاء علیہم السلام کی زندگیوں کا اصل مقصد باوجود حکومت کے خوشوں اور فحشوں کی ضروریات کے رضائے الہی کا حصول ہی رہتا ہو نہ کچھ اور۔ ان میں ملک گیری کی ہوس کوئی نہیں ہوتی اور اصل غرض تو یہ بتانا ہے کہ ایسے ہی واقعات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پیش آئے والے ہیں اور سوائے سخت ضرورت کے آپ کے ہاتھ سے خوزیری نہ ہوگی +

نبی کی طاعت پر شکر گزار

۲۷: ۲۱ تفقد۔ تفقد۔ وجود کے بعد کسی چیز کا عدم ہر یعنی کسی چیز کا گم ہو جانا۔ پس وہ عدم سے خاص تر نہاد تفقد و تالو

تفقد۔ تفقد

تفقد اللہ (یوسف ۱۲-۱۷) اور تفقد کے معنی گھٹنا ہیں لیکن اس کی اصل حقیقت کسی چیز کے گم ہونے کو پہچاننا ہے (غ) اور تفقد اس چیز کا طلب کرنا ہے جو غائب ہو (د) +

مفسرین کہتے ہیں کہ پرند حضرت سلیمان پر سایہ کیا کرتے تھے تو کیا حضرت سلیمان دیکھا کرتے تھے کہ ہر ایک پرند سایہ کرنے

حضرت سلیمان اور پرند

۲۱ لَا عَذَابَ لَهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوَلَا ذُبْحَةٌ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَسْلُطُونَ مَبِينٌ

میں اسے سخت مراد دیکھا یا اسے قتل کر دینا یا میرے پاس کوئی کھلی دلیل ملے۔

کیونکہ ان کا جو اس شکل کی خاطر یہ کہانی بنائی گئی ہے کہ حضرت سلیمان کو پانی کی ضرورت پیش آئی تو لوگوں نے کہا پانی کا پتہ جتنے جتنے ہیں جنوں نے کہا یہ نہ بنا سکتے ہیں پر مذہب نے کہا یہ نہ بنا سکتا ہو تب معلوم ہوا کہ ہر غائب ہر (ج) اور کہا جاتا ہو کہ ہر مذہب کے نیچے پانی دیکھ لیا کرتا تھا اور جہاں پانی ہوتا وہاں سے زمین گرد تابت پانی وہاں سے نکال لیا جاتا سرال یہ کہ اس کیوں ہر مذہب زمین کے نیچے پانی نظر نہیں آتا اور اگر یہ حضرت سلیمان کا معجزہ تھا تو اتنا بڑا معجزہ دیکھ کر ہر مذہب محتاج ہی رکھتا ہے جیسا کہ ہر مذہب نے سب لشکر سپاہیوں کے یہ ساری مشکلات اس بات کا نتیجہ ہیں کہ ہر مذہب سے مراد یہاں پر مذہب دیا جاتا ہو حالانکہ ہر مذہب ذکر کیا ہو وہ صاف بتاتا ہو کہ وہ انسان تھا چنانچہ اس کا یہ کہنا کہ میں سب سے یقینی خبر لایا ہوں اور ان لوگوں پر ایک عورت حاکم اور اس کے پاس سب قسم کے سامان ہیں اور کہ وہ قوم سوچ کی پرستار ہے پھر اس کا وصف کرنا یہ باتیں پر مذہب نہیں انسان کے نزدیک حال ہیں۔ یہ تمام باتیں علم کے تعلق رکھتی ہیں جو انسان کیونے اللہ تعالیٰ نے بنایا ہو پر مذہب کیونے لکھے۔ اگر پر مذہب میں بھی اس قسم کا شوبہ ہوتا کہ ایسا علم وہ حاصل کر سکتے تو وہ بھی انسانوں کی طرح مکلف ہوتے اور ان کی طرف بھی نبی مبعوث ہوتے اور اگر کہا جائے کہ یہ حضرت سلیمان کا معجزہ تھا کہ ان کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی حالتوں کو تبدیل کر دیا تھا اور پر مذہب کو انسانوں کے واسطے جو اس اور انسانوں کے واسطے علم دیا تھا۔ تو یہ لامتناہی مخلوق اللہ کے خلاف ہو۔ اور پھر اس قسم کے کلام کر کے کیونے انسان کو زبان بھی انسانوں والی دی گئی ہوگی اور ظاہر ہو کہ انسان زبان کا علم دوسروں سے حاصل کرتے ہیں ان پر مذہب کا معلوم کون تھا یہ سب کچھ باتیں ہیں۔ طبعی وہی نام پر مذہب میں ہلکا ہلکا کسی شخص کا نام ہو جو اس حکم پر خیرسانی سے تعلق رکھتا ہو اور جس کی موجودگی جائزہ کے وقت ضروری ہوگی۔ کیونکہ پر مذہب سے خیرسانی کا ہی کام لیا جاتا تھا تو حضرت سلیمان نے جب پر مذہب کو طلب کیا تاکہ سب سامانوں کی حالت سے واقفیت حاصل کریں تو افسر حکم کو غائب پایا تو فرمایا ہر مذہب کہاں ہو اور پر مذہب اور جانوروں کے ناموں پر انسانوں کے نام عام طور پر رکھے جاتے ہیں نکس (گومر) اور دلف (دھیریا) وغیرہ آج مذہب قوم بھی اپنے نام رکھتی ہیں اور ہندوؤں میں طوطا رام اور سامانوں میں شیر اور بانہ شیر باز عام نام ہیں۔ عرب میں بھی ایسے نام رکھتے جاتے تھے جیسے اللہ اور باتیں میں اسلاہین میوں باب میں ایک شخص بن ہد کا ذکر ہے اور ہد ہر مذہب سے ملتا جلتا نام ہو اور یقین کے باپ کا نام ہر مذہب لکھا ہو (منشی الارباب) اور سان العرب میں ہو کہ ہڈا کو ہڈا لکھا جاتا ہو اور پھر لکھا ہو کہ ہڈا اور ہڈا دین کے قبیلے کا نام ہو دل، تو یہ کوئی عجیب ایسی کہ سلیمان کے کسی افسر کا نام ہو ہر مذہب سے سبباً بنایا یقین صاف بتاتا ہے کہ یہ حکم خیرسانی کا افسر تھا۔ جو خود سب سے یقینی خبر دیکھ کر پہنچ گیا ہو ورنہ کیا یہ عجیب بات نہیں کہ ایک طرف کہا جائے کہ پر مذہب حضرت سلیمان کے سامنے دوسری طرف یہ مانا جائے کہ ایک پر مذہب حضرت سلیمان کے علم کے بغیر ڈھکیا گیا۔ بھلا حضرت سلیمان کا یہ فرمانا کہ میں سخت مراد دیکھا ہو نہ کی صورت میں بے معنی نہیں ٹھہرتا کیونکہ جو پر مذہب دیکھا ہو وہاں کیوں آئیگا اور یہ فرمانا میں اسے نہیں دیکھا یا کیا وہ غیر حاضر ہو مراد ہو کہ کہیں میری نظر سے ہی اوجھل ہو یا پھر غیر حاضری ہو۔

۲۴۶۲ مفسرین کہتے ہیں عذاب شدید سے مراد ہر مذہب پر نوح دینا۔ مگر ایک پر مذہب ایک عظیم نشان بادشاہ کی اتنی عظمت اور اس کے لئے ایسے اتفاق کا ہستال کہ تحت نوح دیکھا گیا اسے قتل کر دیا جائیگا یہ وہ کوئی واضح دلیل میں کرے انسان کی سمجھ سے باہر بات ہو پر مذہب واضح دلیل اور دلیل طلب کرنا اسے سلیمان بادشاہ اور پھر مشیار ہر مذہبوں میں سے ایک دہی ہر مذہب حضرت سلیمان کا حکم تھا یا ہر مذہب صرف ایسے حکم پر نوح دیکھا ہو اگر سارے ہر مذہب سے تو باقی خالی کیونے ایک ہر مذہب سے دوسرے کو بلایا جاتا ہو۔ پھر حکم کا مطلب ہی کچھ نہ تھا۔

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطْتُ بِمَا لَمْ مَحْطَرِيهِ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَإٍ بَنِيًّا ۲۲

سودہ بہت دیر نہ ٹھہرا (اور آیا) تو کمائیں نے ایک ایسی خبر معلوم کی جس کا تجھے علم نہیں اور میں سہا سے تیرے پاس یقینی خبر

يَقِينٍ ۚ إِنِّي وَجَدْتُ مُرَاقَاةَ مَلِكِكُمْ وَأُوتِيتُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ۚ وَجَدْتُكَ ۲۳

لایا ہوں میں نے ایک عورت کو ان پر بادشاہی کرتے پایا اور اسے ہر چیز ملی ہر اور اس کا ایک بڑا تخت ہر میں آئے

وَقَوْمًا يُحِبُّونَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ وَذَٰلِكَ لَهِمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالُهُمْ

انہی قوم کو اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا اور شیطان نے انکے عمل انہیں اچھے کر کے دکھائے

فَصَدَّاهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمُ لَا يَهْتَدُونَ ۚ ۲۴

اور انہیں راستے سے روک دیا سودہ سیدھی راہ پر نہیں چلتے کو اللہ کو سجدہ نہیں کرتے ہر آسان اور

الْخَبْرَ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ۝

زمین کی چھپی چیزوں کو نکالتا ہے اور وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو ۲۵

۲۶ سبأ۔ ایک شخص کا نام جس میں میں نے قبائل عامرجع ہوتے ہیں اور یہ میں نے اس شہر کا نام ہر جہاں بھٹیں تھی جسکو مآرب کہتے تھے ہر اور یہ صنعا اسے تین رات کے فاصلہ پر ہے (د) +

سبأ مآرب

سبأ یعنی خیرانا اس بات کا سہ پہر کہ حضرت سلمان اسی ملک کی طرف آ رہے تھے اسلئے انکے افسروں کا فرض تھا کہ یقینی خبر لاکر دیتے کہ وہاں کے معاملات کیسے ہیں بظاہر معلوم ہوتا ہر کہ ان لوگوں کی طرف کسی حکام کی تیزی کی خبر حضرت سلیمان کو پہنچی ہے جس کی وجہ سے وہ تباہی کر کے ان کی سرحد پر پہنچ گئے۔ احاطت جالم قحط بلہ یعنی وہ صحیح خبریں جو میں نے اس ملک میں جا کر جمع کی ہیں وہ ابھی تک آپ کو نہیں پہنچیں۔ احاطت کہتے دیکھو ۳۲ اور غیرہ ایک پرندہ یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اسے دوسرے انسانوں کے متعلق وہ علم حاصل ہو جو خود انسانوں کو حاصل نہیں بعضین کہتے ہیں اس پرندے جاکر اس ملک کے کسی پرندے یہ باتیں دریافت کر لی تھیں گویا اس زمانہ میں سب پرندہ ہی انسانوں کی طرح واقعات کا علم حاصل کر سکتا ہے +

۳۳ اور قیت من کل شیء سے مراد سلطنت اور حکومت کے سارے سامان ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر کو ان کی وجہ سامان جنگ وغیرہ کی بھی خبر مل گئی تھی +

۳۴ حجب۔ ہر ایک ذخیرہ کی ہر لی چیز کو کہتے ہیں جو نظر سے چھپی ہوئی ہو (د) +

حجب

یہ وہاں پرند کا نام نہیں ہو سکتا۔ اسے یہ بھی خبر ہو کہ معبود حقیقی تو خدا ہے اگر انسانوں نے کچھ اور معبود بھی بنائے ہیں اور وہ سورج کو سجدہ کرتے ہیں۔ وہ یہ بھی جانتا ہر کہ شیطان بھی ہر جو انسانوں کو درغلا تا ہر اور اعمال ہر انہیں اچھے کر کے دکھاتا ہر گویا اسے اعمال حسنہ اور اعمال سیئہ کا بھی پتہ ہو اور اتخفون درما تعلنون میں تو صاف انسانوں کو خطاب ہر اور بتایا ہر کہ جس طرح اسلاف اور زمین کی مخفی قوتوں کو اللہ تعالیٰ ظاہر کرتا ہر اسطرح تمہارے اعمال پر بھی وہ نتائج مترتب کرنا ہو +

ہر ہر کا غلط

۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝ قَالَ سَنَنْظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں بڑے عرش والا رب ہر کہا ہم: یحییٰ کے کہ تو سچ بولتا ہے یا تو جھوٹوں میں

الْكَاذِبِينَ ۝ اذْهَبْ يَكْتُبِي هَذَا فَالْقَهْ إِلَيْهِمْ شَتَوْتُ عَنْهُمْ فَنَقِمْ مَا دَايِرُجُونَ ۝

سے ہے ۲۷۶۶ یہ میرا خط لے جا سو یہ انہیں دیدے یہ ان سے پھر آ اور انتظار رکھو کہ کیا جواب دے گا تمہاری

قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُوْا إِنِّي أَتَىٰكَ الْكُتُبُ كَرِيمٌ ۝ إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمٍ ۝ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ

دیکھنے) کہا اے سردارو مجھے ایک مغز خط ملا ہے وہ سلیمان کی طرف ہے اور وہ اللہ کے انتہا رحیم کے بار بار ہم

الرَّحِيمِ ۝ اَلَا تَتْلَوْنَ عَلَيَّ وَتَنْتَوِي سُلَيْمًا ۝ قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُوْا أَفَتُونِي فِي أَمْرِي مَا

کرتے ہو؟ ہم سے ہر کہ میرے خلاف کہشی نہ کرو اور فرمانبردار ہو کر کیا یہ کی جاؤ؟ ۲۷۶۷ (دیکھنے) کہا اے اہل دربار کیا یہ حال ہے کہ تمہاری

كُنْتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتَّىٰ تَشْهَدُون ۝ قَالُوا لَنْ نُرْوَ قُوَّةً ۝ وَأُولَٰئِكَ شِدَادٌ ۝ وَلَا نَمُرُ

کسی معاملہ کا فیصلہ نہیں کرتی جب تک کہ تمہارے پاس موجود نہ ہو انہوں نے کہا ہم تمہارے لئے اور سخت لڑائی کریں گے ہیں اور اگر تمہاری تیرے اختیار میں

إِلَيْكَ فَانْظُرِي هَذَا تَأْمُرِينَ ۝ قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا

ہیں دیکھ لے کہ تو کیا حکم کرتی ہو اس نے کہا کہ بادشاہ جب کسی شہر میں داخل ہوتے ہیں اسکو برباد کر دیتے ہیں

وَجَعَلُوا أَعْرَازَهُ أَهْلُهَا أَذَلَّةً ۝ وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ۝ وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ

اور اس کے وقت والے لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں اور اسی طرح کرتے ہیں اور میں انکی طرف تھفہ بھیجے

بِهَدْيَةٍ ۝ فَنُظِرُوهُمْ يُرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ ۝ فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمٌ قَالَ

والی ہوں پھر دیکھتے ہوں کہ انکی کیا وجہ ہے اور پس لاتے ہیں پس جب راہچی سلیمان کے پاس آیا اس نے کہا

أَتَمُدُّونَنِي بِإِلَٰهٍ مَّا أَتَىٰ اللَّهُ خَيْرٌ مِّمَّا أَشْكُرُ ۝

کیا تم مجھے ال سے مدد دیتے ہو سو جو کچھ اللہ نے مجھے دیا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تمہیں دیا ہے

۲۷۶۸ صادق اور کاذب کے الفاظ انسانوں پر صادق آسکتے ہیں نہ پرندوں پر اگر یہ سچ ہو تو پرندوں کی طرف رسول مبعوث ہونے

چاہیں جو انہیں سیدھی راہ بتائیں +

۲۷۶۹ تعلیم اور اخلاق فلاں کے معنی ہیں وہ اس پر غالب آگیا دل اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بغیر اس کا راہ سلیمان پر چڑھائی

کرنا تھا۔ خدا کی یہ صفت کہ وہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بتاتی ہو کہ جسے لے لے اللہ تعالیٰ سب پروردہ تکلفات ہیں اور خطوط

۳۱

حضرت سلیمان علیہ السلام

علی

خطوط میں القاب

بَلْ أَنْتُمْ بَعْدَ يَتَكَبَّرُونَ ۝ اِرْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنْ أَتِيَهُمْ بِجُودٍ لَا قَبْلَ لَكُمْ ۳۷

بلکہ تم اپنے تحفہ پر اترتے ہو ۲۳۶۸ ان کی طرف لوٹ جاؤ ہم نہ اسے شکر لائیں گے جن کا وہ تھا بلکہ ذکر کیلئے

بِهَآؤُا فَخَرَجْنَاهُمْ مِنْهَا اَذَلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ ۝ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُؤُا أَيُّكُمْ ۳۸

اور ہم انہیں اس سے ذلیل کر کے نکال دیں گے اور وہ محکوم ہونگے ۲۳۶۹ (سیدنا) کہا اے اہل دربار تم میں سے کون سی

يَا تُبْنِي بَعْرِضَهَا قَبْلَ أَنْ يَأْتُوَنِي مُسْلِمِينَ ۝ قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ ۳۹

پاس اس کا تخت لائینگا اس سے پہلے کہ وہ میرے پاس فرمانبردار ہو کر آئیں ۲۳۷۰ جنوں میں سے ایک زبردست نے کہا

أَنَا إِنِّي كَبِهَ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَّقَامِكَ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ

میں اسے تیرے پاس لے آؤں گا اس سے پہلے کہ تو اپنی جگہ سے اُٹھے اور میں اس کے اٹھنے کی نوبت دیکھتا ہوں امین ہوں ۲۳۷۱

ہر سادگی اختیار کرنی چاہئے :

۲۳۶۸ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا تحفہ سے اس نے اپنی بڑائی کا اظہار کیا اور حضرت سلیمان کی کچھ تحفہ بھی کی جو امراء کے مشورہ کا بھی بی نشا معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں سلیمان کی کیا پروا ہے ہم بڑے طاقت والے اور سخت جنگ کرنے والے ہیں جس میں جنگ کی دھکی بوجھ دھکی کھینچا اسکے مفسرین نے بڑے بڑے عجیب لفظ بھیجے ہیں پانچو نوڈیاں لڑکوں کے لباس میں اور پانچو لڑکے نوڈیوں کے لباس میں اور پھر اور عجائبات پھر دسی کے مقابل پر حضرت سلیمان کی تیاری کی غفلت ظاہر کی ہے یہ سب فرضی خیالات ہیں قرآن کریم نے انکی آیتیں خود بتا دیا ہے کہ وہ یہ کیا تھا یہ ایک بڑا مصیبت تھا جس پر کچھ تصاویر وغیرہ بنی ہوئی تھیں +

ج - نثر - ۱۰

۲۳۶۹ قبل - قبل عند معنی میں آتا ہے یعنی پاس یا سامنے خیال الذین کفرا و الذین کفرا مصطفین (المعارف ۳۶) اور بطریقاً

قبل

مقابلہ کی طاقت پر بھی بولا جاتا ہے اور لا قَبْلَ یعنی پہلے سے اس کا مقابلہ کرنا ممکن نہیں ہے معنی یہاں ہیں (غ) + اگر یہ تحفہ دوستانہ نہ تھا کہ ہوتا اور اس میں اظہار دوستی ہوتا تو حضرت سلیمان بد جواب نہ دیتے اس سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے جو پہلے نوٹ میں بیان ہوئی +

۲۳۷۰ درجہ بیانی واقعات کو چاروں طریقاً ہے حضرت سلیمان کے عزم اور انکی طاقت کا حال معلوم کر کے ان لوگوں کا ارادہ جنگ کمزور ہو گیا اور انہوں نے فرمانبردار ہی اختیار کی اور اپنی فرمانبرداری کے خلوص کا یقین دلانے کیلئے خود حضرت سلیمان کی خدمت میں حاضر ہو کر ارادہ کیا کہ حضرت سلیمان نے اس کا تخت لائے کیلئے کہا اسکے تخت سے یہ راہ نہیں ہو سکتی کہ وہاں جس تخت پر وہ بیٹھا حکومت کرتی ہو اور وہ اس کا مال ہو لایا جائے دوسرے کی چیز کی اس کی اجازت کے بغیر حضرت سلیمان اللہ تعالیٰ نے بتی ہو کر کیونکر منگو اے کا خیال کر سکتے تھے بلکہ یہی تحفہ ہے جو اس نے بھیجا تھا اسی لئے اسے اس کا تخت کہا ہے اس تحفہ پر آپ ناراض کیوں ہوئے تھے اور اسکو اب منگو اے کی غرض کیا ہے اس کا ذکر آگے آتا ہے +

۱۰ کا تخت حضرت سلیمان کے پاس کس طرح آیا

۲۳۷۱ عفت بیت عفتا شئی کو کھتے ہیں اور عافتا کے معنی ہیں اسے مٹی میں لٹایا اور عفت بیت کے معنی تخت اور عفت بیت اور عفت بیت شیطان کا لفظ انسان پر بولا جاتا ہے عفت بیت بھی بولا جاتا ہے (غ) اور زجاج کا قول ہے کہ عفت بیت مردوں میں سے وہ ہے جو عفت او شدت کے ساتھ کسی معاملہ میں گھس جاتے اور اسے کمال کو پہنچائے (د) +

عفت بیت

۴۰ قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ

جسکے پاس کتاب کا علم تھا اس نے کہا میں اسے تیرے پاس لے آتا ہوں اس سے پہلے کہ تیری نظریہ طرف

طَرَفًا فَلَمَّا رَأَاهُ مُسْتَقَرًّا عِنْدَهُ قَالَ هَذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ

پھر آئے پھر جب اسے اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا کہا یہ میرے رب کے فضل سے ہے کہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں

۴۱ أَمْ أَلْفُ وَمِنْ شُكْرًا نَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّيَ عَنِ كَرِيمٍ ۝ قَالَ

یا ناشکر! کرتا ہوں اور جو کوئی شکر کرتا ہے وہ صرف اپنے لیے شکر کرتا ہے اور جو کوئی ناشکری کرتا ہے تو میرے رب کے نیا بزرگی و اہم کریم ہے

يَكْرَهُوا لَهَا عَرْشَهَا نَنظُرُ أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ ۝

اس کیلئے اسکے تخت کی صورت بدل دو ہم دیکھیں کہ آیا وہ سیدرستہ پر چلتی ہے یا ان لوگوں میں سے ہو جاتی ہے جو سبھی راہ پر نہیں چلتے

۲۴۶۲ یہاں حضرت کے مقابل پر ایک صاحب علم کا ذکر کیا علم من الکتاب سے ممکن ہے کہ علم دین مراد ہو مگر بطور عام علم ہی معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ معاملہ صرف ایک تخت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لائے گا ہر کوئی دینی مسئلہ نہیں دہو قبل ان یوند الیٹ طرف

کو بعض نے حقیقت پر محمول کیا ہے اور مراد یہ ہے کہ آنکھ کھول کر سامنے دیکھے تو قبل اس کے کہ نظر ٹوٹا کرے اور بعض نے کہا کہ قبل اس کے کہ اتنی دوسرے جہاں نظر پہنچے ایک آدمی آجائے اور مجاہد کا قول قابل ترجیح ہے کہ یہ سرعت میں مساند ہو اور یہاں توں اور علم کا تھا کہ یہی چلی آیت میں غفایت توت اور طاقت جہاں کا نایندہ ہے وہ پھر بھی بہت دقت چاہتا ہے اور صاحب علم شخص کو قوت میں ثابت نہ رکھتا ہوا اس کو کم کو نور کر سکتا ہو کہ تو کے مقابل پر علم بڑی چیز ہے اور حضرت سلیمان کا تخت کو دیکھ کر کہنا کہ نہ تھا مجھے آتا ہاں تو کہیں شاکر کرتا ہوں یا ناشکری اس بات کی طرف اشارہ ہے جس کا تخت کی صورت بدلنے میں بھی آیت میں آتا ہے

۲۴۶۳ حکم دیا کہ کسی چیز کو ایسا بنا دینا ہے کہ وہ پہچانی نہ جاسے اور تنقید، اس کا ایسا بنا دینا ہے کہ وہ پہچانی نہ جاسے تنکیر۔ تعریف تنکیر کے معنی تغیر میں یعنی صورت کا بدل دینا ہے

حضرت سلیمان نے تخت کی صورت بدلنے کا حکم دیا مفسرین اسکی وجہ صرف یہ بتاتے ہیں کہ آپ کو یاد کیا تھا کہ یقین کا دماغ خراب ہو تو آپے استعجاب کیلئے ایسا کیا لیکن دوسری طرف یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اسی کا تخت منگو یا کیا تھا اور اسکو معجزہ دکھانا مقصود تھا اب اگر تخت کی صورت بدل دیجائے تو معجزہ باقی نہیں رہتا کیونکہ اس صورت میں تو حواف خیال گزرنیکا اس کے تخت کی مانند دوسرے تخت حضرت سلیمان نے تیار کر لیا ہے جس تخت کی صورت کا بدل دینا معجزہ دکھانے کے خیال کو بطل کرتا ہے اور امتحان عقل کیلئے صورت تخت کو بدل دینا بھی کوئی عقلمندی کا خیال نہیں اس واقعہ پر کافی روشنی ان باتوں سے پڑتی ہے جو خود قرآن کریم سے بیان کی ہیں اول حضرت سلیمان نے اس تخت کو جو تختہ کی صورت میں پیش کیا تھا دیکھ کر ناراض ہوئے ہیں دوم جب یقین کی آمد پر تخت منگوایا تو اسے دیکھ کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ امتحان ہے کہ میں یا نہیں اختیار کرتا ہوں یا نہیں سرم تخت کے تبدیل کرنے کی عرض یہ ہے کہ ملکہ خود اس تبدیلی سے راہ راست کی طرف آتی ہے یا نہیں ان تینوں باتوں پر غور کرنے سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اس تخت پر جو ملکہ نے بطور تحفہ بھیجا کچھ شکلیں ہوں گی یا اور اس قسم کی شکلیں نبی ہوتی تھیں جنہیں ایک موجد انسان پسند نہ کر سکتا تھا اسلئے حضرت سلیمان نے یہ فرمایا کہ ان شکلوں وغیرہ کو میا میٹ کرو اور اسے شکر گزاری کا امتحان اسلئے کہا کہ وہ شکلیں جو اہریت وغیرہ سے بنی ہوئی ہوں گی

نکتہ: یقین میں پہنچنے کا نتیجہ یہ ہے کہ اسکی دماغ خراب ہو جائے

فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَلْكَنا عَرَشُكَ قَالَتْ كَانَتْ هُوَ وَأَوْتَيْنَا الْعَالَمَ^{۲۱}

سوجب وہ آئی نہا گیا کیا تیرا تخت ایسا ہی تھا کہنے لگی گویا کہ یہ وہی ہے اور میں اس سے پہلے علم

مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ۝ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ^{۲۲}

ہو گیا تھا اور ہم فرما رہے تھے کہ اس سے اس نے روک رکھا جس کی وہ اللہ کے سوائے عبادت کرتی تھی

إِنِّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كَافِرِينَ ۝ قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ^{۲۳}

۵۹

وہ کا ذکر قوم سے تھی ۲۳۷۵ سے کہ گیا صل میں داخل ہوجا

جیسا کہ اس کے ایک بادشاہ سے دعویٰ بادشاہ کی طرف متحد ہونے سے ظاہر ہو تو، بیان کا تقاضا یہ تھا کہ وہ شکلیں دور و درسی جائز اور بدعتی اور آدیش کی محبت یہ چاہتی تھی کہ وہ کسی طرح جی رہیں اور ملکہ کا اس سے ہدایت پانا یوں تھا کہ اس سے معلوم ہوجاتا کہ حضرت سلیمان مال دنیا کی پروا ایمان کے تقابل میں کچھ نہیں کرتے اور دوسرے یہ کہ وہ معبود کس معج ہو سکتا ہے جیسے ایک انسان بنائے اور وہ مرا فنا کر دے پس جب قرآن کریم جو اس واقعہ پر کافی روشنی ڈالتا ہے اور بات بھی یہی انبیاء کی شان کے لائق ہے کہ وہ توحید کی مشک کو کسی طرح برداشت نہیں کر سکتے تو، در قصے بنانے کی کوئی عز و عدت نہیں اور انکی آیت بھی اسی بات کی تائید کرتی ہے اھلکنا عرشک کیا یہ تخت ایر باہی تھا اگر کسی کا تخت منگوا یا ہوا ہوتا تو سوال یوں ہوتا اھلکنا عرشک کیا یہ تیرا تخت ہے۔ لھلکنا لکھا صرف بتا دیا کہ اس کو توجہ دلا تھا کہ یوں تو تیرا ہی بھیجا ہوا تخت ہے کہ کیا جب تو نے بھیجا تو یہ ایر باہی تھا تا کہ وہ غور کرے کہ اس میں کیا ہے کر دی گئی ہے اور اس تبدیلی کی طرف اس کی توجہ ہو +

۲۳۷۴ اھلکنا عرشک پر دیکھ چھلا نوٹ۔ اور اس کا جواب گویا کہ ایر باہی ہو گیا تا کہ وہ اپنی اصلیت پر باقی نہیں رہا۔ مگر اوتینا العالم من قبلہا من کہا مراد ہے؟ ان جریدے تو اسے حضرت سلیمان کا قول قرار دیا ہے اور اسی کے مطابق وہ آیات بیان کی ہیں اور بھی کئی مفسرین اس طرف سے ہیں اور بعض مفسرین نے اسے ملکہ کا قول قرار دیا کہ جیسا کہ ظاہر ہے یہ مطلب ایر باہی کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی کمال قدرت کا علم اس معجزہ کے دیکھنے سے پہلے ہی تھا جو بالکل غلط ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی کمال قدرت کا علم ہوتا تو بت پرست رہتے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب اس نے اپنے جوتوں وغیرہ کی مشکوں کو اس پر نہ پایا تو اس نے کہا کہ آپ نے انکو پسند کر کے دو کر دیا، اور آپ کی اس ناپسندیدگی کا علم میں پہلے ہی ہو گیا تھا اسلئے کہ علمی نے جا کر سب کچھ بتا دیا ہو گا کہ کس طرح حضرت سلیمان نے اس شخص کو ناپسند کیا بل انتم جھلا متکبر حق میں حضرت سلیمان نے انکو ناپسندیدگی اسلئے کر دیا تھا۔ قبلہا میں ضمیر اس تبدیلی کی حالت کی طرف ہے۔ اور کنا مسلمان کے معنی دونوں طرح ہو سکتے ہیں یعنی ہم نے بت پرستی کو چھوڑ کر توحید اختیار کر لی ہے یا یہ کہ کشرشی کو چھوڑ کر فرما رہے ہیں کہ اسلئے مضمون کو مد نظر رکھتے ہوئے میں دوسرے معنی کو ترجیح دیتا ہوں ابھی اصلیت اللہ رب العالمین آئے آتا ہے جو

۲۳۷۵ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ انکے ایمان نہیں لائی بلکہ عبادت من دون اللہ نے ہی ابھی تک سلیمان پر ایمان لائے روک رکھا تھا۔ اور بعض نے یوں معنی کئے ہیں کہ سلیمان نے اسے صند دون اللہ کی عبادت سے روک دیا لیکن اگر دون بیان نہ ہو تو بہت سی سے روک دینا اصول مذہب کے خلاف ہے +

بعض کو اپنی ناپسندیدگی کا علم ہوجانا

فَلَمَّا رَأَاهُ حَبِشْتُهُ لِحْجَةٍ وَكَشَفْتُ عَنْ سَاقَيْهَا قَالَ إِنَّهُ صَرَحَ مُرَادِي

سو جب اسے دیکھا اسے بہت گرا اپنی سمجھا اور گھبرائی

قَوَّارِيرُهُ قَالَتْ رَبِّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

ہمارا کیا گیا ہے۔ اس کا میرے رب نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں سلیمان کیساتھ اٹھ رہا ہوں۔ ان کے رب پر ایمان لائی ۲۷

۳۶ ص ۱ اور یہاں دہشتے ہو جو ہر چیز سے خاص کی گئی ہو، و صفحہ بلند مکان جو عزیز کیا گیا ہو کو یاد دہراؤ گی
سے پاک تر رہنا، ابن علی ص ۴۰ (المؤمن) *

۲۲۸ حُجَّةُ الْبُغْیَةِ: ہر جہاں کی لڑائی کا اعلاۃ ہو سکے اور حُجَّةُ الْمَاءِ بہت بڑے پانی کو کہتے ہیں (د) +

۱۰

کشف غریبات

کشف عن سابقہ اسباق وہ ہر چاہا جس اور کھنڈے کے درمیان میں یعنی ہنڈی اس کی حج سوق و ضلع مسہا بالسوق
والاعناق (ص ۳۳) اور لغت میں ساق امر شدہ کو بھی لکھتے ہیں۔ اور قرآن کریم میں (یوم یکشف عن ساق العظم
۶۸) اور حدیث جماعت میں (یوم یکشف عن ساقہ و تریاں ساق سے مراد امر شدہ ہی ہے اور اس کا کشف شدت میں
مثال جو میاں بھل کو کہا جاتا ہے بگہ مغلولہ اور نہ دل لختہ ہوتا ہے نہ اس کا باغ صنادید یہ شدت بھل میں مثال ہے اسی طرح بیان
نہ ہنڈی ہے اور نہ اس کا کھنڈہ اور اس کا اصل یہ ہے کہ انسان جب ایک امر شدہ میں مبتلا ہو جائے تو کہا جاتا ہے وشمہ ساعیدہ
و کشف عن ساقہ کو یا اس امر عظیم کے لئے ہے آپ کو تیار کرنا ہے بن سیدہ نے امتدائی کے قول یوم یکشف عن ساق میں
کہا ہے کہ اس سے مراد شدت امر ہے جیسا کہ لکھتے ہیں قاہمیت الحرب علی ساقی اور اس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی لکھتے ہیں کہ ساق سے جب
شدت مراد ہو تو اسے ہنڈی سے تشبیہ ہوتی ہے کیونکہ ہنڈی اس سارے جسم کو اٹھاتی اور اسے چلاتی ہے دل ۱۰

مہار۔ مہادیپٹے دیکھو ۶۳۴ اور قلمی دے مراد، صاف اور ہموار کیا ہوا (غ) 4

منہ

قاعدة

قوارير- قارمۇزە كىچىك يېنى شىشە- قوارىرامىن فۇتە (الدھە- ۱۶)، (۴)، *

طبعی کی سیڑیوں پر
بالوں کا فضا

مفسرین کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان بقیس سے شادی کرنا چاہتے تھے مگر انہیں خبر ملی کہ اسکی پندھیوں پر بال میں تو انہوں نے اس بات کی تحقیق کیلئے ایک عظیم الشان پیش عمل بنایا اور اسکے نیچے پانی چلایا، دبیقس کو اس میں داخل ہونے کیلئے کہا گیا تو اس نے پانی سمجھ کر اپنی پندھیوں کھل دیں۔ ایک ہی جوں کو کھل ایک عورت کی پندھیوں دیکھنے کیلئے متاسف اور سی تجزیہ کریں یہ سمجھ سے باہر بات ہے، ورتزان کریم کے انعام اس کی تردید کرتے ہیں اسلئے کہ قرآن کریم میں صاف ہر حسبنا لیتے، اسے لیتے سمجھا اور لیتے اسٹانی کو لکھتے ہیں کہ جس کی گزرائی کا اعطائے ہو سکے تو اس میں سے پندھیوں کھول کر گزرائے کا خیال کس طرح آسکتا تھا ہاں یوں ہوتا کہ سارے کپڑے اتار دینے تو خیال ہو سکتا تھا کہ تیر کر بار ہونے کیلئے ایسا کیا جو کرا کر تے گھر سے پانی کیلئے پندھیوں کھولنا کسی عقلمند کا کام نہیں ہو سکتا اور پھر اس سے سبق کیا ملتا ہے جس کی وجہ سے قرآن کریم اس بات کو بیان کرتا۔ اصل بات یہ ہے کہ کشف عن المساق کا غلط مفہوم بلکہ اس پر اس سارے قصہ کی بنیاد رکھی گئی ہو حالانکہ کشف عن المساق سے جیسا کہ اوپر سان العربیہ دیکھا گیا ہے پندھیوں کا

حضرت سلیمان کے محل میں
شیثوں کے نیچے پانی بہانے
کی غرض

کھونٹا مارا دینیں بلکہ ایک شدیدار کا پیش آتا جو جس سے انسان گھبرا جائے۔ جہل یوں معلوم ہوتا ہے کہ کب صلح لکائیے حضرت سلیمان کو ایک تخت جیسا کہ چہر شرکا نے تصاویر وغیرہ بنی ہوئی تھیں کہ یا شرک کی دعوت دی تھی اسکے مقابل پھر حضرت سلیمان نے اسے اس کی عبادت میں دو دن اللہ کی غلطی کی طرف اسطرح پرتہ کر دلائی کہ حضرت سلیمان بادشاہ تھے اور انکے خلات بھی تھے وہ کامل مزید کہ بادشاہ ہو کر تارے اور کھجور کی بنی ہوئی چوڑی میں جس کی راہ کو آپ محمد رسول اللہ صلعم کیلئے ہی مقدر تھا، انہوں نے ایک تصویر بھی لٹکے میں لکائی ہے

۱۹

حضرت صالح اور

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ ۝

اور ہم نے ہی ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو تو وہ دو فریق ہو کر آپس میں جھگڑنے لگے ۲۴۷

قَالَ يَقُومُ لِمَ تَسْتَخْلُونَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ

اس نے کہا اے میری قوم کہیں تم جھلائی سے پہلے دکھ کو جلد ہی مانگتے ہو کیوں تم اللہ سے استغفار نہیں کرتے

لَعَلَّكُمْ تَرْحَمُونَ ۝ قَالُوا طَائِرُ نَابِكَ وَبِئْسَ مَعَكَ قَالَ طَائِرُكُمْ عِنْدَ اللَّهِ بَلْ

ناکر تم پر رحم کیا جائے اسٹوں کہہ میں تیری دھماکی وجہ سے جو تیرا ساتھ میں مصیبت ہی پہنچی ہر اس ٹائما تھاری مصیبت لڑکھٹک ہو بلکہ

أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّفْسِدُونَ ۝ وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ

تم لوگ جو جوڑاٹے جاتے ہو اور شر میں پوشخص تھے جو ملک میں فساد کرتے تھے اور اصلاح

وَالْيَصْلُحُونَ ۝ قَالُوا اتَّقُوا اللَّهَ يَا اللَّهُ لِنَبِيتِنَا وَأَهْلِهِ ثُمَّ لَقُولُوا لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ

نہیں کرتے تھے انہوں نے کہا اللہ کی قسم کھاؤ کہ ضرور ہم اس پر اور اس کے اہل پر کتہ وقت حاکم کیجئے پھر ہم اس کے ولی کو کہہ دیتے

شَهَدْنَا هَلْكَ أَهْلُهُ إِنَّا لَصَادِقُونَ ۝ وَكُرُوا مَكْرًا وَمَكْرًا مَّا كُرُوا هُمْ لَيْشْعُرُونَ ۝

اگلے اہل کی بات کو نہیں دیکھا اور ہم باطل پہ ہیں ۲۴۸ اور انہوں نے ایک مخفی تدبیر کی اور ہم بھی ایک مخفی تدبیر کی اور وہ محسوس کرتے

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مُّكْرِهِمْ ۝ إِنَّا دَمَرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ ۝

سو دیکھ ان کی تدبیر کا انجام کیا ہوا کہ ہم نے انہیں اور ان کی قوم کو سب کو تباہ کر دیا

اس کی غلطی کا اظہار کیا یعنی نہایت مصفا شیعوں کے نیچے پائی چلا یا بلکہ نے ان شیشوں کو پانی سمجھ لیا۔ وہ پرستار سبوح حق سبوح کی طاقت بڑی نظر آتی ہو مگر حقیقی طاقت جو اس کے نیچے کام کر رہی ہو وہ الہی طاقت ہو نظر مارتے کام نہ لینے والے خود سبوح کو ہی الہی طاقت سمجھ لیتے ہیں پس اس مقصوری زبان میں کر شیشہ کو پانی نہ سمجھو یہ سمجھا کہ سبوح کو خدا نہ سمجھو۔ اللہ تعالیٰ ایک ہر یہ سب چیزیں اس کی طاقت اور قوت کے مظاہر ہیں ملاحظہ قدرت کو خدا سمجھنا غلطی ہو اس سے ہر انسان فائدہ اٹھا سکتا ہو اسلئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہ ذکر کیا اور کہی عورت کی پیشیوں پر بابوں کا ہونا یا نہ ہونا کوئی ایسا واقعہ نہیں جبکہ ذکر کی خدا کے کام میں ضرورت ہو۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عربی زبان میں کی حقیقت کا روشن کرنا جاہل تراوی۔ اسلئے نصا ویر کے ساتھ علم کا بڑھانا ممنوع نہیں ۲۴۹

۲۴۹ اس رکعی میں صرف حضرت صالح اور حضرت لوط کا ذکر کیا ہے۔ ان دو پیغمبروں کو یہ خصوصیت حاصل ہو کر ان کی قوموں کی بستیوں اس رستہ پر ہیں جو کہے نام کو جاتا تھا اور عرب کے لوگ جو شام سے تجارت کرتے تھے ان بستیوں میں سے ہو کر گزرتے تھے۔

۲۵۰ اس اور اس سے پہلی آیت میں حضرت صالح کے ذکر میں ہی کریم صلعم کے اعداد اور ان کے منصوبوں کا ذکر ہو تسعة دھڑے ہوا دو بڑے بڑے آدمی ہیں جن کے ساتھ تھے تھے۔ آنحضرت صلعم کے بھی بڑے دشمن ہوئی تھے جن میں سے آٹھ بدر میں مارے گئے اور نوں

تصویر کے ذریعہ تعلیم

آنحضرت کے ذریعہ نہیں اور آپ کے خلاف بغاوت

الجزء العشر

۶۰ اَمِنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فَاَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَالْتَبَتْنَا بِهِ

بھلا کس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے لئے اُبل سے پانی اتارنا پھر ہم نے اسے ساتھ فرشتا

۶۱ حَدِّيقَ ذَاتِ جَهَنَّمَ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تَنْبِتُوا شَجَرَهَا ۗ اِلَهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ

بلغ اُنکے ہیں تمہارے لئے (مکن) نہ تھا کہ ان کے درختوں کو اُٹھائے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور، جو بھی پرکھ دیکھ

۶۲ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَجَعَلَ خِلَالَهَا أَنْهَارًا وَجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَ

جوائے ف جگتے ہیں ۲۳۷ بھلا کس نے زمین کو قرار کا بنا یا اور اس کے اندر دریائے اور اس کے لئے پہاڑ بنائے اور

۶۳ جَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ اِلَهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ اَلْزَمُوْهُ لِيَعْلَمُوْنَ ۚ اَمَّنْ

دو جگہ کے درمیان روک بنا یا کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور، جو بھی جگہ میں سے اکثر نہیں کہتے ۲۳۸ بھلا کون

يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَا ۚ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْاَرْضِ ۗ

اضطرار سے کہ جواب دیتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور مصیبت کو دور کرتا ہے اور تمہیں ملک کے حاکم بناتا ہے

عَالِهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۚ

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور، جو بھی بہت ہی کم تر نصیحت قبول کرتے ہو ۲۳۹

۲۳۷ حدائق۔ حقیقت کی جمع ہر اور وہ وہ قطعہ زمین ہے جس میں پانی جوگیا اسے اُنکے کی تپلی (حلقہ) سے شکل اور پانی کے

حدائق

موجود ہونے کی تشبیہ (رغ)

جب خلق اللہ تعالیٰ کا ہی کام ہو تو دوسرا معبود بھی نہیں ہو سکتا ۶۰

۲۳۸ یہاں بتایا ہے کہ وہ تو زمین پر عالم کا دار و مدار ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ہیں نہ کسی اور کے۔ دوسمندروں

میں روک پر دیکھو ۲۳۹

۲۳۷ سے پہلے خلق اشیاء کا ذکر فرمایا۔ پھر تو زمین کے اجزائے دو فوٹو گرام اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے نہ کوئی اور فرضی معبود۔ مگر یہاں تکسب نہیں

اللہ تعالیٰ کی رحمت پر ہیں وہاں خلق اجزائے زمین انسان سے تعین

بلکہ انسان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا تعلق بھی ہے جو درستی کے نہیں اور وہ تعلق اس وقت پر ہے طوریہ ظاہر ہوتا ہے جب انسان ماسٹر

اللہ کو کبھی چھوڑ کر اپنے آپ کو صرف ایک ذات پاک کا محتاج سمجھتا ہے (اسی کو مضطر فرمایا ہے اضطراب پر دیکھو ۲۳۸) تب وہ صرف ایک

حالت اضطراب کی دعا کو قبول کرتا ہے بلکہ دعا جواب بھی دیتا ہے کہ نہ کام کا ہونا یا نہ ہونا اتفاق بھی ہو سکتا ہے اس کی ہستی اور اس کے تعلق

کی دلیل اس کا جواب دینا ہی ہے یعنی ایسے بندے کے ساتھ کلام کرنا۔ اور اسکو مصیبت کے وقت تسلی دینا اور گویاں اللہ تعالیٰ نے اپنا

عام قانون بیان فرمایا ہے مگر خاص اشارہ انہی اپنے برگزیدہ بندوں کی طرف یعنی اصحاب رسول کی طرف ہے جگہ ذکر سے رکھی کو فرمایا

کیا تھا اور اسی لئے کشف سوء یا مصیبت کے دور کے ساتھ انہیں بادشاہ بنائے گا بھی ذکر فرمایا ہے کہ وہ اور سلیمان کے تھے

ہاؤور در سلیمان کے ذکر سے فرض

بیان نہیں کئے بلکہ مسلمانوں کو وہ سب کچھ دیا جائیگا جو پہلی قوم کو دیا گیا۔ آیت ۶۰ میں خلق کے ساتھ بعد اذن فرمایا اسلئے کہ دلیل خلق

۶۳ اَمَّنْ يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُسِلِّ الْيَرِّحَ بُشْرًا يَنْ يَكُ

بھلا کون ہمیں خشکی اور تری کی تاریکیوں میں رستہ دکھاتا ہے اور کون اپنی جہت کے آگے ہواؤں کو جو تجزی دیتے ہوئے

۶۴ رَحْمَتِهِ عِزَّالهِ مَعَ اللَّهِ تَلْعَلَهُ اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ اَمَّنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ

بھیجتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے اللہ اس کے بلند پروردہ (۱) کے ساتھ شریک نہیں ہے بھلا کون مخلوق کو پہلے پیدا کرتا ہے پھر

وَيُعِيدُ ۚ وَمَنْ يُزَكِّهِمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ عِزَّالهِ مَعَ اللَّهِ قُلْ هَآؤُنَا بُرْهَانُكُمْ

اسے لوٹاتا رہتا ہے اور کون تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے کیا اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہے کہ اپنی روشن دلیل لاؤ

۶۵ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا

اگر تم سچے ہو ۲۳۸۲۲ کہہ دو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں سوائے اللہ کے کوئی غیب کو نہیں

۶۶ اللَّهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ اِيَّاكَ يَبْعَثُونَ ۝ بَلْ اَدْرَاكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ بَلْ

جانتا اور وہ نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیگے بلکہ آخرت کے بارے میں انکا علم اتنا کو پیچیدہ کیا بلکہ

۶۷ هُمْ فِي شَكٍّ مِّنْهَا ۚ تَنْدُبِلْ هُمْ مِنْهَا عَمُونَ ۚ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَآ اِذَا

وہ اس سے شک میں ہیں بلکہ وہ اس سے اندھے ہیں ۲۳۸۸۵ اور وہ جو انکار کرتے ہیں کہتے ہیں کیا جب ہم

كُنَّا زُرْبًا وَاٰبَاؤُنَا اِنَّا لَمُخْرَجُونَ ۝

ابھارے باپ دادا میں ہر جائیگے دیکھا ہم نکالے جائیگے

موتی میں ہر اگلی آیت میں اپنے قرآنین کا ذکر کر کے بظہور فرمایا اسلئے کہ قرآنین کا تعلق علم سے ہوا دیکھاں قبولیت دعا کے ذکر میں مذکور فرمایا اسلئے کہ اس کا تعلق ذکر سے ہے +

۲۳۸۳۳ یہاں اس تعلق کو ادھی کمال کو پہنچایا وہ نہ صرف مصدق کے وقت انسان کو تسلی دیتا ہے بلکہ انسان کی بہتری کیلئے اپنی ہدایت میں بھیجے ظاہری باتوں کے ذکر میں انہی باطنی راہوں کی طرف اشارہ ہے اور حست کے آگے ہوائیں بھیجے میں اشارہ ہے کہ اس کا سیاقی کے آثار اب بھی نظر آتے ہیں +

۲۳۸۳۴ خلق کے احاد میں یہاں اشارہ ہوتا ہے قانون کی طرف سے اور آسانی رزق وحی الہی ہے پس انہی تینوں باتوں کا پھر ایک جگہ کر کے اعادہ کیا ہے جو اوپر کی آیات میں الگ الگ کر کے بیان کی ہیں +

۲۳۸۳۵ اذہم فی شک میں ترقی کرتے کرتے باطل اندھے ہو گئے یعنی اسکے قبول کرنے سے قطعی انکار کر دیا + اور پھر اس شک میں ترقی کرتے کرتے باطل اندھے ہو گئے یعنی اسکے قبول کرنے سے قطعی انکار کر دیا +

لَقَدْ رَعِدْنَا هَذَا لَحْنًا وَابَاءُكُمْ مِنْ قَبْلُ إِنَّ هَذَا إِلَّا آسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ٢٨

یہ وعدہ ہمارے ساتھ کیا جاتا ہے اور پہلے ہمارے باپ دادوں سے بھی کیا گیا) یہ صرف پہلوں کی کہانیاں ہیں

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ۝ وَلَا تَحْزَنْ ۚ

کوزمین میں چلو پھرو پھر دیکھو مجھوں کا انجام کیسا ہوا اور ان پر غم نہ

عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَكُونُونَ ۝ وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ

کھا اور نہ اس سے تنگی میں ہو جو یہ تدبیریں کرتے ہیں ۲۴۸۶ اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب ہے

إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ فَلْيَعْسَىٰ أَنْ يَكُونَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِي تَسْتَعْجِلُونَ ۚ

اگر تم سچے ہو کہو شاید اس کا کچھ حصہ تم سے نزدیک ہی آگیا ہو جسے تم جلد چاہتے ہو ۱۲۸۷

وَأَنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ

اور تیراب یقیناً لوگوں پر فضل کرنے والا ہو لیکن ان میں سے اکثر شکر نہیں کرتے اور تیراب یقیناً اسے جانتا ہو

فَالَّذِينَ هُمْ وَمَا يُجِلُّونَ وَمَا مِنْ غَايَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ الْأَنفِ لَتُبَيِّنُنَّ ٥

جوانے سینے چھپاتے ہیں اور جودہ ظاہر کرتے ہیں اور کوئی چھپا ہرئی چیز آسان اور زمین میں نہیں گمردہ واضح کتاب میں ہر ۲۴۸۸

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَقُصُّ عَلَى بَنِي إِسْرَءِيلَ الْكُتُبَ الَّتِي هُمْ فِيهَا يَخْتَلِفُونَ ۚ

یہ قرآن نبی اسرائیل پر بہت سی جہ باتیں بیان کرتا ہے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں ۲۴۸۹

۱۳۸۶ء کا سلازم اسلئے تھا کہ یہ لوگ بجائے حق کو قبول کرنے کے مخالفت میں بڑھتے جاتے ہیں اور ان کی تدبیروں کے ذکر سے صاف معلوم

ہوتا ہے کہ یہ وہی کا فریب جو حق کو تباہ کرنے کی تدبیروں میں لگے ہوئے ہیں ۔

۲۴۸۶ اردف لکھ۔ ردف کیلئے دیکھو ۱۲۰۵ اور ردف لکھ کے معنی قہار لکھو یا دنا لکھ کے گئے ہیں معنی تمہارے قریب آ گیا اور

وفلک

زِدْفِکُم اور ردفا لکھا ایک ہی میں جیسے سمعہ اور سمع لہ (د)، ۴۰۔

میں اسے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ سرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے قریب قریب ہی ہے کیونکہ مذہب کا آنا آپ کے چلے جانے کے بعد مقرر

تھا ماکان اللہ لبعذبہم و انت فیہم (الانفال ۳۳) چرنگ تاپ اب کیسے جانے والے تھے اسلئے فرمایا کہ مذاہب کا بھی ایک حصہ

قریب ہی چاہے گئے بعض اسلحے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو درجۃ للعالمین کی بدولت پوری تباہی سے بچایا۔

۲۴۸۸ غائبۃ جو چیز جو اس سے مخفی ہو یا علم انسان سے مخفی ہو اسے غائب کہا جاتا ہے (غ) اور تا اس میں مبالغہ کیلئے ہے (د) اصل

غاية

مقصود یہ کہ جس سے آسان و زمین کی کوئی چیز مخفی نہیں اس سے تمہاری تدابیر کیونکر مخفی رہ سکتی ہیں ؟

۲۴۸۹۔ بنی اسرائیل سے مراد یہاں یہود و نصاریٰ ہی ہیں جیسا کہ قتادہ سے مروی ہے (د) کیونکہ سب طرز اختلاف انہی کا تھا یہیں کہیں

فرانسیس و ونسنت
میں فیصلہ کرتا ہے

۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲

وَاللَّهُ لَهُدًى وَرَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُم بِحُكْمِهِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ

اور وہ یقیناً مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ تیرا رب ان کے درمیان اپنے حکم سے فیصلہ کرے گا اور وہ غالب

الْعَلِيمُ ۖ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ ۝ إِنَّكَ لَا تَسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَ

علم والا ہے۔ سو اللہ پر بھروسہ رکھ۔ تو کھلے حق پر ہے۔ ان تو مردوں کو نہیں سنا سکتا اور

لَا تَسْمِعُ الصُّمَّ ۚ لَّا عِلْمَ ذَاوُلْأُولَٰئِ بِرَبِّينَ ۚ وَمَا أَنْتَ بِهَدَى الْعُيُوبِ عَنْ ضَلَالَتِهِمْ

نہ تو بہر و کمزور سنا سکتا ہے جب وہ پیٹھے پھرتے ہوئے ہیں بوجہ انہیں اور نہ تو اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکل کر سستہ دکھائی دے گا

إِنْ تَسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ مُسْلِمُونَ ۚ وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ

تو صرف اسے سنا ہے جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتا ہے سو وہ فرمانبردار ہیں۔ اور جب قول ان پر واقع

عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُم مِّنَ الْأَرْضِ

ہو جائے گا ہم ان کیلئے زمین سے ایک جانور نکالیں گے

ہی یہ دعویٰ ہی کیا گیا تھا کہ یہود و نصاریٰ کے باہمی اختلافات کا فیصلہ قرآن کریم فرمائے گا +

۲۳۹: دو گروہ جنگی درمیان فیصلہ کی ضرورت ہو، عدائے دین اور دوسرے دین والے اٹھ اٹھ آیت میں فرمایا کہ اللہ پر بھروسہ رکھو
کا میں لگے رہو +

۲۴۰: ان آیات کا مطلب یہ ہے کہ پیغمبر صرف ڈراما نویس ہے۔ جو سننا چاہے اسی کو سنا سکتا ہے اور ان کی کفر پر اصرار کی حالت میں تنگ

ترقی کر گئی ہے کسی انسان کی طاقت میں اب یہ نہیں کہ انہیں راہ راست پر لائے۔ اذالو اعداہم بین اصل حقیقت کو واضح کرنا

ہے۔ مردے ہیں بہرے ہیں بایں پیغمبر کی آواز پر پیٹھے پھیر کر چل دیتے ہیں ایسوں کو پیغمبر نہیں سنا سکتا۔ اندھے ہیں اور بھیر کر اسی

میں ہی رہنا پسند کرتے ہیں ایسوں کی ہدایت پیغمبر نہیں کر سکتا کیونکہ وہ صرف ڈرامے والا ہے اور یہ لوگ ڈرامے کی پردہ نہیں

کرتے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ ہمیشہ کیلئے ایمان سے بے بہرہ رہیں گے کیونکہ دوسری جگہ فرمایا کہ اللہ ان کو بھی سنائے گا ان اللہ

یسمع من یشاء (۲۳۹) دیکھو ۲۴۰: ان جو اللہ کی آیتوں پر ایمان لاتے ہیں وہ پیغمبر کی ہر بات کو سنتے اور مانتے ہیں

اسلئے ان معاملات پر پہنچ جاتے ہیں سنا سنا اچھے اعمال کی طرف بلانا ہے پیغمبر کے بلائے پر اچھے اعمال کی طرف وہی رجحان کے گام جو

پچھے اس کے منجانب اللہ ہوئے پر ایمان لاتا ہے۔ یہی مضمون سورہ دوم ۵۲-۵۳ میں ہے دیکھو ۲۴۱: جہاں سنا سوتے پر یہی

بحث ہے اور یہ بات کافی الحقیقت یہاں جہاں مردے مراد نہیں روحانی مردے مراد ہیں۔ سورہ فاطر ۱۹-۳۳ سے واضح ہے جہاں

یہ ذکر ہے کہ اندھے اور دیکھنے والے۔ اندھیرا اور روشنی۔ سایہ اور دھوپ۔ زندہ اور مردے برابر نہیں اور پھر اس کے ساتھ ہی

وَأَن تَبْلُغَهُم مِّن فِی الْقُبُورِ إِنَّ أَلَمَ الْآخِرِ ۚ تَوَقُّرُونَ وَلَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۚ تَوَقُّرُونَ وَلَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۚ

تَكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ

جو ان سے باتیں کر گیا اسنے کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں رکھتے تھے ۲۴۹۲

تخلیم

دابة الارض کا خروج

۲۴۹۲۔ مخلوق حکم سے جو دیکھو ۲۵۰۰ اور عظیم کے معنی بات کرنا ہیں اور تعلیم معنی تہذیب بھی آتا ہو یعنی رضی کرنا اور بعض نے بیان کیا کہ ہم پٹھا ہو جس کے معنی ہی تہذیب ہم بلکہ اگر تعلیم پٹھا ہمارے تو اس کے معنی بھی تہذیب ہم ہو سکتے ہیں (د)

اس آیت میں ذکر ہو کہ جب لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی آیات پر یقین نہیں رہیگا اور ان پر قول واقع ہو جائیگا یعنی اللہ تعالیٰ کی کوئی بات جو سختی یا عذاب سے تعلق رکھتی ہو ان کے حق میں پوری ہو جائے گی دیکھو ۲۴۹۳۔ تو اللہ تعالیٰ ان کیلئے ایک دابة تزمین سے نکالیگا جو ان سے بات کرے گا یا انہیں زخمی کرے گا ان کو کثیر لکھتے ہیں یہ دابة موزی زمانہ میں لوگوں کے فساد کی وجہ سے نکلیگا جب وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کو ترک کر دینگے اور دین حق کو تبدیل کر دینگے اور روح المعانی میں ہے کہ یہ جیسا کہ ابو سعید خدری کی حدیث میں مذکور ہے اور ابن عمر کی حدیث میں مذکور ہے کہ ثابت ہو اس وقت ہر گاہ کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک کر دیا جائیگا اور اس اشرار الساعۃ سے اس کی ایک شرط خرچ دیا بھی ہو دیکھو ۲۴۹۴۔ اس سے اتنا معلوم ہوا کہ اس آیت کا تعلق مسلمانوں کی حالت کے بگڑ جانے سے ہے۔ جو اب غرض طلب یہ ہے کہ دابة الارض سے کیا مراد ہو۔ روایات اس کے متعلق اس قدر ہیں کہ روح المعانی میں چند اس قسم کی روایات دیکھ کر نقل کیا گیا ہے کہ روایات ہیں اس کی بامیت اور اس کی شکل اور اس کی جلتے خرچ اور اس کی تعداد خرچ اور اس کی مقدار خرچ اور اس بارہ میں کہ لوگوں سے اس کا کیا معاملہ ہوگا اور وہ کیا چیز ہو جس کی وجہ سے وہ نکلے گا ایسا اختلاف ہے کہ بعض روایات بعض کے معارض ہیں یعنی یہ سب یا اعتبار سے ساکت ہیں اور سے قول حق قرار دیا ہو یہاں جب روایات کی یہ حالت ہے تو ان کی بنا پر یہ کہ دابة الارض کیا چیز ہو مشکل ہے اور اس شکل کو خود قرآن کریم میں فرماتا ہے اسنے کہ وہ ایسا دابة قرار دیتا ہے جو لوگوں سے باتیں کرے گا اور حکم کرے گا انسان سے خاص ہوا اور دوسرا کوئی جانور نہ کہ انسان کرے گا۔ اس حکم بات کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ روایات میں یہ ذکر ہے کہ وہ دابة انسان ہو صحیح ہے اور قرآن کریم سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ چونکہ دوسری جگہ بھی ایک دابة الارض کا ذکر ہے جس نے حضرت سلیمان کی سلطنت کو تباہ کر دیا یعنی ان کا ناخلف بشا۔ دیکھو المسابا۔ ۱۴۔ اور یہاں بھی حضرت سلیمان کا ذکر ہے کہ تو اس دابة الارض سے مراد انسان ہی ہے جسے دابة الارض اس وجہ سے کہا کہ وہ بالکل اسباب ارضی پر گرا ہوا ہے اور خدا کی طرف اس کی نظر نہیں اٹھتی دیکھو الفیل ۱۰ اور سورہ فاطر ۱۷۔ ۱۸ میں جہاں یہ ذکر ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو انکے ظلم کی وجہ سے پکڑے تو زمین پر کسی دابة کو باقی نہ چھوڑے اس صاف معلوم ہوتا ہے کہ دابة سے مراد وہی لوگ ہیں جو زمین پر اس قدر جھک گئے ہیں کہ ان کی نظر خدا کی طرف اٹھتی ہی نہیں ورنہ انسانوں کی ظلم کی وجہ سے دوسرے جاندار نہیں ہلاک ہو سکتے نہ نیک انسان ہلاک ہو سکتے ہیں دیکھو ۲۴۹۵۔ پھر دابة الارض کے ایک ایسی ہونے میں بھی اختلاف ہے قرآن کریم نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ جنس پر دلالت کرتے ہیں اور ایک روایت میں بھی ہے کہ ہر شے کے دابة ہلکا ہے پس اسی قول کو ترجیح دے کر اہل حدیث کے مطابق حضرت ابن عباس کا قول بھی ہو لیکن دابة الارض کے خرچ کے وقت جس طرح سے اہل شرق و مغرب اس طرح اہل مغرب دیکھتے تھے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ زمین پھیلی ہوئی تو میں میں جوش شرق و مغرب میں یکساں پھیل جائیں گی اور مطلب یہ ہے کہ جب مسلمانوں کو آیات اللہ پر یہ یقین نہ رہیگا جو انسان کے اندر نفوت عمل پر یہ اگر تباہی اور اسنے تو وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو بھی چھوڑ دینگے تو ان کیلئے بطور سزا ایک ایسی مخلوق نکل جائے گی جو بالکل زمین پھیلے ہوئی ہو جسے موجودہ مہیا کی تو میں ہیں جتنے متعلق خود قرآن کریم نے دوسری جگہ فرمایا ہے الذین ضل سبیحہم فی الحیۃ الدنیا والکفۃ ۱۰۴۔ یعنی ان کی ساری کوشش دنیا کی زندگی تک ہی ختم ہو جائیگی اور اگر تعلیم کے معنی زخمی کرنا یا عذاب تو بھی صحیح ہے کہ مسلمانوں کو ان تو میں سے طرح طرح کے نقصانات بھی پہنچے ہیں اور لکے جسم و دین ان سے زخمی ہو رہے ہیں اور مخالفین کے ذکر میں اس بات کو اسنے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی مخالفت مسلمان کو کرنا

ع
عافیت دوم چارنگی
اور لوگ ایمان لائیکے

۸۳ وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِمَّنْ يَكِيبُ بِالْآيَاتِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ۝

اور جس دن ہم ہر امت سے ایک گروہ ان میں سے اکٹھا کریں گے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں پھر وہ روکے جائیں گے ۲۴۹۳

۸۴ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ وَقَالَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ يَا أَيَّتُهَا الْعِلْمَاءُ أَتَادَّكُمُ

یہاں تک کہ جب وہ آئیں گے کیونکہ یہاں تک کہ یہی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں یا علمائے اپنے علم سے ان پر حاوط کیا تھا بھلا تم

۸۵ تَقُولُونَ ۝ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوا فَهُمْ لَا يَنْطِقُونَ ۝ أَلَمْ يَرَوْا

کیا کرتے تھے اور ان پر واقع ہوا جسے انہوں نے ظلم کیا پس وہ بات نہ کریں گے کیا وہ غرض نہیں کرتے

أَنَّا جَعَلْنَا الْفَيْلَ لَيْسَكُنُوفِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا إِنَّا فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ

کہ ہم نے رات کو بنایا ہے تاکہ وہ اس میں آرام کریں اور دن کو روشن دینا ہے یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے نشان ہیں

۸۶ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ وَيَوْمَ يُفْعَلُ فِي الصُّورِ فَنَرَعَمَنْ فِي السَّمَوَاتِ

جو ایمان لائے ہیں اور جس دن صوریں پھرنے لگیں ہیں جو کوئی آسمانوں میں ہیں اور

۸۸ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ الْأَمْنُ شَاءَ اللَّهُ وَكُلُّ تَوَّاعٍ دَاخِرِينَ وَتَرَى الْجِبَالَ

جو کوئی زمین میں ہیں گھبرا جائیں گے سوائے اسکے جو اشد چاہے اور سب عاجز ہو کر اسکے پاس آئیں گے اور تو پہاڑوں کو دیکھنا ہے

میں قابل گرفت ہیں اور اگر وہ زمین سے مراد انسان نہ لے جائیں تو پھر مراد وہ تمام اسباب ہونگے جو زمین سے ہیں پیدا ہو کر

انسان کی طاقت کا موجب ہوجاتے ہیں خواہ وہ طاعون اور وباؤں کے رنگ میں ہوں جنکے کیڑے زمین سے پیدا ہوتے ہیں

اور خواہ جنگوں کے رنگ میں ہوں +

۲۴۹۳ فوج اس جماعت کو کہا جاتا ہے جو گزرنے والی جلدی کرنے والی ہوجے فوج انوار میں خلوت فی دین اللہ انوار النصار ۲۴۹۳

یو ذہون کے معنی ہیں شرارت اور فساد سے روکے جائیں گے یا آگے پیچھے ہونے سے روکے جائیں گے اور یا پہلوں کا روکنا ہے

یہاں تک کہ پچھلے ان سے آئیں پس بیکسر نزدیک پچھلے معنی کو ترجیح ہوا اور اس اکٹھا کرنے کے دن سے مراد ان کی مٹاؤ کا دن ہے اور حتیٰ اذا

جبکہ وہ اس کی تائید کرتا ہے اس لئے کہ یہ بعد کا ذکر ہے اور میں یکتاب بتاتا ہے کہ مذہب کرنے والوں میں سے بعض کو سزا دی جائیگی

اور یہ ان کے سردار ہیں چنانچہ حضرت ابن عباس کی ایک روایت میں ابو جہل اور ولید بن مغیرہ اور شعبہ بن ربیعہ کا نام ہے کہ (د)

تو مطلب یہ ہوا کہ سردار و ملوک سزا دے کر انکی شرارت سے روک دیا جائیگا اور باقی لوگ آخر کار ایمان لائیں گے اور اہل نسیع اس

آیت سے رجعت پر دلیل دیتے ہیں یعنی امام مہدی کے ظہور کے وقت ان لوگوں کو جنہوں نے ان کے خیال میں امتہ اہل تشیع کے ساتھ

زیادتی کی ہو دوبارہ اس دنیا میں لایا جائے گا اور مومنوں کو بھی تاکہ ان کو سزا سے قورس خوش ہوں اس سے بڑھکر بخیر خیال کو پیش

ہو سکتا اللہ تعالیٰ تو مومنوں کے ساتھ صلاح کا وعدہ اس دنیا کی زندگی میں کرتا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ مومن رہتے تو ناکام ہیں البتہ

ایک خاص زمانہ میں جب مہدی غائب سے نکلیں گا تو اس وقت تحلیف پہنچانے والوں کو سزا دے کر مومنوں کو بدل خوش کر دے گا

سند رجعت

سُورَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ ۙ اَنْزِلَتْ فِي الْبَيْتِ الْمَكِّيِّ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بسمہ انتہا رحم والے بادبار رحم کرنے والے کے نام سے

طَسْمَ ۝ تِلْكَ اٰیَةُ الْكِتٰبِ الْبَیِّنِ ۝

طورسینا پر روشنی کی وہی پر غباری، یہ کھول کر بیان کرنے والی کتاب کی آیتیں ہیں

۱۳

ترجمہ کا بیانیہ اور تفسیر کا خلاصہ اور اس کا حضرت محمد کریم مدنی علیہ السلام

اس سورت کا نام القصص ہے اور اس میں نو رکوع اور ۸۸ آیات ہیں اور اس کا نام القصص سورت کے تیسرے رکوع میں آتا ہے جہاں حضرت موسیٰ کے مصر سے قتل ہونے کے واقعے سے بھال کر دین پہنچے اور وہاں اپنی سرگزشت سنائے گا ذکر ہر سورت کا نام ہی القصص ہے اس واقعہ کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی ہے کیونکہ حضرت موسیٰ کی مائیت میں اسی کا خاص ذکر اس سورت میں مقصود ہے اور اس میں نبی کریم صلعم کی ہجرت مدینہ اور وہاں دس سال کے قیام کی طرف توجہ دلائی ہے یہی وجہ ہے کہ پانچویں رکوع میں جہاں حضرت موسیٰ سے آنحضرت صلعم کی مائیت کا ذکر ہے قیام مدینہ کا پھر خاص طور پر ذکر کیا ہے اور سورت کا خاتمہ اس پیشگوئی پر کیا ہے کہ گو نبی صلعم اب کہے بھاگے ہیں مگر آپ کا بیان واپس لایا جائیگی یہی وجہ ہے کہ ہجرت ہی اس سورت کا خاص مضمون ہے اور اس لئے حضرت موسیٰ کی ہجرت کی سرگزشت پر کلام پہلے رکوع میں مضمون کی ابتدا اس سے کی ہے کہ فرعون ایک قوم کو تباہ کرنا چاہتا تھا مگر اللہ تعالیٰ اس قوم کو بڑا بنا دیا اور پھر حضرت موسیٰ کی پیدائش اور دریا میں ڈالا جانا اور فرعون کا اس کی اپنی معرفت پرورش کرنا اسی پہلے رکوع میں مذکور ہے دوسرے رکوع میں یہ ذکر ہے کہ حضرت موسیٰ کس طرح ایک قبیلے کے ساتھ کچھ سال پیش آیا جس کا نتیجہ قبیلہ کی سرت ہوا اور اسی کی وجہ سے آپ کو مصر سے بھانٹا چلا گیا یہی رکوع میں آچکے ہیں پہنچے اور وہاں دس سال ٹھہرے گا ذکر ہے جو تھے میں حضرت موسیٰ کی ہجرت فرعون سے مقابلہ اور فرعون کی ہلاکت کا ذکر پانچویں رکوع میں حضرت موسیٰ کی آنحضرت صلعم سے مائیت کا ذکر ہے جس میں یہ اشارہ کیا ہے کہ ان واقعات کے ذکر میں آپ کی تاریخ کا ہی ذکر ہو چھ رکوع میں بتایا ہے کہ حضرت موسیٰ کی اہل آنحضرت صلعم کی وحی کو آپس میں ایک خاص مائیت حاصل ہے مگر درحقیقت تمام انبیاء کی وحی کو باہم ایک تعلق حاصل ہے اور نہ صرف انکی تعلیم کے اصل الاصول ایک ہیں بلکہ ایک دوسرے کے لئے پیشگوئیاں بھی موجود ہیں بالخصوص سب کی پیشگوئیاں ہمارے نبی صلعم کیلئے ہیں ساتویں رکوع میں بتایا کہ جو لوگ منبر اور منبر کے دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں انکا انجام کیسا ہے اور آٹھویں رکوع کا ذکر ہے کہ اس نے بھی کثرت ال پر فرار کر کے دوسرے لوگوں کو گمراہ کیا اور نویں میں آنحضرت صلعم کی ہجرت کے بعد کہ واپس آنے کی پیشگوئی کا ذکر کیا ہے طسم کے مجموعہ کی آخری سورت جو پہلے یعنی سورۃ الشعاع میں فرعون کی ہلاکت کا ذکر کے بتایا تھا کہ نبی اسرائیل کو قتل ہوا اور حکومت لے گئے دوسری یعنی النمل میں بتایا کہ حضرت موسیٰ کے سلسلہ کو پہلے حضرت سلیمان کے زمانہ میں نصیب ہوئی اب تیسری میں بتایا ہے کہ نبی کریم صلعم کی پیشان و مشکت آپ کی ہجرت سے وابستہ ہے اسلام کی کل ترقیوں کی بنیاد ہجرت ہے اس لئے اس سورت کو سب مجموعہ کے آخر پر رکھا ہے

زمانہ نزول کے متعلق جو کچھ سورۃ الشعاع میں لکھا گیا ہے کافی ہے اس سورت کے آخری رکوع کی ایک آیت کا نزول عین ہجرت کے اندر ہوا لیکن ہر ساری سورت ہجرت کے بالکل قریب زمانہ میں نازل ہوئی ہو

زمانہ نزول

تَتَوَاعَلِكُمْ مِنْ بَنِي مُوسَىٰ وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ أَنْزِلُوا ۝

ہر جگہ پرستی اور فزعون کی خبر سے کچھ حق کے ساتھ پڑھتے ہیں ان لوگوں کیلئے جہان لاتے ہیں ۲۳۹۶ فزعون نے

عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا يَسْتَضَعِفُ طَائِفًا مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ

ملک میں کرشی اختیار کی اور اسکے رہنے والوں کو گروہ گروہ کر دیا ان میں سے ایک گروہ کو گروہ کرنا جاتا تھا ان کے بیٹوں کو

أَبْنَاءَهُمْ وَيَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ وَنَزَّلْنَا نَمْرُوتَ عَلَىٰ

نار دیتا تھا اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا وہ فساد کرنے والوں میں سے تھا ۲۳۹۷ اور ہم چاہتے تھے کہ ان لوگوں پر احسان

الَّذِينَ اسْتَضَعُّوا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَاهُمْ أُمَّةً وَجَعَلْنَاهُمُ الْوَارِثِينَ ۝

کریں جہن میں گزرو گئے تھے اور انہیں امام بنائیں اور انہیں وارث بنائیں ۲۳۹۸

۲۳۹۶ فزعون اور بنی اسرائیل کے قصہ کو مومنوں کیلئے بیان کرنا صاف بتا رہا کہ اس میں مسلمانوں اور ان کے اعدا کا ذکر اس میں شریک کرنا حضرت صلعم کے ساتھ بھی قریش نے وہی سلوک کیا وہ فزعون نے حضرت موسیٰ کے ساتھ کیا مگر جیسی صفائی سے فزعون اور موسیٰ کی تاریخ کو زمانہ میں دہرائی گئی ہے وہ ایسی منیجر ہو کر معلوم ہوتا ہے کہ اسی زمانہ کیلئے اللہ تعالیٰ نے یہ مثال بیان فرمائی تھی آج مذہب مکرہوں نے مسلمانوں کو گروہ کر کے عیب غیب طریق ایجاد کئے ہیں آج انہیں ہتکے حقوق سے محروم کیا جا رہا ہے جو مذہب قوموں کیلئے خاص ہے جاتے ہیں اور اب ان میں عیسائیت اپنے سب سے رمانوں اور ساری شان و شوکت کے ساتھ اسلام کے نام سے خائفہ جھپٹ رہی ہے یہ تاریخ مسلمانوں کی تاریخ میں پڑھے +

فزعون اور موسیٰ کی تاریخ کا کچھ ایسا ہے کہ

۲۳۹۷ فزعون نے اس ملک کے رہنے والوں کو گروہ گروہ کر دینے سے یہ نشا ہو کر ایک ہی ملک کے رہنے والوں کے فطرت گروہ بنا دیئے ایک گروہ کے حقوق بہت قرار دیئے اور دوسرے کو ذلیل رکھنا چاہا۔ یہ دوسرا گروہ بنی اسرائیل کا تھا جنہیں اس ملک میں سچے جوت عرصہ دراز گزر چکا تھا اب فزعون نے ان کو ملک میں بچے کا برس اور اعلیٰ عہدوں سے محروم کر کے طح کی ذلت کے کام ان کے پیڑ کئے یسوع کو سوز و غلظت پہنچا کہ اس ساری قوم کو غلامی کی حالت میں رکھنا شروع کیا ان عبدت بھی اسرائیل اور اپنی قوم کو حاکم اور مالک بنایا۔ اسی وجہ سے اسے مفسد کہا ہے۔ فساد صرف یہی نہیں کہ ملک میں بد امنی پھیلے بلکہ کسی قوم کو انسانیت کے حقوق سادی سے محروم کرنا بھی فساد ہے یہی وہ فساد ہے جس کا ارتکاب آج دنیا میں مغربی قومیں کر رہی ہیں کہ وہ مشرقی قوموں کو گروہ دراد بہت سے حقوق سے محروم کر رہی ہیں +

فزعون اور موسیٰ کی تاریخ کا کچھ ایسا ہے کہ

۲۳۹۸ ائمہ سے مراد دین میں پیشرو ہیں۔ وارثین سے مراد ملک و حکومت کے وارث ہیں یعنی اتنی ارادہ یہ تھا کہ ان میں دین و دنیا کی دونوں خوبیاں جمع کرے اللہ تعالیٰ ہمیشہ دنیا میں گزروں کو طاقتور بنا کر اور اپنی طاقت پر فخر کرے تاہم ان کو نیچا دکھا کر اپنی قدرت کا اظہار دکھاتا رہا ہے یہی نظارہ بنی اسرائیل میں دکھایا یہی محمد رسول اللہ صلعم کے اصحاب میں دکھایا جس کی طرف یہاں اشارہ ہے اور یہی وہ اب پھر بھی دکھائے گا کہ یہ کہ اب بھی بعض قومیں دوسری قوموں کو ان کے جائز حقوق سے محروم کر کے گروہ کرنا چاہتی ہیں +

گروہ و مکرہ طاقتور بنانا کا وعدہ اللہ

۶ وَتُمْكِنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ فَرُغُوا عَنْهُمْ وَهَاجِرُوا عَنْهُمْ وَجَنُودُهُمْ مَعَهُمْ تَأْكُلُوا

اور انہیں زمین میں طاقت دیں اور ذرعون اور لہان اور ان کے لشکروں کو ان سے وہ چیز دکھائیں جس سے وہ

۷ يَحْذَرُونَ ۝ وَاجْعَلْنَا إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ أَنْ أَرْضِيعِيهَا قَدْ اخْتُصِتْ عَلَيْهِ فَالْقَبِي

ڈرتے تھے ۲۲۹۹ اور موسیٰ کی ماں کی طرف ہم نے وحی کی کہ اسے دو دودھ پلانچ کر جس کے ششوں پر خف ہو تو اسے دریا میں

فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي ۚ إِنَّا رَأَيْنَاكَ وَكَأَلَيْكَ وَجَعَلْنَاهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝

ڈال دے اور نہ ڈرنا اور نہ غم کرنا ہم اسے تیری طرف واپس لائیں گے اور اسے مرسلوں میں سے بنا دیں گے ۲۵۰

۲۲۹۹ ھا مان - ذرعون کا کوئی سر لشکر یا کوئی اور بڑا اہل علم سے دار معلوم ہوتا ہو۔ بائبل میں اس کا ذکر نہیں مگر ایران کے ایک بادشاہ کے معمرین میں سے ایک کا نام لہان تھا۔ اسلئے پادری صاحبان اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن نے غلط واقعات کر دیا ہے یا بائبل میں تو کچھ ہو کہ وہ بھی قابل اعتماد نہیں ہیں۔ مگر بائبل میں ذکر نہیں ان کو فرضی قرار دینا اسی عقلمندوں کا کام ہو سکتا ہے جو حقیقت کے ایک کے برابر ہونے کے قائل ہیں۔ یہ کیوں نہ ممکن ہو کہ ذرعون کے کسی سردار کا نام بھی لہان ہو قرآن کریم ایسے ایسے واقعات بیان کر کے جنہیں دنیا میں کوئی نہ جانتا تھا اور جن کی صداقت پر آج واقعات نے ہر لگا دی ہو اپنے بیانات کا ہر قسم کے ثبوت سے بالاتر ہونا ثابت کر دیا ہو ۶

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ذرعون کوئی اسرائیل سے کچھ خوف نہ تھا یعنی یہ کہ یہ تو کسی دن غالب آ جائے گی حالانکہ ظاہر ہو کہ انکی تعداد دسویں کے مقابل میں کچھ بھی نہ تھی یعنی یہی حالت آج مغربی اقوام کی ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کو بے پامال کر کے اور انکی طاقت کو جانتے مگر نہ ڈرتے اور انہیں دنیا بھر میں اپنے غلام بنا کر پھر بھی ان سے ہر وقت ڈرتے ہیں اور یہی اسلام مزہ کا نام ہو کر پورے کیلئے ایک ہوتا بنا ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آج جو چیز غالب آئے والی ہوتی ہے اس کا خوف بڑے بڑے طاقتوروں کے دلوں میں ہوتا ہے خواہ وہ کتنی کروڑوں سے اسلام کا جو خوف ہو کہ دلوں میں ہو وہی اس بات کی کافی شہادت ہے کہ اسلام غالب آئے والا ہو ۶

۲۵۰ حضرت موسیٰ کی ماں نبی نہیں مگر ان کو وحی ہوئی جس سے یہ یقینی نتیجہ نکلتا ہے کہ غیر دنیا کو وحی ہوئی ہے اور اسلئے کہ اس آیت میں بڑے نہیں مگر وحی کا سلسلہ جاری ہو اور غیر دنیا کی وحی کا یقینی ہونا خود یہاں سے ظاہر ہے اسلئے کہ حضرت موسیٰ کی ماں کو بذریعہ وحی اطلاع دی گئی کہ جب ذرعون کی طرف سے کچھ ہوا تو پھر کو دریا میں ڈال دے دوسری جگہ ہر صندوق میں ہلکے دریا میں ڈال دے ان اقتذیہ فی التابوت فاخذہ فیہ فی الیم (طہ ۷۳) اگر یقینی وحی نہ ہوتی تو ان اپنے بچہ کو ہلاکت میں نہ ڈالتی بھلا بڑے کا خوف نہیں اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلئے بچلے کا وعدہ کیا۔ اور مخالفت کا غم نہیں اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے واپس لاسے کا وعدہ کیا۔ بائبل میں یہ ذکر نہیں کہ حضرت موسیٰ کی ماں کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی کی تھی بلکہ اسے کو دریا میں ڈال دیا جس سے اس کے اپنے خیال کی طرف مشوب ہو۔ قرآن کریم نے اس حقیقت کو ظاہر کر کے اس واقعہ کو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایک دلیل بنا دیا ہے۔ بائبل میں یہ ایک بھاری نقص ہے کہ اس نے ان تذکروں کو محض نقصان کا رنگ دیا ہے اور وہ چیز جس سے بڑے بڑے روحانی یا اخلاقی سبق حاصل ہوتے ہیں وہ اس میں نہیں پائی جاتی یہ کمال قرآن کریم کا ہے کہ بائبل کے ان نقصوں کو دور کر دیا ہو ۶

ذرعون کا بی اسرائیل کا خاندان ہوتا

اسلام غالب آنے کی ایک دلیل

غیر دنیا کو وحی یقینی کا ہونا

فَالْقَطَطَةُ أَلْ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ يَجُودُكُمَا ۝

پس فرعون کے لوگوں نے اسے لے لیا تاکہ وہ انکے لئے دشمن اور موجب غم ہو فرعون اور ہامان اور انکے لشکر

كَأَنَّهُمْ أَطْلِقُونَ ۝ وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قَوِّتْ عَيْنِي لِئَلَّا تُفْسِدُنَّ ۝

بلشب خطا کا رستہ ۱۲۵ اور فرعون کی بی بی نے کہا میرے لئے اور تیرے لئے آنکھ کی راحت ہو اسے قتل نہ کرو

عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَخْذَهُ وَلَكَّا وَهُمْ لَا يُشْعُرُونَ ۝ وَاصْبِرْ فَوَادِّمَ ۝

شاید وہ میں فائدہ پہنچائے یا ہم سے بیٹا بنالیں اور وہ نہیں جانتے تھے اور موسیٰ کی ماں کا دل

مُوسَىٰ فِرْعَادِمَانُ كَادَتْ لِتُبْدِيَ بِهِ لَوْ لَا أَنَّ رَبَّنَا عَلَىٰ قُلُوبِنَا لَتَكُونُ

غم سے، خالی ہو گیا قریب تھا کہ وہ اسے ظاہر ہی کر دیتی اگر ہم اسکے دل کو مضبوط نہ کر دیتے تاکہ وہ

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَقَالَتِ لَاحِظُهُ قَصِيْدُهُ فَبَصُرَتْ بِهِ عَنْ جُنُبٍ وَهُمْ

مومنوں میں سے ہو ۱۲۵ اور موسیٰ کی ماں اس کی پس سے کہا اسکے پیچھے جاسو وہ اسے دور سے دیکھتی رہی اور انہوں نے

لَا يُشْعُرُونَ ۝ وَحَرَمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ

محسوس نہ کیا اور ہم نے اسے بچے سے (اور) دو دھپینے سے روک دیا سو اس نے کہا کیا میں تمہیں ایسے

عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ ۝ فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ آلِهِ كِي تَفْرَحَ مِنْهَا ۝

گھروں کے ہاں جو اسے تمہارے لئے پالیں اور اس کے خیر خواہ ہوں سو بہنے لے اسکی ان کی طرف دہر کر دیا تاکہ تم خوش ہو

وَلَا تَحْزَنَ وَتَعْلَمَنَّ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

الربع

اور وہ غم نہ کرے اور تاکہ وہ جان لے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے

۱۲۵ لفظ اور لفظا کے معنی ہیں ایک چیز کا زمین سے اٹھنا یا اسے لینا اور لفظ وہ چیز جو چڑھ کر پانی جاتے اور اٹھ جاتا

لیکن میں ہم عاقبت کا یہ معنی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ان کا دشمن اور ان کیلئے موجب غم ہوا یہ مطلب نہیں کہ انہوں نے اٹھا یا ان غرض سے تھا کہ وہ ان کا دشمن اور ان کیلئے موجب غم ہو +

۱۲۵ فارغ و کچھ نہ ۱۳۵ اور فارغ کے معنی خالی ہیں یہاں مراد بعض نے موسیٰ کے ذکر سے خالی کیا یہ معنی اس کا ذکر پہلے کسی اور اسے حکیمان قلب حاصل ہو گئی اور بعض کے نزدیک سوائے اسکے ذکر کے اور چیزوں سے خالی ہونا مراد ہے، لفظ فارغ و لفظ فارغ کی بنا

بتائی جو کہ خوف و حزن سے خالی ہونا مراد ہے ان کا دل ابتدا ہی بہ معنی قریب تھا کہ وہ ظاہر کر دیتے اگر اللہ تعالیٰ نے دل مضبوط نہ کر دیا ہوتا اور بعض نے ظاہر کر دینے سے مراد یہاں کہ سبب خوشی کے جو حضرت موسیٰ کے کچھ جاننے سے حاصل ہوئی اس واقعہ کو ظاہر کر دیتی (ر) +

فارغ

اللفظ

عاقبت

حضرت موسیٰ و ہارون علیہ السلام

۱۴ وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوَىٰ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ

اور جب (موسیٰ) اپنی جوانی کو پہنچا اور کمال حاصل کیا ہم نے اسے فہم اور علم دیا اور اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو بدلے دیتے ہیں

۱۵ وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينٍ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ

اور وہ شہر میں اسکے باشندوں کی غیبتی کیفیت میں داخل ہوا تو اس میں دو شخصوں کو لڑتے پایا

هَذَا مِنْ شِيعَتِهِ وَهَذَا مِنْ عَدُوِّهِ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ

وہ (ایک) اپنی قوم سے تھا اور وہ (دوسرا) اسکی دشمن (قوم) سے تو اسنے جو اسکی قوم سے تھا اس کے خلاف اس سے درخواست کی

عَدُوُّكَ فَوَكَرَهُ مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ قَالَ هَٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِينٌ

اسکی دشمن (قوم) تھا جس موسیٰ نے اسے ایک ٹکڑا مارا اور ہٹکا کام تمام کر دیا کہ یہ شیطان کے عمل کیونکہ جڑہ کھلا کر اہل نریالا دشمن سے ہے

۲۵۰۳ یہ حکم یعنی فہم دیکھو (۱۹۸) اور علم نبوت سے قبل ہیں اسی لئے فرمایا کہ یہ ایک ٹکڑا کرنے والے کو ہم فہم اور علم دیتے ہیں نبوت

آپ کو بہت بعد میں ہی +

۲۵۰۴ وَلَمَّا دَخَلُوا مَدِيْنَةً فَكَفَرُوكَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ

تھی۔ دیکھو (۱۹۸) اور غیرہ۔ مگر قصصات مراد موت بھی لی جاتی ہے جیسے من تعذبنا (الاحزاب: ۳۳) میں بعض نے غصہ

کا پروردگارنا اور بعض نے مریت مراد لی ہو اور مرتبے معنی میں ہر یلیتہا کانت القاضیۃ (المحاقة: ۲۷) لیتقاض علیہا ربنا (الفتح: ۴۴)

(غ) بیان معنی موت ہی ہیں +

حضرت موسیٰ و ہارون علیہ السلام

حضرت موسیٰ کا قبلی کو مارنا آپ کی عصمت کے خلاف اعتراض سمجھا گیا ہو حالانکہ حضرت موسیٰ نے صرف اسے امرائے پہلے

کرنے سے روکا اور ایک مارا کہ یہ یہ تو ظاہر ہے کہ نبی امراہل غلامی کی حالت میں تھے اسلئے قبلی کی زیادتی امراہل پر ہو سکتی تھی نہ

امراہل کی قبلی پر حضرت موسیٰ کا امراہل کو چمکانے کیلئے قبلی کو مارنا باطل حق بجانب فعل تھا اور باہل میں یہ ذکر موجود بھی ہے کہ

امراہل کیلئے تھا (خروج: ۲: ۱۱) لیکن رکنا مارنا قتل کرنے کا ذریعہ نہیں اسلئے حضرت موسیٰ کا ارادہ اسے قتل کرنے کا نہ تھا۔ مگر قبلی

مر گیا جس کی وجہ ظاہر ہے کہ وہ پہلے ہی شر بخوری یا کسی اور وجہ سے اسی حالت کو پہنچا ہوا تھا کہ ایک ٹکڑے سے مر گیا اور اگر یہ کہا جائے

کہ ایسا شخص دوست پر زیادتی کیا کر سکتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حاکم و محکوم کا فرق ہے محکومیت کی حالت میں رہ کر یہ حالت

ہو جاتی ہے کہ کٹ بٹے تو ہی آدمی ایک ذلیل خیمہ مردہ حاکم سے بھی مار کھا لیتے ہیں اور اسے بولنے کی جرأت نہیں کرتے لہذا من

عمل الشیطان سے حضرت موسیٰ کی مراد یہ نہیں ہو سکتی کہ یہ میرا فعل عمل شیطان کی ہو کہ یہ وہ تو باطل حق بجانب تھا پس خدا من

عمل الشیطان میں یا تو یہ بتا رہا ہے کہ یہ ہمارا ہی عمل تھا یا تو یہ زیادتی اور ظلم کا نتیجہ ہے جو ہم نے ایک غریب امراہل پر کیا اور وہ

یقیناً شیطان کی فعل ہے اور یا مطلب یہ ہے کہ ایک ٹکڑے سے موت کا واقع ہو جانا اس شخص کے کسی شیطان کی فعل شر بخوری یا زنا کاری کا نتیجہ

بہل میں بجائے مکارا اسلئے کہ یوں ذکر کرتے ہیں اس مہر کو مار ڈالا اور ریت میں چھپا دیا (خروج: ۲: ۱۲) جو صاف طور پر ایک

جوانہ فعل نظر آتا ہے قہر یہ ان لوگوں پر جو کہہ دیتے ہیں کہ قرآن کریم باہل سے لیتا ہے حالانکہ ہر بیان قدم قدم پر باہل کی اصلاح موجود ہے

صرف ایک کے ذکر کے قرآن کریم نے انبیاء کی عصمت کے اصول کو قائم رکھا ہے باہل میں اس نذکرے نہ ہونے سے یہ ایک جوانہ فعل بن گیا ہے +

قرآن کی اصح و اعلیٰ

۱۷ قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرْتَهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ قَالَ

کہا میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا سو میری غفلت فرما سو اس نے اس کی غفلت فرمائی وہ غفلت کہ تیرا لاجرم کرنا اور اس نے کہا

رَبِّ بِمَا أَعْمَتَ عَلَيَّ فَلَن أَكُونَ ظَهِيرَ الْبُحْرِ مِمَّنْ ۝ فَأَصْبَحَ فِي الْمَدِينَةِ

میرے رب اس نے کہ تو نے مجھ پر انعام کیا میں کبھی بھی مجرموں کا مددگار نہ ہوں گا ۲۵۰۳ پس وہ شہر میں چلا ہوا انتظار

خَائِفًا يَتَرَقَّبُ ۖ فَإِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهُ بِالْأَمْسِ يَسْتَصْرِخُهُ ۖ قَالَ الْمَوْئِي

کہ تھا کہ ان کا میں یہی شخص جس نے کل اس سے مدد مانگی تھی اسے مدد کیلئے پکار رہے تھے۔ موائی نے اسے کہا

إِنَّكَ لَغَوِي مُبِينٌ ۝ فَلَمَّا كَانَ آدَا نَ يَبْطِشُ بِالَّذِي هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۖ

تو یقیناً گھلا کر رہا ہے ۲۵۰۴ پس جب اس نے ارادہ لیا کہ اسے پکڑے

جو دونوں کا دشمن تھا

قَالَ يٰ مُوسَىٰ اٰتِ زَيْدًا ۚ نَفَقْتَنِي ۚ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْأَمْسِ ۚ إِنَّ زَيْدًا لَّا

اس نے کہا کہ موسیٰ کیا تو چاہتا ہے کہ مجھے قتل کروے جس طرح کل ایک شخص کو قتل کر دیا

تو کچھ نہیں چاہتا مگر یہی کہ

أَنْ تَكُونَ جَبَّارًا فِي الْأَرْضِ ۚ مَا زَيْدٌ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ ۝

ملک میں زبردست ہو جائے اور تو نہیں چاہتا کہ تو اصلاح کرنے والوں میں سے ہو ۲۵۰۵

۲۵۰۵ یہاں نفس پر ظلم سے مراد اپنے آپ کو مشکلات میں ڈالنا ہے کہ حضرت موسیٰ نے اس طرح ظلم کو اپنے اوپر ظلم کرنے کا ایک موقع پیدا کر لیا
سے مراد غفلت ہو اور اگر اسے کوئی غلطی بھی آ جائے تو یہ غلطی ارادہ اور ہمت سے نہیں نکالنا کہ اس کی غلطی ہو بلکہ یہ ایک غلطی تھی کہ اسے مارا تو موت ملے
ہو گئی۔ اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت فرمائی ہے کہ حضرت موسیٰ کو ایک ظالم حکم تو م کے ہاتھ سے بچا دیا۔

۲۵۰۶ انعام حضرت موسیٰ قحطی کے قتل سے بہت پہلے سے تھا پس مراد یہی ہے کہ تیسرے انعامات کو پاکر میں مجرموں کا مدد کیا کبھی ہو سکتا ہے پھر
یہ مطلب نہیں کہ کبھی جو کیا سو کیا آئندہ مجرموں کا مدد کرنا نہیں ہونگا اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس شخص کے جرم میں اس کی اعانت کرنا بھی جرم ہے۔

۲۵۰۷ امس۔ گزرا ہوا دن کو کہتے ہیں مگر قریب گزشتہ زمانہ پہلی بولا جاتا ہے چنانچہ حدیث سفیرہ میں یہ وہی غسلت سَوَا لَكَ امس
جہاں اشارہ کسی پر غامی کی طرف ہے جو سفیرہ نے ایام جاہلیت میں کسی قوم سے لے لی اسکی زبان امس کہا ہے یہی اس کی توفیہ ریا کیا تھا۔

یستصم صم کہتے ہیں صم اور استصماخ اور استصفا کے ایک ہی معنی ہیں یعنی دو چاہتا ہے کہ

یہاں پھر ہی اسرائیلی کا ذکر ہے جس کی مدد پہلے حضرت موسیٰ نے کی تھی اس کا ذکر کرنا بتاتا ہے کہ وہ کسی سے طوائف کر لے کر لے کر دوسرے شخص سے
ہو یا اسرائیلی قرآن کریم میں ذکر نہیں کرنا بلکہ اس میں ہے کہ اس موقع پر دونوں عبرانی تھے جو باہر لڑ رہے تھے اور یہی دست بھی صم ہوتا ہے کہ یہاں

زیادتی کرنا بلاجہ حضرت موسیٰ کو ارادہ دیتے ہیں یہی کل والا اسرائیلی ہے اور ایک حکوم اسرائیل کا حاکم مصری پرزہ یادی کرنا عبیدان قیاس ہے۔

۲۵۰۸ یہاں عدو دہا کہن یعنی دو کا دشمن ظاہر ہے کہ یہ وہی شخص ہے جسے حضرت موسیٰ نے قوی کیا یعنی غلطی پتلا رو دیا ہے کہ وہ اپنے
بھائی پر زیادتی کر رہا تھا پس اول تو وہ اس شخص کا دشمن تھا چیر زیادتی کر رہا تھا اور پھر حضرت موسیٰ کو بھی دشمن ہوا اسلئے کہ وہ ناحق بھگتا۔

نفس پر ظلم سے مراد

جرم میں اعانت

امس

استصماخ

۲۰ وَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ يَسْعُرُ قَالَ يُمُوسَى إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَتَرَوْنَ بِكَ

اور شہر کی پرلی طرف سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اس نے کہا اے موسیٰ بڑے بڑے لوگ تیرے متعلق مشورہ کرتے ہیں

۲۱ لَيَقْتُلُوكَ فَاخْرُجْ إِنِّي لَكَ مِنَ النَّاصِحِينَ ۝ فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ قَالَ

کہ تجھے قتل کر دیں تو کلہاڑیاں تیرے خیر خواہوں میں سے ہوں سوڑتا ہوا انتظار کرتا ہوا اس سے غل چڑا کہا

۲۲ رَبِّ يَهَيِّئْ لِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۚ وَلَنَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ

ع
حضرت موسیٰ کی آواز

میرے رب مجھے ظالم لوگوں سے نجات دے اور جب موسیٰ نے مدین کی طرف رخ کیا کہا امید ہے کہ

۲۳ رَبِّيَ أَن يَهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ ۚ وَلَمَّا أُوْرِدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةٌ

میرا رب مجھے سیدھے رستے پر چلائے گا اور جب مدین کے پانی پر پہنچا اس پر لوگوں نے ایک گروہ کو (موسیٰ کی)

مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ ۚ وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ ۚ قَالَ مَا

پانی پلائے ہوئے پایا اور ان سے سوتا دو عورتوں کو پایا جو اپنی بکریوں کی روک رہی تھیں کہا تمہارا

خَبْرُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّىٰ يُصْدِرَ الرِّعَاءُ كُنَّا وَابْنَا سِتْرًا كَبِيرًا

کیا معاملہ ہو انہوں نے کہا ہم پانی نہیں پلا سکتیں جب تک کہ چرواہے جانوروں کو نہ لے جائیں اور ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے۔

۲۴ فَسَقُلْنَاهُمَا نَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ

سو اس نے ان کی پیٹ پانی پلا دیا پھر سب کی طرف پھڑپھڑا اور کہا میرے رب جو بھلائی تو میری طرف بھیجے میں اس کا محتاج ہوں

حضرت موسیٰ نے ارادہ کیا کہ اس ظالم کو پکڑ کر غلام کو چھڑا دے اس نے شور ڈال دیا کل تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا اب مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں اس سے حکام کو خبر پہنچتی اور انہوں نے حضرت موسیٰ کی گرفتاری کا فیصلہ کیا مگر کسی خیر خواہ نے گرفتاری سے پہلے حضرت موسیٰ کو خبر پہنچادی جیسا اگلی آیت میں ذکر ہے اور آپ وہاں سے بھاگ گئے +

ذُود

۲۵۹ ذُودَانِ ذُودٌ كَعَصَىٰ جَلَانَا ۖ لَكُنَّا أَوْرَدُوهُنَا بَنِي +

بھڑا ہوتے ہیں ذُود اور اَصْدَاد دوسرے کو پھیرا یاں جانوروں کو واپس لیجانا مراد ہے +

رِغَاءٌ اور رِغَاءٌ رِغَاءٌ کی جمع ہیں اور رِغَاءٌ اصل میں حیوان کی حفاظت پر غور ہے پانچا سے سے ہر مہینے چرانے سے یاوشن سے اسکے بچانے

سے اور مٹائی چرانے کی جگہ پر اور عواۓا نکھڑا ۲۵۹ ۱۰ اخراج منها ماء و ماء و ماء (الزُّعْت) ۳۱۰ ہیں راع چرواہا اور راعی چرواہا

حفاظت اور سیاحت پر بھی آتا ہے حدیث میں ہر کلک راع و کلک مسئلہ عن رعیتہ (رع) +

یہ شیخ کبیرا کثر مفسرین کے نزدیک حضرت شیخ ۱۰ اور بعض نے کہا ہر شیخ کے جیسے اثر و ثروت اور شیعہ کا نام باطل میں شریک

فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِمَاءٍ ۖ قَالَتُ إِنَّ ابْنِي يَدْعُوكَ لِغَيْرِكَ ۚ لَجَرًا ۚ ٢٥

پس ان دونوں میں سے کو ایک جیسے چلتی ہوئی آئی کھنکھائی میرا باپ کھتے بلاتا ہر تاکہ کھتے اس کی اجرت بد میں دینے

سَقَيْتَ لَنَا فَلَمَّا جَاءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقِصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ لَمْ يَمُوتْ مِنْ

تہنہ ہمارے لئے پانی پلا یا سو جب اسکے پاس آیا اور سرگزشت اس سے بیان کی اس نے کہا ڈرنہیں تو ظالم لوگوں سے

الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۖ قَالَتْ اِحْلُ هُمَا يَابَتْ اسْتَجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مِمَّا اسْتَجَرْتَ ٢٧

بچ گیا ۲۵۱۔ دونوں لڑکیوں میں سے ایک نے میرے باپ سے ذکر کر کے بہترین ذکر جو ترکھنا چاہی

الْقَوِيُّ الرِّمِينُ قَالَ لَنِي أُرِيدُ الرِّبْكَ أَحَدُ ابْنَتَيْ هَاشِمٍ عَلَى أَنَا جَرْنِي ثَمَنِي بِحُجْرَةٍ ٢٤

مضبوط امین ہو گا۔ اس کا میں جانتا ہوں کہ اپنی ان دو مشیوں میں ایک کا نفع بچہ تہہ کر دوں اس شرط پر کہ تو اٹھ سال میری نوکری کرے

فَإِنْ أَتَمْتُمْ عَشْرَ الرُّعُودِ وَمَا أَرِيدَ أَنْ تُشْرَعَ عَلَيْكُمْ سِتْرٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّلَاحِ

پھر اگر تو دس (سال) پورے کرے تو یہ تیری طرف ہو اور میں نہیں چاہتا کہ تجھے تکلیف ڈالوں اگر اللہ چاہے تو تو مجھے نیکو کا روک یا نیکام ^{۲۵۱}

اور بائبل میں اس شخص کو مدین کا کاہن و عوالم نام قرار دیا ہے اور یہی نام مفسرین میں سے ابن جریر نے اختیار کیا ہے۔ یہی فطرت انبیاء کا نقشہ

ہو کہ یہ کمزوروں اور ضعیفوں کے حامی ہوتے ہیں حضرت موسیٰ باعلیٰ نوارہ جہنمی ہیں مگر جب دورِ ملکوت کی بکسیا کو دیکھا تو انکی فطری ہمدردی

انسان نے جوش مارا اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کے عقیدے کو عورتوں کے حقوق کے لئے نہیں دیا جو دنیا میں کسی نے نہیں دیا۔

۲۵: اس میں تعلیم دی ہو کہ عورت کی چال میں خصوصیت جیسا ہونا چاہتے ہیں کام کج کیلئے عورت کو تکیہ باہر غلط پڑتا ہو اور ان کے باہر نکلتے

میں ہرج کوئی نہیں لیکن وہ اگر جیسے اپنی آئندہ کو بچا رکھیں اور صرف اپنے کام سے کام لیں تو دوسروں پر بھی نیک اثر ڈال سکتی ہیں اور

یہ بھی نہ کوئی کچھ کام کرے تو اس کی اجرت دیدیسی چاہئے۔ اسی لفظ القصص سے جو اس آیت میں آیا ہے اس سورت کا نام لیا گیا ہے کیونکہ اس

سورت میں اہمیت اسی واقعہ کو دی گئی ہے اور اصل میں اس کو وقعت و بیدار سادہ ہے کہ یہ کریم مسلمان کی ہجرت اور ظالموں کے ہاتھ سے حجاب پانے

والله اعلم بالصواب

۲۵۱۱۔ استباحہ: بحر اور فوج کو جوہر علی کے دربار سے لٹکا آتا ہے، دوسری بار آخری ان احادیث کے (یعنی اللہ (ج) نے انسان کو

احزاب (۱۲۷) اور احزاب کے متعلق کوئی جزا سے اُحرکے مدد سے وہ ان تاجرانہ فی ثمنی حج (۲۷) (یعنی ملازم اقتضا)

کرنے کو با نفس کہہاں مجھ کو ہے اور استیحا کسی چیز کا اُتر کے عوض طلب کرنا ہے پھر اُجرت یہ کسی چیز کا لینا بھی اس سے مراد ہوا ہے

ہزار ویدی پیاں مڑ دھرن (۱۸) +

۲۵۱۲۔ حجِ حجۃ کی جمعہ ہر جمعے معنی سال ہیں +

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہو کہ بیٹی دینے کے عوض میں خدمت نہیں لی گئی بلکہ اس خدمت کا ذکر نوح سے پہلے ہی ہو چکا ہے۔

کہ تیغ کبیر کو ضرورت ہے کہ کوئی اس کا ملازم ہو اور حضرت موسیٰ کو بھی ضرورت ہے کہ کوئی ضرورت ان کے معاش کی ہو اسلئے خود بیٹیاں بچہ و نیک

۲۸ قَالَ ذَلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ وَاللَّهُ

(دوستی کے لئے) کہا یہ میرے اور تیرے درمیان (عہد) ہوا جو کسی مدت میں پوری کر دوں مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہوگی اور اللہ

۲۹ عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ۚ فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَى الْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهِ آنَسَ مِنْ جَانِبِ

اسپر عہد کرتے ہیں کہ اس سار جی سوجب موسیٰ نے مدت پوری کر لی اور اپنے اہل کے ساتھ چلا پہاڑ کی طرف

الطُّورِ إِذْ قَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا عَلَيَّ أَتِيكُمْ مِنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ جَذْوَةٍ مِنَ النَّارِ

سے آگ دیکھی اس نے اپنے اہل کے ساتھ صومندے آگ دیکھی ہر شاہ میں تھیں، میں سے کچھ خبر لاؤں یا آگ کا انگارا (لا دوں)

۳۰ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ۚ فَلَمَّا أَنَّهُمْ أُوذُوا مِنْ شِدَّةِ نَارِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ

تاکہ تم سیمکو ۲۵۱۳ سوجب اس کے پاس آیا وادی کے دائیں جانب میں و رخت والی

الْمُبْرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ أَنْ يُمُوسَىٰ إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝

بابرت جگہ میں آواز آئی کہ اسے موسیٰ میں اسند جانوں کا رب ہوں ۲۵۱۳

ہیں کہ حضرت موسیٰ کو لازم رکھ لیا جلتے۔ نجات کر دیا الگ معاملہ تھا البتہ یہ ضرور تھا کہ لڑائی کے والدہ یا لاکہ کم از کم کچھ مدت اغدا دانا لکھ پس رہی اسے آٹھ سال کی شرط تھی۔ اور اس ملازمت کیلئے اجراء راستا جس اختیار لکھ کے خود بنا دیا کہ مراد اس سے کوئی کام کسی اجرت کے عوض لینا جو پس کام کی اجرت الگ ہے جس سے نجات کو کوئی تعلق نہیں جن لوگوں نے اس سے یہ نجات لہی کر لیٹی نجات میں دیکھو اور اسے کچھ وصول کر لینا جائز ہو انہوں نے سخت غلطی کھائی اور یہ رواج جو بعض قوموں میں پایا جاتا ہے اسلام کی تعلیم کے سرسرفلاف ہر نفس عند اللہ سے مراد یہ ہے کہ یہ ہمارے اختیار کی بات ہے میں مجبور نہیں کرتا۔ یہ مطلب نہیں کہ پھر تم جس سے چاہو نجات کرو۔

حضرت موسیٰ کی تاریخ میں آنحضرت صلعم و اسلام کی تاریخ کا ہونا طو و قون کریم سے ثابت ہے لیکن بعض پہلو اس تاریخ کے نہایت دقیق ہیں یہ آٹھ اور دس سال حضرت موسیٰ کے دین میں رہنے کا واقعہ بائبل میں مذکور نہیں مگر قون کریم نے اسے بیان کیا ہے اور اس کی سچائی پر اس جھگڑا در کیا خداوند متعالی ہے کہ یہ عین یہی واقعہ آنحضرت صلعم کو پیش آتا ہے یہ سورت کی ہر جگہ قریب کی ہر اس کی ایک آیت میں ہجرت کے اندر نازل ہوئی جس میں یہ وعدہ ہے کہ اس وقت تو تم مکہ سے بھاگ رہے ہو لیکن ہمیں مکہ میں آسنا پس بھی لاٹھیکہ ۱۰۱ الذی فاض عیثہ القلین لواقف الی معاد ۸۰) تو حضرت موسیٰ کے دین میں آٹھ اور دس سال کا واقعہ اسلئے بیان کیا کہ متنبی مرتد وہ دین رہی وہی مدت آنحضرت صلعم کے مرین میں بچے کی تھی آٹھ سال بعد آپ مکہ میں بحیثیت فاتح واپس آجائے ہیں اور دس سال آپ کی کل مدت اقامت مدینہ پر چلے گئے بعد آپ فین المل سے جاتے ہیں کیا اس واقعہ سے صاف معلوم نہیں ہوتا کہ آٹھ اور دس سال کا واقعہ عالم الغیب خدا کی طرف سے ہوا بائبل انھیں اور قون کریم نے اس کے نقصوں کی اصلاح کی ہر اور یہ عجیب بات ہے کہ کوآج یہودی اسکول پڑھنے سے اس بات کی شہادت ملتی ہے کہ حضرت موسیٰ دین میں دس سال رہی گمراہ سال کا ذکر دہاں بھی نہیں کیا یہ عالم الغیب خدا کے سوائے کسی کا کلام ہو سکتا ہے۔

۲۵۱۳ جن وقتہ جو شعلہ کے بعد رہا ہے یعنی انگارا یا کولہ

۲۵۱۴ شاطی جانب یا کتا رہ اور شعلہ ٹپکنے والی چیز کی سوئی ہر معنی جو چیز اس سے نکل کر دونوں طرفوں میں پھیل جاتی ہے (دعا)

جندوقہ

شاطی شعلہ

حضرت موسیٰ کی بحث
فرقہ تعاد و نور و سلسلہ
ہدایت

دین میں حضرت موسیٰ
آٹھ اور دس سال کی
واقعات میں آنحضرت صلعم
کی اقامت مدینہ کا بیان کیا

بکر کی ایک اصلاح

وَأَن لِّقَ عَصَاكَ فَلَمَّا رَاَهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّى مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ يَمُوتُ قَبْلَهُ ۚ

اور کہ اپنا عصا ڈال دے موجب اسے ہتا ہوا دیکھا کہ یا وہ چھوٹا سانپ ہر پٹھ پھیرتا ہوا اٹھتا پھر گیا اور پھر نہ نظر آیا اور موتی لگا

وَلَا تَخَفْ إِنَّكَ مِنَ الْآمِنِينَ ۚ اسَلِّكَ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخَرُّجَ يَمِينًا مِّنْ غَيْرِ سُوءٍ

اور ڈرنیس تو امن پانوالوں میں سے ہر اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال وہ بلیکسویکے مفید ہر کر کے گا

وَأَضْمُ إِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذَلِكَ بُرْهَانُكَ مِنْ رَبِّكَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ

اور خوف میں اپنا بازو اپنی طرف ملائے یہ دو روشن دلیلیں تیرے رب کی طرف سے فرعون اور اُس کے سردار

وَمَلَايَئِهِم كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ۚ قَالَ رَبِّ إِنِّي قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَأَخَافُ أَن

کی طرف ہیں وہ نافرمان لوگ ہیں ۲۵۱۵ اس نے کہا میرے رب میں نے ان میں سے ایک شخص کو قتل کیا تھا سو میں ڈرتا ہوں کہ

يَقْتُلُونِ ۚ وَأَخِي هَارُونُ هُوَ أَفْهَمُ مِنِّي ۖ لَّسَانًا فَأُتِيسُهُ مَعِيَ ۖ دَايِصِدْ قَبْلِي ۖ إِنِّي أَخَافُ

وہ مجھے قتل کریں۔ اور میرا بھائی ہارون وہ مجھ سے زیادہ فصیح زبان والا ہے سو اسے میرے ساتھ مددگار بنا کر بھیج کہ میری تصدیق کرے

أَن يَكُنْ بَوْنٌ ۚ قَالَ سَنُنْشِدُ عُصْدَكَ بِأَخِيكَ وَنَجْعَلُ لَّكَ سُلْطٰنًا فَلَا

کر وہ مجھے جھٹلا دیں ۲۵۱۶ کہا ہم تیرا بازو تیرے بھائی کے ساتھ مضبوط کر گئے اور تمہارے لئے مضبوط دلیل ٹھہرائیں سو وہ

يَصْلَوْنَ إِلَيْكَ ۚ بِآيَاتِنَا إِنَّتُمْ مِّنَ الْغَالِبِينَ ۝

تم تک نہ پہنچ سکیں گے ہمارا نشانہ کے ساتھ (جاق) تم دونوں اور جہ تباری پیروی کرے غالب رہو گے

بقعة بقعة ۚ بقعة زنگ کا اختلاف ہر یعنی ایک زنگ میں دوسرے زنگ کا ہونا اور بقعة اس قطعہ زمین کو کہتے ہیں جو اپنے

پس والی زمین کی حیثیت سے علیحدہ ہیست پر ہوں، +

من شاطیٰ الوادیا من ۛ اہم کے معنی اگر دایاں لیا جائے تو شاطیٰ کی صفت ہر کوئی یعنی دائیں جانب اور اگر اہم کے معنی بائیں
ہوں تو شاطیٰ یا داہنے دونوں کی صفت ہر کوئی ہوا، دینی البقعة المبارکۃ شاطیٰ سے حال ہر یعنی وہ اس مبارک قطعہ میں زمین ہوتی
اور من الشجۃ بدل اشتمال ہر شاطیٰ سے یعنی وہ جانب وختوں والی حتیٰ اور معنی یوں بھی ہو سکتے ہیں کہ موسیٰ کو دھرے ڈال دیا گیا
معلوم ہوئی ادنیوں بھی ہو سکتے ہیں کہ موسیٰ کو ڈال دیا گیا جب وہ اس جگہ تھا تو وہی کا تھا فی شاطیٰ الوادی (ر) +

۲۵۱۵۔ ضم ایٹ جناح جناح سے مراد اڈہ یا بازو ہر دیکھو ۲۵۱۶ اور ضم الجناح کنایہ ہر جگہ اور مضبوط سے اور وہ ہر جگہ کے فضائل
ہر کوئی کے بعد حالت امن ہو تو وہ ایسا کرتا ہے (ر) مطلب یہ ہر کوئی کے وقت گھبراؤ نہیں ۛ اور من الہب سے مراد مزاجی الہب سے

۲۵۱۶۔ رد اُجود دوسرے کے بچے اس کا مددگار ہو کر جلتا ہے اور دوق بھی اصل میں اسی کی طرح ہو لیکن اس کا استعمال پیچھے رہا جو نولے ہر
پر ہے اور زدی ہلاکت ہر (ر) + انفع انفع کسی چیز کا لاٹ سے حاصل ہونا یا انفع اس کا مادہ جیہ ہے لای سے فصیح ہے (ر)

من الشجۃ

بقعة

ضم الجناح

رد

۲۵۱۶۔ فصیح

۳۶ فَلَمَّا جَاءَهُمْ مُوسَى بِآيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُفْتَرًى وَمَا سَمِعْنَا

سوجب موسیٰ ہماری واضح آیتوں کے ساتھ آئے پاس آیا انہوں نے کہا بیکچ نہیں مگر بنا یا ہوا جادو ہے اور ہم نے اپنے

۳۷ بِهَذَا فِي آيَاتِنَا الْأُولَىٰ ۚ وَقَالَ مُوسَىٰ إِنِّي أَخْلَصْتُ مِنْ آلِهَتِكُمْ مَنْ عِندَ

پہلے باپ دادوں میں یہ نہیں سنا ۲۵۱۴ اور موسیٰ نے کہا میرا رب اسے خوب جانتا ہے جو اس کی طرف ہدایت لایا ہے

۳۸ وَمَنْ تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۖ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ

اور اسے جس کیلئے اس گھر کا اچھا انجام ہے ظالم کا سیاب نہیں ہوتے اور ذرعون نے کہا اے سردارو

مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ غَيْرَ ۚ فَأَوْقِدْ لِي يَهَامُّ عَلَى الْغَلْبَةِ ۚ وَأَجْعَلْ لِي صَحْرًا

میں تمہارے لئے اپنے سوائے کوئی معبود نہیں جانتا سوائے امان میرے لئے مٹی پر آگ جلا پھر میرے لئے ایک محل بنوا

۳۹ لَعَلِّي أَطَّلِعُ إِلَى اللَّهِ مُوسَىٰ ۖ وَإِنِّي لَأَكْظَمُهُ مِنَ الْكَذِبِ ۖ إِنَّهُ ۖ وَاسْتَكَبَرَهُ هُوَ ۖ

تا کہ میں دیکھ سکے کہ خدا پر اطلاع پاؤں اور میں اسے یقیناً جھوٹوں میں سے سمجھتا ہوں ۲۵۱۵ اور اس نے کہا میں اسے شکرتوں

۴۰ جُنُودَهُ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُوا أَنَّهُمُ إِلَيْنَا لَا يُصْحَوْنَ ۖ فَآخَذَهُ

نے ملک میں باحق تکبر کیا اور انہوں نے سمجھا کہ وہ ہماری طرف سے نہیں ٹوٹا جاسکتا۔ سو ہم نے اسے

۴۱ وَجُنُودَهُ فَبَدَّلْنَاهُمْ فِي لَيْلِئِهِمْ فَأَنْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ۖ وَ

اور اس کے لشکروں کو کپڑا اور انہیں سمندر میں ڈال دیا سو دیکھ ظالموں کا انجام کیا ہوا اور

جَعَلْنَاهُمْ آيَةً يُدْعَوْنَ إِلَى النَّارِ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُنصَرُونَ ۖ

ہم نے انہیں پیش رو بنا یا جو آگ کی طرف بلائے ہیں اور قیامت کے دن انہیں مدد نہیں دی جائیگی

۲۵۱۶ غابا اس سے مراد توحید نبوت وغیرہ اور ان کی دلائل ہیں۔ ساحروں کا ریسو کے ساتھ وغیرہ بنا یا ایسا امر میں جکے متعلق

وہ کہہ سکتے کہ اپنے باپ دادوں میں ہم نے نہیں سنا۔

۲۵۱۷ مٹی پر آگ جلائے سے مراد اینٹ کا پھانا ہے یا معلوم ہو کہ بہت پرست اتوار کی طرح وہ بادشاہ کو بھی

کیطع مانتے تھے اور بقا بلکہ دیگر مشاہد کی پریش کی جاتی تھی بادشاہ کی عزت بہت بڑھ کر ہو گئی اور ذرعون نے موسیٰ کے رب العلیٰ کے مقابل پر

اپنے آپ کو پیش کیا جس سے معلوم ہوا کہ اصل مقابہ توحید باری تعالیٰ ہی تھا اور محل بنوانا بطور استہزاء تھا یا وہ یہ کہ خیال کرتا ہو کہ کراؤ

محل کے درجہ سے آسمان کی حالت کو دیکھا جاسکتا ہے اور کہ حضرت موسیٰ کا دعویٰ ہی کہ خدا تعالیٰ آسمان پر ہے۔

ع

حضرت موسیٰ کی فطرت
صلعم سے مشابہت

وَاتَّبَعْنَاهُمْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ هُمْ مِنَ الْمَقْبُوحِينَ ۚ وَلَقَدْ

اور ہم نے ان کے پیچھے اس دنیا میں لعنت لگا دی اور قیامت کے دن وہ بُرے جان والوں میں سے ہونگے ۲۵۱۹ اور ہم نے

اٰتَيْنَا مُوسٰى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَا اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُولٰٓئِ بِصٰلِحِ الْاٰمَالِ ۚ

موسیٰ کو کتاب دی اسکے بعد کہ ہم نے پہلی نسلوں کو ہلاک کر دیا (جو) ان لوگوں کے لئے روشن دلیلیں اور

هٰذِیْ وَرَحْمَةً لِّعَالَمٍ یَّتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِیِّ اِذْ

ہدایت اور رحمت (تھی) تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں اور تو مغربی جانب میں نہ تھا جب

قَضَيْنَا اِلٰی مُوسٰى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشَّٰهِدِیْنَ ۚ وَلٰكِنَّا اَلْنٰشَا نَقْرُوْنَا

ہم نے موسیٰ کی طرف حکم بھیجا اور تو حاضر ہونے والوں میں سے نہ تھا لیکن ہم نے دکھائی انہیں پیدا کیں

فَتَحَاوَلَ عَلَیْهِمُ الْعَمْرُ وَمَا كُنْتَ تَاوِیْا فِیْ اَهْلِ مَدَیْنٍ تَتْلُوْا عَلَیْهِمْ

پھر ان پر نواز مانگ کر گیا اور تو اہل مدین میں ٹھہرا ہوا نہ تھا کہ ان پر جاری آیتیں

اٰتَيْنَاہُ وَلٰكِنَّا لَنَّا مُرْسِلِیْنَ ۚ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادٰیْنَا وَلٰكِن لَّحَمْرُ

پڑھتا ہو لیکن ہم ہی رسول بھیجتے دے میں اور تو طور کے کنارہ پر نہ تھا جب ہم نے آواز دی لیکن یہ تیرے رب

مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اَتٰہُمْ مِنْ نَّذِیْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَالَهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ

کیفیت رحمت ہوئی کہ تو اس قوم کو ڈرائے جگے پاس تجھ سے پہلے ڈرائے والے انہیں آیا تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ۲۵۲۰

۲۵۱۹ مقبوضین قبیلہ چیزوں میں سے وہ ہیں جس سے نظر (نفرت کی وجہ سے) دور ہو جاتی ہوا اعمال میں سے وہ جس سے دل دوری

اختیار کرتا ہو۔ اور مقبوض وہ ہے جو ایسی حالت منکر سے مرہوم ہو اور قہم اللہ عن الخیر کے معنی ہیں اسے بھلائی سے ایک طرف یاد د

کر دیا (غ) اور مقبوض کے معنی مطہر و دھبی ہیں یعنی خیر سے دور کیا گیا (د)

۲۵۲۰ ان آیات میں جس بات کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی ہو وہ حضرت موسیٰ کے ساتھ آنحضرت صلیعم کی مشابہت ہے اس مشابہت

کا واضح الفاظ میں آیت ۴۸ میں ذکر ہے مچھان تظاہر یعنی حضرت موسیٰ اور محمد صلیعم علیہما وسلم دو گروہوں میں جو ایک دوسرے کی مدد کرتے

ہیں یعنی موسیٰ آنحضرت صلیعم علیہ وسلم کی پیشگی نی کر کے آگے بڑھا کھڑے ہیں اور آنحضرت صلیعم علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہیں اور یہاں

انہی پیشگی نی کی طرف ہی اشارہ ہے اور مطلب یہ ہے کہ حضرت موسیٰ نے جو پیشگوئیاں آپ کے متعلق کیں اور وہ دین و رسال بعد پوری ہو گیا

حکم کو ہی اس وقت سونے کے پاس تھے کہ وہ اسی پیشگی نی کر سکے اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں علم نہ دیا ہوتا یا موسیٰ کے جو حالات اب ذکر

کریں ہم بیان کئے جاتے ہیں اور مولانا یحییٰ بن علیؒ ایک عرب کا امی دیتا ہے جسے تعلیم موسیٰ نے دی تھی تو یہ باتیں تو ایسی ہیں کہ مشاہدہ کو

جانتی ہیں لیکن تم تو اس وقت موجود تھے جس حضرت موسیٰ کا وہ علم غیب اور اب اسی کے مطابق اور یہی ہی تعلیم دیتے ہوئے وہ پہلے

آنحضرت صلیعم اور حضرت
موسیٰ کی مآثرات اور ایک
دوسرے کی توجہ و تصدیق

۴۴ وَلَوْ كَانَتْ تُصِيبُهُمْ مُصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ

اور اگر ایسا نہ ہو کہ انہیں اس کی وجہ سے جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہو کوئی مصیبت پہنچے پھر وہ کہیں ہمارے رب کیوں نہ

۴۸ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ وَنَكُونُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ

ہماری طرف رسول بھیجا سو ہم تیری آیت کی پیروی کرتے اور مومنوں میں سے ہوتے سبب ہماری طرف سے حق آنے

مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا لَوْلَا أَوْتِي مِثْلَ مَا أُوتِيَ مُوسَىٰ أَوَلَمْ يَكْفُرُوا بِمَا

پاس آگیا کھنڈے اے کیوں اس کی مثل نہیں دیا گیا جو موسیٰ کو دیا گیا کیا انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا

أَوْتِيَ مُوسَىٰ مِنْ قَبْلُ قَالُوا سِحْرَانِ تَظَاهَرَا وَقَالُوا إِنَّا بِكَ لَكِرْهَانِ ۝

پہلے موسیٰ کو دیا گیا کھنڈے گئے یہ دو جادو ہیں جو ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں امد کھنڈے گئے ہم کے منکر ہیں ۲۵۷۱

ملک عرب میں ایک نبی کا نام اسات پر شاہد ہیں کہ یہ دونوں باتیں دونوں وحیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور جو فرمایا کہ تم میں میں نہیں رہو تو یہ اس طرف اشارہ ہے کہ موسیٰ کا زعون کے ارادہ قتل سے بھاگنا اور پھر مدین میں جا کر دس سال بھڑانا بتا رہی زندگی اس کی طرح پیش آنی والا ہو گا کہ تم میں میں ہی تھے حالانکہ مدین میں نہ تھے۔ اور انشا نا قوا وہاں اس عرصہ دراز کا ذکر کیا جو حضرت موسیٰ اور آنحضرت صلیع کے درمیان گزرا تھا۔ اور انہوں نے من مذہبوں میں اہل عرب کا ذکر کیا جن کیلئے پیشگوئی موجود ہے کہ ایک طرف نبی ہر اہل جن جن میں ہے درجے رسول تھے دوسری طرف نبی ہمیل ہیں جن میں ایک بھی رسول نہ آیا۔ اور یہ کہنا کہ حضرت ہمیل ان کی طرف رسول تھے صحیح نہیں اس لئے کہ نبی اہل ملک عرب میں پھیلنا اور قوم بننا تو حضرت ہمیل کی موت کے بعد وقوع میں آیا +

۲۵۷۱ چنانچہ ان آیات میں آنحضرت صلیع کی حضرت موسیٰ سے ماثلت اور حضرت موسیٰ کی پیشگوئیوں اور ایک دوسرے کی تائید و تصدیق کا ذکر ہے اور آنحضرت صلیع کی حضرت موسیٰ سے ماثلت پر قرآن کریم میں بہت زور بھی دیا گیا جیسا کہ بار بار موسیٰ اور فرعون کا قصہ یاد دلایا جاتا تھا انا ارسلنا البکر رسولاً شاہدا علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولاً والمثل ۱۵۷۱ اسلئے وہ مطالبہ کرتے ہیں کہ پھر جو حالت فرعون کی موسیٰ کے مقابل پر ہوئی تھی وہی ہماری حالت کیوں نہیں ہوئی مثل ما و فی موسیٰ میں یہی اشارہ ہے کہ ایسا ہی نشان ہلاکت ہم پر بھی آئے اگر یہ نہیں مثل موسیٰ ہو جیسا اس کا دعویٰ ہو تو پھر ہم فرعون کی طرح غرق کیوں نہیں ہوتے اور جبائیں تعلیم کی ماثلت پیشگوئیوں کے پورا ہونے تو ریت میں آنحضرت صلیع کا ذکر ہونے وغیرہ امور کی طرف توجہ دلائی جاتی کہ کیا ماثلت کے لئے یہ کافی نہیں تو کہہ دیجئے کہ یہ توجہ دگر ہی ہے دو جادو گر ہیں جو ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں سخوان تظاہر سے یہی مراد ہو۔ چنانچہ حضرت ابن عباس سے بخاری نے تاریخ میں یہی معنی مذایت کئے ہیں کہ وہ س سے مراد موسیٰ اور آنحضرت صلیع ہیں اور ان کی آیت میں فا تو اکتتاب من عند اللہ ہوا ہدیٰ منہا میں صاف بھی کر دیا ہے کہ سخوان سے ان کی مراد تو ریت اور تھوڑی ہی ہیں پس جو تائید و تصدیق تعلیم اور پیشگوئیوں سے ہوئی تھی اس کی پرا دکر کے اور یہی مطالبہ کرتے تھے کہ پھر ہم بھی فرعون کی طرح ہلاک ہو جائیں +

نبی ہمیل میں کوئی نبی نہیں آیا

ماثلت موسیٰ پر فرعون کی ہلاکت میری نشان کا ہے

قُلْ فَأُولَٰئِكَ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ هُوَ أَهْدَىٰ مِنْهُمَا اتَّبِعْهُ إِنْ كُنْتُمْ

نہ تو اللہ کی طرف سے کوئی کتاب لاؤ جو ان دونوں سے زیادہ ہدایت دلی ہو تاکہ میں اسکی پیروی کروں اگر تم

صِدِّيقِينَ ۝ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ ۝

سچے ہو ۲۵۲۲ پس اگر وہ تجھے جواب نہ دیں تو جان لو کہ وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں اور

مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي

اس سے بڑھ کر گمراہ کو نہ ہرگز اللہ کیلئے کسی ہدایت کے بغیر اپنی خواہشات کی پیروی کرتا رہی اللہ ظالم لوگوں کو

الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝

ہدایت نہیں دیتا اور یقیناً ہم نے (اپنے) کلام میں باہم بہت تعلق رکھا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ۲۵۲۳

صدقہ دینی پرائیڈ

۲۵۲۲ یہاں تورات اور قرآن کا باہم مقابلہ نہیں بلکہ ان کی اس حیثیت کا ذکر ہے کہ وہ ایک دوسرے کی مود اور صداقت ہیں کفار دونوں کے انکار پر غماز یا کہ ان دونوں کی شہادت کو روکنے پر توتاؤ ان سے زیادہ ہدایت والی اور کوئی کتاب ہے جس کی پیروی کیجئے اور اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ قرآن کریم کے بعد جو مرتبہ تورت کو حاصل ہو وہ دنیا کی اور کسی کتاب کو نہیں تو حید کی تسلیم جس صفائی اور زور کے ساتھ اور بت پرستی سے نفرت کی جو تعلیم تورت میں پائی جاتی ہے وہ نہ دیکھوں میں ہر دنیا کی اور کسی کتاب میں اور اصولی اور اصل تعلیم تو حید اتنی ہے جس پر صداقت کا دار و مدار اسلئے فرمایا کہ تورت و فرقان ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں اور ایک ہی تعلیم اصولی رنگ میں دیتے ہیں باوجودیکہ دونوں میں زمانہ اور ایک اور قوم کا آثار و فرقہ ہوا اگر تا تبتی شہادت کو قبول نہیں کرتے تو ان سے بہتر کوئی اور کتاب بناؤ گا کی آیت میں فان لم يستجيبوا لك فاعلم انهم يتبعون اهواءهم کہ جس کی پیروی نہیں کرتے اپنی خواہشات کے پیرو ہیں ۔

۲۵۲۳ وصلنا وصل الیٰہ ان یصلوا الیہ (۱) الا الذین یصلون الی قوم بینکم و بینہم بینات (السناء ۹۰) جاں یصلون کے معنی ہیں بیحد و حد یعنی اسی قوم کی طرف منسوب ہیں کیونکہ جب دو آدمیوں کے درمیان نسبت یا معاشرت ہو تو کہا جاتا ہے فلاں موصول یصلان اور یہاں وصلنا کے معنی ہیں ان کو تو انہم القول موصول بعضہ بعض یعنی کلام ان کے لئے بہت بھجوا ہے بعض بعض سے ملتا ہوا (۲) فصل میں جو ملکہ بالذات اکثر لکھیے جاتے ہیں اسلئے فصل کے معنی ہیں بہت ملایا یا بار بار ملایا (۳) ۔

وصل

وصل

قول اور اس کی توبیل سے کیا مراد ہے؟ پچھلے رکوع میں قرآن کریم اور تورت کے ایک دوسرے کے مصدق اور مود ہونے کا ذکر تھا اب اسی کو عام کیا اور مصداق کو فی الحقیقت دہی الہی کہیں ہوئی ہو اور کبھی ہوئی ہو وہ سب ایک قول کے حکم میں ہے اور اس میں باہم بہت تعلق پایا جاتا ہے کہ تورت و قرآن ہی ایک دوسرے کی مصدق اور مود نہیں بلکہ سب دہی ہی ایک دوسرے کی مود ہیں اور اس میں صداقت دہی پریشی بھاری دلیل ہے کہ مختلف ملکوں میں مختلف زبانوں میں مختلف زبانوں میں جو حیاں ہوتی ہیں ان سب کی غرض ایک ہے انسان کے اخلاق کو سوارانا اور اللہ تعالیٰ سے اس کا تعلق پیدا کرنا ان سب کے اصول ایک ہیں انسان کے اوپر ایک اور مہر ہے کہ ہرنا اور اعمال کی جزا و سزا کا حق ہرنا تمام دہی ہونے والے ایک ہی قسم کی سادہ زندگی بسر کرتے ہیں مخلوق کے کمال و جہ کی ہمدردی

مختلف دہیوں کا باہم متعلق دہی الہی کی صداقت پر دہی ہر

النصف

۵۶ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْكِتَابِ مِنْ قَبْلِهِ هُمْ بِهِ يُؤْمِنُونَ وَإِذْ تُلْقَىٰ عَلَيْهِمُ

جہیں ہم نے اس سے پہلے کتاب دی وہ اس پر ایمان لائے ہیں ۲۵۴ اور جب ان پر قرآن پڑھا جا

۵۷ قَالُوا آمَنَّا بِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّنَا تَاللَّهِ لَأَكُنَّا مِنْ قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ وَلَئِكَ

کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے کہ یہ ہمارے رب کی طرف سے ہے اس سے پہلے بھی فرمانبردار تھے یہی ہیں

يُؤْتُونَ أَجْرَهُمْ قُرْآنٍ بِمَا صَبَرُوا وَإِذْ رَدُّوا بِالْحُسْنَى السَّيِّئَةِ وَمَا

جنہیں ان کا اجر دیا جائیگا اسلئے کہ انہوں نے صبر کیا اور وہ جو کئی کے ساتھ دھوکے میں اور اس سے پہلے

۵۸ رَدُّوا لَهُمْ يَفْقَهُونَ وَإِذْ أَسْمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُكُمْ لَكُمْ

انہیں دیا کی فتح کرتے ہیں ۲۵۵ اور جب لغوات سننے میں اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے اعمال ہیں تمہارے تمہارے

۵۹ سَلَّمَ عَلَيْكُمْ لَا بُدَّ لِلَّهِ أَنْ تَقْضِي أَلْهَامُ لَكُمْ لَا تَقْضِي أَلْهَامُ لَكُمْ لَا تَقْضِي أَلْهَامُ لَكُمْ

تم پر سلامتی ہو۔ ہم جاہلوں کو نہیں چاہتے تو اسے ہدایت نہیں دے سکتا ہے تو دوست رکھتا ہو لیکن اللہ جیسے چاہتا

۶۰ مِنْ شَيْءٍ وَهُوَ عَالِمُ الْغُيُوبِ ۝ وَقَالُوا لَئِنْ تَبِعَ الْهُدَىٰ مَعَكَ

ہدایت دیتا ہے اور وہ ہدایت پانوالو کو خوب جانتا ہے ۲۵۶ اور کہتے ہیں اگر تمہارے ساتھ ہو کر ہدایت کی پیروی کریں

رکھتے ہیں بلا کسی اجر و عذر کے کام کرتے ہیں پھر سب سے بڑھ کر ایک کی وحی میں دوسرے کے آئے گا: کو با مخصوص جملہ انبیاء نے ہمارے

نبی کریم صلعم کے آئے کی پیشگوئی کی ہے +

۲۵۴ مفسرین دس ہجریوں یا چالیس ہجریوں وغیرہ کا بیان ذکر کرتے ہیں مگر اس میں لاکھوں اور کروڑوں وہ انسان ظلم

۲۵۵ میں جو ہر مذہب میں سے اسلام میں آئے ہیں اور آتے رہیں گے۔ کروڑا ہندو اور بدھ مذہب کے پیروکار اور کافر و مشرک کے پیروکار

کے پیرو۔ حضرت یحییٰ اور حضرت موسیٰ کے پیرو سب اس میں داخل ہیں کوئی مذہب نہیں جس میں سے اسلام نے ایک شخص کو پیدا ہوا ہے اس کی اتنی حد کا نشان

۲۵۶ صدیقین یعنی دودھ یا دودھ چڑھ چکی وہ مفسرین یہ دیتے ہیں کہ ایسے لوگ پہلے اپنی کتاب پر ایمان لائے پھر قرآن کی پیروی

قرآن کی پیروی جو خود وہ بیان فرمائی ہے وہ ان کا صبر و خلد کی کوئی کے ذریعہ دیکھ کر انہوں نے اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا ہے۔ اور یہی حق

ہے۔ دودھ چڑھ چکی اس کا حرف پہلی کی راہ اختیار نہیں کرتے بلکہ دنیا میں بھی جہی کو دھوکے لگائی کو بھیا لے ہیں اور یہ کہ وہ

حرف ایمان ہی نہیں لائے بلکہ ایمان کو ذریعہ اعمال کمال تک پہنچاتے ہیں +

۲۵۷ اس آیت کے شان نزول میں وفات ابو طالب کا ذکر لکھا ہے یعنی آنحضرت صلعم کو جب اس محبت کے جو ابو طالب آپ کو پکھلی اسلئے کہ

اس نے آپ کا ساتھ سخت ترین مشکلات میں دیا چاہتے تھے کہ وہ مسلمان ہو جائے مگر انہوں نے ظاہر طور پر اقرار فرمادہ نہیں کیا تو اس آنحضرت

صلعم کو تسلی دی گئی کہ انسان کے یہ اختیار کی بات نہیں کہ قلب کی حالت کا علم اللہ تعالیٰ کو ہی ہوتا ہے اسلئے سچے وہ چاہتا ہے جو ہدایت دیتا

ہو اور ہر ایک شخص کو بھی خطاب ہے جو دوسروں کی ہدایت کا کام اختیار کرتا ہے کہ وہ ایک یا دوسرے کے ایمان نہ لائے سے گھبرائے نہیں

نُخْتَفٍ مِنْ أَضْنَاءِ أَوْلَمُمْ فَمِنْ لَهْمُ حَرَقًا أَمِنَّا جَبِي إِلَيْهِ شَرْتُ كُلِّ شَيْءٍ رَزَقًا

ترجمہ: ایک نئے جانیں کیا ہم نے انہیں امن واسے حرم میں جگہ نہیں کی جبکہ طرف ہر قسم کے سیکر کھینچے آتے ہیں دیہ ہادی

مِنْ لَدُنَّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِكَ بَطْرُتِ مَعِيشَتِهِ ۝

ترجمہ: لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے ۲۵۲۷ اور کتنی بستیوں ہم نے ہلاک کیں جو انہی روزی کے سامان میں ترقی

فَتِلْكَ مَسَكِنُهُمْ لَمْ تَسْكَنْ مِنْ بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا وَلَكِنَّهُمْ الْوَرِثِينَ ۝ وَمَا

ترجمہ: ان کے مکانات ہیں جو ان کے بعد آباد نہیں ہوئے مگر بہت کم اور ہم ہی وارث ہیں ۲۵۲۸ اور تیرا

كَانَ رَبُّكَ مُهِلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي إِمَائِهِمْ سَوْرًا أَتَيْنُوا عَلَيْهِمْ إِيَّتَنَاهُ وَمَا

ترجمہ: رب بستیوں کو ہلاک کر دیا تھا جتنا کہ ان کے مرکزی مقام میں رسول دنا بھیجتا جو پڑھا رہا آتیں پڑھتا اور ہم

لَنَا مُهِلِكَ الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ۝ وَمَا أَوْيِسْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَنَّا ۝

ترجمہ: بستیوں کو ہلاک کر دیا اسے نہیں مگر اس حال میں کہ ان کے بہنوئے ظالم ہیں ۲۵۲۹ اور جو کوئی چیز کو دی گئی ہو تو وہ دنیا کی زندگی

الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۝ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝

ترجمہ: سامان اور اس کی زینت ہو اور جو اللہ کے پاس ہو وہ بہتر اور باقی رہے والا ہو تو کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے

اسلام تو آخر کار دنیا میں مقبول ہو گا ان یہ غرور نہیں کیجئے آج زید یا کبر چاہتا ہو وہ بھی ذرا مسلمان ہو جائے +

۲۵۲۷ میں بہت لوگ ایسے تھے جو صداقت اسلام کا دل سے اعتراف کرتے تھے مگر خوف یہ تھا کہ مسلمان ہو کر اسے جانیں گے یا کھولتے

نہلے جائیں گے تو ان کو تسلی دی کہ جس حد سے حرم جیسی امن والی جگہ انہیں دی گیا وہ انہیں کفار کے ہاتھ سے بچا نہیں سکتا اور یہ جان لیں کہ تم

کل شی میں بتا یا کہ کہ ایک وادی غیر ذی زرع میں آباد ہو پھر اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کیا ناشہ ہو کہ ہر قسم کے پھل وہاں پہنچتے ہیں +

۲۵۲۸ بطرات معیشتہ کیلئے دیکھو ۲۵۲۹ جن قوم کو روزی کا سامان کچھ اچھا لگتا ہو وہ اتنا کر حد سے غل جاتی ہیں اس کا نتیجہ

ہلاکت ہوتا ہو آج بھی کئی قومیں اسی سامان روزی پر اتنی ہوتی ہیں کہ انہیں کھانے اور پہننے کو اچھا لگتا ہو آیت ۲۰ میں فرمایا کہ یہ صرف غیر

زندگی کی خوشی ہے انسان کو خوش اس بات پر رہنا چاہیے جتنا فائدہ اس کیلئے دیر یا ہر حال میں دنیا کا اللہ تعالیٰ ہی ایک قوم سے دیکھو دوسری قوم کو رہنے

۲۵۲۹ یہ ان کے اس مطالبہ کا جواب ہے کہ تھے کہ جس طرح ذوقن ہلاک ہوا ہم ہلاک کیوں نہیں ہوتے تو اس کے جواب میں فرمایا کہ بلاشبہ عجب ملک کی

اسلئے نہایت فائدہ کو پہنچا کر کہ یہ خدا کا عجب کارنامہ ہے ہلاک کر دیا جاتا ہو دیوں نے بھی انکی اصلاح پر نہ مل سکی اگر یہ درست نہ ہوئے یہ اس کی بھی ایک ایسی اصلاح

بلکہ اور ظلم اور فساد میں ترقی کرتے گئے مگر چونکہ یہ وہ قوم تھی کہ خود ان کے اندر کوئی رسول نہ آیا تھا آیت ۲۰ اسلئے ضرور تھا کہ پہلے ان میں رسول بھیجا

جاتا جو انہیں ڈراتا اور اچھے سے مراد ہاں ام القریٰ یعنی مکہ ہو اور پھر دوبارہ جو فرمایا و ما کننا مسلمی القریٰ الا و اهلها ظالمون تو کچھ

ہو کر یہی نہیں ہوتا کہ ادھر رسول مبعوث ہو اور مکہ میں کو ہلاک کر دیا جائے بلکہ جتنا کہ وہ ظالم ثابت نہ ہوں انسان کا ظلم کمال کو پہنچے

اس وقت تک بھی انہیں ہلاک نہیں کیا جائیگا +

عذاب ہلاکت اور آیت

﴿۴۱﴾

گمراہ گنہگاروں کا ہنگام

۶۱ اَمِنْ فَعَدَانَهُ وَعَدْلًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيهِ كَسَنٌ مَّتَّعْنَاهُ مَتَاعًا الْحَيَوةَ الدُّنْيَا

بھلا جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا ہے پھر وہ اسے پالنے والا بھی ہے اس کی طرح جسے ہم نے دنیا کی زندگی کا سامان فراہم کیا ہے

۶۲ ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ۝ وَيَوْمَ يَنَادِيهِمْ يَقُولُ لِيْنَ شَرَكَايَ

پھر وہ قیامت کے دن حاضر کئے گئے لوگوں میں سے ہوگا ﴿۲۵﴾ اور جس دن انہیں پکارا جائے گا کہ میرے وہ شرک کہاں

۶۳ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ۝ قَالَ لِلَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هَؤُلَاءِ الَّذِينَ

ہیں جن کا تم دعویٰ کرتے تھے جن کے خلاف بات ثابت ہوئی وہ کہیں گے ہمارے رب یہ وہ ہیں جنہیں ہم نے

۶۴ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنَاهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّأْنَا إِلَيْكَ مَا كَانُوا اِلَّا زَايِعُونَ ۚ وَقِيلَ

گمراہ کیا ہم نے انہیں گمراہ کیا جلع ہم خود گمراہ ہوئے ہم تیرے سامنے بے تعلق ہوئے ہیں یہ ہماری عبادت نہ کرتے تھے ﴿۲۵﴾ اور کہا جائے گا

ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ فِدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ

اپنے شرکیوں کو بلاؤ سو وہ انہیں بلائیں گے مگر وہ انہیں جواب نہ دیں گے اور عذاب کو دیکھ لیں گے کاش

۶۵ اَلَهُمْ كَانُوا يُهْتَدُونَ ۝ وَيَوْمَ يَنَادِيهِمْ يَقُولُ مَاذَا اَجَبْتُمْ الْمُرْسَلِينَ ۝

وہ ہدایت اختیار کرتے اور جس دن انہیں پکارے گا پھر کہیں گے تمہارے رسولوں کو کیا جواب دیا

۶۶ فَعَيَّيْتُ عَلَيْهِمُ الْاَنْبَاءَ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ ۝ فَاَمَّا مَنْ

ہیں اس وحی خبریں ان پر مشتبہ ہو جائیں گی سو وہ ایک دوسرے سے سوال نہ کریں گے ﴿۲۵﴾ سوچو

تَابَ وَاَمِنْ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسَىٰ اَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ ۝

توبہ کرنا ہے اور ایمان لانا ہے اور نیک کام کرتا ہے تو امید ہے کہ وہ کامیاب ہو نہیوں میں سے ہوگا

(توبہ)

﴿۲۵﴾ محضین۔ دیکھو ﴿۲۵﴾ یہاں مراد عذاب میں حاضر کئے گئے لوگ ہیں خداوند تعالیٰ فی العذاب محضرون (الذکر)۔ ﴿۱۷﴾ جمیع دنیا میں

﴿۲۵﴾ جنہیں اوپر کی آیت میں شکار کا کہنا تھا انہیں یہاں گمراہ کرنا والے خود گمراہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ حق علیہم القول کہا جس سے سنا

معلوم ہوا کہ وہاں شرک اور مراد صرف گمراہی ہے۔ اور اغوینا ہم کما غوینا سے مراد ہے کہ ہم نے انہیں مجبور کر کے گمراہ نہیں کیا بلکہ جس طرح

ہم اپنے اختیار سے گمراہ ہوئے وہ بھی اپنے اختیار سے گمراہ ہوئے ہماری عبادت نہیں کرتے تھے بلکہ اپنی ہوا و حوس کو پوجتے تھے +

﴿۲۵﴾ اعمیٰ علیہ کہ معنی میں مشتبہ ہو گیا ﴿۱۷﴾ انباء۔ نبأ کی جمع ہے معنی خبریں اور مراد یہاں وہ مطالبہ ہے جو ان سے کیا گیا یا ہرگز نہیں

باقی اور ایک دوسرے سے سوال نہ کرنے سے یہ مطلب ہے کہ سب یکساں تاریکی کی حالت میں ہو گئے +

محض

شرکاء سے مراد گمراہ

کرتے والے لوگ ہیں

انباء

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ٧٦

اور تیرا بچہ جو چاہتا ہے پیدا کرے گا اور جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے چن لینا انکا (کام) نہیں اللہ اس سے پاک اور بلند ہے جو وہ

يُشْرِكُونَ ۚ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تَكُنْ صَدَقْتَهُمْ وَمَا يَعْلَمُونَ ۝ وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ

شُرک کرتے ہیں۔ ۲۵۳ اور تیرا پ جانتا ہو جو نے سینے چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں اور وہ اللہ کے سوا

الْأَهْلُ الْخَيْرُ فِي الْأَوَّلِ وَالْآخِرَةِ زَوْلَةُ الْحُكْمِ وَإِلَيْهِ تُجْعَلُونَ قُلْ أَرَأَيْتُمْ ۚ

کوئی معبود نہیں اسی کیلئے دنیا اور آخرت میں تعریف ہو اور اسی کا حکم ہو اور اسی کی طرف تم لوٹنا ہے جاؤ گے کہو کیا تم دیکھتے ہو

إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الْفَيْلَ سَرْمَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مِنْ إِلَهِ غَيْرِ اللَّهِ يَأْتِيَكُمْ

اگر اللہ تم پہ ہمیشہ کیلئے قیامت کے دن تک رات ہی رکھے تو اللہ کے سوائے کون معبود اور جہتیں دشمنی

يُضِيَاءُ أَفَلَا تَسْمَعُونَ ۝ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَلًا

لا اے تو کیا تم سختے نہیں ^{۲۵۳} کہو کیا تم دیکھتے ہو اُرشد تم پر ہمیشہ کے لئے قیامت کے دن تک

إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مِنْ إِيَّاهُ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ ۖ

دن آوار کھے تو افسد کے سوا کون مجھ کو دہری جو تم پر رات لائے جس میں تم آرام کر گئے ہو

أَفَلَا يَبْصُرُونَ ۝ وَمِنْ رَحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ ۝ ٣

تو کیا تم دیکھتے نہیں اور اپنی رحمت سے اسے تمہارے لئے رات اور دن بنائے تاکہ تم اس میں آرام کرو اور

۲۵۳ اختار الاختار کے معنی میں اس وجہ سے باب افعال ہے اور اسکے بعد من آتا ہے اور حذف بھی کر دیا جاتا ہے کیونکہ مخفی

اختیار

میں بھینٹ پائی تھی ہر دو اختیار موسیٰ قرہ سبعین رجلا یقائنہ (الاعراف: ۱۵۵) جہاں مراد ہر من قومہ ۱۰ اور اس کا صلہ

ضمیمہ

علیٰ بھی آتا، کیونکہ میں نے دوسروں پر فضیلت پائی، جاتی، احترام، ہم علی علم علی العالمین (الدخان ۴۷) اور خیرۃ اور خیرۃ

اس سے اس حدیث میں: (وَحَمْدُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ لِّاللَّهِ مِنْ خَلْقِهِ) یعنی انھوں نے سب مخلوق کو جتنے ہی سب مخلوق پر فضیلت رکھنے والے

استخارة

اور خیرہ یعنی خجیر یعنی چھپے کے معنی میں بھی آتا ہے اور اس بخارہ کسی چیز میں خیرہ کا طلب (مانا) ہو، اور احیدر کے معنی اس کا طلب

لڑائی میں جو چیز کو اور اس کا بی بی کا ایڑ دیکھ کر سید بابا بی بی اسے کسی ہیں اور یہاں پر آپ کے سرور کے سبب پرانی

رہنمائی و تباہی اور بعض نے مختارے معنی پر بھی کئے ہیں کہ یہ اختیار رکھتا ہے مگر یہ خود بیخود یا ابتداء کے ظاہر ہے +

۲۵۳ سماں کے معنی داغ یا ہمیشہ ہیں جسے لئے انقطاع نہ ہو اور یلیل ساحلِ لبی رات کو بھی کہتے ہیں (دلِ مطلب یہی کرات اور

146.

دن کے تغیرات جن پر انسان کی بہبودی اور راحت کا دار و مدار بھی سب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہوتے ہیں +

۴۴ لَبَسْتُمْ مِنْ فَضْلِهِ ۖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَيَوْمَ يَنَادُهُمْ يَقُولُ رَبُّ الشُّرَكَاءِ لِلَّذِينَ

تاکڑ کے فضل سے ڈھونڈو اور تاکڑ کہہ کر دے اور جس دن انہیں پکارے گا پھر کہیں گے میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کا تم

۴۵ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ۝ وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ ۝

دعوے کرتے تھے اور ہم ہر ایک قوم سے ایک گواہ نکالیں گے پس کہیں گے اپنی روشنی دلیل لاؤ

۴۶

فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ اِنَّ قَارُونَ كَانَ

تب جان بیٹھے کہ حق اللہ کی طرف ہے اور وہ ان سے جاتا ہے کجا جو وہ افترا کرتے تھے ۲۵۳۵ قارون مہرئی کی

مِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ ۖ وَسُوِّتْنَاهُ مِنَ الْكُذُرِ ۖ اِنَّ مَغَالِجَهُ لَسَوُّءٌ ۝

قوم سے تھا اور ان پر زیادتی کرتا تھا اور ہم نے اسے اتنا مال پیرا لیا کہ اس کے خزانے ایک طاقتور جماعت

بِالْعَصْبَةِ ۚ اُولٰٓئِكَ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفٰرِحِيْنَ ۝

کے لئے اٹھائے مشکوک تھے جب اس کی قوم نے اسے کہا اتر انہیں اور اللہ ان سے کو پسند نہیں کرتا ۲۵۳۶

۲۵۳۵ شہید یا گواہ سے مردان کا بھی ہے +

نساء

۲۵۳۶ تنوع۔ نہ بوجہ تنوع۔ بڑی کوشش اور مشقت سے بوجہ گواہ نکالنے کیا یا بھاری یا کھینچ دیا +

قارون کا زوج جس کا نام بائبل میں فرعون تھا یعنی سو طعویں باج میں ہر گمراہی سے واقعات کو کچھ ایسا غلط لکھ دیا ہے کہ اس باب میں قارون کے ساتھ واقع اور اہلزم وغیرہ کی بغاوت کا ذکر لکھا گیا ہے یا وہی دوسرے اپنی تفسیر بائبل میں لکھا ہے کہ یہ دو الگ الگ واقعات لا دیئے گئے ہیں جو الگ الگ زمانوں سے متعلق دیکھتے ہیں +

قارون

مارے مفسرین کہتے ہیں کہ قارون حضرت موسیٰ کے کچھ کا بیٹا تھا اور بنی علیہم سے مراد جو کہ ان پر پڑائی چاہتا تھا اور یہ کہ وہ اسکے تحت ہوں یا ان پر ظلم کرتا تھا یا ان کی نعمت کا زوال چاہتا تھا۔ اور بعض نے کہا کہ پھر ان سے لڑنا پہنچتا تھا مگر یہ کوئی ایسی بات نہیں جو قابل ذکر ہوگی۔ اور بعض اقوال میں ہے کہ اس کی زیادتی اس وقت کا واقعہ ہے جب فرعون نے اسے بنی اسرائیل پر حاکم بنا دیا تھا اور یہ بات قرن قیاس معلوم ہوئی ہے ورنہ اس قدر دولت و ثروت یا ان میں کہاں سے حاصل کر سکتا تھا جابر حاکم معلوم تو مومن سے بھیج کام لیتے ہیں کسی چالاک آدمی کو کچھ لالچ و کید سے کو ان پر نہیں کر دیتے ہیں اس طرح پر اس شخص نے بھی کچھ فرعون سے انعام کے طور پر اور کچھ بنی اسرائیل سے ظلم کر کے روپیہ کھا گیا مگر یہ بات کہ اس کی طاقت و ثروت یا ان میں ہوئی یا مصر میں کہا نہیں جا سکتا بائبل اسے بابا میں قرار دیتی ہے مگر یہ کہ اوپر دکھایا جا چکا ہے بائبل کا بیان خود گمراہی کہ سارا یا مصر کا ہی واقعہ ہوا اور اس سورت میں حضرت موسیٰ کے واقعات مصر کا ہی ذکر ہے اور اس قصہ کو لا کر مشدداً بنائے یہ سمجھا یا ہے کہ بعض لوگ اپنے مال پر فخر کر کے بھی حق سے منہ موڑ لیتے ہیں جو وہ بظاہر نبی کی پیروی کرتے یا بھی دعویٰ کرتے ہوں۔ اور انکی کثرت مال اور انکے ٹھکانے کو دیکھ کر لوگ گمراہ ہوتے ہیں جو کہ کچھ کچھ رنج ہیں ان گمراہ کنندوں کا ذکر تھا جو تکیہ مہربان کے حق کی مخالفت پر کھڑے ہو جاتے ہیں اسلئے یہاں اس قسم کے گمراہ کرنے والوں کا ذکر کیا جو مومن قوم میں سے کہلا کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں +

وَاتَّبِعْ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنْسَ لِنَفْسِكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاحْسِنُ ۝۷۷

اور اس سے جو امنڈنے بجے دیا ہو آخر تک ٹھہر کر بہتری تلاش کر اور دنیا سے اپنا حصہ نہ بھلا اور احسان کر

كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفُسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ

جس طرح اللہ نے تجھ پر احسان کیا ہے اور ملک میں فساد نہ چاہ

الْمُفْسِدِينَ ۝ قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِنْدِي ۚ أَوَلَمْ يَعْلَم أَنَّ اللَّهَ قَدْ

پسند نہیں کرتا ۲۵۳ اس نے کہا یہ مجھے اپنے علم سے ملتا ہے

أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَالْكَرِيمُ ۝۷۸

پیلے ایسی ایسی نسلوں کو ہلاک کیا جو اس سے طاقت میں بڑھکر اور جمعیت میں زیادہ تھیں اور مجربوں

يُسْأَلُ عَنْ ذُنُوبِهِمْ الْمَجْرُمُونَ ۚ فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ قَالَ لِلَّذِينَ

سے انکے گناہوں کے متعلق سوال نہیں کیا جائیگا ۲۵۴ سو وہ اپنی قوم کے سامنے اپنی آرایش میں نکلا جو لوگ دنیا کی زندگی

يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا لِيَلْبِتَ لَنَا مَقْلًا أُوتِيَ قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ

چاہتے تھے انہوں نے کہا اسے کاٹش ہمارے لئے بھی اس کی مثل ہوتا جو قارون کو ملتا ہے وہ بڑے

عَظِيمٍ وَقَالَ لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَيَلِكُمْ ثَوَابُ اللَّهِ خَيْرٌ لِّمَنْ أَمَّنَ وَكَمَلُ

غیب والا ہے اور جنہیں علم دیا گیا تھا انہوں نے کہا تم پر انیس اللہ کا دیا ہوا) بدلے کے بہتر جو ایمان لاتا ہے اور نیک

صَالِحًا وَلَا يُلْقِمَهُ إِلَّا الصَّبْرُ ۝ خَسَفْنَا بِهٖ وَبَكَرٍ رُّو الْأَرْضِ قَدْ

عمل کرتا ہے اور یہ سوائے صبر کرنے والوں کے اور کسی کو نہیں ملتا سو ہم نے اسے اور اگلے ٹھہر کر زمین میں نابود کر دیا ۲۵۵

۲۵۴ گویا سمجھا یا کہ مال دنیا کا جمع کرنا تو کوئی غرض زندگی نہیں یہ مال کسی اور غرض کے حصول میں معاون ہو سکتا ہے سو آخرت کے ٹھہر

کی بہتری چاہو اور نصیبک من الدنیا سے مراد یہ ہے کہ دنیا کی زندگی و آخرت کی تیاری کیلئے ہر اسے مست بھلا +

۲۵۵ علم عندی سے مراد بعض مفسرین نے علم کیسما لیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ کو بھی کیسما کا علم یعنی سونا بنانا آتا تھا

تفسیر کے ضمن میں یہ بتا دیتوں کہ مسلمانوں کو فطرتاً ہی سکرتابہ کر دیا ہے جن کی ساری ساری زندگی اسی امید میں گزر جاتی ہے کہ

ایک آگ کی کسراتی رہ گئی ہے اس کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ میں نے اپنے علم سے اسے کہا ہے +

مجموع سے سوال نہ کرنا اسلئے ہے کہ کچھ مجرموں کا اثر فطرت پر ظاہر ہو گا سوال کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہوگی +

۲۵۶ خسف کیلئے دیکھو ۲۵۶ اس کو سکتا ہے جیسا کہ بائبل میں ہے کہ زلزلہ سے زمین پھٹ کر زمین میں دھنن گیا یا کسی اور طریق سے نابو

فَمَا كَانَ لَهُ مِنْ فِئَةٍ يَنْصُرُونَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مِنَ النَّاصِرِينَ

تذکریٰ کرو اس کیلئے نہ جو اللہ کے مقابلہ پر اس کی مدد کرتے اور نہ وہ مدد طلب کرنے والوں میں سے ہوا

۸۲ وَأَصْبَحَ الَّذِينَ تَمَنَّوْا مَكَانَهُ بِالْأَنسِ يَقُولُونَ وَيَكُنَّ اللَّهُ يَبْطِشُ الرِّدْقَ

اور جو لوگ اس کی جگہ کی آرزو کرتے تھے کھنے لگے اُسے افسوس اللہ ہی اپنے بندوں میں سے جس کیلئے چاہتا

لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَوْ كَانَ أَنْ مِّنَ اللَّهِ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بَنَاءُ

سے رزق کو فرغ کرتا ہے اور درجہ کیلئے چاہتا ہر شے کی اگر اللہ ہم پر احسان نہ کرتا تو ہمیں بھی ذہیل کر دیتا

۸۳ وَيَكُنَّ لَا يَفْقَهُ الْكُفْرُونَ تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْهًا لِلَّذِينَ لَا

اُسے نہ کا ذکر کیا اب نہیں رہتے ۲۵۴۲ یہ آخرت کا گھر ہم سے ان لوگوں کیلئے بنائے ہیں جو

يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فُسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ

زمین میں بڑائی نہیں چاہتے اور نہ فساد (چاہتے ہیں) اور عاقبت متقیوں کے لئے ہے ۲۵۴۳

۸۴ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى

جو نیکی لاتا ہو اس کیلئے اس سے بہتر ہو اور جو بدی لاتا ہو تو ان لوگوں کو

۸۵ الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ إِنَّ الَّذِي فَرَضَ

جو بُرائیاں کرتے ہیں وہی بدلہ بھی دیا جاتا ہے جو وہ کرتے ہیں جس نے بقدر قوت

عَلَيْكَ الْقُرْآنَ

فرض کیا ہے

کرو یا اور ان کی امت میں خستہ سے مراد ذلیل کرنا ہی معلوم ہوتا ہے +

۲۵۴۲ اصبحوا اصبح سے ہے ۲۳ اور اصباح بھی صبح کو کہتے ہیں لہذا الاصباح والا صبح ۱۹۷۰ اور اصبح کے معنی صبح کی با صبح کے

وقت میں داخل ہوا اور صرف صبح کے معنی میں بھی آتا ہے جیسے اصبح فلاحاً عالمائے فلاح یعنی فلاں شخص عالم ہو گیا دل، +

ویکان - وہ افسوس اور مذمت اور تعجب کا کلمہ ہر لاد رکھان ساتھ تحقیق کیلئے پڑھا جاتا ہے اور بعض کے نزدیک ویکٹ

اصل میں ویکٹ ہے اور لام حذف ہو گیا ہے (ف)، +

۲۵۴۱ فرعون ہو چکا کہلاتا تھا یا قارون جو مریم کہلاتا تھا جو کوئی زمین میں نہ کہرا و زلزلہ اختیار کرتا ہے وہ دار آخرت سے

مرد مردہ جاتا ہے +

۹
۱۳
انحضرت صلی علیہ وسلم کی
پہلی کھانسی چنگی کی

لَرَأَيْكَ إِلَىٰ مَعَادٍ قُلْ رَبِّي أَعْلَمُ مَنْ جَاءَ بِالْهُدَىٰ وَمَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ

وہ یقیناً تجھے لوگوں کے لئے کی جا رہی ہے لایک کہو میرا رب اسے خوب جانتا ہے جو ہماری راہ پر (دہی) جو کھلی گئی ہے

مُبِينٌ ۝ وَمَا كُنْتَ تَرْجُو أَن يُلْقَىٰ إِلَيْكَ الْكِتَابُ إِلَّا رَحْمَةً مِن رَّبِّكَ ۝ ۸۶

میں کو بتا رہا ہے اور تو امید نہیں رکھتا تھا کہ تیری طرف کتاب بھیجی جائے گی مگر تیرے رب کی طرف سے رحمت (رحمت)

فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا لِّلْكَافِرِينَ ۚ وَلَا يَصُدُّكَ عَنْ آيَاتِ اللَّهِ بَعْدَ

سو تو کسی صورت میں کافروں کا مددگار نہیں ہو سکتا ۲۵۴ اور وہ تجھے اللہ کی آیتوں سے ہرگز نہیں روک سکتے ان کے بعد

إِذَا أُنزِلَتْ إِلَيْكَ وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝

جو وہ تیری طرف آتا رہی گئیں اور اپنے رب کی طرف بلا اور مشرکوں میں سے ہرگز نہ ہو

معاد

معاد سے مراجعہ کر

۲۵۴ معاد: خود کے لئے دیکھو ۲۵۴ کسی چیز سے پھر جانے کے بعد اس کی طرف رجوع کرنا اور معاد کے معنی کو ثابت ہے اور

لوٹنے کا زمانہ بھی اور لوٹ کر آنے کا مکان بھی اور بیان معاد کے معنی کہہ گئے ہیں (غ) اور اس کو معاد کہنے کی وجہ بعض کے

نزدیک ہر کو آپ دہاں پیدا ہونے یا اس لئے کہ وہ آپ کا وطن تھا دل، اور حضرت ابن عباس کہتے ہیں معاد سے مراد بہاں

مکہ ہے (بخاری) اور معاد سے مراد کہ ہونا مجاہد اور ضحاک سے بھی مروی ہے اور دانش کا اپنا شہر یا وطن اسلئے معاد کہلاتا ہے کہ سب

طرف سے پھر کر وہ اپنے شہر کی طرف واپس آتا ہے۔ اور مکہ کا نام معاد اسلئے بھی ہے کہ لوگ ہر سال لوٹ لوٹ کر اس کی طرف

آتے ہیں (د) اور اصل بات یہ ہے کہ خود قرآن کریم سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ معاد کہہ کا ہی نام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے و

اذْجَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَالْبُقْعَۃَ (۱۲۵) اور مَثَابَۃً بھی اسے اسی لئے کہا کہ وہاں لوگ لوٹ لوٹ کر آتے تھے دیکھو ۲۵۴

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مکہ سے مدینہ کو جا رہے تھے تو جحفہ میں بیٹیت آپ پر نازل ہوئی اس سے بھی بہت

کی تائید ہوتی ہے کہ معاد سے مراد یہاں مکہ ہے آخرت یا جنت بیان معنی لینا درست نہیں کیونکہ یہ موقع آخرت یا جنت کے واسطے

کا نہ تھا۔ علاوہ ازیں اس سورت میں حضرت موسیٰ کا مین کو بھاگ کر جانا اور دس سال وہاں رہنا اور پھر مصر کو واپس آنا سب اسلئے

بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات میں بھی باتیں پیش آتی ہیں جنہیں اسی لئے جب ابتدائے سورت میں حضرت موسیٰ کے ان واقعات

کو بیان کیا تو آخر میں صفوں کو صاف کرنے اور تکمیل کو پہنچانے کیلئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مین ہجرت کے اندر یہ وعدہ دیا کہ آپ بھی مکہ میں

واپس آئیے گے اور یہاں سے آپ کا بھاگ کر جانا غلطی ہے۔ مین اس وقت جب آپ کی سبکی کی حالت انتہا کو پہنچائی تھی یہ وعدہ

کر آپ اس میں شریک واپس آئیے گے (اور ظاہر ہے کہ بحیثیت فاتح آئیے گے) اللہ تعالیٰ کی زبردست قدرت اور علم کو ظاہر فرماتا ہے

۲۵۴ ۲۵۴ اذْکُنْتَ تَرْجُو اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کو بہشت سے پیشتر یہ علم نہیں ہوتا کہ انہیں منصب نبوت پر نازل کیا جائیگا۔ خلافت کو

کوئی دیکھ بھی نہیں جیسے اعلیٰ آیت میں دلا بصدائے بھی یعنی خبر کیونکہ مکہ وہاں ہر حال کفار کو حکم نہیں ہو سکتا۔ بلکہ شہر کوئی کے طور پر بنایا

کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنی آیات آمار ہی ہیں تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ان آیات کی تبلیغ قطعاً رک جائے

انبیاء کو قبل بہشت پہنچے
یہی بنا دیا جائے کہ طہر
ہوتا

تقد لازم

۸۸ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ تَدْعُ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكًا أَتَاهُ

اور اللہ کے ساتھ دوسرا معبود نہ پکار۔ اس کے سوائے کوئی معبود نہیں ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کے جسے اس کا ارادہ کیا

الثلثة

لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝

اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹے جاؤ گے ۲۵

وجہ

کلی شئی ہالک ہو

۲۵۴۴ کل شئی ہالک الا وجهہ یعنی بعض نے وجہ کے معنی ذات کہنے ہیں مفردات میں ہے کہ عبد اللہ بن الرضا کے سامنے یہ معنی بیان کئے گئے تو اپنے فرمایا سبحان اللہ بہت بڑی بات کہتے ہیں یہاں مراد وہ وجہ ہے جس سے کسی چیز کی طرف آیا جاتا ہے مراد اس سے یہ ہے کہ کہ بندوں کے اعمال سے ہر چیز ہلاک ہو رہی ہو اور باطل ہے سوائے اس عمل کے جس سے اللہ تعالیٰ کا ارادہ کیا جائے۔ ۱۱۔ ام راغب نے یہی دوسرا معنی وجہ کے دیتے ہیں اعمال صالحہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ۔ اور سیاق بھی یہی معنی چاہتا ہے اس لئے کہ یہاں فرمایا کہ اللہ کے سوائے کسی دوسرے کو مت پکارو اور معبود وحیدی ایک ہے یعنی حقیقی مقصود اور مطاوع صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے پس اور چیز کو تم مقصود نہ مانو گے وہ ہلاک ہونے والی ہے اور باطل ہے اسی لئے آخر پر پھر بڑھا یا اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹے جاؤ گے اور حضرت ابن عباس سے اس کی تفسیر میں مروی ہے ہر زندہ چیز مٹنے والی ہے یعنی باقی سب زندوں پر موت آنے والی ہے ایک اللہ تعالیٰ کی ذات ہماری ہے کہ اس پر موت نہیں آسکتی اور اس معنی پر بھی کوئی اعتراض نہیں +

سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ مِائَةً وَتِسْعًا وَتِسْعُونَ آيَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ بے انتہا رحم والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

الْمَرَّةِ أَحْسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ○

میں امد کال علم رکھنے والا ہوں کیا لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ یہ کہ کدھر چھوٹ جائینگے کہ ہم ایمان لائے اور وہ مصائب میں نہ ڈلے جائیں

اس سورت کا نام الفلقوت ہے اور اس میں سات رکوع اور ۹۹ آیات ہیں۔ آیت اہم میں مشرک کافرانہ عقائد کو اور مخالفین اسلام کی تدابیر کو کھریٹے جانے سے تشبیہ وسمہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مشرک آخر کار دنیا سے مر جائیگا اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اسلام کے خلاف کوئی تدبیر کارگر نہ ہوگی۔ اس سورت میں مسلمانوں کی تعریف کا ذکر کر کے انہیں آخری کامیابی کا یقین دلاتا ہے اور کسی کی طرف اس نام میں اشارہ ہے۔

اس سورت کی ابتدا مسلمانوں کی تحائف کے ذکر سے کی ہے جن میں وہ اس وقت سنبھلا تھے اور انہیں تباہ ہو کر اُگران پر تحائف آ رہی تیں تو یہی اللہ تعالیٰ کی صلعت سے ہو کر کفار کی عرق سے خلم ہو کر میرنگہ مصائب میں پڑنے کے بغیر نشان کمال کو حاصل نہیں کر سکتے دوسرے تیسرے اور چوتھے کو عام معصرت نوح ابراہیم لوط و دیگر انبیاء کو مختصر ذکر کیا ہو کر انہیں بھی کتنا کتنا عرصہ مفاخر کے اٹھنے سے تحفیں اٹھائی پڑیں مگر خداوند تعالیٰ نے حق کو سیاب کیا۔ پانچویں رکوع میں بتایا کہ یہ لوگ حق کی مخالفت کر کے چرکتے ہیں ہم پر عذاب کیوں نہیں آتا حالانکہ ہم نے قرآن کو اس لئے نازل کیا ہو کر مافوق انسانی کا تذکرہ ہوا اور وہ عمر دور کا ہو رہی ہے مگر اصل غرض مذہب کو چھڑ کر یہ لوگ ایک غلط راہ پر چل رہے ہیں کہ مذہب کرتے اور عذاب مانگتے ہیں پھر کوئی میں بتایا کہ مسلمانوں کو بتوالیف کی وجہ سے جنت بھی کرنی پڑے گی اور انہیں یہ فکر نہ ہونا چاہئے کہ جنت کے دوسری جگہ جانیئے تو انہیں کھائے کو کمان سے ملے گا جہاں جانیئے اللہ تعالیٰ ان کے لئے سامان معاش بھی پیدا کر دے گا۔ ساتویں میں بتایا کہ یہ تحائف عارضی ہیں اور آخر کار دور ہوجائیں گی اور مومن کا سیاب ہوئے گا۔

یہ سمیت ادا اس کے بعد کی تین سو سو تین جو آٹھ سے شروع ہوتی ہیں ان سب کا معنوں قریباً ایک ہی ہے یعنی اسلام کی آخری
کامیابی پچھلی تین سو سو تین میں اصل معنوں حضرت موسیٰ کی آخری کامیابی پر تھا۔ یہاں اس کے مقابل پر حضرت صلعم کی کامیابی کا
ذکر کیا ہے۔ پچھلی سورت سے خصوصیت سے اس سورت کا یہ تعلق ہے کہ وہاں اول حضرت موسیٰ کی ہجرت کا ذکر کیا تھا اور آخری
رکوع میں بنی کریم صلعم کی ہجرت کا۔ تو یہاں بتایا کہ ہجرت کامیابی کے لئے ضروری ہے اور یہ کامیابی میں پڑنا تو تکریم نفس اور حصول
کمال کہلئے ضروری ہے جو اصل غرض مذہب ہے۔

ان چاروں سورتوں کا زمانہ نزول ایک ہی معلوم ہوتا ہے اور انکی سورت کی ابتدائی آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ باخون یا باجنا سالِ نبوتِ نبوی کا تھا پس اس سورت کا زمانہ نزول بھی وہی ہے اور اس میں مسلمانوں کی تکالیف کا خاص ذکر بھی ہے جتنا ہے اور ہجرت کی ضرورت ہیں اشارہ ہجرتِ مہجرت کی طرف بھی مہسکتا ہے اور آیتِ بدینہ پیش آئے اور ہجرتِ مدینہ کی طرف بھی +

۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲

۱۴۴۰

خلاصہ مضمون

عَلَى

زمانہ نزول

۳ وَلَقَدْ قَتَلْنَا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلْيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلْيَعْلَمَنَّ

اور یقیناً ہم نے انہیں معاصی میں ڈالا جو ان سے پہلے تھے پس ضرور اللہ انہیں دیکھ لے گا جو سچے ہیں اور وہ جھوٹوں کو

۴ الْكَذِبِينَ ۝ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ أَنْ يَسْبِقُونَا سَاءَ مَا

بھی ضرور دیکھ لے گا ۲۵۴۵ کیا وہ لوگ جو بدیاں کرتے ہیں سمجھتے ہیں کہ ہم سے آگے نکل جائیں گے برا ہے جو یہ

۵ يَحْكُمُونَ ۝ مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ وَهُوَ السَّمِيعُ

فیصلہ کرتے ہیں ۲۵۴۶ جو کوئی اللہ کی ملاقات کی امید رکھتا ہو تو اللہ کا مقرر کردہ وقت ضروراً فی الحال ہی اور وہ سننے والا

۶ الْعَلِيمُ ۝ وَمَنْ جَاهَدْ فَإِنَّا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ

جاننے والا ہے اور جو کوئی جہاد کرتا ہو وہ اپنی ہی جان کی بھلائی کیلئے جہاد کرتا ہو اللہ یقیناً جانوں سے بے نیاز ہے ۲۵۴۷

۷ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ

اور جو ایمان لاتے ہیں اور اچھے عمل کرتے ہیں ہم یقیناً ان سے ان کی بدیاں دور کر دیں گے اور ہم ضرور انہیں اس کا بہترین بدلہ

۸ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ

دیئے جو وہ کرتے تھے اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا تاکید کی حکم دیا ہو اور اگر وہ

جَاهَدَكَ لِتَشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا

تجھ پر زور دیں کہ تو میرے ساتھ (دوسروں کو) شریک کرے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کی بات نہ مان ۲۵۴۸

۲۵۴۹ ذی قی پر دیکھو ۲۴۳۳ اصل معنی ایسے رکھوں میں ڈالنا ہیں جو انسان سے کمزور یاں دور کر کے اسے علی مقام پر پہنچا دیں کیونکہ سب سے

کو آگ میں اسی غرض کیلئے ڈالا جاتا ہو اسی اصول کو یہاں بیان فرمایا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء کو بھیجے کی غرض یہ نہیں کہ لوگ اللہ سے کہیں

کہ ہم ایمان لاتے ہیں بلکہ اصل غرض انسان کو اپنے کمال اللہ تک پہنچانا ہو اور وہ بغیر رکھوں اور معاصی میں پڑنے کے نہیں دیتا

علم کے معنی کیلئے دیکھو ۱۹۹ و ۵۲۴ ۶

۲۵۴۹ یعنی ہمارے قاتلین جزا و سزا سے بچ نہیں سکتے ۶

۲۵۴۹ یہاں بھی جاوے بیسی مراد نہیں کیونکہ یہ سورت کی ہر ایک مراد اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش کرنا ہو خواہ اپنے ترکہ کے لئے خواہ

دوسرے لوگوں کو حق کی طرف بلائے کیلئے دو ذوق کا فائدہ انسان کو پہنچتا ہو۔ دعوت الی اللہ ترکہ فیض کیلئے بہترین جہاد ہو ۶

۲۵۴۹ وصینا الانسان بالی اللہ یہ حسن۔ لقمان ۳۱ میں حسن کا لفظ ساتھ نہیں بڑھایا اور حسن سے مراد ایسا فعل ہو جو حسن

والا ہو۔ بعض نے ایسا فعل حسن مراد دیا ہو۔ و یا حسن فطر حسن کی وجہ سے فعل یا ایسا فعل کہ وہ ایسا ہو جو قول و فعل اس حسن میں ۶

وان جاهد الا۔ دوسری جگہ ایسے ہی الفاظ کے ساتھ بڑھایا وصا جہاد فی الدنیا معاً ودار اللہ ۵۱ یعنی والدین کی

۹ اِلٰی مَرْجِعُكُمْ فَاَنْذَرْتُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

میں میری طرف لوگوں کو آہستہ آہستہ خبر دیتا ہوں کہ تم کیا کرتے تھے اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور اچھے عمل کرتے ہیں

۱۰ كُنْدُخَلَّتْهُمْ فِي الصَّالِحِينَ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَا

ہم انکو ضرور صالح لوگوں میں داخل کرینگے اور لوگوں میں سے وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم اللہ پر ایمان لاتے پھر جب

اَوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةً لِلنَّاسِ كَعَذَابِ ابِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ جَاءَ نَصْرٌ مِّنْ

اللہ کیلئے دکھ اٹھانا پڑا تو لوگوں کے دکھ دینے کو اللہ کے عذاب کی طرح سمجھتے ہیں اور اگر تیرے رب کی طرف سے

رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۚ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ الْعَالَمِينَ ۝

موتے تو وہ ضرور کہینگے ہم بھی تمہارے ساتھ تھے کیا اللہ سے خوب نہیں جانتا جو اہل جہان کے سینوں میں ہر

۱۱ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ

اور اللہ یقیناً انہیں دیکھ لینگا جو ایمان لاتے اور وہ منافقوں کو بھی ضرور دیکھ لینگا اور جو کافر ہیں

كَفَرُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوا سَبِيْلَنَا وَلْنَجْلِ خَطِيْئَتِكُمْ مَّوْمَاهُمْ يُحْمِلُوْنَ

وہ انہیں جو ایمان لاتے کہتے ہیں ہماری راہ کی پیروی کرو اور ہم ضرور تمہاری خطاؤں کو اٹھائیے اور وہ انکی خطاؤں

۱۳ مِنْ خَطِيْئَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ لَّانَّهُمْ كَذِبُوْنَ ۝ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاثْقَالًا

میں سے کچھ بھی اٹھانے والے نہیں وہ یقیناً جھوٹے ہیں اور وہ اپنے بوجھ بھی اٹھائیے اور اپنے بوجھوں

مَعَ اَثْقَالِهِمْ وَلَيَسْئَلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝

کے ساتھ (اور بوجھ دیکھ، اور تیار رکھے دن میں ان سے اس کے متعلق باز پرس ہوگی جو وہ انشاء کرتے تھے ۲۵۵)

مازنی صرف اسی خاص بات میں جو جو شرک سے تعلق رکھتا ہو اور دنیا میں پھر بھی ان سے حسن سلوک نہ چاہئے والدین کی اطاعت تمام اطاعتوں پر مقدم ہو اگر وہ بھی اللہ تعالیٰ کی معصیت کا حکم دیا تو نہیں ماننا چاہئے یہ قرآن کریم کی صریح تعلیم ہے جو عالم پر عالم یا جو کسی کا وہ حکم جو خلاف شریعت ہو کسی صورت میں نہ ماننا چاہئے۔ اطاعت اللہ تعالیٰ فی معصیۃ اللہ اور گویا یہ لفظ شرک ہو اگر حکم عام ہو یعنی ہر معصیت کی بات مراد یہ ہے وہ زمانہ تھا جب والدین اولاد کو پیرو کر کے کہتے تھے کہ وہ اسلام کو قبول نہ کریں +

۲۵۶ فی اللہ سے مراد لاجل اللہ یا فی سبیل اللہ ہے اس سے معلوم ہوا اگر جو اللہ کی راہ میں دکھ اٹھائے سے گھبراتا ہو اسکی مات

منافقانہ ہے اور آج کہتے مسلمان ہیں جو اللہ کی راہ میں ایک ٹکڑا اٹھانا بھی بوجھ سمجھتے ہیں +

۲۵۷ یہ باتیں جو نکار کہتے تھے آج ان لوگوں کے منہوں سے سنی جاتی ہیں جو اپنے آپ کو دوسرے دیکھا پیر و مرشد بتاتے ہیں اِثْقَالًا

اللہ کی معصیت میں
خلافی کا طاعت نہیں

۱۸ **وَأَن تَكُنْ بَوَاقِدْ كَذِبًا مِّن قِبَلِكُمْ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاةُ الْمُبِينُ**

اور اگر تم جھٹلاتے ہو تو تم سے پہلے تمہوں نے جھٹلایا اور رسول کے ذمے کھول کر پہنچا دینے کے سوا اور کچھ نہیں ہے

۱۹ **أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللَّهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ**

کیا وہ عزیز نہیں کرتے کس طرح اللہ پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا کرے یہ اللہ پر آسان ہے

۲۰ **قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللَّهُ يُنشِئُ**

کہو زمین میں چلو پھرو پھر دیکھو کس طرح اس نے پہلی بار پیدا کیا پھر اللہ ہی آخرت کی پیدائش

۲۱ **النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَ**

پیدا کرے گا اللہ ہر چیز پر قادر ہے وہ جسے چاہے عذاب دے اور

۲۲ **يَرْحَمُ مَن يَشَاءُ وَلِلَّهِ تَقْلُبُونَ ۝ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ**

جس پر چاہے رحم کرے اور اسی کی طرف تم لوہا پس پھیرے جاؤ گے اور تم اسے زمین میں عاجز نہ دے والے نہیں

وَلَا فِي السَّمَاءِ ۚ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝

اور نہ آسمان میں اور تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی ولی نہیں اور نہ کوئی مددگار ہے

۲۳ **وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَلِقَابِهِ أُولَٰئِكَ يُسَوِّمُ رَحْمَتِي**

اور جو لوگ اللہ کی آیتوں اور اس کی ملاقات کا انکار کرتے ہیں وہ میری رحمت سے محروم ہیں

حضرت ابراہیم اور
۱۵ لوط

وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

اور ان کے لئے دردناک ڈکھے ہے

۲۵۵۴ یہ حضرت ابراہیم کے ذکر کا حصہ بھی ہو سکتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ اس آیت سے لیکر اگلے رکوع کی پہلی آیت تک کلام کا رخ

آنحضرت صلعم اور ان کے مخالفین کی طرف لے لیا جائے

۲۵۵۵ یعنی زمین کے اندر گھس کر اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بھاگ سکتے ہونے اور بلند ہی میں چڑھ کر

۲۵۵۶ یہ مطلب لیا گیا ہے کہ وہ قیامت کے دن رحمت سے محروم ہونگے میرے نزدیک مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا ہنسا

کے نہ لاؤ گے یا رحمت اسی سے محروم ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنی زندگی کے مقصد کو نہایت ذلیل کر دیتا ہے

۲۴ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ فَأَنجَاهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ

سورس کی قوم کا جواب کچھ نہ تھا سوائے اسکے کہ انہوں نے کہا کہ اسے قتل کر دیا اسے جلا دو سو اٹھ دے اسے آگ سے نجات دی

۲۵ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ وَقَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ

اس میں یقیناً ان لوگوں کیلئے نشان ہیں جو ایمان لاتے ہیں اور اس نے کہا تم نے انہد کے سوائے بتوں کو صرف

أَوْثَانًا مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُم بِبَعْضٍ

دنیا کی زندگی میں آپس کی محبت کے طور پر اختیار کیا ہے پھر قیامت کے دن تم میں سے بعض بعض کا انکار کرے گا

وَيَلْعَنُ بَعْضُكُم بَعْضًا رُّمَّا وَلَكُمْ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نَّصِيرِينَ ۝

اور تم میں سے بعض بعض پر لعنت کرے گا اور تمہارا ٹھکانا آگ ہے اور کوئی تمہارا مددگار نہ ہوگا ۲۵۵۶

۲۶ فَاَمِنْ لَهُ لَوُظْمٌ وَقَالَ إِنِّي مُهَاجِرٌ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّهُ هُوَ

سولو اس پر ایمان لایا اور کہا میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں وہ

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

غالب حکمت والا ہے ۲۵۵۷

۲۵۵۷ مودۃ بینکم کے معنی و طرح پر ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ تمہاری بت پرستی آپس کی محبت کی طرح ہے ہر بعض بعض ایک دوسرے کی محبت

وہ ہے اس غلط راہ پر چلے جاتے ہو اور کبھی غور نہیں کرتے کہ اس بت پرستی کو آپس کی محبت کی بنیاد بنا رکھا ہے ویسے تم جانتے ہو کہ یہ بت کچھ چیز نہیں مگر ایک قومی اتحاد بنانے کیلئے ایک مذہب کا ڈھانچہ بنایا ہوا ہے جیسے آج کل عیسائی اقوام نے حالانکہ بہت ہی کم لوگ ہیں جو توریت و انجیل میں جو کچھ لکھا ہے اسے سچ مانتے ہوں لیکن عیسائیت کے ڈھانچہ کو اتحاد قومی اور اغراض ملی کیلئے قائم رکھا ہوا ہے تیسرے معنی یوں کہتے ہیں کہ بت پرستی کی ابتدا انسانوں کی ایک دوسرے کی محبت پر مبنی اول ان لوگوں کے بت بنائے گئے جنہیں لوگ دستباز سمجھ کر ان سے محبت کرتے تھے پھر ان کی موت کے بعد ان کے بت بنائے گئے

۲۵۵۸ مہاجر الی ربی سے مراد ہجرت الی الحق الہی بالہجرة الیہ (د) یعنی اس طرف جدھر میرے رب نے ہجرت کا حکم دیا ہے اور یہ

ملک شام تھا اور بعض نے مراد لی کہ اپنے ان لوگوں کو ترک کر کے جو میرے مخالف ہیں اپنے رب کا قریب حاصل کرنے والا ہوں۔

بعض نے اسے لوط کا قول سمجھا ہے اور حضرت لوط بھی ایک دوسری قوم کی طرف گئے تھے مگر ہجرت عرباً ایک جگہ سے دکھ دیا جانے

پر موقوف ہے۔ اور حضرت لوط کے نہیں بلکہ حضرت ابراہیم کے خلاف منصوبہ قتل کرنے یا جلاسنے کا ہوا تھا۔ اور یہاں ذکر کو بھی حضرت

ابراہیم کا ہی چنا ہے اور دوسری جگہ پر افی ذالھب الی ربی (الضعف) ۹۹ پس یہ حضرت ابراہیم کا قول ہی ہے

وَقَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ فَلَقَدْ جَاءَهُمْ مُوسَى بِالْبَيِّنَاتِ فَاسْتَكْبَرُوا فِي

اور قارون اور فرعون اور ہامان کو ہلاک کیا، اور موسیٰ انکے پاس کھلی دلائل لیکر آیا یہ انہوں نے زمین میں

الْأَرْضِ وَمَا كَانُوا سَابِقِينَ ۚ فَمَا آخِذٌ بِذُنُوبِهِمْ مِّنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ

مکھبر کیا اور وہ دہم سے، انکے بڑے والے نہ تھے سیرہ ایک کو ہم نے اسکے لٹا دیا کیونکہ جسے پہلا اسوان میں سے کسی پر ہم نے

حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَّنْ آخَذَ نَهْضَةَ الصِّبْغَةِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ وَ

چتر برساتے اور ان میں سے کسی کو سخت آواز سے آکڑا ۱۰ اور ان میں سے کسی کو ہم نے زمین میں مینا جو دکھایا اور

مِنْهُمْ مَّنْ أَعْرَقْنَا وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُظْلِمَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ

ان میں سے کسی کو ہم نے غرق کر دیا اور اُسدا دیا نہ تھا کہ نہ ظلم کرتا ۱۱ لیکن وہ اپنی جانوں پر آپ ظلم کرتے تھے ۱۲

مَثَلُ الَّذِينَ آخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءُ كَتَبَلِ الْعَنْكَبُوتِ ۚ أَخَذَتْ

ان لوگوں کی مثال جو اللہ کے سوا سے ولی بناتے ہیں مکڑی کی مثال کی طرح ۱۳ وہ ایک گھر

بَيْتًا وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوتِ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۚ إِنَّ اللَّهَ

بناتی ہو ۱۴ اور یقیناً سب گھروں سے کمزور مکڑی کا گھر ہو ۱۵ کاش یہ جانتے ۱۶ ۲۵۷۱ اُسدا سکو

يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۚ وَتِلْكَ

جانتا ہو جو وہ اسکے سوا سے کسی چیز کو بھی پکارے ہیں ۱۷ اور وہ غالب حکمت والا ہو ۱۸ اور یہ

الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ ۚ خَلَقَ اللَّهُ

مثالیں ہم لوگوں کیلئے ۱۹ بیان کرتے ہیں اور انہیں سوائے علم والوں کے اور کوئی نہیں سمجھتا ۲۰ اللہ نے

الْسَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بِالْحَقِّ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ۚ

آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ۲۱ یقیناً اس میں مومنوں کے لئے نشان ہے

۲۵۷۱ یہاں ذکر توحید کے قوس کے عذاب کا ہی کیا ہے مگر اصل مشا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین پر یہ سب قسم کے عذاب آئیں گے ہیں ۲۲

۲۵۷۲ اس میں ایک نہایت زبردست پیشگوئی کی ہے کہ شرک اور کافرونیاسے اٹھ جائیگا کیونکہ عنکبوت یعنی مکڑی کے جانے کی طرح ہر چیز فنا

کمزور چیز ہے ایک طرف مسلمانوں پر سخت مشکلات اور مصائب کا زمانہ ہے مگر کافروں پر مسلمانوں کے کفار کے سامنے کچھ حیثیت نہیں رکھتے دوسری

طرف اسکی کفارتا جاتا ہے کہ انکے شریک جنہیں وہ اپنے مددگار سمجھتے ہیں انکی کمزوری مکڑی کے جانے کی طرح ہر چیز کا ہوا کے جھونکے

معاذ باللہ کی کمزوری
کی مثال سے عنکبوت

وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ قَوْلُكُمْ ۚ

اور اہل کتاب سے جھگڑنا نہ کرو مگر ایسے طریق سے جو نہایت اچھا ہو سوائے اسکے جو ان میں سے ظالم ہیں اور کہو ہم

أَمَّا بِالَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَأَنْزَلَ إِلَيْكُمْ ۚ وَالْهَذَا إِلَهُكُمْ وَاحِدٌ ۚ وَخَسَّ لَهُ مُسْلِمُونَ

اس پر ایمان لائے جو ہماری طرف اُنمارا گیا اور تمہاری طرف اُنمارا گیا اور ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہے اور ہم ایک خداوندگار

کے باوجود بعض وقت اسے اُن کا ہی حاصل ہوتی ہے جو لوگ ذرا سی ناکامی پر بہت ناراض ہیں وہ اس بلند مرتبہ کے حاصل کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں کامیابی اہل کفر کی ہے کہ ہر ناکامی کے بعد از سر نو اور پچھلے سے بڑھ کر کوشش کی جائے ایک مدت کی جدوجہد کے بعد انسان دیکھ لے گا کہ نازنے اسے اس مقام پر پہنچا و جس کا وہ قرآن کریم کرتا ہو یعنی ہر عیسائی اور ہندی سے اسکی طبیعت متغیر ہو جاتی ہے حدیث میں ہے کہ جس شخص کی ناز سے ہدی سے نہیں روکتی اس کی ناز نہیں ہوتی افسوس تو کہ مسلمانوں نے اپنے اعمال سے ناز کو بھی بدنام کر رکھا ہے دوسرا سوال یہ تھا کہ کیا کبھی ناز نے ایسا کر کے دکھایا بھی ہو اسکی نہایت کھلی مثال بتوہاب یعنی اشد عنہر کی زندگیوں میں مدسحہ اس ناز نے انہیں گناہ کی غلامی کی دیں سے دیں حالت سے نکال کر گناہ سے نجات کے ایسے بلند مقام پر کھڑا کر دیا جس کا اعتراف اسلام اسلام تک کو کرنا پڑتا ہے اسکے علاوہ اسلام میں سینکڑوں نہیں ہزاروں کی تعداد میں وہ لوگ ہوتے ہیں جنکی زندگیوں میں اس پاک اصول کی روشن دلیل تھیں۔

اس پر بات گفتات کی شدت

اسے ذکر کرتے تھے کہ خدا

دوسری بات جو یہاں بیان کی ہے وہ مذکورہ اللہ اکبر کے معنی سمجھنے میں اکثر لوگوں کو غلطی ملتی ہے مابین جبر میں ہر حضرت ابن عباس نے عبد اللہ بن ربیعہ سے پوچھا کہ کیا تم ان الفاظ کا مطلب جانتے ہو کہا ہاں اس سے مراد خدا ذی متعین و تدبیر وغیرہ اور قرات قرآن کریم ہے فرمایا نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے اللہ کو یاد کرنے سے بڑھ کر اللہ کا تمہیں یاد کرنا ہے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اذ کہ وہی اذ کہ میں جب بندہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ بھلا ذکر کرتا ہے اور اللہ کا بندہ کا ذکر کرنا ہر شرف و کرامت کا عطا فرمانا ہے ان الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ ایک طرف انسان کو بدی اور جیانی سے روکتی ہے تو دوسری طرف انسان کے اللہ کا ذکر کرنے پر اللہ تعالیٰ اسے شرف اور بزرگی عطا فرماتا ہے جو مومن ان نصرف لینا ہی کہ مرتبہ کو حاصل کر لیتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اور بھی اسکے مرتبہ کو بڑھاتا ہے اور اپنی راہ میں بڑے کام کو نیک طاقت دیتا ہے

طریق مجاہد

۲۵۶۳ جب تزکیہ نفس منافی اصل غرض قرآن ہر قرآن راہوں سے بچنا ضروری ہے مابین سے اصل غرض کو نقصان پہنچنے ایک مذہب کی طرف دعوت دینے میں لوگ اکثر حصے لگ کر دوسرے مذاہب اور ان کے بزرگوں پر سختی کرنے لگتے ہیں بلکہ نہایت ناپاک اور ناشائستہ الفاظ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کہتے ہیں اس کی مثال ہمارے اس مذہب زمانہ میں عیسائیت میں اور اسکے نقش قدم پر چلنے والے مسیحیوں میں ہے جنہوں نے جو ش تبلیغ میں وہ طریق جو مذکورہ کا اختیار کیا ہے جس سے مذہب کی اصل غرض ہی مفقود ہو گئی ہے اسلئے ایک مسلمان کو ناپاک اور مذہب کبیر دعوت دیتے وقت اس بات کو مد نظر رکھے کہ اصل غرض یعنی تزکیہ نفس کو نقصان نہ پہنچے اور مجاہد میں پہلی بات یہ بتانی کہ اہل کتاب یعنی ہر مذہب کے پیروں کے ساتھ احسن طریق سے مجاہدہ کرو جس میں یہ سکھایا کہ دوسرے مذاہب کی ہر قسم کی زیادتی و تکبر نہ لگے بزرگوں کے حق میں کوئی بری بات کہو اور اس کی وجہ بھی ساتھ ہی بتا دی جی کہ تم میری راہ لائے تہر جو ان پر اتنا کیا اور جس پر انسان ایمان لاتا ہے اس کی ہتک نہیں کر سکتا۔ اور اس ایک فقرہ اَمَّا بِالَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَأَنْزَلَ إِلَيْكُمْ میں یہ بھی بتا دیا کہ اللہ تعالیٰ سے سمجھاؤ کہ ہر مذہب کے بزرگوں کو بھی مانتے ہیں اسلئے محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم پر ایمان لانے سے کسی اچھی بات کو ترک نہیں کرنا پڑتا صرف بعض اچھی باتیں جن سے دوسرے مذاہب محروم ہیں وہ انسان اور اختیار کر لیتا ہے اور اللہ اللہ اللہ واحد میں اصول مذہب کی طرف توجہ دلائی کہ حقیقی معبود تمہارا اور ہمارا ایک ہے اسلئے کہ ایک خدا کے ہم جی کا قائل ہو۔ اور یہ جو تمہارا کیا اللہ تعالیٰ

۴۷ وَكَذَلِكَ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِكِتَابٍ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۚ وَمِنْ

اور اسی طرح ہم نے تیری طرف کتاب اتاری۔ سو وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہر اسپر ایمان لاتے ہیں اور ان میں سے کچھ

هُوَ الَّذِي يُؤْمِنُ بِهِ ۖ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الْكَافِرُونَ ۝ وَمَا كُنْتَ

وہ ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور کافروں کے سوا ہے ہماری آیتوں کا کوئی انکار نہیں کرتا ۲۵۶ اور تو اس سے

تَتْلُو مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخْطُ بِيَمِينِكَ إِذْ أَلَّ رَتَابَ الْمُبِطُونَ

پہلے کوئی کتاب نہ پڑھتا تھا اور نہ اسے اپنے دوا میں ہاتھ لگھتا تھا اس وقت میں (اسکا) بھال کر بیٹھ گیا۔

ظلم انہم تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عام رویہ تو یہ ہونا چاہیے کہ بعض وقت ظلم مخالف جب مدے گزر جاتا ہے تو اس کو مستند کرنا کیلئے کچھ سختی کا طریق بھی اختیار کرنا پڑتا ہے۔ ظلم نہ تو دلائل کی پروا کرتا ہے اور نہ نرمی سے کچھ فائدہ اٹھاتا ہے اسلئے اسکو مناسب طریق پر اور حدود کے اندر بہتر کرتی سے سمجھانا بھی ضروری ہو جاتا ہے۔ یہاں جنگ اور جبر کا خیال بالکل بے معنی ہو گئی سر رتوں میں جنگ اور جبر یہ کیا تعلق! اور نہ ہی الفاظ اس خیال کی برداشت کرتے ہیں +

۲۵۶۲۷؎ گذارنا یعنی سابقہ کتب کی تصدیق کرتے ہوئے ہم نے اس کتاب کو تجویز نامزد کیا۔ اور من بعد لاء سے مراد اہل علم میں جن کی طرف سے کوئی بھی نہ تھی۔ ایسی کتاب کا انکار کا فہمی کہتے ہیں جو قوائے انسانی کو شوق دینا نہیں چاہتے۔

۲۵۶۵۔ خط خط اے کہا جاتا ہے جس کی طو اور اس سے مراد کو بت بھی لی جاتی ہے (غ) +

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمی
ہوئے سے قرآن کی احباب
سے ایک دلیل

قرآن کریم سب انگ اعلیٰ اور جہ کا مزی اہل اصول قائم کیا جو صحفائے کسب مذاہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور سب بآثارِ خدایک مبرور
حقیقی کو تسلیم کیا جو یہ ایک ایسا اصول ہے جسے کوئی شخص سوائے اسکے کہ دنیا کے تمام مذاہب خود واقفیت حاصل کرے معنی خود ان کی
کتابوں کو پڑھے قائم نہیں کر سکتا۔ آج عیسائیوں کو کس قدر حصیت کے بعد دنیا کے حالات کو دیکھ کر ادراکی صلح کتابوں کو پڑھ کر خدا کے
قریب قریب انانیہ امور کا تمام مذاہب میں کچھ نہ کچھ عداوت ہو۔ یہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے تیرہ سو سال بعد ساری دنیا میں پھر کراؤ ساری
کتابوں کو پڑھ کر ان لوگوں کو عبورِ تسلیم کرنا پڑا ہر مگر رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے دنیا میں پھر سے کوئی کتاب اپنے پیچھے نہیں چھوڑی اس اصول کو
بیان کر کے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم تو پڑھنا نہ جانتے تھے اور پڑھنا نہ جانتے تھے تو کوئی شک کی گنجائش کس
حق کر یہ اصول انہوں نے خود بنایا ہو اور لا تخلکہ یحییٰ بن علی اسلئے ساتھ بڑھایا لیکن انہوں نے عداوت کے علاوہ جو قرآن کریم نے قائم کئے
ہیں اس میں ہر قسم کی تعلیم بھی جو ہر شے رہنے کے قابل تھی جمع کر دی ہو اور یہ کام صرف ایسے شخص کا ہو سکتا تھا جو پڑھنے کے علاوہ لکھنا
بھی جانتا ہو ورنہ وہ ایک کتاب میں اسے جمع کیونکر کر سکتا تھا جیسا کہ کہیں اور بھی میں نے لکھا ہے اس بات کا دعویٰ آج ایک جہن
فاضل نے کیا ہے کہ اس بات کے اس قدر دلچسپ اور مضامین قرآن کریم میں موجود ہیں کہ سوائے اسکے نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت صلی علیہ وسلم
بائبل کو پڑھ کر اسکے نوٹ لکھتے ہیں اور پھر دتا دتا سب مناسب مرقعہ پر انہیں قرآن میں داخل کر دیا ہو +

بعد موت آنحضرت صلعم
لکھنا پڑھا جائیگا
یا نہیں

یہاں ایک اور میوہ بحث چھڑی گئی، یعنی اس پر تو اتفاق ہو کر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکھن جانے لگے تھے نہ پڑھنا سواں یہ کہ آج بعدِ نبوت آپ پڑھنا یا لکھنا جانتے تھے یا نہیں اس بحث کے ایک یا دوسری طرف فیصلہ ہونے کے لیے حائل نہیں لیکن یہ کیسے معلوم نہیں ہوتا کہ بعدِ نبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھنا پڑھنا کیا کیا ہو یا بلور عجا زانگو آپ کو آگیا ہو تو انکے امر و نہی کی کتابت وحی کے بارے میں یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ پریشہ و دوسرے کاتب کو بلوا کر لکھوا یا کرتے تھے۔ اگر خود لکھنا جانتے ہوئے تو خود ہی لکھ دیا کرتے۔

بَلْ هُوَ آيَاتٌ يُمَتُّ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَمَا يُحَدِّثُ بِالْآيَاتِ إِلَّا الظَّالِمُونَ ۝۴۹

بلکہ وہ ان لوگوں کے سینوں میں کھلی آیتیں ہیں جنہیں علم دیا گیا ہے اور ظالموں کے سینوں میں آیتوں کا کوئی انکشاف نہیں ہوتا

وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَاتٌ مِنْ رَبِّهِ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللَّهِ وَلَئِنَّمَا

اور کہتے ہیں اس پر اپنے رب کی طرف سے نشان کیوں نہ آتا ہرے گئے کہ نشان صرف اللہ کے پاس ہیں اور میں خبر

أَنَا أَنْزِلُ مُبِينٌ ۝ أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ إِنَّ

کھلم کھلا اور اے والا ہوں کیا ان کیلئے یہ کافی نہیں کہ ہم نے تیری طرف کتاب اتاری ہے جو اپنے پرچہ صحتی جاتی ہے یقیناً

فِي ذَلِكَ لَرَحْمَةٌ وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ

اس میں ان لوگوں کیلئے رحمت اور نصیحت ہے جو ایمان لاتے ہیں ۲۵۹۶ سورہ اور تمہارے درمیان اللہ کافی

شَهِيدٌ ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْبَاطِلِ

گواہ ہے وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو لوگ باطل پر ایمان لاتے ہیں اور

كَفَرُوا بِاللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ

اللہ کا انکار کرتے ہیں وہی نقصان اٹھانے والے ہیں اور تجھ سے عذاب کے لئے جلدی کر رہے ہیں

اور احادیث میں جو لفظ کتب آیا ہے تو اس سے مراد یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آیتیں ایسا لکھو یا۔ ایسا ہی حدیث بخاری کے الفاظ لایحسین
یکتب بھی فطری وسیل نہیں اس لئے کہ اس سے پہلے مطلب ہو سکتا ہو کہ آپ لکھنا نہ جانتے تھے۔ بائیں اگرچہ ہیں آپ کا لکھنا پڑھنا مانا جاتا
تو یہاں جو دلیل دی ہے وہ اسی طرح قائم رہتی ہے +

۲۵۹۶ اکثر مفسرین نے یہاں ہوئے مراد تو ان شریف کو اور اذوق العلم سے مراد نبی صلعم اور علمائے صحابہ کو لیا ہے اور یہ
بھی ہو سکتا ہے کہ اذوق العلم عام ہو اور مطلب یہ ہو کہ قرآن کریم میں نہ صرف وہ صدائیں ہیں جو پہلی کتابوں میں پائی
جاتی ہیں بلکہ اس میں وہ باتیں بھی ہیں جو کسی کتاب میں نہیں اور صرف اہل علم کے سینوں میں ہیں یا اہل علم آئندہ ان کو
دریافت کر سکتے ہیں +

۲۵۹۷ پچھلی آیت میں مطالبہ نشان تھا۔ اسکے جواب میں اول وہیں فرمایا کہ نشان جن سے ڈرایا جاتا ہے وہ تو اگر چیلے۔

جن کی مزید تصریح آیت ۵۴ و ۵۵ میں موجود ہے مگر یہاں ایک نہایت لطیف بات کی طرف توجہ دلائی ہو کہ کیا یہ نشان
کا کافی نہیں کہ قرآن کو قبول کرے اور اس پر عمل ہو کر انسانوں کی زندگیاں پاک ہو جاتی ہیں اور مذہب کی جو غرض دنیا میں ہے وہ پورا
ہو جاتی ہے۔ ایک صداقت کے صداقت ہوئے کا اصل نشان تو یہی ہے کہ اس کو قبول کرے والے اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اس
سیدھی راہ لوگ اختیار نہیں کرتے +

ص

ظہرت، جرت

قرآن میں ان باتوں کا
جو جو کتب سے بعد
میں نہیں

قرآن کو تسلیم نہ کرنا

وَلَوْلَا أَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاءَهُمُ الْعَذَابُ وَلِيُؤْتِيَهُمْ بُعْدَهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝

اور اگر ایک وقت مقرر نہ ہوتا تو عذاب ان پر آچکا ہوتا اور وہ ان پر آج ایک آکر رہے گا اور وہ محسوس نہ کریں گے ۲۵۶۸

۵۶ یَسْتَحْمِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَوْ أَنَّهُمْ لَمَحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ۝ يَوْمَ يَغْنَمُ

تجہ سے عذاب کیلئے جلدی کر رہے ہیں اور یقیناً دو دن کے کا فو کو دس روزے گھیرا ہوا ہے ۲۵۶۹ جس دن عذاب انہیں

الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَدْلِهِمْ يَقُولُ ذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

انکے اوپر سے اور انکے پاؤں کے نیچے سے ڈھانک لیگا اور وہ کہے گا چکھو جو تم عمل کرتے تھے ۲۵۷۰

۵۷ يِعْبَادِي الَّذِينَ آمَنُوا إِنِّي ارْضَىٰ وَاسِعَةً فَإِنِّي أَفْعِدُ كُلَّ نَفْسٍ ذَا نِقَةٍ ۝

اے میرے بندو جو ایمان لائے جو میری زمین ذرا بڑی سو میری ہی تم عبادت کرو ۲۵۷۱ شخص مرے کا نذرہ کھینچے

۵۸ الْمَوْتُ ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَهُمْ مِنْ

والا ہر پھر تم ہماری طرف ہی لوٹائے جاؤ گے اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے ہیں ہم ضرور انہیں جنت کے بندہ

الْجَنَّةِ عَرَفًا لَّحَرِيٍّ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نِعَمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ۝

مقامات میں جاؤ گے جسکے نیچے نہریں بہتی ہیں اسی میں رہیں گے کیا ہی اچھا کام کرنے والوں کا اجر ہے

۲۵۶۸ اجل مسمی یا وقت مقرر سے مراد قیامت لہذا باطل عذاب ہے۔ وہ عذاب جس کیلئے وہ جلدی کر رہے تھے عذاب قیامت تھا

بلکہ وہی نشان ہلاکت تھا جس کیلئے وہ بار بار مطالبہ کرتے تھے کہ جب ہم تمہاری کذیب کرتے ہیں تو ہم ہلاک کیوں نہیں ہوتے پچھانچو

یہی تفسیر ابن جریر نے کی ہے اور اس آیت کو نقل کیا ہے اللہم ان کان هذا هو الحق من عندك فامطر علينا حجارة من السماء

او آتنا بعذاب انہم لا انفعال ۳۲ اور اجل مسمی کا ذکر ان الفاظ میں ہے۔ یا کان اللہ بعذبہم دانت فیہم دنا کان اللہ

معذبہم وھم لیستغفرون (الانفال ۳۲) اور ایک قول یوم ہر کے متعلق ہے (د) +

۲۵۶۹ یہاں بھی جس عذاب کیلئے جلدی کرتے ہیں وہی عذاب دنیا کو مگر اب میں فرمایا کہ جہنم کے کا فو کا احاطہ کیا ہوا ہے یعنی

یہ عذاب دنیا تو کیا ہے اس سے بڑا عذاب بھی ان کیلئے موجود ہو گا یا بتایا ہے کہ دنیا کا عذاب تو صرف بطور پیش خمیہ ہے اور یا جہنم

سے مراد وہاں انکے اعال ہونے کا تاج ہیں جو فی الحقیقت تو انکو گھیرے ہوئے ہیں مگر وہ انہیں دیکھتے نہیں اگلی آیت سے دوسرے

معنی کی تائید ہوتی ہے +

۲۵۷۰ مفسرین نے عموماً اس سے عذاب جہنم مراد لیا ہے مگر وہ قرآن کریم میں دوسری جگہ ہی لفظ اسی عذاب دنیا پر آئے ہیں قل

ھو القادر علی ان یدبث علیکم عذابا ما من فوقکم او من تحت ارجلکم او یدلبسکم شیعا ویذیق بعضکم باس بعض

(الانفال ۶۵) جسکے لئے دیکھو ۲۵۷۱

الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۚ وَإِنَّ مِنْ أَتَابَةِ الْأَتْحَمِلِ رِزْقَهُ ۚ اللَّهُ ۝ ۶۰

جو صبر کرتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں اور کتنے جاندار ہیں جو اپنا رزق اٹھانے نہیں پھرتے ۱۴۶۶

يَرْزُقُهَا وَيَاكُلُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۚ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ ۚ ۶۱

انہیں رزق دیتا ہے اور وہ سنے والا جاننے والا ہے ۱۴۶۶ اور اگر تو ان سے پوچھے کس نے آسمانوں اور زمین کو

الْأَرْضِ وَخَلَقَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولَنَّ اللَّهُ فَاَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۚ اللَّهُ يَسْطُرُ الزُّزْنَ ۚ ۶۲

پیدا کیا اور سورج اور چاند کو کام میں لگایا تو کہیں گے اللہ نے پھر کہاں سے اُٹے پھر جاتے ہیں اللہ اپنے بندوں میں جس کیلئے

لَمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَيَقْدِرُ لَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۚ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ ۚ ۶۳

چاہنا وہ کون سے چیز کو چاہے اور اس کے لئے تنگ کرے تو کہیں گے اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے اور اگر تو ان سے پوچھے

مَنْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولَنَّ اللَّهُ ۚ

کون بادل سے پانی اتارتا ہے پھر اس کے ساتھ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے تو وہ کہیں گے اللہ

قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۚ وَمَاهِذِهِ الْحَيَوةُ الدُّنْيَا ۚ الْأَنَّهُ ۚ ۶۴

کہو کہ تعریف اللہ کیلئے ہے بلکہ ان میں سے بہت عقل سے کام نہیں لیتے اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف بے حقیقت شغل

وَلَعِبٌ ۚ وَلَئِنْ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَمِيَ الْحَيَوانُ ۚ لَمَلَوْكَانُوا يَعْلَمُونَ ۚ

اور کھیل ہے اور آخرت کا گھر وہی یقیناً (اصل) زندگی ہے کاش وہ جانتے ۱۴۶۶

۱۴۶۶ ایک خدا کی عبادت کو وسعت زمین سے کیا تعلق ہو اس میں صاف اشارہ ہجرت کی طرف ہے یعنی اگر ایک جگہ تیسرے دکھلتا ہے تو دوسری جگہ چلے جاؤ۔ مجاہد سے فرما جاؤ اور ابنا زیاد سے کہ اس سے مراد ہر من کان بکلمۃ من المؤمنین دج، اور یا مراءو کہ بدوں کی صحبت سے الگ ہو جاؤ۔

۱۴۶۷ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کا حکم دیا تو لوگوں نے کہا کہ وہاں ہمارے معاش کی کیا سبیل ہوگی حبیہریت نازل ہوئی (د) یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ رزق جہاں جاؤ گے مل جائیگا۔ رزق ساتھ اٹھائے پھر ضروری نہیں +

۱۴۶۸ حیوان۔ حیوان یعنی زندگی کی جانے والی چیز اور یہ دو طرح ہے ایک وہ جس کیلئے اس ہیں اور دوسرا جس کیلئے بھائے ابدی ہواؤ میں یہاں مراد ہر اور بعض اہل لغت کے نزدیک حیوان اور حیوانہ ایک ہی ہیں (د) +

دنیا کی زندگی سے مراد کھانا پینا اور بچ جمانا کا پورا کرنا ہے۔ اور آخرت کے گھر سے مراد وہ ہیں جو اخلاق اور روحانیت سے تعلق رکھتے ہیں اول الذکر دونوں کے ساتھ منقطع ہو جانے والی چیزیں ہیں اسلئے جو صرف نہیں جو غرض زندگی بھر لیتا ہے وہ گویا ہر دو طرح میں مصروف ہو گیا کیونکہ حقیقی غرض زندگی سے محروم ہو گیا جس جو حقیقی غرض زندگی کو اختیار کرنا ہے وہی کامیاب ہوگا +

ع

نیکوں کا سایہ

وَقَدْ لَعَنَّ

۶۵ فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلِ دَعَا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِ إِذَا هُمْ

سوجب وہ کشتی میں سوار ہوئے ہیں اللہ کو چاہتے ہیں اسی کیلئے زمانہ نجات کو خاص کرتے ہوئے پھر جب انہیں بحال کر کے پہلے آتا ہے تو وہ

۶۶ يَشْكُرُونَ ۚ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ وَلِيَمْتَنِعُوا دَعْوَةَ فَسُوفَ يَعْلَمُونَ ۚ أَوَلَمْ يَرَوْا

شکر کرنے لگتے ہیں تاکہ اس کی ناشکری کریں جو ہم نے انہیں دیا ہے اور تاکہ وہ عاصی نہ بنیں سو جان لینگے کیا انہوں نے غور کیا

أَنَّا جَعَلْنَاهُمْ حُرَّامًا مِمَّا دَخَلُوا فَخِطَفَ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ أَتَبَا بِلَطْلِ يَوْمَهُنَّ ۚ وَ

کہہ رہے تھے کہ ہم ان کو حرام بنا دیا ہے اور لوگ ان کے ارد گرد سے اکٹھے جاتے ہیں تو کیا باطل پر ایمان لائے اور

۶۸ بِنِعْمَةِ اللَّهِ يَكْفُرُونَ ۚ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ

اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں ۲۵۷۳ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہو گا اللہ پر جو اللہ پر جھوٹ بنائے یا حق کو

۶۹ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ۚ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا

جہاد کے لئے وہ اس کے پاس آگیا ہو کیا وہ جہنم میں کافروں کیلئے ٹھکانا نہیں ہے؟ ۲۵۷۴ اور جو لوگ ہمارے لئے

فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ۚ

جہاد کرنے میں ہم یقیناً انہیں اپنے رستوں پر چلائینگے اور اللہ یقیناً نیکو کرنے والوں کے ساتھ ہو گا ۲۵۷۵

۲۵۷۳ عرب میں عام طور پر پڑتی ہے امنی تھی اور کسی شخص کی جان محفوظ نہ تھی اس کی طرف یخطف الناس من حولہم میں اشارہ ہوا ایسے ملک میں جہاں چاروں طرف بے امنی ہو حدود و حرم کے اندر کسی شخص کا دوسرے پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ کر سکتا اللہ تعالیٰ کی قدرت کا نشان تھا جس کی طرف یہاں توجہ دلائی ہے +

۲۵۷۴ گویا وہ دونوں فریقوں میں سے جب ایک تناظرِ ظلم اختیار کر لے تو ضرور ہر کس سے منسلک اور دوسرا ذاتی کامیاب ہو گا +

۲۵۷۵ پس جس کے ساتھ اللہ ہو وہی کامیاب ہو گا +

سُورَةُ الرَّوْمِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّونَ آيَةً وَسِتُّونَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے

الْمَدَّ غُلِبَتِ الرَّوْمُ

میں اللہ کا نام رکھنے والا ہوں رومی مغلوب ہو گئے ۲۵۴۴

رومیوں اور اہل اسلام
مغربیت کی حالت میں
غالب ہونا
نام

اس سورت کا نام الروم ہے اور اس میں چھ رکوع اور ساٹھ آیتیں ہیں۔ یہ سورت شروع اس مضمون سے ہوتی ہے کہ روم دہائی
جو اس وقت عیسائی تھے ایرانیوں کے ہاتھ سے مغلوب ہو گئے ہیں لیکن نو سال کے اندر اندر وہ ایران پر غالب آجا بیٹھے مگر صرف
اس خبر کا دنیا مقصود نہیں بلکہ اصل بات جو بتائی ہے وہ یہ ہے کہ جو وقت رومیوں کے ایرانیوں پر غلبہ کا ہے وہی وقت مسلمانوں کے
اپنے دشمنوں پر غلبہ کا ہے اور دونوں کو اکٹھا کرنے کی وجہ یہ ہے کہ پیشگوئی کے وقت یہ دونوں قویں مغلوب تھیں اور مغلوب بھی ایسی
کہ ان کے اٹھنے اور ایک طاقتور دشمن پر غالب آنے کا خفیف سے خفیف قرینہ بھی نہ تھا اس تعلق کی وجہ سے اس سورت کا نام جس میں
غلبہ اسلام کی تصحیح پیشگوئی کی ایک معین وقت کے اندر پورا ہونے کی ہے الروم رکھا گیا ہے

خلاصہ مضمون

پہلے رکوع میں رومیوں کے مغلوب ہونے کے بعد غالب آنے کی پیشگوئی کر کے اور اس کی بعد دو سال قرار دیکر صراحت سے
فرمایا کہ میں وہی وقت مسلمانوں کی کامیابی کا بھی ہوگا دوسرے میں مومن اور کافر کے انجام کا مقابلہ تیسرے میں اللہ تعالیٰ کی قدرت
کے نشانات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چوتھے میں بتایا ہے کہ اسلام فطرت انسانی کا مذہب ہے اور اس میں بھی یہی اشارہ کیا ہے کہ یقینی
بات ہے کہ جو مذہب فطرت انسانی کے مطابق ہے وہ آخر کار دنیا میں مقبول ہو۔ پانچویں رکوع میں بتایا کہ کل عالم میں فساد پھیل چکا تھا
اور اب اسلام کے آنے سے ایک عظیم الشان انقلاب روحانی کی بنیاد رکھی گئی ہے جس کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ چھٹے رکوع میں
بتایا کہ حق کی مخالفت آخر کار رو کر دی جائیگی

تعلق

ان چاروں سورتوں کا مضمون تو ایک ہی ہے لیکن یہاں اسلام کی آخری کامیابی کی دو پہلوؤں سے واضح الفاظ میں بیان
فرمایا ہے اول مسلمانوں کے ایک معین مہم کے اندر اس وقت کے دشمنوں پر غالب آنے کی خبر سے دوسرے یہ بتا کر اسلام مذہب
فطرت ہے اور فطرت انسانی آخر کار اس کے سامنے سر جھکائے گی

زمانہ نزول

یہ سورت اتفاقاً مکہ کی مکہ کی اور اس کا زمانہ نزول یقین کے ساتھ پانچواں یا چھٹا سال ہجرت کا کہا جاسکتا ہے کیونکہ یہی وہ وقت
ہے جب رومیوں کی مغلوبیت انتہا کی پہنچ گئی اور اہل فارس نے ان کے تمام صوبجات کیے بعد دیگرے لے لئے

۲۵۴۴ الروم سلطنت روم کے لوگ اپنے آپ کو رومی کہتے تھے اور یہ عیسائی تھے

الہوم

سلطنت روم کی یہ مغلوبیت جس کا بیان ذکر کردہ ایرانیوں کے ہاتھ سے وقوع میں آیا۔ ان دونوں سلطنتوں کا مقابلہ مدت سے
چلا آتا تھا آخر مسیحیوں میں وہ عظیم الشان جنگ شروع ہوئی جو خسرو ثانی شاہ ایران نے رومیوں کے ساتھ شروع کی۔

خاص کاروم بن غالب

اس کی افواج نے سیریا اور شام کو چھوڑا اور مشرقی صوبوں میں کیلیڈون پر چھ سالہ مسلمانوں میں جہل شہ برپا رہے
دشمن اور برشلیم کو فتح کر لیا اور مقدس صلیب کو لے گیا۔ جلد ہی بعد بھی فتح ہو گیا۔ رومی کوئی مقابلہ نہ کر سکے کیونکہ ایک طرف اندر

فِي أَدْنَى الْأَرْضِ مِنْهُمْ مَنْ بَعَثْنَا عَلَيْهِمْ سَيِّئَاتٍ ۖ فِي بَضْعِ سِنِينَ ۚ اللَّهُ الْأَكْبَرُ

قریب سرزمین میں اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد غالب آئینگے چند سال کے اندر اندر پہلے اور پھر

مِنْ قَبْلِ كَافِرٍ بَعْدَ يَوْمِ مِثْلٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ۚ بَصُرَ اللَّهُ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ

اللہ کا ہی حکم ہوگا اور اس دن مومن خوش ہونگے اللہ کی مدد سے وہ جسکی چاہتا ہوگا اور وہ غالب ہو کر نکلے گا

جھگڑوں سے اور دوسری طرف مسلمانوں کے دباؤ سے وہ بہت ہی کمزور ہو رہے تھے "اذا انسلو بيديا برى شيئا" +

۲۵۷۷ء ادفی الارض کے فضلی معنی قریب سرزمین ہیں اور یہاں ملک عرب کے قریب مراد ہے اور حضرت ابن عباس اور سدی سے مروی

کہ مراد اس سے یمن اور فلسطین ہیں اور یہی صحیح ہے اور اس لفظ کے لائن سے یہ بتانا مقصود ہے کہ یہ سترہ عیسوی کا واقعہ ہے جب
ایران کی دمشق و بیت المقدس کو فتح کر کے صلیب ملیے گئے اور یہ انکی انتہائی مغلوبیت تھی گو اس کے بعد بھی ایرانی ہٹھتے ہی چلے گئے +

جب کہ میں ایرانیوں کے غلبہ اور رومیوں کی مغلوبیت کی خبر پہنچی تو بت پرست قرین نے خوشی کا اظہار کیا اسلئے کہ وہ اہل کتاب
کو اچھا نہ سمجھتے تھے اور بالخصوص مسلمانوں کی مخالفت کیونکہ وہ اور کچھ عرب پر ایرانیوں کے تسلط کی وجہ سے انہیں ایرانیوں کے غلبے سے
ہوتی اس پر ان آیات کا نزول ہوا جس میں دو پیشگوئیاں ہیں اول یہ کہ نو سال کے اندر اندر رومی اپنے دشمنوں پر فتح پالینگے دوسری

کہ اس کے ساتھ ہی مسلمانوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد دینے لگی اور وہ خوش ہو گئے چنانچہ ابن جریر میں یہ یوم یغلب الروم فارسی
یغلب المؤمنون باللہ ودرسلہ مضی اللہ آیا ہم علی المشش کہیں جس دن رومی ایران پر غالب آئینگے اللہ اور رسول پر ایمان

لایا لے اللہ کی مدد سے خوش ہو گئے جو مشرانہیں مشرکوں کے خلاف دیکھا اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ یہ بدر کا دن تھا
(د) اور اگر غور کیا جائے تو نصراً اللہ کا لفظ موسیٰ کی کافروں پر فتح پر ہی صادق آسکتا ہے اور یوں یہ پیشگوئی اپنے اندر اللہ تعالیٰ

کے علم اور قدرت کا عجیب ترین نمونہ ہے اور گوئی پیشگوئی صفائی میں اس سے بڑھ کر نہیں - ایک صمدہ دراز کے بعد ایک عیسوی نے بھی جیغ مچا
شروع ہو کر لاکھ ختم ہوئی یعنی تیرہ سال جاری رہی کہ سلطنت ایران سلطنت روم پر غالب ہوئی کہ صاحب پر یہ پڑتی تھی جاتی تھی یہاں تک کہ کل ہجرات کو کیا اس کے

دار الخلافہ کے دروازہ پر حاصو ہو رہی تھی ایسے وقت میں یہ پیشگوئی کو یہ مغلوب سلطنت آخر کار غالب بنائے گی انسان کی طاقت میں نہیں مگر ہر قسم سبب کی نظر
بڑھا دینا یعنی نو سال کے اندر اللہ تعالیٰ آجائے گی نہ صرف قیاس و قرآن سے باہر بلکہ عین انکے خلاف ہے اور اسی پر نہیں بلکہ اس کے مستقیم

ایک ایسی ہی نظر ہر زمانہ وقوع بات اور ملا دی ہو رہی ہے کہ عین اس وقت جب رومی ایران پر نو سال کے اندر اندر غالب آئینگے
مسلمان بھی مشرکین پر غالب آئینگے حالانکہ مسلمانوں کی اس وقت کوئی جماعت بھی نہیں جسے غالب آئے کا وہم بھی کسی کو ہو سکے لیکن

قدرت خداوندی کا کیا عجیب نظارہ ہو کہ ایک ہی سال میں یعنی ۶۲۷ عیسوی میں پہل نہ صرف اپنے علاقے واپس لے لیتا ہو بلکہ
ایران کے اندر داخل ہو کر انکے بڑے آتشکدہ کو تباہ کر دیتا ہے اور اسی سال میں ۳۰ مسلمان جگہ پاس ہتھیار نہیں جو جنگ آسمان

جوان نہیں ایک ہزار قریش کی مسلح جمیعت پر غالب آتے ہیں +

اس عظیم نشان پیشگوئی پر عرب خاموش نہ رہ سکتے تھے "فی ابن خلف نے بڑی شد و مد سے اس کا انکار کیا اور کہا کہ ایسا
نہیں ہو سکتا واقعات اس کے خلاف ہیں حضرت ابو بکر نے جن کا ایمان حق الہی پر چاڑھی طرح مضبوط تھا اس پر اس سے شرط لگائی

کہ اگر تین سال میں اہل روم غالب نہ آئے تو اس واث میں دو ٹھکا اور اگر غالب آئے تو اس واث سے تم سے ٹھکا - اسخضر صلعم
کو جب یہ علم ہوا تو آچھے حضرت ابو بکر سے کہا کہ بضع کا لفظ نہ ایک آتا ہے - اسلئے یہ عداوت و شرط دونوں کو بڑھا دیا ابی بن خلف

نے اسکو منظور کیا اور شرط یہ قرار پائی کہ اگر نو سال کے اندر رومیوں نے ایران کو مغلوب نہ کیا تو ایک سو واث حضرت ابو بکر کی کو

و غلبہ نشان پیشگوئی
روم پر کا نہیں پر اور
مسلمانوں کا اظہار ہے کہ
ہی و صحت غائب بنا

حضرت ابو بکر و ابی
بن خلف کی شرط

وَعَدَ اللَّهُ لَا يَخْلِفُ اللَّهُ وَعْدًا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا ۝

اللہ کا وعدہ ہے کہ اللہ اپنے وعدے کا خلاف نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے وہ دنیا کی زندگی کی

مِّنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۝ وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَفْلُونَ ۝ أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا فِي أَنفُسِهِمْ ۝

ظاہر (باقی) کو جانتے ہیں اور آخرت سے وہ باطل غافل ہیں کیا انہوں نے اپنے اندر غور نہیں کیا

مَّا خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ وَإِنَّ كَثِيرًا

اللہ نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہر حق کے ساتھ اور ایک وقت مقرر کیے بغیر ہی پیدا کیا اور جسے لوگ

مِّنَ النَّاسِ بِإِقْلَامٍ ۚ إِنَّهُمْ لَا يَكَفِّرُونَ ۝ أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ

اپنے رب کی ملامت کا انکار کرتے والے ہیں ۱۳۷۱ کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں تاکہ دیکھیں کہ ان کا

كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۖ كَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَثَارُوا الْأَرْضَ وَ

انہیں کیا ہوا جو ان سے پہلے تھے وہ ان سے قوت میں بڑھ کر تھے اور انہوں نے زمین کو زبردستی کیلئے چھڑا

عَمَرُوهَا أَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوهَا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ ۖ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ

اسے آباد کیا اس سے بڑھ کر انہوں نے آباد کیا اور ان کے پاس ان کے رسول بھی وفاق کے ساتھ آئے سو اللہ تو کیا انہیں ظلم کرتا

وَلَكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝

بلکہ وہ اپنی جانوں پر آپ ظلم کرتے تھے

دیکھئے ورد اس سے ایک سو اونٹ لینگے چنانچہ روح المعانی میں قیل ان روایت بیان کی گئی ہے اور ترجمہ کے حوالے سے حسن قرطبی اور علامہ کما یوم

بداہر ظہرت الروم علی فارس فاخذ ابو بکر رضی اللہ عنہ المخط من ورنہ ابی وجہا بن ابی الذر اصعب فقال سلینہ الصو

والسلام تصدق بہ (د) یعنی جب بدر کا واقعہ ہوا تو رومی ایران پر غالب آئے پس ابو بکر رضی اللہ عنہ الی کے داروں سے

شرط کا مال لیا اور اسے نبی صلعم کے پاس لائے تو آنحضرت نے فرمایا کہ یہ صدقہ کرو دو پس پیشگی فی کفار میں بھی خوب شہرت پا چکی تھی

اور پھر اس کا پورا ہونا بھی ان پر بھی طبع ظاہر ہو گیا تھا

اس سے بڑھ کر کوئی نسخہ ایچہ ایک نبی کی صداقت کو ظاہر کر سکتا؟ جن معجزات پر حضرت عیسیٰ کی خدائی کی نشاندہی جاتی ہے ان میں ایک

کا بھی لونی ثبوت اس وقت موجود نہیں مگر نبی کریم صلعم کا یہ معجزہ آج بھی ایسا ثابت ہو جا یا آپ کی زندگی میں پیشگی کے پورا ہونے کے

وقت ثابت تھا۔ اپنی صفائی کے لحاظ سے آنحضرت صلعم کا یہ ایک ہی معجزہ قیامت تک آپ کی صداقت کو ثابت کرنے کیلئے کافی ہے۔

۲۵۷۹ اس سے معلوم ہو کہ نبی اور یہ ظاہر نا بھی ایک۔ وقت مقرر کیلئے ہے اور اس پر بھی فنا کا ایک وقت آئے گا

دنیا کا غیہم تہیہ

نظام ہمارا کا جائزہ

۱۰. ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ اسَاءُوا السَّوْءَ اَنْ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا

پھر ان لوگوں کا انجام جنہوں نے بدی کی بہت براہو اسلئے کہ انہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا اور ان پر

۱۱. بِهَايَسْتَرْحِطُونَ ۚ اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

ع

سورہ روم کا

ہی کرتے تھے ۲۵۸۰ اللہ ہی پہلی بار پیدا کرنا پہلے سے پہلے پر اس کی طرف تہ لوٹنے جاوئے

۱۲. وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ ۚ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِنْ شُرَكَائِهِمْ

اور جب وہ کھڑی آئے گی مجرم سخت نادم ہو جائیں گے اور ان کے شریکوں میں سے کوئی نکلے

۱۳. شَفَعَاءُ ۚ وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ كَافِرِينَ ۚ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقْبَضُ

سفاشی نہ ہونگے اور وہ اپنے شریکوں کا انکار کرینا لے ہونگے اور جب وہ کھڑی آئے گی اس دن

۱۵. يَتَفَرَّقُونَ ۚ فَاَمَّا الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالٰتِ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يَجْبُرُونَ

الک الگ ہو جائیں گے ۲۵۸۱ پس وہ جو ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے ہیں وہ سرسبز جگہ میں خوش ہونگے ۲۵۸۲

۱۶. وَاَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَانُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَائِ الْاٰخِرَةِ فَالْوَيْلُ لَكَ مِنَ الْعَذَابِ

اور وہ جو کافر ہیں اور ہماری آیتوں کو اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلائے ہیں وہ عذاب میں

۱۷. مُخْضَرُونَ ۚ فَسُبْحٰنَ اللَّهِ حِينَ تَسْجُدُونَ وَحِينَ تَقُومُونَ ۚ

سودہ ہونگے ۲۵۸۳ سو اللہ کیلئے پاکی کی جب تمہارا شام کا وقت ہوتا ہو اور جب تمہارا صبح کا وقت ہوتا

سجدا

۲۵۸۰ سو ای۔ اے لی! بیش کو یعنی بہت براہ

۲۵۸۱ یعنی اچھے اور برے الک الگ ہو جائیں گے جس کے تفصیل سے ظاہر ہو اس دنیا میں ملے جلتے رہتے ہیں ۲۵۸۲

۲۵۸۲ روضہ۔ روضہ وہ جگہ جہاں پانی تیل ہو جائے اور بہری ہوا دریاں جس کے روضوں میں سے روضہ مراد ہے اور وہ اس کے

اور لذت والے مقام ہیں اور فی روضۃ الجنات (الشوریہ ۴۲) میں اس کی طرف اشارہ ہے جو عقبت میں ظاہر طور پر ان کیلئے تیار کیا جائیگا اور کہا گیا ہے کہ یہ اشارہ ان علوم و اخلاق کی طرف ہے جن کا انہیں اہل بنایا زمین کے ساتھ جو شخص مخصوص ہو اس کا دل خوش

اور پاکیزہ ہوتا ہے (۲) اور حقیقت یہی ہے کہ جو لوگ وہ اپنے اخلاق اور علم و ادب کے بیان طیب نفس حاصل کرتے ہیں وہی ان کیلئے آخرت میں ظاہری روضات کی شکل میں ظاہر ہو جائیگا۔ فی الحقیقت مومن یہاں بھی روضوں میں خوش ہوتے ہیں اور قیامت میں بھی

ہونگے ایسا ہی لگا دیاں بھی عذاب میں ہوتے ہیں آخرت میں بھی ہونگے ان بیان کی خوشیوں اور عذاب کے سختیوں کے درمیان کھلا ہو گا ۲۵۸۳

۲۵۸۳ تفسون۔ منساء۔ صبح کی ضد ہوا اور انساء (صبح کی دل) پس تفسون کے سختی ہونے شام کے وقت میں داخل ہونے ہونے

منساء۔ منساء۔ صبح کی ضد ہوا اور انساء (صبح کی دل) پس تفسون کے سختی ہونے شام کے وقت میں داخل ہونے ہونے

وَكُلُّ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيْنَا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ۝ يُخْرِجُ الْحَيَّ

اور اسی کے لئے آسمانوں اور زمین میں تعریف ہو رہی اور پچھلے پہر اور جب تمہاری دہر ہوئی ہو ۲۵۸۲ زندہ سے

مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ وَكَذَلِكَ

مردہ کو نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم

تُخْرِجُونَ ۚ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ مِنْ تُرَابٍ شَيْءًا إِذَا أَنْفَخَ فِيهِ مِنْ رُسُلِكُمْ تُنْشَرُونَ ۝

۲۰ (اور اسی کے لئے نکالے جاؤ گے ۲۵۸۳ اور اس کے نشانوں میں ہر کہیں مٹی سے پیدا کیا ہوا کچھ مٹی سے نکلتے ہیں جیسے ہر مٹی سے

۳۰
اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مظہر

۲۵۸۲ عشتیٰ کیلئے دیکھو ۳۱۵ زوال آفتاب کے بعد کو وقت ہر اور درات بھی اس میں داخل ہو

عشتیٰ

تظہرون کے معنی ہیں ظہور کے وقت میں، بخل ہوتا ہو ۲۳۲۲ +

انہار

بلاشبہ ان دو آیات میں پانچ نازیوں کا ذکر ہے۔ شام کے وقت میں مغرب اور عشا کی نازیوں، بخل ہیں اور صبح کے وقت میں ناز

پانچ نازیوں کا ذکر
اور ان کے اوقات میں

فجر و عیشیٰ میں ناز عصر۔ اور تظہرون میں ناز ظہر لیکن الفاظ ایسے اختیار فرمائے ہیں کہ ان سے ایک اور غرض بھی حاصل ہوتی ہے یعنی تمام

میں داخل ہونا روشنی سے تاریکی میں داخل ہونا اور صبح میں داخل ہونا تاریکی سے روشنی کی حالت میں آنا ہوا اور انسان پر مجاہد حالات

ظاہری دونوں حالتیں آتی رہتی ہیں ایسا ہی عشتیٰ یا عصر کا وقت آفتاب کے بہت نیچے ہو جانے کا وقت ہوا اور ظہیرۃ کے سب سے

مختلف مقام پر ہونے کا وقت ہوا اور یہاں بھی اشارہ ایک انسان کی اس حالت کی طرف ہے جب اس کا آفتاب اقبال کو وصل جاتا ہے اور دوسرا

اس حالت کی طرف جہاد یعنی ہر زمانہ میں جو انسان کو پیش آئے رہتے ہیں سبحان اللہ کی تعلیم بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر حال میں

عیوب اور نقصانوں سے پاک ہوا اور ان حالات مختلفہ کا انسان پر آنا انسان کی اپنی اصلاح یا کسی اور مصلحت آتی ہے ہر بار کے آنے

میں اشارہ : ان حالات کی طرف ہر اور دن کے آنے میں علم اور دین کے پھیلنے کی طرف +

اخراج

۲۵۸۳ اخراج کیلئے دیکھو ۳۹۷ ایک حالت سے نکالنے پر بھی بولا جاتا ہے اور یہاں اولیٰ زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالنے کا

مردہ سے زندہ نکالنے
سے مراد

کیا جس کیلئے دیکھو ۳۹۷ اور چونکہ موت اور زندگی کے لفظ روحانی موت اور روحانی زندگی پر بھی بولے جاتے ہیں دیکھو ۳۹۷ سٹے مردہ

کو زندہ سے اور زندہ کو مردہ سے نکالنے کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ ایک روحانی طور پر مردہ قوم سے زندہ قوم کو پیدا کرتا ہے اور یہی

یہاں مراد ہے جیسا کہ بعد سے مراد ہے ہر پنج حج المؤمن من الکافر وجوز المؤمن (د) اور یہی حسن کا قول (زوج) پس کذا لک

تخروج سے مراد بھی یہی ہے کہ کہیں بھی ایک مردہ حالت سے نکال کر زندہ کیا جائیگا +

سب انسانوں کا
سے پیدا ہونا

۲۵۸۴ نشان مری چیز پر کہتی ہے جو اسے موجود ہو یہی مٹی سے پیدا کرنے کے یہ معنی لینا کہ حضرت آدم کو مٹی سے پیدا کیا تھا صلیح نہیں

بلکہ ہر ایک انسان مٹی سے پیدا ہوتا ہے اور نشان یہی ہے کہ کس طرح مٹی کے اجزا کا خلاصہ و خلاصہ غل کر ایک انسان بن جاتا ہے۔

پس وہ خدا جو ہماری آنکھوں کے سامنے مٹی سے انسان بنا کر گھڑا کرتا ہے وہ ہمارے اعمال سے ایک نئی شے پیدا نہیں کر سکتا ایسا

کی طرف رکھ کر کسی آیت میں توجہ دلاتی ہے کہ وہ اس پر بہت آسان ہے +

۲۱ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ

اور اس کے نشاں میں سے ہر کہ تمہارے لئے تمہارے نفسوں سے بیبیاں پیدا کیں تاکہ تم ایک دوسرے کے پاس جاؤ اور تمہارے درمیان محبت

۲۲ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً ط إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُفَكِّرُونَ ۝ وَمِنْ آيَاتِهِ

اور رحم تم پر کیا اس میں یقیناً ان لوگوں کیلئے نشان ہیں جو فکر کرتے ہیں ۲۵۸۷ اور اس کے نشاں میں سے

خَلَقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالاخْتِلَافُ السِّنِّتِكُمْ وَالْوَالِدُكُمْ إِنَّ فِي

آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری زبانوں اور تمہارے رنگوں کا اختلاف ۲۵۸۸ اس میں یقیناً

۲۳ ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِلْعَالَمِينَ ۝ وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُمْ

علم والوں کے لئے نشان ہیں ۲۵۸۹ اور اس کے نشاں میں سے رات اور دن کو تمہارا سونا اور تمہارا ایک فضل کو

۲۴ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُسْمِعُونَ ۝ وَمِنْ آيَاتِهِ يُرِيكُمُ الْبَرْقَ

تلاش کرنا ۲۵۹۰ اس میں یقیناً ان لوگوں کے لئے نشان ہیں جو سنتے ہیں اور اس کے نشاں میں سے ہر کہ تمہیں غریب اور

خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُخْرِجُ بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ فِي

کیسے بجلی دکھانا ۲۵۹۱ اور بادل سے پانی آنا ۲۵۹۲ پھر اس کے ساتھ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرنا ۲۵۹۳ اس میں یقیناً

۲۵ ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ تَقُومَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ بِأَفْوَ

ان لوگوں کیلئے نشان ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں اور اس کے نشاں میں سے ہر کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں

۲۵۸۶ میں ان مردوں کے لئے ان کے نفسوں سے بیبیاں پیدا کرنے کا ذکر ہے جس طرف وہاں حضرت آدم کے نفس سے پیدا نہیں

ہوئیں۔ بلکہ کچھ لئے ۲۵۸۷ ولج ان کے نفسوں سے پیدا ہوئی ہیں اور مرد اس جنس سے پیدا کرنا ۲۵۸۸ ہر کہ ہر محبت اور ہمہ ہو اس میں ذکر کر

واہوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی توحید پر نشان ہونے کا ذکر کیا اور آگے کہیں علم والوں کے لئے کہیں سننے والوں کیلئے کہیں عقل سے کام

لینے والوں کے لئے ایسے ہی نشانات کا ذکر کیا اور بتا دیا کہ عقل و فکر سے کام لیا جائے تو انسان کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے مظاہر

میں مصافحہ اس کی ہفتی ۱۰۱ اس کی توحید کی دلائل ملتی ہیں ۲۵۸۹

۲۵۹۰ زبانوں اور رنگوں کے اختلاف کے ذکر سے مطلب تو یہی تھا کہ اس قدر اختلافات کے باوجود تم سب انسان ایک ہی ہو۔ اور یہی

وجہ ہے کہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے ذکر کے ساتھ اس کو جمع کیا ہر کہ یہ نگاہ اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میں خدائی اختلاف کے

انداز ایک وحدت نظر تھی تو مگر آج یہ حالت ہے کہ سفید اور سیاہ رنگ میں اس قدر فرق کر دیا گیا ہے کہ سفید رنگ حکومت کے لئے

پیدا ہوا ہے اور سیاہ حکومت کے لئے ۲۵۹۱

کیلئے ان کے نفسوں سے
بیبیاں پیدا

زبانوں اور رنگوں کا
اختلاف

ثُمَّ ادْعَاكَ دَعْوَةً مِّنَ الْأَرْضِ إِذَآ أَنْتُمْ تَخْرُجُونَ ۝ وَلَهُ مَن فِي السَّمٰوٰتِ ۲۶

پھر جب وہ تمہیں زمین سے ایک آواز دیکر پکارے گا تو تم نوراً نکل پڑو گے ۲۵۸۹ اور اسی کے ہیں جو کوئی آسمانوں

وَالْأَرْضُ كُلٌّ لَّهٗ قَانِتُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي يَبْدُءُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ ۲۷

اور زمین میں ہیں سب اسی کے فرمانبردار ہیں اور وہی ہے جو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر اسے دوبارہ پیدا کرتا ہے یہ اس پر

أَهْوَنُ عَلَيْهِ وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلٰی فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۲۸

بہت آسان ہے اور اس کی مثال آسمانوں اور زمین میں بہت بلند ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے

ضَرَبَ لَكُم مَّثَلًا مِّنْ أَنْفُسِكُمْ ۖ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّالِكُمْ آيٰمًا تَكُونُ مِن شُرَكَاۤئِي ۲۹

وہ تمہارے لئے تمہاری اپنی مثال بیان کرتا ہے کیا تمہارے لئے ان میں سے جتنے تمہارے وہ اپنے لئے ایک ہیں اس میں جو تم

مَا زَنْتُمْ فَأَنْتُمْ فِيهِ سَوَآءٌ ۚ خَافُوهُم كَخَفِكُمْ أَنْفُسَكُمْ ۚ كَذٰلِكَ نَفْصَلُ ۳۰

تمہیں رزق دیا ہے کوئی شریک نہیں کہ تم اس میں برابر ہو سکتے ہو (بیضی) ڈرتے ہو جس طرح اپنے لوگوں ڈرتے ہو اسی طرح ہم آیتیں لوگوں

الْآيٰتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۚ بَلْ تُبْعَثُ الدِّیْنَ ظَلَمُوا ۚ هُوَ الَّذِي يَغْيِرُ عِلْمَهُ ۚ فَنُفِثُ ۳۱

کیسے کھو کر بیان کرتے ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں ۲۵۹۰ بلکہ ظالم ہیں وہ اپنی خدشات کی پڑی بغیر علم کے کہ وہ ہیں سو اسے کون دیتا ہے

مَنْ أَضَلَّ لِّلّٰهِ ۚ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرٍ ۚ فَاقْصِرْ وَجْهَكَ لِلدِّیْنِ حَنِيفًا ۳۲

جسے اللہ گمراہ ٹھہرائے اور ان کے لئے کوئی مددگار نہیں ہوگا سو راست روی اختیار کرنا ہو اپنی توجہ کو دین کی طرف کیلئے قائم

فَطَرَتِ اللّٰهُ الْبَقِیَ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لَا تَبْدِیْلَ لِّخَلْقِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ

اللہ کی بنائی ہوئی فطرت ہے (پتہ قائم رہو جس پر اس نے لوگوں کو اصل حالت میں پیدا کیا ہے) اللہ کی پیدا کی ہوئی حالت کو کوئی بدل نہیں سکتا

لِّلَّذِیْنَ الْقَیْمُ تَوَلٰۤی ۚ اَكْثَرُ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

ظاہر رکھنے والا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ۲۵۹۱

۲۵۸۹ اس سے مراد قیامت ہے اس کا پکارنا کس رنگ میں ہو گا اسے وہی بہتر جانتی ہے +

۲۵۹۰ فطرت، انسان کی کواپیل کی ہر واجب الہی اور ملوک آقا اور نوکر متدارے نزدیک برا نہیں حالانکہ ایک ہی جیسے انسان ہیں۔

تو مخلوق کو خالق کے برابر جس طرح ٹھہراتے ہو +

۲۵۹۱ جہت - قطع کیلئے دیکھو ۲۵۹۱ اور فطر اللہ الخلق سے مراد ہے اللہ تعالیٰ ایک چیز کو جو وہیں لایا اور اسے یہی شکل پر بنا یا جس

الربع

ص ۷۷
نور انسانی کا وجود

فطر

مُتَّبِعِينَ إِلَيْهِ وَانْقُوهُ وَاقِمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝

اس کی طرف جمع کرنا یعنی اسے (دوسرے) اور اس کا تقویٰ کرو اور نماز کو قائم کرو اور مشرکوں سے نہ ہو ۲۵۹۲ ان میں سے

الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَكَانُوا مُشْرِكِينَ ۝

جنہوں نے اپنے دین کو قربانی کر دیا اور فتنے فتنے گئے سب کو وہ اس پر جانے پاس ہوا ہے اس میں ۲۵۹۳

کوئی فعل تشریح ہوتا تھا پس ﴿لَمَّا قَاتَلَهُ﴾ یعنی فطرت اناس علیہا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اشارہ ہے اس کی طرف جس نے پیدا کیا یعنی اصل حالت میں بنایا اور لوگوں کے اندر اپنی معرفت کا حصہ مرکوز کر دیا اور فطرت اللہ وہ ہے جو اس میں معرفت ایمان کی ثروت مرکوز کر دیا کہ اس آیت میں اشارہ ہے کہ دین سائلتم من خلتهم ليقولن اللہ (الزخرف ۴۸) اور بخاری میں ہے الفطرت الاسلامیة یعنی فطرت اسلام ہے اور فطرت اللہ یہاں فعل محذوف کی وجہ سے مضرب ہو الزموا فطرتہ اللہ یا علیکم فطرت اللہ +

جب چھپکے لوگ میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور قدرت کے نشان بیان کئے اور یہاں پہلی آیت میں فطرت انسانی کو پس کی تو اب اس کا نتیجہ بیان فرمایا کہ اسی دین پر قائم رہو جس کی طرف یہ شواہد مل جاتے ہیں اور خلیفہ ربوبی یعنی خداوند تعالیٰ ہی میں ہو اور تم میں خطاب عام ہے سب صیغے جمع کے آتے ہیں اسی کو اگلے الفاظ فطرت اللہ تعالیٰ فطرت اناس علیہا میں واضح کیا گیا کہ یہ دو دین فطرت اللہ ہے اور فطرت اناس علیہا وہ اصل حالت جس پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اور بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا مومن مَنُكُودِ الْاِيْمَانِ عَلٰی الْفِطْرَةِ فَابْوَاہُ كَقُودِ دَابَاہُ اَوْ بُنِصْرَاہُ اَوْ حُجْرَاہُ... اور پھر اپنے یہی آیت پڑھی یعنی کوئی بچہ نہیں گزرہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے یعنی اصل حالت پر جو اسلام ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی بناتے ہیں یا عیسائی بناتے ہیں یا مجوسی بناتے ہیں +

پس قرآن وحدیث صریح کے ساتھ اسلام کو فطرت کا مذہب قرار دیتے ہیں یعنی وہ مذہب جس پر فطرت انسانی اپنی اصل حالت میں شادیت و تسبیح اور یہاں پہلے اس مذہب فطرت کے اصل الاصول یعنی توحید الہی کا ذکر کیا یعنی یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی شریک کا نہ ہو تاہم اس انسان پر ظاہر ہو جو فکر عقل سے کام لیتا یا علم رکھتا یا سنتا ہے اور ان کے پھر توحید کا صاف الفاظ میں ذکر کر کے آخر میں مخلوق خدا کی خدمت کا ذکر کیا جو اس فطری مذہب کا دوسرا اصول ہے ذات والہ القہری حقہ +

لا تبدلہا بل خلق اللہ سے یہ مراد ہے کہ وہ اصل فطرت بہر حال قائم رہتی ہے اسے کوئی بدل نہیں سکتا چنانچہ اس کی شہادت بھی سب مذاہب میں ملتی ہے کہ باوجود طرح طرح کے شرک و کفر کے بنائے گئے توحید کو بھی قائم رکھا ہے عیسوی مسیح کو خدا بنا کر ایک عیسائی کی فطرت تبدیل نہیں ہوئی پھر بھی اسے خدا ایک انسان بنا کر اس کے لئے عقل انسانی کے علاوہ تین کو ایک بھی کو بنا کر اگر فطرت کی روشنی بھی نہیں گوارا اس طرح خلق کے پروے وال دیتے کئے +

۲۵۹۲ یہاں توحید کے عملی پہلو کو بیان کیا یعنی صرف اللہ کو ایک مان لینا کافی نہیں بلکہ پھر اس کی طرف رجوع بھی کرنا ضروری اور اس کا تقویٰ کرنا یعنی اسے قائم کر دہ حقوق کو ملحوظ رکھنا اور نماز اس کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کا اور حد و معیار سے قائم رکھنا ضروری ہے

۲۵۹۳ پہلی آیت میں فرمایا تھا کہ مشرکوں میں سے نہ ہو یہاں انہی کے متعلق فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور ان کا دین کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا یہ ہے کہ توحید الہی پر جو اصل الاصول تھا قائم نہ رہے بلکہ اس توحید کے ساتھ شرک کو ملا لیا کسی نے کسی کو اور کسی نے کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنایا اگر دین کے اصل الاصول پر قائم رہتے تو باہر سے یہ تفرق بھی نہ ہوتا لیکن حالت یہ ہو گئی کہ توحید کو جو اصل تھا پیچھے چھوڑ دیا اور جو اس کے ساتھ شرک ملا لیا تھا اسے ہی مذہب کی اصل بنا دیا سمجھ لیا کہ ایک نیا

فطرت

فطرت کا مذہب اسلام

فطرت بدل نہیں سکتی

اس مذہب کا توحید کے ساتھ شرک ملا کر دین میں تفرق پیدا کرنا

وَاِذَا مَسَّ النَّاسُ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُنِيبِينَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا اَذْقَمُوْهُمْنَ رَحْمَةً اِذَا ۳۳

اور جب لوگوں کو تکلیف پہنچا تو اپنے رب کو پکارنے میں اس کی طرف رجوع کرتے ہوئے پھر واپس نہیں اپنی طرف رجعت چکے تھے اور

فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَرْجِعُوْنَ لِشُرَكَائِهِمْ اَلَيْكُمُ رَاٰ اَتَيْتُمْهُمْ فَمَا يَنْصَحُوْنَكُمْ اَوْ يَنْصَحُوْنَ ۳۴

ان میں سے ایک فریق اپنے رب کے ساتھ شریک بننے لگتے ہیں تاکہ اس کی ناشکری کریں جو پہلے انہیں دیا ہو سو فائدہ اٹھا لیں پھر تم جلد

تَعْلَمُوْنَ ۝ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُمْ يَكْفُرُوْنَ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ ۳۵

جان لو گئے یا ہم نے ان پر کوئی مضبوط دلیل اتاری ہے سو وہ ان کا بیان کرتی ہر جنہیں وہ ان کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں تاکہ

وَاِذَا اَذْقَمْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرَجَوْا رَاٰ اَلَمْ نَجْعَلِ لَّكَ اٰیٰتٍ لِّمَنْ يُّدْرِكُ الْاٰیٰتِ ۳۶

اور جب ہم لوگوں کو رحمت چکھاتے ہیں پھر اترتے ہیں اور اگر انہیں اس کی وجہ سے جو ان کے ہاتھوں نے ان کے لیے بھیجا ہو مصیبت پہنچی ہو

اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ۝ اَوْ لَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يُّشَاءُ وَيَقْدِرُ ۳۷

تو وہ ایسے ہو جاتے ہیں کیا وہ غور نہیں کرتے کہ اللہ جس کیلئے چاہتا ہو رزق کو فوخ کرتا ہو اور جس کے لئے چاہتا ہو تنگ کرتا ہو اس

فِيْ ذٰلِكَ لَاۤیْتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ فَآتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمَسْكِیْنَ وَابْنَ ۳۸

میں یقیناً ان لوگوں کیلئے نشان ہیں جو ایمان لاتے ہیں سو قریبی کو اس کا حق دے اور مسکین

السَّبِيْلُ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۳۹

مسافر کو بھی ایمان لوگوں کیلئے بہتر ہے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور وہی کامیاب ہوئے ورنہ اس میں شک

سارا زور حضرت مسیح کی خدائی پر لگنا اور توحید کو تین ایک لکھو جیسے نام رکھنا ہوا ہے ایک ہندو اپنے بتوں کو سب کچھ سمجھتا ہے

اسی سے دعا کرتا ہے کہ انہی کی عبادت کرتا ہو اور ایک اللہ کی ہستی پاسے نام تسلیم کی ہوئی ہے۔

۲۵۹۴ تکمیل دیں کہ کلام کرنا بطور غبار ہو مراد اس سے ولایت کرنا ہے (د) جیسا دوسری جگہ ہے اِنَّا بَنَیْنَا

بِیْنَقُ عَلَیْکُمْ بِالْحَقِّ (الحیاتیۃ ۲۹) +

مطلب یہ کہ فطرت انسانی کی اس روشنی کو وہ کیوں قبول نہیں کرتے کیا کوئی دلیل اللہ تعالیٰ نے ہی اتاری ہے جس نے ان کے دلوں پر روشنی

۲۵۹۵ حقیقت سے مراد کو بعض نے منہ لیا ہے کہ اگر بن جریسے اس کی تفسیر حقہ علیہ من اھلۃ والبر سے ہی کی ہو اور یہی صراحت الفاظ

بھی حاوی ہے۔ اس سے ظاہر ہو کہ شخص کے مال میں اس کے قریبیوں کا (جو محتاج ہوں) اور سافرا ایمان کا اور عام مسکین کا بھی حق ہے اور

ان کے حکم کو جو ہے حضرت امام ابو حنیفہؒ نے ایسے نقطہ کو واجب قرار دیا ہے اور یہاں مراد کو ہر خصوصیت میں ہو سکتی ہے مگر یہی صورت بلا تعلق ہے

بلکہ کہ یہ بھی ابتدائی زمانہ کی ہے اور ابو سعید خدریؓ کی روایت کی کہ اس آیت کے نزول پر آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم نے باغ فدک حضرت فاطمہؓ کو دیا

تھا کوئی حدیث کا نہ ہونا اس سے ظاہر ہو کہ کہ میں آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم فدک کے مالک نہ تھے +

ایک الہی دستور تھا

۳۹ وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَبَالٍ يُرَوَّىٰ أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَزِيدُ فِي غَدَاةِ اللَّهِ ۚ وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ

اور جو تم عطیہ دیتے ہو تاکہ لوگ نئے مالوں کی وجہ سے اس میں بڑھتی ہو تو وہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا اور جو تم زکوٰۃ

۴۰ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ ۖ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْغِفُونَ ۝ اللَّهُ الَّذِي

دیتے ہو ان کے ساتھ اللہ کی رضا چاہتے ہو تو یہی دو چند کر لینے والے ہیں اللہ وہ ہے

خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يَأْتِيكُمْ مَوْتٌ ۚ فَلْيُكْفِكُمْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مِنْ يَمْنَلُ

جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں رزق دیا پھر تمہیں مارا پھر تمہیں زندہ کر لیا کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ہے جو اس میں سے

۴۱ مِنْ ذَلِكُمْ مِنْ شَيْءٍ سُبْحَنَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۚ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ

کچھ بھی کرتا ہے وہ پاک ہے اور اس سے بلند ہے جو وہ شرک کرتے ہیں خلی اور زمی میں اسکی وجہ سے

وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيَ النَّاسِ لِيُنْزِلَ اللَّهُ مِنْ بَعْضِ السَّمَاءِ نِجْلٌ ۚ لِيُجْزِيَ

فساد ظاہر ہو گیا جو لوگوں کے (ہاتھوں سے) کیا تھا تاکہ انہیں اسکا کچھ مزہ چکھائے جو انہیں کیلئے ہے تاکہ وہ رجوع کریں ۲۵۹۷

۲۵۹۷ ربانہ و کعبہ ۳۰ ج چیز انسان بطور تحفہ یا عطیہ دے یہ چاہتا ہے کہ اسے اس سے زیادہ ملے تو اسے بھی دیا جائے تاکہ اس کا

اور حضرت ابن عباس اور مجاہد وغیرہ اسے بیان کیا ہے یا تحفہ یعنی مروی ہے (ج) +

سی عطیہ کا دینا یا مال کا دینا اس خواہش سے کہ اس سے بڑھ جائے تاکہ اس پر یہ لکھا ہو کہ یہ نبی کریم صلعم پر حرام تھا یعنی آپ

اس خواہش سے کبھی کسی کو نہ دیتے تھے کہ زیادہ ملے اور اس کی وجہ آیت ولا تعتن تستنکثوہی ہے اور اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ کسی شخص کا

اصل مال پر جو زیادہ لے لیا نہ کرنا نہیں اور یہ دینے والے پر گناہ ہے (۱) اور یہاں مطلب صرف اس قدر ہے کہ جس نے اس سے خواہ

سے عطیہ کسی کو دیا وہ کسی اگر کا حق نہیں کیونکہ اس کی نیت اس ذریعہ سے کچھ مال کمائے کی ہے (۲) اس پر ملتا ہے جو بطور صدقہ

معنی اللہ تعالیٰ کی رضا کو منظور رکھ دیا جائے اور اگر دبا کے معنی سود بھی کہتے جاتے تو یہ آیت نہ اس کی حمت پر دلیل ہے نہ زکوٰۃ

زکوٰۃ کی بلکہ یہاں صرف دو باتوں کا مقابلہ ہے اور پہل میں تمہیں زکوٰۃ کی دلائی ہے +

۲۵۹۷ بھو و کعبہ ۳۰ ج بھو کے معنی دیف بھی ہیں یعنی ایسے مقامات جو باقی اور سبزی والے ہوں یا جو ساحل سمندر پر واقع ہوں

اور مٹان البحر یا سمندر کے شہر بھی اس کے معنی کہتے ہیں اور بحیرۃ زمین اور شہر کو کہتے ہیں اور عرب کے لوگ شہروں اور کھادوں کو بھار

کہتے ہیں اور حدیث میں ہے کہ کتب لکم بھو ہم جتنی ہیں ان کے شہریں اور انکی زمین میں ان کیلئے لکھا دلا اور قتادہ کا قول ہے کہ بڑے

سے مراد جنگل اور تہاں کے مواقع اور صحراؤں اور غبیوں کے رہنے والے ہیں اور بخیر سے مراد شہر ہیں (۲) +

خواہ بڑا اور چھوٹا اور زلی میں یا دیہات اور شہر حاصل ایک ہی معنی مراد اس سے کل عالم میں فساد کا ظاہر ہونا ہے اور بعض

نے جو بھر کے فساد سے مراد جانوں کشیتوں کا غصب یا فساد دیا ہے تو یہ بھی درست ہے یعنی سمندر کے فساد سے مراد وہ فساد بھی ہو سکتا

ہے جس کا ارتجاب سمندروں پر حکومت کے ذریعے ہوتا ہے اور فساد سے مراد وہاں تشنگ سالی موت آگ لگنا وغیرہ مصائب بھی

لئے کہتے ہیں اور ابن آدم کا اپنے بھائی کو قتل کرنا بھی لکھا ہے کہ یہ دونوں باتیں ان الفاظ کی غفلت کے شایاں نہیں قتادہ سے

۵
انقلاب
مگر یہ اس کی دلیل

اصل مال پر زیادہ

بخیر

بھار

بڑے

انہیں کی ہمت سے کل

عالم میں فساد کا چھوٹا

۴۲ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلُ كَانَ أَكْثَرُهُمْ

کہ زمین میں چل پھرو پھر دیکھو کہ انکا جو پہلے تھے انجام کیا ہوا ان میں سے اکثر

۴۳ مُشْرِكِينَ ذَاقُوا جَهَنَّمَ لِلَّذِينَ الْقِيَمِ مِنْ قَبْلُ إِنَّ يَأْتِي يَوْمَهُمْ لَمَرَدَلُهُ مِنَ اللَّهِ

مشرک تھے سو انہی کو جہنم کو تاریم کر دینے والے دین کیلئے سیدھا کر س سے پہلے کہ وہ دیکھیں کیلئے اللہ کی طرف سے روکا نہیں

۴۴ يَوْمَئِذٍ يَصْدَعُونَ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلَا نَفْسَ فِيهِ

اس دن وہ الٹ الٹ ہوا جائیگے جو کفر کرتا ہوا اس کا وبال کفر اسی پر ہوا جو کوئی نیک عمل کرتا ہوا تو وہ اپنی ہی باتوں کیلئے (چھی)

۴۵ يَهْدُونَ ۖ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ

تباہی کرتے ہیں تاکہ وہ انہیں جو ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے ہیں اپنے فضل سے بدلے وہ کا فزون کو

۴۶ الْكَافِرِينَ ۚ وَمَنْ آتَيْنَاهُ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْكُمْ مَبَشِّرَاتٍ وَلِيُذِيقَكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ ۚ وَ

پہنچائیں کرتا اور اس کے نشانوں سے ہو کہ وہ ہواؤں کو خوشخبری دیتے ہوئے بھیجتا ہو اور تاکہ وہ تمہیں اپنی رحمت سے چکھائے اور

۴۷ لِيَجْزِيَ لَكُمْ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ ۚ وَلِعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۚ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا

تاکہ تمہیں اس کے حکم سے چلیں اور تاکہ تم اس کے فضل کو طلب کرو اور تاکہ تم شکر کرو اور یقیناً ہم نے تجھے پہلے

۴۸ مِنْ قَبْلِهِ رَسُولًا ۚ وَلِيُذِيقَهُمْ فَجَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ فَاَنْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ أَجْرُوهَا ۚ

رسولوں کو انکی قوموں کی طرف بھیجا پس انکے پاس کھلی دلائل لے کر آئے سو ہم نے انکو سزا دی جو مجرم ہوئے

روایت ہو کہ یہ فساد قبل از بعثت ہوئی تھا۔ اور فساد سے مراد اس حالت میں شرک اور ہر ایک قسم کی بدی کا دور دورہ ہوا اور تاریخ

عالم اس پر شاہد ہو کہ تاریکی اور جہالت اور بدی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے اپنے کمال کو پہنچ گئی تھی۔ مہر و لیم سے جیسے تعصب

عیسائی کو یہ اقرار ہو کہ عیسائیت کی جو دنیا کا اس وقت کا آخری مذہب تھا اس وقت نہایت ذہین حالت تھی چنانچہ اس کے یہ لفظ ہر

”سائین“ حدی کی عیسائیت بہت ہی گہری ہوئی اور فساد کی حالت میں تھی ”باقی“ مذہب کا جن پر اس سے بھی زیادہ زمانہ گزر چکا تھا

اسی سے قیاس ہو سکتا ہو۔ چند دستان ہیں اس وقت جہالت کا اس قدر زور تھا کہ بڑے بڑے یاب آرمیوں کی طرف مڑنے

سیاہ کاریوں کا کتاب مذہب کیا جاتا تھا غرض تمام ممالک روشنی سے غالی ہو چکے تھے اور اس فساد و عظیم کی طرف بیان اشارہ

اور اس صورت میں لیذا یقیناً ہمیں لازم عاقبت کا ہوا اور روح المعانی میں ہو کہ اس آیت کا حکم ہر اس فساد کیلئے عام ہو جو تباہ

تک ظاہر ہوا اس صورت میں جو فسادات عظیم آج عالم میں برپا ہو رہے ہیں انکی طرف اشارہ ہو سکتا ہو۔

۴۸ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ۝ اللَّهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيحَ فَتُبْرِسُ حَابًا

اور مومنوں کی مدد کرنا ہمیشہ ہم پر لازم ہے اللہ وہ ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے سود بادل کو اٹھاتا ہے

فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَجَعَلَهُ كَسَفًا ذَرَىٰ لُودِقٍ خُزْجُ مِنْ خِلَابِ

سود اسے جھلجھاتا ہے آسمان میں پھیلاتا ہے اور اسے تہ بہ تہ کرتا ہے پھر مینہ کو دیکھتا ہے کسے اندر سے نکلتا ہے

۴۹ إِذَا ذَا آصَابَ بِهِ مِنْ يَسَاءٍ مِنْ عِبَادَةٍ إِذْ أَلْهَمُ يُسْتَبْشِرُونَ ۝ وَإِنْ كَانُوا

سو جب وہ اپنے بندوں میں سے خیر چاہتا ہے اسے پہنچاتا ہے تو وہ خوش ہوتے ہیں گو وہ اس سے

۵۰ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُنْزَلَ عَلَيْهِمْ مِنْ قِبَلِهِ لَبِيسِينَ ۝ فَانْظُرْ إِلَىٰ اثْرَدَحْمَتِ اللَّهِ كَيْفَ

پہلے چاہتا تھا کہ اس سے پہلے وہ باطنی مایوس تھے سو اللہ کی رحمت آنے کی طرف دیکھ کس طرح

۵۱ يُجْحِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ الْمُوقِنِ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۚ وَ

زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے بیشک یہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۲۵۹۸ اور

۵۲ لَئِنْ أَسْأَلْتَهُمْ لَيُخْفَرْنَ بِهَا وَأَوْ هُمْ مُضْغَرَّ الظُّلُمِ ۚ مِنْ بَعْدِهِ يَكْفُرُونَ ۝ فَإِنَّكَ

اگر ہم سے پوچھیں پھر وہ اسے زد و کوب کریں تو اسے بعد بھی کفر ہی کرتے رہیں ۲۵۹۹ پس تو

لَا تَسْمِعُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا تَسْمِعُ الصَّامِينَ ۚ إِذَا نَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ ۝

مردوں کو نہیں سنا سکتا اور نہ بہرہ ور نکو آواز سنا سکتا ہے جب وہ پیچھے ہٹ کر واپس ہو جائیں

۲۵۹۸ رکوع کی ابتدا زمین میں فساد کے ہونے سے کی گئی اور بدکاروں کے انجام کی طرف توجہ دلائی گئی۔ پھر ہواؤں اور بارشوں کو

ذکر کے نہایت لطیف پیرایہ میں بیان آکر اصل مطلب کو واضح کر دیا کہ جس طرح مشرق کے لیے رحمت نفا ہر دنیا میں کام کر کے مردہ

زمین کو زندہ کر دیتی ہے اسی طرح اب یہ روحانی مردہ زندہ ہونگے اس سے بھی معلوم ہوا کہ آیت ۴۱ میں فساد سے مراد

روحانی مردگی ہی تھی +

۲۵۹۹ دادہ میں ضمیر نبات کی طرف لگتی ہے جو حیاتی کا مفہوم ہے یعنی کوئی ایسی ہوا چلے جو نبات کو زور و کدوسے اگر ایک قول ہے

کو ضمیر عذاب کے لئے جو مینی بادل کو زور دیکھیں کیونکہ زور بادل پانی نہیں برساتا۔ اور ایک اور قول ہے کہ ریح کو ذکر بھی لایا

جاتا ہے اور مرثی بھی اور بیان ضمیر ریح کی طرف ہی ہے (۱) اور میرے نزدیک یہ آخری قول ہی صحیح ہے اور مطلب یہ ہے کہ اللہ

تعالیٰ کی رحمت کے آثار تو ہر جگہ نمایاں ہیں لیکن انکے بخار کی وجہ سے اگر عذاب کی ہوا بھی آئے تو بھی کفایت پانہ نہیں آتا اور زور ہوتا

مراد یہاں عذاب کی ہوا ہی ہے اور یہ انکے کفر یا عمار کی حالت کا بیان ہے جیسا کہ انجلی آیات میں واضح کر دیا ہے +

وَمَا أَنْتَ بِهَادٍ الْعُمَىٰ عَنْ ضَلَالَتِهِمْ إِنْ تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ

اور نہ تو اندھوں کو انکی گمراہی سے (دروک کر) ہدایت دے سکتا ہو تو صرف انہی کو سنا سکتا ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں وہ

مُسْلِمُونَ ۝ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضِعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْضٍ ضِعْفٍ

فرما ہذا میں نے ۲۴ شدہ ہر چیز میں تیس گزوری کی حالت سے پیدا کیا پھر گزوری کے بعد تو

قُوَّةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْضٍ قُوَّةً ضِعْفًا وَثَنِيَّةً ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَهُوَ

دی پھر قوت کے بعد گزوری اور بڑھا پانچا یا وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ

الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ ۚ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقِيمُ الْمُجْرِمُونَ ۚ هَلْ يَشَاءُ غَيْرُ

جاننے والا قدرت والا ہر ۲۴ درجہ میں ہر گزوری آئے گی مجرم میں کھا تینگے (کہ) وہ ایک گڑھی سے زیادہ

سَاعَةٍ ۚ كَذَلِكَ كَانُوا يُؤْفَكُونَ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ أَوتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ

گڑھے اسی طرح اُسے پھر جاتے تھے اور وہ جنہیں علم اور ایمان دیا گیا ہے کینگے

لَقَدْ كُنْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْبَعْثِ ۚ فَهَذَا يَوْمُ الْبَعْثِ ۚ لَكُنْكُمْ لَنْتُمْ

تم اللہ کے حکم کے مطابق جو آٹھنے کے دن تک ٹھہرے رہے سو یہ جی آٹھنے کا دن ہے لیکن تم

لَا تَعْمَلُونَ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُنْفَعُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَعْمَارُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ

نہیں جانتے تھے پس اس دن انہیں جو ظالم تھے انکا عذر کوئی نفع نہ دیکھا اور نہ انہیں مارا گیا وہ کر کے کام تو نہ دیا جاتا تھا

۲۶۵۳ ان دونوں آیتوں میں اسی انکے اصرار کفر کا ہی ذکر ہو دیکھو ۲۶۵۱ نیز ۲۶۵۹

ساع موعت

یہاں ظاہر الفاظ کو یکسر سماع موعت پر بھی بحث کی گئی ہے اور اس حدیث سے کہ بدر کے دن اہل قلیب کو پکار کر نبی صلعم نے فرمایا تھا

قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقاً فهل وجدتم ما وعدكم ربكم حقاً۔ اور حضرت عمر کے سوال پر فرمایا کہ تم ان سے بہتر نہیں سننے۔

اس بات کا استدلال کیا گیا ہے کہ مردے سننے ہیں۔ حالانکہ ظاہر الفاظ کو ہیں تو قرآن کریم صاف فرماتا ہے کہ مردے نہیں سننے۔ اور

اصولاً بھی یہ بات قبول کرنے کے قابل نہیں کہ مر کر انسان کے حواس ایسے ہو جاتے ہیں کہ کہیں کوئی زندہ دنیا میں کچھ بات کرے تو مرے

اسے سن لیتا ہو۔ جانتے صرف اس قدر ہے کہ خاص حالات میں اللہ تعالیٰ کے اذن سے ایک بات مردہ کو زندہ کی طرف پہنچا دی

جاتی ہے اور یہی مطلب اہل قلیب والی حدیث کا ہے یعنی اس وقت وہ اس بات کو ایسا سن رہے ہیں جیسا تم سن رہے ہو جیسا کہ تم

سمو رہے ہو جیسا ہم اللہ تعالیٰ سمعہم اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ کر دیا میاں تک کہ یہ بات ان کو سنا دئی۔ یہی کچھ اہل قبور کو اسلحا

علیہ کہہ لیتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ انہیں پہنچا دیتا ہے۔

۲۶۵۵ ضعف۔ انسان کی ابتدائی حالت ایسی گزوری کی ہے کہ اس پر غور و لفظ ضعف بولا ہے۔ نفع کی حالت میں وہ ایسا گزور

۵۸ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لَهُمُ امَثَلًا وَلَٰكِنْ جِنَّتُمْ بَآيَةَ يَقُولُوا

اور یقیناً ہم نے لوگوں کیلئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں بیان کی ہیں اور اگر تو انکے پاس نشان کا توجہ کا فر

۵۹ الَّذِينَ كَفَرُوا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مَبْطُلُونَ ۝ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِ الذِّٰلِیْنَ

ہیں وہ کہنے لگتے تھے تم صرف دھوکا دینے والے ہو ۲۶۲ اسی طرح اللہ انکے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے جو

۶۰ لَا يَعْلَمُوْنَ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَلَا يَسْتَخِفُّكَ الذِّٰلِیْنَ لَا يُوقِنُوْنَ ۝

نہیں جانتے سو صبر کر اللہ کا وعدہ سچا ہے اور وہ لوگ تجھے خفیف نہ کریں جو یقین نہیں کرتے

ہرگز وہ نظر بھی نہیں آتا پھر رحم میں پھر کچھ ہونے کی حالت میں بھی کس قدر کمزور ہو۔ اس میں توبہ انسان کی دوسری زندگی کی طرف

دلائی ہے اور ساتھ ہی بتایا کہ عجب بھی قوت پکڑیں گے گو اس قوت کے بعد پھر ایک دفعہ کمزوری ہے +

۲۶۰ مہطلون سے مراد وہاں منہ دونوں یا فریب دینے والے یعنی فریب دہرے کو باطل کر کے داسے ہیں +

مُبطِل

ع

وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَنَ الْحِكْمَةَ إِذَا اشْكُرْ لِلَّهِ وَمِنْ يَشْكُرْ فَإِنَّا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَ

اور یقیناً ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی کہ اللہ کا شکر کرو اور جو کوئی اللہ کو شکر کرے وہ اپنی جان کی بھلائی کیلئے نیکو کار اور

لقمان کی نصیحت فلاح اخلاقی سے ہے

مَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝ وَإِذْ قَالَ لُقْمَنُ لَابْنِهِ وَهُوَ يُعْطِيهِ يَبْنَىٰ

جو ناشکری کرتا ہے تو اللہ غنی و حمید ہے نیاز تعریف کیا گیا ہے اور جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اور وہ اسے نصیحت کرتا تھا میرے بیٹے

وقف البنی
عبداللہ علیہ
وسلم

لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ۝ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ

اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا شرک یقیناً بڑا بھاری ظلم ہے اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے متعلق تاکید کی کہ تم دینا

حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصْلَهُ فِي عَامَيْنِ إِنَّ اشْكُرِّي وَلَوْلَا دَيْنُ

اس کی ماں ضعف پر ضعف کھاتے ہیں اسے اٹھاتی ہے اور اس کا دودھ پھرتا دوسال میں ہوتا ہے اور شکر کر دینے میں ماں باپ بھی

إِلَى الْوَصِيرِ ۝ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا

میری طرف انجام کا نا مانا ہے اور اگر وہ تجھ پر زور دیں کہ تو میرے ساتھ اسے شریک کرے جس کا تجھے علم نہیں تو انکی

النصف

تَطْعَمَاهَا وَصَلَّحْهُمَا فِي الدِّينِ مَعْرُوفًا وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ

بات نہ مان اور دنیا میں ان کا اچھی طرح ساتھ دے اور انکے رستے کی پیروی کر جو میری طرف

إِنِّي أَنذَرُكَ ۖ وَإِنِّي أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ يٰبْنَىٰ

رجوع کرنا ہے میری طرف تمہارا اولاد آنا ہے سو سنو میں انکی خبر دے گا جو تم عمل کرتے تھے اے میرے بیٹے!

بعض مسلمانوں میں تو ای کا طریق ترویج ہے کہ ہمیں اسی میں دکھا ہے کہ کس میں مجبوزوں کے سے افعال ہرے ہیں جیسے ناچنا اور اچھلنا اور

روح المعانی میں ہے کہ یہ زندقوں کے آثار ہیں سے جو بلکہ یہ بھی کہ ایسا سامع ممنوع ہے کہ اس میں رقص نہ ہو

۱۲۴۴ لقمان - بظاہر یہ بھی نام ہے کہ اول لغت اس کا اشتقاق لفظ سے صحیح تسلیم کیا ہے اور کو بعض لوگوں نے اس میں اختلاف کیا

لقمان

کہ لقمان کو نہ تھے مگر ترجیح اس قول کو ہے جو اب ابن عباس ابن السیب وغیرہم سے مروی ہے کہ یہ حبشی تھے اور نو بیہ یا مصر کے رہنے والے

تھے (دع) پھر اس بارہ میں اختلاف ہوا ہے کہ وہ نبی تھے یا انہیں صرف علم حکمت عطا ہوا تھا میرے نزدیک یہ قول صحیح نہیں کہ وہ نبی

تھے کیونکہ قرآن کریم کے بیان کی غرض یہی ہے کہ وہی آدمی اصل مرتبہ اس علم و حکمت کا ہے جو اخلاق سے متعلق رکھتا ہے اور بالخصوص شرک

کے خلاف زور دینے والی ایسی ہی قوم ہے جو نبی انبیاء علیہم السلام اور ان قول کی تفسیر ہے اور اللہ تعالیٰ کا اس طرح احکام دینا

انبیاء سے ہی خاص ہے اور یہاں یہ بتایا ہے کہ شکرگزاری سے انسان خود غافلہ اٹھاتا ہے اور ناشکری سے اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگڑتا

اسے ضرورت نہیں کہ کوئی اس کا شکر کرے

إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِنْغَالٍ جَبَّةً مِنْ خُرْدٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ

اگر وہ اصل ادا کی کے واسطے برابر بھی ہو پھر وہ کسی پتھر کے اندر ہو یا آسمان میں ہو یا زمین میں

يَأْتِي بِهَا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَظَهِيفٌ خَبِيرٌ يَسْتَعْيِفُ الصَّلَاةَ وَالْمُنْعَرِفِ

اللہ کے لانے کا۔ اللہ باریکیوں سے واقف خبر داسے ۶۰ لے کر بیٹھے نماز کو قایل کر اور نیک کا حکم دے

وَأَنَّهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ

اور بات سے رک اور حثیت تجھے پہنچے اس پر صبر کر یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے اور

لَا تَصْعِرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْسُ فِي الْأَرْضِ فَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ

تکبر سے لوگوں سے نہ نہ پھیر اور نہ زمین میں اگر فخر کرنا چاہے۔ اللہ کسی خود پسند شیخی خود کو پسند نہیں کرتا ۶۱

وَأَقْصِرْ كُنُوسَكَ وَأَغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ الْأَنْكِرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ

اور اپنی چال میں مبالغہ دوی اختیار کر اور اپنی آواز کو کم کر دیکھ۔ یقیناً سب آوازوں سے بری گدھوں کی آواز ہے ۶۲

۶۰-۶۱ انہیں ضمیر ماکتف تعلون سے جو معلوم ہوتا ہے اس کی طرف جاتی ہے اور صفت یا پتھر میں ہونا اس لحاظ سے جو کہ اس میں

صلابت عین صفت ہے۔ اور آسمان میں ہونا انہی کے لحاظ سے جو زمین میں ہونا تاریکی کے لحاظ سے جو +

۶۲-۶۳ نقصان نقصان کہ ایک طرف جہاں کا اور کہا گیا ہے کہ یہ رخسار کے ایک طرف جھکانے سے مخصوص ہوا اور بعض کے نزدیک

گروں کے سیلان پر ہوا جاتا ہے اور صغیر کے معنی کبیر کے بھی ہیں اور تکبر کو کہا جاتا ہے فیہ صغیر اور حدیث میں صغیر معنی شکوہ

اور لا تصغیر خدا کے معنی ہیں تکبر سے اعراض نہ کرنا +

خدا خدا رخسار سے کہتے ہیں ۱۰ اور خدا خدا زمین میں ایسے شوق کو بھی کہتے ہیں جو سطلیل اور گہرا ہو تو انھیں صغیر الخداد +

(البروج - ۴) (۶) +

۶۴-۶۵ چلتے ہیں قصد یا نسیانہ ردی سے یہ مراد نہیں کہ انسان اچھے تیز قدم سے نہ چلتے حضرت عایشہ کی ایک روایت میں ہے کہ آپ

ایک شخص کو دیکھا کہ لاغری سے مرے قریب پہنچا ہوا تھا آپ نے پوچھا اے کیا ہوا جو لوگوں نے کہا یہ قاریوں میں سے ہے آپ نے

فرمایا عرسید الخلامتے اور جب چلتے تھے تیز چلتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت میں ہے کہ جب آپ چلتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا

تھا کہ اوپر سے نیچے کی طرف آ رہے ہیں یعنی تیز چلتے تھے اور چلتے وقت فی المشی سے مراد متواضع نہ چلنا لی (۱) +

ہیئت کو سیر کی تعلیم پر فخر ہے لیکن قرآن کریم نے ایک عیسیٰ بنی کے ذکر میں ان اعلیٰ درجہ کے اصول کی بیان کر کے جسے

کی تعلیم کا پتہ ملے اس سے کہ بڑھ کر یہ بتا یا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی قوم سے غل نہیں کیا بلکہ سب قوم کو، علی درجہ کی اعلیٰ تعلیم عطا

فرمائی اور جن بات پر روپے سفید منہ والوں کو فخر ہے وہی تعلیم جس کے ایک سیاہ فام کو بھی اللہ تعالیٰ نے دی ہیں اختلاف الان

اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی حقیقت نہیں رکھتا +

ع

مناہے تھی

۲۰ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ لِلّٰهِ سَخَّرَ لَكُمْ فَاِی السَّمٰوٰتِ فَاِی الْاَرْضِ وَاَسَمِعَ عَلَیْكُمْ نِعْمَةً

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے تمہارا کام میں نکال رکھا ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور

ظاہرہ و باطنہ و من الناس من یجادل فی اللہ بغیر علم ولا ہدۃ

باطنی نعمتوں کو پورا کیا ہے اور لوگوں میں سے وہ بھی ہے جو اللہ کے بارہ میں جھگڑتا ہے (حالانکہ) نہ اس کے پاس علم نہ ہوتا ہے

کِتٰب مُّیْنٍ وَّ اِذْ اَقْبَلَ لَهُمْ اَتَّبِعُوا مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَبِیُّہُمْ مَّا وَجَدْنَا عَلَیْہِ

روشن کنیز کی کتاب ۲۱ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کرو اللہ نے تمہارا پیغمبر بھی بلکہ ہم اس کی پیروی کرتے ہیں جس پر تمہاری

اٰیٰتہ نَادٰوْکُمْ کَانَ الشَّیْطٰنُ یَدْعُوْہُمْ اِلٰی عَن اَب السَّعٰیْرِ وَّمَنْ یَّسْلُمُ

باطل و کفر کیا اور کیا مگر شیطان انہیں جلتی ہوئی آگ کے مذہب کی طرف بلاتا ہے اور ہر ۲۲ اور جو شخص اپنے آپ کو اللہ

وَجْہَہٗ اِلٰی اللّٰہِ وَہُوْہُمْ حَسْبٌ فَقَدْ اَسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی وَاِلٰی اللّٰہِ

کی ذرا نبرداری میں نکلا ہے اور وہ احسان کر رہا ہے تو اس نے ایک حکم سے گرفت کو مضبوط کر لیا۔ اور رب کا مڑنا ہوا

عَاقِبَةُ الْاُمُوْر وَّمَنْ کَفَرَ فَلَا یَحْزَنُکَ کُفْرُہُ الْیٰنَا رْجِعْہُمْ فَنَنْبِیْہُمْ بِمَا عَمِلُوْا وَاَمَّا

اللہ کے اختتام میں ہے اور جو کوئی کفر کرتا ہے تو اس کا کفر تجھے غم نہیں دے گا ہمارے طرف انہیں لوٹ کر آنا ہر سو نہیں کی خبر دینے کو

اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ بِاٰتِ الصُّدُوْرِ مَنِّتُمْ قَلِیْلًا لَّمْ تَضْطَرُّوْہُمْ اِلٰی عِلٰلٍ بَغِیْظٍ وَّلَیْنِ

اللہ سیدوں کی باتوں کو جاننے والا ہے ہم انہیں تھوڑا سا مان دینگے مگر ہم انہیں سخت مذہب کی طرف مجبور کر کے بھیج دیتے ہیں

سَآتِمُہُمْ مِّنْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَقُوْلُنَّ لِلّٰہِ قُلْ الْحَمْدُ لِلّٰہِ بَلْ لَّوْہُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ

ان پرچھ کر کے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو کیسے اللہ نے کو سب تعریف اللہ کی ہے بلکہ ان میں سے اکثر نہیں جانتے

۲۶۰۹ اسبغ یعنی سبغ کا ل پوری چیز کو کھٹے ہیں اور اسبغ کے معنی اوسٹھ میں دینے کا اور اسبغ اللہ علیہ السلام کے معنی ہیں اس پر نعت کو کامل کیا اور اتنا کم کو پہنچا یا اور دینے کا دل +

ظاہری نعمتیں وہ ہیں جو انسان کی جسمانی زندگی سے تعلق رکھتی ہیں اور باطنی وہ ہیں جو اخلاق اور روحانیت سے تعلق رکھتی ہیں اور ظاہری نعمتوں کا ذکر اس حصے میں لکھا گیا ہے السموات و ما فی الارض میں کہہ کر وہ لائی ہو کر باطنی نعمتوں کی تکمیل بھی نہیں ہو سکتی کہ اللہ

تعالیٰ کی طرف سے اس کا سامان ہوا اور اسی سامان کا ذکر آگے ہدایت اور کتاب میں ہے +

۲۶۰۹ یعنی ان باتوں میں بھی باپ دادا کا اتباع نہیں چھوڑنے کا کھلا نتیجہ دیکھ اور تکلیف ہو کتاب میں کہ ذکر کے بعد اس صومعہ کے لئے سے یہ نشا ہو کر نہائے باطن میں لوگ وہ لائی کی ہو رہی ہیں کہ جسکی طرف اللہ تعالیٰ کی وحی توجہ دلائی ہو بلکہ انھما و صند تعلیم میں لکھے ہیں +

سبغ ۱۔ سبغ

تعلیم ظاہری و باطنی

فَلَسَّاجِدَةٌ لِّمَلَكٍ أَلْبَنٍ فَمِنْهُمْ مَّقْصُودٌ وَمَا يَحْدُثُ بَالَيْتِنَا لَا كَلَّ خُتَارٍ لِّقَوْرِ بَالَيْتِنَا ۳۳

پھر جب انہیں نخل پر چلا تلہ ہو تو ان میں سے بعض میا نہ روی اختیار کرتے ہوئے ہیں ہماری تیر خا سوا ہر وہا ہا ناٹل کر کے اور کوئی تھانہ نہیں لے لے

النَّاسُ أَتَقْوَارُكُمْ وَأَخْضُوا يَوْمًا لَا يَجْزِي وَالِدُ عَنْ وَلَدِهِ وَلَا مَوْلَا دُ هُوَ جَارُ

لوگو! اپنے رب کا تقویٰ کرو اور اس دن ڈر جس دن باپ اپنے بیٹے کے کچھ کام نہیں آئے گا اور نہ بیٹا اپنے باپ کے

عَنْ قَالِدِهِ شَيْئًا إِنْ وَعَدَ اللَّهُ حَقَّ فَلَا تَعْرَنُكُمْ الْكَيْفُ الدُّنْيَا وَلَا يَعْرُوكُمْ

کچھ کام، اُس کے کا اللہ کا وعدہ سچا ہے سو دنیا کی زندگی تمہیں دھوکا دے اور دُج دھوکا دے والا

بِاللَّهِ الْغُرُورُ إِنْ اللَّهُ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيَزِلُّ اللَّيْلُثُ وَيُعْلَمُ كَافِي الْأَرْحَامِ ۳۴

اللہ کے سامنے میں کچھ دھوکا دے گا اللہ وہ ہر کسی کو جو ہر گھڑی کا علم ہو اور وہ بندہ برساتا ہے اور کچھ چوں میں ہر سے جانتا ہے

وَمَا لِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا لِي نَفْسٌ بِأَنْ يُرِضَ ثَوْتُ إِنْ اللَّهُ عَلَيْهِ خَبِيرٌ ۳۵

اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کیا کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کس زمین میں مرے گا اللہ جاننے والا خبر دے گا

۳۶ خَارُ خُتَارٍ بَادِرٌ جَسَمٌ مِنْ زَهْرٍ نَكَلَةٍ كِي دَجَسَ اسَان كَر دَر جَانِ دَفَا يَزِيْب دِي يَابَسْت بَرِي تَسْمُ كِي دَمَارِي دِي بَعْضُ كِي شَا

خُتَار

رَوِي دَر دَجَسُ كِي دَجَسُ كِي دَر كِي مِي يَ اَشَارَ مَعْلُومُ مَوَا جُو كَسَلَمَانُ مِي جَب دَر مَقْتَرُ كِي جَر انہیں دِي جَانِشُ اَشْكُرِي كَسْبِي دَر شَدَّ تَعَالٰی كِي كَرْتَانِ اَحَاطِي

غُرُور

۳۷ غُرُورُ غُرُورٌ كَيْفِي وَكَيْفِي ۲۸۲ اور غُرُور ہر چیز سے جو انسان کو دھوکا دے والی - مرتبہ - شہوت - طبعیات - اور شیطان سے سب کا غیر

کے کسی ہر اس نے کہ وہ حیثیت ترین دھوکا دینے والا ہے (انسان میں سب لوگ شامل ہیں غیر مسلم ہوں یا مسلم)

۳۸ بَادِرٌ بَادِرٌ مِي اِيك مِي مِي حَدِيْث مِي جَسَم مِي اِيَان اِدْرَا مَلَام اِدْرَا حَسَان كِي مَتَلَقُ سَوَالِي جِي يَ جِي دَر كُو خَوَاسُ شَخْصِي اَنَ اَحْفَرْتُ مَعْلُومُ

بَادِرٌ بَادِرٌ مِي مِي مِي

پوچھا جاتا ہے اساعہ یعنی وہ گھڑی یا قیامت کب سے تو اپنے فرمایا کہ اس کے متعلق معلوم کا معلوم کرنے سے زیادہ نہیں اور پھر اپنے فرمایا یہ پانچ

باتوں میں سے ایک ہے ہمیں سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا اور پھر یہ آیت پڑھی - اور بخاری میں جی بن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

فِي كِي خَزَانِي پانچ میں تب یہ آیت پڑھی - بعض روایات میں ہر کوئی پانچ باتوں کا علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیا گیا - یہ تو صحیح ہے لیکن یہ سب

پر مبنی ہر کوئی پانچ باتوں کو اکٹھا لانے کی کیا وجہ ہے کیونکہ غیب کی اور بھی دنیا میں جہاں علم خدا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا نہ وہ کسی کو دیا جاتا ہے

اگر کر دیا جاسے تو معلوم ہو گا کہ ایک رنگ میں یہ پانچوں باتیں حق کی کامیابی اور مخالفت کی ناکامی سے متعلق تھکتی ہیں - المساعۃ سے مراد سب

دستے لیکر مخالفین حق کی تباہی کا وقت ملا ہو سکے اور ایش کے نازل کرنے میں عرب کی مردہ زمین کے زندہ کرنے کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ باہر

کا ذکر کر کے یہ بتا بھی گیا ہے کہ جہلجہل مردہ زمین کو زندہ کیا جاتا ہے پہلے حق میں زندہ کیا جائے گا - دھام میں جو ہیں وہ آئندہ لڑکی نہیں اسد تعالیٰ جانتا

ہے یعنی انہی تعداد کی ولاد کے مسلمان ہر جائے کی طرف اشارہ ہے اور کل کیا کرنا میں یہ اشارہ ہے کہ جو حق کی مخالفت کر رہے ہیں وہی کل کو اس کے

عالم بن جائیں گے اور کس زمین میں مرنا میں یہ اشارہ ہے کہ یہ لوگ پیغام حق کو لیکر گئیں گے کہیں مل جائیں گے - اس میں ایک اور لطیف اشارہ بھی

ہر سکتا ہے حضرت شہید ہیں سے جب قیامت کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے یہ جواب دیا کہ اس کا علم کسی کو نہیں دیا گیا حتیٰ کہ شیخ بھی نہیں دیکھ

۳۹ اَلْاَلَمِ مَعْلُومُ ہر دنیا بھی انسانوں میں سے ایک انسان ہر نہ خدا +

سَوَّاهُ سَكَنَهُ وَكَرِهِي لِنُفُوسٍ زَاهِيَةٍ وَتَسْتَوِي عَلَى

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ ہے انتہا رحم والے

بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

اَللّٰهُمَّ لَا تَزِلْ لِيْ الْكِتَابَ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ اَمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ رَبَّهُ بَلْ هُوَ الْخَوَّزُ لَرَبِّكَ سَنُدِّ

۱۴۱۱
۱۴۱۱
۱۴۱۱

وَمَا آتَاكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ مِنْ قَوْلٍ فَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَخْلُقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ

اس نو کوڑا سے بچے پاس تجھے پہلے کوئی ڈانڈا انبیاء یا کلمہ ہدایت یا پیش ۲۶۱۰ شدہ کجی انسان اور زمین کو اور کچھ انکے دویان کمر

يَسْتَأْذِنُ يَوْمَئِذٍ مُّمَرِّغِينَ عَلَى الْعَرْشِ مُلْكُومِينَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحِقِينَ ﴿١٠٠﴾

دشمنوں میں پیدا کیا پھر وہ عرش پر غالب ہو کر اسے چھوڑ کر تباہی لے کر کوئی کھار سا زمینیں کوئی شغاف کرینو لاسی تو کیا تم نصیحت نہیں چاہتے۔

اس سورت کا نام السجدہ ہے اور اس میں تین رکوع اور تیس آیات ہیں۔ اس نام میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مسلمانوں کی نکلج اور کایا بی قرآن کریم کی کال فرما خرداری سے وابستہ ہے اور یہی اس سورت کا مضمون ہے۔

پچھلے رکوع میں بتایا چرکہ اسلام جو دنیا کی چار ایت کیلئے نازل ہوا ہے، اس کے استحکام کے بعد اس پر ایک ہزار سال کا زمانہ ایسا آئیگا جس میں اس کی رتقیں روک پیدا ہو جائیگی دوسرے رکوع میں مومن اور کافر کا مقابلہ کر کے بتایا کہ ایمان ہی اس بات کا نام کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی فوراً فرمانبرداری کی جائے، ورنہ یہ سب مومنوں اور کافروں کے درمیان فیصلہ کار ذکر ہو گا۔

یہ الم کے کئی مجروح کی آخری سورت ہے اور اس میں اسلام کے غلبہ اور استحکام کے ذکر کے ساتھ یہ بھی بتایا ہے کہ کجکشت اس کی ترقی میں رکاوٹ کا بھی ہوا۔ گمان کرو ایک محدود زمانہ ہے اس میں گو یا اسکی آخری کامیابی کی بنیاد بھی ہر اسی سورت محدود زمانہ کی ہے جس زمانہ کی اس سورت میں ہے +

۲۱۵ دیکھو القضاۃ ۶۰ یعنی اسمیں میں کوئی شیئی نہیں آیا اور بیانِ مذہب سے مراد منجانبِ اشد و تریزہ الامور یا دروں تو اہلِ غیر
کو یہود و نصاریٰ اپنے اپنے دین کی طرف بلاتے رہے اور زمینِ عرب بنِ نضیل اور بنِ ساعدہ کو گوشتِ پرستی سے بھرتے تھے اور عجم
کے دھروں کو بھی تنہد کی تعلیم دیتے ہوں مگر خدا کی طرف سے نبی نہ تھے اور یہی وجہ ہے کہ انہیں کامیابی نہیں ہوئی بلکہ مشقتِ رسول سے پہل
متصل اس قسم کے آدمیوں کا ظاہر ہونا اور ان کے ذریعہ سے عرب کی حالت میں ادنیٰ تغیر کا پیدا ہونا اور پھر انہی صلح کی بعثت سے ایک
انقلابِ عظیم کا وقوع میں آنا صاف بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید نبیؐ کی آنحضرتِ صلح کیلئے کام کر رہی تھی ورنہ انسان کی طاقتِ تعنا
وہ دھنی جڑ سے کھٹکے کر دکھا یا اور خالد بنِ سنان العنسی اکثر کے نزدیک بنی نہیں اور بعض روایات میں جو لفظ نبی اس کے متعلق
آیا ہے تو وہ بطورِ محاورہ لگا +

يَذَرُ الْأَرْضَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مَقْدَرُهُ ۵

وہ اس امر کی تدبیر آسمان سے زمین کی طرف کرتا ہے پھر وہ اس کی طرف چڑھ جائیگا ایک دن میں اس کا اندازہ

أَلْفَ سَنَةٍ مِّنَ الْعُدُودِ ۚ ذَٰلِكَ عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ ۖ

ایک ہزار سال کی دوس سے جو گنتے ہزار ۲۱۳۹ یہی غیب اور سرحد کا جاننے والا ہے

الرَّحِيمُ ۚ الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ مِن طِينٍ ۚ

رحیم کریم جس نے ہر چیز کو جو اس نے پیدا کی اچھا بنایا اور انسان کی پیدائش کو مٹی سے کرنا ۲۶۱۹

۲۶۱۹ یہ جو تہ بند پیر کے اصل معنی ہیں عواقب امور میں فکر نہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کی حق میں اس سے مجاز اور ہر کسی چیز کا مضبوطی

تدبیر

کے طور پر اور حمایت عکسے اور وہ کرنا اور اس سے انزال کر دے +

اس آیت کے معنی میں کئی ایک اقوال مفسرین نے بیان کئے ہیں ایک یہ کہ آسمان اور زمین میں پانچ سو سال کی مسافت ہے اور زمین

آسمان سے ایک امر کے نازل ہونے میں اور پھر چھٹے میں ایک ہزار سال لگ جاتا ہے دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کو لاکھوں کی مسافت سے تیز

اور کرتا ہے پھر لاکھوں کی مسافت میں ہزار سال لگتا ہے تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ ایک ہزار سال کے امر کا فیصلہ کر کے لاکھوں کے پیر

کرتا ہے (۲۵) یہ اقوال قابل قبول نہیں اسلئے کہ لاکھوں کے آئے جتنے کسی وقت کا لگنا یا ایک ہزار سال کے معاملات کا فیصلہ

کرنا اللہ تعالیٰ کی قدرت کا امر میں ایک نقص کو لازم ٹھہرانا ہے اور نہ کیلئے بعد مسافت یا بعد زمانہ کو انسا اس کیلئے جسم کو قبول کرنا

اور وہ اس سے پاک ہے اور بعض نے یہاں الا مہ سے مراد وحی یا شریعت کا نزول لیا ہے تو یہاں بوالا مہ سے مراد یہ ہے کہ جو چیز کے

ساتھ ہی کو نازل کرتا ہے پھر وہ ایک ہزار سال میں اس کے قبول یا رد کو دیکھتا ہے پھر چھٹے میں اس کے دوسرے حصہ میں وہی نقص پڑتا ہے

اقوال میں اس میں شک نہیں کہ الا مہ سے مراد وحی یا شریعت اسلام یا اسلام ہی ہے اور اللہ تعالیٰ کا اس کی تدبیر فرمان اس کو فنا

میں محکم و مضبوط کرنا اور جیسا کہ تہ پیر کے معنی سے ظاہر ہے اور انکی آیت کے الفاظ عالم الغیب والشہادۃ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کعب الیہ

میں کسی طرف غیب کا اظہار ہے اور طرف غیب کا اظہار عموماً پیشگوئی کے رنگ میں ہوتا ہے پس یہاں امر اسلام کے متعلق کوئی پیشگوئی ہو اور اسے

ہو کہ تدبیر یعنی تقاضا کے مقابل پاسا کر دہرنا یا اسکی ترقی کا رک جانا ہے جسے یہاں یحیٰ الیہ سے ظاہر کیا ہے اور حدیث صحیح میں ہے کہ

بعدین قرن اعلیٰ درجہ کے پس خیر القواص قہ فی ثم الذین یلوہم ثم الذین یلوہم یلوہم ساور قرن کی سب بڑی میعاد ایک سو سال اتنی تھی

دیکھو نہایت اور خود ہی کہ صلعم نے سبے قرن کو ایک سو سال قرار دیا جبکہ ایک سو سال میں وہ کل نوک جو اس وقت زندہ ہیں

مرا جائیگے اور ایک حدیث میں یہ ہے کہ آپؐ ایک لاکھ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا عشق قہنا تو وہ ایک سو سال زندہ رہا پس وہ

قرن جنہیں حدیث اسلام کی مضبوطی کا زمانہ قرار دیتے ہیں سو سال ہیں اور یہی زمانہ نبیؐ کو لایا کہ ہر آدمی کو اس کے جیسے جیسے ظاہر ہوتا ہے

یعنی مسلمان اس لئے حالت کرنا چاہیے کہ جو کہ اسلام کی ترقی تک جائیگی اور ایک ہزار سال کا عہد و زمانہ اس کیلئے عین زمانہ بتا دیا

کہ اس کے بعد پھر امر اسلام ترقی کرنا اور اگر یہ مراد ہو تو پھر حالات خمسہ سال ہی رہیگی تو ہزار سال کی قید نہ لگائی جاتی مادیات میں خلیلا تشکیو

جس میں طرف اشارہ کرتا ہے کہ انسانوں کی ناشکر گزاری ہی اس روک کا باعث ہے یہ چونکہ اس مجبور عالم کی جس میں اسلام کی کامیابی کا ذکر ہے

آخری سورت ہے اسلئے اس میں کامیابی کی خوشخبری کے ساتھ ترقی کی روک کی میعاد کا ذکر بھی کر دیا ہے +

۲۶۱۹ ہر چیز کو خصوصاً بنایا اور اس کا حسن اسی لحاظ سے ہے کہ وہ آفتضانے حکمت کے مطابق بنی ہے اور انسان کو سب سے خوبصورت بنایا

امر اسلام کا ہر حکم
ایک ہزار سال کیلئے ہے
میں نہ کہ کا واقع ہونا

۹ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُُلَالَةٍ مِّنْ مَّا يَمْشِي ۖ ثُمَّ سَوَّاهُ وَخَفَّفَهُ مِّنْ رَّوْحِهِ

پھر اس کی نسل ایک خلاصے میں ڈال دیا اور ہلکی کر دی اور اس کی روح سے اس میں سہولت اور

۱۰ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۚ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ وَقَالُوا إِذَا ضَلَلْنَا فِي

میں تم کو سنا دیا اور آنکھیں اور دل بنائے بہت ہی کم تم شکر کرتے ہو کچھ نہیں کیا جب ہم زمین میں گم

۱۱ الْأَرْضِ فَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۚ بَلْ هُمْ بِلِقَائِ رَبِّهِمْ لَافِقُونَ ۖ فَذُكِّرْتُمْ ۚ مَّا لَكُم مِّنَ الْمَوْتِ

ہو جانے کی گویا پھر ہم نئی پیدائش میں زندہ ہونگے بلکہ وہ اپنے رب کی ملاقات کا بخیر امید ہیں کہ وہیں موت کا ڈنڈہ دفات و دیا

۱۲ إِلَهُ عَذَابٍ ۚ كُلُّ بَشَرٍ مَّا نَكُومٌ إِلَّا يُرْوَدُ ۖ فَيُؤْتَىٰ بِرُوحٍ مِّنْ عِندِ

جنہم پھر کیا گیا ہے پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹنا مجبوری ہے اور اگر تو دیکھے جب ہم اپنے رب کے سامنے اپنے سر جھکا کر ہوتے

۱۳ رَبِّهِمْ رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِنَا إِلَىٰ صَلَاتِنَا لِنَكُونُ ۖ كَلَّا نَسْتَأْذِنُ

ہونگے ہمارے رب ہم دیکھتے ہیں اور ہم سنتے ہیں پھر ہم تو اچھے عمل کرتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ ہمیں اس کی

كُلِّ نَفْسٍ هٰذَا وَلَٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

ہر ایت دینے لیکن میری طرف سے بات یہی ہوئی میں یقیناً دوزخ کو جہنم اور انسانوں سے سب سے بھردار تھا ۲۶۱۹

فَعَلَّا خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ (التین ۴) اور میں نے پیدائش پر انسان کی شریعت ہوتی ہے نہ صرف حضرت آدم کی پھر اس میں سے

سلاسل یعنی خلاصہ بنا کر دیکھ ۲۶۲۰ پھر وہ مادیات یعنی نطفہ کی شکل میں آتا ہے

۲۶۱۹ شوشہ یعنی حالت اعتدال پر بنا یا اور اس کے بعد اپنی روح نفی کی یہاں بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی روح پر انسان میں نفی ہوتی ہے روح حیوانی

توحید اور انسان میں مشترک ہے یہ وہ مراد نہیں جو سکتی ہے وہ انسان کا ذرا ایک کر کے اس کا ذکر کیا جاتا ہے یہ روح وہ چیز جو انسان

کو دیگر حیوانات سے ممتاز کرتی ہے یعنی نفس ناطقہ یا تمیز اور شکر کی صفت جس کی طرف سے ایک آخیں توجہ دلاتی ہے اس سے پیدا ہوتی ہے دوسری

خلوقات کو نہیں کہہ کہ وہ شکر کرتے ہیں یا نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کی طرف روح کی اضافت مجاز تشریف کے ہے جیسے بیت اللہ ناقہ

میں عیسائیوں کو فخر کہ حضرت عیسیٰ کو روح من اللہ کہا ہے یہاں پر انسان میں اللہ کی روح کے نسخ کا ذکر ہے

۲۶۱۹ وہ قول کیا ہے دوسری جگہ شیطان کہتا ہے لَعَنِيهِمْ أَجْمَعِينَ (الاعباد ۱۱) انہم المخلصین (الحجۃ ۳۹ و ۴۰) جس پر اللہ تعالیٰ

فرمایا ہر ناحیہ والحق قول لا ملین جہنم کہ من تعذبہم جہنم جہنم (ص ۴۰) ۸ و ۹ پس اللہ تعالیٰ کا قول جو واقعہ ہوا ہے یہ تھا

کہ شیاطین اور ان کے پیرو جہنم میں جائیں گے اور لوشتنا میں بتایا کہ اگر ہماری مشیت ایسی ہوتی کہ انسان کو پیدا ہی ایسا کرتے کہ وہ ہمارے

حکم کی مخالفت نہ کر سکتا اور ایک راہ اختیار کر لے پھر ہر مادیات دوسری مخلوق مجبور ہے تو ہم ایسا ہی کر سکتے تھے

۲۶۱۹

سین اور فاس

پر انسان میں روح اللہ
یعنی ہر

جنہم کو صرف اللہ تعالیٰ
اللہ تعالیٰ کا قول

فَذُرُّوْا بَآئِسِيْنَكُمْ يَوْمَ كُمْ هَٰذَا اِنَّا لَنَسِيْنُكُمْ وَذُوْ قُوَاۡءٍ اَبَ الْخُلْدِ بِمَا لَكُمْ ۝۱۷

سو کچھ اسنے کرتے اس دن کی طاقت کی پروا نہ کی ہم بھی اتنا ہی پروا نہیں کرتے اور دیر پا عذاب پہنچو اس کے عوض جو تم

تَعْمَلُوْنَ اِنَّا اِيَّوْمَ مِنْ بَآئِسِيْنَ الدِّیْنِ اِذَا ذُرُّوْا بِهَا خَرُّوْا سَجْدًا وَهُمْ اِیَّوْمَ لَسِيْمٌ ۝۱۸

کرتے تھے ہماری آیتوں پر صرف وہی ایمان لاتے ہیں کرب انہیں ان سے نصیحت کی حاجت ہے وہ سجدہ کرتے ہوئے گرجاتے ہیں پڑھتے ہوئے ساجد ہیں

وَهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ تَبَّكَافِ جَنَّتِهِمْ عَنِ الْمَصَاحِبِ یَدْعُوْنَ لَهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا ۝۱۹

اور وہ تکبر نہیں کرتے ۲۱۹ ان کے پہلو بہتروں سے الگ ہو جاتے ہیں وہ اپنے رب کو ڈرتے ہوئے اور امید رکھتے ہوئے پکارتے ہیں

وَمَا رَأَوْهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعِیْنٍ جَزَاءُ بِنَا ۝۲۰

اور اس کے ہم نے انہیں دیا جو بچا کرتے ہیں ۲۲۰ پس کوئی شخص اسے نہیں جانتا جو ان کو چھپائی ہوئے اس کا بدلہ جو

كَانُوا یَعْمَلُوْنَ ۝ اَفَنْسُ كَانَ مُؤْمِنًا كُنَّ كَانًا فَاسْفَاۡ لَا یَسْتَوْنَ ۝ اَمَّا الدِّیْنُ ۝۲۱

وہ عمل کرتے تھے ۲۲۱ تو کیا وہ جو میں ہر اس کی طرح ہو سکتا ہے جو نافرمان ہو وہ برابر نہیں وہ جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنَّٰتُ الْمَاوِیْ نَزْلًا بِمَا كَانُوا یَعْمَلُوْنَ ۝۲۲

ایمان لاتے ہیں اور اچھے عمل کرتے ہیں تو ان کو شکلا نابلغ ہیں (یہ انکی، مہانی ہو بہ سبب اس کے جو وہ کرتے تھے

۲۲۲) یہاں بتایا کہ کتنے سے اپنے آپ کو مومن کہنا یا کافی نہیں جتنا کہ احکام الہی کی کامل فرمانبرداری اور ان احکام کے آچھو رہ کر

۲۲۳) تجھے اسی بات کو مدنظر نہ رکھنے سے مسلمان اپنے مصائب کی حیم دور کو معلوم نہیں کر سکتے +
۲۲۴) تجھے اسی جفا اور تجھے اسی کے معنی ہیں ایک چیز پر نہ رہی جیسے زین اور تجھے اسی جنبہ عن الفرائض اس کا پہلو بہتر
الگ ہو گیا دل، اور یہ فہم کے ترک کرنے سے گناہ ہو اور احدا اور تہذیب کی ایک حدیث میں ہے کہ نبی صلعم نے صلوة الرجل فی جوف
اللیل یعنی رات کے درمیان میں نماز کا ذکر کر کے یہ آیت پڑھی جس سے معلوم ہوتا ہے۔ اس سے مراد نماز تہجد ہے اور حقیقت بھی یہی ہے
کہ متحد کی نماز میں ہی انسان کو بہتر سے الگ ہونا یا فہم کو ترک کرنا پڑتا ہے اور بعد گناہوں میں نماز ہو اسی لئے اس کے اجر کے ذکر فرمایا
ما اخفی لهم من قاة اعین +

۲۲۵) یہی ہے کہ انھوں نے فرمایا اِنَّ اَمْرًا دَقَّ لِبَیْدِ الْخَطِیْرِ اَیُّوْمَیْنِ رَأَتْ دَلَالَةُ حَمَتِ دَلَّ عَلَیْهَا بَلْ بَشَرِیْنِ اِنَّ تَعَالٰی فرماتا ہے میں نے
اپنے صالح بندوں کیلئے وہ کچھ تیار کیا ہے جو نہ کسی آنکھ سے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل پر گزرا اور بت آپ نے
یہ آیت پڑھی فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعِیْنٍ اور ابن جریر کی ایک روایت میں ہے ہر ماہ یسمعه لک مقبوع یعنی وہ ایسی
معتقین ہیں کہ کسی مقرب فرشتہ نے بھی انہیں نہیں سنا پس جنت اور اس کی نفا کے تعلق یہ حدیث اور آیت فیصلہ کہ جس کو وہ
رنگ کی معتقین ہیں اور اس دنیا کی نعمتوں پر ان کا قیاس کرنا صحیح نہیں اسلئے کہ قیاس میں تو وہی چیز آئے گی جو دل میں گزرے اور
اشد تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ کسی بشر کے دل پر بھی نہیں گزریں +

التجارت

وقف غفران
وقف غفران

تجانی

تجارت کی حقیقت

۲۰ وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ

اور جو فاسق ہیں تو ان کا ٹھکانا آگ ہے جب کسی جاہلے کو اس سے نکل جائیں اس میں لوٹا دیئے جائینگے اور انہیں کہا جائیگا

۲۱ ذُوقُوا عَذَابَ آبِ النَّارِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ۝ وَلَنْ يُقَنَّاهُمْ مِنَ الْعَذَابِ

آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلاتے تھے اور یقیناً ہم انہیں نزدیک کا عذاب بٹے

۲۲ الْأَذَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِنَا

عذاب سے پہلے جیسا ٹینگے تاکہ وہ رجوع کریں ۲۶۲۳ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے ان کی آیتیں

۲۳ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ ۝ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُنْ

پھر وہ ان سے منہ پھیر لے ہم مجرموں کو سزا پہنچانے والے ہیں اور بلاشبہ ہم نے موسیٰ کو کتاب دی سو اسکی ملامت کی

۲۴ فِي رُبِّيَةٍ مِّنْ لَّا يَلِيهِ وَجَلَّ لَهُ هَذَا لَبِيقٌ مَُّرَاتٍ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أُمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا

متعلق خاک نہ کر اور ہم نے اسے بنی اسرائیل کیلئے ہدایت بنایا ۲۶۲۴ اور ان میں سے ہم نے امام بنائے جو ہمارے حکم سے پہنچتے

۲۵ لِّتَأْصِرُوا أَفْئِدَةً وَكَاؤُنَا بِآيَاتِنَا لِيُوقِنُونَ ۝ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ قَصِصُ يَوْمِئِذٍ ۝

جب انہوں نے صبر کیا اور وہ ہماری آیتیں پختہ رکھتے تھے تیرا رب ہی قیامت کے دن ان میں ان باتوں میں

۲۶ الْقِيمَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ

فیصلہ کریں جن میں وہ اختلاف کرتے تھے کیا ان کیلئے یہ واضح نہیں ہوگا ان سے پہلے ہم نے کتنی نسلوں کو

مِّنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسْجِدِهِمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً أَفَلَا يَسْمَعُونَ ۝

ہاں کیا چکے رہنے کی جگہوں میں پھرتے ہیں یقیناً اس میں نشان ہیں تو کیا وہ سنتے نہیں

مذہب بنایا اور عذاب

۲۶۲۳ العذاب الافرادی سے مراد بعض سے قوم پر بعض سے قتل و جرح بعض سے مصائب دنیاوی ہیں اور جہلی ہی کو کہ اس سے مراد دنیا میں

عذاب کا آگاہی اور العذاب الاکبر سے مراد اکثر نے عذاب آخرت ہے اور بعض سے قتل و اسود، ہو سکتا ہے کہ یہ دونوں عذاب دنیوی ہی

ہوں ایک چھوٹے چھوٹے عذاب اور ایک وہ عذاب جس نے ان کی قوت کا استحصال کر لیا مگر عذاب اونی سے مراد عذاب دنیاوی اور عذاب

اکبر سے مراد عذاب آخرت زیادہ قرین قیاس ہے جو باوجود عذابوں کا اکٹھا وعدہ دینا ایک اس دنیا کا عذاب و دوسرا آخرت کا دنیا کے

عذاب سے، یہ قطعی طور پر ثابت کر دیا کہ دوسرا وعدہ بھی سچا ہے +

۲۶۲۴ لہذا یہ میں نہیں بعض نے جنس کتاب کی طرف لی ہے یعنی تجھے بھی کتاب ملے گی اور بعض نے موسیٰ کی طرف اور اور اس

یہ للعقاب کی ملاقات کو لیا ہے۔ مگر یہ دونوں باتیں کزور ہیں۔ جس میں یہاں خطاب عام ہے یعنی ہر مخاطب کو کہا ہے کہ تم بھی صلح کر لو کہ

۲۷ اُولَئِكَ رَوَّاهُ النَّاسُ إِلَى الْأَرْضِ الْغَرَىٰ فَنُجِّرُهُ بِهِ ذُرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَ

اور کیا وہ غوز نہیں کرتے کہ ہم باقی کو بہری سے خالی زمین کی طرف چلائے ہیں پھر اس کے ساتھ کھیتی نکالتے ہیں جس سے ان کے چارہ ہوتے

۲۸ أَنفُسُهُمْ ۖ أَفَلَا يُبْصِرُونَ ۝ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا الْفَقْمِ إِنَّا كُنَّا صَادِقِينَ ۝

الثلثة

خود دکھاتے ہیں تو کیا دیکھتے نہیں ۲۶۳۵ اور کہتے ہیں یہ فیصلہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو

۲۹ قُلْ يَوْمَ الْفَقْمِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ۝

کہو فیصلہ کے دن انہیں جو کافر ہیں ان کا ایمان نفع نہ دے گا اور نہ انہیں ملت دی جائے گی

۳۰ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرِ إِنَّهُمْ مُنْتَضِرُونَ ۝

سو ان سے منہ پھیرے اور انتظار کرو وہ بھی انتظار کرنے والے ہیں ۲۶۳۶

تفصیل شک نہ کرو اور نفاق ایک ہی چیز ہے جو کفر کا ذکر قرآن شریف میں آتا ہے اور اس کا ذکر یہاں بھی کیجیے آچکا ہے وہاں ہم بقیہ کا حکم کہہ رہے ہیں
یعنی نفاق اور شر میں یہاں بھی حضرت موسیٰ کو کتاب دینے کا ذکر کر کے جملہ معترضہ کے طور پر بیان فرمایا کہ جن باتوں سے تمہیں استعجاب و حیرت ہو
وَقَالُوا إِذَا ضَلَلْنَا فِي الْأَرْضِ أَأَنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ یعنی حیات بعد الموت وہی موسیٰ کی تعلیم بھی تھی پس تم بھلا، اللہ میں شک نہ کرو
۲۶۳۵ ہوں تو یہ اللہ تعالیٰ کا عام قانون ہے مگر یہاں خاص اشارہ عرب کی غزیر زمین کی طرف ہے جو کسی اثر کو قبول نہ کرتی تھی تو فرمایا
کہ ہم یہاں بھی کھیتی آگائیں گے یعنی اس زمین میں زندگی پیدا کریں گے اور ان لوگوں کے وہ حافی تو ملیں گے تو دیکھنا پائیکے یہاں تک کہ وہ نہ صرف خود
ہی فائدہ اٹھائیں گے بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی فائدہ پہنچائیں گے اور انہیں بھی جو ضلالت اور گمراہی میں چارہ یوں کی طرح ہیں اس سے پہلی
آیت میں ابتدائے حق کی ہلاکت کی طرف اشارہ ہے تو یہاں نیکوں اور راستبازوں کی جماعت کے قیام کی طرف اشارہ ہے وہ کفار
ہیں یہ زمین اسلئے انکی آیت میں مٹی ہذا الفقم کا سوال ہے یعنی باطل کی ناکامی اور حق کی اس کامیابی کا فیصلہ کب ہوگا جس کا ذکر یہاں ہے وہ
۲۶۳۶ انتظار سے مراد جو ان پر نصرت کا انتظار کر یعنی انکی ہلاکت کا انتظار کر جس طرح وہ تم پر غلبہ یا تمہاری ہلاکت کا انتظار کرتے ہیں

سورة الاحزاب ثلث وسبعون آية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ بے انتہا رحم والے

بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

اس سورت کا نام الاحزاب ہے اور اس میں نو رکوع اور ۳۷ آیتیں ہیں اس کا نام الاحزاب اعدائے اسلام کی اس عظیم لشکر جمعیت کے لیا گیا ہے جس میں بہت سی عرب کی قومیں شامل ہوئیں اور ایک جرار لشکر مسلمانوں کو کچلنے کیلئے تیار کیا گیا مسلمان جن کی تعداد ان کے سامنے کچھ بھی دینی مدد میں محدود ہو گئے مگر ان کے پاسے ثبات میں ذرا بھی جھنجھٹ نہ آئی اور اسی نصرت سے یہ لشکر خود ہی جھاگ ٹٹھا جس سورت کا اصل مضمون یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کال نمونہ ہیں اور مسلمانوں کو آپ کے نقش قدم پر چلنا چاہئے اور جنگ احزاب کا ذکر جس پر اس سورت کا نام ہے اس غرض سے لایا گیا ہے کہ کوئی طاقت اس حق کو شائبہ نہیں سکتی +

پہلے رکوع میں بتایا کہ نبی کا تعلق مومنوں سے کیا ہونا چاہئے اور جہاں فی تعلقات کی نفی کرتے ہوئے بتایا ہے کہ آپ کے ساتھ مومنوں کا روحانی تعلق ہے۔ اور آپ کی محبت سب محبتوں پر خالق ہونی چاہئے۔ دوسرے اور تیسرے رکوع میں جنگ احزاب کا ذکر ہے اور اس میں بھی اصل غرض اس طرف توجہ دلانا ہے کہ مخالفت کی ساری طاقتوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کو حوصلہ نہیں ہارنا چاہئے اسلئے تیسرے رکوع کے شروع میں بتایا کہ حضرت صلعم مسلمانوں کیلئے ایک کال نمونہ ہیں اور زندگی کے ہر شعبہ میں آپ کا نمونہ کام دہنا ہے جو پختے رکوع میں نافع مصلحت کا ذکر کیا اور بتایا کہ نبی کی زوجیت میں آنکے آنے کی غرض یہ نہیں کہ ان کی توجہ دوسری عورتوں کی طرف دینیوی زیب و زینت کیلئے ہو بلکہ محض ایک دینی غرض کو پھیلنے کیلئے ان کا وجود ہے اور انہوں نے بھی دنیا کی عورتوں کیلئے نمونہ بننا ہے۔ پانچویں رکوع میں پھر صلعم کی معرفت توجہ دلائی کہ حضرت صلعم کی اہوت جہاں نبی نہیں روحانی ہوتے ہیں ان سے زیادہ بے گلوگ آپ کا دنیا گھبراہٹ کرتے تھے جب اپنی بی بی کو حلاق ویدی جی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت قریبی رشتہ دار تھیں اور جن کا نفع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود زہر سے گرایا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی سے خود نفع کرنا ضروری تھا اور اسی تعلق میں بتایا کہ حضرت صلعم رسول ہونے کی حیثیت میں نہ صرف ان لوگوں کے باپ ہیں جو اس وقت آپ پر ایمان لائے ہیں بلکہ جو آپ کے بعد کوئی بھی آئندہ انہیں اسلئے قیامت تک جس قدر مسلمان ہو گئے آپ کے روحانی باپ ہیں پچھلے رکوع میں مضمون کا انتقال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کی طرف کیا اور آپ کی ازواج پر حد بندی کا ذکر کیا ساتویں رکوع میں بتایا کہ منافق دغیر کو طعنے طعج کی باتیں کر کے آپ کو ایذا دیتے تھے اور ان ایذا دہی کی باتوں کا علاج بھی بتایا اور دسویں باتیں کرنا ان کو تنبیہ بھی کی۔ آٹھویں رکوع میں بتایا کہ ایسی باتیں کرنا اسے منافق اور کافر ہیں اور وہ اس کی نرا کر رہے تھے۔ نویں اور آخری رکوع میں بتایا کہ منافق دور کا فراس امت میں خیانت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انکے سپرد کی ہے اور اس خیانت کا نتیجہ یقیناً دکھ ہے +

مجموعہ حاکم کی چار سورتیں جو یکے کے بعد ان میں اسلام کی کامیابی کی پیشگوئیاں کی تھیں اس سورت میں ان پیشگوئیوں کو پورا ہونے دکھایا ہے کہ کس طرح کفار اپنا پورا زور خپ کر کے کام دے +

اس سورت کا نزول جنگ احزاب کے زمانے سے شروع ہوتا ہے اسلئے پانچویں سال ہجرت میں اس کی ابتدا ہے اور ساتویں سال تک کے واقعات کی طرف اس میں اشارہ موجود ہے بلکہ واقعہ ایلاء اور تخیر جو نویں سال ہجرت کا ہے وہ بھی اس میں مذکور ہے اس لئے اس کا نزول پانچویں سال سے مگر نویں سال تک ہے +

بے گناہ تھے
نہی کہتے ہیں

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝

اے نبی! اللہ کے تقویٰ پر تامل رہنا اور کافروں اور منافقوں کی بات نہ ماننا اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ۲۶۲۶

وَأَتِمُّوا مَائُتَ الْيَمِّ مِنْ رَبِّكَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝ وَتَوَكَّلْ ۝

اور اس کی پیروی کرنا جو تیرے رب کی طرف سے ہے۔ اللہ اس سے خبردار ہے جو تم کرتے ہو اور اللہ پر

عَلَى اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝ مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِيْ حَوْضِهِ ۝

بھروسہ رکھ اور اللہ کا رسا زبیں ہے اللہ سے کسی شخص کیلئے اندر دو دل نہیں بنائے

وَمَا جَعَلَ أَزْوَاجَكُمُ الَّتِي تَطْهَرُونَ مِنْهُمْ أُمَّهَاتِكُمْ وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ

اور نہ تمہاری بیبیوں کو جن سے تم طہارت کرتے ہو تمہاری مائیں بنا یا ہے اور نہ تمہارے بے باکوں کو تمہارے

أَبْنَاءَكُمْ ذَلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِأَفْوَاهِكُمْ وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ ۝

بیٹے بنا یا ہے۔ یہ تمہاری اپنی منہ کی بات ہے اور اللہ سچ کہتا ہے اور وہی سیدھے رستہ پر چلاتا ہے ۲۶۲۸

نہی اور احاطہ
نہی کہتے ہیں

۲۶۲۷ بعض مفسرین نے یہ روایت بیان کی ہے کہ اہل مکہ و مدین وغیرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنے قول سے رجوع کریں تو وہ اپنے

احوال سے انہیں صبر دینگے اور بعض نے یہ کہ ابو سفیان نے صبح حرمین کے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ ہمارے بتوں کا ذکر فرمائیے

اور یہ کہیں کہ وہ شفاعت کریں تو ہم آپ کی کچھ مزاحمت نہ کریں گے اور اس پر یہ آیات نازل ہوئیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ شریف آمدی کے

بعد اور اس قدر جنگوں کا سلسلہ لیا جو جانے کے بعد کفار کا ایسا کٹنا پیدا ہوا کہ اس پر یہ باتیں وہ کہیں کہیں کہتے تھے۔ چل بات یہ ہے کہ یہ

انتہائی مشکلات کا زمانہ تھا۔ جنگ مہدیں مسلمان بہت کچھ نقصان اٹھا چکے تھے۔ اور عرب جیسا کہ اگلے رکوع سے ظاہر ہو گا کہ ایک جبار لشکر

کے ساتھ جبکہ مقابلہ کی طاقت مسلمانوں میں نہ تھی حملہ آور ہو رہے تھے۔ اور منافق شُب و دودھ بشتہ و دانیان کر رہے تھے اور انہی کی رہنمائی میں

کافی لشکر کا یہ حملہ تھا۔ یہ اوجہ انہی دو آیتیں انہی پر بیان کن حالات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی تسلی کیلئے نازل ہوئیں کہ اللہ کا حکم

اور دشمن کشا بھی طاقتور کچھ نہیں کر سکتا۔ آنحضرت کا تقویٰ اللہ جس پر قائم رہنے کی یہاں تا کیہ فرمائی ہوئی تھا کہ اس کام کو جس کیلئے اللہ تعالیٰ

نے کھڑا کیا ہے جو راند لگا کر کرتے جاؤں اور کافروں اور منافقوں کی بات نہ مانیں کیونکہ یہ دونوں گروہ ہی چاہتے تھے کہ آپ تبلیغ حق کو چھوڑ

اور یا شاہد ان اعتراضات کی طرف ہو جو کافرا و منافقین دن رات کرتے تھے کھیلے مقابلے سے بڑھ کر بعض وقت اعتراضات سے انسان

گھبرا اٹھتا ہے۔ اور دونوں حکمتیں تقویٰ اللہ کو اور کفار کی اطاعت نہ کرنا اس حالت پر ثبات کیلئے ہیں +

۲۶۲۸ جو فہمست زمین کو کہتے ہیں اور انسان کا جوف اس کا پیٹ یا سارا وہ حصہ جس پر کھڑے ہے اور بازو اور پہلیاں اور منہ پر

جوف

ہوتے ہیں اور ہر چیز کا جوف اس کا اندر ہر ذی +

بظاہر وہ۔ بطور معنی بھیجے ہے جو اور بظاہر یہ تھا کہ ایک شخص اپنی عورت کو کہتا کہ تو مجھ پر ایسی جو صبی میری ماں کی بیٹھی اور ایسے شخص کے متعلق

ظہار

کہا جاتا تھا، میں اُمّہ آتہ (یعنی) اور طلب یہ تھا کہ تو مجھ پر حرام ہو اور یہ کی طرف سے ایک قسم کی طلاق ہوتی تھی دن میں چھلٹ لگے سن تو قرآن میں آئی

ذہبی

ادعیاء۔ یعنی کی چیز جو غنیمت کے ذریعہ ہو۔ اور دفعۃ طعام میں ہو اور دفعۃ نسب میں۔ اور دفعۃ ۱۰۰ جو ہے ایک سو دس کیلئے

۵ اَدْعُوهُمْ لِأَيْمِهِمْ هُوَ اقْسَمْتُ بِاللهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَاُخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَ

انہیں ان کے باپ کی طرف منسوب کر دیا اللہ کے نزدیک یا وہ منصف کی بات پر پھر کہہ نہ گئے باپ کو کہ انہیں جان تو وہ دین میں سزا بھائی اور تمہارے
مَوَالِیکُمْ وَلَیْسَ عَلَیْکُمْ حَافِظُہُمْ اَخْطَا تَمْرِہٖ وَلَٰکِنْ کَانَ تَمَلَّاتٍ قُلُوبُکُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا
دوست ہیں، ادم تمہارا باپ ہیں کہ گناہ نہیں ہوئے تم سے خطا ہو جا لیکن وہ گناہ ہی، جو تمہارا دل تھد کرے، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

منسوب کیا جائے اور شبہ کی بھی قسمیٰ کیا جاتا تھا (د)، +

اس آیت میں اول الفاظ باجلہ اللہ لوجل من قلبین فی جوفہ میں، ان کے متعلق بعض مفسرین کا تو خیال ہے کہ منافقین نے آنحضرت صلیم
کی نازیہیں سو پر یہ بات کہی تھی کہ آپ کے دو دل ہیں اس کی تردید یہاں ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ایک شخص ابوہریرہ نام تھا جو آل کریم کے قلبین
کے نام سے مشہور تھا اور وہ کہا کرتا تھا کہ میرے دو دل ہیں ان میں سے ایک کے ساتھ میں محمد رسول اللہ صلیم سے زیادہ سمجھتا ہوں مگر آپ
قرآن کے نزول کو ایسے چھوٹے چھوٹے واقعات پر محدود کر دینے سے ان کے نزول کی اصل غرض ہی منقوع ہو جا رہی ہے۔ اس بات پر کہ
کہ نبی صلیم کو جو اتباع و وحی کا حکم دیا ہے تو اس میں ساری امت خطاب ہے اور انہیں سمجھا یا ہے کہ انسان کے اندر دو دل نہیں کہ ایک طرف
تو دعویٰ ایمان کرے اور دوسری طرف اسکے اعمال اس ایمان کے مطابق نہ ہوں یا ایک دل سے اللہ تعالیٰ پر در اسکے کلام پر ایمان ہو اور
دوسرے دل سے رسم و رواج اور حرص و ہوا کی اتباع ہو اور یا یہ منافقین کی طرف اشارہ ہے جو ایک طرف دعویٰ ایمان کرتے اور
دوسری طرف کفار کو اُکساتے رہتے تھے کہ مسلمانوں کو تباہ کریں +

ظہار کے مضمون پر فیصل بحث سورہ تحریم میں آئے گی یہ آیت اگلے بند کی نازل شدہ ہے اور اس میں صرف اس قدر فرمایا ہے کہ
بی بی ان میں نہیں ہو سکتی۔ رواج جاہلیت یہ تھا کہ بی بی کو ان کہد یا جانا لیکن وہ اسی گھر میں رہتی تعلقات زوجیت کے لحاظ سے یہ طلاق تھی مگر
عورت گھر کو نہ چھوڑ سکتی تھی نہ دوسرے جگہ نکاح کر سکتی تھی قرآن کریم نے اسے ناجائز قرار دیا اور دوسرا علاج جو اکثر قوموں میں اب بھی پایا جاتا ہے
کسی کا دوسرے شخص کو بیٹھا کہد یا تھا اور پھر وہ حد اور وراثت سمجھا جاتا۔ قرآن کریم نے باجوہ مسلمانوں میں کمال و ہجرت پیدا کرنے
کے تعلقات بنیے ہیں اس اخوت کو عامل ہونے نہیں دیا اور جاہلیت کے پرانے رواج کو کہ جہاں دو شخصوں میں سوا خات ہو تو ایک دوسرے کی
وفات پر حصہ میراث پاتا منسوخ کر دیا آیت ۶ جس طرح منہ کی اخوت کو لحاظ وراثت منسوخ کیا اس طرح منہ کی اہلیت کو بھی منسوخ کیا۔ عورت
و اقہی ماں نہیں ہو سکتی غیر واقہی بیٹیا نہیں ہو سکتی۔ یہ لفظ عام ہیں یعنی ان باتوں کو ہمیشہ کیلئے دور کر دیا اور مفسرین نے جو لکھا ہے کہ یہاں
زید بن حارثہ کی طرف خاص اشارہ ہے تو یہ بھی صحیح ہے کیونکہ زید بن حارثہ کو لوگ زید بن محمد کہا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ چونکہ رب مومنوں کا
کیاں رشتہ آنحضرت صلیم سے قریب کرنا چاہتا تھا اس لئے اسی آیت کی ذیل میں یہ بھی بتا دیا کہ زید کا آنحضرت صلیم سے وہی تعلق روحانی
ہے جو دوسرے مسلمانوں کا ہے جو بیانی تعلق کو نہیں اس روحانی تعلق میں جس قدر چاہے زیادہ نسبت پیدا کرے۔ آنحضرت صلیم کے کل
امت کا تعلق اہلیت بھاء روحانیت ہے اور آپ کا بیٹا وہی کہلا سکے گا جو شدید روحانی تعلق آپ سے پیدا کرے آپ کی صفات
روحانی کو اپنے اندر لے اسی کی طرف آیت ۶ میں اشارہ ہے +

۲۶۲۹ بخاری میں ہے کہ لوگ زید بن حارثہ کو زید بن محمد کہا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی یعنی اَدْعُوہُمْ لِأَيْمِهِمْ اور فرمایا اَخْطَا تَمْرِہٖ
اور انہیں تعلق قلبہم کا تعلق صرف اس بات سے نہیں کہ غلطی سے تم کسی کو بیٹھا کہو بلکہ تمام اسرار سے یہی یعنی اللہ تعالیٰ کی غلطی سے ایک
کام کے ہو جانے پر بھی کہنے کا انسان کا فاش تھا۔ مگر اندر اندر نہیں کرتا۔ بلکہ جو کام محمد سے کیا جائے اس پر مہر افروز ہوتا ہے یہی پہلی آیت میں
فرمایا تھا کہ منہ سے سینہ میں دو دل نہیں ہوتے کہ ایک دل سے ایمان کا اقرار کرے اور دوسرے دل سے اسکے خلاف کچھ نہ کرے یا

دو دل نہ ہونے کے

رسم ظہار

شبہ بنائے گا نہ

مومن کو بھڑکاتا
رشتہ کی غلطی

الَّتِي أُولَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ نَفْسِهِمْ وَأَنْزَلْنَاهُ فِئْتَامًا وَأَوْفَوْا بِعَهْدِكُمْ ۖ

نبی مومنوں پر اپنی جانوں سے زیادہ حق لکھا ہے اور اس کی سیبیاں انکی مائیں ہیں اور رشتہ دارانہ کے حکم میں مومنوں اور

أَوْ لِيُبَعْضِرْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُحْسِنِينَ لِأَن تَفْعَلُوا إِلَيْهِ

مہاجس کی نسبت ایک دوسرے پر زیادہ حق رکھتے ہیں مگر یہ دوسری بات ہی کہ تم

أُولَئِكَ لَكُمْ مَعْرُوفًا كَانَ ذَلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ

اپنے دوستوں سے کچھ اچھا سلوک کرو یہ کتاب میں لکھا ہوا ہے ۲۶۳ اور جب ہم نے نبیوں سے اسکا عہد لیا

بتایا کہ جو کچھ اچھا ہو جائے اور مگر یہی بات ایمان کے سنا فی نہیں لیکن خدا کی فعل کا ارتقا بہ جوفان ایمان مومنوں سے ہونا چاہئے +

۲۶۳ اولیٰ کے معنی اولیٰ اور اقارب میں یعنی قریب تر۔ اور اولیٰ لکھا کے معنی ہیں الحق بلہ یعنی اس کا زیادہ حقداروں +

اولیٰ

آنحضرت کا تعلق مومنوں سے

اس آیت کے پہلے حصہ میں آنحضرت صلعم اور مومنوں کے باہمی تعلق کو بیان کیا ہے اور اس کے دوسرے حصہ میں اولیٰ کہ نبی مومنوں سے نسبت

ان کی اپنی جانوں کے اولیٰ ہے۔ بخاری میں حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا میں مومنین والا وانا اولیٰ انہا

بہ فی الدنیا والاخرۃ اقولہ وانا شدتہم اللہ اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم فایما مومن ترک ما لا یغیرہ عنہ غصبہ من کافرا

ترک دنیا و دنیا مافیہا تو نا مولانا کوئی مومن نہیں مگر میں دنیا اور آخرت میں سب لوگوں سے بڑھ کر اسکا حقدار ہوں اگرچہ مومنوں

النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم سو جو کوئی مومن مال چھوڑے تو اس کے رشتہ دار جو کوئی ہوں اس کے وارث ہوں۔ اور اگر وہ قرضہ چھوڑے یا

نادار بالیٰ چھوڑے تو چاہئے کہ وہ میرے پاس آئے میں اسکا مولیٰ ہوں۔ یہ باپ سے بڑھ کر شفقت ہے۔ اور جب آپ کی مومنوں پر شفقت

ہو تو مومنوں کی محبت ہی آپ کے ایسی ہی چاہئے کہ اس کی نظیر بھی کسی دنیوی رشتہ میں نہ ہو اس لئے فرمایا لا یؤمن احدکم حتیٰ یتحکموا علیہ

من دالہ واولادہ والناس اجمعین تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں بنتا جب تک کہ میرے ساتھ اسکی محبت باپ اور بیٹے اور تمام لوگوں

سے بڑھ کر نہ ہو۔ اور اس تعلق کا ذکر اسلئے کیا کہ تمام مسلمان یہ جان میں کہ رسول اللہ صلعم جو کچھ حکم دیتے ہیں وہ انکی غلطی کیلئے ہوا

اس کی تعمیل میں انہیں جلدی کرنی چاہئے +

دوسری بات جو بیان فرمائی ہے وہ یہ کہ آنحضرت صلعم کی سیبیاں مومنوں کی مائیں ہیں یہاں پہلا سزل یہ پیدا ہوتا ہے کہ کبھی تو فرمایا

کہ سسرے کھدے سے کوئی عزت مان نہیں جاتی اور یہاں فرمایا کہ نبی کی سیبیاں مومنوں کی مائیں ہیں تو کیا یہ سسرے کھدے سے پیدا نہیں ہوا

خیال کرنا سخت غلط ہے کہ قرآن کریم نے اگر تعلقات نبی کی عزت کو تاہم کر کے اسبات سے روکا کہ جو مان نہ ہوا اسے ان کو اور جو شیا نہیں ہے

بٹیا کو تو اب ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ تعلقات نبی کی چھٹ جہاں ہیں اس عزت کے ساتھ تعلقات روحانی کی عزت کو بھی مد نظر رکھ کر یہ

اللہ صلعم سے بیشک مومنوں کے تعلقات نبی کوئی نہیں لیکن تعلقات نبی سے بھی شدید تر تعلقات روحانی ہیں اسلئے جب سسرے

آپ کی شفقت کا اظہار کیا تو ساتھ ہی بتایا کہ یہ شفقت اس روحانی تعلق کی وجہ سے ہے کہ نبی کو ہمارے ساتھ ہے اور یہاں یوں نہیں

فرمایا کہ وہ ہمارے باپ ہیں بلکہ یہ فرمایا کہ اس کی سیبیاں ہمارے مائیں ہیں کیونکہ اس سے وہ مقصد حاصل ہوئے ایک تو آپ کی اولاد

اس سے ایسی ہی نامت ہوئی جیسے ان صریح الفاظ سے ہوتی ہو اب لہم وریض تراتوں میں جو یہاں یہ لفظ آئے ہیں تو ان کو مطلب

بھی یہی ہو کہ آپ کی سیبیاں مومنوں کی مائیں کہنا ایسا ہی ہے جیسا کہ آنحضرت صلعم کو مومنوں کے باپ قرار دینا اور دوسرا مقصد ان الفاظ

یہ حاصل ہوا کہ نہ صرف آپ کی بیبیوں کی تکریم ثابت ہوئی اور اس سے بھی بڑھ کر یہ ثابت ہوا کہ جو شخص حق تعالیٰ عزت ہو اسکی بی بی بھی اس تعلق

آنحضرت کے روح مومنوں کی مائیں ہیں

آنحضرت مومنوں کے باپ ہیں

مِثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمَنْ نُخِمْ وَأَرْبِهِمْ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ ابْنِ مَرْيَمَ وَأَخَذْنَا مِنْهُم

اور تجھ سے (بھی لیا) اور نج اور ابراہیم ادم سے اور عیسیٰ ابن مریم سے اور ہم نے

مِثَاقًا غَلِيظًا لِّبَنِي إِسْرَءِيلَ الصِّدْقَيْنِ عَزَّوَجَلَّ وَأَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا أَلِيمًا

ان سے سخت عہد لیا ۲۶۳ تاکہ وہ ہم سے ان کی کھالی کے متعلق سوال کرے اور اس کے کاڑوں کیلئے دردناک عذاب تیار کیا ہو ۲۶۴

آنحضرت کی زوجہ سیدہ روعا قی بدوش کرتی ہیں

سے سخت عزت ہو جاتی ہے۔ بلکہ ان الفاظ میں ایک گمراہ ہے جس کی طرف آج تک توجہ نہیں ہوئی اور وہ یہ ہے کہ جب ماں بچا طلب دے، جو بچہ کی جسمانی طور پر پرورش کرتی ہو تو ان لحاظ ذرا رعایت دہی جو بچہ کی روعا قی پرورش کرتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کا روعا قی باپ ہونا تو ایک اظہار مظاہر تھا کیونکہ آپ کے ہی نور انہیں دہایت سب کچھ ملا لیکن ان الفاظ میں یہ بتایا کہ آنحضرت کی بیبیاں بھی محض ہن غرض کہ پورا نہیں کرتیں جس کا ذکر کھت لباس نکھیں یا لیسکنوا اللہ یا میں ہے بلکہ وہ مومنوں کیلئے روعا قی ماں کا حکم بھی کھتی ہیں یعنی مومنوں کی روعا قی پرورش بھی ان کے ذریعے ہوتی ہے۔ اور وہ دین کے اس کثیر حصہ میں جو انسان کے لئے اس دنیا میں جنت کا حکم کھتا ہے یعنی معاشرت کے حصہ میں مومنوں کے لئے اخلاق اور انعام نبوی کو محفوظ رکھنا اور پھر دنیا کی عورتوں کے لئے نواز اور رہنا بلکہ مومنوں کی روعا قی میں بن گئیں +

آئیے کچھ حصہ میں بیان کیا ہے کہ میراث وغیرہ تعلقات اخوت دینی کے لحاظ سے نہیں پہنچتیں بلکہ تعلقات رشتہ کے لحاظ سے اور چونکہ ماجین کے ساتھ ہضار کی اخوت خصوصیت سے قائم ہوتی تھی اسلئے یہاں ماجین کا ذکر بالخصوص کیا ہے تفصیل کیلئے دیکھو ۲۶۵

۲۶۳ نبیوں کے عہد سے وہی مراد ہے جو بینات النبیین سے آل عمران ۸۰۰ میں دیکھو ۲۶۴ یہ عہد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تھا یعنی نبیوں کا عہد

یہ کہ سب نبیوں کے آخر پر ایک نبی آئیگا جو سب کا مصدق ہو گا اور جس پر سب قوموں کو ایمان لانا ہو گا چنانچہ قتادہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے یہ عہد لیا تھا کہ وہ ایک دوسرے کی تصدیق کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اعلان کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان کر آئیے بعد کو نبی نہ ہو گا (اور نبیوں کے ميثاق کے بعد پھر جو زمانہ و منہاک و منہاج و منہاج کی عام توجہ یہ کی گئی ہے کہ یہ عہد خاص مل العام ہے اور گہلے غیبیوں میں یہ شامل ہیں مگر جو ان کی فضیلت کے ان کا ذکر خصوصیت کیا۔ اور یہاں جو منہاک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے پہلے کیا تو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انت اول النبیین فی الخلق والآخرم فی البعث یعنی پیدائش میں سب نبیوں سے اول ہوں اور بعثت میں سب کے آخر اور پیدائش میں اول ہوں اس لحاظ سے بھی ہے کہ آئیے بغیر سلسلہ نبوت کی اصل غرض ہی مفقود ہو جاتی ہے اور منہاک و حقیقت النبیین کے مقابل پر چر لیں مگر نبیوں کے عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہاں کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کل انبیاء کے متعلق اور یہ کل انبیاء عالم کی تصدیق تھی ۱۰ اور منہاج و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ ابن مریم میں چار نبیوں کا خصوصیت سے ذکر ہے جن میں سے نوح سب سے پہلے نبی ہیں اور ابراہیم اول انبیاء ہیں جن میں سلسلہ موسیٰ اور سلسلہ محمدی مجتمع ہوتے ہیں اور موسیٰ اور محمدی سلسلہ نبوت کے اول و آخر ہیں جن سلسلہ کو سلسلہ محمدی سے کمال مشابہت حاصل ہے اور یہ آیت بیان آپ کی عظمت کے اظہار کیلئے

آنحضرت کن صلی اللہ علیہ وسلم اول النبیین ہیں

لائی گئی ہے +

۲۶۴ تاکہ سلسلہ نبوت کی اصل غرض یہی ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدق و کھائیں اس لئے اس بات کو

بظور نتیجہ بیان کیا +

جنگ احزاب

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ذَكِّرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ

۹ سے لوگو جو ایمان لائے جو اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو جب تم پر لشکر آئی پھر سوہمے ان پر ہوا کہ

رِيحًا وَجُنُودَ آلِ ثَرْوَاهَا وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۱۰

لشکروں کو بھیجا جنہیں تم نہیں دیکھتے تمہارا اللہ اسے جو تم کرتے ہو دیکھتا ہے ۱۰ جب وہ تمہارے اوپر سے

فَوَيْتَكُمْ مِنْ أَسْفَلٍ مِنْكُمْ وَإِذْ رَاغَبَ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ

اور تمہارے نیچے سے تم پر آگئے اور جب آنکھوں میں اندھیرا آگیا اور دل (دہشت کو) بھیج دیا کہ پہنچ گئے

وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا ۚ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زَلَالًا ۱۱

اور تم اللہ پر مختلف قسم کے ظن کرنے لگے ۱۱ ہاں میں آزمائے گئے اور سخت مصائب میں

شَدِيدًا ۱۲ وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ ۱۳

ڈالے گئے اور جب منافق اور وہ جن کے دلوں میں بیماری تھی اٹھ کھڑے

۱۱ ۱۲ یہاں سے جنگ احزاب کا ذکر شروع ہوتا ہے اور اسی سیرت کا نام ہوا کہ اس ذکر کے لئے یہ غرض یہ دکھانا کہ مؤمنوں کا

ایمان آنحضرت مسلم پر کس قدر تھا کہ چاروں طرف سے دشمنوں کے زعم میں آجائے یہی حکمایمان آخری کیسیاں پر اس قدر مضبوط تھا کہ وہ

بول اٹھے ہذا ما وعدنا الله وندوسلحہ جنود سے مراد یہاں احزاب ہیں اور یہ ذیل کی تو ہیں تھیں۔ قریش داہ سفیان کے

ماخت) بنو ساعد غطفان بنو عامر بنو سلیم بنی ہنظیر بنی قریظہ اور بنو خزاعہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے ساتھ شال ہوئے

اور ان کی کل تعداد ہنتر روایات کی رو سے دس ہزار اور بعض کی رو سے پندرہ ہزار تھی۔ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو جب ان کی بڑھائی کی خبر ملی

تو سلمان فارسی کے مشورہ سے اپنے مدینہ کے گرد و خندق کھدوائی اور چالیس چالیس گز کا ٹکڑا دس دس آدمیوں کے سپرد کیا اور

آپ کے ساتھ تین ہزار آدمی تھے۔ یہ واقعہ شوال ۳۱ھ ہجری کا ہے۔ قریب ایک ماہ کے دو دنوں میں ایک دوسرے کے آٹھ گئے

پڑی رہیں۔ تب اللہ تعالیٰ کی نصرت (یعنی یہی ہوا کہ صورت میں آئی اور جنود عالم تر و حاسے مولانا مکہ میں جنوں نے دشمن کو

باد دس کی آہی کثرت کے کہ ہانچ گئے ان کی تعداد تھی ایسا مروج کیا کہ وہ راتوں رات بھاگ گئے اور یہ سخت ٹھنڈی ہوا تھی جو

ٹھنڈی رات میں چلی اور اس قدر زور کی چلی کہ مٹی اور گندہ کے ٹھہر پڑے تھے اور آگ بجھ گئی اور ٹائڈیں گر گئیں اور غیرتی

میں گھٹ گئیں اور رسیاں ٹوٹ گئیں اور گھبراہٹ میں پندرہ ہزار فوج راتوں رات بھاگ گئی۔ یہی حکیم صلی علیہ وسلم کا کھلا

معجزہ ہے کہ اس قدر کثیر دشمن سے ایک آدمی کے ذریعہ سے مسلمانوں کو بچالیا۔ حالانکہ آدمی دو دنوں فوق پر گیا ان چلی

گمراہ گروہ کیلئے نجات کا اور دوسرے کیلئے ہلاکت کا موجب ہو گئی یہ معجزہ حضرت موسیٰ کے حق بھر کے معجزہ سے کم نہیں

۱۲ ۱۳۔ زاعنت مذبذب کیلئے دیکھو ۱۳ اور زاعنت الابصار کے معنی ہیں اپنی جگہ سے اٹلی ہو گئیں یعنی ایک طرف بھاگ

گئیں جیسا کہ انسان کو حالت خوف میں پیش آتا ہے اور ہوسکتا ہے کہ یہ اشارہ خوف کی طرف ہر جن کی وجہ سے آنکھوں میں

اندھیرا آجاتا ہے اور ہوسکتا ہے کہ یہ اشارہ اس کی طرف ہو جو فرمایا یونہم مثلیہم اہی العین دغ +

جنگ احزاب

آنحضرت صلی علیہ وسلم کا معجزہ

زاعنت الابصار

۱۳ مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا ۖ وَإِذْ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ

اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے صرف دھوکا دینے کو وعدہ کیا تھا اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا اے یثرب کے رہنے والو

لَا مَقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا ۚ وَيَتَذَكَّرُ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا

تھا لے یہاں ٹھہرنے کی جگہ نہیں لوث چلو اور ان میں سے ایک فریق نبی سے اجازت مانگتا تھا کہتے تھے ہمارے گھر کھلے پڑے

عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ إِذْ يُبَيِّدُونَ الْأَعْرَارَ ۚ وَلَوْ دَخَلَتْ عَلَيْهِمْ

میں اور وہ کھلے نہیں تھے وہ صرف بھانک چاہتے تھے ۲۶۳۵ اور اگر دشمن انہیں کی اطراف تک

مِّنْ أَقْطَارِهَا تَمْسِرُوا الْفِتْنَةَ لَا تَوْهَا وَمَا تَبْتَئِرُ بِهَا الْآيِسِيرُ

داخل ہوتا پھر ان سے فساد کرنے کو کہا جاتا تو وہ یقیناً ایسا کرتے اور ان میں سے بہت ہو کہ وہاں ٹھہرتے

جنہی بملت التلو
المنجما

بملت القلوب المنجما۔ حناجہ حنجرۃ کی جگہ پر جکے معنی نکلا ہیں اور دونوں کے گھروں میں پیچھے سے مراد ہو کہ درہشت سے گریاؤ
اپنی جگہ سے اوپر آگئے، اور علم سے ہو کر دل اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرتے وہ فوراً جان بھل جائے بلکہ یہ صرف گھبراہٹ کا نقشہ
ہو۔۔۔۔۔ اور خوف کے وقت ایسا معلوم ہوتا ہو کہ گویا دم نہ لگا ہو (یہی معنی القلوب لدای المنجما کا ظہن (المنجما ۱۸) میں مرغ
من فکلمہ مراد ہو کہ طرقت یعنی وادی کی بلند طرف ہو اور یہ مدینہ کا مشرق تھا اور اسفل سے مراد چوٹی یعنی سمندر کی دہلیز
جو مدینہ سے غریب جانب ہو۔ گویا مشرق و مغرب دونوں طرف کے حملہ آور ہوسے اور یا مردان کا چاروں طرف سے حملہ آور ہونا ہو اور غلط
سے مراد مختلف قسم کے ظن ہیں یعنی مختلف قسم کے آدمیوں کے ظن مختلف قسم کے تھے منافقوں کا یہ خیال تھا کہ اب تنہا ہوئے۔
اور مسنون کا خیال اللہ تعالیٰ نے خود اگلے رکوع میں بیان کر دیا ہو دیکھو آیت ۲۶ یعنی وہ خوش تھے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ اب پورا ہوگا

یعنی مسنون کو کامیابی ملے گی اور ان گھروں میں اندھیرا آتا اور
دلوں پر درہشت کا چھا جانا بھی منافقین کیلئے تقاضا مطلب نہیں کسب پرہشت
چھاگئی تھی تیرے سے بھی یہی ثابت ہو اور قرآن کریم نے خود دو جگہ ہانک کر یہ بتا دیا ہوں ہونے کی آغوش اور پر شدت مصیبت یہ ضروری (درنا لکھو ۱۲)

۲۶۳۵ عودۃ کیلئے دیکھو لکھو ۲۶ یعنی ان میں شگفتہ ہیں جو چاہے ان میں آسنا ہو اور بعض کے نزدیک مراد ہو کہ مردوں کی خالی قبر
یا دیوانہ پست ہیں اور مطلب سب صورتوں میں یہ ہو کہ ان میں چوری وغیرہ ہو سکتی ہو یثرب مدینہ کا پہلا نام ہو دیکھو لکھو ۱۵ اور رتھا

لکھو سے مراد ہو کہ مکان اقامت ہمارے لئے نہیں یعنی اس قدر زبردست دشمن ہو کہ تمہارے کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتے اور فوجوں
سے مراد بھی ہو سکتی ہو کہ مقابلہ سے لڑ کر اپنے گھروں میں چلے جاؤ جس طرح منافق چلے گئے اور یہ بھی کہ اسلام سے لو کہ شرک میں چلے جاؤ

۲۶۳۶ تَبْتَئِرُ تَبْتَئِرُ اور تَبْتَئِرُ کے ایک ہی معنی ہیں کسی جگہ میں ٹھہرا۔ اور تَبْتَئِرُ توقف کرنے کے معنی میں بھی آیا ہو غالباً ان جگہ

حنینا (ھو ۶۹) ۱۵۰ +

اقتلا ہمارے مراد یہاں شرک کی اطراف ہیں اور مطلب یہ ہو کہ کسی لوگ جو اب گھروں کے کھلا ہوئے اور ان میں ستر ہو

جائے کا اندیشہ ظاہر کرتے ہیں اگر حالت یہ ہوئی کہ دشمن شرمیہ داخل ہو جائے پھر انہیں کہا جاتا کہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ کر دو اور

انہیں دکھ پہنچاؤ (فتنہ کیلئے دیکھو لکھو ۲۲) تو فوراً اس کام میں لگ جاتے اور پھر گھروں میں نہ ٹھہرتے الا یہ اسلئے کہا کہ ہتھیار وغیرہ کیلئے

جتنا ٹھہرنا پڑتا تھا ہی ٹھہرنے اس صورت میں گھروں کے کھلا رہنے کا عذر نہ ہوتا تھا لکھو صیبا کہ انکی آیت میں یہ عہد ان کا مسلمانوں کے ساتھ

منع
عذر القومین ۱۲

وَلَقَدْ كَانُوا عَاهِدُوا لَـللهِ مِنْ قَبْلُ لَا يُولُونَ الْآذِينَ بَارَءٌ كَانَ عَنِـلَـللهِ مُسْتَوْفَا ۝۱۵

اور پہلے اللہ سے عہد کر چکے تھے کہ بیٹھ کر نہیں پھیریں گے اور اللہ کے عہد کی پیمائش ہوگی ۲۶۳۶

قُلْ لَنْ يَنْفَعَكُمْ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذَا لَا تَسْتَعِيْنُ اِلَّا ۝۱۶

کہو تمہیں بھاگنا نفع نہیں دے گا اگر تم موت یا قتل سے بھاگتے ہو اور اس صورت میں تمہیں تقویٰ ہی ملے گی

قَلِيْلًا قُلْ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِيكُمْ مِّنَ اللهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۝۱۷

لے گا کہو کون ہو جو اللہ سے تمہیں پیاسے اگر وہ تمہیں غصہ پہنچائے گا ارادہ کرے یا تمہیں تخفیف پہنچائے گا اللہ کو تو ہر چیز کا علم ہے

وَلَا يَسْتَفِيْدُ لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيْرًا ۝۱۸ قَدْ يَعْلَمُ اللهُ الْعَوْتَيْنِ مِّنْكُمْ ۝۱۸

اور وہ اللہ کے سوا اپنے لئے نہ کوئی ولی یا بیٹھنے والا نہ کوئی مددگار اللہ تم میں سے دونوں کو جانتا ہے

وَالْفَاقِلِيْنَ لَا خَواْنَهُمْ هَلْكَ الْبَنَاءُ وَلَا يَأْتُوْنَ الْبَنَاءُ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۱۹ اَشْجَعُ عَلَيْهِمْ ۝۱۹

اور ان بھائی بندوں سے کھنے والوں کو کہ ہماری طرف آ جاؤ اور وہ لڑائی میں کہہ رہے ہیں ۲۶۳۸ تمہارے سامنے یہ نیکو لڑنے والے

فَاِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدْرِيْ اَعِيْنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْنِيْ عَنْهُمْ ۝۲۰

پھر جب خوف آجائے تو انہیں دیکھتا ہو کہ تیری طرف دیکھتے ہیں انکی آنکھیں گھومتی ہیں اس شخص کی طرح جو ہر بات کی

الْمَوْتِ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِالْحَسَنَةِ حِذَا رِاشَتُهُ عَلَى الْخَيْرِ ۝۲۱ اُولَئِكَ ۝۲۱

غنی آجائے ہیں جب خوف جاتا رہتا ہو تو تیرے بازوؤں سے تم پر ملنے کرتے ہیں بھلائی پر بخیل (ہوتے ہیں) یہ لوگ

لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللهُ اَعْمَالَهُمْ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيْرًا ۝۲۲

ایمان نہیں لائے سو اللہ انکے اعمال کو برباد کر دیا اور یہ اللہ پر آسان ہے ۲۶۳۹

تھا کہ اگر دشمن حملہ آور ہو تو ہم تمہارے ساتھ لڑ کر دشمن سے جنگ کریں گے +

۲۶۳۶ مفسرین لکھتے ہیں یہ جو عاتکہ یا زہراؓ تھے جو جنگ اُحد میں الگ رہیں اور یوم خندق سے پہلے توہم کی فتنہ پھارنے لگی تھیں

جو عاتکہ اور زہراؓ اُحد میں شریک ہوئے تھے اور حضرت ابن عباسؓ اس سے لیلۃ القبعۃ کا عہد کر لیتے ہیں مگر صحیح یہ معلوم ہے کہ اس مراد وہ نہ

جہاں حضرت صلعمؓ کی مدینہ شریف آوری پر یہود اور مسلمانوں میں ہوا تھا جسکی رسمے سب فریق اسباب کے ذمہ دار تھے مگر اگر باہر سے کوئی دشمن

میں جرحہ آور ہو تو اسکا دفاع سب ایک ہو کر کریں گے اور منافق بھی ان میں شامل تھا اور اس سبب میں یہاں یہود ان کے دشمن تھے اور یہود ان کے دشمن تھے

۲۶۳۸ معوقین عرق سہی اور معافی دہی جو اس جیسے کسی بھلائی کا ارادہ کیا تھا اور معوقین سے ملو بھی نہ کی گئی تھی کہ رستے سے روک کر ان کو معافی نہ دے

۲۶۳۹ عاتکہؓ شہید کی جگہ پر بخیل اور عاتکہؓ کیلئے دیکھو ۲۶۴۰ بخیل جب ساتھ حرم ہو اور یہاں مراد یہ دشمن کے مقابل پہلے نچ نہیں کرتے

حضرت کی مدینہ شریف
آوی پرست تھیں
مدینہ شریف

معوقین یعوق
شہید

۲۰ یَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا وَإِنْ يَأْتِ الْأَحْزَابُ يَوَدُّوْنَ أَنْ يُؤْتُوا مِنْ بَادُونَ

وہ خیال کرتے ہیں کہ کفار مکہ، جاہلیین نہیں اور اگر وہ جاہلیین (یہود، آجاش) تو آرزو کر گئے کہ وہ دہاتوں

۲۱ فِي الْأَحْزَابِ يَسْأَلُونَ عَنْ آبَائِكُمْ كَمَا تَلُوْا فِيكُمْ مَا تَلُوْا إِلَّا الْقِلَاحُ لَعَدُوْكَ

جنگ احزاب

میں جا کر صرف میں ہر جا میں تمہاری خبریں پوچھ رہے ہوں اور اگر تمہارے اندھوں تو کم ہی جنگ کریں

لَعَنَ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسُوَّةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَتَجَوَّالُهُ وَالْيَوْمَ الْآخِرُ وَذَكَرَ اللَّهُ كَثِيْرًا

لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے اس کیلئے جو اللہ اور کچھ دن کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے

نیت پر چلیں ہیں +

سلف و اسلف۔ آواز کی تشریح ہر حدیث میں ہو لیسی مبتدأ مطلق جس سے مراد ہر شخص جو موت کے وقت یا مصیبت کے وقت آواز بلند کرتا ہو اسلفہ بلسا بہ کے معنی ہیں اسے ایسی بات سنائی جو وہ ناپسند کرتا ہو اسلفہ بالکلام سے مراد ہر لے کلام سے اذیت پہنچائی دل +

حداد۔ حدادی کی جمع ہر دیکھو ۲۳۲ ولسان حدید ایسا ہی ہر جیسا اسان صامع یعنی زبان جو کا طبعی علی جا اور یہ اس وقت کہا جاتا ہے جب اس کی تاثیر حدیث یعنی ہوسہ کی ہو +

۲۳۳ اسوۃ۔ دیکھیں تلاش اور اسوۃ۔ قن و قن یعنی پیشوا کے معنی میں بھی آتا ہے اور کہا جاتا ہے قن فی فلاں اسوۃ اور اسوۃ پیروی کرنا بھی اسوۃ ہر دل +

رسول اللہ صلی علیہ وسلم اس اسوۃ حسنہ کا ہونا اس موقع پر خصوصیت سے کیوں بیان کیا گیا؟ اسلفہ کہ مصائب میں استقلال تمام غفلت کی جان پر اور یہ موقع اس استقلال کے دکھانے کا تھا جب دشمن اس قدر طاقت کے ساتھ کھلے کھلے آکر موجود ہوا کہ اسلاف میں اس کے مقابلہ کی کچھ بھی طاقت نہ تھی یہی وہ موقع تھا کہ جب ظاہر تک محدود گاہوں والے پکار اٹھے یا اہل بیت پر لامقام لگ کر جو صلی علیہ وسلم نے خندق میں ایک پتھر کو توڑتے ہوئے فرمایا کہ مجھے قہر اور دلہ سے اور میں نے کھل دیکھے اور جبریل نے مجھے خبر دی کہ میری امت اُن پر غالب آئے گی۔ ایک اور وجہ اس مضمون کے یہاں لانے کی یہ کہ اس مضمون تو یہی ہو کہ یومین رسول اللہ صلی علیہ وسلم کیا تعلق رکھیں اور کیا سیکھیں اسی آئینہ جنگ احزاب کا ذکر کیا اور اس ذکر کے اندھ اہل مضمون کی طرف رجوع کیا ہو +

رسول اللہ صلی علیہ وسلم اس اسوۃ حسنہ ہوسہ کا کیا مطلب ہو؟ دوسری جگہ حضرت ابراہیم کے تعلق اسی قسم کے الفاظ ہیں قد کانت لکھ اسوۃ حسنۃ فی ابراہیم والذین معہ اذا قالوا لقومہم انا براء ذامنکم (المحققین ص ۴۴) یعنی حضرت ابراہیم اور ان کے ساتھی تیار نہ اسباب میں اس اسوۃ حسنہ میں کہ کیا انہوں نے اپنی قوم کو دیکھا کہ وہ عدالت حق میں عدسے بڑھ گئی ہوتی تو انے تعلقات قطع کر لے تو یہ ایک خاص امر میں اسوۃ حسنہ ہوتا ہے لیکن یہاں آنحضرت کا اسوۃ حسنہ ہونا تعریف عالم کی ہے بتا دیا آپ تمام مومنین اسوۃ حسنہ ہیں بلکہ بعد انفاظ ان کا یہ جو اللہ والہم الاخیر بھارتا ہو کہ ہر شخص کے لئے اسوۃ حسنہ ہیں جو اللہ اور یوم آخر کی امید رکھتا ہو۔ گویا تمام قوموں اور تمام زمانوں اور تمام قسم کے آدمیوں کیلئے آپ اسوۃ حسنہ ہوسے جس طرح قرآن کریم کی ہر غلط کیلئے بدایت ہر اسی طرح آپ ساری نسل انسانی کیلئے اسوۃ حسنہ ہیں گویا قرآن کریم کا تعلیم انفاظ سے ہو اور محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا وجود اسی تقدیر کا اعلیٰ نقشہ ہو۔ اور آپ سب قسم کے انسانوں کیلئے اسوۃ حسنہ نہ ہو سکتے تھے جب تک کہ آپ خود جملہ حالات انسانی میں سے نہ گزریں۔ اگر آپ متبادل نہ ہوتے تو آپ ایک اور کیلئے اسوۃ حسنہ نہ ہو سکتے تھے انفاظ

آنحضرت صلی علیہ وسلم کی فی شان نبیہ اور بعد حالات انسانی میں کامل نمونہ ہیں

وَلَمَّا دَارَ الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ ۚ ۲۲

اور جب مومنین نے جاعتوں کو دیکھا انہوں نے کہا یہ وہ ہے جس کا وعدہ اللہ اور اس کے رسول نے دیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول

وَرَسُولُهُ وَمَا زَاذَهُمْ إِلَّا يَأْمَانًا وَتَسْلِيمًا ۚ ۲۳

پس کہا تھا اور اس نے انہیں صرف یامان اور فرمانبرداری میں بڑھایا ۲۳

ویدرجات ہر انسان کو پیش آنے والی تھی اسی میں آپ کا نمونہ نہ ہوتا مگر آپ صاحب اولاد نہ ہوئے تو آپ کسی باپ کیلئے اسوۂ حسنہ ہو سکتے۔ آپ کے والد اور والدہ کو فوت ہو چکے تھے۔ مگر آپ نے اپنے چچا ابو طالب سے جیسا سلوک کر کے دکھایا جو بیٹا باپ کے کرتا ہو اور بی بی رضاعی والدہ جب آپ کے آئیں تو آپ نے والدہ کی طرح ہی ان کی عزت کی۔ پھر انسان پر جو مختلف حالتیں آتی ہیں وہ تھیں ہی کی حالت لیکر جو انتہائی نیکی کی حالت ہے یا دشمنی تک ہیں جہاں پہنچ کر انسان خود تکبر کا شکار نہ رہتا اور طاقت کے نشہ میں سے بے حقوق کو پامال کرتا چلا جاتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو قیمتی سے نیکر بادشاہی تک پہنچایا اور ان دونوں حالتوں کے اندر اوجس قدر حالات آتے پڑتے ہیں ان سب میں سے گزرا۔ پھر اگر آپ کو جنگ پیش نہ آئے تو آپ کا اسوۂ حسنہ جو نیک ایک ایسے پہلو میں ناقص رہ جاتا جس کی ضرورت دنیا میں ہر قوم اور ہر زمانہ میں پیش آتی رہتی ہے۔ اور اس حالت میں آپ کی زندگی میں اگر ایک جرنیل کا نمونہ پایا جاتا ہو تو ایک سپاہی کا نمونہ بھی موجود ہے۔ پھر بادشاہت کی حالت میں آپ خود قانون سازی کرنے والے تھے خود اس قانون کے تحت فتح اور فاسخ کام کام کرنے لگتے خود انتظامی معاملات کو طے کرنے لگتے۔ خود معاملات ملکی کو سرانجام دینے والے تھے پس معنی کیلئے ایک کیلئے۔ ایک انتظامی عہدہ پر کیلئے۔ ایک مدرسہ کیلئے آپ کی زندگی میں نمونہ موجود ہے۔ اور بادشاہت اور امامت کے آپ کے ادنیٰ سے بڑے کام کو کرنا اٹھانا پھانپنا جاتی اور کپڑے کی مرست کرنا برتن دھو لینا۔ دودھ دھو لینا پانا سہ سے سروا لے آنا اپنے ہاتھ سے کو کھانے جس میں ہر قسم کے مزدوری پیش آتی ہے آپ نمونہ ہیں۔ پھر دشمنوں کے ہاتھ سے طرح طرح کے دکھ اٹھا کر آپ صبر و استقلال کا نمونہ بھی بنے اور انہی ظلموں پر فتح پا کر کمال غور و محرم کا نمونہ بھی بنے حضرت مسیح کی زندگی میں، ہمارے لیے کوئی نمونہ تلاش کریں؟ نہ آپ کو ان حالات میں سے گزرنایا سیر آیا نہ آپ ان حالات میں سے کسی کیلئے نمونہ کھاسکتے ہیں یہی حالت دیگر نبیاء کی ہے کہ بعض انبیاء ایک حالت کیلئے نمونہ ہیں اور بعض دوسری کیلئے بعض نے ایک خلق کا مال دکھایا بعض نے دوسرے کا لیکن مذکورہ حالات کسی نبی کی زندگی میں جمع ہونے نہ جلد اخلاق فاضلہ میں کوئی نمونہ بنا یا ہو غریب عالم میں صرف ایک کو یہ آ رہا اور اسی نے وہ سرور عالم اور فخری فیض انسان اور اسوۂ حسنہ ہوا

ایک تہی الشریعہ

۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴

وَأَوْرَثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَنْصَلْتُمْ تَفَؤُوهَا ۖ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ۚ

اور تمہیں ان کی زمین اور ان کے گھروں اور ان کے مالوں کا وارث بنایا اور یہی میں (یعنی جبرئیل) اور اللہ ہر خبر پر قادر ہے۔ ۱۲۴

ابھی جان و مال سے اس کا ساتھ لڑکرین گے مگر بعد میں آپ کی ترقی تو دیکھ کر ان کا حسد ترقی کر گیا اور مسلمانوں کے ساتھ ان کی دشمنی ہو گئی۔ بنو قتیقل ان سب میں چھوٹی قوم تھی پہلے انہی کا ٹھکانہ مسلمانوں کے ساتھ ہوا آخر اعلان جنگ کر کے یہ قلعہ گرین ہو گئے پندرہ دن تک محاصرہ رہا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ پر مدینہ ہجرت کر گئے آپ نے فرمایا کہ مدینہ چھوڑ دیں۔ چنانچہ یہ شام کے علائق میں جا آ رہے تھے یہ جنگ جسے ایک ماہ بعد کا واقعہ ہے بنو نضیر نے باوجود معاہدہ کے شروع سے قریش کے ساتھ ساز باز رکھی تھی ایک دفعہ انہوں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل بھی کرنا چاہا مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت کی ان کے کھلے دشمنی کے فعل دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجدید معاہدہ کیلئے انہیں کما مگر انہوں نے انکار کیا آخر ان کے ساتھ بھی جنگ کی نوبت پہنچی۔ اور وہ محصور ہوئے تصفیہ اس پر ہوا کہ مدینہ چھوڑ جائیں اور جو مال و فیرہ ساتھ لے جائیں اسے لے جائیں ایک حصہ خیر میں جا آ رہا۔ جنگ احزاب میں قریش و اوثق بنی نضیر نے آپ کو اس کے لیے ان لوگوں نے بڑا کام کیا بنو قریظہ کو بھی جنگ سے علیحدہ کر دیا انہوں نے ان کا کیا اور حقیق ان کے سردار کے بھیجے ان پر کہ مسلمان اس جزیرہ کے جو ان پر آ رہا ہو آپ پنج نہیں سکتے بنو قریظہ بھی آخر مسلمانوں کے دشمنوں کے ساتھ مل گئے ان کا مدینہ کے اندر جو کر قریش کو دوپہ چاہنا تھا وہی صاف ظاہر ہو بلکہ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کی مسودات پر بھی حملہ کرنا چاہا۔ یہی وہ قدم مسلمانوں کیلئے نہایت نازک تھا جب کفار کا لشکر بگڑ رہا ہو گیا تو بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ کی نرا کیلئے فوراً ان کا محاصرہ کیا کوئی پچیس دن تک ان کا محاصرہ رہا آخر انہوں نے درخواست کی کہ سعد بن معاذ جو فیصلہ کریں وہ ہیں منظور ہو۔ سعد ان کے خلاف سے تھے۔ اگر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ پر یہ لوگ راضی ہو جائے تو آپ غالباً ان سے وہی سلوک کرتے جو پہلے بنو قتیقل اور بنو نضیر سے کیا تھا مگر سعد کو ان کی طرف ان کے غدار پر بہت بھ تھا کہ انہوں نے مسلمانوں کی حودوں اور بچوں تک کو قتل کر کے کاغذ کر لیا تھا اس لئے انہوں نے یہ فیصلہ دیا کہ ان کے مروجہ جنگ کے قابل ہیں وہ قتل کر دینے جائز نہیں اور بچے قید ہوں یہ فیصلہ بھی تھا جو یہود اپنے دشمنوں کے حق میں عاید کرتے تھے۔ چنانچہ قریش میں یہی کو جب محاصرہ تک پہنچ جائے اور خداوند تبارک و تعالیٰ اسے تیسرے فیصلہ میں کر دے تو وہاں کے ہر ایک مرد کو تلوار کی و حصار سے قتل کر کے حودوں اور لڑکوں اور عورتوں کو اور جو کچھ اس شہر میں ہو اس کا سا لوث اپنے لئے لے لے گا۔ (مستثنیٰ ۲۰: ۱۳۰ و ۱۳۱) اسلئے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی فیصلہ کو جو صرف ان کے اپنے پیش کردہ منفعہ کا تھا بلکہ ان کی اپنی آسانی کی کتاب کے مطابق بھی تھا ان کے حق میں عاید کیا اور اختلاف روایا پر تین سیکڑ لکھ نو سو آدمی تک قتل ہوئے اس فیصلہ کی بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا نہ یہ آپ کا فیصلہ تھا نہ آپ کی شریعت کے مطابق تھا۔ بلکہ یہودوں کے مقرر کردہ ثالث کا اور انہی کی شریعت کے مطابق فیصلہ تھا۔

بنو قریظہ کی غداری

انکے حق میں سعد کا
مطابق تہریت تھا

مرکز باہر کی زمینوں
نفع کی پیشگوئی

۱۷۷۷ وہ زمین جس پر تم نہیں چلے کسی نے کہا کہ کسی نے خیر کسی نے فارس و روم ۱۷۷۸ اور ظاہر ہو کر پہلے دونوں خیال درست نہیں آئے کہ اگر اور خیر ایسے مقامات نہیں جہاں مسلمان پہلے چلے نہ ہوں مراد اس سے صاف طور پر وہ دور و زمانہ کے مالک ہیں جن پر ان عرب عموماً جاتے تھے۔ اس چٹان کی ایک ایسی وقت میں کہ زاجب جنگ اعراب میں قریب تھا کہ مسلمانوں کا نام و نشان مٹ جانا اس کے ساتھ اب اللہ ہوئے کا تین ثبوت ہے ایک طرف دشمن اس کثیر تعداد میں حملہ آور ہوتا ہو کہ جس کے حملہ کو نہ کی مسلمانوں میں کوئی طاقت نہیں اور دوسری طرف چٹان کی یہ کی جاتی ہو کہ تم ایسے ملکوں کو فتح کر گئے جن پر تمہارا قدم بھی کسی نہیں گیا۔

ع

۲۸ یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنْتُمْ تُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا فَإِنَّ حَتْفَ الْمَوْتِ يَأْتِيكُم مِّنْ غَيْرٍ فَاعْتَلِكُنَّ

ازواج مطہرات

اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دے کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کو چاہتی ہو تو اؤ میں تمہیں

امْتَعِكُنَّ وَأَسْرَحِكُنَّ سِرًّا حَاجِبِيًّا

سا ان دون اور تمہیں اچھی طرح سے رخصت کر دوں ۲۹۲۷

ازواج مطہرات اہل
کے لئے موند ہیں

۲۹۲۷ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ازواج مطہرات کے متعلق یہ مضمون بیان ہے تعلق بشرط ہر ایک ایک ایسا نہیں۔ ایک تعلق تو اس مضمون کا یہ بھی ہو کہ اس رکوع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے آپ سے سا ان دنیوی یعنی اچھے کپڑے زورات وغیرہ طلب کرنے کا ذکر ہے اور اس کی وجہ یہی تھی کہ مسلمانوں میں فتوحات سے اور مال غنیمت کے آنے سے کچھ آسودگی آگئی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے بھی چاہا کہ ان کو بھی اس آسودگی سے حصہ ملے آپ کے گھروں میں کوئی سا ان نہ تھا بیویوں کے پاس کوئی قیمتی کپڑے یا قیمتی زیورات نہ تھے کڑا رہی تنگ تھا یہاں تک کہ بعض وقت فلسفے بھی برداشت کرنے پڑتے تھے۔ تو اس لحاظ سے بھی یہ مضمون بیان آیا ہے لیکن اصل تعلق اس مضمون کا اس سے بھی زیادہ گہرا ہے۔ جنگوں کا ذکر درمیان میں بطور جملہ متعرضہ آجاتا ہے۔ پچھلے رکوع میں فرمایا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم است کیلئے آسودہ حسنہ ہیں اور اگر آپ سب حالات میں سے گزرے اور ہر حالت میں انسانوں کیلئے آسودہ حسنہ بنے مگر وہ امور جو عام عورتوں سے تعلق رکھتے ہیں وہ آپ پر وارد نہ ہو سکتے تھے۔ اس لئے اس حصہ میں بھی کی بیویاں بھی است کی عورتوں کیلئے نمونہ ہیں مثلاً پردہ کے احکام کی تعمیل میں آفات المؤمنین تمام مسلمان عورتوں کیلئے نمونہ ہیں یا ان احکام کی تعمیل میں جو عورتوں کے ملبوسات کے ساتھ سلوک کے متعلق ہیں یا اس بات میں کہ باوجود عورت کے فرائض خاندانی کو ادا کرنے کے عورتیں کس طرح توی اور دینی فرائض میں حصہ لے سکتی ہیں اس کے علاوہ اگر کئی امور ہیں جو خصوصیت سے عورتوں سے متعلق ہیں یہی وجہ ہے کہ انہیں امت کی باتیں بھی تشریف دیا ہے یعنی امت کی روحانی تربیت کا ایک حصہ انکے بھی سپرد تھا جس میں علاوہ اس خاص حصہ کے اور بھی بہت سے امور تھے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر کے اندر پیش آتے تھے اور جن کا تعلق ہر مسلمان مرد اور عورت سے تھا اسلئے اس رکوع میں ان کو ان کا یہ منصب یاد دلایا ہے اور آسودگی سے زندگی بسر کرنا خلاف شریعت نہیں مردوں کیلئے نہ عورتوں کیلئے لیکن جس طرح مردوں کیلئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہوا تھا اسی طرح عورتوں کیلئے آپ کی بیویوں کا نمونہ سادگی کا ہونا۔ ورنہ سادگی کی تبلیغ اسلام نے ہی تھی اور جس کا نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا تھا وہ بیکار جانا۔ اور پس تو یہ ہو کہ بہت سے اخلاق فاضلہ انسان کے اندر عورتوں سے آتے ہیں وہ لوگ جھوٹے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اسلام نے عورت کو عزت نہیں دی اس سے بڑھ کر کیا عزت ہو گی کہ ایک حصہ میں انہیں خاندانی امور جو حاجت کا معلم قرار دیا۔ اس اصول کو ابتدائی مسلمانوں نے خوب سمجھا تھا ورنہ ہزار باتیں وہ عائشہ صدیقہ اور دیگر ازوج سے سیکھنے کیلئے کہیں جاتے۔ عرض جب ان پاک بیویوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ان کی تعلیمات زندگی کسی قدم کہ ہوں اور وہ بھی کسی قدر آسودگی سے زندگی بسر کریں اور دنیا کا کچھ مال ان کے گھروں میں بھی آئے تو حکم ہوا کہ اس سے ہٹا کر نبی کی بیویاں ہوں گی ان میں عرض ہی مضمون ہو ہی جاسکے اگر کوئی ان کی زندگی کے سا ان چاہتی ہو تو وہ مسلمان دیکر تمہیں رخصت کر دیا جائیگا اور اگر تمہیں اسلئے کہیں دینا چاہتی ہو اور موندوں کے حصول اور تزکیہ گھر کا اصل غرض ناہنجاری ہے تو یہ تمہیں تعلیمات کا اندازہ زندگی بسر کرنے کی ہوتی ہے تاکہ تمہارا لبیک نمونہ سے دو چار ہو جائے اور یہاں ہات کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا کہی کی کا مطالبہ خاندانی زیورات اور کپڑوں کیلئے سب سے زیادہ گھروں میں تحیف کا موجب ہوتا ہے اور ہرگز بڑا سبق مسلمان بیویوں کو دینا تھا کہ وہ اپنے خاوندوں سے ایسے مطالبات نہ کریں جو ان کیلئے تحیف کا موجب ہوں ان اگر کسی کو خود چاہے تو بیشک اس سے فائدہ اٹھائے اسی مطالبات سے بڑے بڑے بیشر مردوں کو شادی سے متفرک کر کے زنا کاری کو مروج کر دیا ہے +

بیویوں کے مطالبات
خاندانی ہوں۔

وَأَنْ كُنْتُمْ تَرُدُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ لِلْآخِرَةِ فَإِنَّ اللَّهَ أَعْلَمُ الْمُحْسِنِينَ ۲۹

اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کو اود آخوت کے گھر کو چاہتی ہو تو اسے تم میں سے نبی کی کہنے والیوں کے لئے بڑا

اَجْرًا عَظِيمًا يُنْسَاءُ النَّبِيُّ مِنْكُمْ لِفَاحِشَةٍ مُّبِينَةٍ يَضَعُ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۳۰

اجرتیا رکھا ہے ۲۹ اسے نبی کی پیروی کوئی تم میں سے کھلی عیالی کرے اس کے لئے عذاب دو چند کر کے بڑھایا جائیگا اور

كَأَن ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝ وَمَنْ يَقْنُتْ مِنْكُمْ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُورَتْهَا ۳۱

یہ اللہ پر آسان ہو ۳۰ اور جو کوئی تم میں سے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری ہو اور اللہ کے عمل کو ہم اس کا اجر

أَجْرَهَا مُتَبِّرِينَ ۝ وَأَعْتَدْنَا لِلْهَادِثِ قَارِبِينَ ۝ يُنْسَاءُ النَّبِيُّ كَأَنَّ كَافِرًا مِنَ النِّسَاءِ ۳۲

لے دو چند دینگے اور ہم نے اس کے لئے قوت والا رزق تیار کیا ہے اسے نبی کی پیروی اور عودتوں کی طرح نہیں ہو

إِلَّا الْفِتْنَانِ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا ۳۳

اگر تم تقویٰ اختیار کرو سو نرم آدڑ میں بات نہ کرو ایسا نہ ہو کہ وہ جس کے دل میں بیماری ہے طمع کرے اور نیکی کی بات کہو نہ ۳۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

واقعه خیر

۲۶۴۵ بخاری میں حضرت عائشہ سے روایت ہو کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کیں جن میں پیروں کو رسول کے گھر میں رہنے

یا طلاق لینے کا اختیار دیا گیا تو آپ کے گھر سے ایسا ہوا کہ ایک باپ سے کہتا ہوں کہ اس کے جواب میں جلدی نہ کرنا بلکہ اپنے

ماں باپ کے مشورہ کر لینا تب آپ نے ہاں میں ہاں ملایا کہ اس بات کا مشورہ کروں میں اللہ اور اس کے رسول اور

دار آخرت کو چاہتی ہوں تب آپ نے باقی پیروں سے بھی اسی طرح دریافت کیا اور سب نے ہاں دیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ

حضرت عائشہ نے یہ جواب دیا کہ حضرت صلعم سے عرض کیا کہ میرے اس جواب کی اطلاع دوسری بیویوں کو نہ دینا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ

نے مجھے ایسے نہیں بھیجا کہ لوگوں کو تکلیف میں ڈالوں بلکہ مجھے معلم اور مشیر بنا کر بھیجا ہے اگر مجھ سے کوئی بی بی دریافت کرے گی تو میں بتا دوں

اور یہ واقعہ خیر کے واقعہ سے تعلق رکھتا ہے یعنی جب نبی کریم صلعم ایک ماہ کیلئے اپنی بیویوں سے علیحدہ ہو گئے تھے اور یہ فتنہ کا واقعہ تھا

۲۶۴۶ ناخستہ مبینہ سے یہاں مراد بعض نے نبی صلعم کی نافرمانی لی ہے اور بعض نے وہ امور جو آپ کی تکلیف اور عجز کا موجب

ہوں (۱) اور اس سے مراد نشوز اور سوء خلق بھی ہوئے ہیں دیکھو ۲۶۴۷ اور نہ نایاں مراد ہیں کہ نبی کریم صلعم کی عصمت آپ کو اس سے

بند تھرتی ہو کہ آپ کی بیویوں سے ایسے امر کا ارتکاب ہوا اور بعض نے بطور ذہنیت اس کو جائز رکھا ہے اور ایسی حالت میں دو

عذاب اس کے کہا کہ وہ تو دوسروں کیلئے نمود ہیں +

۲۶۴۷ ان اقلیت۔ نفی مثبت کیلئے شرط ہے یعنی اتقویٰ کرو تو تم دوسری عورتوں کی طرح نہیں ۱۰ اور تقویٰ سے مراد یہاں ان ذمہ داروں

کا مد نظر رکھنا ہے جو ان کے اس منصب کے لحاظ سے کہ وہ نبی کی بیویاں ہیں ان پر عاید ہوتی ہیں اور بعض نے اقلیت بعض استقلین دیکر

اسے اٹھ حصہ کے تعلق کیا ہے یعنی اگر تمہارے سامنے کوئی شخص آجائے (۱) اور یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ اگر تم تممت وغیرہ سے بچنا

چاہتی ہو تو بات میں بھی طاعت اختیار نہ کرو اور ضعیف بالقول کیلئے دیکھو ۲۶۴۸ اور عورتوں کی فتنہ کا مہم میں عورتوں کی اور طاعت

ہوتی ہو کہ اگر کہ ان کا منصب تعلیم دینا تھا اور اس کیلئے ہر قسم کے لوگوں کا اس کے پاس آنا ضروری تھا۔ اس لئے فرمایا کہ طرز کلام ایسی نہ ہو کہ

میں توں کا اپنی روایت سے کلام نہ کرنا چاہئے نہ گمراہی نہ ہونا نہ ہونا چاہئے

۳۳ وَقرْنِیْ یُؤْتِکُمْ وَلَا تَبْرَحْنَ الْجَاهِلِیَّةَ الْأُولٰٓئِیْ وَاتَّقِنَ الصَّلٰوةَ

اور اپنے گھروں میں بٹھری رہو اور پہلی جاہلیت کی طرح بناؤ سنگار نہ دکھائی پھر وہ ۲۶ اور نماز کو قائم کرو

وَإِتَّقِنَ الزَّكٰوةَ وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ إِنَّا بَرِیدُ اللّٰهِ لَیْذُھِبْ عَنْكُمُ

اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے اے اہل بیت ناپاکی کو

الرِّجْسَ أَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرْکُمْ تَطْهِیْرًا ۝

دور کرے اور تمہیں باطل پاک صاف کر دے ۲۶۵۲

ایسے شخص کے دل میں جو بد خیالات اپنے اندر رکھتا ہو اور مہاض سے یہاں ہی رہا اور طبع پیدا ہوا تو قتل قرار دیا۔ وہاں میں پھر انہیں ان کے اصل کام کی طرف توجہ دلائی یعنی ان کی باتیں لوگوں کو پہنچانا اور یہاں کو خاص حکم بھی صلعم کی بیبیوں کو ہو گا۔ چونکہ وہ دوسری عورتوں کیلئے نہ تھے ہیں اسلئے دوسری عورتوں کو بھی مختصاً حکم ہے کہ جب انہیں غیر محرم مردوں سے کلام کرنا پڑے تو ایسی آواز سے کلام نہ کریں جو دوسروں کیلئے کشش کا موجب ہو بلکہ مردانہ انداز کلام اختیار کریں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کا اجنبی مردوں سے کلام کرنا منع نہیں ہے۔

۲۶۵۱ قرآن۔ اصل میں اذقوت ہوا اور قریب کیلئے دیکھو ۲۶۵۱

تبرج کیلئے دیکھو ۲۶۵۲ اور بخاری میں ہذا الذین ج ان قرآن جی سنہا یعنی تبرج کے معنی ہیں اپنا بناؤ سنگار دکھانا +

تبرج

الجاہلیۃ الاولیٰ جاہلیۃ کیلئے دیکھو ۲۶۵۳ اور ارا اس سے قبل اسلام نہ مانا ہوا اسے اولیٰ اسلئے کہا کہ یہ تقدم اول ہوا ہے جاہلیت میں عورتوں کا بن سنو کر باہر غلٹا عام طور پر مرج تھا اور وہ بہت باریک لباس پہن کر غلٹی تھیں یا بعض حصے جسم کے کچھ رکھ کر غلٹی تھیں تاکہ مردوں کو اپنی طرف کھینچ کر جن سے ملے آج پرچین عورتیں غلٹی ہیں پس گھروں میں بٹھارہنے اور بناؤ سنگار نہ دکھائی کو ایک جلدیج کرنے کا یہی مطلب ہے کہ اس غرض کیلئے باہر نہ نکلے۔ حاجات ضروری کیلئے باہر نکلنے سے منع نہیں کیا گیا بلکہ حدیث صحیحہ میں کہ اس آیت کے نزول کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کو فرمایا اذقن لکن ان فھجن لھما جنکھن (د) یعنی تمہیں اجازت ہے کہ اپنی حاجت کیلئے باہر نکلے۔ اور عورتوں کا جنگوں میں جانا اور اپنی دیگر ضروریات کیلئے باہر غلٹا مسجدوں میں جانا بہت حدیثوں سے ثابت ہے حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی بیبیوں کو جنگوں وغیرہ میں ساتھ لے جاتے تھے۔ درجن لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہ کے واقعہ میں باہر پر اعتراض کیا ہوا انہوں نے سخت غلطی کھائی کہ آپ ایک عظیم الشان فتنہ کی اصلاح کیلئے باہر نکلنے اور کسی صحیح غرض کیلئے عورت کا باہر غلٹا منع نہیں ہوا اپنا بناؤ سنگار وغیرہ مردوں کو دکھانا منع ہے تو قرآن فی یوتین کے یہی لینا کہ عورتیں گھروں کی چار دیواری میں قید رہیں اور کسی باہر نہ نکلے۔ اور یہی کریم صلعم اور وہاں کے عمل کے سرسرفہ ہے +

۲۶۵۲ اھل البیت۔ اھل کیلئے دیکھو ۱۳۴ اھل البیت: وہ جو گئے جن کو ایک گھر جمع کرے اور گھر میں بی بی اور بچوں کو جمع کرنا ہے

اہل البیت

پس ایک شخص کے اہل بیت بی بی اور بیٹے ہیں اور لسان العرب میں ہے کہ اہل بیت نبوی سے مراد آپ کی بیبیاں اور آپ کی بیٹیاں اور اہل بیت ہیں اور ایک قول ہے کہ آپ کی بیبیاں مرد ہیں اور تمام وہ لوگ جو آپ کی آل ہیں مرد اور ان کی شریعت بظاہر وقت طلوع اسلام کو ختم ہو کر ایک گھر کے لئے نہیں رہے ہیں بلکہ اہل بیت کے کیا مراد ہے؟ بعض روایات کی بنا پر یہ سمجھا گیا ہے کہ اہل بیت میں بیبیاں شامل نہیں اور مراد اس سے حضرت فاطمہ اور علی و حسین ہیں کچھ روایات اس کے متعلق حضرت ام سلمہ سے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ یہ آیت میرے گھر میں نبی صلعم پر نازل ہوئی اور حضرت فاطمہ و علی و حسین وہاں آئے اور رسول صلعم نے ان کو ایک چادر کے نیچے لیکر دعا کی کہ یہ بیت اہل بیت ہیں مگر

اہل بیت نبوی عہد اولیٰ اور اہل بیت نبوی عہد

وَاذْكُرْنَ

۳۴

اور اسے یاد رکھو

اور جب حضرت ام سلمہؓ نے درخواست کی کہ انہیں بھی شامل کیا جائے تو آپؐ فرمایا کہ تم ازواج میں سے ہو۔ اور عائشہؓ ابن ابی سلمہ سے روایت ہو کہ یہ آیت حضرت فاطمہؓ کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور وہاں حضرت علیؓ اور حسنؓ اور حسینؓ اور حضرت فاطمہؓ کو بلکہ دوما کی اور بعض اور بھی روایات ہیں انکے مقابل حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے کہ یہ آیت خصوصیت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کے بارے میں نازل ہوئی اور یہی علامہ کا قول ہے دشت لکھنؤ کے خود قرآن کریم پر غور کریں تو بات صاف ہو جاتی ہے۔ یہاں ساری وہ روایات جو موجب تطہیر ہو سکتی ہیں یعنی زینت و زیبائی کا ترک کرنا اللہ اور رسول کی اطاعت۔ امر بالمعروف نہ کروں اور نہ بد میں بھی انہی کا واذکرن ما تینا تو یہ سیاق اس قایم کرنا وغیرہ سب بیبیوں کیلئے ہیں اور اس ٹکڑے سے کچھ بھی انہی کا ذکر ہو اور بعد میں بھی انہی کا واذکرن ما تینا کا لفظ تو یہ سیاق اس خیال کو رد کرتا ہے کہ یہاں مراد بیبیاں نہیں۔ پھر لشت کی رو سے اہل بیت کا لفظ دل بی بی پر آتا ہے اور ثانیاً اولاد پر اور قرآن کریم میں خود بی بی پر یہ لفظ بولا گیا ہے دیکھو ہودہ ۴۴ رحۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اھل البیت جہاں اہل بیت سے مراد حضرت امیرہم کی بی بی ہیں اور یہ خیال کہ لبنا مہذب عنکم اور بطریقہ میں ضمیر مذکور اسلئے بیبیاں مراد نہیں۔ نہایت ہی ہوا پر ضمیر لفظ فاطمہؓ کا لفظ مذکور ہے جسے حضرت امیرہم کی بی بی کیلئے فرمایا جو کہ علیہم اھل البیت ان وہ احادیث جن میں حضرت فاطمہؓ اور حسنؓ اور حضرت علیؓ کا ذکر ہے اس معنی میں صحیح ہو سکتی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی اور اس کے ساتھ اس بیٹی کی اولاد اور خاوند کیلئے بھی دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی آیت کا مصداق کرے اور انہیں بھی جس سے پاک کرے اور ایسی وسعت لفظ کے معنی میں باطل جانتا اور صحیح ہے اور بعض روایات میں جو اس قسم کے الفاظ آتے ہیں کہ حضرت ام سلمہؓ کے دربارت کرے پر آپؐ فرمایا کہ انھوں نے خیرا نہ من اذواج اللہ تعالیٰ کی طرف ہو کر تو نبی کی بیبیوں سے ہو کر تو بھی اسی نتیجہ کی ترقی ہو یعنی آپ کا مطلب یہ تھا کہ تم تو مجھے ہی اس آیت کی مصداق ہو اور اہل بیت کے لفظ کو اور وسعت دیکر ان کے بڑے لوگ بھی اس میں شامل ہو سکتے ہیں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان ہم اہل بیت سے ہیں جیسا کہ خود وائیکہ حدیث میں ہے کہ میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ کیا میں بھی آپ کے اہل ہوں سے ہوں تو آپؐ فرمایا انت من اھل بہر حال اول مصداق اس آیت کی ازواج مطہرات ہیں اور ثانیاً اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی اور انکے خاوند اور فرزند کو بھی داخل کیا اور ثانیاً ان کے برگزیدہ لوگ اس میں شامل ہیں اور تالیخ سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ ازواج مطہرات نے اپنے آپ کو امت کی یہ کہ مصداق ثابت کیا۔ کیونکہ سب سے بڑی ناپاکی دنیا کے ال کی محبت ہے اسی سے طرح طرح کی بدیاں پیدا ہوتی ہیں اور یہی مال کی محبت ہی دل میں خدا کی محبت کی جگہ لے لیتی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کے متعلق جن بات کا یہاں ذکر ہے وہ یہی تھی کہ انہوں نے ان کا مطالبہ کیا تھا پس اھل مقصد یہی کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارادہ ہو کہ اس جس اور اس کے ساتھ ہر قسم کی برائیوں سے اہل بیت بنویں گے پاک کر انہیں اہل بیت امت صحیح معنی میں بنائے تاکہ وہ بھی رسول کے ساتھ امت کی روحانی پرورش کرے ولہذا اور امت کیلئے نمونہ ہو یہی ارادہ تھی تھا کہ جب بیبیوں کو اختیار دیا گیا کہ وہ دنیا کا مال دیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ ہو جائیں تو انہوں نے مال دنیا پر ملازمت ماری اور غربت و فاقہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اختیار کی اور تاریخ سے بھی ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کے دل میں مال دنیا کی ایک تنگ کے برابر بھی وقعت نہ تھی خلفائے وقت جب انکے پاس کچھ مال بھیجے تو وہ فوراً اسے اللہ کی راہ میں دیدیتی ہیں اور حضرت عائشہؓ کے متعلق یہاں تک ثابت ہے کہ بعض وقت رات کیلئے بھی انہوں نے اپنے گھر میں کچھ نہیں رکھا اور سب کا سب اللہ کی راہ میں دیدیا۔ آج مسلمان بیبیاں اگر ازواج مطہرات کے نمونہ پر عامل ہوں تو مسلمانوں کی حالت دونوں میں بہت سکتی ہے۔

ازواج مطہرات جن صحابہ کی بیویاں تھیں

ع

آنحضرت صلی علیہ وسلم کی نبوت روحانی ہر جہاں کی بنیاد ہے

۳۵ طَيْسَلُهُ فِيْ يَوْمٍ تَكُنْ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةُ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَظَهِفًا خَبِيْرًا لِّاٰتِ

جو تمہارے گھروں میں اشیاء کی آیتوں اور حکمت سے بڑھا جاتا ہے اللہ باریک باتوں کا جاننے والا خبردار ہے ۲۶۵۳ سلم

الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقِيَمَتِ وَالْقِيَمَتِ وَ

مرد اور مسلم عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور خاتون اہل بیت اور خاتون اہل بیت اور

الصَّٰدِقِيْنَ وَالصَّٰدِقَاتِ وَالصَّٰبِرِيْنَ وَالصَّٰبِرَاتِ وَالْأَحْسَنِيْنَ وَالْأَحْسَنَاتِ وَ

صدق رکھنے والے مرد اور صدق رکھنے والی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور نیک ترین مرد اور نیک ترین عورتیں

الْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّٰبِرِيْنَ وَالصَّٰبِرَاتِ وَالْأَحْسَنِيْنَ وَالْأَحْسَنَاتِ وَ

خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور نیک ترین مرد اور نیک ترین عورتیں

وَالْأَحْسَنَاتِ وَالْأَحْسَنَاتِ وَالْأَحْسَنَاتِ وَالْأَحْسَنَاتِ وَالْأَحْسَنَاتِ وَالْأَحْسَنَاتِ

اور احسان کرنے والی عورتیں اللہ کا بہت بڑا ذکر کرنے والی عورتیں ان کیلئے اللہ نے مغفرت اور بڑا اجر تیار کیا ہے ۲۶۵۴

۲۶۵۴ حکمت - دو کھمبہ ۱۱۱ اور یہاں مراد ختم قرآن ہر جہاں سے اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا یعنی سنت نبوی خواہ عہدیت

کے زمانہ میں آپ کے اقوال میں ظاہر ہوئی ہو یا اخلاق کے زمانہ میں یا آپ کے افعال میں اور مقدمہ سے اس کے معنی ابن جریر نے سنت ہی روایت کی ہے اور وہ بھی یہی معنی قبول کرتے ہیں ماودھی علی رسول اللہ صلعم من احکام دین اللہ ولہ یزلی بہ القرآن وذلک السنۃ (ج) اور حکمت کے معنی سنت نبوی میں بھی مروی ہیں اس کی تفسیر سنت سے بھی کی گئی ہے اور ان افعال سے بھی جو رسول اللہ صلعم نے فرمائے (د) اور یہی کا لفظ اسکے خلاف نہیں اسلئے کہ تلافی کے معنی پیرہی کے بھی آتے ہیں +

رکوع کی اس آخری آیت میں کھول کر بتایا گیا کہ جو کمالیہ جو کہ وہ اہل ایمان ہیں اور رسول اور ان کے اقوال کی طرح نہیں کرنا چاہئے کچھ حقوق کا دنیا اولاد کے ہوں تو یہ فرض کس طرح پوری ہو سکتی ہے اسلئے یہاں انہیں ان کا وہ خاص کام بتایا گیا اور وہ آیات اللہ اور اقوال و افعال نبوی کا محفوظ رکھنا تھا اور محفوظ رکھنے کی یہی فرض تھی کہ اسے لوگوں کو پہنچایا جائے اور وہ لوگوں کیلئے ہدایت اور کامیاب ہو یہ وہ پاک فرض تھی جس کیلئے نبی صلعم کی بیبیاں آپ کے طریقہ فقہیں اور یہ بھی صحیح ہو کہ مدنی زمانہ میں شرع کی تفصیل اور مختلف قسم کے امراء سے قدرے کمالیہ لابی اسے محفوظ نہ کر سکتی تھی تھوڑا ذرا بیجا کی اور بھی جو آیت میں جن کا ذکر آگیا +

۲۶۵۴ یہاں ان تمام اعلیٰ صفات میں جو اللہ کے نزدیک مردوں کو باندھ رہے ہیں عورتوں کو شریک کر کے یہ بتایا ہے کہ عورتیں اللہ کے ان صفات کا مالک نہیں ہیں اور یہ بتایا ہے کہ عورتیں بھی اس کی مستحق عورتیں ہیں اس کی مستحق عورتیں ہیں جو نہ بچھے کریم میں ذرا رسول کا ذکر تھا اسلئے ایک تو اس مناسبت سے یہاں عورتوں کا ذکر مردوں کے ساتھ کیا ہے اور دوسرے اس مناسبت سے کہ صرف ذرا رسول کا ذکر کیلئے مقامات کا یہ مخصوص نہیں کیونکہ وہ ان فرمایا تھا لست من النساء بلک من عورتیں انہی بلند مقامات کو حاصل کر سکتی ہیں تب ان لوگوں پر جو باوجود قرآن کریم کی ایسی صحیح تعلیم کے جس کی مدد سے عورتیں مقامات عالیہ کے حاصل کر سکتی ہیں مردوں کی ہر پیر

ازواج نبی کا نام لے کر ان کے اقوال و افعال کو محفوظ رکھیں

مسلمان عورتیں مقامات عالیہ کے حامل کہ عورتیں مردوں کی برابر ہیں

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا لِمُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَىٰ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ ۳۶

اور نہ یہ کسی مومن مرد کو شاید یا نہ کسی مومن عورت کو کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی امر کا فیصلہ کرے تو وہ اپنے معاملہ میں

الْخَيْرَ قَرَرُوا مِنْهُمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا ۳۷

بکھ اختیار نہ کرنا، سمجھیں اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہو وہ کھلی گمراہی میں دوڑ پڑ گیا ۳۷ اور چنیے

تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ

اے جسپر اللہ نے انعام کیا اور جو اللہ نے تجھے انعام کیا کتنا تھا اپنی بی بی کو اپنے پاس روک رکھ اور اللہ کا

اللَّهُ وَتَخْشِ فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ فَلْيَا

تقویٰ کر اور تو اپنے دل میں وہ بات چھپاتا ہے جسے اللہ ظاہر کرے اور تو لوگوں سے ڈرتا ہے اور اللہ زیادہ حد بڑھ کر تو اس سے ڈرے

قَضَىٰ لَكُمْ دِينُ اللَّهِ مَا لَكُمْ فِي الْإِيمَانِ أَنْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ

زمینے اس سے قطع تعلق نہ کرنا تو ہم نے اسے جیسے نکاح میں دیدیا تاکہ مومنوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیبیوں کے بارہ کیوں نہ لگی

أَدْرِعَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ۲۶۵۶

نہ رہے جب وہ ان سے قطع تعلق کر لیں اور اللہ کا حکم ہو کر رہنے والا تھا ۲۶۵۶

قرآن مجید میں یہ رنگ لگاتے ہیں کہ اسلام نے عورت کی عزت نہیں کی اور اسلام کی تعلیم کی رو سے عورت میں روح ہی نہیں +

۲۶۵۵ اس آیت کے بارہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی کی

کی بیوی اور اس کے بھائی عبداللہ کے معاملہ میں نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب کے زید سے نکاح کیلئے درخواست کی تو زینب نے انکار کر دیا

اور اپنے خاندانی شرف کو پیش کیا اور ایک آزاد کو وہ غلام سے نکاح پر راضی نہ ہوئی اور اس کے بھائی نے اس کی تائید کی (۱۰۰) چونکہ اسلام کی

غرض ان تفریقات کو نشانہ تھا اور سب مسلمانوں کو خواہ وہ کسی قوم سے تعلق رکھتے ہوں ایک کرنا تھا اسلئے یہ آیت نازل ہوئی یوں

ہر ایک مسلمان کو اختیار یہ کہ وہ جہاں چاہے اپنی وطن کی کا نکاح کرے لیکن چونکہ اس غلام سے اسلام میں تفریق پیدا ہوتی تھی اسلئے اللہ تعالیٰ

نے اس کی اصلاح فرمائی اور اس آیت کے نازل ہونے پر زینب اور اس کا بھائی رضاً مسند ہو گئے پس یہ اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ ہوا کہ مسلمان اسے

تعلقات میں خاندانی اور قومی تفریقات پیدا نہ کریں۔ زید کو آزاد کر دے غلام تھا مگر لہجہ و شرف و اخلاق کے وہ قریش سے کہ نہ تھا اور

ایک عورت نے خاندانی شرف کو اخلاقی شرف پر ترجیح دی تو اسے اللہ تعالیٰ نے ناپسند فرمایا۔ یہاں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ

رضی اللہ عنہم اپنے ہر ایک خیال کو قرآن کریم کے سامنے قربان کرتے تھے۔ یہ کہتے مسلمان ہیں جو قومی اور خاندانی شرف خیال کو قربان

کر لیا تعلیم کے سامنے قربان کر لیں اور یہاں غلام تھا مگر خاندانی شرف کے لئے یہاں تک آمادہ ہو گئیں اور صرف ایک لفظ

مرد نہ ہوں +

۲۶۵۶ دھڑکی حاجت کہتے ہیں نہ، پس تضام دھڑکے معنی حاجت کا پورا کر لینا ہے اور یہاں مراد اس سے قطع تعلق باطلاق

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ

نبی پر اس کے بارہ میں کوئی ٹنگلی نہیں

الذی انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ سے مراد یہ ہیں جیسا کہ آگے خود بتا دیا۔ نہ یہ میں حارثہ ابھی چھوٹے ہی تھے کہ قید ہوئے اور حضرت خذرجیہ نے ہاتھ بطور غلام فروخت ہوئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت خدیجہ سے ہوا تو انہوں نے یہ غلام آپ کو دیدیا اس اثنا میں زید کو شام کی طرف سفر پیش آیا اور وہاں انکے چھائے انہیں پہچان لیا اور سب حالات دریافت کر کے ان کا والد اور چچا اور بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ درمیان وعدہ دے کر سے لینا چاہا آپ نے فرمایا میں اسے اختیار دیتا ہوں وہ اگر چاہے تو نہا رہے ساتھ چلا جائے میں معاوضہ کچھ نہیں لیتا۔ زید کو جب یہ کہنا کہ اس نے کہا کہ میں آپ کی رسی کو ترجیح نہیں دیتا۔ یہ سب سے آپ باپ اور چچا سے بڑھ کر ہیں تب آپ نے اسے آزاد کر دیا انھیں عہدہ میں اسی کی طرف اشارہ ہوا اور انعم اللہ علیہ سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اسلام کے ذریعہ بڑا بلند مرتبہ عطا فرمایا۔ انکے حضرت زینب کے نکاح کا ذکر کچھ نوٹ یہ ہے کہ ہجری بیان طلاق کا ذکر ہے۔ اس وقت عہدہ زوجت سے صاف پایا جاتا ہے کہ زینب کو طلاق دینا چاہتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دہشتے تھے آپ کا معاملہ میں قصور زینب کا تھا یا نہ کا۔ اگر زینب کا قصور ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نہ روکے یہی اہل اللہ سے معلوم ہوتا ہے اور الفاظ "تخفی فی نفسک ما اللہ صمد بہ وتختی الناس واللہ احنی ان تخشہ" میں کو عام طور پر خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کیا گیا ہے اگر کسی صحیح ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ چاہتے تھے کہ جس عورت کا نکاح ایک آیت قرآنی کے نزول پر ہجری اب ناجائز ہو کر وہاں طلاق واقع ہو جس پر مستعرض طح کی باتیں بنائیں اور یہی آپ کا لوگوں سے ڈرنا تھا یہی آپ کی الحقیقت لوگوں سے نہ ڈرتے تھے بلکہ لوگوں کے ابتلا میں پڑنے سے ڈرتے تھے اور یہاں ہر گستاخ کو جب آپ نے زید کی غلطی کو محسوس کیا ہوا اور دیکھا ہو کہ اسے طلاق دینے سے نہیں روکا جا سکتا تو چاہتے تھے نکاح خود زور دے کر کر لیا تھا اور زینب اس معاملہ میں بالکل بے قصور تھیں اسلئے آپ نے ان کے رنج کا ازالہ اسی میں سمجھا کہ خود زینب سے نکاح کر لیں اور یہ منشا زینب اور انکے بھائی کا ہمیشہ سے تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود ان سے شادی کریں مگر اس وقت آپ نے پسند نہ کیا اور زید سے اس کا نکاح کر دیا تو آپ کو یہ خوف ہو کہ زید کو لوگ آپ کا بیٹا کہتے ہیں اور یہ امر لوگوں کیلئے ابتلا کا موجب ہوگا لیکن انہی الفاظ وتختی فی نفسک ما اللہ صمد بہ وتختی الناس واللہ احنی ان تخشہ کے متعلق ایک ایک اور قول بھی نقل کیا میں ہر کان میں پچھے الفاظ اس وقت عہدہ زوجت والحق اللہ کی طرح خطاب زید کو ہوا اور اس قسم کی ترکیب کی صحبت کی نشانی پر بھی دیکھی ہیں (۱) اور ہر گستاخ کیس میں بھی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ تختی الناس کی یہ تاویل درست ہے کہ آپ لوگوں کے ابتلا میں پڑنے سے ڈرتے تھے تاہم آگے رسولوں کے متعلق جو الفاظ آتے ہیں ولا یخشون احد الا اللہ ان کو مد نظر رکھتے ہوئے یہی صحیح معلوم ہوتا ہے کہ یہ الفاظ زید کے متعلق ہی ہیں البتہ یہ سوال ہوتا ہے کہ وہ کیا بات تھی جسے زید چھپاتے تھے اور لوگوں کی انکو کیا خوف تھا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ زید طلاق دینا چاہتے تھے اور یہی دیکھا جا چکا ہے کہ طلاق دینے میں اگر کوئی قصور تھا تو ان کا تھا نہ حضرت زینب کا معلوم یہ ہوتا ہے کہ حضرت زینب کو ایک ثروت حاصل تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر بھی کی جی نہیں تھیں اور مزید سے مغز گھرانے کی بی بی تھیں زید نہ صرف ایسے مغز خاندان سے تھے بلکہ غلامی کے داغ کے نیچے بھی رہ چکے تھے۔ ان کو زینب کی حرکات و سکنات سے یہ خیال گزرتا ہوگا کہ یہ اپنی بڑائی چاہتی ہیں جب بی بی بڑے خاندان کی ہوا اور خاندان کی حیثیت اونی ہو تو خواہ بی بی کی طرف سے کوئی امر اس کی عزت کے خلاف نہ ہو مگر بی بی کے مرتبہ بلند کی وجہ سے اسے ہمیشہ ایسا خیال رہتا ہے کہ وہ اپنی عزت چاہتی ہے اور اس لئے وہ اس کی مناسب عزت نہیں کرتا معلوم ہوتا ہے کہ زید اور زینب کے معاملہ میں یہ صورت اختیار کر لی تھی کیونکہ اس کے خلاف صرف یہی فرض کیا جا سکتا ہے کہ زینب واقعی ان سے بدسلوکی کرتی ہوں اور قصور ان کا ہو مگر اس کی تردید قرآن کریم کے صریح الفاظ احق اللہ سے ہوتی

زید کا نعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

زینب کو ہلاک کرنے کی تصور زید کا تھا

فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ

جو اللہ نے اس کیلئے مقرر کیا ہے

جو تصور ذیہ کا بتا ہے ہیں پس جو بات زید دل میں چھپاتے تھے وہ میں زینب کے مقام بلند اور عظمت کا خیال تھا اور اللہ اسے ظاہر کرنا چاہتا تھا اسلئے کہ ان کو اس سے بڑھ کر مقام مطلق تھا یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں میں داخل ہونے کا شرف اور تحشی الناس میں بھی یہی اشارہ ہو یعنی زید زینب کی عزت کرنے میں اس بات سے ڈرتے تھے کہ لوگ کہیں گے یہ عورت کی اتنی عزت کرتا ہو واللہ الحق ان تھنہ حالہ کحق یہ تھا کہ انہیں لوگوں کی باتوں کی پروا نہ تھی بلکہ بغیر حقوق بی بی کے ان کے ذمے تھے انہیں مناسب طریق پر ادراک کرنا چاہئے تھا۔

آنحضرت کے زینب
نوح کی دو بات

زید کے طلاق دیدینے کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زینب کے نوح کا حکم دیا اور یہی وہ بات ہے جسے یہاں زید جھپکا کر دیا۔ زید یہ مطلب نہیں کہ حضرت زینب آپ کا نوح کسی الگ طرز پر ہوا تھا اس نوح کی ایک غرض تو یہی تھی جسے یہاں بیان کیا ہو کہ منہ پر ہاتھ کی بی بی طلاق یا وفات کے بعد عورات میں شام نہ ہو جیسا عرب میں رواج تھا اور جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود اس رسم کو اپنے عمل سے روک دیتے اس کا دور ہونا مشکل تھا بعض باتوں کے خلاف قومی میلان ایسا ہوتا ہو کہ جب تک کسی بڑے آدمی کو اسلئے خلاف کام کرنا نہ دیکھا جائے تعصب دور نہیں ہوتا۔ لیکن دوسری بڑی بات یہ تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں جس قدر بیبیاں تھیں وہ سب سناے حضرت عائشہ کے برہ تھیں لیکن چونکہ آپ کی زندگی میں ہر قسم کے نمونے ہونے شروع ہوئے تھے اور بیخود اور باتوں کے طلاق کے واقعات کا پیش آنا لانا تھا مطلقہ عورت کے نام سے بھلا ایک داغ سا لگ جاتا ہو اسلئے آپ کو یہ حکم ہوا کہ ایک مطلقہ عورت سے نوح کر کے یہ بھی امت کے لئے نمونہ بنائیں کہ اگر طلاق حالات انسانی میں بعض وقت عورت کے قصور کے بغیر نماز و نفقت حالات سے پیش آجاتی ہو اور مطلقہ عورت سے نوح کرنا کوئی عیب کی بات نہیں۔ علاوہ ان دو باتوں کے ایک یہ بھی ضرورت تھی کہ زینب کا نوح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خود زید سے کرنا تھا اور اب جو ایسی طلاق سے جس میں وہ بے قصور تھیں انہیں صدر میں پہنچا اس کا اثر اسوائے اس کے نہ ہو سکتا تھا کہ جیسا کہ اللہ نے میں زینب اور ان کے بھائی کا منشا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود انہیں اپنے نوح میں لائے۔

آنحضرت کے زینب نوح
کے متعلق جو کچھ لکھا

اور جو ایک لغو قصہ یہاں پر بعض معمرین نے حسب حادث بلا تحقیق لکھ دیا جو کہ زید نے طلاق اسلئے دی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رواج زینب کے نوح کا ہو گیا تھا۔ اور بعض نے اس پر اور بھی لغو تفصیلات بڑھائی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زید کی غیر حاضری میں آئے تھے تو اپنے زینب کو بیٹھے ہوئے دیکھا اور زید کو خیال ہوا کہ آپ زینب کو چاہتے ہیں تو اس نے طلاق دینے کا ارادہ کیا۔ ان تمام بیروہ قصوں کو قرآن کریم کے صریح الفاظ اور واقعات تاریخی باطل کرتے ہیں بھلا اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منشا خود نوح کا ہوتا تو آپ زید کو کیوں روکتے اور اگر یہ کہا جائے کہ لوگوں کے خوف سے روکا تھا تو ساتھ اتق اللہ کی دہریت کس طرح موزون تھی نفوذ بائیں منہ ذالک خلاف نفوذی کام خود کریں اور زید کو کہیں اتق اللہ۔ کیا ایسے الفاظ قرآن کریم میں دیکھنے کے بعد ید ایک لکھ کیلئے بھی آپ کی بیعت میں رہ سکتا تھا اور صحابہ جن کے سامنے یہ واقعہ ہوا وہ کب ایسی بات کو دیکھ کر اپنی جانیں آپ پر فدا کر سکتے تھے اسے اس حال میں کہ اسے خدا کا کلام سمجھتے ہوں اور پس قدر ہیروہ بات ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب کو دیکھ لیا تھا۔ زینب آپ کی چھوٹی بیٹی تھیں اور ایک دفعہ نہیں ہزاروں دفعہ آپ نے انہیں دیکھا ہوا تھا زینب اور ان کا بھائی خود چاہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نوح کریں اور آنحضرت نے خود انکار کر دیا۔ ان کا نوح زید سے کرا یا پھر اس سے بڑھ کر بھوٹا کیا ہو سکتا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب کو دیکھا اس پر فریقہ ہونے لگے تھے جسے کہنا ان کی حالت میں قبول نہیں کیا اسے مطلقہ ہونے کی حالت میں اپنے نوح میں لانا سوائے کسی مجبوری کے نہیں ہو سکتا تھا۔ اور یہ وجوہات اور پر بیان ہو چکی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نفس کی خواہش اگر کوئی قہری تو زینب کے نوح کے خلاف تھی۔ اسی جھوٹے قہر کی تشہیر کرتے ناولوں کے متعلق سورہ کے آخری مکور ہیں یہ لفظ آتے ہیں یا ایہا الذین آمنوا لا تنکروا کالذین اذوا موسیٰ فہذا

۳۹ سُنَّۃُ اللّٰهِ فِی الدِّیْنِ خُلُوْا مِنْ قَبْلُ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدْ اَقْدَرٰ اَنْ یَّزِیْرَ

یسی اللہ کا قانون رکھنا بارہ میں ہر جو پہلے گزر چکے اور اللہ کا حکم ایک اندازہ ہر جو پہلے جو چکا ۲۶۵۷ وہ لوگ

یَلْعَنُوْنَ رَسُلَیْہِ اللّٰهِ وَیَحْسَبُوْنَہٗ لَا یَحْشٰوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہَ وَکَفٰی بِاللّٰہِ حَیْبًا

جو اللہ کے پیغمبر کو پہنچاتے ہیں اور اسی سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سرائے کسی سے نہیں ڈرتے اور اللہ سے بے پناہ ڈرتے ۲۶۵۸

۴۰ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبًا اَحَدٍ مِّنْکُمْ وَّلٰکِنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ وَكَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا

محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ۲۶۵۹

اللہ ما قالوا ۱۹۱، یہاں صاف بتا دیا کہ نبی صلعم حضرت سہیل کی طرح ان تمام باتوں سے رسی ہیں اور مسلمانوں کو خطاب کر کے بھیجنا کہ غلطی سے ایسی باتیں خود مسلمانوں کے منہ سے نہیں گئی ۴

یہاں بھیجی بارہ رکھنے کے قابل ہر کہ حضرت زینب زید کے گھر میں ایک سال یا اس سے اوپر رہی ہیں اور طلاق کے بعد عدت بھی گزاری پس آیت ۳۶ میں جس میں زینب کے نکاح کا ذکر ہے اور اس آیت میں کوئی ڈیڑھ سال کا فرق ہے جس سے معلوم ہوا کہ اس سورت کا نزول اچھے لینے زمانہ پرستہ رہا ہے ۴

۲۶۵۶ قد را مقد ورا - مقد ورا کے بعد تاکب کیلئے ہر جیسے ظل ظلیل (د) یا خدا سے اشارہ اس کی طرف ہر جو اندازہ خلق اشیا کا ہو چکا اور مقد ورا سے اشارہ اس کی طرف ہر جو آئندہ مختلف حالات میں اندازہ ہوتا رہتا ہو (د) ۴

یہاں آنحضرت صلعم کے زینب کے نکاح کو جیسا فرض اللہ قرار دیکر اور پھر اسے امر اللہ انکار کیا و یا کہ یہ نکاح اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوا

۲۶۵۸ اس آیت میں عام قانون کے رنگ میں صاف بتا دیا کہ نبی کریم صلعم کو کسی انسان کا خوف نہ ہو، نہ ہو سکتا ہو آپ کے سارے معاملات حشیۃ اللہ کو، نظر رکھ رہے ہیں ۴

۲۶۵۹ خاتم - ختم کیلئے و کجہر مثلاً اولہ کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز کے آخر کو پہنچ گیا اور خاتم کے معنی یہ ہیں اور آخری تو خاتم کے خاتم اور خاتم سے مراد ان میں سے آخری ہونا ہر جتنا مالم لعموم و خاتمہم و خاتمہم اہلہم دل، اور خاتم اور خاتم ہمارے

نبی صلعم کے اسماء میں سے ہیں اور خاتم النبیین اور خاتم النبیین کے معنی ہیں آخری نبی دل، اور آپ کو خاتم النبیین کہا اسلئے کہ نبوت کو آپ کے ساتھ ختم کر دیا (د) ۴

خاتم النبیین کے معنی لغت سے وہ بیان ہو چکے ہیں، انبیاء علیہم السلام ایک قوم ہیں اور کسی قوم کا خاتم یا خاتم

ہر نام صرف ایک ہی معنی رکھتا ہے یعنی ان میں سے آخری ہونا پس نبیوں کے خاتم کے معنی نبیوں کی نہ نہیں بلکہ آخری نبی ہیں۔ یہاں ان سے

احادیث نقل کر کے ان کی گواہی نہیں جن میں خاتم النبیین کی تشریح کی گئی ہو یا جن میں آنحضرت صلعم کے بعد نبی کا نہ آیا نہ کیا گیا

اور یہ احادیث متواترہ ہیں جو صحابہ کی ایک بڑی جماعت سے مروی ہیں اور آیت کا اس پر جامع ہر کہ آنحضرت صلعم کے بعد نبی نہیں

حدیث اول جس میں لفظ خاتم النبیین کی تفسیر زبان نبوی سے مروی ہے ہر متفق علیہ ہر مشلی و مشلی الا نبیاء و کذل وجل نبی یبلیا قاتلہ

واجلہ الامراض لہ من زادیۃ فجعل الناس یعرفون بہ و یتعجبون لہ و یقولون ہذا اللہ قال فانما

اللہنا وانا خاتم النبیین یعنی میری مثال اور نبیوں کی مثال ایک شخص کی مثال ہے جس نے ایک گھر بنا یا اور اسے اچھا اور خوشبو

بنا یا سرائے کو اسے کی مینٹ کے تو لوگ اس کے گرد گھومتے اور تعجب کرتے اور کہتے ۵ انیت کیوں نہیں لگتی سر میں وہ انیت ہوں ۴

خاتم النبیین کی تفسیر احادیث نبوی سے

١٢

آحضرت کی ازدواج پر
حد بندی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۝

اے لوگو! جان لے ہو اللہ کو بہت یاد کرو۔

اور میں خاتم النبیین ہوں۔ اور دوسری حدیث متفق علیہ میں لفظ خاتم النبیین کی تفسیروں کی راۓ نہ سیکون فی اُمّتی ثلاثون کذابا کلہم ینزع ائمہ نبی وانما خاتم النبیین لاجبی بعدی یعنی میری امت میں تمس کذاب ہو گئے ہر ایک ان میں سے دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے اور میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تیسری حدیث میں جو مسلم ترمذی شافعی کی زوائد میں ذکر کر کے کچھ چیزیں میں دوسرے انبیاء پر فضیلت دی گئی ہیں جو میں پہچانی ہر کوئی ختم الی النبیین یعنی میرے ساتھ نبی ختم کئے گئے ہیں۔ وہاں جانے خاتم النبیین کے یہ لفظ رکھ کر بتا دیا کہ خاتم النبیین سے یہی مراد ہے نہ کچھ اور وہ احادیث جن میں آپ کے آخری نبی ہونے کا ذکر ہوا وہ بھی وہی حقیقت خاتم النبیین کی تفسیری ہیں بہت سی ہیں مثلاً ایک حدیث میں ہے کہ نبی اسرائیل میں نبی کے بعد نبی آتا تھا لیکن میرے بعد نبی نہ آئے گا بلکہ خلفاء ہونگے، اور ایک حدیث میں ہے کہ میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر موتا اور ایک میں ہے کہ علی کی نسبت میرے ساتھ وہی جبرائیل کی موت کے ساتھ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور ایک میں ہے کہ میرا نام عاقب ہے اور عاقب وہ جو جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو انالغائب والغائب الذی لیس بعدا کا نبی۔ اور ایک میں ہے کہ نبوت میں سے کچھ بانی نہیں رہا مگر مشرقات۔ اور ایک میں ہے کہ نبوت اور رسالت منقطع ہو گئی اور دس حدیثوں میں رسولہ نبی بعدی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور ایسی حدیثیں جن میں آپ کو آخری نبی کہا گیا ہے کچھ ہیں اس قدر زبردست شہادت کے ہوتے ہوئے کسی مسلمان کا آنحضرت صلعم کے آخری نبی ہونے سے انکار کرنا بیانات اور اصول دینی سے انکار ہے۔

اور اس کے خلاف جو کچھ احادیث میں صحیح آگیا وہ ابن ماجہ کی ایک حدیث ہو جو عاش ابراہیم لکان نبیا، مگر اول اس سے امکان
بہت ہے نہیں ٹھکانا بلکہ اس کی مثال ایسی ہی ہو جیسے لوکان فیہا الہۃ الا للہ لفسد تاجس طرح یہاں دو خداؤں کا ہونا اور
قنا و دونوں ملتے امر میں اس طرح وہاں ابراہیم کا زندہ رہنا اور اس کا بنی ہونا دونوں ممکن امر ہیں۔ دوسرے اس حدیث کی
سند میں ضعف ہے کیونکہ اس میں ابو شیبہ ابراہیم جو بے ضعیف کہا گیا ہے تیسرے اس کی تفسیر دوسرے اقوال سے ہوتی ہے
مثلاً بخاری میں عبد اللہ بن ابی اوفی کا قول رد بضعی بعد صلعم بنی عاش ابراہیم، و لکن لا بنی بعد یعنی اگر آنحضرت
صلعم کے بعد کوئی بنی مقدر ہوتا تو آپ کا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا لیکن آپ کے بعد کوئی بنی نہیں یا اس کا قول و لد بنی لکان نبیا
لکن لم یبق لدن فیکم احوال انبیاء یعنی اگر ابراہیم زندہ رہتا تو بنی ہوتا لیکن وہ باقی نہیں رہا کیونکہ تمہارے بنی آخری بنی تھے
اور آپ قول حضرت عائشہ کا پیش کیا جاتا ہے جس کی سند کوئی نہیں قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لد بنی بعد خاتم

نورعاش ابراہیم کا
نبیاً رحمتہ

حضرت عائشہ کا قول
قولوا خاتم النبیین

وَسَيُكْفَرُ بِكُمْ وَأَنتُمْ لَا

۴۲

اور صبح اور شام اس کی تسبیح کرو

حدیث پر مزید دہرے اس سے یہ کہاں نکلا کہ آپ ﷺ اللغات حدیث کو صحیح نہ سمجھتی تھیں۔ اور اتنی حدیثوں کے مقابل اگر ایک حدیث ہوتی تو وہ بھی قابل قبول نہ ہوتی چہ جائے کہ صحابی کا قول ہو جو شرعاً حجت نہیں ہے۔

ختم نبوت اور نزول

اور یہ خیال جو لوگوں میں پایا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ بنی اللہ آنحضرت صلعم کے بعد واپس آئیے گی یہ بھی اس نص صریح کے خلاف ہے۔ حضرت عیسیٰ ایک روشن چراغ تھے جنہوں نے ایک ضرورت کے وقت صسرت بنی اسرائیل کے ایک گھرانے کو روشن کیا۔ و رسولاً بنی اسرائیل۔ محمد رسول اللہ صلعم کتاب التائب ہیں۔ وہ سب اجا مندر آتا ہے نکل آنے کے بعد چراغ روشن نہیں ہو سکتے۔ یہ فضل تو انسان بھی نہیں کرتا خدا نے حکیم کی طرف کیونکر مذہب ہو سکتا ہے۔ پھر اگر حضرت عیسیٰ آجائیں تو ختم نبوت باطل ہوئی۔ کیونکہ بنی نبوت سے معزول نہیں ہو سکتا۔ جب حضرت عیسیٰ آئیے گی بنی ہر کہی آئیے گی اور یہ کہنا کہ بنی تو ہر گز گلام نبوت کا نہیں کرینگے اور جس عجیب بات ہے۔ وہ خارجی عجیب ہے کہ ایک بنی کو بھیجتا ہے مگر کام نبوت کا اس سے کچھ نہیں لیتا۔ اور پھر عللاً یہ عہد نبوت سے معزول ہے۔ سوال صاف ہے اگر ختم نبوت ایک فرضی شے ہے تو چاہے ہزاروں بنی آئیں اور اگر یہ ایک حقیقت ہے اور اس کا مطلب ہے کہ نبوت کا کام آنحضرت صلعم کے بعد باقی نہیں رہا اور تکمیل کو پہنچ گیا تو جیسے نیا بنی نہیں آ سکتا پرانا بھی نہیں آ سکتا۔ اور احادیث میں جو عیسیٰ ابن مریم کے آنے کا ذکر ہے تو اس سے مراد سوائے اسکے کچھ نہیں ہو سکتی کہ ایک عیسیٰ صفت انسان اس اُمت میں بھی پیدا ہوگا اور امانی حالات کے تحت پیدا ہو کہ جن حالات کے تحت حضرت عیسیٰ بنی اسرائیل میں آئے تھے۔

آنحضرت کی ابوت روحانی کا سلسلہ قیامت و برزخ

اس آیت کا بیان کیا تعلق ہے۔ اصل مضمون تو آنحضرت صلعم کا اسوۂ حسنہ ہونا تھا اور یہ کمزوروں کا تعلق آپ سے روحانی تعلق ہے اور آپ مرسلین کیسے روحانی طور پر باپ ہیں۔ اسکی معنوں کو بیان ادا کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ محمد صلعم ہمارے والدین میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن چونکہ اس سے جانی اور روحانی دونوں قسم کی ابوت کی نفی کا اشتباہ پیدا ہوتا تھا اسلئے حرف تدریج لکھنے سے فی الفور اس کا ازالہ کیا اور فرمایا رسول اللہ وہ امڈ کے رسول ہیں یعنی روحانی طور پر ہمارے باپ ہیں کیونکہ ہر ایک رسول اپنی قوم پر روحانی طور پر باپ کا حکم رکھتا ہے جس طرح جسم کی ابتدا باپ سے ہوتی ہے روحانیت کی ابتدا رسول سے ہوتی ہے یہی رسول اللہ کا لفظ لا کر آپ کی ابوت روحانی کو ثابت کیا۔ لیکن یہاں پھر ایک وہم پیدا ہوتا تھا کہ جس طرح پہلے رسولوں کے بعد دوسرے رسول آجائے رہے تو پہلے رسولوں کی ابوت روحانی منقطع ہو جاتی رہی کیا پہلے رسول اللہ صلعم کے ساتھ ہوگا تو زبانا یہاں نہیں ہوگا بلکہ آپ خاتم النبیین ہیں یعنی آخری بنی اور آپ کے بعد کوئی بنی نہیں ہوگا اس لئے آپ کی ابوت روحانی کا سلسلہ بھی قیامت منقطع نہ ہوگا۔ بلکہ جو فیض لے گا وہ صرف محمد رسول اللہ صلعم سے ہی لے گا اور اسی فیض کے پائے سے ہی اُنکی اُمت کے لوگ شیں انبیاء ہونگے علماء امتی کا بنیاد بنی اسرائیل۔ وہ بنی نہ ہونگے پر نبیوں کی طرح ہونگے وہ بنی نہ ہونگے پر اللہ تعالیٰ ان سے ہوگا دجال یُکْفَرُونَ من غیر ان یُکْفَرُونَ انبیاء اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہی کیونکہ اللہ تعالیٰ کی صفت کلام معطل نہیں ہو سکتی لیکن یہ اللہ تعالیٰ کے کمال علم کی دلیل ہے کہ تمام دنیا کی ضروریات مذہبی کے متعلق مکمل ہدایت رسول اللہ صلعم پر نازل فرما دیں اسی لئے آیت کا خاتمہ مکمل متقی علیہا پر کیا ہوا ہدایات ویشی مکمل ہوئیں لیکن تعلق باشر ختم نہیں ہوا بلکہ ان ہدایات کی بدولت پہلے سے بھی بڑھکر حاصل ہوتا ہے۔

علماء امتی کا بنیاد بنی اسرائیل

هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُكَ يَخْرُجُكَم مِّنَ الْمَسْجِدِ إِلَى التَّوَارِكِ وَكَانَ ۲۳

وہی ہے جو جو تم پر صلوٰۃ بھیجتا ہو اور اس کے فرشتے بھی تار تہیں اندھیرے سے روشنی کی طرف نکالے اور وہ

بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ۝ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ ۖ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ۝ ۲۴

مومنوں پر رحم کرنے والا ہے۔ انکی دعا سے ملاقات جس دن وہ اس سے ملینگے سلامتی ہوگی اور ان کیلئے عزت والا اجر باریک

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۖ وَدَاعِبًا إِلَى اللَّهِ بِأَذْنِهِ ۖ ۲۵

اے نبیؐ ہے تجھے گواہ بنا کر بھیجا ہوا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور اللہ کے حکم سے بلانے والا

وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ۖ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ اللَّهِ فَضْلًا كَثِيرًا ۝ ۲۶

اور روشنی کرنے والا سوچ ۲۵ اور مومنوں کو بشارت دے کر ان کیلئے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے

۲۶ ۱۔ یصلی علیکم اللہ کی صلوٰۃ سے مراد تزکیہ یا گناہوں سے پاک کرنا ہی دیکھو۔ ۱۹۹ اور ملائکہ کی صلوٰۃ استغفار ہو اور

اشارہ ملائکہ کی صلوٰۃ
مسلمانوں پر

حضرت ابن عباس سے ہے کہ صلوٰۃ اللہ کی طرف سے رحمت ہے۔ اور منہر شدن کی طرف سے استغفار یعنی حفاظت الہی کا طلب کرنا اور انسانوں کیلئے دعا (د) اور اللہ اور ملائکہ کی صلوٰۃ کا اکتھا ذکر اسلئے تھا کہ اللہ تعالیٰ کا تزکیہ

کی وساطت سے ہوتا ہے یعنی جب اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہوتا ہے کہ کسی شخص کو گناہوں کی غلطی سے نکلے تو ملائکہ اس کے دل میں نیکی کی تحریک کرتے ہیں کہ اس کو اس روح میں ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کا ہی ہو مگر اصل مضمون کی طرف تبدیلہ رکوع میں پھر توجہ دلائی ہوا اور مومنوں کا تزکیہ ہر جو فرض و عبادت نبوت ہے +

۲۶ ۱۔ بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پانچ باتیں بیان کی ہیں۔ شاہد مبشر نذیر داعی الی اللہ سراج منیر۔ شاہد بنی کو کن معنوں میں

آنحضرت کا شاہد بنی

کہا جاتا ہے دیکھو ۱۳۵۔ اس تعلیم کے عملی گواہ ہوتے ہیں جو وہ دوسروں کیلئے لاتے ہیں اور اسی کے قریب قریب ہر جو گناہ کیا

مشاہدہ بات لا الہ الا اللہ کو یاد دہانی پرست ہر پھر وہ اہل حق کو بشارت دیتا ہے اہل باطل کو بد انجام سے ڈراتا ہے پھر وہ

تو کی طرف بلاتا ہے اور میری نبی کا اصل کام ہو یعنی انسانوں کو اللہ کی طرف بلانا یا انہیں باخدا بنانا۔ پھر وہ سوچ کی طرح روشنی بھی

دیتا ہے تاکہ دوسرے اس کی روشنی سے فائدہ اٹھائیں اور اندھیرے سے باہر نکلیں۔ آپ کو سماج کھنڈے میں بھی ہوا شاہد ہے

آنحضرت مبشر و نذیر
ہیں

کہ اس آفتاب عالم کے طلوع کے بعد ان روشنیوں کی ضرورت نہیں رہی جو پہلے مختلف قوموں کو اور مختلف ملکوں کو روشن

کیا کرتی تھیں نبوت کے چراغ پناہ پناہ کا کام ایک اندھیری رات میں دے چلے طلوع آفتاب کے بعد اب کسی چراغ کی ضرورت نہیں

انور نبوت کا ہنگامہ
یا علی نبوت

رہی۔ لو کہ موصی و عیسیٰ جین لما سمعنا الا اثباتا علی المؤمنین اسی ہی اسی وقت زندہ ہوتے تو انہیں اسی آفتاب

سے روشنی حاصل کرتی ہوتی۔ جو کوئی اپنے شیشہ دل کو صاف کر کے اس آفتاب کے سامنے آتا ہے اس کے اندر اس آفتاب کا نور

منکس ہر جہاں ہر جہاں علی نبوت ہر جہے ولایت کہا جاتا ہے یعنی کمال اتباع پرانہ نبوت کا کسی سینہ میں منکس ہر جہاں اور

ازلیح مہلکات کے مضمون سے پہلے اس مضمون کا بیان بتاتا ہے کہ اصل غرض بنی کی زندگی کی کیا ہے اور یہ سارے سامان

اسی غرض کے حصول کیلئے ہیں +

۴۸ وَلَا تَطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ وَدَعَاؤُهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكُفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا

اور کافروں اور منافقوں کی بات نہ مان اور انکے ایذا دینے کی پروا نہ کر اور اللہ پر بھروسہ کر اور اللہ کا راز اس سے

۴۹ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر تم انہیں طلاق دیدو قبل اسکے کہ تم انہیں چھوؤ

فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُونَهَا فَيَتَعَوَّهِنَّ وَاسِرَّ حُوهِنَّ سِرًا

تو تمہارے لئے انکے معاملہ میں کوئی مدت نہیں جسے تم شمار کرو سو انہیں سامان دو اور انہیں خفیہ کے ساتھ

۵۰ جَمِيلًا يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ زَوَاجَكَ الَّتِي آتَيْتَ أَجُورَهُنَّ مِمَّا

رضعت کرو ۵۱ اے نبی! ہم نے تیری وہ بیبیاں جائز کر دی ہیں جنہیں تو نے انکے مہر دینے میں

مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا آفَاءَ اللَّهِ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عِمَّتِكَ وَبَنَاتِ

تیرا دایاں ہاتھ مالکبر اس کے جو اللہ نے تجھ پر کفالت سے لٹوٹا یا اور تیرے چچا کی بیبیاں اور تیری چھوٹی بیبیاں اور تیرے ماموں کی

خَالِكَ وَبَنَاتِ خَلَّتِكَ الَّتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ وَأُمَّرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ

بیبیاں اور تیری خالہوں کی بیبیاں جنہوں نے تیرے ساتھ ہجرت کی اور مومن عورت اگر وہ اپنے تئیں نبی کو

نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ط

بخش دے اگر نبی ارادہ کرے کہ اس سے نکاح کرے خاص تیرے لئے مومنوں کو الگ کر کے

طلاق پر شارع کا دنیا

۵۱ اس آیت کو اس ضمن کے اندر بالکل بے تعلق خیال کیا گیا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں بنی کریم صلعم کی ازواج کا ذکر تھا

اور انکے مطالبہ کا کہ انہیں بھی مال و نیلے حصہ دیا جائے جب حکم ہوا تھا کہ اگر دنیا کی زندگی اور اس کا سامان کثیر مد نظر ہو تو تمہیں

طلاق دے کر اور سامان و نیلے حصہ دیکر رخصت کر دیا جائے گا۔ وریاقی میں اور کئی باتوں کا ذکر کر کے اب مضمون کو پھر

ازواج مطہرات کے مضمون کی طرف لوٹا نا ہی اور یہ آیت اسی تعلق کو قائم کرنے کیلئے ہے۔ ابھی ذکر مومنوں کے اتنا ہی ہو گا

تو چونکہ طلاق کے موقع پر نبی کریم صلعم کی ازواج کیلئے متاع و بیہ اور اچھی طرح رخصت کرنے کا حکم تھا۔ اسلئے اب فرمایا

کہ اس میں بھی مومنوں کے لئے نبی کریم صلعم اسوۂ حسنہ ہیں پس وہ حکم نبی اور اس کی ازواج سے مخصوص نہیں بلکہ جب کسی

مومن عورت کو طلاق دی جائے تو اسے اسی طرح متاع دینا اور خوبی کے ساتھ رخصت کرنا ضروری ہو یہاں تک کہ اگر بی بی

کو اس کے ساتھ تعلق پیدا ہونے سے پیشتر بھی طلاق دی جائے تو بھی یہ حکم ہو اور عدت کا حکم مطلقاً لگایا ہو یہ بتائے کیلئے کہ

جب بیاں بی بی والا تعلق نہیں ہوا تو عدت بھی کوئی نہیں غلط صحیح سے ساس لازم نہیں آتا اور جب تک ساس نہ ہو عدت نہیں

قد ساس طلاق میں
عدت نہیں

قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لَكِنَّا لَنَكُوْنُ عَلَيْكَ

ہم جانتے ہیں جو ہم نے ان کیلئے انکی بیویوں کے اور ان کے بارے میں جس کے دہنے اٹھ مالک ہونے فرض کیا ہے تاکہ تجھ پر

حَرَجٌ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ تَرْجِيْ مَنْ تَشَاءُ مِنْ بَيْنِ رَجُلَيْنِ وَاَنْتَ خَيْرٌ مِّنْهُمَا فَاِنْ رَّجَعْتَ

تنگی نہ ہو اور اللہ مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا ہے ۶۶۳؎ تجھ اختیار ہے کہ ان میں سے جسے چاہیے رکھ اور جسے چاہے اپنے پاس رکھ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ازدواج کی حد بندی کا خطہ کرنا اور انکی جو

۶۶۳؎ اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازدواج مطہرات کا ذکر ہے۔ سب سے پہلے فرمایا کہ ہر نے تیری وہ بیبیاں تیرے لئے جائز کی ہیں جنکے ہر ترسے دینے ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ وہ بیبیاں پہلے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے جائز تھیں تو اس حکم کی ضرورت کیا پیش آئی ہوگی وجہ سورۃ النساء کا وہ حکم ہے جس کی رو سے تعدد ازواج کی اجازت کو جائز تک محدود کیا گیا۔ اور قد علمنا ما فرضنا علیہم فی زواجر میں اس کی طرف اشارہ بھی ہے جس مطلب اس کا یہ ہے کہ جہاں ازواجوں کو جسکے پاس اس حکم کے نزول کے وقت چار سے زیادہ بیبیاں تھیں چار کو رکھ کر باقی کو رخصت کر دینے کا حکم ہوا یعنی صلعم کو اجازت دی گئی کہ جس قدر ازواج آپ کے صلح میں تھیں خواہ ان کی تعداد چار سے زیادہ ہو وہ سب آپ کے لئے جائز ہیں اس فرق کی وجہ سے اس کے کوئی نہیں ہو سکتی کہ آپ کے صلح میں صرف تعلقات زوجیت نہیں بلکہ یہ دینی غرض بھی۔ قرآن کریم کے جس تدا حکم میں ان کو دیکھا جائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سب سے پہلے عامل ہیں بالخصوص وہ باتیں جن کا تعلق ترک آسائش سے ہے اور ان پر جس حد تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم عمل کر کے دکھایا۔ عام مومن اس حد تک نہیں پہنچ سکتے مثلاً اگر اردوں کو مال کی زکوٰۃ دینے کا حکم ہوتا تو آپ اپنے اپنے پاس کبھی کوئی مال رکھا ہی نہیں بلکہ جس قدر آپ وہ فوراً دیدیا۔ اگر اردوں کو پانچ نامزدوں کا حکم ہو تو آپ ان کے ساتھ تہجد کی نماز کا بھی حکم ہوا اور رات کو بیدار رہنے کا حکم ہوا۔ اگر اردوں کو حفاظت دین کیلئے جب تک حکم ہو تو یہ حکم سب سے پہلے آپ پر عائد ہوتا ہے بلکہ حقیقی سلف اسکی انکی ذات برابر ثابت ہی ہر لانتلف الا نفسک اگر اردوں کو گھر میں کچھ نہ کچھ سامان آسائش ہوا اور انکی بیویوں کے پاس کچھ نہ کچھ زینت و آرایش کا سامان ہو تو آپ کے لئے یہ دونوں باتیں نہیں ہیں پس آپ کے ازدواج کی غرض محض زن و شوہر کا تعلق ہوتا تو یقیناً آپ نہ صرف فوراً چار کی حد بندی پر عمل ہوتے بلکہ جائز تک کی اجازت کو بھی اپنے لئے غیر ضروری سمجھتے اور جس طرح تریپن سال کی عزیمت ایک ہی بی بی پر لگتا کیا تھا اب بڑھا ہے میں ایک ہی پر لگتا ہے تھہرنا جسکے اس ایک یعنی حضرت عائشہ صدیقہ کے ساتھ آپ کی محبت بھی کہاں کو پہنچی ہوئی تھی۔ مگر ایسا نہ ہوا اسلئے کہ اس تعلق زوجیت کی غرض دینی تھی پس سب سے پہلی بات یہ فرمائی کہ جس قدر بیبیاں تمہارے صلح میں اس وقت ہیں جنہیں تم نے ان کے اندر بھی دینے ہیں وہ سب تمہارے لئے حلال ہیں +

نہی
افراد

دوم ان عورتوں کو آپ کے لئے جائز قرار دیا ہوا تھا اللہ علیہ وسلم۔ فی کیلئے دیکھیو ۲۸۹؎ ابھی حالت کیرف و کمر آنا اور اسلئے اس مال غنیمت کو جس میں شقت نہ ہو فی کہا جاتا ہے اور اسی سے آغا ہر دغا و غنیمت اور خراج کو بھی فی کہا جاتا ہے اور اس مال کو بھی جو بلا قتال و دشمن سے ہاتھ آئے (۱) پر ہا آغا اللہ علیہ وسلم سے مراد وہ بیبیاں ہیں جو دشمن قوم میں سے آئیں اور مالکیت کینہ کے ساتھ اسلئے بڑھا یا کہ پھر وہ جائز طور پر آپ کے صلح میں آئیں اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صلح میں ایک غرض بتائی ہے کہ کیونکہ دشمن قوم سے کسی بی بی کا صلح میں لانا اسی غرض کیلئے ہو سکتا ہے کہ دوسری قوم کے ساتھ اتحاد پیدا کیا جائے اور عداوت کی جڑ کاٹی جائے ایسے در صلح آپ کے ثابت ہیں ایک حضرت صفیہ کے ساتھ جو قوم یہودیوں سے تھیں اور بن کے ساتھ آپ نے فی رابطہ اتحاد پیدا کر کے ان کی دشمنی کا خاتمہ کرنا چاہا مگر یہ سخت دل قوم عداوت سے باز نہ آئی۔ دوسرا حضرت جبریر کے ساتھ جو بنی المصطلق میں سے تھیں اور انکی رئیس حارث کی بیٹی تھیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بنی المصطلق کے کوئی سرگھرانوں کے قیدی مسلمانوں نے یہ کد کھوڑ دینے

دشمن باغیہ قوم کی بیبیاں صلح اور ان کی صلح

وَمِنْ ابْتِغَاءٍ مِّنْ عَزَلَتِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۖ

اور جسے تو ان میں سے چاہے جس سے تو نے علیحدگی اختیار کی تھی تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں

کبھی خاندان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ غلام نہیں ہو سکتا۔ اور ایک معمولی فطری عورت ماریہ کو اپنی ازواج میں داخل کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وسعت قلبی کا ثبوت دیا اور مسلمانوں کو دوسری قوموں کا احترام سکھایا۔

بکس عورت کی خبر گری
بھی اعلیٰ مجلس میں
سے ایک تھی

تیسری قسم کی عورتیں جن کا یہاں ذکر کیا ہے آپ کی قریبی تعلقات والی ہیں چچا اور چھٹی اور اموں اور خالا کی بیٹیاں جن سے یہاں توسیع کے طور پر دوا دل اندر کر کے قریشی بیٹیاں اور وہ لوگوں کے بنی زہرہ اور اس کے ساتھ یہ شرط لگائی ہو کہ وہ ایسی عورت ہوں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت بھی کی ہو اور بعض نے ہجرت سے مراد اسلام لانا لیا ہے مگر حق یہی ہے کہ یہ الفاظ اپنی ہیئت پر ہیں۔ یہ ان تعلقات تک آپ کے ازواج کو اس لئے محدود کیا ہو کہ ان کی خبر گری آپ کے ذمہ تھی۔ اور اسی لئے ہجرت بھی ساتھ شرط لگئی ہو کہ وہ دوسرے رشتہ داروں سے ان کا قطع تعلق ہو چکا ہو اس سے معلوم ہوا کہ بعض صورتوں میں آپ کے فلاح کی غرض سے ایک بیسیوں کو پناہ میں لینا بھی تھا جنہوں نے آپ کے ساتھ تکلیفیں اٹھائیں اور ان کو ازواج میں لینا اخلاقی ذمہ اس لئے بھی ہو گیا تھا کہ جنگوں کی وجہ سے مرد لڑکے، بچے، عورتیں اور خال کے معدوم معنوں میں ایسی کوئی بی بی آپ کی زوجیت میں نہ تھیں البتہ قریشیت میں سے تھیں۔ بیٹیاں آپ کے فلاح میں آتی تھیں۔ حضرت خدیجہ جو فوت ہو چکی تھیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا (جن سے مکہ میں ہی فلاح ہو چکا تھا) حصہ نہ۔ ام حبیبہ ام سلمہ۔ موزنا لڑکے چاروں بیوہ تھیں۔ اور ان کا فلاح میں لینا محض ان کی خبر گری کیلئے تھا۔

چوتھی قسم کی وہ عورتیں ہیں جو خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خواہش فلاح کریں۔ جب نبی کے گھر کو دنیا کے سامانوں اور اس کی زمینوں سے پاک کر دیا گیا اور یہ بتا دیا گیا کہ نبی کی بیوی ہی ہو سکتی ہو جو دنیا پر دارا و خزاں کو ترجیح دے اور آپ کے اقوال و افعال کو معطل نہ کر دے اور آپ کے لئے ہونے والی ہر چیز کی اجازت محض اسی لئے تھی کہ اگر کسی بی بی کے دل میں یہ شائبہ ہو تو اس کیلئے یہ دروازہ بند نہ ہو بشرطیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسے اس بات کا اہل سمجھیں ایسی کسی بی بی کے آپ کے فلاح میں ہونے سے بعض لوگوں نے مطلقاً انکار کیا ہے بعض نے کہا میمونہ بنت الحارث ان میں سے تھیں بعض نے کہا زینب بنت خزیمہ جو ام الساکین کے نام سے مشہور ہیں۔

ازواج مطہرات کی
زوجیت آنحضرت میں
آن کی نارغیوں۔

ایک اور سوال یہ ہے کہ یہ آیت کب نازل ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فلاح میں جس قدر بیٹیاں آئیں وہ سب شہنشاہ کی بیوی تھیں یعنی حضرت عائشہ و سودہ مکہ میں حضرت حفصہ جنگ بدر میں بیوہ ہونے کے بعد یعنی مسلمانوں میں۔ زینب بنت خزیمہ جنگ اُحد میں بیوہ ہونے کے بعد مسلمانوں میں۔ ام سلمہ مسلمانوں میں بیوہ ہونے کے بعد حضرت زینب بنت جحش میں مطلقہ ہونے کے بعد جو یہ یہ مسلمانوں میں۔ فزہ بنی صطلق میں بیوہ ہو کر۔ ام حبیبہ حبش میں غالباً مسلمانوں میں۔ بیوہ ہو کر ان کا فلاح حبش میں ہوا اور شہنشاہ کے شرف میں وہ مدینہ پہنچ گئیں صفیہ مسلمانوں میں فزہ جو یہ بیوہ ہونے کے بعد ماریہ قبطیہ مسلمانوں میں۔ میمونہ بنت الحارث مسلمانوں میں۔ اب سورہ انزاب کا نزول فزہ احزاب کے بعد کا ہے یعنی شہنشاہ کے بعد کا۔ سورہ نساء کی آیت مقدور ازواج جس کا یہاں حوالہ ہے اس کے متعلق یقیناً کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ لیکن یہاں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس کا نزول شہنشاہ کے بعد کا ہے اب اگر اس آیت زیر بحث کا نزول شہنشاہ سے پہلے کا مانا جائے تو غالباً بعض فلاح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نیکے نزول کے بعد ہونے اور وہ یا صا انا واللہ علیہ میں آئے ہیں۔ جیسے جو یہ یہ صفیہ اور ماریہ قبطیہ اور یا صا انا واللہ علیہ وسلم میں جیسے میمونہ تو گویا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خا حن پر جو حد بندی اس آیت کی رو سے کی گئی وہ یہ تھی کہ خاص خاص عورتوں سے آپ کو فلاح کی اجازت تھی جن میں کوئی نہ کوئی غرض دینی تھی۔ اس کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے لیکن علیہ حجاج میں یعنی امور دینی میں کسی نہ جو یہ یہ مطلب نہیں ہو سکتا کہ مومنوں پر ازواج کے بارہ میں کسی کی ہوا مذہبی پر نہ ہو بلکہ نبی کیلئے ایک ضرورت تھی جو مومنوں کیلئے نہ تھی اسلئے فرمایا کہ تا تجھ پر اس ضرورت دینی میں کسی نہ ہو اور قل علینا ما فاضلنا میں اشارہ متعدد ازواج

ذٰلِكَ اَدْنٰی اَنْ تَقْرَءَهُمْ وَلَا یُحْزَنُ بِمَا آتٰهُمْ مِنَ الْوَالِدِ وَالْوَالِدَةِ

یہ بہت مناسب ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غمگین نہ ہوں اور یہ سب اس پر بھی رہیں جو تو نہیں دیکھ سکتے اور اللہ

یَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَلِیْمًا ۝۵۲ لَّا یُحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْۢ بَعْدِ

جانتا ہے کہ تمہارے دلوں میں ہر اور اللہ جاننے والا ہر بار ہے (۲۶:۱۱۱) (اسکے) بعد تیرے لئے (اور) عورتیں (خلع میں) (۵۲)

کی جائز تک حد بندی کی طرف ہی ہوا اور اس آیت کا نزول مکہ کے بعد کا ہوتا تو مملکت مینہ و غیرہ غرض خاص علی العلام ہر گاہ کہ خود کوئی دشمن تو تم سے غیور یا ترشیز میں سے یا غیر قریشی عرب میں سے یا کسی بیرونی قوم سے سب اہمات المؤمنین ہوتے ہیں اور ازواج مطہرات ہوتے ہیں کیسا شامل نہیں ؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے لئے کثرت پر عیسائیوں کو بڑا اعراض ہر گونہ اپنے پیغمبر میں بعض کی پیروی کی تقدیر، سبک یا اس سے بھی زیادہ پہنچتی اور گو حضرت ابراہیم سے لیکر جس قدر بڑے بڑے نبیوں کا ذکر تواریخ میں ہر وہ سب ہی تقدیر ازواج پر حال تھے۔ رہے حضرت عیسیٰ سوان کا منہ بھی ایک ہی بی کا نہیں بلکہ ان کے اس منہ پر عمل کیا جائے جو انجیل میں مذکور ہے تو دنیا کا ہی خاتمہ ہو جائے تو ان کی رائے کے لئے کھول کر بتا دیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی غرض ان پیغمبروں کو جو بیت میں لائے کی حفاظت نہیں کیونکہ اگر خدا نفس غرض ہوتی تو ان پیغمبروں کیلئے خوب سامان آدیش بھی بھیجا کرتے مگر وہ ان عمری مسلمانوں کے گھروں میں جو آسودگی تھی وہ بھی میرنے آئی۔ علاوہ انہیں غریبا جلنے تو آنحضرت کے لئے کل علاج سوائے عایشہ صدیقہ اور سودہ کے صرف چار پانچ سال کے اندر محدود ہیں یعنی سترہ سے لیکر سترہ تک اور یہ وہ زمانہ ہے جب اسلام کے خلاف چاروں طرف جنگ و جدال کا سلسلہ جاری ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جنگوں کی شکست کی وجہ سے مردوں کی تقدیر دکھ پر جائے اور عورتوں کی تقدیر دھج جائے یہ ضرورت پیش آتی تھی کہ ایک ایک مرد کو کئی کئی بیویوں کا شغل ہو۔ اسلامی سوسائٹی بغیر اس کے پاک نہ رہ سکتی تھی وہ لوگ جو سیدہ دلی سے شہوانی اغراض کو ان شادیوں کا اصل محرک بناتے ہیں وہ تاریخ کی طرف سے باطل آنکھیں بند کر دیتے ہیں جو شخص ۲۵ سال کی عمر تک تجربہ نہ کر لے وہ ۴۰ سال کی عمر تک ایک بی بی پر کتھا کر کے اپنی زندگی کی پاکیزگی اور اپنی عصمت کا بین ثبوت دیدیتا ہر ادب و دنیا پر کر کے اس قدر حکومت اپنے تو اسے شہوانی پر حاصل ہر وہ بڑھاپے کی حالت میں تو اسے شہوانی کا غلام نہیں ہو سکتا۔ تو اسے شہوانی کی غلامی کا وقت نہ جاتی تک ہر بڑھاپے میں خود وہ قوامی کمزور ہوتا ہے اس بڑھاپے میں اس بیویوں کے حقوق ادا کر کے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بین ثبوت بھی دیدیا کہ وہ تو اسے شہوانی چہرے پر آئے جو ان میں حکمرانی کی کس قدر زبردست تھے۔ ان آپ کے لئے یہ بھی ضروری تھا کہ حالت مجذوب میں پاکیزگی اور تو اسے شہوانی پر حکمرانی کا۔ پھر ایک نتیجہ زمانہ تک ایک بی بی سے اعلیٰ درجہ کے تعلق محبت کا پھر تو ضرورت تقدیر ازواج کا بھی منہ دکھائیں اگر یہ سب نہ لے آئے آپ کی زندگی میں نہ ہوتے تو آپ بھی لوگوں کیلئے اسوۂ حسنہ نہ ہو سکتے تھے۔

آنحضرت کی زندگی کی کثرت پر اعراض اور اس کا جواب

ایک تو اسے شہوانی پر حکمرانی

۱۱۱۱ اس آیت کے متعلق کئی اقوال ہیں۔ بخاری میں خود حضرت عایشہ سے دو مختلف باتیں مروی ہیں اول یہ کہ اس میں ان عورتوں کا ذکر ہے جو اپنے آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صلح کیلئے پیش کرتی تھیں گویا اس سے مراد ہر کہ کسی عورتوں میں سے جس کو چاہو صلح میں لے لو اور جسے چاہو انکار کر دو اور دوسرا یہ کہ اس کے نزول کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر ایک بی بی کی باری میں دوسری بی بی کے پاس جانا چاہتے تو اس سے دریافت کر لیا کرتے گویا اس آیت میں آپ کو بتا دیا گیا کہ باری مقرر کرتے ہیں آپ پھر نہیں۔ قول اول اسلئے قابل قبول نہیں کہ جان و ہبت تنصفا فرمایا دیں ساتھ شرط لگا دی تھی ان ادا اللہ ان یستلکم ما یعنی اگر کسی اس سے صلح کرنا چاہے تو کرے اس لئے وہ بارہ ان الفاظ کی ضرورت نہ تھی۔ اور ابن عباس اور جن کا ایک قول ہے کہ اس سے مراد یہ ہے چاہے صلح یا نہ

خود ایک بی بی پر اور ازواج کے منہ سے

والتعالیٰ و دینی صلح کو طلاق کا اختیار دیا جانا اور اس کا کس بھی کو طلاق نہ دینا

وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ مِنْ يَمِينٍ أَدْرِ احْزَنْ لَوْ عَجِبْتَ حَسْمَهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ وَكَانَ

اور نہ یہ کہ تو ان کی جگہ دوسری ایسیاں لے لے خواہ ان کا من تجھے اچھا لگے سوائے انکے جس کا تیرا ہاں یا تھا ملک ہو چکا اور اصر

۵۴ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ رَقِيبٌ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ

ہر چیز پر نگہبان ہے ۲۶۶۵ لے لوگو جو ایمان لائے ہو نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو سوائے اس کے کہ قبیل

لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرٍ نَظَرٍ فِيهِ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَأَدْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا

کھانے کے لئے جاؤ، نہ اس میں دیکھنے کی گنجائش ہے، لیکن اگر بلا کر گئے ہو، بلکہ جب نہیں بلایا جائے تو داخل ہو جب تم کھا کر اٹھو تو منتشر ہو جاؤ اور

مُسْتَأْذِنِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذَى النَّبِيَّ فَيَسْتَعِذُّ مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْمَعُ مِنَ الْحَيْثُ

باتوں میں نہ لگ جاؤ یہ بات نبی کو تکلیف دیتی تھی مگر وہ تم سے عذر مانگا اور اللہ حق بات سے شرم نہیں کرتا ۲۶۶۶

اور جیسے چاہے اپنے پاس رکھے (۱) اور اس میں زیادہ کا تو لی ہو کہ یہ واقعہ ایلا کے متعلق ہے یعنی جب نبی صلعم نے ایک ماہ کیلئے اپنی بیویوں سے علیحدگی اختیار کی (۲) اگر ایک طرف بیویوں کو اختیار دیا گیا کہ وہ چاہیں تو مال لیکر رخصت ہو جائیں اور چاہیں مٹی کی حالت میں غریبوں کے گھر میں رہیں اور دوسری طرف آپ کو بھی اختیار دیا گیا کہ جہاں رکھیں اور جہاں طلاق دیں اور صحت علیت میں بھی اس علیحدگی کی طرف اشارہ ہو۔ اور ابتداء سے مراد، بس بی بی کی کہ اپنے پاس جگہ دینا ہو اور اس کا دوبارہ ذکر اسلئے کیا کہ اس کی سفارش خاص طور پر کی ہو جیسا کہ ذیل آئی ان تقاضا عینہم سے ظاہر ہو یعنی ہمارا انہیں اپنے پاس رکھنا ہی انکی رحمت کا موجب ہے پس مطلب یہ ہے کہ جب انہیں اختیار دیا گیا کہ چاہیں تو نبی کے گھر میں رہیں اور چاہیں طلاق لے لیں اور ایسا ہی اختیار نبی کو دیا گیا کہ جہاں چاہیں رکھیں اور جہاں طلاق دیں۔ تو جب بیویوں نے نبی کے گھر کو کسب دنیا کی آسائشوں پر ترجیح دی تو آنحضرت صلعم کو بھی یہ حکم دیا گیا کہ سب کو اپنے پاس رکھیں اور اپنے ایسا ہی کیا یعنی کسی کو طلاق نہ دی ۴

۲۶۶۵ ابن عباس کہتے ہیں کہ اس سے مراد کہ نبی صلعم ان بیویوں کے بعد اور بیویوں کو روک دیا گیا، یعنی جب آپ کی بیویوں نے مال دنیا کے خیال کو ترک کر کے نبی صلعم کی رفاقت کو اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو آئندہ اور غلج کو سنے روک دیا۔ اور یہی عذر اور اس کا قول ہے (۱) اور یہی صحیح ہے۔ لکھا ہے کہ اس وقت نو بیبیاں آپ کے محتاج میں تھیں لیکن ماریہ کو مثال کر کے کل تعداد دوسرے نبی ہو اور آپ کو نہ صرف اس تعداد پر بڑھا جائے کہ روکا گیا بلکہ اسات سے بھی کہ ان بیویوں میں سے کسی کو طلاق دیکر اس کی جگہ اور غلج کریں اور الاما ملکیت عینہم سے مراد وہی بیبیاں ہیں جو بذریعہ عہد آپ اپنے نوح میں لے چکے ہیں کیونکہ اوپر لفظ تھے لایحل لیس النساء مع بعد اس کے بعد تیرے لئے غیر عیسیٰ حلال نہیں اسلئے بتایا کہ جو تیرے نوح میں ہیں وہ حلال ہیں اور جن لوگوں نے اس آیت کو منسوخ قرار دیا ہے انہوں نے غلطی کی ہے کیونکہ یہ سب کو مسلم ہے کہ اس کے بعد آپ کوئی نوح نہیں کیا بلکہ سٹنہ کے بعد آپ کوئی نوح نہیں کیا اور عجیب بات یہ ہے کہ اس کو منسوخ اس سے پہلے کیا گیا ہو۔ اور آئندہ نوحوں سے اسلئے بھی روک دیا کہ بڑی ضرورت ہو جوں کی وجہ سے پیش آتی تھی وہ اس نو بیبیاں میں جب یہ واقعہ ایلا اور تحفہ پیش آیا ختم ہو چکی تھی، اور ملک عرب میں امن قائم ہو چکا تھا ۵

۲۶۶۶ یہ حدیث آنحضرت صلعم کے وقت کی قدر رکھنا کیلئے ہے اور عمر مائرا انسان کے وقت کی قدر رکھنا کیلئے۔ عرب میں یہ دستور تھا کہ دعوتوں میں کھانے سے پہلے اور پیچھے بہت وقت باتوں میں ضائع کرتے تھے جس سے حاصل کچھ نہیں ہوتا تھا۔ یہی دستور آج

ع

آنحضرت کو گناہ پہنچانے سے تنبیہ

آنحضرت صلعم کا اور تمام سے روکا جانا

وقت کی قدر اور فضول باتوں سے روک

وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تُنْكِرُوا أَوْجَاهَهُ مِنْ بَعْدِهِ

اور تمہیں مناسب نہیں کہ اللہ کے رسول کو اذیادو اور نہ یہ کہ اس کی پیٹھوں سے اٹکے بدکھی

۴۰ اَبْدَانًا اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝ اِنْ تُبْدُوا شَيْئًا وَتُخْفَوْهُ فَاِنَّ

نکل کر وہ بات اللہ کے نزدیک بہت بڑی ہے ۲۶۶۵ اگر تم کچھ ظاہر کروا سچاؤ تو

۵۵ اللّٰهُ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ اَلْجَنَاحَ عَلَيْنَ فِی الْاَیْمَانِ وَلَا الْاُخْرَانِ

اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے ان پر ان کے بازوؤں کے بارے میں کوئی گناہ نہیں اور نہ انکے بیٹوں کے اور نہ انکے بھائیوں کے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
غلط روایات کی تفسیر
کی اپنی زبان میں صحیح کر

۲۶۶۵ اس حصہ میں اول رسول اللہ کو اذیادینے سے منع فرمایا اور یہ ایذا دنیا آپ کے متعلق غلط باتوں کو پھیلانے سے تھا اور یہ کام اصل میں منافق کرتے تھے اور بعض مسلمان اپنی سادگی سے ان باتوں کو پھیلا دیتے تھے یہی وجہ ہے کہ بعض اس قسم کے جھوٹے قصے منافیین کے مشہر کردہ روایات میں بھی راہ پا گئے مثلاً زینب کو دیکھنے کا قصد جو صریحاً ایک باطل قصہ ہے ایسا ہی اور بعض باتیں منافقین نے مشترک کر کے مسلمانوں میں پھیلا دیں۔ اسوس ہر کوئی تک مسلمان اپنے بھروسے سے بعض ایسی روایات کو ماننے چلے جاتے ہیں اور قرآن کریم پر بند نہیں کرتے کہ کس طرح انہیں ایسی ایذا دینے والی باتوں کی تشبیہ سے روکا گیا تھا۔

ازواج مطہرات سے
صحاح کی ممانعت

دوسرے حصہ میں آپ کی ازواج سے غلام سے روکا اس میں عیسائی متفرقین کی نکتہ چینی محض عداوت حق کا نتیجہ ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں سب بیوہ تھیں اور ایک بی بی مطلقہ تھیں پس اس حکم میں ذاتی غرض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا ہو سکتی تھی جب ازواج مطہرات کو اہل ایمان المؤمنین قرار دیا تو اس بات سے بھی روکا کہ آپ کے بعد انہیں کوئی شخص اپنے غلام میں لائے کیونکہ بی بی بننے سے اس مرتبہ بلند سے گر کر ایک ادنیٰ حیثیت قبول کرنی پڑتی اور یہ ظاہر ہے کہ جو بی بی کسی دوسرے کے غلام میں آجاتیں ان کی وہ حیثیت اُم المؤمنین ہونے کی باقی نہ رہتی اور اس کے ساتھ ہی وہ غرض بھی مفقود ہو جاتی جس کیلئے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں آئی تھیں۔ پھر وہ مذہب کماں دکھا سکتی تھیں جو نبی کی بی بی ہونے کی حیثیت میں دکھایا۔ اور علاوہ اس کے زوجہ کی حیثیت میں عاوند کے بعض خیالات کا اثر ان پر ضرور پڑتا اور یہ بات خود موجب فتنہ ہوتی جب تمام دنیوی آسائشوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت کی خاطر ترک کیا تو یہ بھی ایک آسائش تھی جسے ترک کرنا ایسا جلیج ان کا باقی آسائشوں کو ترک کرنا دین کیلئے ضروری تھا اسی طرح اس آسائش کو ترک کرنا بھی دین کی خاطر ضروری تھا۔

ماریت قطبہ ازواج میں
داخل ہیں۔

حضرت اریقہ قطبہ کاہل سے ازواج مطہرات میں ہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ یہ حکم ازواج کیلئے ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کو بھی ازواج میں شمار کر کے اس حکم کے ماتحت سمجھا گیا۔ حالانکہ اگر ان کی حیثیت کو نبی کی ہوتی تو وہ ازواج میں داخل نہ ہو بلکہ مملکت ایمانہم میں داخل کر کے انہیں اس حکم سے مستثنیٰ قرار دیا جاتا۔ صحابہ کے اس عمل نے ان کے ازواج میں سے ہونے کا قطعی فیصلہ کر دیا ہے۔

اس آیت کے شان نزول میں جو بعض باتیں لکھی ہیں کہ فلاں صحابی نے یوں کہا تھا تو وہ منافقین کی انہی ایذا دہ باتوں میں ہیں جن کا ذکر اوپر ہوا۔ اور جسے کچھ روایات میں آیا ہے کہ منافق ایسی باتیں کہتے تھے یہی صحیح ہے۔

وَلَا بُنَاةٌ اِخْوَانِهِمْ وَلَا اِبْنَاءُ اَخْوَانِهِمْ وَلَا نِسَاءُ اِهْلٍ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ وَلَا تَعْلَنَ

اور نہ انکے بھائیوں کے بیٹوں کے اور نہ انکی بہنوں کے بیٹوں کے اور نہ انکی عورتوں کے اور نہ انکے چچے انکے دھڑلے والے انکے

اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا

اللہ تعالیٰ کہ وہ اللہ ہر چیز پر گواہ ہے ۲۶۶۹ اللہ اور انکے فرشتے نبی پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں ۱۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيْمًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

وہ جو ایمان لائے ہوں اس پر صلوٰۃ بھیجو اور سلام بھیجو (اچھا) سلام ۲۶۷۰ وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں

لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ

ان پر اللہ نے دنیا اور آخرت میں لعنت کی ہے اور ان کے لئے عذاب تیار کیا ہے اور وہ لوگ جو مومن

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بَغْيًا اَوْ كِبًا فَطَقَّرَ اَحْمَالُكُمْ اَبْهَتْنَا وَاِنَّا مُبِيْنًا ۝

مردوں اور مومن عورتوں کو ایذا دیتے ہیں بغیر کے کہ انہوں نے (بڑا) کیا ہو تو وہ بہتان اور کھلے گناہ کا روبرو اٹھاتے ہیں ۲۶۷۱

۲۶۶۹ یہ آیت اٹھا۔ زینت میں ہر عام عورتوں کیلئے اسی کی مثل حکم سورہ نور میں گزرجا کر دیکھو ۲۳۲۲ بن سعد نے زہری سے روایت

کی ہے کہ اس حکم میں ہر ایک ذی رحم رحم شال جو نسکے ہو یا رضاء سے ۛ

۲۶۷۰ اللہ اور فرشتوں کی صلوٰۃ کے متعلق دیکھو ۲۶۶۹ یہاں مومنوں کو حکم ہے کہ تم بھی صلوٰۃ بھیجیں عباد میں ہر کہ آنحضرت صلوٰۃ

دریافت کیا گیا کہ اس طرح آپ پر صلوٰۃ بھیجیں تو اپنے فرمایا میں کہ اللہ صلی علی محمد وعلی آل محمد کا صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم

انکے حید مجید اللہ صلی علی محمد وعلی آل محمد کا باریت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انکے حید مجید ایک حدیث

کھنکھار منہ کے طور پر کہتا ہے کہ خدا سے تو مومنوں کو حکم دیا تھا کہ نبی پر صلوٰۃ بھیجیں یہ خدا رکھتے ہیں تو نبی پر صلوٰۃ بھیج ۛ اس استہزا کی وجہ سے

ہو۔ اللہ کی صلوٰۃ اور بندوں کی صلوٰۃ دو مختلف چیزیں ہیں بندہ خود کو تو کوئی طاقت نہیں رکھتے کہ وہ نبی پر صلوٰۃ یعنی مغفرت یا برکت

بھیجیں مغفرت اور برکات کا سرچشمہ تو اللہ تعالیٰ ہے اسلئے مومنوں کا صلوٰۃ بھیجنا سوائے اس کے کچھ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا

کریں دیکھو ۲۶۷۰ اور یہ کہنا کہ انہیں الفاظ کو دہرایا جائے جو قرآن شریف میں ہیں اس سے بھی بڑھ کر حالت ہے، قرآن شریف ایک کام کہتے

ایک حکم دیتا ہے اس کی تعمیل یہ نہیں کہ ہم حکم کو رٹتے جائیں۔ کیا اقیوا المصلوٰۃ کے حکم کی تعمیل یوں ہو جائیگی کہ ہم بھی دُغیر کرتے رہیں اقیوا المصلوٰۃ

اقیوا المصلوٰۃ یا حکم ہو کہ استغفار کرو یا حکم ہو کہ اللہ کو بہت یاد کرو تو ہم بھی کہتے رہیں اللہ کو بہت یاد کرو

اور نبی صلوٰۃ بھیجیے نہ صرف آنحضرت صلوٰۃ سے محبت پیدا ہوتی ہے بلکہ ان فیوض و برکات کا دائرہ بھی وسیع ہوتا ہے جو آپ کی دست

سے دنیا کو پہنچ رہی ہیں اور احادیث و روایات شریف کی تفصیل سے بھری پٹی ہیں ۛ

یہ ذکر کیا کہ باوجود انکے مقابل کیا ہے یعنی ایک طرف تو وہ لوگ ہیں جو ایذا کی باتیں کرتے ہیں تو مومنوں کو حکم ہوتا ہے کہ تم آپ کے نجات و برکت کی

دعا کرو جس میں اشارہ ہے کہ آنحضرت صلوٰۃ کی عزت و مرتبہ دنیا میں ترقی کرتا رہے گا کیونکہ جو دعا اللہ تعالیٰ خود رکھتا ہے وہ خالص نہیں ہو سکتی ۛ

۲۶۷۱ آنحضرت صلوٰۃ کے ذکر کے بعد عام مومن مردوں اور مومن عورتوں کا ذکر کر کے بتایا کہ نیک اور پاک لوگوں پر بہت نیکانہ خواہ

آنحضرت صلوٰۃ پر

شاہنشاہ اورنگزیب
سزا -

۵۹ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُكَلِّفُنَّ عَلَيْنَهُنَّ مِنْ

اے نبی اپنی بیویوں اور موومن کی عورتوں سے کہ وہ اپنی چادریں اپنے اوپر اڑھ لیا

جَلَابِيبَهُنَّ ذَلِكْ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذِنَنَّ اللَّهُ وَكَانَ غَفُورًا

کریں یہ زیادہ مناسب ہے تاکہ وہ پہچان لیجائیں تو انہیں ایذا نہ دی جا۔ اور اللہ بخشنے والا

۶۰ رَحِيمًا لِّبَنِّ كَيْفَ يَنْتَهَ الْمُتَّقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ

رحم کرنے والا اگر منافق اور وہ جن کے دلوں میں بیماری ہے

وہ پاک لوگ خود غیبی ہوں یا ان کے ساتھ سب ایک حکم میں ہیں۔ جو لوگ صحابہ رضی اللہ عنہم پر اور ان کے درجہ دارین پر پاک تبتیں لگاتے ہیں وہ غور کریں +

۳۶۶۲ میں نہیں۔ ذکر کے معنی میں قریب ہوا اور اُن کی کنکھی ہیں دوسری چیز کو قریب کیا اور یہاں چادروں کے قریب کرنے سے مراد اٹھا ڈھنا ہے۔
جلاہیب جلاب کی جمع ہے۔ جلاب سے جس کے معنی ایک جگہ سے دوسری جگہ چلانا ہیں۔ اور جلاب قیض کو کہتے ہیں۔ اور جلاب ایک کپڑے کو کہتے ہیں جو چاروں طرف اڑھائی ہو جاتا ہے جس کے ساتھ عورت اپنے سر اور سینہ کو ڈھانک سکتی ہے اور یہاں جلاب سے مراد چاروں طرف اڑھائی ہوئی، اور لگایا گیا ہے کہ اس سے مراد ہر ایک وہ لباس ہے جو جستر کا کام دے یا کپڑوں کے اوپر پھینکا جائے (جیسے اوور کوش) اور نصاریٰ عورتیں سیاہ لباس اوپر سے پہنتی تھیں (۱) +

پردہ یا زینت کو ڈھانکنے کا ایک حکم سورہ نور میں گزر چکا ہے اور بعض مابین جھنک علی جیو بہن (المؤذۃ - ۳۱) میں بھی ذکر کیا ہے اس نے گریباؤں پر ڈالیں اور ایک حکم یہاں ہے کہ جلاب اڑھ لیں۔ سورہ نور کا نزول بھی پانچویں سال ہجرت کا ہے اور اس سورہ کے نزول بھی پانچویں سال ہجرت میں ہی شروع ہوا۔ اس کے غرض طلب یہ ہے کہ ان دونوں حکموں میں سے پہلے کو حکم نازل ہوا تھا کہ نازل ہوا تھا کہ ہر ایک کو سورہ نور کا حکم پہلے نازل ہو چکا ہے تو پھر اس حکم کی ضرورت تھی کیونکہ یہاں یہ ذکر ہے کہ مسلمان بیبیاں چادریں اڑھ لیا کریں تاکہ پہچان لی جائیں اور اگر وہ پہلے ہی چادریں اڑھاتی ہوئیں تو انہیں سے پہچان لی جائیں پس یہ الفاظ صاف بتاتے ہیں کہ پہلے یہ حکم نازل ہوا ہے اور اس کی غرض صرف اس قدر تھی کہ مسلمان بیبیوں کو شہر کے برعکاش تحیفات نہ دیں۔ کیونکہ روایات سے ثابت ہے کہ کوئی نڈیاں اور آواز عورتیں رات کو جب تھکنے محتاج کے لئے باہر نکلتیں تو بعض برعکاش رستوں پر پیٹھے رہتے اور عورتوں سے چھڑ چھا ڈرتے اور پھر مذکر رویتے کہ ہر نے اس کی بی کو نوٹھی خیال کیا تھا۔ تو پس یہ ایک امتیازی نشان قرار دیا گیا جس سے شریف عورتیں پہچانی جا سکیں اور کوئی ان سے چھڑ چھا ڈرنے کی جرات نہ کر سکے۔ پس اصل یہ ہے کہ پہلے حکم جلاب نازل ہوا دیکھو ۳۶۶۲ اس کے بعد یہ حکم نازل ہوا جیسا کہ بخاری میں حضرت سرور کے بارے میں ہے۔ میں ہر بعد از احزاب الحجاب اور چھڑ چھا ڈالنے کا ایک عارضی بات تھی اس کے مستقل حکم سورہ نور میں دیا کہ عورتیں زینت کو چھپا کر باہر نکلا کریں اور چادریں اوپر ڈال لیا کریں پس جلاب اور احزاب سے ایک ہی مراد ہے جیسا کہ اسان العرب میں بھی ہے اور اس جلاب کی غرض انہی مقامات کو ڈھانکنا ہے جن کی تفسیر سورہ ۲۳۱۷ اور اس کے بعد ہر ایک میں دہرائی ہے کہ قول منقول میں ایک یہ کہ جلاب سے منہ بھی ڈھانکا جاتا تھا اور صرف ایک آنکھ کھلی چھوڑی جاتی تھی اور دوسرا یہ کہ جلاب صرف پیشانی پر باندھی جاتی تھی اور اس دوسرے قول کی تائید چھ سورہ نور سے ہوتی ہے اس کے معنی مراد ہیں +

وَالْمُحْجُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَنُغَرِّبَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُحَارِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا ۝

اور مدینہ میں بری خبریں اڑانے والے باز نہ آئے تو ہم تجھے ان کے خلاف اٹھائیں گے پھر وہ اس دشمنی سے بچ کر نہ رہ سکیں گے مگر کچھ

۶۱ مَلْعُونِينَ اَيْنَمَا تَقِفُوا اِخْدُوْا وَاَوْقَتُوْا تَقِيْلًا ۝ سُنَّهٗ اللّٰهُ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا ۝

پکھڑے جو جہاں کہیں جا جائیں گے اور خواب قتل کے جائیں گے (ایسا ہی) اللہ کا قانون ان میں رہا جو پہلے گذر چکے۔

۶۳ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝ يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ ۝

اور تو اللہ کے قانون میں کوئی تبدیلی نہ پائے گا لوگ تجھ سے (مومن گھڑی کے متعلق پوچھتے ہیں۔ کہے

۶۴ اِنَّمَا عَلِمَهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يَذُرُّكَ لَعَلَّ السَّاعَةُ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ

اس کا علم صرف اللہ کے پاس ہے۔ اور تجھے کیا معلوم ہے کہ شاید وہ گھڑی قریب ہی ہو اللہ نے

۶۵ لَعَنَ الْكَافِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ۝ خُلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا ۝

کافروں پر لعنت کی ہوا رکھی ہے جہنم میں اگلی تیار کی ہے ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ کوئی دوست نہ پائیں گے

۶۷ وَلَا نَصِيْرًا ۝ يَوْمَ تَقْلُبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتُنَا اطَعْنَا اللّٰهَ وَ

اور کوئی مددگار نہ پائیں گے جس دن ان کے مونہہ اگ میں اٹھے جائیں گے کہیں گے اسے کاش ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی اور

۶۸ اطَعْنَا الرَّسُوْلًا ۝ وَقَالُوْا رَبَّنَا اِنَّا اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكِبَرَاءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَ ۝

ہم نے رسول کی اطاعت کی ہوتی اور کہیں گے اے ہمارے بزرگ و بزرگوں اور بڑوں کی اطاعت کی سوائے انہیں ہمیں گمراہ کر دیا

۶۸ رَبَّنَا اَنْتُمْ ضَعُفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْغَنَمِ لَعْنَا كَبِيْرًا ۝

اے ہمارے رب انہیں دو چاند عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت کر

۳۶۴ مہاجقین۔ دیکھو ۱۱۱ اور مہاجقین سے مراد وہ لوگ ہیں جو بھڑی خیرین پھیلا کر لوگوں میں اضطراب پیدا کرتے تھے۔ اور جب لوگ

اجزاء۔ مہاجق

بری خبروں اور رساوا کی باتوں کے ذکر میں لگ جائیں تو کہا جاتا ہے اَنْتُمْ ضَعُفَيْنِ مِنَ الْقَوْمِ ۝

نفاست۔ خدا وہ ہے جس سے کسی چیز کو دوسری سے چھایا جاتا ہو اور غواہ کے معنی بڑھ چکے کرنا ہیں غاغبینا بینہم العداۃ

اِخراء

(المائدہ ۱۱۱، ۱۱۲) +

اس آیت میں انہی لوگوں کا ذکر ہے جو رسول اللہ صلعم اور مومنوں کے متعلق ایسا وہ باتیں کرتے تھے۔ ان کے متعلق یہاں صریح چیلنج

ہو کر آخر کار یہ باتوں سے رک جائیں گے ورنہ مدینہ سے نکال دیئے جائیں گے۔

عذراۃ الخیر

البر

6

مناقی اور کافریقہ

۶۱ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذُوْا مُوْسٰى فَبَرَّاهُ اللّٰهُمَّ مَا قَالُوْا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو ان لوگوں کی طرح نہ ہو جنہوں نے موسیٰ کو اپنی آدمی سوا اللہ نے اسے اس سے بڑی کیا جو وہ کہتے تھے

٤. وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا ۖ يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَتَقُولُوا قَوْلًا

۱ اور وہ اللہ کے نزدیک مرتبے والا تھا **۱۶۴** ۲ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ کرو اور سیدھی بات

٤١ سَدِيدًا ۖ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمِنَ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

وہ تمہارے لئے تمہارے علموں کی اصلاح کر دیگا اور تمہارا گناہ تمہیں بخش دیگا اور جس اللہ اور اس کے رسول کی

٤٣ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝ إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ

اس بڑی بھاری کامیابی حاصل کی ۱۶۶۵ء میں نے امانت کو آسانوں اور پیادوں پر پیش کیا

فَابَيْنَ الْجَنَّتَيْنِ مَا نَشَفَقُنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ۝

تو انہوں نے انکار کیا کہ اس کا بوجھ اُنھائیں اور اس نے انسان نے اس کا بوجھ اٹھالیا بیشک وہ بڑا ظالم و زیادتی باز ہے۔

۲۶۴ بخاری میں حضرت مرثیٰ کو نبیؐ، امیر اہل کے، اذا وجبہ کا قصہ ہوں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ لوگوں سے شرم کی وجہ سے اپنے جسم کو

بہت جیسا کہتے تھے تو لوگوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ موسیٰ کو برص کی بیماری ہو یا کوئی اور بیماری ہر جس کی وجہ سے وہ لوگوں کے سامنے نکلے

نہیں ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے جب ان کی بریت کا ارادہ کیا تو یوں ہوا کہ ایک دن حضرت موسیٰ تنہائی میں ننگے ہمارہ تھے اور کپڑے

ایک پتھر پر یکے ہونے لگے تو پتھر کڑب یکدھکا کتب حضرت بوہی اسکے چچے چچے بھائی یہاں تک کہ بنی اسرائیل کے لوگوں کے سامنے

آگئے اور انہوں نے دیکھ لیا کہ آپ کو ایسی کوئی بیماری نہیں اور حضرت برسی نے اپنے کپڑے لٹے اور پتھر کو مارنا شروع کیا اس میں

شک نہیں کہ یہ بخاری کی حدیث ہے، مگر بخاری کتاب اسیہ نہیں اور نہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس کا ایک ایک حرف واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

منہ سے نکلا ہوا ہے اور اس لئے اس کے ہر ایک لفظ پر ایمان لانا ضروری ہے۔ لیکن یہی روایت ہی غلط ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ پورے

طبر پر محفوظ ہے ہوں۔ اور حضرت علی سے روایت ہے کہ موسیٰ کا یہ ایذا دینا آپ پر ماروں کے قتل کا الزام دینا تھا (ث) اور بعض روایات

میں ہر کہ آپ پر غزوہ بانہہ زنا کا الزام لگایا گیا تھا (۱) اور اس آخری روایت کے مطابق، بائبل (کنفی ۱:۱۶) میں ہے کہ حضرت موسیٰ کی بہن

۷۱ ان پران کی کوشش بی بی کے متعلق کچھ (۱۲) ام لگا یا تھا۔ اور اس آیت کے شان نزول میں لکھا ہے کہ یہ زینبہ کحلج کے قصہ میں شامل ہوئی

تو یہ بات بھی باطل کے بیان کی نوید ہے اور حق بھی یہی ہے کہ حضرت موسیٰ کا ذکر یہاں قطعاً اصل قصہ و نہیں بلکہ تباہیہ ہے کہ نبی صلعم پر سی

حج کا الزام لگایا۔ اور اس میں کچھ شک معلوم نہیں ہوا کہ حضرت زینبؓ متعلق جو بعض تھے، روایات میں اسے ہیں یہ سناہوں

بنالغشہ روئے اودیسی ۱۰ روایتیں جن کی طرف یہاں اشارہ ہوا دیوں قرآن کریم کے ان مآپات مصلوں کی تردید کی ہے۔

کچھ نہیں بنے گا +

۱۹۷۷ء میں: جملہ انسان: نزع ۲، قول کر کہ یہاں عینہما کے معنی ہیں اس میں خیانت کریں اور امانت یہاں وہ فرض ہے

حل امانت سے مراد

سَبَّحْ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ الْعِزَّ وَخَمْسًا وَتَسْتَغْفِرُكَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اے اللہ! انتہا رحم والے بار بار ہم کو گناہوں سے بچانے والے کے نام سے

۱ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ
سب تعریف اللہ کیلئے ہے جس کیلئے وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں پر اور زمین میں ہے اور اسی کیلئے آخرت میں تعریف ہے

تسبیح اعلان حق ہیں

۲ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ يَعْلَمُ مَا يَلِكُ فِي الْأَرْضِ وَمَا خُزِيَ مِنْهَا

اور وہ حکمت والا خبردار ہے وہ جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اس سے مخفی ہے

اس سورت کا نام السبأ ہے اور اس میں چار کوع اور ۵۷ آیتیں ہیں۔ سبأ کی قوم ملک یمن میں رہتی تھی اور ان کی تباہی کا واقعہ حضرت
صلعم کے زمانے سے قریب ترین تھا یعنی یہ پہلی یا دوسری صدی عیسوی کا واقعہ ہے اور یوں بھی ان کا مسکن حجاز کے بائبل قریب تھا۔ اور
قریش کی یمن میں اغراض تجارت کیلئے آمد و رفت بھی بہت تھی پس مکان اور زمانہ ہر دو کے لحاظ سے یہ واقعہ بہت قریب کا تھا اور
اس کی طرف خصوصیت سے قریش کو اور پھر مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے کہ نعمتوں کے بعد ناشکری پر اللہ تعالیٰ اظہار ناپسندیدگی بھی فرمایا کرتا ہے
سے پہلے رکوع میں بتایا کہ تسبیح اعلان حق ہیں، اچھے کاموں کا نتیجہ عزت اور راحت ہے برے کاموں کا نتیجہ ذلت اور دکھ
ہے یہ اللہ تعالیٰ کا اہل قانون ہے اور قوموں کی عزت و ذلت میں ان کے عروج اور بربادی میں ہی کام کرتا ہے دوسرے رکوع میں بتایا
کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر اس کے اعلیٰ حسنہ کی وجہ سے انعام کرتا ہے پھر وہ قوم ناشکری کرتی ہے تو وہ بھی اس ناشکری کی نذر
پاتی ہے اور مثال کے طور پر پہلے داؤد و سلیمان کے ماتحت بنی اسرائیل کے غلبہ کا اور پھر سلیمان کے بعد ان کے زوال کا ذکر کیا اور اس میں
قوم سب پر انعامات اور سب انعام کا ذکر کیا ہے کہ میں بتایا کہ نعمتوں کا کفار سے مقابلہ ہوگا اور مؤمنوں کو اللہ تعالیٰ کی نصرت دیگی اور وہ غالب ہوں گے جو حق میں غفلت
کا ذکر کیا کہ ایک سرگودھ میں جو حق کی مخالفت کیلئے لوگوں کا کھانا کھاتے تھے اور دوسرے بغیر سوچے سمجھے ان کی پیروی کرتے تھے پانچویں رکوع میں بتایا
کہ کثرت مال جس پر انسان بھول جاتا ہے کو حق کا مقام نہیں اللہ تعالیٰ نے ان نعمتوں سے پہلی قوموں کو اس قدر حصہ دیا کہ کفار قریش
ان کے مقابل پر مال دنیا کی کثرت کے لحاظ سے کچھ وقت نہیں رکھتے۔ اور آخری رکوع میں سورت کو یہ بتا کر ختم کیا کہ حق کا آئیہ فائدہ
نہیں وہ غالب آکر رہے گا۔

جب کھلی سورتوں میں اسلام کے غلبہ کی مشکوئیاں کہیں اور آخر سورۃ احزاب میں دکھا بھی دیا کہ اسلام کو کفر کی کوئی طاقت
تباہ نہیں کر سکی تو اب ایک ایسی سورت اس کے بعد رکھی ہے جس میں یہ بتایا ہے کہ یہ انعام جو مسلمانوں پر ہوا محض ان کے اعمال کے
لحاظ سے ہوا اگر نعمت کے لئے پرانہوں نے ناشکری کی تو ان کا انجام بھی وہی ہوگا جو ان سے پہلے قوموں کا ہوا۔

یہ سورت بالاجل کی ہے۔ اس کے زمانہ نزول کی یقین مشکل ہے لیکن بعض مفسرین کے لحاظ سے گو بہت ابتدائی سورتوں میں
سے نہیں مگر بہت پچھلے زمانہ کی بھی نہیں۔

وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ وَقَالَ الَّذِينَ ۳

اور جو کچھ آسمان سے اُترتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے اور وہ رحم کرنے والا بخشنے والا ہے ۲۶۹ اور جو کا فہم

کفر والا تائین السَّاعَةِ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ عَلَيْهِ الْغَيْبُ لَا يَعْرُبُ

وہ کہتے ہیں وہ گھڑی ہم پر نہیں آئے گی کہو! ہاں میرے رب کی قسم جو غیب کا جاننے والا ہے وہ ضرور تم پر آئے گی اس کی

عَنْهُ مُتَقَالٌ ذَرَّةٌ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذَلِكَ

کے وزن کے برابر غائب نہیں رہتا (آسمان میں اور نہ زمین میں اور نہ اس سے چھوٹا اور

وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ لِّیَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَلِلَّهِ ۴

ذرا انکمب کچھ ایک بیان کر دینے والی کتاب میں ہے تاکہ ان لوگوں کو بدلہ دے جو ایمان لاتے اور اچھے عمل کرتے ہیں ان کیلئے

لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُجْرِمِينَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ ۵

مغفرت اور عزت والا رزق ہے اور جو لوگ ہماری آیتوں کے بارے میں کوشش کرتے ہیں خیال کرتے ہوئے کہ ہمیں عاجز کر دیں گے

عَذَابٌ مِّنْ رَّحْمَتِ اللَّهِ وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ ۶

سخت قسم کا دردناک عذاب ہے اور وہ جنہیں علم دیا گیا ہے جانتے ہیں کہ وہ جو تیری طرف تیرے رب کی طرف سے آیا

رَبِّكَ هُوَ الْحَقُّ وَيَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ ۷

کیا وہی سچ ہے اور وہ غالب تعریف کئے گئے (اللہ) کے رستے کی طرف ہدایت دیتا ہے اور جو کا فہم وہ کہتے ہیں کیا ہم

نَدُّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ يُنْبِتُكُمْ إِذَا امْرَأَتُكُمْ مَّرْرًا إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۸

تمہیں ایک آدمی بتائیں جو تمہیں خبر دیتا ہے کہ جب تم ریزہ ہو کر اگلے سال گندہ ہو جاؤ گے تو پھر ایک نئی پیدائش میں آؤ گے ۲۷۰

۲۷۰ اس میں پہلے جہانی اور دوحالی قوانین کی طرف توجہ دلائی ہے زمین میں داخل ہونے والی چیز پانی ہے اور اس سے نکلنے

والی سبزی اور روٹیدگی کریمہ توجہ جاتی ہے اور اس کے مقابل پر دوحالی قانون یہ ہے کہ آسمان سے وحی اترتی ہے جو پانی کے مشابہ

ہے اور اس میں چڑھنے والی چیز عمل ہے اور انہی نتائج اعمال کے حق ہونے کی طرف ہی اس رکوع میں توجہ دلائی ہے +

۲۷۱ من قمت عن حق کھڑے وغیرہ کے پھاڑے کو کہا جاتا ہے۔ اور کسب کو خطا کھنے کی حدیث میں آتا ہے لَمَّا عَفَا عَنْهَا

علیہم ان پٹنہ فواصل منہا ۱۰ اور نہ تیری کے معنی پھاڑنا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دینا ہے اور ان کی تمنہی سے مراد ان کی پرگندگی اور

ذوال ملک ہے دل +

منہا۔ تمنہی

۵. اَنْتَرَىٰ عَلَى اللّٰهِ كَيْنَ بَاۡمِرٍۭ بِهِ جَنَّةٌۭ ۚ بَلِ الَّذِیۡنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْآخِرَةِ فِی

اس نے اللہ پر جھوٹ بنایا ہو یا اسے جہنم ہے بلکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ

٩ الْعَذَابُ الصَّغِيرُ أَفَلَمْ يَدْرُوا إِلَىٰ مَا يَلِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِنَ النَّارِ

مذہب میں اور دور کی گڑبڑ میں ہیں کیا وہ اس پر غور نہیں کرتے جو ان کے سامنے اور جو ان کے پیچھے اُٹھان اور

وَالْأَرْضَ إِن نَّشَاءُ خَسَفْنَا بِهَا الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطُ عَلَيْهِمْ كِسْفًا مِّنَ السَّمَاءِ ۚ

زمین سے ہر اگر کم چاہیں تو انہیں زمین ہی نابود کر دیں یا ان پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دیں

١٠. إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّكُلِّ عَمِدٍ مُّنِيبٍ وَلَقَدْ أَتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلًا لِّيُجَمِّلَ

یقیناً اس میں ہر ایک جمع کرنے والے بندہ کیلئے نشان ہر نمبر ۱۲ اور داؤد کو ہم نے اپنی جناب بزرگی دی ۷۱ پہاڑو

« إِيَّايَ مَعَ الطَّيْرِ وَالنَّالَةِ الْحَدِيدِ ۝ إِنْ أَعْمَلُ سَبَّغْتَ وَقَدْ رُ

اس کے ساتھ تیس کروڑ اور پندرہ لاکھ کام میں لگایا، اور پچاس کھیلے ہوئے کو نرم کر دیا۔ ۲۶۸۱ کو فرخ زہریں بنا اور (لکھا) بنائے میں

فِي السَّرِّ وَعَمَلُوا صَاحِبًا لِي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

کام مک اور سچے عمل کرو جو تم کرتے ہو میں اسے دیکھتا ہوں ۲۶۸۲

۲۶۸۹ مراد یہ ہے کہ زمینی یا آسمانی عذاب سے ہلاک کر دیں دیکھو ۱۸۶۶ء

۲۶۸۱۔ اَدَبی۔ اَدَب کے لئے دیکھو ۳۸۵ اور اَدَب اور اَب کے ایک ہی معنی ہیں یعنی دَجَم یا لَوَا۔ اور یہاں اَدَبی کے معنی ہیں سنجیدگی اَدَب

یعنی تسخیر کرو یا تسخیر کروثا اور ایجاب کے معنی بھی مرجع ہیں ان ایلیا ایاب ۲۴ (الغاشیۃ - ۲۵) اور اؤبۃ یعنی مرجع توبۃ کی ایاب - اؤبۃ

طبع ہوا اور آفتاب اللہ تعالیٰ کی طرف بہت جمع کرنے والا ہے یا تسبیح کرنے والا یا فرما خبردار یا وہ جو توبہ اور طاعت کی طرف آداب

نوٹ: نیکر آتا ہر داؤد ذالایدا انہ او اب رص ۱۰۰ (۱۵) (۱۵) *

الناجیث سے ہر لَان کے معنی ہیں زم ہوا اور اَلان کے معنی دہی ہیں جو لَیث کے ہیں یعنی اسے زم کیا ۔

بنی اسرائیل پر جو انعام ظاہری ہوا یعنی حکومت اور بادشاہت وہ اپنے کمال کو داؤد اور سلیمان میں پہنچا سکے یہاں

انہیں دو کا ذکر کیا ہے۔ اصل عرض تو قوم سبا کا ذکر ہے لیکن چونکہ سبا کی بڑائی اور عظمت کا زمانہ حضرت سلیمان سے تعلق رکھتا ہے

مہتیا پہلے داؤد اور سلیمان کا ذکر کیا اور یہ بھی بتایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ انعام دیتا ہے اور اس کے بعد قوسِ ظلمہ اور زیادتی

کرتی ہیں تو پھر ان کی یاداش بھی ملتی ہے۔ پہاڑوں کی تسبیح اور پرندوں کی تسخیر اور زمرہ ہوں کے بنائے گئے گھر دیکھو

۲۱۶۳۔ اور لوہے کے نرم کرنے سے کیا غرض، یہی آگے خود بتا یا یعنی یہ کہ نرم ہوں سناؤ۔ اور لوہے کے نرم ہونے سے یہی

چیزیں بن سکتی ہیں +

۲۶۸۲۔ سائبغات۔ سائبغ کی جمع ہے اور بفتح سائبغ کمال فراخ زرعہ کو کہتے ہیں (غنی دیکھو ص ۲۶۸۵)۔

سایف

⑤

انعام کے بعد ناشکی
پر مہرا

اَوْب

ایاب۔ اوبہ

اَدْبَاب

الآن

بنی اسرائیل کی شکست

اور سیلان کیلئے ہوا کہ وہ اس کا صبح کا جانا ایک ماہ کا سفر تھا اور اس کا سفر نامہ ایک ماہ کا سفر اور حکم اس کا

وَلْيَسْمُنِ الرَّيْحُ غُدُوَهَا شَرْوَرًا وَحُمَا شَرْوَرًا وَاسْلَنَّا لَهُ عَيْنَ الْقَطْرِ ۝

وَمِنَ الْجَنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَمَنْ يَزْغُهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُنَزِّلُ

جنوں میں کچھ وہ تھے جو اس کے سامنے اس کے رب کے حکم سے کام کرتے اور جو کوئی ان میں سے ہمارے حکم سے پھرتا ہم اسے

مِنْ عَدَنِ ابْنِ السَّعْدِ ۝ يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَحَارِبٍ وَتَمَثِّلُونَ بَجَعَادِ ۱۳

جانتی ہوئی آگ کا عذاب چکھاتے ۲۶۸۳ وہ اس کیلئے جو وہ چاہتا تھا بناتے تھے (یعنی) سحر اور مجھے ابد بڑبڑائے، لیکن

كَالْجَوَابِ فَقَدْ رُسِّيَتْ أَعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ ۱۴

جیسے تالاب اور ایک جگہ دھری رہنے والی گئیں۔ اے آل داؤد شکر کرنے ہوئے عمل کرو اور کچھ بندوں میں سے تھوٹے شکر گزار ۲۶۸۴

سہارہ۔ سہارہ ایک چیز کو دوسری کے پیچھے لانا ہر اسی سے کہا جاتا ہے کہ الحدیث اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کی صفت میں ہر لمحہ کنسٹنٹ الحدیث سہارہ یعنی ایک بات کو دوسری کے پیچھے جلد جلد نہ لاتے تھے اور سہارہ کے معنی سوراخ زنا بھی آتے ہیں اور حلقوں کا ایک دوسرے میں داخل کرنا جیسے زرہ کے بنانے میں (د) +

حضرت داؤد کے ذکر میں دوسری جگہ پر وعظہ صنعة لبوس لکھ کر تخصیص کر کے مناسکھ والہ دنیا ۲۰۸ اور یہاں بھی سابقات سے مراد فرخ زہیں ہیں اور خدا فی السہار سے مراد عوام یا ملی گئی ہر کوزہ کے حلقوں کو مناسب انداز سے بنا کر ایک قول پر کوزہ کے بنانے میں انداز سے وقت صرف کرو اور سارا وقت اس میں صرف ذکر (د) اور یہی معنی سیاق کے مطابق ہر چیز کو آگے آنا ہر داخلہ صالحا مطلب یہ ہر کوئی کا کام نہیں کہ سارا روز جنگ پہرے کرے وہ ایک خدمت وقتی ہو اور ہر وقت اعمال صالحہ ہیں +

۲۶۸۳ اسلنا۔ سبیل۔ پانی کے سیلاب کو کہتے ہیں سبیل العہد (د) اور رسال الشیء کے معنی ہیں ایک چیز پر لگائی اور اسلنا کے معنی ہیں میں نے اسے بنا دیا اور اسلنا فی التحقیق قطری کی وہ حالت ہر چیز کے پھیلنے کے بعد حاصل ہوتی ہوئی ہو ۱۱ اور عین القطر سے اس میں تانبے کی کان (د) اور ہانا اسلنا کہا کہ تانبہ پھیل کر کام میں لایا جاتا تھا +

حضرت سلیمان کیلئے تفسیر ہوا کہ ۲۶۸۳ صبح اور شام کے آنے جانے کو شہر کہا ہر معنی ایک ماہ کا سفر اور مطلب یہ لیا گیا ہے کہ صبح کے وقت اتنی دور پہنچا دیتی تھی کہ ایک مہینہ میں آدمی سفر کر سکے۔ اور اگر اس سے جہازوں کا چلنا مراد لیا جائے تو اس سے ہی چلتے تھے تو مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ صبح کے وقت روانہ ہوتے ہوئے شام تک اتنا سفر کر سیتے تھے جس قدر ایک ماہ میں کیا جاتا اور یہاں تک شام کے وقت چلے ہوئے صبح تک اتنا ہی کام کر لیتے اور یا مطلب عدا وہا سے ان کی کسی کمک کی طرف روانگی ہر اور رواج سے مراد ان کی وہی جس طرح چار پاؤں کے شام کو گھر آنے کو اراحہ کہا جاتا ہے اور مطلب یہ ہر ایک ایک مہینہ تک سفر پر تک جہاز جاتے تھے اور جنوں سے مراد وہی لوگ ہیں جنہیں دوسری جگہ شیاطین کہا ہے دیکھو ۱۳ اور نہ قہن من عذاب السعیرین مراد بعض

فدا بخرو لیڈ اور بعض نے دنیا میں سزا دینا (د) اور جن معاملات میں تیز اور زود درس انسان کو بھی کہا جاتا ہے ۱۴ +

۲۶۸۴ محارِب۔ محارِب کی جمع ہر جس کیلئے دیکھو ۱۴ اور بنی اسرائیل کے محارِب ان کی مسجدیں تھیں جن میں وہ بیٹھے تھے یا نہ

سہارہ

سبیل۔ رسالۃ

عین القطر

حضرت سلیمان کیلئے
تفسیر ہوا

محارِب

۱۴ فَلَمَّا قُضِيَ تَعَالَى الْمَوْتُ مَا دَلَّكُمْ عَلَى مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنْسَأَتَهُ فَلَمَّا خَفَ

سوجب ہم نے اس پر موت کا حکم صادر کیا تو انہیں انکی موت کا پتہ کسی چیز نے نہ دیا کہ ان کے لیے کھڑے ہو کر کھائے اور کھا کر مر گئے

تَبَيَّنَتْ الْإِنْسَانُ أَنْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝

جنوں پر واضح ہو گیا کہ اگر وہ غیب جانتے تو رسوا کرنے والے دکھ میں نہ رہتے ۲۶۸۵

کہتے ہیں ہوتے تھے اور غیج علاقہ من الحجاب (ص ۱۱۹) میں سجدہ بھی راوی لکھی ہر دو مصداق یعنی قصہ یا محل بھی آتا ہے اور کہا گیا کہ محراب وہ جگہ ہے جہاں بادشاہ لوگوں سے دور ہو کر الگ ہوتا ہے اور مسجد کے محراب کو بھی محراب اسلئے کہا جاتا ہے کہ اس میں امام لوگوں سے الگ ہوتا ہے (۱) +

جفان - جَفَنَةُ کی جمع ہے کھانسنے کے برتن سے مخصوص ہر دو جَفَنُ (جمع) اَجْفَانُ ہلکے کو کہتے ہیں (دغ، +

قدار - قَدَرُ کی جمع ہر جس میں گوشت پکا جاتا ہے (دغ، یعنی لُذْذُ +

حضرت سلیمانؑ کے لئے بنائے گئے بعض کے نزدیک حیوانات کے تھے بعض کے نزدیک ذرشتوں اور انسانوں کے اور بائبل میں ہے اس کے پاک ترین مسلمان میں دو کروڑوں نوازش کرنا یا "۲۰ تاریخ ۳: ۱۰" اور گردا گرد اس کے نیچے بیلوں کی صورتیں تھیں اور حورام نے برتن اور پھانسی سے "۲۰ تاریخ ۳: ۱۱" کہا گیا ہے کہ اس شریعت میں قصاص ویر وغیرہ کا بنانا جائز تھا مگر یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ ایسی باتوں کے جوڑا یا عدم جوڑا کا انحصار نیا ہی پر ہے +

اعلوال داؤد شکشا میں شکشا کو بعض نے مفعول کے قرار دیا ہے یعنی شکر کے لئے عمل کر دے امید و ہم کے لئے اور بعض نے مفعول مطلق کیونکہ شکر بھی ایک نوع عمل ہے اور شکشا حال ہے اور مراد ہے شا کو بن بعض نے لکھتے ہیں کہ حضرت سلیمانؑ باوجود بادشاہ کے جو کی روٹی کھاتے تھے اور مٹا پھینتے تھے +

۲۶۸۵ منسأة - مَنْسَأَةٌ سے جس کے معنی ہیں چمپے ڈال دینا دیکھو ۱۲۹ اور منسأة عصا کو کہتے ہیں اسلئے کہ اس سے چڑ کو تھکے کر دیا جاتا ہے (دغ، +

مفسرین نے یہاں ایک قصہ لکھا ہے کہ حضرت سلیمانؑ کی جب وفات قریب آئی تو انہوں نے دعا کی کہ میری موت کا علم پہلے کو نہ ہوتا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ جن علم غیب نہیں جانتے جیسا کہ انہیں دعویٰ تھا چنانچہ آپ ایک عصا کا سہارا لئے کھڑے ہوئے حالت عبادت میں فوت ہو گئے اور اسی طرح ایک سال کھڑے رہے یہاں تک کہ دیکھتے عصا کو کھالیا تب آپ گر پڑے اس قصہ کی کوئی اصلیت تو ریت میں نہیں ہے اور گو ابن جریر نے اسے حدیث مرفوعہ کے طور پر بیان کیا ہے مگر بن کثیر لکھتے ہیں کہ اس کی صحت میں نظر ہو اور اسے قریب اور منکر کہا ہے اور جنوں کو علم غیب کا دعویٰ تھا مگر کیا اس زمانہ میں انسانوں کو بھی سچے نہ آتا تھا کہ حضرت سلیمانؑ نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں نہ شیشاب پاخانہ کے محتاج ہیں پھر اس عرصہ میں امور مملکت کس طرح طے پاتے تھے حضرت سلیمانؑ بادشاہ تھے اور جس طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت ان پر فرض تھی امور سلطنت کو سرانجام دینا بھی ان کے ذمہ تھا پھر عصا کے سہارے سے لاش کا ٹکڑا رہنا بھی قیاس میں نہیں آ سکتا سو اسے اس کے کہہ سے بھی حضرت سلیمانؑ علیہ السلام کی بخش مبارک کا ایک معجزہ بنا لیا جائے اور ایک نبی کی لاش کی یہ بیہوشی ہر کو ایک سال تک وہ دفن بھی نہ ہو۔ اور بظاہر یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ اس مضمون کا یہاں کیا تعلق ہے اگر ایسا ہو بھی تو اس کو اس موقع پر بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی حضرت سلیمانؑ پر اپنی نعمتوں کے ذکر کے بعد بتانا تو یہ چاہئے تھا جیسا آسما کے ذکر میں بتایا ہے کہ جب پچھلے لوگوں نے ناسکری کی تو اللہ تعالیٰ نے وہ نعمتیں چھین لیں جن غیب جانتے تھے یا نہ جانتے تھے

حضرت سلیمانؑ کے عصا کو دیکھ کے کھانسنے لگے

سلیمانؑ کی سلطنت کا پتہ کے لئے سبوتاہ بننا

لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكِهُمْ آيَةٌ جَنَّتِ عَنْ يَمِينٍ وَشِمَالٍ كُلُّؤَامِنٍ رَزَقَ رِزْقًا ۝

سبا کیلئے انکی سلطنت کی جگہیں ایک نشان تھا۔ دو باغ دائیں اور بائیں تھے اپنے رب کے رزق سے کھاؤ

وَأَشْكُرُوا لَهُ بَلْدَةَ طَيْبَةً رَبُّ غَفُورٌ ۝ فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ

اور اسکا شکر کرو اچھا شہر ہے اور بخشنے والا رب ۲۶۸۶ تو انہوں نے منہ پھیر لیا سو ہم نے ان پر زور کا سلا

الْعَرِمِ وَبَدَلْنَاهُمْ حِجَّتَيْنِ ذَوَاتِ أَكْلِ خَمْطٍ وَأَتْلٍ وَشَقِيقٍ مِّنْ سِدْرٍ

بھیجا اور انکے دو باغوں کی جگہ دو اور باغ بدل دیئے جن میں تلخ میوے اور بھجواؤ اور کچھ تھوڑی سی

قَلِيلٌ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُمْ بِمَا كَفَرُوا وَهُمْ أَهْلُ حِجْرٍ إِلَّا الْكَفُورُ ۝

بیرا بہا بہا تمہیں ۲۶۸۷ انہیں ہی اسلئے کرا انہوں نے ناشکری کی اور ہم ناشکر کرا کی ہی سزا دیتے ہیں

اسکا یہاں بہا تعلق ہوا اور جنوں کے سلیمان کے ماتحت ہوتے ہوئے کون خیال کر سکتا تھا کہ جن علم غیب جانتے ہیں۔ اصل بات یہ کہ حضرت

سلیمان کی وفات کے بعد ہی بعد اس سلطنت کی حالت خراب ہو گئی حضرت سلیمان کے بیٹے رجسما کے تحت نشین ہونے کے تھوڑی ہی مدت بعد

برہنام کی انیشت پر بنی اسرائیل نے کچھ مطالبات پیش کئے اس وقت حضرت سلیمان کے پوتے شیردوں نے چہام کو یہ مشورہ دیا کہ وہ قوا

کونگ نکرسے اور ان کے مطالبات کو قبول کرے مگر اس نے بجائے ان شیردوں کی بات سننے کے اپنے نوجوان ساتھیوں کے کہنے پر بنی

اسرائیل کے مطالبات کا سخت جواب دیا وہ ان پر سختی کرے کی تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دس توہین باغی ہو گئیں اور حضرت سلیمان کی

برباد ہو گئی اور رجسما کی حکومت صرف ایک چھوٹی سی شہنشاہی پر رہ گئی اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ اسرائیلی توہین بھی آراہ ہو گئیں

دیکھو اسلحاہ بن باب ۱۲۔ پس دابة الاضہی رجسما حضرت سلیمان کا میا ہر جن کی نظر صرف زمین تک محدود تھی اور سلیمان

عصا کا کھانا جانا اس کی سلطنت کی براد دی ہو۔ اور جن سے مراد غیر توہین ہیں جنہوں نے بتک بنی اسرائیل کی ماتحتی کا جواب اٹھا دیا تھا

۲۶۸۶ سبا کے لئے دیکھو ۲۶۸۶ اور یہاں مراد اس سے وہ قبائل ہیں جو سبا کی نسل سے تھے۔ اور ان میں اور بائیں باغوں

سے مراد یہ ہر کہ دائیں طرف بھی باغ ہی باغ تھے اور بائیں طرف بھی جیسا کہ تباہ سے مروی ہو (د) اور مشرق کو طیب بلحاظ اس کی

اعلیٰ درجہ کی آب و ہوا کے کہا ہو چونکہ سبا کا تعلق سلیمان سے بھی تھا اسلئے اس ذکر کے بعد اس ذکر کو مشرق کیا ہو

۲۶۸۷ عوم۔ عوام شدت اور کثرت کو کہتے ہیں اور دجل عارم خبیث اور شریر آدمی کو۔ اور عوم بند کو کہا جاتا ہو اور ان

روٹوں کو جو ادی کے درمیان میں بنائی جاتی ہیں تاکہ پانی روکا جائے اور عوم اس سیلاب کو کہتے ہیں جس کے سامنے کچھ ٹھہرنے

اور سخت بارش کو بھی کہتے ہیں (د)۔

خط ایک درخت ہر جس کا نشانہیں یا راک یعنی پیلو اور خطۃ شرب کو کہا جاتا ہو جب تلخ ہونے اور زجاج کا قول

ہو کہ ہر ایک سبزی کو کہا جاتا ہو جس کا مزہ تلخ ہو اور فراء کا قول ہو کہ بیلو کے پھل کو خط کہتے ہیں (د)۔

اتل۔ اثلۃ کس چیز کا اس کا اصل ہو۔ اور اثل ایک درخت ہو جو طرا فاد دھجواؤ سے متا جلتا ہو مگر اس سے بڑا اور اچھا ہوتا ہو

اسی سے بنی کریم صلعم کا منہ بنایا گیا تھا (د)۔

اس قوم سے ایک شہر بنایا گیا تھا کہ اس کے پانی کا ذخیرہ بنایا جوا تھا جس پر ان کی خوشحالی کا دار و مدار تھا۔ مگر جب انہوں نے غلامی

سبا

عوم

خط

اتل

ارکے بڑاؤٹنا

۱۸ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَقَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ

اور ہم نے ان میں اور ان بستیوں میں جن میں ہم نے برکت دی تھی تو ان کے والی بستیاں بنائی تھیں اور ہم ان میں سفر کا اندازہ کر دیا تھا

۱۹ سِيرُوا فِيهَا لِيَالِي ۚ وَآيَاتًا مِّنْ بَيْنِ أَسْفَارِنَا وَظَلَمُوا

ان میں راہوں اور دروں کو اس سے چلو ۲۶۸۸ تو انہوں نے کہا اے ہمارے رب ہمارے سفر میں دشمنی کر اور اپنی نعمت

انفسهم فجعلناهم اعداء وقرآنهم كل ممزق ان في ذلك لآية لكل صابر شكور

ظلم کیا پس ہم نے انہیں فساد بنا دیا اور انہیں ریزہ ریزہ کر کے باطن پر لکھ کر دیا تھا اس میں ہر ایک کو سزا ملے گی اور انہیں شکر کرنے والی

آئی ہے اور اس کی توبہ بند ٹوٹ کر ان کی تباہی کا موجب ہو گیا۔ اور باغوں کی جگہ خشک بن گئے۔ اس بند کا ٹوٹنا ایک تاریخی واقعہ ہے جو پہلی بار دوری صمدی عیسوی کا ہے۔ ان لوگوں کی طرف کسی غمی کے آئے کا ذکر کیا نہیں ہے اور یہ زمانہ بھی فترت کا تھا پس ان کا اعراض ان نعمتوں سے اعراض تھا جو ان کو دی گئیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ نعمتوں کی قدر نہ کرنے پر بغیر انبیاء کے آئے کے بھی عذاب آجاتا ہے اور اگر آیت میں ان کے کفر سے مراد بھی ناشکر گزاری ہے جس پر بغض کفو بھی شاہ ہے اور اس قوم کی تباہی کا واقعہ چونکہ قریب ترین واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے تھا اس لئے اس کی طرف جہاں کفار کو توجہ دلائی ہے۔ مسلمانوں کو بھی توجہ دلائی ہے کہ اگر نعمتیں ملنے کے بعد ناشکر گزاری کی گئی تو مراد خدا کے نیچے بھی بیٹھے اور اس کے لئے کسی نے رسول کے بھیجے کی ضرورت نہ ہو گی اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کافی ممانعت مل چکی تھی اور یہ دیکھو آیت ۲۸

۲۶۸۸ ظاهراً ظہر کے معنی ہیں ایک چیز زمین کی پیٹھ پر نظر آگئی ہے وہ مخفی نہ رہی پھر اس کا استعمال ہر ایک چیز پر ہر جہاں کے سے یا

بصیرت سے نظر آجائے ظاہر منہا وما یطعن (الانعام ۱۵۲) الامعاء ظاہل والکھفۃ (۲۲) یعلمون ظاہراً من الجہود والذلیل

(الروم ۲۷) اور ظہر الفساد فی البر والبحر (الروم ۴۱) میں ظہر سے مراد ہر بہت ہو گیا اور پھیل گیا اور غصہ ظاہر و باطن

دلقن (۳۰) سے مراد وہ دو نعمتیں جن سے ہم واقف ہیں اور وہ جن سے ہم واقف نہیں (اور اس سے مراد دنیوی اور دینی نعمتیں)

یسا زیادہ مناسب ہے اور قریبی ظاہر میں ظاہر بھی حل کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ بعض حالتوں کے لئے ایک مثال ہے (دفع)

اور معصومین سے یہاں کسی معنی لئے ہیں۔ ایک دوسرے سے تفریق کہ ایک دوسری نظر آتی تھی یا بلند مقامات پر۔ ایشیہ بستیوں

کیونکہ خدا (ام) ظاہر کہتے ہیں جب مراد ہر کہ یہ بات مشہور ہے ہر باشندوں سے ہر جہاں بستیوں کیونکہ ظاہر البطلان سے مراد ہوتی ہے

شہر سے باہر (د) اور قریبی القی بار کنا یہاں سے مراد شام کی بستیوں میں جو بنے وختوں اور پھلوں کی کثرت کے اور اپنے اہل کی فزونی کے

یہ بھی اہل سبا کا ذکر ہے جو بین اور شام میں بڑی بھاری تجارت تھی۔ اصل میں یہ لوگ سمندر کے رستے ہندوستان اور دیگر ممالک

سے تجارت کرتے تھے اور پھر ان تمام ممالک کی اشیاء کو ان شام میں پہنچاتے تھے گویا تجارت کیلئے دوسری دنیا بن کر وہاں طرف سے فائدہ اٹھاتے

تھے اور تجارت سے دولت اور اس کے ساتھ آسائش میں ترقی ہوتی تھی تو ب لوگ دنیا میں مبتلا ہو کر اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں بیور

کہتا ہے کہ یہ تجارت بہت رونق پاتی اور اس سے یہ قوم بہت دولت مند ہو گئی تھی اور لکھتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس وقت تشریف لے

تھیں اور وہی آج بھی موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان سے سب باتوں کو اپنی طرف منسوب فرمایا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے دینے ہوئے سب باتوں

سے انسان جو کچھ بناتا یا حاصل کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی اسے دیتا ہے اور اسے اس سے سفر کرنے کے ذکر سے معلوم ہوتا

کہ اس قدر رستہ چلتا تھا کہ کدات چلنے والوں کو بھی اس پر خطرہ نہ تھا +

۲۶۸۹ دینا باعد بین اسفارنا ہر مسکن ہے کہ کنا بن قال سے کہا اور ہر مسکن ہے کہ زبان حال سے کہا (د) اور دوسرے معنی نیا

ظہر ظاہر

بین اور شام کے بین تجارت

وَلَقَدْ صَدَقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَا ۲۱

اور شیطان نے انکے بارہ میں اپنا چن چ کر دکھایا سو مومنوں کی ایک جماعت کے سوائے انہوں میں کی ہر دہی کی ۲۱۹ اور

كَانَ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لَعَلَّكُمْ مِّنْ يُّؤْمِنُ بِالْآخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِي شَكٍّ ۚ

تہہ کوئی غلبہ حاصل تھا گریہ اسلئے ہوا کہ ہم اسے جو آخرت پر ایمان لاتا ہر اس سے الگ کر دیں جو انکے بارہ میں شک میں

وَرَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۚ قُلْ دَعُوا الَّذِيْنَ رَعٰهُمْ مِّنْ دُوْرِ اللّٰهِ ۲۲

اور تیرا رب ہر چیز کا نگہبان ہے کہہ ان کو بلاؤ جنہیں تم اسلئے سوائے (معبود) سمجھتے ہو

۹

ہو انکے کفار سے تعاد اور غلبہ کی خبر

لَا يَمْلِكُوْنَ وِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ وَمَا لَہُمْ فِیْہَا مِمَّنْ يُّنْزِلُ ۚ

وہ ایک ذرہ کے وزن کے برابر بھی ہتھیاریں رکھتے نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ ان دونوں میں انکی کوئی شرکت ہو

وَمَا لَہُمْ مِنْہُمْ مِّنْ ظٰہِرٍ ۚ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَہٗ اِلَّا الَّذِيْنَ اِذْنٌ لَّہٗ ۚ حَتّٰی اِذَا ۲۳

اور نہ ان میں سے اس کا کوئی مددگار ہو اور اس کے ہاں شفاعت کوئی فائدہ نہیں دیتی مگر اس کے لئے جسکے بار حق اجازت دینا

فُرِعَ عَنْ قُلُوْبِہُمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ قَالُوْا الْحَقُّ ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ ۚ

انکے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جائیگی کہیں کیا ہو جو تمہارے کیا ہو کہیں حق (فرمایا ہی) اور وہ بلند (اور) بڑا ہے ۲۶۹

مردوں میں یعنی ان کی ناشکر گزاری زبان حال سے اپنی حماقت کی تباہی مانگنا حق جملہ ہم احادیث یعنی ان کے حقہ باقی رہ گئے اور اس قوم کا نام و نشان مٹ گیا +

۲۶۹ صدق سے یہاں مراد جو حقیقی یا وجد ظنہ صادقاً یعنی ثابت کر دیا یا سچا یا یاد اور ابلیس کا ظن یہی تھا کہ انسان سیر

پچھے لگ کر اور شہوات و جنوی میں منہمک ہو کر تباہ ہو جائیگے اور اعلیٰ آیت میں صاف بتا دیا کہ ان لوگوں پر بھی ابلیس کو سلطان یعنی تسلط حاصل نہ تھا یعنی وہ خود اس کے پیچھے لگے اور شیطان کو کوئی ایسی طاقت نہیں دی گئی کہ وہ نبردستی لوگوں کو اپنے پیچھے لگائے +

۲۶۹ اس آیت کے معنی میں مفسرین کے بہت سے اقوال ہیں ان میں سے دو معنی سیاق کے لحاظ سے ہو سکتے ہیں یعنی ایک یہ کہ جس گھبراہٹ

کے واقعہ پر سے اور دوسرے کا ذکر ہو وہ قیامت کی گھبراہٹ ہو اور صافاً ظاہر دیکھ کر انکے واسطے مشغول ہیں اور الحق کہنے والے شافع

اور الحق سے مراد ان شفاعت ہے اور دوسرے یہ کہ یہ قدرت کے بعد نزول وحی کے متعلق ہے اور اس کی توجہ یوں کی گئی ہے کہ جب وحی کے

نزول پر ایک لمبا زمانہ گزر گیا اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کا نزول آنحضرت معلوم ہوا تو ملائکہ کے سامنے خیال کیا کہ کیا تباہت آگئی ہے

پھر جب ان کا خوف دور ہوا تو بعض نے کہا کہ کیا حکم ہوا ہے تو دوسرے نے کہا الحق یہی وحی تھی کا نزول ہوا اور ایک معنی یوں بھی

ہو سکتے ہیں کہ خدای تعالیٰ ہم میں اس گھبراہٹ کا دور ہونا مراد ہو جو قوم کی تباہی پر پیدا ہوئی ہے یعنی قیامت و علی کے بعد اور طلب

یہ کہ ان کی تباہی صرف مخالفت کی تباہی ہوگی اور آخر کار یہ لوگ حق کو پہچان لیں گے +

صدق

شیطان کا تسلط کسی انسان پر نہیں

۲۴ قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلْ اللَّهُ ۖ وَإِنَّا لَعَلَىٰ هُدًى

کو کون نہیں آساؤں اور زمین سے مدد دیتا ہے۔ کہو اللہ اور ہم بائیں سیدھے رستے پر

۲۵ أَوْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ قُلْ لَا تَسْأَلُونَنَا عَمَّا جَرَمْنَا وَلَا نَسْأَلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ

یا کھل کر ہی میں ہیں۔ ۲۵۹۳ کو تم سے اس کے متعلق باز پرس نہ ہوگی جو ہم نے جرم کیا ہوا اور تم اس کے متعلق چس نہ ہوگی ہم

۲۶ قُلْ جَمْعٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْيَقِينُ ۖ وَهُوَ الْفَتْحُ الْعَلِيمُ ۝ قُلْ رُبِّي

کہو ہمارے ہیں جمع کرنا کچھ ایسا درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا اور وہ خوب فیصلہ کرنے والا ہے ۲۶۹۳ کو مجھے وہ دکھا

۲۸ الَّذِينَ اتَّخَذُوا شُرَكَاءَ كَلَّامًا بَلْ هُوَ اللَّهُ الْغَزِيْرُ الْحَكِيمُ ۝ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ

جنہیں تم نے شریک بنا کر رکھے ساتھ ملا رکھا ہے مگر نہیں بلکہ وہی اللہ غالب حکمت والا ہے ۲۸۹۳ اور ہم نے تجھے تمہاری

إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

لوگوں کیلئے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ۲۹۹۳

۲۹ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا الْوَعْدُ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝

اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب (پورا) ہوگا اگر تم سچے ہو۔

۲۹۹۳ یہ لفظ وشرمب ہے، یعنی ظاہریں کہ ایک گروہ ال توحید کا ہے اور ایک اہل شرک کا اب ظاہر ہے کہ ان میں سے ہدایت پر کون ہے اور گمراہی میں کون +

جنگوں کی پیشگاہ

۲۹۹۳ اللہ تعالیٰ کا سب کو جمع کرنا ایک توحید کے دن ہے اور اسی دن سب فیصلے کھلے ہوئے لیکن جب من العذاب (الذی فی السجدة ۲۱) کے وعدے کھلے قرآن شریف میں موجود ہیں جب کفار کی مسلمانوں پر چڑھائی اور ان کی شکست کا ذکر موجود ہے میرزا محمد علی بیگ (۱۸۵۰ء) اور یہاں آئے آیت ۲۹ میں سوال بھی موجود ہے منیٰ هذا الوعد جو وہ ہمیشہ اپنی بات کی پیشگوئیوں پر کرتے تھے تو اس جمع کرنے سے مراد بھی اسی دنیا میں جمع کرنا ہے یعنی کسی میدان میں حریفوں کے طور پر ہر دو فوجی کا آنا اور یہ مسلمانوں اور کفار کی جنگوں کی طرف اشارہ ہے +

۲۹۹۳ (دونی سے مراد یہاں ملائی سے دکھانا ہے) اور عزیز کے لفظ میں اشارہ ہے کہ اس کا نام پھیلانے والے غالب ہونگے اور بت تمہاری کچھ بھی امداد نہ کر سکیں گے +

آنحضرت کی رسالت
عامہ اور ختم نبوت

۲۹۹۳ کا فک کے لئے دیکھو ۲۹۹۳ اور یہاں اس لفظ کو اختیار کر کے یہ بتایا ہے کہ آپ کی رسالت عامہ سے اب کوئی شخص باہر نہیں نکل سکتا گویا اس سے فوج سے روکا گیا ہے کہ نہ کہ کھٹ کے معنی روکنا ہیں۔ یہ آیت بھی ختم نبوت پر دلیل ہے کہ نہ کہ جب کوئی شخص اس رسالت سے باہر نہیں نکل سکتا تو اور رسول کی بھی ضرورت نہیں +

النصف

۳۰ قُلْ لَكُمْ مِيعَادُ يَوْمٍ لَا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ ۝

کہو تمہارے لئے ایک دن کی مینادہی اس سے تم ایک گھنٹہ بھی پیچھے نہیں رہ سکتے اور نہ بڑھ سکتے ہو ۲۶۹۷

﴿

مگر وہ ان کا راز دے

۳۱ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا الْكُفْرَانُ نَحْنُ نَحْمِلُ الْقُرْآنَ وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ ۝

اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں ہم اس قرآن پر ایمان نہیں لائیں گے اور نہ اس پر جو اس سے پہلے ہے

وَلَوْ تَرَى إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ

اور اگر تو دیکھے جب ظالم اپنے رب کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے ایک دوسرے کی طرف بات

نَالِقُونَ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضِعُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا وَلَوْ أَنَّكُمْ لَكُنَّا

نوائے جو کہہ دیتے وہ انہیں جو شکرتھے کہیں گے اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور

۳۲ مُؤْمِنِينَ ۝ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ اسْتُضِعُوا لَكُمْ صَدَدُكُمْ عَنِ

مومن ہوتے جو شکرتھے وہ انہیں جو کہہ دیتے کہیں گے کیا ہم تمہیں ہدایت سے

الْهُدَى بَعْدَ إِذْ جَاءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُجْرِمِينَ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضِعُوا

روکا تھا اسکے بعد کہ وہ تمہارے پاس آگئے بلکہ تم مجرم تھے اور جو کہہ دیتے وہ انہیں

لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَنْ نَكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ

جو شکرتھے کہیں گے بلکہ یہ تمہاری رات اور دن کی تدبیریں (تھیں) جب تم ہمیں کہتے تھے کہ ہم اللہ کا انکار کریں اور اسے

أَنذَادًا وَسِرًّا لِلَّذِينَ اسْتُضِعُوا لَكُمْ عَذَابُ اللَّهِ وَجَعَلْنَا الْأَغْلَىٰ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ

شرک ٹھہرتے ہیں اور جب عذاب دیکھیں گے تو نہ امت کو چھپائیں گے اور جو کفر کرتے ہیں ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیے ہیں انکو

۳۳ يَجْرُونَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُنْظَرُهُمْ إِنَّا بِمَا أُرْسِلُوا يُكْفَرُونَ

نہیں لیکن ہم اس کا جو وہ عمل کرتے تھے ۲۶۹۸ اور ہم کسی قوم میں نہ ڈرنا بھیجے گا کہ اسوہ حال لوگوں کو جو تمہیں پاکھیلائے گا

۲۶۹۹ ہو سکتا ہو کہ مینادہی میں اشارہ یہ ہو کہ میرے چل جانے کے بعد ایک دن کی مینادہی ہوگی جیسا کہ دوسری جگہ چھٹی ان کی بات

لکھ بعض الذی یستعجلون (النقل ۷۲) اور دن سے کراوی پیگروں میں ایک سال لیا جائیگا اور پہلا اجتماع مسلمانوں اور کفار کا ہجرت

سے ایک سال گزر جانے کے بعد ہوا +

۲۶۹۹ امرار نہ امت سے مراد اس کا انہما رہی لیا گیا ہو دیکھو ۱۴۰ اور پیگروں کے گردنوں میں ہونے پر دیکھو ۱۵۹۹

۳۹ وَقَالُوا خُذْ كَثْرَتَ مَوَالِيكَ وَآوِلَادَكَ أَوْ مَالَنَا خُذْ بِمَعْدَنِّ بَيْنَ قُلِّ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ

اور کہتے ہیں ہم مال اور اولاد دین بڑھکھکیں اور ہمیں عذاب نہیں دیا جائیگا

٣٤ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَلَٰكِن كَثُرَ النَّاسُ لَا يَعْلَمُونَ وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ

رزق فراخ کرتا ہو اور (جس کیلئے چاہتا ہو) تنگ کرتا ہو لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اور نہ تمہارے مال اور نہ تمہاری اولاد

بِالَّتِي تَقْرِبُكُمْ عِنْدَنَا لَفِي الْإِيمَانِ وَعَمِلْ صَالِحًا إِنَّكَ لَرُبُّمْ جَزَاءُ

وہ چیز جو درجہ میں نہیں ہمارے قریب کہ مگر جو ایمان لاتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے تو ان کیلئے دو چند اجر ہے اس کی وجہ

٣٨ الضَّعُفُ بِمَاعِلُوا وَهُمْ فِي الْعُرْفِ أَمِنُونَ وَالَّذِينَ يَسْعَوْنَ فِي آلِهَتِهِمْ مُجْرِمِينَ

سے جو انہوں نے عمل کیا اور وہ بلند مقامات میں امن میں ہونگے اور جو لوگ ہماری آیتوں کا مقابلہ کرتے ہوئے کوشش کرتے ہیں

٣٩ أُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ۝ قُلْ إِنْ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ

وہ عذاب میں حاضر کئے جائیں گے کہو میرا رب اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہوں رزق کی کشائش دیتا ہوں اور جو

وَيَقْدِرُ لَهُ وَكَأَنَّهُ أَفْقَدَهُ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يَخْشَاهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّزْقَيْنِ ۝ وَيَوْمَ يُحْشَرُهُمْ

چاہتا ہی اس کیلئے تنگ کرتا ہی اور جو کوئی حیرتم خج کر وہ اسکا بدلہ دیتا ہی اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے ۲۶۹ اور جس نے ان سب کو

٢١ جَمِيعًا يُقُولُ لِلْمَلِكَةِ أَهْلُكِ أَيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ ۝ قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنْتَ

اکھاڑے گا پھر دشتوں کو کیسے کیا یہ لوگ نہاری عبادت کرتے تھے ۲۶۹۹ کہیں تو پاک ہر

وَلْيَنَافِكُنْ دُونَهُمْ، بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ، أَكْثَرَهُمْ بِهِمْ مُؤْمِنُونَ ۝

ہمارا ولی ہو نہ یہ بلکہ وہ جنوں کی عبادت کرتے تھے ان میں سے اکثر ان پر ایمان لائیں گے تھے

۲۶۹۹ خلیفہ احننف کے معنی وعدہ کا خلاف کیا گیا ہے جس کا اخلوفا اللہ ما وعدہ ولا التوتہ ۱۶۴۴ ان اللہ لا یخلف المیعاد

والنعمان) اور اِخْلَاف کے معنی یہ بھی ہیں کہ ایک دوسرے کے بعد پانی پلائے اور رخت کے پتے چھڑ جانے کے بعد پھر سر پہنوجانے
 تو کہا جاتا ہے اِخْلَف النعمان۔ اور اِخْلَف اللہ علیہ السلام کے متعلق کہا جاتا ہے جس کا مال جاتا رہا اور اس سے مراد ہوتی ہے کہ کچھ بڑے (افراد)

۲۶۹۹۔ اسلئے کہ مشرک خدا کو اس کی بیٹیاں کہتے اور انہیں دیویاں سمجھ کر ان کی عبادت کرتے تھے اگلی آیت میں جواب مذکور ہے

کہ یہ ہماری نہیں بلکہ جنوں یعنی شیاطین کی عبادت کرتے تھے کیونکہ انہی راہوں پر چلتے تھے جن پر شیطان چلاتا تھا اسی ذیل میں

وہ سب لوگ آتے ہیں جو نیک بندوں کو خدا بنا لیتے ہیں جیسے پرستار اور مسیح۔ یہ لوگ فی الحقیقت انہیں معبود نہیں بناتے کیونکہ ان کی

تباہی مارتی راجوں پر نہیں چلتے بلکہ جنوں یا شاہین یا اپنی خواہشات کو اپنا معبود بناتے ہی کیونکہ انہی کے پیچھے لگتے ہیں +

۱۱
مال سے محروم نہایت
نمبر

ملائکہ اور سج کے رستا
 سیاہین مکی رستا ہیں

فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا وَقَوْلُ الَّذِينَ ظَلَمُوا ذُرِّيَّتُنَا

سرتن تمہیں سے کوئی دوسرے کیلئے نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ نقصان کا اور جو ظلم کرتے تھے ہم انہیں کیلئے آگ کا

عَذَابٍ لَّنَا رَآئِيَ كُنْتُمْ بِهَا تَكْدِبُونَ ۝ وَإِذْ اتَّخَذْتُمْ إِلِهَتَكُمْ عِثَابًا قَالُوا مَا

عذاب بکچھو جسے تم جھٹلاتے تھے اور جب انہر ہماری کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں کہتے ہیں یہ

هَذَا إِلَّا جُلُودُ بَرْدٍ نَّصَدَّكُمْ عَنْهَا كَانَ يَعْجُدُونَ لَهَا وَكُفُّوا قَالُوا مَا هَذَا إِلَّا آتُكَ

صرف ایک ایسا شخص ہر جو چاہتا ہے کہ ہمیں اس سے روک دے جسکی عبادت تمہارا باپ دار کرتے تھے اور کہتے ہیں یہ صرف بنا یا ہوا

مُفْتَرًى وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا الْحَقُّ لَنَجَاءَهُمْ إِنَّ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ وَمَا

جھوٹ ہے اور جو کافروں وہ حق کے بارے میں کہتے ہیں جیٹہ انکے پاس آگیا کچھ نہیں کہہ سکتا جادو ہے اور ہم نے

آيَتِهِمْ مِنْ كُتُبٍ يَدْرُسُونَهَا وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَذِيرٍ ۝ وَكَذَّبَ الَّذِينَ

انہیں کوئی کتاب میں نہیں دین جنہیں وہ پڑھتے ہوں اور ہم نے تجھ سے پہلے ان کی طرف کوئی ڈرانیوالا نہیں بھیجا اور انہوں نے جھٹلا

مِنْ قَبْلِهِمْ وَمَا بَلَغُوا مَعْشَارًا مَّا آيَتُهُمْ فَكَذَّبُوا رُسُلِي فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ

جوان سے پہلے تھے اور یہ اس کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچے جو ہم نے انہیں دیا تھا سرانہوں پر یہ رسول کو جھٹلا یا کسی ناپسندید

قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ أَنْ تَقُومُوا لِلَّهِ مَشْفًى قَرَادَى ثُمَّ تَتَكَفَّرُوا إِلَيْهِمْ جَعَلُكُمْ

کہو میں تمہیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اندر کیلئے دود اور ایک ایک کو کہے کہے ہو جاؤ اور پھر تکرار کرتا ہوں کہ

مِنْ حِدَّةٍ إِنَّ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيِ عَذَابِ سَعْدٍ ۝

کچھ جنوں نہیں۔ وہ صرف تمہیں سخت عذاب سے پہلے ڈرانے والا ہے

۲۶ معشار کسی چیز کے مشرق یعنی دوسرے حصہ کو کہتے ہیں (غ) اور مراد تغیل میں مبالغہ ہے (د) ۲۷

معشار

واقعہ ہو کے لوگ سامان دنیا کے لحاظ سے بعض پہلی قوموں کے مقابل پر کچھ بھی حقیقت نہ رکھتے تھے لیکن انہوں نے بھی جب

جھٹلا یا تو ان کی طاقت دینی انہیں اللہ تعالیٰ کی نرسے نہ بجا کسی مطلب یہ کہ اپنے مال دار اولاد پر کیا فخر کرتے ہیں جب اللہ

تعالیٰ کسی قوم کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو تیرے بڑے جبار بھی اس کے سامنے یوں گر جاتے ہیں کہ ان کا نام و نشان باقی نہیں رہتا۔

۲۸ آیتنا میں انسان کو غور کا موقع دیتا ہے۔ مسئلے فرمایا کہ ایک ایک دود و ہر مکر اس معاملہ پر غور و مہم جو انسان کو دنیا کی

بہتری کی فکر نہیں ہو سکتی وہ تو اپنی بہتری بھی نہیں سوچ سکتا دوسروں کی کیا سوچے گا۔

۴۷ قُلْ مَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ إِنْ أَجَرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

کمز میں تم سے اجر مانگتا ہوں وہ تمہارے لئے ہی ہو۔ میرا اجر صرف اللہ پر ہے اور وہ ہر چیز پر

۴۸ فَهَيِّدْ ۚ قُلْ إِنْ رَبِّي يَقْذِرُ بِالْحَقِّ عَلاَمُ الْغُيُوبِ ۚ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا

گواہ ہے ۲۶۰۲ کو میرا رب حق فرماتا ہے وہ غیب کی باتوں کا حق جاننے والا ہے ۲۶۰۳ کو حق آگیا اور باطل نہ

۵۰ يَبْدِئُ الْبَاطِلَ وَمَا يُعِيدُ ۚ قُلْ إِنْ ضَلَكْتَ فَإِنَّا اضِلُّ عَلَى نَفْسِي ۚ وَ

دکھائی امر کی، ابتدا کر سکتا ہے نہ ٹھیکتا ہے ۲۶۰۴ کو اگر میں گمراہ ہوں تو میری گمراہی اپنی ہی جان پر ہے اور

۵۱ إِنْ اهْتَدَيْتُمْ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ تَرْضَاهُ اللَّهُ لَأَرْسِلَ رِجْلًا سَمِيعٌ قَرِيبٌ ۚ وَكَوْثَرِي دُفْرَعُوا

اگر میں سیدھے رستے پر ہوں تو اس کی وجہ سے ہر چیز پر میری شہادت ہے اور اگر تو دیکھے جب گھبراٹھیں

۵۲ فَلَا قُوَّةَ وَاحِدٌ وَمِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ ۚ وَقَالُوا الْمُنَابَاةُ

تو در وقت پنج نہ کیٹنے اور نزدیک مکان سے پارے جائیں گے ۲۶۰۵ اور کیٹنے ہم اس پر ایمان لائے

۲۶۰۲ اجر تو آپ کوئی مانگتے ہی نہ تھے۔ ان اجر ہی الا علی اللہ پس یہاں اجر سے مراد صرف یہ ہے کہ جو کچھ تمہیں کرے گا تمہارا وہ صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے +

۲۶۰۳ قذرت کیلئے دیکھو ۲۶۰۴ اور یہاں مراد قذرت بالحق سے صرف دہی یعنی پھینکنا ہو اور اگر وہ پھینکنا مراد لیا جائے

تو اشارہ اس کے اطراف و اکناف عالم میں امتاعت کی طرف ہے دو یا اس لفظ کے اعتبار کر کے اس اشارہ ایک دو قنارہ

مخلوق کی طرف ہے جو حق سے بہت دور پڑی ہوئی تھی۔ اور حق سے مراد یہاں وحی یا قرآن کریم ہے اور ابن عباس سے یہ معنی بھی

مردی ہیں کہ حق کو باطل پر پھینکنا ہے اور اس صورت میں علام الغیوب میں اس پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے کہ باطل حق

کے سامنے نابود ہو جائے گا جیسا دوسری جگہ فرمایا فید مغه فاذا هوز الحق (الانبیاء ۱۸) اور اعلیٰ آیت میں بھی

اسی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے +

۲۶۰۵ دوسری جگہ فرمایا قذِرَ بِالْحَقِّ وَهُوَ الْبَاطِلُ (نہی اسمائیل ۸۱) اور یہاں اس باطل کے نابود ہونے کی طرف

ان الفاظ میں اشارہ ہے یہاں قی الباطل و ما یبعید یعنی اس کا کوئی اثر باقی نہ رہے گا اور یہی وہ قبیلہ کی ہلاکت سے مانور کی گئی تھی

وہ ہلاک ہو جائے تو اس کے لئے نہ کسی امر میں ابتدا کرنا باقی رہتا ہے نہ اس کا اعادہ کرنا (د) اور باطل سے مراد یہاں کفر و شرک

+ ہے

۲۶۰۶ فوت دیکھو ۲۶۰۷ یہاں لہو لایفوتون اس سے یعنی اللہ تعالیٰ کی گرفت سے دور نہ ہو سکیں گے یا نج نہ کیس گئے اور

مکان قہیب سے بگڑا جائے سے مراد یہاں مذاب دنیا کا آنا ہے اور ابن زبیر نے اس میں بد مذکی طرف اشارہ فرمایا ہے (ج)

وَأَنَّى لَهُمُ التَّنَاقُشُ مِنْ مَّكَانٍ أَبْعِيدَ ۖ وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ ۚ وَ ۵۳

اور ان کیلئے دور جگہ سے ایمان کا پالینا کہاں (مکن) ہے ۲۷۰۷ اور اس کا پہلے انکار کر دیا اور

يَقْدِرُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ أَبْعِيدَ ۖ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ ۵۴

دور جگہ سے پن دیکھیے (پہل بچ) باتیں کرتے ہیں ۲۷۰۸ اور ایک روک ان کے اور کے درمیان جو وہ چاہتے تھے

كَأَفْعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِنْ قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُذِرٍ ۚ

حائل ہو جائے گی جس طرح پہلے ان جیسے لوگوں کیلگیا وہ یقین کر دینے والے شک میں تھے ۲۷۰۹

۲۷۰۶ تناوش اور تناوش کے معنی تناول ہیں معنی ایک چیز کا پالینا اور مطلب یہ ہے کہ ایک اور جگہ سے (یعنی مرثکے بعد)

تناوش

ایمان کا پالینا کس طرح ممکن ہے اور جب قریب مکان (یعنی اس دنیا میں) تھے تو اس وقت ایمان نہ لاسکتے تھے یعنی جب ان کے اختیار میں تھا نہ، اور ان عباس سے اس کی تفسیر رجوع الی الدنیا مراد ہو کر دیا اور وہ پہلے کہیں جو عذاب میں گرفتار ہو کر مارے گئے کمرے کے بعد وہ چاہتے تھے کہ

ایمان لائیں اور اگلی آیت میں وقد کفرنا به من قبل میں اس دنیا میں کفر کرنے کا ذکر ہے *

۲۷۰۷ یہاں ان کے اس دنیا میں کفر اور تک بازوں کا ذکر ہے اور مکان بعید سے مراد یہاں معقولی رنگ میں بعید ہونا مراد ہے *

۲۷۰۸ بایشتھون سے مراد آیات بالا کے لحاظ سے رجوع الی الدنیا یا ایمان یا طاعت و غیرہ مفسرین نے بیا ہر د، مگر وہ چیز کے بغیر

چاہتے ہیں وہ غرض و نیروی ہیں زمین للناس جب الشہوات من النساء والبنین والقناطر المقطوعہ (ال عمران ۳۰) ہیں

مراد یہ ہے کہ وہ عذاب جو ان کی موت کا موجب ہو گا ان کی محبوب چیزوں کو ان سے دور کر دیا یا بایشتھون سے مراد حق کو نابود کرنے کی

خواہش ہے کہ وہ پوری نہ ہوگی اور وہ ناکام رہیں گے اور مجاہد نے بایشتھون سے مراد مال اور دنیا کی آسائشیں ہی لی ہیں (ج) *

سُورَةُ فَاطِمَةَ رَحْمَتِ الرَّحْمَنِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اے انتہاء رحم والے
بار بار۔
رحم کرنے والے کے نام سے

اَحْمَدُ لِلّٰهِ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلُ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولٰٓئِیْ اُخْبِتَ

سب تعریف اللہ کی ہے (جو) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا دہر اور فرشتوں کو رسول بنانے والا (جو) دو دوتین
مَثْنٰی وَثَلٰثَ وَرُبْعَ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ اَیْشَآءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

تین چار چار بار زوں والے (ہیں) وہ پیدا میں جو چاہتا ہے بڑھاتا ہے اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۲۶۰۹

ع
۱۳
اللہ تعالیٰ کی نعت
جہانی و روحانی

اس سورت کا نام فاطمہ کی اور ملاکہ بھی اس کا نام ہے اور اس میں بائیس رکوع اور پینتالیس آیتیں ہیں اور اس کے نام فاطمہ
میں جو اللہ تعالیٰ کی صفت ہے یہ اشارہ ہے کہ وہ خدا جس نے قدرت انسانی کو بنا کر خدا سے غنے کی تڑپ اس میں بھی ہے اس تڑپ کو رانگیا
سامان بھی دیا ہے اس لئے اس کا مضمون بھی اللہ تعالیٰ کی ربوبیت روحانی ہی ہے +

پہلے رکوع میں اللہ تعالیٰ کی دونوں قسم کی نعمتوں یعنی نعت جہانی و روحانی کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ شیطان نعت روحانی
سے انسان کو محروم کر کے اسے دکھ کی طرف لیجاتا ہے۔ دوسرے رکوع میں بتایا ہے کہ انسان کو عزت صرف تعلق باللہ سے ملتی ہے تیسرے
میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت روحانی کا ذکر ہے اور بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام قوموں کے اندر رسول بھیج کر ان کی ربوبیت روحانی کی چوتھی
بتایا کہ اختلاف تمام عالم میں ہے اس لئے انسانوں میں ان نعتوں روحانی کے لینے میں اور ان سے فائدہ اٹھانے میں بھی اختلاف مراتب ہے
یہاں تک کہ وہ بزرگ یہ کہ گرجیں اب وارث کتاب اللہ بنایا جاتا ہے وہ بھی سب یکساں نہیں۔ بچوں میں بتایا کہ نعت روحانی کے انھا
سے انسان خود ہی دکھ میں مبتلا ہوتا ہے مگر اللہ تعالیٰ بڑا بردبار ہے ہر ظلم پر فوراً گرفت نہیں کرتا بلکہ ایک وقت تک مہلت بھی دیتا ہے
یکھی سورت میں مسلمانوں پر اپنے انعامات کا ذکر دوسرے لوگوں کے ذکر میں کیا تھا۔ یہاں بتایا ہے کہ وہ خدا جو جہانی طور پر
لوگوں کی ربوبیت فرماتا ہے روحانی طور پر بھی فرماتا ہے اور تمام امتوں میں رسول بھیجے کے بعد اب اس نے اپنی روحانی نعمت کتاب اللہ
کا وارث امت محمدیہ کو بتایا ہے +

سورت کی ہر اور زمانہ نزول وہی معلوم ہوتا ہے جو پہلی سورت کا ہے +

۲۶۰۹ اخفہ جناح کی جمع ہے نہ کے بازوؤں کو اور کسی چیز کے دو جانبوں کو اس کے دو جہل کہا جاتا ہے (دغ) اور اس کا کتبہ
کو بھی جناح کہا جاتا ہے اور اس کے باجے کو بھی۔ اور حدیث میں ہے ان الملائکۃ لتضع اجنحتہا اطالبع العلم جس نے سنی کے لئے ہیں
کفر شے اپنے طالب علم کے لئے بچھا دیتے ہیں جب وہ چلتا ہے اور کہا گیا ہے کہ اس سے مراد ان کا اس کی نظیر کیلئے تو وضع کرنا ہے
اور کہا گیا ہے کہ اس سے مراد علمی عباس میں ان کا نزول اور بعض کے نزدیک اس سے مراد ان کے اخلال ہیں اور جناح میں عربی میں
بہت سی مثالیں ہیں دل، +

فرشتوں کی رسالت و طرح پر ایک سورہ زانی میں ایک سورہ روحانی ہے۔ وہ مراتب اسو جہانی بھی ہیں یعنی دو وسائل بننے

فرشتوں کی اور روحانی

مَا يَفْقَهُ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ فَلَا مَيْسَ لَهَا وَمَا يَسْئَلُ فَلَا رُسْلَ لَهُ ۲

جو اللہ رحمت سے لوگوں کیلئے کھنکھاتا ہے تو اس کو بند کرنے والا کوئی نہیں اور جسے وہ بند کر دے تو اس کے بعد اسے کوئی

میں بے حد ۱؎ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۲ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ ۳

کھولنے والا نہیں اور وہ غالب حکمت والا ہے ۱؎ اے لوگو اپنے اوپر اللہ کی نعت کو یاد کرو

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرِ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ فَا نِ

کیا اللہ کے سوائے کوئی اور پیدا کرنے والا نہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے اس کے سوائے کوئی معبود نہیں سو تم کہاں سے

تو فکون ۱؎ وَإِنْ يَكْذِبُ بُولُكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ ۚ وَالِلّٰهِ تَرْجَعُ ۲

اُسے ٹھہر جاتے ہو اور اگر یہ کتبہ جھٹلاتے ہیں تو تجھ سے پہلے رسول (میں) جھٹلاتے گئے۔ اور اللہ کی طرف ہی (سب) کا

الأمور ۱؎ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّكُمْ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۲

دوٹا جاتے ہیں اے لوگو اللہ کا وعدہ سچا ہے سو تمہیں دنیا کی زندگی

وَلَا يَغُرَّكُمْ بِاللَّهِ الْغُرُورُ ۱؎ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا ۲

اور نہ برا دھوکا دینے والا تمہیں اللہ کے معاملہ میں دھوکا دے شیطان تمہارا دشمن ہے سو اسے دشمن سمجھو

ذریعہ سے علم عالم جہاں قائم ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی وحی اور اس کا کلام اس کے خاص بندوں یعنی اس کے انبیاء اور اولیاء

کو پہنچانے والے بھی ہیں اور یہاں داخل کا لفظ اختیار کرنے میں خصوصیت سے اشارہ اس کی طرف ہے کہ وہ خدا جس نے فطرت

انسانی کے اندر ایک پیاس رکھی ہے کہ کسی رستی بالاسے تعلق پیدا کرے اس نے لازماً اس فطرت کی پیاس کے بجھانے کا سامان بھی

دیا ہے اس لئے فاطمہ کے ساتھ ہی ملائکہ کی رسالت کا ذکر کیا۔ اور فرشتوں کو اولیٰ اچھے کہا ہے۔ اور جناح پرند میں پر ہیں جس

سے وہ پرواز کر کے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ سکتا ہے اور انسان میں اس کا لہجہ یا بازو ہے جس کی مدد سے وہ کام کرتا ہے پر نہیں

ہیں فرشتہ کا جناح اپنے رنگ کا ہو گا اس کی کیفیت کو ہم نہیں جان سکتے کیونکہ وہ ہم نہیں جانتے ہم دیکھ سکیں انا لانہم حقیقتہ

وکیفیتہ (د) اور جو لوگ فرشتوں کے پرندوں جیسے پر سکتے ہیں وہ غلطی کھاتے ہیں اور غلطی وثلث ودرہم کو بعض نے یہ رسولوں

مخدوف قرار دیکر اس کے متعلق مانا ہے (د) یعنی فرشتے دو دو میں تین چار جا رہیے جاتے ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ اچھے کی صفت

یعنی فرشتوں میں بھی تفاوت ہے سب فرشتے یکساں نہیں بعض دو جناح والے ہیں بعض تین جناح والے بعض چار والے اور

یہ دنیا فی الخلق میں یہ اشارہ ہے کہ بعض کے جناح اس سے بھی زیادہ ہیں چنانچہ حدیث متفق علیہ میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے جبرئیل

کو دیکھا اور اس کے سپہرہ جناح کھلے اور ظاہر ہے کہ جس طرح انسان کی طاقت اس کے بازو سے ہے اسی طرح جن ملائکہ کے جناح زیادہ

ہیں وہ زیادہ قوت اور طاقت والے ہیں۔ اور یہاں اس ذکر کی غرض اللہ تعالیٰ کی نعمتے جہاں اور وہ عالی کی طرف توجہ

۷ إِنَّمَا يَدْعُوا حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۚ الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ

وہ صرف اپنے گروہ کو بلاتا ہے تاکہ وہ جلتی ہوئی آگ کے رہنے والوں میں سے ہوں جو کافریں ان کے لئے سخت

۸ شَدِيدٌ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۚ أَمْسِنَ

الْحَجَّ
تعلق باللہ عزت
معتق ہو

عذاب ہو اور جو ایمان لائے ہیں اور اچھے عمل کرتے ہیں ان کیلئے مغفرت اور بڑا اجر ہے تو کیا وہ شخص

زَمِنَ لَهُ سَوْءَ عَمَلِهِ فَرَأَاهُ حَسَنًا فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ

ہے اس کا برا عمل بھلا معلوم ہوتا ہے اور وہ اسے اچھا سمجھتا ہے (ہدایت یا گمراہی) سوائے جانتا ہے کہ گمراہی میں پھرتا ہے اور اچھے چلتا

يَشَاءُ ۚ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسْرَتٌ إِنَّ اللَّهَ عَلَيْهِمْ يَصْنَعُونَ

ہدایت و تباہی پس تیری جان ان پر اندوس کرے تو ہرے ہلاک نہ ہو جائے اشد غم جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں ۲۴۱

۹ وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ إِلَى بَلَدٍ مَيِّتٍ

اور اللہ وہ ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے سودہ بادل کو کھٹاتی ہیں پس ہم اسے ایک مردہ شہر کی طرف جلاتے ہیں

فَأَحْيَيْنَاهُ الْآرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ كَذَلِكَ النُّشُورُ ۚ

پھر اس کے ساتھ زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتے ہیں ۱۰ اسی طرح جی اٹھانے ۲۴۲

۲۴۱ یعنی جن نعمتوں کو اللہ تعالیٰ نے پہنچانے کا سامان کیا ہے ان کو کوئی روک نہیں سکتا اور اشارہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں

روحانی کی طرف ہے جس حق کو اللہ تعالیٰ پہنچانا چاہتا ہے اسے کوئی روک نہیں سکتا جیسا کہ آیت ۴ میں تذکرہ کیا کہ

اس کا انجام بتایا

۲۴۲ تہ ذہب نفسک - ذہب کے لئے دیکھو ۲۴۲ اور یہاں جان کے جانے سے مراد موت ہی (غ)

ذہب

عرب کی اصطلاح میں
موت کو کہتے ہیں

جب انسان گمراہی میں بہا تک دو نکل جائے کہ مری کو اچھا سمجھے تو اس کا ہدایت پانا بہت ہی مشکل ہوتا ہے یہی حالت مری

کی بحیثیت مری ہو چکی تھی کہ وہ بدیوں پر غلامی فرماتے تھے اور انہیں اچھا سمجھ کر لے تھے - یہ حالت اخلاقی موت کی ہے اور اس وقت

یہ حالت عرب کی بنیادیں بلکہ عالم کی ہو چکی تھی ایسے لوگوں کیلئے نبی کریم صلعم کا دل بچ سے بگھٹتا تھا جیسا کہ وہ سری جگہ فرمایا اعلیٰ

باخبر نفسک الانکونوا مؤمنین (الشعراء ۲۲) آپ کے قلب کا یہ درد ہی تھا جس نے آخر کار ایسے سخت دلوں کو بھی

موم کر دیا

۲۴۲ اس نذر سے اس قیامت مدحانی کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے جو نبی کریم صلعم کے درد دل سے برپا ہونے والی تھی

کیونکہ آسمانی پانی وحی کی جگہ پر ادھر مردہ زمین سے مردہ دلوں کا ذکر مقصود ہے اور مردہ زمین کا آسمانی پانی سے زندہ ہونا بتاتا ہے

کہ مردہ دل وحی الہی کی تابانی سے زندہ ہو جائیگا اور کائنات النشور میں اگر نشور سے مراد قیامت کہلری ہی کی جائے تو مطلب

یہ ہو گا کہ جس طرح نبی کریم صلعم کی وحی کی طفیل ایک قیامت روحانی برپا ہوگی اور اسی کا ذکر بادل کے آنے اور مردہ زمین کے زندہ ہونے

یہ ہو گا کہ جس طرح نبی کریم صلعم کی وحی کی طفیل ایک قیامت روحانی برپا ہوگی اور اسی کا ذکر بادل کے آنے اور مردہ زمین کے زندہ ہونے

۱۰ مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا إِلَيْهِ يَصْعَدُ لِكُلِّ طَائِفَةٍ

جو کوئی عزت چاہتا ہو تو سب عزت اٹھ لیئے ہی ہو اسی کی طرف پاکیزہ کلمے چڑھتے ہیں اور

الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ

نیک عمل پس (کے کریموں) کو بلند کرتا ہے اور جو لوگ بری مخفی تدبیریں کرتے ہیں سخت عذاب ہے ان کیلئے

۱۱ وَمَكَرُ أُولَئِكَ هُوَ يُبْذَرُ ۚ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ

اور ان کی مخفی تدبیر ہلاک ہو جائیگی ۲۶۱۳ اور اللہ نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر تئیں جوڑے

أَرْوَاجًا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ وَمَا يُعْتَرِضُ مِنْ مَّعْمُورٍ إِلَّا نِقْصٌ

بنایا اور کوئی عورت حمل میں نہیں بیٹتی اور نہ جنتی ہو مگر اسے علم ہوتا ہے اور کسی بچے کو عریض دیکھتی اور کسی کی عمر

۱۲ مِنْ عَمْرٍ ۚ أَلا فِي كِتَابٍ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۚ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ

کم ہوتی ہو مگر یہ (سب کچھ) ایک کتاب میں ہے یہ اس پر آسان ہے اور دو دریا برابر نہیں

هَذَا عَذَابٌ فَرَاتٌ سَاءَ شَرَايُهُ وَهَذَا امْلٌ أَجَاجٌ ۚ

یہ میٹھا ہے بہت میٹھا اس کا پینا خوشگوار ہے اور یہ کھاری ہے بہت کھاری ۲۶۱۴

ہیں، اور اسی طرح قیامت کبریٰ بھی ہو کر رہے گی +

۲۶۱۳ عزت وہ حالت ہے جو انسان کو مطلوب ہونے سے بچانے والی ہو ۲۶۱۴ پس بتایا کہ ہر انسان یہ چاہتا ہے کہ اسے عزت حاصل ہو

اور وہ ذلت کی حالت سے بچے تو عزت کا اصل مرتبہ العزیزو خدا ہی ہے جو سب غائبوں پر غالب ہے اس سے تعلق پیدا کر

اور اس کیلئے دو طریق بتائے ایک کلمہ طیب یا پاکیزہ کلمات جس سے مراد لا الہ الا اللہ لیا گیا ہے یعنی توحید الہی کا قائل ہو

یہ تمام پاکیزہ کلمات کی جڑیں اور دو ستر اعمال صالحہ بالفاظ دیگر انسان اچھی باتوں کا قائل ہو اور پھر اپنے قول کو عمل میں

لانے والا ہو تو اسے رفیع مانتا ہے یعنی وہ قرب الہی حاصل کرتا ہے دفع کیلئے دیکھو ۲۶۱۴ اور کلمات کے تعلق فرمایا کہ وہ چڑھتے

ہیں اور عمل صالح کے متعلق فرمایا کہ وہ انسان کا مرتبہ بلند کرتا ہے۔ اور اس میں یہ اشارہ ہے کہ اقرار توحید کو بھی اللہ تعالیٰ قبول

فرماتا ہے لیکن مراتب بلند اور اللہ تعالیٰ کا قرب صرف اقرار توحید سے حاصل نہیں ہوتے بلکہ اعمال صالحہ سے اور برفعہ

میں بعض سے مراد لیا ہے کہ اچھے عمل پاک کلمات کو بلند کرتے ہیں اور بعض نے یہ کہ پاک کلمات عمل صالح کو بلند کرتے ہیں اور

ضمیر عمل صالح کے کرنے والے کی طرف بھی جاسکتی ہے اور آیت کے دو سرے حصہ میں بتایا کہ جو لوگ اللہ سے تعلق پیدا کرنا چاہیں

کے خلاف تدبیریں کرتے ہیں ان کی تدبیر ناکام ہو جائیگی +

۲۶۱۴ (ملح) اس پانی کو کہتے ہیں جس کا مزہ بدل کر کھاری ہو گیا ہو (غ) اور ملک کو بھی کہتے ہیں +

تعلق ہونے سے

اقرار توحید

وَمِنْ كُلِّ تَآكُلُونَ لَحْمًا طَرِيبًا وَنُخْرِجُونَ جَلِيهٗ تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفَلَكَ

اور ہر ایک سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو اور زیور نکالتے ہو جسے تم پہنتے ہو اور پوشیدہ کو دکھاتا ہو

۱۳ فِيْهِ مَوَآخِرُ لَبَنَتُوْا مِنْ فُضْلِهٖ ۚ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ يَوْمَ الْاَيْلِ فِي النَّهَارِ

کراسے بچاؤنی چلی جاتی ہیں تاکہ تم اس کے فضل کو تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو ۱۲ اور رات کو دن میں داخل کرتا ہو

وَيَوْمَ الْاِتِّمَارِ فِي الْاَيْلِ وَسَحَّرَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرَ ۚ كُلٌّ يَجْرِي لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ ذٰلِكُمْ

اور دن کو رات میں داخل کرتا ہو اور اس نے سوج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے ہر ایک ایک وقت مقرر کیلئے چلتا ہے یہ سب تمہارا

اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۚ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْعٍ

رب ہر اسی کی بادشاہت ہے اور وہ جنہیں تم اس کے سوائے پکارتے ہو وہ ایک ذرہ بھرا اختیار نہیں رکھتے ۱۵

۱۴ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَاۤءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا سَجَدُوْا لَكُمْ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اگر تم انہیں بلاؤ تو وہ تمہاری پکار کو نہیں سنتے اور اگر انہیں تو تمہاری بات قبول نہ کر سکیں اور قیامت کے دن

۱۵ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۚ وَلَا يُبْنِيْكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ۚ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمْ

تمہارے شرک کا بخار کریں گے اور خدا سے، باخبر کی طرح کوئی تجھے خبر دے گا ۱۴ لوگو تم

۱۶ الْفُقَرٰٓءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ اِنْ يَشَآئِذْ هَبِكُمْ

اللہ کے محتاج ہو اور اللہ بے نیاز تعریف کیا گیا ہے اگر چاہے تمہیں لپیٹے

۱۷ وَاَيَّاتٍ يَخْلُقُ جَدِيْدٍ ۚ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ

اور نئی مخلوق کے لئے اور یہ اللہ پر مشکل نہیں۔

۱۶ آیت ۱۱ کے مضامین کیلئے دیکھو ۱۶۵ اور اس آیت کے مضامین کیلئے دیکھو ۲۳۸۶ و ۱۶۲۳

۱۶۵ تطبیق۔ کجور کی شکل میں غنہ گڑھے کو کھتے ہیں اور وہ نہایت قلیل شے کیلئے بطور مثال بولا جاتا ہے (غ) اور بعض کے نزدیک

کجور کی شکل کے چھلکے کو کہا جاتا ہے۔

۱۶۶ ۱۶۷ میں پہلے حصہ میں کہ تمہاری پکار کو نہیں سنتے بت بھی مراد ہو سکتے ہیں اور نشان بھی جو گڑبگڑ جیسے حضرت عیسیٰ اور دوسرے

معنی موقع کے لحاظ سے انب ہیں اس لئے کہ وہ ستر حصہ آیت میں ہے کہ اگر وہ تمہاری پکار کو نہیں بھی تو قبول نہیں کر سکتے اور آخر

قیامت کے دن انکار کا ذکر صاف بتاتا ہے کہ یہ نشان یا علامتیں جن کی لوگ عبادت کرتے ہیں۔

۱۶۸ مشقہ۔ اُنْفَلَقَ کے معنی ہیں اسے بوجھ کے نیچے ردا دیا فہم من معجم مشقون (الطو ۴۰۰) اور مشقۃ وہ ہر جو اس طرح اُنْفَلَقَ۔ مشقۃ

۱۶
اِسْتَعَاثَیْ لَیْ رُجُوْیَیْتِ

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ جِثْلِهَا لَا يَحْمِلَنَّ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ أَنَّهُ

اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا اور اگر کوئی بوجھ میں دبا ہوا اپنے بوجھ کے بٹائے کیلئے بلائے اس کے بوجھ میں کچھ

كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۖ إِنَّمَا تُنَادِي الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ ۖ أَتَقُمُوا الصَّلَاةَ ۚ وَ

اگر قریبی ہو تو صرف انہیں ڈراتا ہے جو اپنے رب سے خیب میں ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور

مَنْ تَرَكَ ۖ فَانْسَايَتُكَ لِنَفْسِهِ ۚ إِنَّكَ لَأَعْيُنُ اللَّهِ الْمُصِيرُ ۚ وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ

جو کوئی اپنے آپ کو ہلک کر تارک ہو جاتی ہے جان دیکھ لاتی کیلئے ہلک کر تارک ہے اور اللہ کی طرف سے ہر کوئی نابینا ہے اور اللہ کے لئے اور دیکھنے والا برابر بین

وَلَا الظُّلُمُتُ وَلَا النُّورُ ۚ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ ۚ وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْيَاءُ وَالْأَحْيَاءُ ۚ

اور اندھیرا اور روشنی اور نہ سایہ اور وضو ۲۱۸ اور نہ ہی زندہ اور مردہ

لَا الْأَمْوَاتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَاءُ ۚ وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ ۚ إِنَّكَ

براہر ہیں اللہ جسے چاہتا ہے سنا رہا ہے اور تو انہیں سنائے نہ انہیں جو قبروں میں ہیں ۲۱۹ تو صرف

الْأَنبِيَاءُ ۚ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِنْ مِنْ أَقْصَى الْأَخْلَافِ مَن نَّذِيرُهُ ۚ

درا نیوالا ہے ہم نے تجھے حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا بھیجا ہے اور کوئی قوم نہیں گمراہ میں ڈرانے والا اگر چھوٹے

دبا ہوا ہودل، اور مردگان انہوں کے بوجھ کے نیچے دبا ہوا ہے۔ کیونکہ ثقل و ثبوت کو بھی کہتے ہیں +

۲۱۸ حم وحر اور حراء و حراء گرمی اور لاتنفاذ فی الحق قلنا جہنم اللہ حملہ والتوبة ۸۱ اور حم وحر گرم ہوا (غ) +

۲۱۹ آیت ۱۹ سے یکدم ۲۱۸ میں نیکی اور بدی یا انکے کرنے والوں کا عقاب کیا ہے پہلی اور آخری آیت میں نیکی اور بدی کرنے

والے ہیں جنہیں پہلے اندھے کہا ہے انہیں کو یہاں مردے کہا ہے اور جنہیں پہلے دیکھنے والے قرار دیا ہے انہیں یہاں زندہ کہا ہے اور

دویمانی دو آیتوں میں نیکی اور بدی کا عقاب بدی کو پہلے اندھیرا اور پھر وضو کہا ہے اور نیکی کو پہلے نور اور پھر سایہ کہا ہے۔ گو یہاں بدی

باوجود اندھیرے کے گرمی کی شدت لے جوتے ہے اور نیکی باوجود نور و روشنی ہونے کے سایہ کی ٹھنڈک اپنے اندر رکھتی ہے اور

ترتیب پہلی دو آیتوں میں ایک ہے اور پچھلی دو میں بدل دی ہے۔ اور ہر ایک کے پہلے لانا عری زبان کی خاص ترکیب ہے اور نفی کی کہیہ

کے لئے ہے اور بعض نے کہا کہ یہ تکرار کے قایم مقام پر گویا اصل ترکیبیں ہیں وَلَا الظُّلُمُتُ وَلَا النُّورُ وَلَا النُّورُ وَلَا الظُّلُمُتُ اور مقابل کے لفظ کو چھڑ دیا +

یہاں پر مفسرین نے بھی قبول کیا ہے کہ من فی القبور سے مراد کفر پر اصرار کرنا ہے جس پر تشریف تعین المصالحین علی الکفر بالاموات لیکن

ان اللہ یسمع من یشتاء میں یہ خوشخبری دیدی ہے کہ جو کام بشر کی طاقت سے نہیں ہو سکتا وہ اسی طاقت کو رکھتا ہے +

۲۲۰ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کہ بدی کے پد انجام سے آپ ڈراتے ہیں اور لوگوں کو راہ راست پر لائے ہیں۔ اور مردوں

کو زندہ ہیں اور اندھوں کو بصارت دیتے ہیں تو سنا تھی بتایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا قانون یعنی ایسے لوگوں کا آنا کوئی نیا

قانون نہیں بلکہ دنیا کی تمام قوموں میں رسول آتے رہے بیان ملک کو کوئی قوم رسول سے خالی نہیں گزری۔ یہ سورت کی

حرف ح و ح

نیکی اور بدی کا عقاب

قبروں والوں کو مراد

کفر پر اصرار کرنا ہے

تمام قوموں میں رسول

۲۵ وَإِنْ يُكِنِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ

اور اگر تجھے جھٹلاتیں تو انہوں نے بھی اپنے رسولوں کو جھٹلایا جو ان سے پہلے تھے ان کے رسول ان کے پاس کھلی دلیلیوں

۲۶ وَالزُّبُرُ وَالْكِتَابُ النُّبِيرِ ۝ ثُمَّ أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝

اور صحیفوں اور روشن کرنا والی کتاب کے ساتھ اُسے پھر میں نے انہیں پکڑا جنہوں نے کفر کیا سو میری ناپسندیدگی کیسی تھی

۲۷ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا

۱۶

اختلاف مراتب

کیا تو نے غور نہیں کیا کہ اسد بادل سے پانی اُتاتا ہر پھر ہم ان کے ساتھ پھل نکالتے ہیں جو مختلف قسموں کے ہیں

وَمِنْ الْجِبَالِ جُدَدٌ بَيَضٌ وَهُمْ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ ۝

۲۴۱

(اور بعض) نہایت سیاہ ہیں

اور پہاڑوں میں سفید اور سُرخ خطے ہیں جن کے رنگ مختلف ہیں

سچ اور مکرمیں سب پہلے زمانہ کی چیز سے معلوم ہوا کہ اسلام کی تعلیم کی یہ وسعت کہ تمام قوموں میں بنی آئے رہے کوئی بعد کا خیال نہیں

اور نہ یہاں کوئی تدریجی ترقی ہو بلکہ ابتداء سے اسلام کی بنیاد ہی اس اصول پر رکھی گئی جس کا ذکر الحمد للہ رب العالمین میں ہر پختہ

اللہ تعالیٰ تمام قوموں کی ربوبیت اور حافی پہلے الگ الگ رسولوں کے ذریعہ سے فرمانا رہا اب تمام قوموں کو ایک رسول کے لئے جمع کرنا

چاہتا ہے جس کی طرف آیت ۳۱ میں اشارہ ہوتا کہ قوی نفاق اور بغض و درہوں پس مذہبی عداوتوں کو دور کرنے کیلئے یہ اصول

قائم کیا کہ تمام مذاہب کی اصل بنیاد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے بعد میں ان میں غلطیوں کا پیدا ہو جانا اور بات پر نظام مذہب جو اسلام

شروع سے بتایا ہوا ہے اندر ایک علمی رنگ رکھتا ہے اگر مذہب انسانوں کی ضرورت ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس ضرورت کو پورا کرنا ضروری

سمجھا تو اس کا نظام شروع سے ایک ہونا چاہئے جیسی اصول ان من امة الا خلا فیہا مذہبیں قائم کیا ہوا اور خود اس اصول کو

قائم کر کے ان مذاہب باطلہ کو رد کیا ہے جو خدا کا قانون ساری دنیا میں یکساں جاری نہیں سمجھتے جس کی بدترین مثال عیسائی

مذہب ہے جو پہلے تو خدا کی وحی کو ایک خاص گھرانہ یعنی بنی اسرائیل سے مخصوص کرتا ہے پھر وہ ان بھی ایک عرصہ دراز تک پیغمبر اور شروع

بھجوا کرتا تھا کہ پہلے لگتا ہے کہ شروع کا بھیجنا فضول تھا انسان ان پر عمل نہیں کر سکتا خدا کا بیشا کفارہ ہوتا تو کام بن سکتا ہے

۱۶۲۱ جَدَدٌ جَدَدٌ ہوا زمین کا قطع کرنا ہے اور اس سے ہر جُودۃ فی سیرۃ یا جَدَدٌ فی امۃ اور ثَوْبٌ جَدَدٌ کا اصل بھی اسی

ہو یعنی مراد اس سے مقطوعہ کا قطع کیا ہوا لباس ہے دیکھ کر قطع کر کے نیا لباس بننا ہے پھر ہر چیز جو نئی پیدا ہو اسے جَدَدٌ کہا جاتا

ہو بلکہ ہمیں لباس میں خلق جَدَدٌ پیدا (قر ۱۵) اور جَدَدٌ جَدَدٌ کی جمع ہے اور اذ کلما رستہ ہر کبیرہ کہ طریق جَدَدٌ وُد

اس رستہ کو کہا جاتا ہے جس پر چلا جائے اور اسے قطع کیا جائے اور اس سے جَدَدٌ ہوا و فوض الہی کو جَدَدٌ کہا جاتا ہے اور انہ تعالیٰ

جَدَدٌ لہذا الجحۃ ۳۱ اور بعض کے نزدیک اس کے معنی غفلت ہیں اور جو اللہ تعالیٰ انسان کو خطوط دینوی سے (اپنے فیض سے)

عطا فرماتا ہے اسے بھی جَدَدٌ کہا جاتا ہے ہر حدیث میں ہر لا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ خطوط دینوی اس کے صاحب کو نفع نہیں پہنچاتے

یعنی ثواب آخرت خطوط دنیا سے نہیں ملتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی طاعت سے ملتا ہے اور جَدَدٌ باپ کے باپ اور ماں کے باپ کو بھی کہا

جاتا ہے پس جَدَدٌ کے معنی نسب بھی ہو سکتے ہیں (غ) +

غوا جیب - غریب کی جمع ہے اور وہ سیاہی میں غراب یعنی کوئے سے مشابہ ہو (غ) +

غریب

وَمِنَ النَّاسِ قَلِيلٌ مِّنَ الْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَلِكَ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ

اور لوگوں میں سے اور جانداروں اور جانوروں سے اسی طرح انکے رنگ مختلف ہیں بشرے صرف انکے علم

عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ أَقَامُوا

بندے ڈرتے ہیں اللہ غالب بخشنے والا ہے ۲۴۲ جو لوگ کتاب اللہ کو پڑھتے ہیں اور نماز کو

الصَّلَاةَ وَالنَّفَقَ مَا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تَجَارَةً لِّتَبَوُّوا لِيُؤْتِيَهُمُ

تایم کرتے ہیں اور اس سے جو ہم نے انہیں دیا چھپکرا دینا ہر چہ کرے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں تاہم نہیں ہوگی تاکہ وہ انہیں

أَجْرَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ وَالَّذِينَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنْ

انکے اجر چوسے اور اپنے فضل سے انہیں بڑھادے وہ بخشنے والا قادر دان ہے اور جو ہم نے تیری طرف کتاب سے وحی

الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ثُمَّ

کی ہے وہ حق ہے اس کی تصدیق کرنے والی جو اس سے پہلے ہے یقیناً اللہ اپنے بندوں سے خبردار انہیں دیکھنے والا ہے پھر

أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ الَّذِي نَصُطِفِينَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ

ہم نے کتاب کا انہیں وارث بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چنا سو کوئی ان میں سے اپنی جان بخل کرے اور کوئی ان میں سے

وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ إِذْ بَارَأَ اللَّهُ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ

اور کوئی ان میں سے ان کے حکم سے نیکیوں میں سبقت کرے اور یہی بڑا فضل ہے ۲۴۳

مشاعر قدرت کے اختلافات میں مراتب انسانی کے اختلافات کی طرف توجہ دلاتی ہے اور یہ اعلیٰ آیت میں واضح کر دیا ہے کہ

۲۴۲ پہلی آیت میں نباتات اور حیوانات کے اختلافات کی طرف توجہ دلاتی ہے یہاں انسانوں اور جانوروں کے اختلافات کی طرف

ان اختلافات کی طرف توجہ دلائے ہیں ایک طرف عقیدہ تناسخ کی کھلی تردید ہر اسکے کہ اختلافات صرف انسانوں میں اور حیوانات

میں نہیں بلکہ حیوانات اور نباتات میں بھی ہیں یہی پہلی پیدائش کے اعمال کا نتیجہ نہیں ہو سکتے کیونکہ حیوانات کیلئے پہلی تناسخ بھی

پہلی پیدائش کوئی نہیں مانتے اور دوسری طرف ان تمام اختلافات قدرت کے اندر اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایک دلیل ملتی ہے کہ

ایک ہی قسم کی ایک چیز دوسری سے نہیں ملتی اسی لئے ساتھ ہی فرمایا کہ علماء اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں یعنی جس قدر زیادہ کوئی

شخص ان تغیرات عالم پر غور کرتا ہے اسی قدر زیادہ خستہ و شکستہ اس پر غالب ہوتی ہے اگر گئے انہی کا ذکر ہے کہ

۲۴۳ نظام مذہب کو تائیم کر کے اور یہ بتا کر کہ سب نبیوں کے آخر پر ہے ایسا نبی بھیجا جو تمام پہلے انبیاء کی تصدیق کرتا ہے اب بتایا

ہے کہ آئندہ دنیا کی ہدایت کیلئے ہم نے جو کل کتاب نازل کی ہے یعنی قرآن کریم تو حضرت معلم یا ائم سابقہ کے بعد اس کا وارث

امت محمدیہ کو بتایا ہے جو تمام امتوں میں سے برگزیدہ امت محمدیہ ہے کہ دوسری جگہ فرمایا وَلَقَدْ جَعَلْنَا لَكَ وَسْطَ الْكِتَابِ وَنَبَأَ اشْهَدُ

اختلافات قدرت کا
ترتیب تناسخ اور ہستی
باری پر دلیل

امت محمدیہ کی برگزیدگی
اور اس کے تین کردہ

۳۳ جُثَّتْ عَدْنٌ يَدٌ خُلُونَهَا يَحْلُونَ فِيهَا مِنْ أَسَاوٍ مِنْ ذَهَبٍ لَوْلَا وَ

ہیشی کے باغ ہیں جن میں وہ داخل ہوئے ان میں انہیں سونے کے لنگن اور موتی پہنائے جائینگے اور

۳۴ لِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ إِنَّ رَبَّنَا

ان کا لباس ان میں ریشم ہوگا اور کہیں گے سب تعریف ادا کیلئے جس نے ہم سے غم دور کر دیا یقیناً ہمارا رب

۳۵ لَغَفُورٌ شَكُورٌ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِن فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ

مہفرت کرنے والا اور دین پر وہ جس نے ہمیں اپنے فضل سے گھر کے گھر میں آسارا نہیں اس میں شقت ہوگی

۳۶ وَلَا يَسْنَأُ فِيهَا الْعُوبُ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ

اور نہ ہمیں اس میں سہان ہوگی ۲۴۲ اور جو کافر ہیں ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے نہ ان کا کام تمام کیا جائے گا

فَيَمُوتُوا وَلَا يَخْفَ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا كَذَلِكَ يُجْزَىٰ كُلُّ قَوْمٍ

کمر جائیں اور نہ کچھ اس کا عذاب ان سے ہلکا کیا جائے گا اس لیے ہم ہر شاخ کے کو سزا دیتے ہیں

۳۷ وَهُمْ يَصْطَرِّخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا

اور وہ اس میں مدد کیلئے چلائی گے ہمارے رب میں نکال دے ہم اچھے عمل کیلئے نہ وہ جو پہلے

نَعْمَلُ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرُ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ

کرتے تھے کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی کہ اس میں نصیحت حاصل کر لیتا نصیحت حاصل کرنا چاہتا تھا اور تمہارا پہلا

فَذُوقُوا فَالظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ

سو کچھ سو کیونکہ ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں ۲۴۳

علی الناس ویكون الرسول علیہم شہیداً (البقرة ۱۲۳) اور اصطفتنا من عبادنا اس کے متعلق ذرا کر کے بہترین امت ہونے کی طرف اشارہ کیا

لیکن یہ تباہ یا گریہ ساری امت بھی ایک رنگ میں نہیں تھے اختلاف مراتب جو دنیا میں ہر جگہ جو دین میں بھی رہیگا ظالم لنفسہ وہ جو ان بات

کی تعمیل میں حاضر رہتا ہے جو دعا کی ہیں مقصد یا سنا نہ وہ جو نیک اور بد کے میں میں ہر قسم کی نیکی کرتا ہے کبھی اس سے بدی بھی رزہ ہوا جی کی دیکھو

اور صلیق وہ جو نیکوں میں اور خدا کے حکم کے لئے کمال کو حاصل کرتا ہے اور ترتیب ان کو کئی کثرت و قلت کے لحاظ سے ہر قسمی تعداد میں زیادہ و کم ہر قسمی

پھر سابق اور ہر قسمی ہر کہ حضرت مسلم نے فرمایا کہ یہ اس امت سے ہے اور سب جنت میں جائیں گے ان جو ظالم ہیں اللہ جل جلالہ سے اور چاہے تو نہ دیکھتے

۲۴۴ لغوب: سحان: برشت کو کہہ، جاتا ہے وناستنا من لغوب وق: ۳۸، ۲۴۵ اور لغوب یعنی تان نفسی یا شفت کا تہیہ ہر دارالمناب

۲۴۵ بصطراخ: اصطراخ سے باب افتعال: جس کی ت طا سے بدی گئی ہو معنی استغاثۃ یا مدد طلب کرنا میں دیکھو ۳۸ اصطراخ

لغوب: دارالمناب

ع

تکادو عالم کا کجا
اور اس پر گرفت

۳۸ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمُ غَيْبِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝

اللہ آسمانوں اور زمین کے غیب کو جاننے والا ہے وہ سینوں کی باتوں کو (بھی) جاننے والا ہے

۳۹ هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلِيفَ فِي الْأَرْضِ فَنُ كَفَرْ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُمْ وَلَا

وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں حاکم بنایا سرحد کوئی کفر کرے تو اس کا کفر اسی پر ہے اور کافروں

يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ الْأَمْثَاءَ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرَهُمْ

کو ان کا کفر کرنے کے نزدیک صرف بغض میں بڑھاتا ہے اور کافروں کو ان کا کفر صرف نقصان میں

۴۰ الْأَخْسَارَ ۚ قُلْ أَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ

بڑھاتا ہے کہ کیا تم اپنے شریکوں کو دیکھتے ہو جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو

أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَوَاتِ أَمْ آتَيْنَاهُمْ

مجھے دکھاؤ انہوں نے زمین سے کیا پیدا کیا ہے یا ان کیلئے آسمانوں میں شرکت ہے یا ہم نے انہیں

كِتَابًا فَهُمْ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ إِنَّ يُعَذِّبُ الظَّالِمُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

کتاب ہی پر تو وہ اس کی کھلی دلیل پر قائم ہیں۔ بلکہ ظالم جو ایک دوسرے کو وعدہ دیتے ہیں صرف

۴۱ الْأَعْرُوزَ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا وَلَئِنْ

دھوکا ہے اللہ ہی آسمانوں اور زمین کو روکتا ہے کہ وہ اپنے رستے سے ہٹ نہ جائیں۔ اور اگر

زَالَتَا ۚ إِنَّ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهِ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ۝

وہ ہٹ جائیں تو ان کے بعد کوئی انہیں نہیں روک سکتا وہ بردبار بخشنے والا ہے ۲۶۲۶

۲۶۲۶ قولہ۔ زال کے معنی ہیں ایک چیز اپنے رستے سے ہٹ گئی ایک طرف کو آئی ہوتی ہوئی وان کاٹ مکھم لغزول منہ الجبال اور آج

زال

۴۱۔ اور اسی سے زوال ہو جس چیز کے متعلق کہا جاتا ہے جو بچنے ثابت ہو اور زوال الشمس بلحاظ ظاہر کہ کہا جاتا ہے اور زوال اور لایزال

لایزال

خاص محاورہ ہے جس کے معنی ہیں ہریشہ را اور اس کی اصل یا سے ہے ولایزالون مختلفین (دھو۔ ۱۱۸) لایزالون بنیانہم (التوبہ۔ ۱۱۰)

فما زلتم فی شدک (المومنہ۔ ۳) اور یہ گویا دو نفیوں کا اجتماع ہے اسلئے اس کے معنی اثبات کے ہیں (دغ۔ ۱)

زمین کا رستہ سے ہٹنے کو روکنا صاف بتاتا ہے کہ زمین بھی حرکت کرتی ہے اور اس کا ایک رستہ ہے اور آسمانوں کا ہٹنے سے روکنا

زمین کی حرکت حدیث

بتاتا ہے کہ آسمانوں سے مراد وہاں اجرام سماوی ہیں جو اپنے اپنے رستوں پر چلتے ہیں مطلب یہ کہ وہ تو انہیں جن سے یہ چیزیں اپنے اپنے

اجرام سماوی

رستوں پر چلتی ہیں اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ہیں اگر ان چیزوں کے مقرر رستے نہ ہوں تو عالم تباہ ہو جائے لہٰذا تائیل شاہ قیامت

سُورَةُ الْكَافِرَاتِ ثَلَاثُونَ اَيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اُمڈے ائہارحم والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

اس سورت کا نام فیث ہے اور اس میں پانچ رکوع اور ۳۰ آیتیں ہیں۔ اس کا نام لہن پہلی آیت سے لیا گیا ہے اور یہ خطاب اسے انسان آنحضرت صلعم کو ہے جس میں یہ بتانا مقصود ہے کہ انسانیت کو آپ نے کہاں تک پہنچایا اور اس لئے آپ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے ہی انسان کہاں کو حاصل کر لیتا ہے وہی اس سورت کا اصل مضمون ہے۔ اس سورت کو غدر زبان مبارک نبوی سے عقب قرآن کا خطاب ملا ہے اور اس کے فضائل احادیث میں بہت سے آئے ہیں اور اس کا عقب قرآن ہوا اسی لحاظ سے کہ قرآن کی اصل غرض انسان کو کہاں پر پہنچانا ہے اور اسی کا بالخصوص ذکر اس سورت میں ہے اور لمجاہ ترتیب ظاہری بھی اس کا مقام عقب کا ہی ہے۔

۴

قلب قرآن

خلاصہ مضمون

پہلے قرآن کریم کو آنحضرت صلعم کی صداقت پر بطور ثبوت پیش کیا ہے اور بتایا ہے کہ آنحضرت صلعم کا معجزہ قرآن کریم ہے۔ کیونکہ آپ نے جن بات کا دعویٰ کیا ہے اسے قرآن کریم ثابت کر دیا ہے اور وہ ثابت کر دینا علی طور پر انسانوں کو اس مقام پر پہنچانا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی بتایا ہے کہ جن انسانوں کو اس مقام پر پہنچانا ہے ان کی حالت کیسی ہے اور ان میں احساس گویا ہر جگہ ہے دوسرے رکوع میں ایک مثال کے رنگ میں سمجھایا ہے کہ وہ قوم جس کی اصلاح کا کام آنحضرت صلعم کے سپرد ہوا راست کیا گیا ہے اس قابل ذہنی ترقی کو کوئی موجود مذہب ان کی اصلاح کر سکتا ہے اور علی طور پر پہلے مذاہب اس کی اصلاح کی کوشش میں ناکام ہو چکے ہیں۔ تیسرے رکوع میں حق کی صداقت کے کچھ نشانات بیان کرنے پر سمجھایا ہے کہ آنحضرت صلعم کے وجود باوجود سے اللہ تعالیٰ ایک مردہ زمین کو زندہ کر دے گا چوتھے رکوع میں آپ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے والوں کی جزا اور آپ کی مخالفت کرنے والوں کی سزا کا ذکر ہے اور پانچویں میں بتایا ہے کہ جو قومیں اپنے برسر عروج ہونے کی وجہ سے حق کی مخالفت کرتی ہیں انہیں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ ان کے بھی آخر زوال کا وقت آئے گا اور اللہ تعالیٰ جس کی قدرت اور حکومت تمام اشیاء پر ہے حق کو غالب کرے گا اور معبودان باطل اپنے پرستاروں کی کوئی نصرت نہ کر سکیں گے۔

پچھلی سورت میں انسانوں کی ربوبیت روحانی کا ذکر تھا اور بتایا تھا کہ اس نے تمام قوموں کی ربوبیت روحانی بذریعہ رسل کے کی تو اب یہاں یہ بتایا ہے کہ اب انسان کا مل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے تمام انسانوں کی ربوبیت روحانی ہو گئی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ چھ سورتوں کا ایک مجموعہ جو یعنی السبا - فاطمہ یئس - الصفت حص - الزمہا - چنانچہ سورہ السبا الحمد للہ وب العالمین سے شروع ہوتی ہے اور سورہ الزمہا الحمد للہ وب العالمین پر ختم ہوتی ہے ان کا مضمون بھی قریباً ایک ہی جلتا ہے اور زمانہ نزول بھی ایک ہی معلوم ہوتا ہے۔ اور یہ سورت بھی دنیا کی زمانہ کی ہے۔

تعلق اور زمانہ نزول

لِسَّ وَالْقُرْآنَ الْحَکِیْمَ ۚ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝

اے انسان دکانی ۲۲؎ اے حکمت والا قرآن گواہ ہے کہ تو رسولوں میں سے ہے

۲۲؎ البین۔ حضرت ابن عباس سے اس کے معنی اے انسان مروی ہیں (ج) اور بعض روایات میں ہے کہ اس کے معنی لغت حبش یا لغت طے میں ہیں (د) اور بعض نے اسے اسماء اللہ یا اسمائے قرآن یا اسمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کہا ہے اور دوسرے کہ اس کے معنی مقطعات کے طور پر انسان میں سے لیا گیا ہے۔ اور انسان کا لفظ نکرہ مانے سے آپ کے کمال انسانیّت کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے۔
۲۲؎ و۔ دیکھو ۱۸؎ یہ واقعہ کہ کلماتی قسم اصل میں کیا چیز ہے انسان کے قسم کھانے کا یہ منشا ہوتا ہے کہ وہ اپنے بیان کو کسی زبردست شہادت سے مدد کرنا ہے۔ اب یہ بیٹے دکھا با جا چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کیلئے یہی لفظ استعمال ہوتا ہے جو انسان کیلئے مگر وہ لوگوں کے استعمال میں یہ کھلافق ہو کر جب ایک فعل اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا جائے تو اس کا منشا صرف اس فعل کی آخری غرض ہوتی ہے اور وہ آگے یا ذریعہ کا عدم ہوتا ہے جس کے واسطے سے انسان اس غرض کو حاصل کرتا ہے جس طرح بنانا ایک فعل ہے جب انسان کسی چیز کو بنائے گا تو وہ آلوں اور زریعوں کے واسطے سے ایک چیز کو جو بنے نہیں تھا وہ جو میں لاشکا لیکن یہی فعل بنا نا جب اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوگا تو مطلب صرف اس کا وجود ہے لانا ہوگا اور آگے اور زریعے درمیان میں نہیں رہیں گے پس قسم کی اصل غرض چونکہ ایک شہادت پیش کرنا ہے اسلئے جب قسم اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوگی تو مطلب صرف یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس چیز کو بطور شہادت پیش کرتا ہے۔ اور شہادتوں سے ایک بیان کو مزید کرنا جو مکمل معیوب نہیں بلکہ ضروری ہے اسلئے اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق کی قسم کھانا بھی معیوب نہیں بلکہ ضروری ہے کہ اس قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق کی تمہیں پر جو ہر ایک کیلئے ہر وہ صرف کم فہمی سے پیدا ہوا ہے یعنی یہ خیال کر کے کہ قسم کی غرض کوئی نہیں یہ محض کوئی ڈھکوسلا ہے +

عزیز کیا جائیگا تو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت ربوبیت کی بھی قسم کھائی ہے یعنی اپنی صفت ربوبیت کو بطور گواہ چاہا ہے اور دیکھو ۲۲؎ یعنی کہ یہ صلیم کی زندگی کی قسم کھائی ہو گیا ہے کہ پاکیزہ شہادت کو بطور گواہ پیش کیا ہے دیکھو ۲۲؎ ایساں قرآن حکیم کی قسم کھائی ہو گیا ہے کہ یہ صلیم کوئی کریم مسلم کی صداقت کی شہادت میں پیش کیا ہے۔ غایتکہ اور ہر اوّل کی قسم کھائی ہے۔ آسمان اور زمین کی قسم کھائی ہے ہر مومن کی قسم کھائی ہے ہر چکا ذکر آگے اپنے اپنے موقع پر آئیگا اور سب کے زبانون ضروری بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بعض وقت آئندہ ہونے والے واقعات کی قسم کھائی ہو گیا ہے انہیں بطور شہادت پیش کیا ہے اور ان کی شہادت یہ ہوتی ہے کہ ان واقعات کا ہو جانا جھگڑے لئے بتانے کے وقت کوئی قرآن موجود نہ رہے ایک گھلا شہادت اس کلام کی صداقت میں قرآن حکیم کی قسم کا جواب ہو کہ آنحضرت صلیم رسولوں میں سے ہیں اور سب سے رستہ پر ہیں دینی صراط مستقیم خیر ثانی ہے پس علم ہوا کہ قرآن حکیم کو آپ کی رسالت پر بطور گواہ پیش کیا ہے۔ گویا یہ آپ کا معجزہ ہے جس سے آپ کی رسالت ثابت ہوتی ہے اور یہ آنحضرت صلیم کی کل اہلیائے عالم پر فضیلت ہے کسی نبی کی کتاب اس کا معجزہ نہیں اور نہ اس کی صداقت پر اعتبار گواہ پیش کی گئی ہے سو اسے قرآن کریم کے انجیل حضرت مسیح کا معجزہ نہیں نہ تو ریت حضرت موسیٰ کا مگر قرآن کریم آنحضرت صلیم کا معجزہ ہے دوسرے انبیاء کے معجزات چند خارق عادت ہیں جو ان کے سامنے کے لوگوں نے بھی سب سے نہیں دیکھے۔ مگر قرآن حکیم وہ معجزہ ہے جو نہ صرف آپ کی زندگی میں عرب نے دیکھا بلکہ آج تیرہ سو سال سے عرب و عجم ایشیا و یورپ سب دیکھتے چلے جاتے ہیں۔ اور یہ نہ تک ساری دنیا دیکھتی چلی جائے گی پس یہی ایک زندہ معجزہ ہوا اور ضروری تھا کہ جس شخص پر نبوت و رسالت کو ختم کیا جاتا اسے ایسا ہی زندہ اور دائمی معجزہ دیا جاتا ہے یہ صرف معجزہ نہیں بلکہ دلیل بھی ہے کہ ایک معجزہ صرف اس قدر دکھاتا ہے کہ اس کے دکھانے والے کو اللہ تعالیٰ نے معمولی انسانوں سے بڑھ کر کوئی خاص

۱۵؎ قرآن حکیم کا معجزہ

۱۵؎ اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق کا

اسم قرآن

قرآن کی قسم سے مراد

قرآن دائمی اور زندہ معجزہ ہے

عَلٰی صِرَاطٍ مُسْتَقِیْمٍ ۝ تَزِیْلَ الْعَرْشِ الرَّحِیْمِ ۝ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا اُنْذِرَ ۝

سیدھے رستہ پر (۱) اماننا غالب رحم والے کی طرف سے ہونے والے ۲۴ کہ تو ان کو کوکو ڈراے بچے دانا

اَبَاؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰی اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

نہیں ڈراے گئے سو وہ غافل ہیں غلط ۲۵ ان میں سے بہتوں پر بات پوری ہوئی سو وہ ایمان نہیں لاتے ۲۶

اِنَّا جَعَلْنَا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلَافًا فِیْۤی الْاَدْفَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝

ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈالے ہیں اور وہ ٹھوڑیوں تک ہیں سونکے سرواچے کے ادنیٰ رہ گئے ہیں ۲۷

دی ہو مگر یہ ایسا معجزہ ہو کہ اس کا اعجاز ہی اسکی صداقت کی دلیل ہو اور یہی سیدھی زبردست اور دل کو کھاجانوالی دلیل ہو کہ اسکے ہوتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی اور معجزہ کی ضرورت نہ تھی گو اللہ تعالیٰ نے دوسری قسم کے بھی بہتر معجزات آپ کو عطا فرمائے ایک اور بات قابل غور یہ کہ یہاں قرآن کے حکیم ہونے کو بطور شہادت پیش کیا ہے یعنی یہ ایک پر حکمت کتاب ہو بلاشبہ ایک اسی قوم کے اسی انسان کے ساتھ اللہ ہونے پر اس سے جرح کیا شہادت ہو سکتی تھی کہ ان پر حکمت باتوں کو پیش کیا جائے جو اسکے منہ سے نکلتی ہیں گمراہ نہیں سے نہیں کیجیں یہاں کہ ان کو یہاں کی فصاحت و بلاغت کو اور اسکی کایاں کو بطور اعجاز پیش نہیں کیا بلکہ اس کی حکمت کو پیش کیا ہے اور غور اسے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح قرآن کریم نے مذہب کو ایک سائنس اور علم بنا دیا یہ کام دنیا کی اور کسی کتاب سے نہیں کیا۔ ان حکمت کی بات بے لفظ پرست لوگوں کو سمجھ نہیں آتی لیکن جو جن علم ترقی کرتا ہو حکمت کی باتیں خود دلوں میں ٹھکرانی چلی جاتی ہیں ان تیرہ سو سال میں لوگوں نے کیا کیا حکمت کی باتیں اس پاک کتاب سے سیکھی ہیں انہیں چھوڑ کر صرف اسی بات کو دیکھا جائے کہ کج ہو پر کج طرح باوجود ہوا کے ساتھ سخت ترین عداوت کے قرآن حکیم کے اصولوں کو تسلیم کرنا چاہتا اور اسکے سامنے سر جھکا تا چلا جائے تو یہ نتیجہ یقینی ہو جاتا کہ جو جن علم ترقی کرنا قرآن کریم کی صداقت خود بخود روشن ہوتی چلی جائے گی +

قرآن کا چمکتا ہوا
کی صداقت پر دلیل

قرآن کی قبولیت علم
کے ساتھ ترقی کرتی ہے

۲۸ تَنْزِیْلَۃً مِّنْ رَّبِّکَ اِنَّا کُنَّا نُنْزِلُہٗ فِی لَیْلِ الْقَدْرِ ۝ اِنَّا کُنَّا نُنْزِلُہٗ فِی لَیْلِ الْقَدْرِ ۝ اِنَّا کُنَّا نُنْزِلُہٗ فِی لَیْلِ الْقَدْرِ ۝

۲۹ اِنَّا کُنَّا نُنْزِلُہٗ فِی لَیْلِ الْقَدْرِ ۝ اِنَّا کُنَّا نُنْزِلُہٗ فِی لَیْلِ الْقَدْرِ ۝ اِنَّا کُنَّا نُنْزِلُہٗ فِی لَیْلِ الْقَدْرِ ۝

۳۰ اِنَّا کُنَّا نُنْزِلُہٗ فِی لَیْلِ الْقَدْرِ ۝ اِنَّا کُنَّا نُنْزِلُہٗ فِی لَیْلِ الْقَدْرِ ۝ اِنَّا کُنَّا نُنْزِلُہٗ فِی لَیْلِ الْقَدْرِ ۝

آنحضرت کے کام کی شہادت

قرآن مقیم

۳۱ اِنَّا کُنَّا نُنْزِلُہٗ فِی لَیْلِ الْقَدْرِ ۝ اِنَّا کُنَّا نُنْزِلُہٗ فِی لَیْلِ الْقَدْرِ ۝ اِنَّا کُنَّا نُنْزِلُہٗ فِی لَیْلِ الْقَدْرِ ۝

۹ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ

اور ہم نے انکے سامنے روک بنا دی ہے اور انکے پیچھے بھی روک بنا دی ہے، ہوں اپر پردہ ڈال دیا ہے سو وہ نہیں دیکھتے۔ ۲۴۳

۱۱ وَسَاءَ عَلَيْهِمْ أَلَّذِي دَعَاؤُهُمْ أَمَلَهُمْ تَنْزِيلُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ إِنَّمَا تُنذِرُ

اور اپر برا ہے کہ تو انہیں ڈراتے یا نہ ڈراتے وہ ایمان نہیں لاتے تو صرف اسے ڈرانتا

مَنْ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَنََ الْغَيْبَ فَبَشِّرْهُ بِغُفْرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ۝

جو نصیحت کی پیروی کرتا ہو اور رحمن سے غیب میں ڈرنا ہو سو اسے مغفرت اور عزت دے رزق کی خوشخبری دے دو

طوق کی تکی کی وجہ سے اس کا سر اذغارہ گیا (۱)، اور اُفْتِ الْبَحِيرَ کے معنی ہیں اونٹ کے سر کی تکی کی طرف کو باندھ دیا اور مقحون ہٹانے ساتھ بطور تشبیہ کے ہے اور مثال کے طور پر اور غرض انکے اس وصف کو بیان کرنا ہے کہ وہ حق کی فرمانبرداری سے اور رشک کے قبول کرنے سے اور اندک راہ میں بچ کر سننے کے س طرح انکار کر رہے ہیں اور کہا گیا ہے کہ یہ قیامت میں ان کی حالت کی طرف اشارہ ہے (۲)۔

گردنوں میں طوق کے ہونے سے مراد ان کا رسم و رواج وغیرہ میں جلا ہوا ہونا ہے دیکھو ۱۵۹، اور طوق کا ٹھوڑیوں تک ہونا اسی تشبیہ کے لحاظ سے ہے۔ جم مقحون میں ہے کیونکہ جب حق ٹھوڑی تک ہوتا ہے تو سر یا نکل نیچے نہیں ہونے کا اور راد یہی ہے کہ رسم و رواج کے طوق نے انہیں ایسے طور پر جکڑا ہوا ہے کہ وہ اپنے سروں کو بالکل نہیں جھکا سکتے اور تیرہ میں ہے کہ اس سے مراد ہے کہ انہیں قبول حق کی توفیق نہیں ملے یہاں تک کہ وہ حق کے مقابلہ میں تکبر اختیار کرتے ہیں کیونکہ تکبر کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس کی گردن اونچی ہو اور بعض نے اسے ان کے کفر پر پختہ ہونے سے تشبیہ کیا ہے کہ گویا کفر پر اس شخص کی طرح پختہ ہیں جن کی گردنوں میں طوق ہوں کہ وہ ادھر ادھر نہیں ہو سکتے اور صفا کہ درخت کا قلم ہر گردنوں میں طوق ہونے سے مراد ان کا فی سبیل اللہ خرچ کرنے سے رکنا ہے جیسا کہ فرمایا لَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ (یعنی اسی ۲۹) اور قیامت میں ایسا ہونا تو ظاہر ہے کیونکہ جو حالت انسان اپنی اس دنیا میں رکھتا ہے وہی قیامت میں کھلے طور پر ظاہر ہو جائے گی اور اخلاقی اور غیر مری امور ظاہر طور پر نظر آنے لگیں گے۔ آج ہی رسم و رواج کے طوق مسلمانوں کے گلے میں پڑے ہوئے ہیں +

۲۴۳ اغْشَيْنَاهُمْ غَشَاوَةً لَّعَنَ دَكِيحُ ۝ اور اغْشَيْنَاهُمْ غَشَاوَةً لَّعَنَ دَكِيحُ ۝ (۲۴۳)

سامنے اور پیچھے روک ہونا اور پردہ ڈالنا سب اسی معنی میں ہے جیسا طوق وغیرہ کا ہونا اور خلفہم کی روک یہ ہے کہ وہ عراق اور غیر عرب نہیں کہنے گویا ان کی نظر رک گئی ہے اور آگے نہیں جاتی۔ اور این بعد ہم سے مراد یہ ہے کہ کچھ کی تابعیہ اور قوموں کی حالت پر غور نہیں کرتے گویا اس طرف سے بھی نظر لی ہوئی ہے اور یہی وہ باتیں ہیں جو اقباموں میں خد کرنا اور پہلی قوموں کی حالت پر غور یا پہلے لوگوں کو جو ایسے ہی افعال پر تاج تلے ایچ کرنا ہوں سے راہ راست پر چلنے کی توفیق نہ ملے ہے جس جب یہ دو باتیں نہیں تو گویا ان پر پردہ پڑ گیا اور وہ کچھ بھی نہیں دیکھ سکتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف ان باقوں کو منسوب کیا اسلئے کہ یہ سب باتیں ان کے افعال کا نتیجہ ہیں +

اغشَاء
کھپانے کے اور
سارے مراد

اِنَّا نَحْنُ مُخِي الْمَوْتِ وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَ آتَاهُمْ وَ كُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ ۱۲

ہم ہی مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور ہم کچھ لیتے ہیں جو وہ آگے بھیجتے ہیں اور انکے نشان دہی کیے جھانپتے ہیں اور ہر ایک چیز کو ہم اکٹھے کرتے ہیں

فِي لَمَامٍ مُّبِينٍ وَ اضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ ۱۳

والی کتاب میں نمونہ کو لکھتے ہیں ۲۴۳ اور ان کیلئے کاؤکے رہنے والی مثال بیان کر جب ان کے پاس رسول آئے ۲۴۳

۱۲

مکتوب رس

قرآن مجید کا ایک نیا
کاظمی نظام جو

۲۴۳ یعنی الموقی میں اشارہ انوکھ پڑا ہوا کہ نپوں کی طرف بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ ابھی پہلی سورت میں دیا گیا ہے الاحیاء و الاموات (فاصلہ ۲۲) میں کفار کو مرے کہا ہے اور قیامت کے دن مردوں کو زندہ کرنا بھی مراد ہو سکتا ہے مگر یہاں پہلے معنی ان سب میں یعنی اول انکے کفر یا مراد اور مردہ ہونے کا ذکر کیا اور پھر فرمایا کہ اس قرآن حکیم کے ذریعے سے ہر مان مرد کو بھی زندہ کرینگے اور یہ ایسے زندہ ہونگے کہ صرف اپنے لئے اعلان صادر آگے بھیجیں گے جس کا ذکر ماقبل موا میں ہے بلکہ وہ اپنے آپکے علم اور نیکی کے آثار پھیلنے لگے اسلئے و انما دھم ہی ساتھ بڑھا یا اور فی الحقیقت قرآن کریم نے اپنی صداقت کا ثبوت مردہ عرب کو زندہ کر کے دیدیا اور ایسا ثبوت کسی اور نبی کی زندگی میں نہیں نظر نہیں آتا۔ اسی طرح پیشا در دسے اس نے زندہ کئے اور آئندہ بھی کرے گا کیوں جو دعوی شروع کرے جس کا کیا تھا کہ قرآن کریم آنحضرت کا مجوزہ ہے اس کا ثبوت یہاں دیدیا۔ امام معنی کتاب کے ۲ دیکھو ۱۵۵ +

۲۴۳ اس قریہ سے مفسرین نے مراد انگلیہ لیا ہے اور یہی حضرت ابن عباس سے مروی ہے اور مرسلون سے مراد قباہ اور بلبل مفسرین نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری لئے ہیں وہ ابلیس کے نزدیک یہ اللہ تعالیٰ کے رسول تھے جو حضرت عیسیٰ کی تائید کیلئے بھیجے گئے اور لکھتے ہیں وہ عیسیٰ کی شریعت کی پیروی کرنے والے تھے مگر اولیٰ تو حضرت عیسیٰ خود حضرت مرثیٰ کی شریعت کے پیرو تھے اور دوسرے صرف سے طاقت ہو کر حضرت عیسیٰ اور حضرت سلیم کے دربار ان کو نبی نہیں ہوا اور یہ زمانہ قدرت ہے پس اگر ان انفا میں کسی تاریخی واقعہ کی طرف اشارہ سمجھا جائے تو مرسلون سے مراد حضرت عیسیٰ کے بھیجے ہوئے ہونگے اور ان پر فقط رسول بطور مجاز بولا گیا ہے لیکن اول تو ایسا کوئی خاص تاریخی واقعہ عیسائیت کی تاریخ میں نظر نہیں آتا اور سب سے اللہ تعالیٰ نے یہاں صاف الفاظ میں اسے مثال کہا ہے اسلئے تاریخی واقعہ مراد لینا درست بھی نہیں بلکہ یہ صرف مثال کے طور پر ایک بات سمجھاؤ ہو اور اس میں عرب کی سخت دلی کا بیان ہے اور یہ بتایا ہے کہ ان لوگوں کے احساس مذہبی کی یہ حالت تھی کہ دوسروں کا پیغام یکے بعد دیگرے انہیں پہنچا یا گیا مگر اس قوم پر کوئی اثر نہ ہوا اور یہ دوسرے رسول حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے۔ اور یہ امر واقع ہو کر عرب کی اصل کیلئے بچے بیوروں نے بڑی زبردست کوشش کی اور نام نہاد پھر عیسائیوں نے ہمارے نبی کریم صلعم کی تشریف آوری سے پہلے بڑی بھاری کوشش کی مگر ملک عرب پر حکمیت جو بھی کوئی اثر نہ ہوا اور اس کا ذکر اسی مناسبت سے کیا کہ عرب کے لوگوں کی سخت دلی کا ذکر تھا کہ وہ میں نبی کا احساس بھی باقی نہ رہا تھا اسلئے انہوں نے نہ ہوا کہ پیغام کی پروا نہ تھی۔ اسی کی وجہ سے اس کو بطور مثال بولا بیان کیا کہ ایک ایسی ہی سخت دلی جو دوسروں کو جھٹلا جاتی ہے تب تیسرا رسول آئے گا جسے بھیجا جاتا ہو اگر اس واقعہ کی طرف اشارہ نہ ہو تو پھر دوسرے رسول بھیجے میں اور میرا بعد میں بھیجے میں کوئی خاص غرض نظر نہیں آتی +

انطاکیہ اور ہر ایک

عہد رسول کا ہند
بطور ہزار

اصلاح عرب میں رسول
اور ان کے پیروں کو
کا نامی

إِنِّي إِذْ أَلْقَيْتُ صَلَاتِي مُبِينٍ ۝ إِنِّي أَمُتُّ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُون ۝ قِيلَ ادْخُلِ

میں اس صورت میں یقیناً کھلی گمراہی میں ہونگا میں تمہارے رب پر ایمان لایا سو میری بات سنو کہ کیا جنت میں

الْجَنَّةُ قَالَ لِيَكِيتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ۲۷

دخل ہو جا اس نے کہا اے کاش میری قوم جانتی ۲۷ وہ جو میرے رب کی میری مغفرت کی اور مجھے عزت والوں میں بنایا

وَمَا أَرْزَلْنَا عَلَى قَوْمِهِ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ جُنْدٍ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِينَ ۲۸

اور ہم نے اس کے بعد اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہیں اتارا اور نہ کبھی اتارتے ہیں ۲۸

إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ ۝ يَحْسُرَةُ عَلَى

وہ صرف ایک آواز ہوتی ہے کہ میں وہ ٹالیاں بے حس ہوتے ہیں اٹے اندوس

الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝

بند و خیر کوئی رسول ان کے پاس نہیں آتا مگر وہ اس سے ہنسی کرتے ہیں ۔

۲۷ کے اقبل دخل الجنة میں ایک قول تو ہے کہ وہ زندہ جنت میں داخل ہو گیا اور دوسرا یہ کہ شہید ہو کر داخل جنت ہوا اور مجاہد کہتے ہیں کہ اس سے مراد صرف یہ کہ جنت اس کیلئے واجب ہو گئی (ج) اور بعض نے مراد اس سے صرف بشارت لی ہے جو اس سے جنت کی طرف دیکھی دور اور معنی نے جائیں تو جہنم کے لئے و انت سے اس کی تفسیر ہے میں نے یہ کہ لوگ ہیں جنہیں اس دنیا کی زندگی میں جنت کی بشارت لی جاتی ہے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری صحابی بوعمرہ ہمدانی سے سنا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اپنی عمر میں اس دنیا کی زندگی سے تعلق رکھتا ہے +

۲۸ کے من بعد سے مراد اس کی موت لی گئی ہے کہ اس کے ایمان لانے کے بعد بھی مراد ہو سکتی ہے کہ یہ کوئی ایمان لا کر وہ اپنی قوم سے غل جاتا ہے اور قوم مخالفت پر اڑی رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دشمن حق نہ ہو پر ہم آسمان سے لشکر نہیں اتارا کرتے بلکہ زمین سے ہی وہ آسمان پیدا ہو جاتے ہیں جو اس قوم کی تباہی کا موجب ہو جائے ہیں خواہ وہ زلزلہ ہو یا آتش نشان ہو یا آندھ بھی ہو یا طوفان ہو یا جنگ ہو۔ پہلے نبیوں کے ساتھ بھی یہ معاملہ ہوا اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا اور نزول ملائکہ جس کا ذکر مائیکل کے متعلق آتا ہے وہ صرف مومنوں کو قوت دینے اور دشمنوں کے دل میں رعب ڈالنے کیلئے تھا۔ دشمن کے مارنے کیلئے اوپر سے فرشتوں کے آبلے یہ آیت غلط تھرائی ہے اسلئے لڑائیوں میں فرشتوں کا مقابلہ کرنا صحیح نہیں اور انکی آیت میں جو آیت ہے وحیۃ واحداۃ تو یہیں سب کہتے ہیں۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعدا کے متعلق آگے آتا ہے ما یبظروا الا صیحة واحداۃ ۴۴ تو مراد اس سے خدا کی تسلی ہے کہ تم تباہی ہو اور بعض نے جند من السماء سے مراد ملائکہ دئی لیکر یہ مطلب بنایا کہ اس کے بعد اس کی تباہی ہو جوت کا دروازہ بند ہو گیا مگر ایک مومن کے قتل ہونے پر اللہ تعالیٰ کا کسی قوم کو نبوت سے محروم کر دینا صحیح نہیں آتا +

اس کی ایک کاپی
آسمان سے آتی ہے
آیت ہے

۳۲ اَلْمُرُوۡا اَکْمَ اَهْلٰکِنَاۤ اَمَّ قَبْلَهُمْ مِّنَ الْفُرُوۡنِ اِنَّهُمْ اَلِیۡمٌ لَاۤیُرْجَعُوۡنَ وَاِنْ کُلُّ

کیا وہ غور میں کرتے کتنی نہیں ہم نے ان سے پہلے ہلاک کیوں کر وہ ان کی طرف رجوع نہیں کرتے ۲۴۴۲ اور کل ان

۳۳ لِّتَاَجْمِعَۤہُ لَدٰیۤنَا خٰضِرُوۡنَ ؕ وَاٰیۃُ لِّہُمُ الْاَرْضُ الْمِیۡتَةُۤ اَحْیٰیۡہَا وَاَخْرِجۡہَا

سب کے سب ہی ہمارے حضور حاضر کرتے جائیگے اور ایک نشان ان کے لئے مردہ زمین پر کہ ہم اسے زندہ کیا اور اس میں

۳۴ مِّنْہَا حَیۡۃٌۭ یُّاۤکُوۡنُ ؕ وَجَعَلۡنَا فِیۡہَا جَنَّتِ مِّنْ نَّحِیۡلٍ وَّاَعۡنَابٍ وَفَجَّرۡنَا

انج نکلا تو وہ اس سے کھاتے ہیں اور ہم نے اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کئے اور اس میں

۳۵ فِیۡہَا مِیۡنَ الْعِیۡوُنِ لِیَاۤکُلُوۡا مِّنْ ثَمَرِہٖ وَّمَا عَمِلۡتَہٗۤ اَیۡدِیۡہِمۡۤ اَفَلَا یَشکُرُوۡنَ یٰۤسَۡرُ

چشمہ جاری کئے تاکہ وہ اس کے پھل سے کھاتیں اور ان کے ہاتھوں نے اسے نہیں بنایا تو کیا وہ شاکر نہیں کرتے یسیر

۳۶ الَّذِیۡ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّہَا مِمَّا تُنۡبِتُ الْاَرْضُ وِمِنْۢ اَنْفُسِہِمۡ وِمِمَّا لَا یَعۡلَمُوۡنَ

ذات اگر جس نے سب جوڑے پیدا کئے اس سے جو زمین آگاہی ہے اور ان کی اپنی جانوں سے اور اسے جو وہ نہیں جانتے ۲۴۴۳

۲۴۴۲ اِنَّہُمۡ اَلِیۡمٌ لَا یُرْجَعُوۡنَ سے مراد یہ بھی ہو سکتی ہے کہ جنہیں ہلاک کروا گیا وہ ان کی طرف جوسی دنیا میں رہ جاتے ہیں تو ٹکڑ نہیں آتے

حضرت ابن عباس سے کہا گیا کہ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ حضرت علی قیامت سے پہلے پھر زندہ ہو کر آئیں گے تو آپؐ فرمایا ہجر ہم بہت ہی بڑے

لوگ ہیں کہ ان کی عورتوں سے خلج کیا اور ان کی میراث تقسیم کر لی تب آپؐ پڑھا اِنَّہُمۡ اَلِیۡمٌ لَا یُرْجَعُوۡنَ (اور) بعض نے کہا اہل کفر کثیر

تو ٹکڑ نہیں آتے اور یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ ہم نے ان سے پہلے انسانوں کو اس لئے ہلاک کیا کہ وہ رسولوں کی طرف رجوع نہ کرتے تھے دوسرے

معنی کو ترجیح ہے +

۲۴۴۳ ان آیات سے مراد یہ بھی ہو سکتی ہے کہ کس طرح ہم آسانی پائی کے ذریعہ سے مردہ زمین کو زندہ کرتے رہتے ہیں اور اس میں انج

اور پھل نکالتے رہتے ہیں اور یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اس زمین کو جو پہلے محض مردہ مٹی نہ اس پر پوشیدگی تھی نہ کوئی جاندار

نما زندہ کیا اور اس میں سارے سامان انسانوں کی زندگی کے پیدا کئے اور ان کے اندر پانی کے چشمے بہائے۔ اسے بزرگ نشان پہلے

بیان کیا کہ انسان کیلئے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت رحمانیت سے پیدا کیا انسان کے اعضاء نے یہ چیزیں نہیں بنائیں پہلے

وہ سامان جو انسان کی روحانی زندگی کا موجب ہیں انسان کے اعضاء نہیں بنا سکے بلکہ اللہ تعالیٰ اپنی صفت رحمانیت سے پیدا کرنا

ہو ا دینی ارسال رسول ہو۔ اور پھر یہ یوں ہی نشان ہو کہ جس طرح اللہ تعالیٰ مردہ زمین کو زندہ کر کے اس میں چشمے بہاتا اور پھل وغیرہ آگاتا

ایسا ہی اب اسکی روحانی بارش سے عرب کی مردہ زمین زندہ ہو جائیگی اور علوم کے چشمے یہ غیبیئے اور رُسرے بڑے عظیم انسان انسان

اس مردہ قوم میں سے پیدا ہونگے انسان کے ہاتھوں میں یہ طاقت نہ تھی کہ یہ کام کرے، اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا لہر سے پیکر دکھا بیگا،

۲۴۴۴ مہیاں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں کے جوڑے پیدا کئے تھا تنگ کہ سبزیوں کے کھمبے اور انسانوں کے جس میں سب جاندار

شامل ہیں اور مالا معلوم ہٹھا کرتا یا کہ ایسی بھی جوڑے ہیں جنہیں وہ نہیں جانتے اس میں وہ سب چیزیں آجاتی ہیں جن کا علم

انسان آہستہ آہستہ حاصل کرتا چلا جاتا ہے۔ جوڑوں کا ذکر اسلئے کیا کہ دنیا میں سب نشوونما جوڑوں سے ہی ہوئی ہوئے روحانی

۱۸
حق اور سچ کو سبانی
کے نشانات

عرب کی مردہ زمین پر
نشوونما ہونے میں نشانات

سب چیزیں میں خلق
زوجیت

وَاٰیَةُ لَهُمُ الْبَلَدُ الْمُنْسَلُ مِنْهُ النَّهَارُ فَاِذَا هُمْ مُظْلَمُونَ ۝ ۳۸

اور ایک نشان ان کیلئے رات ہی اس سے ہم دن کو پہنچ جیتے ہیں تو ناکاں وہ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں ۲۶۴۵ اور

الْشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ ۳۹

سورج اپنے مقررہ راستہ پر جاتا رہتا ہے یہ غالب علم والے کا اندازہ ہے ۲۶۴۶ اور چاند کیلئے

قَدَرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ۝ لَا الشَّمْسُ ۴۰

ہم نے کئی منزلیں مقرر کر دیں یہاں تک کہ وہ پھر کھجوری پرانی ہو گئی شاخ کی طرح ہو جاتا ہے ۲۶۴۷ نہ سورج کو

کے نشوونما کیلئے کسی رنگ کی زوجیت چاہئے یعنی روحانی طور پر انسان ترقی نہیں کر سکتا جب تک کہ اس کا تعلق کسی اور جسم سے نہ ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی وجہ سے دوسرا جگہ پر منتقل ہوا ہے۔ زمین سے لے کر آسمان تک کہ وہ فضاء والی اللہ (الذی رزقناہ) ۳۹-۴۰ اور سبحانہ سے شروع اسلئے کیا کہ یہ تعلق اس قسم کا نہیں جیسے روحانی زواج میں ہوتے ہیں بلکہ یہ روح کا تعلق ہے اور تمام مہیوں اور نقصان سے پاک ہے اور تباہ ہو کر تعلق باہر سے نہیں روحانی نشوونما پیدا ہو گا۔

۲۶۴۵ رات میں دن کو کھینچ کر نکال لینا اور سورج کی چیز کا چرنا اتارنا ہے سورج اسلئے فرمایا کہ سورج غلط ہے اور وہ گویا ایک کتا

۳۹ پھر کتا کھینچ کر نکال دینا غلط کا چھاننا

ہو جو اس تاریکی کو ہٹانا چاہتا ہے جب وہ روز کا بس اندھا رہتا ہے اور کھینچ کر اندھیرا ہی اندھیرا رہ جاتا ہے اور انسان کی کام نہیں کر سکتا اور اس میں اشارہ ہے کہ سورج کی روحانی روشنی دینا میں مفقود ہو جاتی ہے یعنی نور ہوتے کہ ہو جاتا ہے اور روحانی طور پر لوگ غلط میں رہ جاتے ہیں جب تک وہ نور پھر نہ آئے اس وقت تک ایک کی دور میں ہو سکتی اور روحانی ترقی کیلئے انسان بھی کرنے کے قابل ہوتا ہے اور بتایا ہو کہ دنیا میں اس وقت سب لوگ اندھیرے میں ہیں کیونکہ پہلی نوروز کا نور گم ہو چکا اسلئے اب طلوع آفتاب کی ضرورت ہے اور اس آفتاب کے طلوع کا یہ نشان ہو گا کہ دنیا میں روحانی بیداری پیدا ہو جائے گی چنانچہ یہ امر واقع ہے کہ دنیا میں جہاں

پھیل گئی تھی وہ آفتاب اسلام کی روشنی سے ہی دور ہوئی اور تمام مذاہب کے اندر اصلاحات اسلام کے اصول سے ہی پیدا ہوئیں۔

۲۶۴۶ مستحق کیلئے دیکھو سورج کے مستقر سے مراد اس کا انتہائی سیر بھی یہاں آیا ہے اور سائنس سے بچ یہ ثابت ہے کہ کل

مستقر آفتاب

نظام شمسی جس کا مرکز سورج ہے ایک اور عظیم الشان ستارے کے گرد حرکت کر رہا ہے اور بعض نے امر اور مشرق اور مغرب میں اس کے آفتاب

طلوع اور غروب کی جگہ کو کیا ہے اور بعض نے طرف زمان بیکر مطلب یہ لیا ہے کہ ایک وقت تک چلتا ہے یعنی قیامت کے قائم ہونے

تک اور یہ جو حدیث میں ہے کہ آفتاب کا مستقر عرش کے نیچے ہے تو خدا کا عرش ایک خاص جگہ کا نام نہیں بلکہ اس کے نفاذ قدرت

کی طرف اس میں اشارہ ہے کہ آفتاب کا مستقر عرش کے نیچے ہوا یا اس کا سمجھنا کہ ماریٹ بی ظاہر کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت

سے باہر نہیں بلکہ اس کے سامنے سر جھکا تا ہے۔

۲۶۴۷ عروج کھجور کی شاخ کو یا خصوصیت سے اس شاخ کو کہا جاتا ہے جو خشک ہو کر ٹریٹھی ہو جاتے ہیں (د)۔

عروج

قدیم قدیم حد و ثلث کے خلاف ہو (د)، اور قدیم گزشتہ زمانہ میں موجود ہونا ہے اور بقاؤ آئندہ میں موجود ہونا (ا)۔

قدیم - بقاؤ

قدیم کا لفظ اللہ تعالیٰ کی صفات میں قرآن شریف یا تاجیہ میں نہیں آیا (د)۔

يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۚ فَكَفَىٰ لَكَ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۚ

۲۶۴۸ حاصل ہو کہ چاند کی غایت کو پہنچے اور ذرات دن سے آگے نکلنے والی ہر اور سب (اپنے اپنے) واسطے میں چل رہی ہیں

وَاٰیةٌ لَّهُمْ اَنَّا خَلَقْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلِّ الْمَشْكُونِ ۚ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ مِثْلِهِ مَا

اور ایک نشان ان کیلئے یہ ہے کہ ہم ان کی نسل کو بھری ہوئی کشتی میں اٹھاتے ہیں اور ان کیلئے اس جیسا کچھ اور پیدا کیا، جو کشتی

يُرْكَبُونَ ۚ وَاِنْ تَسْأَلُهُمْ فَلَا ضَرَرَ يَخْلِفُهُمْ وَلَا هَمٌّ يَشْكُرُونَ ۚ

وہ سوار ہونگے ۲۶۴۹ اور اگر ہم چاہیں تو انہیں غرق کر دیں تو ان کیلئے نہ کوئی فرما دے کہ اس ہو گا اور نہ وہ بچل جائینگے

۲۶۴۸ یعنی بقیہ کے اصل معنی تو تجا و زریں اور اس کا اکثر استعمال مذموم ہر یعنی بری بات کی طرف تجا و زمر بعض وقت اچھے مرقعہ پر بھی اس کا استعمال ہوتا ہے جیسے دل سے احسان کی طرف تجا و زریا فرض سے نکل کی طرف تجا و زریا اور یعنی بھی و طرح پر ہی ایک جب وہ چیز ایک فعل کیلئے سخن ہو جیسے اِنَّا يَنْبَغِي اَنْ تَخْرُقَ الثَّوْبَ اور دوسرے جب ایک چیز میں ایک اہمیت ہو جیسے فُلَانٌ يَنْبَغِي اَنْ يَخْلُقَ لِكُلِّهِمْ اور دریاں اور دماغ اعلیٰ اللعشما وما ینبغی لہ (۶۹) میں پہلے معنی میں آ رہا

سورج چاند کی غایت کو نہیں پہنچ سکتا یعنی جو کام چاند کا جو وہ سورج نہیں دے سکتا۔ ہر ایک کے سپرد اللہ تعالیٰ نے ایک الگ کام کیا ہر رات دن سے آگے نہیں کل سکتی یعنی جب دن آجاتا ہر تورات باقی نہیں رہ سکتی اپنا کام کر کے وہ دور ہو جاتی ہے اور سورج اور چاند دو پر کیا منحصر ہے سب سیارے اپنے اپنے دائروں میں چل رہے ہیں سب کو کافیاں چیزیں تیرنے پر بلا جاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ سب اجرام سماوی کسی ٹھوس چیز پر نہیں بلکہ پانی یا ہوا کی طرح کسی چیز میں گردش کر رہے ہیں۔ اور یہاں بھی اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ جب آفتاب نبوت طلوع ہو گیا تورات باقی نہیں رہ سکتی۔ اور قرآن سے ظہر کا دور ہوتا ہی اسکی حقانیت کا کافی نشان ہے۔

۲۶۴۹ فَاِنَّ الْمَشْكُونِ سے مراد بعض نے حضرت نوح کی کشتی لی ہے اور من مثله ما یورکیوں سے اور کشتیاں جن پر لوگ سوار ہوتے ہیں جو کہ حضرت نوح کی کشتی کے نمونہ پر ہی ہیں لیکن حلنا ذویہم میں ذکر ان لوگوں کا ہے جو مخاطب قرآن ہیں اسلئے دوسرے معنی یعنی یہ کہ فُلْتِ اسم جنس پر صحیح ہیں اور یہ دوسرے معنی بھی حضرت ابن عباس مجاہد وغیرہ سے مروی ہیں اور من مثله سے مراد کشتی کی آمد کوئی اور چیز ہو کر اور کہا گیا ہو کہ یہ اونٹ ہیں اور کہہ کر وہ تو باسفان البر میں خشکی کی کشتیاں لیکن یوں تو انسان گھوڑوں لکھنویوں یہ بھی سوار ہوتے ہیں اونٹ کی خصوصیت نہیں بلکہ فرمایا والحیول والبغال والحیول لئلا یزکروا والخلۃ ۸۰ اور کشتی سے ماثلت صرف اس بات میں ہونا کہ اس پر سوار کی جاتی ہے اور درست نہیں میرے نزدیک اس میں اشارہ ہوا کہ کشتیوں یا ہوائی جہازوں کی طرح ہے اور یہی آئی کشتیوں کی مثل کہلا سکتے ہیں اور خلفنا اس لئے فرمایا کہ جو چیز انسان اللہ تعالیٰ کے وسیع ہونے سامانوں سے بناتا ہے اور بنا نا اللہ تعالیٰ کی طرف بھی منسوب ہو سکتا ہے اور کشتی اللہ تعالیٰ کے تصرفات عظیمہ میں سے ہونے کے لحاظ سے اور انسانوں کیلئے سرجب نفع ہونے کے لحاظ سے نشان ہے واللہ اعلم بقی فی البحر ما ینفع الناس والیقیناً ۱۱۶ اور انکی آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ذکر خاص تو م کا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کشتیوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ سے بہت کچھ عطا فرماتے گا لیکن وہ ایک وقت کیلئے ہو گا اور اگر وہ قبول حق سے انکار کریں گے تو انہیں غرق کر دیا جائے گا رحمة منا ومتاعا لعیالہم اور یہ کہ یہاں ذکر عرب کا نہیں دو باتوں سے ظاہر ہے کہ ایک تو ذلک مشکون سے ان کا بہت ہی کم تعلق تھا اور دوسرے من مثله کوئی اور چیز

الْأَحْمَةُ مِنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ۚ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا

گرمادی طرفت ممتاع اور ایک وقت تک سامان اور جب انہیں کہا جائے کہ جو تم سے پہلے ہے اور جو

خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۚ وَمَا نُنَبِّئُكُمْ مِنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ آتِيَةٌ مِّنْ رَبِّهِمْ إِلَّا كَمَا يُلَوِّعُهَا

ہمارے پیچھے ہرگز نہ ہو ۲۵۵ اور ان کے پاس کوئی پیغام اپنے رب کے پیغاموں میں سے نہیں آتا مگر وہ اس سے منہ پھیر

مُعْرِضِينَ ۚ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

والے ہوتے ہیں اور جب انہیں کہا جائے کہ اس سے بچ کر جو اللہ نے تمہیں دیا ہے تو جو کاذب ہیں وہ انہیں

لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْطِعُوا مِمَّا نُؤْتِيهِمْ أَطِيعُوا ۚ إِنَّكُمْ أَنتُمُ الْفَاسِقُونَ

جو ایمان لائے کہتے ہیں کیا ہم سے کھانا دیں گے اگر اللہ چاہتا تو کھانا دیتا تم کھلی غلطی میں ہو ۲۵۵

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا الْوَعْدُ أَكُنْتُمْ صَادِقِينَ ۚ لَا يَنْظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً

اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب ہو اگر تم سچے ہو وہ کسی چیز کا انتظار نہیں کرتے مگر ایک آواز کا

تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ۚ

جو انہیں پکڑ لے گا اور وہ ایک دوسرے سے جھگڑا کر رہے ہوں ۲۵۶ اس نے وہ وصیت کر سکیں اور اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ کر جائیں گے

ان کیلئے پیدا نہیں کی گئی اور تو ان کریم میں یہ سب اوقات ہوتا ہے کہ آئندہ زمانہ کے واقعات کی طرف بطور تنبیہ کی اشارہ کیا جاتا ہے۔
۲۵۵ مفسرین کے اقوال مابین ایدیکم واخلفکم میں کئی اقوال ہیں مثلاً مابین ایدیکم سے مراد اُمم سابقہ کا عذاب لیا ہے اور ماخلفکم سے عذاب آخرت یا مابین ایدیکم جیسے گناہ کہیں اور ماخلفکم جو آئندہ کریں گے۔ مابین ایدیکم وہ کہوٹ جمع انہیں نہ کرے اور ماخلفکم وہ کہوٹ جن کا انہیں گمان بھی نہیں (لیکن اتفاقاً کے معنی نگہداشت حقوق دیکھیں وانقرأ اللہ الذی نسأ لون بہ والادحاً م (النساء ۱۰) میں مابین ایدیکم سے مراد وہ باتیں ہیں جو آنکھوں کے سامنے ہیں اور ماخلفکم وہ جو پس پردہ ہیں۔ یا وہ حقوق جو اسو زناہری سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ جو امور باطنی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان ائمہ الا فی ضلال مبین مفسرین کی طرف سے جواب بھی ہو سکتا ہے۔

۲۵۵ جلاتے کہ اگر یہ جواب دیتے تھے کہ جسے خدا نے نہیں دیا ہم اسے کیوں دیں تو اس سے بڑھتے آج بڑی بڑی مذہب تو مکی ہر قومیں سامان دنیا سے محروم ہیں وہ جو کچھ ان کے پاس ہے اسے بھی لینا چاہتے ہیں بچائے اس کے کہ غارتگر انہیں شعلات باہر نکالے۔
۲۵۶ مخصمون۔ میں میں مخصمون ہر اور مخلصام اور مخلصام باہر جھگڑنا ہے۔

یہاں سے معلوم ہوا کہ معنی هذا الوعد کا سوال عذاب دیا کیلئے تھا کہ یہ کیوں نہ کہ یہاں عذاب دنیا کا ذکر ہے اور انہیں جھگڑتے ہوئے آئینہ اور وہ وصیت بھی نہ کر سکیں گے اور جھگڑنے سے مراد یہ ہے کہ اسو زناہری اور تجارت میں ان کا سوا قدر نہ تھا کہ باہر جھگڑا ہے ہوئے اور آئینہ عذاب کی طرف خیال ہی نہ ہو کا مخلصمون و مخلصامون فی معاملاتہم و متاجرہم (ر) آج دیکھ باہر جھگڑ

اختصاص
مخلصمون و مخلصامون
عذاب دنیا کی طرف

جزا و سزا
دفعہ ۱۵۶۷
دفعہ ۱۵۶۷

۵۲ وَفِيهِ فِي الصُّورِ إِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاتِ إِلَى رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ ۝ قَالُوا لَوْلَا نُنَا

اور صور بھی نما جائیگا پس وہ ناگہان قبول سے داخل کی اپنے رب کی طرف دوڑ پڑینگے ۲۵۵۳ کیسے ہم پر افسوس

۵۳ مَنْ كُنْتُمْ مِنْ تَرْقِدٍ نَامَ هَذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ۝ إِنْ كَانَتْ

کس نے ہمیں ہماری خوابگاہ سے اٹھایا۔ یہ وہ جس کا وعدہ جن نے کیا تھا اور رسولوں نے سچ کہا تھا وہ صرف ایک

۵۴ الْأَمِصَّةُ وَاحِدَةٌ ۝ وَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ ۝ فَالْيَوْمَ لَا تَنْظُمُ

ہی آواز ہوگی تو وہ سب کے سب ہمارے حضور حاضر ہو جائینگے سو کچھ کسی جان پر کچھ ظلم

۵۵ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تَحْزَنُونَ ۝ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي

نہ کیا جائے گا اور تمہیں کچھ بد نہیں لگے گا مگر وہی جو تم عمل کرتے تھے جنت والے اس دن ایک کام میں لگے

۵۶ شُغْلٍ فَكِهِونَ هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلِّ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَكُونُونَ ۝ لَهُمْ فِيهَا

ہونے خوش ہوئے ۲۵۵۴ وہ اور ان کی بیبیاں سیاہوں میں تختوں پر کھٹے لگائے ہوئے ہونگے ان کیلئے اس میں

۵۷ فَالْكَلْبَةُ وَالْكَاهِنَةُ ۝ سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ

پھل ہوگا اور ان کیلئے ہوگا جو وہ ناگہان ۲۵۵۵ سلامتی۔ رحم کرنے والے رب کی طرف سے قول ہوگا

بید نہیں کر کسی ایسے ہی عذاب کا پیش خیمہ ہوں جس کا ذکر اس آیت میں ہے +

۲۵۵۳ اجداث۔ جذبات کی جمع ہر جس کے معنی قبر ہیں یوم یخروجون من الاجداث سماءا العالیاۃ (۳۲، ۴۳) دفعہ ۱۵۶۷

پڑنے سے سادہیں حالتے غلٹا ہر جس میں وہ بعد موت ہیں +

۲۵۵۴ شغل۔ شغل اور شغل اور شغل کوئی پیش ازینا بات ہی جو انسان کی توجہ کو دوسری طرف سے ہٹا دے (دفعہ ۱۵۶۷) گویا وہ

اس وقت دوسری سب باتوں سے اہم ہو اور یہ کمال سرت سے بھی ہو سکتا ہو اور کمال تخفیف بھی اور یہاں کمال سرت مراد ہے

فکیروں۔ خاکہ سب پہلوں کو کہتے ہیں خاکہ مابین ہر دو (الواقعة ۲۰) اور فکالہ جمع ہر دو فکالہ مابین ہر دو

۲۵۵۵ سلت (۳۲) اور فکالہ سلت والوں کے ساتھ باتیں کرنا ہی (دفعہ ۱۵۶۷) اور فکالہ وہ جگہ کے پاس پھل

ہوں اور مزاج کرنے والے کو بھی کہتے ہیں جیسا کہ ہر صفت میں ہر من اقلہ الناس مع صفت یعنی ہر من کے ساتھ بہت مزاج

کرنا والے تھے اور زید بن ثابت کی حدیث میں من اقلہ الناس اذا خلا مع اہلہ یعنی جب ہر من کے ساتھ تنہائی میں ہوتے

تھے تو بہت مزاج کرنا سے ہوتے تھے اور فکالہ کے معنی ہیں اس نے تعجب کیا نظر لگاتم تفکیر اور (الواقعة ۶۵) اور یہاں معنی لازم

ہونا بھی کہتے تھے ہیں اور فکالہ بجا تاہم وہ ہم (الطور ۱۸) میں معنی ہیں نعمت والے خوش ہونا والے اور یہاں معنی یہاں ہیں اور فکالہ

فکر کرنا والے اگر بازو کا جانا ہو دل، واذا اقلبوا الی اہلہم اقلبوا فکالہم والتطیف (۳۱) +

۲۵۵۵ بدعا عن۔ بدعا وہ ہر ایک چیز کو طلب کرے کہ وہ اسکے لئے ہر کوئی کرے یا مائدہ عن رحمت اللہ (۳۱) یعنی جو تراب

ادعاء

وَأَمَّا ذُو الِیَوْمِ ایَّهَا الْجُرْمُونَ ۝ أَلَمْ أَعْهَدْ لَیْلَکُمْ یٰسِنٰی اَدَمَ اَنْ تَعْبُدُوْا ۶۹

اور اے مجرمو! آج جدا ہو جاؤ ۲۷۵۱ اسے آدم کے بیٹوں کی اس نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ شیطان کی عبادت

تَعْبُدُوْا الشَّیْطٰنَ اِنَّهٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ وَاِنِ اَعْبُدُوْنِیْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۷۱

نکرو وہ نشانہ رکھلا دیتا ہوں کہ اور کہ میری عبادت کرو یہ سیدھا راستہ ہے

وَلَقَدْ اٰتٰیْنَا مِنْکُمْ جِبِلًّا کَثِیْرًا اَفَلَمْ تَکُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ۝ هٰذَا جَهَنَّمُ الَّتِیْ

اور یقیناً اس نے تمہیں سے بہت سی غلوں کو گراہ کیا تو کیا تم عقل سے کام نہ لیتے تھے یہ وہ دوزخ ہے جس کا تمہیں

کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ اِصْلَوْهَا الِیَوْمِ بِمَا کُنْتُمْ تُکْفِرُوْنَ ۝ الِیَوْمَ نُخْلِیْ عَنْکَ

وعدہ دیا جاتا تھا آج اس میں داخل ہو جاؤ اس کے بدلے جو تم کفر کرتے تھے۔ آج ہم ان کے منہوں پر

اَفْوَاهِهِمْ وَتُکَلِّمُنَا اٰیٰتِیْہِمُ وَتَشْہَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا کَانُوْا یُکْسِبُوْنَ ۝ وَلَوْ نَشَآءُ

ہر لہجہ دیتے اور ان کے ہاتھ سے باتیں کر دیتے اور ان کے پاؤں اسکی گواہی دیتے جو وہ کراتے تھے ۲۷۵۲ اور اگر ہم چاہیں

لَطَمَسْنَا عَلَیْہِمْ فَاَسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنْیٰ یُبْصِرُوْنَ ۝ وَلَوْ نَشَآءُ

تو ان کی آنکھوں کو شاہیں پھر دہرتے کیلئے آگے نہیں تو کس طرح دیکھیں گے اور اگر ہم چاہیں

لَسَخَنَہُمْ عَلٰی مَّکٰنَتِہِمُ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِیًّا وَلَا یَرْجِعُوْنَ ۝

تو انہیں ان کی جگہ پر سج کر دیں پھر وہ نہ آگے چل سکیں اور نہ لوٹ سکیں ۲۷۵۳

اور دعویٰ ادا کیا کہی کہتے ہیں ماکان دعوتہم افجاہہا ساء لا اعرف ۵۰ اور دعا اور پکار کو بھی داخلہ دینا ہمارا الحمد للہ رب العالمین (یونس ۱۰۰)

۲۷۵۲ امتنا از انا کے معنی وہ چیزوں کو الگ الگ کیا اور امتنا از اور تمیز اس کے لئے بطور مطالعہ کے ہیں یعنی ایک چیز الگ

ہر کسی یا کثرتی۔ تکاد تمیز من الغیظ الملک ۳۷ (غ) ۵۱

۲۷۵۳ منہوں پر ہاتھ رکھنے سے مراد یہ ہے کہ کلام نہ کرینگے اور اس قسم کی آیات میں بتایا ہے کہ دوسرے عالم کی کیفیات الگ الگ کی

ہیں۔ انسان کلام تو منہ سے کرتا ہے مگر زبان منہ سے کلام نہیں ہو سکتا کیونکہ وہاں عمل کے نتائج ظاہر ہوتے اور وہ انکار و تہریر کا نام نہیں

بلکہ انسان کی حالت سے ہو سکتا ہے بہتوں کے کلام کہنے اور پاؤں کے گویا دینے کا ذکر دوسری جگہ پر شہد علیہم صحتہم بشارا

وجہ دہم ہا کاذا یعلون (حم السجۃ) ۲۰ کان اور انکھیں اور چہرے گواہی دینگے چنانچہ تنہا سیر میں ہی یہ قول مقول ہر شاہد ہوتا ہے

دلالتہا علی انما ذلک و انما العاصی علیہا بان یدہا اللہ عیضا ما باخری فیہ منہا بل اللہ عیضا ما یستد لکی علیہا منہم فجلد اللہ ذلک لایہ من ذلک

۲۷۵۴ سَخَنَّا مِنْہُمْ خَلْقًا وَخَلَقْنَا لَہُمْ ذُرِّیًّا ہر اور ان کا ایک صورت سے دوسری صورت میں بدل دینا اور بعض حکماء کا قول ہے کہ

کسی طرح پر ایک شخص جن صورت میں ہو اور دوسرے خلق جو ہر زمانہ میں ہوتا ہے ہر ایک انسان بعض اخلاق ذمہ

دعویٰ

امتناز۔ تمیز

لفظ پانچ کلام

منہم

۶۹

وَمَنْ تَعْمَرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۖ أَفَلَا يَعْقِلُونَ ۝ وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ

قوم کا جوئی و زوال
استغاثی کا شرف و کمال

اور جسے ہم نہیں عمارت میں اسے بنا دیتے ہیں تو کیا یہ عقل سے کام نہیں لیتے ۲۶۵۹ اور ہم نے اسے شعر نہیں سکھایا

وَمَا يَتَّبِعْ لَهُ ۖ إِنَّ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُبِينٌ ۝

اور نہ اسے یہ نشانیاں ہیں یہ صرف نصیحت اور کھول کر بیان کرنا قرآن سے ۲۶۶۰

کہ بعض چیزات سے تعلق رکھتے ہیں اصل کریم پر مشابہت جس میں کئے کی طرح ہو جانا: غیرہ اور وجہ منہم القادۃ و الخائزہ
میں جو دو وجہ ہو سکتی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہو اور یہاں مسخ نہیں علی مکاتہم و دونوں وجہ کو اپنے اندر رکھتا ہو کہ اول زیادہ صاف
ہے دغا، اور ابن عباس سے مسخ ہم علی مکاتہم کے معنی مروی ہیں لاکھنا ہم فی مساکم ہم (ج)، ہم انہیں اپنے گھروں میں ہاک
کر دیں اور جس کتے میں ہم نہیں گھروں میں بھاریتے (ج) +

مضیاً۔ مضیاً اور مضیاً کے معنی نفاذ ہیں اور اس کا استعمال اجسام اور معانی دونوں میں ہوتا ہے مضی مثل الاولین
(البرخانی: ۸) مضی سنة الاولین (لا نفاذ)۔ ۱۳۸، ۱۳۹ +

یہ تو ظاہر ہے کہ دونوں آیتیں اس دنیا کی حالت کے متعلق ہیں یعنی اگر اللہ چاہتا تو دنیا میں ایسا کر دیتا یا ظاہر انھما
و کذا یا قبلہ و کان لکان فی الدنیا (۱) یا ہر دو اس سے ظاہر ہو کہ ایسا کر دینا بھی دینی و فنی انکھوں کا نور سے جانا اور صدر تو
سرخ کر دینا تو یہ ہر انہیں پھر اسکے ذکر کا کیا فائدہ تھا لیکن اگر دونوں باتوں کو روحانی رنگ میں لیا جائے تو بعض لوگوں کی ان میں
سے یہ حالت ہو بھی سکتی اور مصنف کے معنی روایات میں ہیں ان کے لحاظ سے یہ دونوں باتیں روحانی رنگ میں ہی ہیں +

قوم کا جوئی و زوال
ایک قانون سے
بہت ہے

۲۶۵۹ بظاہر اس آیت کا یہاں تعلق کچھ معلوم نہیں ہوتا مگر ذکر کیا اور یہاں ایک قانون بتایا کہ جسے ہم نہیں عمارت میں اسے بنا دیتے ہیں
قرآن کو ضعف بدل دیتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا فی قانون ہے۔ بات یہ کہ اصل ذکر قرآن کریم میں تو کئے عروج و زوال کا چلنا ہو کہ اکثر لوگ اس نظر
قرآن کریم کو نہیں دیکھتے اس سورت میں بھی بعض قوموں کی نگاہ سے ان کا ذکر تو اس کیلئے اپنا ایک قانون بتاتا ہے کہ جو قوم دنیا میں بھی عمارت میں اسے
کر کر آخر اس پر قانون قدرت کے مطابق و در زمانہ اسے کہ قدرت کی بجائے ضعف پیدا ہو کر زوال کی حالت نوزاد ہو جاتی ہو اور توجہ دلائی ہو کہ تو
کی حالت کو انسان کی حالت پر قیاس کر لو اگر کشتہ قوم کے حالات کی طرف توجہ دلائی ہو کہ بڑا اقبال حاصل کر کے اور لینے زمانہ تک عروج
یا آخر وہ مشائیں پس قرآن کریم کی مخالفت کرنا اسے کہاں باقی رہ سکتے ہیں۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ اس قانون کے تحت مسلمانوں کی بھی آخر
ہی حالت ہو جاتی چاہے تو یہ صحیح ہو فرق یہ ہو کہ جب ایک مسلمان قوم زوال کی طرف پہنچتی ہو تو اللہ تعالیٰ ایک دوسری قوم کو اسکی جگہ پر
کر دیتا ہو۔ اسلئے عربوں پر زوال آ سکتا ہو ایرانیوں پر آ سکتا ہو ہندوؤں پر آ سکتا ہو ترکوں پر آ سکتا ہو کہ اسلام نہیں آ سکتا ہو اسلام
بعض اصول کا نام ہو اگر اصول صحیح ہیں تو وہ آخر دنیا تک رہیں گے ان سے مادہ اٹھائے میں کبھی ایک قوم کو جسے سبقت لی جائے گی
کبھی دوسری آج بھی اسلام کے مخالف اپنے لیے عروج پر فخر نہ کریں اللہ تعالیٰ کے قانون لا متبدل ہیں +

سلام پر زوال کی
سبب

ہو سکتا ہو کہ ان الفاظ میں یہ بھی اشارہ ہو کہ انسان کا جسم رقی کے بعد کھلاط کی طرف جاتا ہو کہ اس کی روح اٹھ جائے
کے ساتھ تعلق پیدا کر کے ہیئتہ رقی کر تی ہو اور اسکی ہیئتہ رقیات ہی اسے دوسری زندگی کیلئے ہوتی رکھتی ہیں +

نشانہ
روح کی ترقیات غیر

۲۶۶۰ یہ مضمون بھی بے تعلق نہیں۔ بظاہر یہ قانون کہ جسے ہم نہیں عمارت میں اسے بنا دیتے ہیں اور مادہ بھی ہوتا ہے یعنی ضعف کے بعد قوت
اور قوت کے بعد ضعف ہر ایک شاعر و نحویں رکھتا ہوا معلوم ہوتا ہو۔ تو فرمایا کہ یہ شاعر و نحویں عین نصیحت ہو کہ اگر لوگ اس
نائدہ اٹھائیں۔ اور اصول صحیح کو قبول کر لیں۔ اور چونکہ سورت کا ابتدا اس سے کی گئی کہ قرآن حکمت والی کتاب ہو اور اسکے

شعر و نصیحت

۴۳ وَلَمْ يُمْسِكُوا مَنَافِعَهُمْ وَمَشَارِبُ أَفْلاکِ شُكْرُونَ وَأَخْلَوْا لِمَنْ دُونَ اللَّهِ إِلَهَةً

اور ان کیلئے ان میں فائدے اور پینے کی چیزیں نہ تو کیا یہ شکر نہیں کرتے ۴۳ اور انہوں کو چھوڑ کر معبود بناتے ہیں

۴۵ لَعَلَّهُمْ يَنْصَرُونَ ۝ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَلَا هُمْ لَهُمْ جُنْدٌ خَاضِرُونَ

نہاں انہیں مدد ملے وہ انکی مدد کی طاقت نہیں رکھتے اور وہ ان کیلئے ایک لشکر ہو حاضر کر کے ۴۵

۴۶ فَلَا يَحْزُنُكَ قَوْلُهُمْ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝ أَوَلَمْ يَرِ الْإِنْسَانُ أَنَّا

وقت لازم

سوائے بات تجھے گلین نہ کرے ہم جانتے ہیں جو یہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں کیا انسان غور نہیں کرتا کہ ہم نے اسے

۴۸ خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ ۝ وَضَرَبْنَا مَثَلًا وَتَسَىٰ خَلْقَهُ قَالَ مَرُدُّ

نفس ہے پیدا کیا پھر دیکھو وہ کھلا جھگڑا کر نیوالا ہی اور ہمارے سے ایک ٹھہریات بیان کی اور پی بیٹھیں بھول گیا کتہا ہی

۴۹ يَحْمِلُ الْعِظَامَ وَهِيَ عِظٌ مِمَّا قُلِّبَتْ لَهَا الذِّنَىٰ نَسَاَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ

ہڈیوں کو زندہ کر کے جگہ کی ہڈی ۴۹ انہیں وہی زندہ کر کے جس نے نہیں پہلی بار بنایا اللہ ہر پیدائش کو خوب جانتے والا ہے

۴۶۱۳ مشارب - مشرب کی جمع ہر اور یہ معبود بھی ہر جیسے یہاں اور پینے سے مراد یہاں دو وہ وغیرہ اور اس میں بھی مشرب
قد علم کل اناس مشرب ہم (البقرة ۹۰) اور اس میں بھی (غ) +

مناف سے مراد سوائے سوائے اور کھائے اور دو وہ کے دیگر فوائد ہیں جیسے ان سے دوسرے کام لینا یا انکے چڑنے نہ دینا

۴۶۱۴ ہم لهم جند محضون یعنی مشرک اپنے معبودوں کیلئے حاضر کیا گیا شکر اور حاضر کرتے گئے سے مراد ان کی حما

کیلئے حاضر ہونا یا تیار رہنا ہر اور یہ معنی قنود سے مروی ہیں دو، پس یہاں کھلی پیشگوئی ہو کہ باوجود ساری طاقت ان بتوں کی حمایت

مرف کیلئے مطلوب ہونگے اور بت انکی بھی مدد نہ کر سکیں اور بعض نے محضون سے مراد قیامت کے دن مذاب میں حاضر ہونا یا ہر

۴۶۱۵ ضرب لنا مثلا یعنی ہماری شان میں ایک عجیب بات بیان کرتا ہے جو اپنی قدرت میں مثل کی طرح ہر اور وہ احیاء موقی ہوں

رمیم - رم پرانی چیز کی اصلاح کرنا ہر اور رقتہ بوسیدہ ہڈیوں سے مخصوص ہے اور یہی معنی رمیم کے ہیں مانند رموشی

انت علیہ الا جعلتہ کالرمیم والذی رایت (۴۲) (غ) اور حدیث میں ہے کہ آپ کو براور رقتہ یعنی بوسیدہ ہڈی تھی تھیں تھیں

احیاء موقی کے آثار کو ہر اور یہاں ہر ایک ہڈی کو زندہ کر کے طلب نہیں کر گشت تو زندہ ہو سکتا ہے ہر اور بوسیدہ

ہڈیاں زندہ نہیں ہو سکتیں بلکہ احیاء کے استبعاد کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے طلب یہ ہے کہ گوشت تو ایک طرف ہمارے ہڈیاں

تک بھی کل جائیں گی اور ہمارا کچھ باقی نہ رہ جائیگا تو پھر احیاء زندہ کرنا کس طرح ہوگا اور گویہ انکار احیاء موقی پر یہ کہیں میں اس اشارہ

اس بات کی طرف بھی ہو سکتا ہے کہ وہ کام جو اس وقت ایک مردہ حالت میں نظر آتا ہے وہ زندہ کس طرح ہوگا کچھ بھی لوگ اسلام کو ایک

مردہ حالت میں سمجھتے اور تعجب کرتے ہیں کہ یہ کس طرح زندہ ہوگا کیا عجیب جواب ہے جس نے پہلے زندہ کیا وہی دوبارہ زندہ کرے گا

۴۶۱۶ احیاء اور انشاء - ہاں یہ نہیں نفی کی طرف بڑی کچھلی تاکہ مفہوم ہر اور بخل خلق بتا دے کہ یہ پیدائش اس پیدائش سے باطل

دوسری خلق

الک ہر وہ جن پہلی پیدائش کی اور اس سے واقف ہو وہ اس بات سے بھی واقف ہو کہ دوسری خلق کس طرح ہوگی +

احکامی کا اخبار بگ
استعداد

ہمارے جن چیزوں کی قسم کھانی ہو یا الفاظ دیگر جن میں بطور گروہ پیش کیا ہو دیکھو ۱۹۲۹ء وہ صفحہ ۱۸۷ دیکھنے والی روکنے والی

رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مَا بَيْنَهُمَا وَرَبِّ الْمَشَارِقِ ۚ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوْكَبِ ۖ

آسمانوں اور زمین کا ایشیا جو کچھ دن کو نکلتے دیکھیں اور مشرقی زمین پر مغرب کے آسمانوں کو دیکھیں (زینت یعنی ہمارے آسمانوں کی زینت ہے)

تلاوت قرآن کریم والی جاعتیں ہیں اور جواب قسم یا وہ امر جس کی وہ شہادت ادا کرتے ہیں یہ ہر کہ معبود ایک ہی ہے جو ناما معصومین نے مراد اس سے لیا ہے ہیں اور ایسے ہی بعض اور موقعوں پر بھی فرشتے مراد لے رہے ہیں اور یہی حضرت ابن عباس وغیرہ سے مروی ہے کہ کھڑے ہو کر کلام خود غیری فرمائی ہستیاں ہیں اور انہیں بطور شہادت پیش کرنا درست نہیں ہو سکتا اور دوسرے تلاوت ذکر کا مفہوم فرشتوں پر صادق نہیں آ سکتا مومنین پر بھی آ سکتا ہو چنانچہ تلواد سے التلیت ذکر کے معنی میں یہی روایت ہے یا ہیل علیکم فی القرآن (۲۷) بنو آدم یتنون کتابہ تعالیٰ (۱۰) اور اگر تیسری آیت میں مومنین مراد لے جائیں تو پہلی دو آیتوں میں بھی وہی مراد ہونے چاہئیں۔ اور صفت صفا میں مراد ناموس صفا یا نہ مھے والے لوگ ہیں اور زاجات زجر میں لوگوں کو معاصی سے روکنے والے اور تالیات ذکر میں خود اتباع ذکر کرنے والے اور پھر انکی شہادت دو طرح پر ہے ایک تو یہ کہ جنہی اس قسم کی جاعتیں دنیا میں ہوں ہیں یعنی انبیاء اور مصلحین اور انکے اتباع وہ دنیا میں کیسے بھی ہوتے ہیں اور کسی زمانہ میں ہوتے ہوں سب کے سب توحید الہی پر شہادت دیتے ہیں یعنی تمام راہبستانوں کی جاعتوں کی شہادت یہی ہے کہ خدا ایک ہے۔ اور دوسرے رنگ میں یہ شہادت بطور پیشگوئی ہے کہ یہ کیونکہ یہ صحت تو اس وقت کی ہے جب کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غایت کمال پر ہو کر گیا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی سے اس ملک میں جاعتوں کی جاعتیں ایسی پیدا ہو جائیں گی جو خدا کے حضور ناموزوں میں صفتیں بانہر کھڑی ہو گئی اور ان کا کام دوسرے لوگوں کو معاصی سے روکنا اور خود اتباع قرآن کریم ہو گا۔ اور ایک ملک سے کیا خاص یہی شہادت آئندہ کل دنیا بھی ادا کرے گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ صفت سے مراد جنگ میں صفتیں بانہر مھے والے اور زجر سے مراد دشمن کو روکنے والے ہوں یا گھروں کو چھلانے والے اور اس صورت میں بھی یہ پیشگوئی ہے کہ حق اور باطل کا مقابلہ ہو کر آخر حق غالب ہو گا معبودان باطل نیست و نابود ہو جائیں گے اور ایک خدا کا نام لیا جائیگا اور ان دونوں معنوں کو صحیح تسلیم کیا گیا ہے جو دیکھو روح المعانی +

شرع ملک و زمین

۱۵۷۴ رب المشارق میں مشارق سے مراد غروب طلوع آفتاب کے مختلف نقطے لئے گئے ہیں مگر اس سے مراد مشرقی زمین بھی ہو سکتی ہے اور گو ایسے موقع پر ایک کا نام لینے سے دونوں مراد ہوتے ہیں اور رب المشارق سے مراد رب المشارق والمغارب ہی ہے کیونکہ مفہوم مشارق خاص طور پر اختیار کرنے میں یہ اشارہ معلوم ہو کہ روحانی تربیت میں مشرق خالق رہا ہے۔ چنانچہ انبیاء اور راہبستانوں اکثر مشرقی ملک میں ہی پیدا ہوئے ہیں آفتاب روحانیت کا طلوع جب ہوا مشرق سے ہی ہوا اور توحید الہی کا غلط ہوشہ مشرق میں ہی ملندہ اور مغرب ہمیشہ روایات اور حقایق کا دلدادہ ہی رہا ہے اور روحانیت میں مشرق کا دست نگر رہا ہے سبب شک کو وجہ خدا خدا کر پکارا جاتا ہے وہ بھی صرف ایک مشرقی انسان ہی تھا۔ اور شاہد اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اب جو دنیا کی ربوبیت روحانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے کی جاتی ہے تو اول اس کا عروج مشرقی ملک میں ہی ہو گا اور ہونا بھی ایسا ہی چاہئے تھا کہ صداقت روحانی کو پہلے ہی لوگ قبول کرے جگر روحانیت سے قتل زیادہ رہا ہے اور مغربی لوگ ایک وقت تک جو جہانی مادہ پرستی کے اس سے محروم رہتے۔ اور اس زمانہ میں اس نقطہ میں بالخصوص مسلمانوں کیلئے بڑی بھارتیائی ہے کہ یہ ملک اہل مغرب مسلمانوں اور اہل مشرق کو ایسا سمجھے ہیں کہ گویا وہ اس خدا کے پیدا کردہ انسان ہی نہیں جس نے اہل مغرب کو پیدا کیا اور وہ پھر اہل مغرب کی خدمت کیلئے پیدا ہوئے ہیں +

اسم پہ کیوں مشرق میں پھیلتا

۱۵۷۴ اس ظاہری تربیت میں اشارہ ہے کہ عالم روحانیت میں بھی بعض وجوہ اس عالم کی تربیت کا موجب ہو جاتے ہیں اور دوسرے نفوس کے لئے روشنی کا موجب ہو جاتے ہیں جیسا کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصحابی کا لغو میرے اصحاب ستاروں کی طرح ہیں + اور سلام الدنیا سے مراد وہ بلندی ہے جو ہماری حدنگاہ ہے +

۸ وَحَفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ قَّارِدٍ ۚ لَا يَسْتَمْعُونَ اِلَى الْمَلَا الْاَعْلٰى وَيَقْدِرُونَ

اور ہر سرکش شیطان سے (ان کی) حفاظت کی ہر ۲۶۷۲ وہ اعلیٰ درجہ کے سرور اور کی باتیں نہیں سن سکتے اور ہر طرف سے

۹ مِّنْ كُلِّ جَانِبٍ ۚ دُحُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝۱۰ اَلَا مَنَظِفَةٌ لِّلْخَطٰثَةِ

لامت کئے جاتے ہیں ۱۰ دھونکا رہے ہوئے اور ان کیلئے لازم ہو جائیو لا مذابغے ۲۶۷۳ اس لئے اسکے جو ایک (۱۰) دفعہ

۱۱ فَاَتَّبَعَهُ شَهَابٌ نَّارٍ ۚ فَاسْتَفْتِمُہُمْ اَھُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مِّنْ خَلْقٍ اٰ

تو اس کے پیچھے روشن نکلا آتا ہر ۲۶۷۴ تو ان سے پوچھ کیا وہ پیدائش میں سخت تر ہیں یا وہ (دوسرے) نہیں ہر بے پیدا کیا

اِنَّا خَلَقْنٰہُمْ مِّنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ

بیشک ہم نے انہیں مضبوط مٹی سے پیدا کیا ہر ۲۶۷۵

۲۶۷۶ خفظا فعل موزون کا مفعول خفظنا حفظا اسان کے شیطا میں سے محفوظ ہونے سے کیا مراد ہے دیکھو ۱۶۷۹ اور شیطان کے

مراد یہاں کاہن وغیرہ ہیں جو شاروں سے علم غیب حاصل کر سکا دعویٰ کرتے تھے اور ان کا ذکر ان راستہ نڈک مقابل پر کیا چرچا اور پروکھا ۱۶۷۹

۲۶۷۷ دیکھو ۱۶۷۹ یہ کاہن وغیرہ ملا اعلیٰ کی باتیں نہیں سنتے اور الملا (الاعتلے سے مراد ملائکہ ہیں یا اشرف ملائکہ (د) مطلب یہ کہ

وہ جڑا ہر کرتے ہیں کہ ہم غیب کی باتیں معلوم کرتے ہیں تو یہ باطل جھوٹ ہو و لا شک انکی رسائی نہیں مذہب سن سکتے ہیں اور یقیناً فون من

کل جانب دھور ہیں جو یہ مراد لی گئی ہو کہ اپنا آسان کی چاروں جات سے انکا رے پھینکے جاتے ہیں تو صحیح نہیں اسلئے کہ اگر ظاہری شہاد

مراد لے جائیں تو ان کا چاروں طرف سے پھینکا جانا شاذ و ناہر ہی وقوع میں آتا ہے اور یہاں یہ مراد اسلئے بھی نہیں کہ انکی آیت میں ہر لادن

خفظا الخفظۃ فاتبعہ شہاب شاتب پس یہاں شہاب مراد نہیں۔ تن ف کے معنی لامت بھی ہیں ویکھو ۲۰۶۲ اور یہ لامت انہر

اسلئے ہر تری ہو کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں وہ جھوٹ ثابت ہوتا ہے اسلئے سب لوگ حتیٰ کہ انکے متقدم بھی ان پر لامت کرتے ہیں اور عذاب لازم

یہی ہے اور یا مراد عذاب آخرت ہے یعنی دنیا میں ذلیل ہرے ہیں کہ انکی باتیں جھوٹی غلطی ہیں تو لامت ہوتی ہے اور آخرت کا عذاب الگ ہے ۲۶۷۹

۲۶۷۹ شاتب۔ ثقب سرخ کا ہر اور شاتب وہ ہر جو اپنی روشنی کے ساتھ اس چیز میں کھب جائے جیسے وہ واقع ہو الفجہ الشاتب

(الطاریق ۳- دغ) +

چونکہ اوپر ذکر تھا کہ انکی باتیں جھوٹ ہونے کی وجہ سے ہر جانب پر لامت ہوتی ہے اسلئے ان کا کیا کہ کبھی کبھار کوئی بات انکی

سچ بھی مل آتی ہو اور اسکو جلدی سے اچک لیجائے سے تشبیہ دی ہے یعنی یہ بھی ایسی بات نہیں ہوتی جس سے معلوم ہو کہ اس سچ ہے

نہ اسے کوئی دسترس ہو بلکہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی جلدی سے کوئی چیز اچک لیجائے شہاب ثانی کے پیچھے آنے سے کیا مراد

ہو دیکھو ۱۶۷۹ جہاں مفصل بحث کر چکی ہیں من خفظ الخفظۃ سے یہ مراد نہیں کہ ملا اعلیٰ سے کچھ باتیں سن آتے ہیں اسکی توبہ

لایسمعون میں صاف موجود ہے اور دوسری جگہ بھی ہر انہم عن السمیع لغا ولون السعۃ ۶- ۱۲۱۲ ام لہم سلیم یعنون فیہ ۲۸

۲۶۷۹ لا ذوب۔ سئل اب الشی اس کا بعض بعض میں داخل ہو گیا اور لذاب الطین مٹی چٹ گئی اور سخت ہو گئی اور طین لازم

چٹ جائیو ایسی ہے اور لا ذوب اور لازم ایک ہی معنی میں ہے اور لازم بمعنی ثابت بھی ہر دل) +

اھم اشد خلقا ام من خلقنا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ من ذوی العقول کیلئے ہر اور اسلئے دوسری جگہ آتا ہے اہم

اہم اشد خلقا ام من خلقنا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ من ذوی العقول کیلئے ہر اور اسلئے دوسری جگہ آتا ہے اہم

اہم اشد خلقا ام من خلقنا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ من ذوی العقول کیلئے ہر اور اسلئے دوسری جگہ آتا ہے اہم

کاہنوں کا دعویٰ علم غیب اور انہر لامت

ثابت

خلف شیطان مراد

لا ذوب

اہل حق کے مقابل ہر باطل نہیں رہ سکتا

بَلْ عَجَبْتَ وَيَسْخَرُونَ ۖ وَإِذَا دُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ۖ وَإِذَا أُرُوا آيَةً

بلکہ تعجب کرتا ہوا اور وہ ہنسی کرتے ہیں ۲۷۷ اور جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے نصیحت قبول نہیں کرتے اور جب کوئی نشان دیکھتے

يَسْتَسْخِرُونَ ۖ وَقَالُوا إِن هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۖ عِزَّادُ امْتِنَّا وَلَنَا تَرْبَا ۱۵

تسخیر کرتے ہیں ۲۷۸ اور کہتے ہیں یہ کچھ نہیں مگر کھلا جادو ہے کیا جب ہم پر جانینگے اور سٹی ۱۵

وَعِظْمَاءُ إِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۖ أَوْ آبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۖ قُلْ نَعَمْ وَأَنْتُمْ دَاخِرُونَ ۱۶

ہو جانینگے تو کیا ہم ضرور دوبارہ اٹھائے جانینگے اور کیا ہمارے پہلے باپ دادا بھی کہاں اور تم ذلیل (ہو گے) ۱۶

فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ يَنْظُرُونَ ۖ وَقَالُوا لَوْلَا هَذَا يَوْمُ

وہ صرف ایک ہی ڈانٹنا ہو گا سودہ ناکاں دیکھنے لگیں اور کہینگے ہم پر نفوس یہ جزا کا

الدِّينِ ۖ هَذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ۖ احْشَرُوا ۱۷

دن ہر یہ فیصلے کا دن ہے جسے تم جھٹلاتے تھے اکھاڑو

الَّذِينَ ظَلَمُوا وَاذْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ ۖ

انہیں جہنم لے گئے اور انکے ساتھیوں کو اور جنہیں خلی وہ اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے ۔

اشد خلقا ام السما والارضۃ ۲۷۷) ترہیاں من خلقنا سے مراد سما و زمین اور ظاہر ہر کہ من خلقنا میں ایسا ذکر ہوتا ہے، جاننے

جہ ظاہر ہو اور یہ فی الحقیقت دین لوگ ہیں جن کا ذکر دوسرے دینی نازوں کو قائم کر کے دیوں سے روکنے والے قرآن کریم کی پیر دی کرنا

انکے مقابل پر کا بنوں کا ذکر کیا تھا جس وقت ملک عرب کے روحانی پیشوا تھے، تو اب سوال یہ ہے کہ اسی حالت میں قائم یہ جاعت رہ سکتی

ہو جنہیں ہم نے پیدا کیا ہو یعنی راستبازوں کی جاعت یا یہ لوگ یعنی کاہن وغیرہ مطلب یہ ظاہر کرنا کہ انکی کے مقابل پر یہ کسات وغیرہ

اب ملک عرب میں نہیں رہ سکتی اور باطل کی ساری فوجیں توحید کے مقابل پر نیست فنا ہو کر دی جائیں گی اور پٹ جائیں گی الٹی سے

ان راستبازوں کو پیدا کرنے میں یہ اشارہ ہو کہ وہ ثابت و قائم رہینگے ۲۷۷

۲۷۷ یعنی تو جو اپنی شدت معرفت کے ان کے انکار پر تعجب کرتا ہے اور وہ بسبب اپنی جمالت کے ہنسی کرتے ہیں (۲۷۷)

عجب کے لئے دیکھو ۲۷۳

۲۷۷ یستسخرون - باب استعمال کا استعمال یا با تو مبالغہ کے لئے ہر اور یا مراد یہ ہو کہ ایک دوسرے کو تسخیر کی طرف

باتے ہیں اور ۲۷۷ یعنی تم صرف اپنے اعمال کی جزا و سزا کے لئے مبعوث ہی نہیں ہو گے بلکہ اس دنیا میں بھی مغلوب اور ذلیل ہو گے یہ بھی

ابتدائی سرلوں میں کفار کی آخری مغلوبیت کی ایک کھلی پیشگوئی ہے ۲۷۷

۲۷۷

موجودہ اور شرک
انجام کا مقابلہ

استغفر

کفار کی مغلوبیت کی پیشگوئی

الربع

۲۳ من دُونِ اللَّهِ فَاهْدُ وَهُمْ إِلَى صِرَاطِ الْحَمِيدِ ۝ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ

پھر انہیں دوزخ کے رستے کی طرف لیجاؤ ۲۴۴۹ اور انہیں ٹھہراؤ کہ ان سے سوال کیا جا

۲۵ مَا لَكُمْ لَا تَنصَرُونَ ۝ بَلْ هُمْ الْيَوْمَ مُسْتَسِيمُونَ ۝ وَأَقْبَلْ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ

تہیں کیا ہوا تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے، بلکہ وہ اس ن فرما نہ دار ہو گئے اور وہ ایک دوسرے کی طرف ہٹا

۲۶ يَتَسَاءَلُونَ ۝ قَالُوا أَأَتَيْنَاكُمْ كُنُفًا ۚ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ ۝ قَالُوا بَلْ لَمْ تَكُونُوا

ہوئے متوجہ ہو گئے کہیں گے تم تمہاری سے (دوست ہوئے) ہمارے پاس آیا کرتے تھے (دوست) کہیں گے بلکہ تم تجویزی ہو میں

۳۰ مُؤْمِنِينَ ۚ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طَافِينَ

نہ تھے اور ہمارا تم پر کوئی غلبہ نہ تھا بلکہ تم خود سرکش لوگ تھے

۳۱ فَنَحْنُ عَلَيْكَ أَقُولُ رَبَّنَا إِنَّا أَلْنَا إِلَهُكُمُ الْيَقُونَ ۝ فَأَعْوَيْنَاكُمْ إِنَّا كُنَّا غُوثِينَ ۚ وَإِنَّهُمْ

سوہا رب کی بات ہم ہی سچ ثابت ہوتی ہیں ضرور مزا پہنچنا ہو گا پس ہم نے تہیں گدھی کی طرف بلا لیا کہ تم خود گمراہ ہو گئے

۳۵ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ۚ إِنَّا كَذَلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ۝ إِنَّهُمْ

اس دن عذاب میں شریک ہو گئے ایسا ہی ہم مجرموں سے (عاملہ کرتے ہیں) کیونکہ وہ

۳۷ كَانُوا إِذْ أُقِيلَ لَهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُسْتَكْبِرُونَ ۚ وَيَقُولُونَ إِنَّا لَا تَارِكُونَ

جب انہیں کہا جاتا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تکبر کرتے تھے اور کہتے کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک

۳۸ إِلَهَتِنَا الشَّاعِرُ مُجْتَنُونَ ۚ بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ ۚ إِنَّكُمْ لَذَائِقُوا

مجنون شاعر کی خاطر چھوڑ دیں بلکہ وہ حق لے کر آیا اور رسولوں کی تصدیق کی تم یقیناً دردناک

۳۹ الْعَذَابِ لَا إِلَهَ ۚ وَمَا تَحْزَنُونَ ۚ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ لَّا عِبَادَ لِلَّهِ الْخَالِصِينَ

عذاب بکھو گئے اور تہیں بدلہ نہیں دیا جائیگا تمہاری جو تم عمل کرتے تھے مگر اللہ کے مخلص بندے

زوج

۲۴۴۹ (ازواجہم)۔ (ازواج یا زوج کیسے دیکھو ۲۴۵۰ ابن عباس کہتے ہیں یعنی اتباعہم ومن استبھم من الظلمۃ) (ج)

یعنی جس سے مراد ان کے پیرو ہیں اور جو ظالموں میں سے انکے شاہد ہیں اور حضرت عمر سے اس کے معنی مثالہم مروی ہیں (د) یعنی

ان کی مثل اور ماکافہ عیداد من سے مراد سب معبودانِ باطل لئے گئے ہیں لیکن آگے جو سوال و جواب آتا ہے بعض بعض سے

کہیں گے کہ تم نے ہمیں گمراہ کیا اور وہ کہیں گے ہم نے زبردستی تہیں کسی راہ پر نہیں ڈالا تم خود گمراہ تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا نوا

معبودوں کو مردار

وَالَّذِي لَمْ يَرْزُقْ مَعْلُومٌ ۖ قَوْلُهُ ۖ وَهُمْ مَكْرُمُونَ ۖ فِي جَنَّتِ التَّعْلِيمِ ۖ عَلٰی

ان کیلئے رزق پر جس کا معلوم دیا گیا ہے ۲۷۸۸ یعنی پھل۔ اور وہ عزت والے ہونگے نعمتوں والے باغوں میں تختوں

سُرِّ مُتَقَبِّلِينَ ۖ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاسٍ مِّنْ مَّعِينٍ ۖ بِيضًا كَلْدًا ۖ لِلشَّرَابِ ۖ

پڑائے سامنے ہونگے ۲۷۸۹ ان میں ایک پیالہ بھرایا جائیگا جو جاری پانی سے ہوگا ۲۷۹۰ سفید پینے والوں کے لئے لذت

لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْفَوْنَ ۖ وَعِنْدَهُمْ قُصُورُ الطَّرَفِ ۖ عَيْنٌ

نہ اس میں ہلاکت ہوگی اور نہ وہ اس سے متوالے ہونگے ۲۷۹۱ اور ان کے پاس نجی محاوروں والی بڑی آنکھوں والی ہونگی

یجب دن سے مراد یہاں انکے وہ سردار ہیں جنکے پیچھے وہ آنکھیں بند کر کے چلتے تھے اور دو بیچ کی طرف بچھا یا جا نا بھی انہی کے حقیر درست ہو سکتا ہے نہ ملائکہ وسیع و غیر مکہ حق میں +

۲۷۹۲ رزق معلوم کیا ہو خواہ لکھی آیت میں بتا دیا فاکہ یعنی پھل ہیں۔ اور ذائقہ نعتوں کے حاصل کرنے والے ہیں و کبیر ۲۷۹۳ پس یہ پھل و حقیقت غما کے قایم مقام ہیں اور انکے پھل اس لحاظ سے کہا ہو کہ وہ اعلان کے ثمرات ہیں اور وہ معلوم کسی لحاظ سے ہو کہ اسکی خبر دی گئی ہو ورنہ اس کی کیفیات کا کوئی علم انسانوں کو نہیں دیا گیا و کبیر ۲۷۹۴ +

۲۷۹۵ متقابلین۔ مقابلاً اور تقابل یہ ہو کہ ایک دوسرے کی طرف آگے بڑھیں خواہ ذات کے یا توہم سے یا محبت سے متکثرین علیہا متقابلین (الواقعة ۱۶، ۱۷) اور یہاں انکے تقابل سے انکے ایک دوسرے کے ساتھ مانوس ہونے کی طرف اشارہ ہو رہا ۲۷۹۶ کاس۔ برتن کو کہتے ہیں جس کے جاس میں پینے کی چیز ہو اور ان دونوں میں سے ہر ایک کو علمدہ بھی کہا جاتا ہے و من کامران مناجا کا فوراً (اللہ ۵، ۶) معین کیلئے و کبیر ۲۷۹۷ +

۲۷۹۸ لَذَّةٌ لِّلْذِي لَا يَنْفِيضُ الْمِرْوَارَ ۖ وَلَا لَّذِي يَلِدُ وَلَا يَلِدُ إِلَّا عَيْنٌ (النَّهْج ۱۷) اور یہاں لَذَّةٌ سے مراد ہر لذت یافتہ لذات لذت دل، +

۲۷۹۹ غَوْلٌ کسی چیز کا ہلاک کر دینا ایسے طریق پر کہ محسوس نہ ہو (غ) +

یَنْفَوْنَ۔ نَزْفُ الْمَاءِ کے معنی ہیں کنوئیں سے تھوڑا تھوڑا کر کے سارا پانی بھیج دینا اور اسی سے متوالے کو نزیف کہتے ہیں گویا اس کا فہم ہستی سے جاتا رہا یا اس کی عقل جاتی رہی اور ان نَزْفَتْ جس سے یَنْفَوْنَ ہی، نَزْفَتْ سے زیادہ لمبیج ہو (غ) +

ان تین آیتوں میں ہستی نعمتوں میں سے پینے کی چیزوں کا ذکر ہے۔ پہلے اسے معین کہا ہے اور معین اسے کہتے ہیں جو ظاہر ہو یعنی سطح زمین پر جاری ہو یہ اشارہ اس طرف ہو کہ وہ ختم نہیں ہوتا۔ اور وہ سفید ہے یعنی ہر قسم کے عیب سے پاک ہو و کبیر ۲۷۹۹ پھر اس میں پھلے والوں کی لذت ہے یہ اسلئے کہ اس دنیا میں جس چیز کو بیکر لوگ مسرور حاصل کرتے ہیں وہ لذت سے خالی ہوتی ہے پھر یہاں کی شراب آہستہ آہستہ انسان کو ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے کہ اس میں یہ بھی نقص نہیں پھر اس سے عقل جاتی رہتی ہے اس میں یہ بھی نقص نہیں مطلب یہ ہو کہ اس میں مسرور ہے اور لذت ہو مگر وہ ہر قسم کے عیب سے خالی ہو اور یہ کیا چیز ہے دوسری جگہ فرمایا مَثَلُ الْجَمَّةِ الَّتِي وَعَدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِّنْ مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٌ لِلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُصَفًّى (مُحَمَّد ۱۵) یعنی پانی کی نہ ہونگی اور وہ دودھ کی اور شراب کی اور ہری پینے کی معمولی اور اعلیٰ درجہ کی چیزیں ہیں۔ اور مَثَلُ الْجَمَّةِ کہہ کر بتا دیا کہ سچ سچ اس دنیا کا سا پانی اور اس دنیا کا سا دودھ اور اس دنیا کی سی شراب اور اس دنیا کا سا شہدیں بلکہ یہ مثال کے طور پر بتا دیا ہو کہ پانی پیاس

کھا ہستی میں پینے کی چیزیں

غول
نزف۔ انزف

قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ ۖ يَقُولُ إِنَّكَ بَيْنَ الْمَصْدِرَيْنِ ۝۵۱

ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ میرا ایک ساتھی تھا (جو) کہا کرتا تھا کہ کیا تو تصدیق کرنا اور اس میں سے ہر

عَاذِمْنَا وَلَقَدْ نَزَّ آدَمُ إِلَىٰ عَصَا مَاءٍ إِنَّا لَمَذِينُونَ ۖ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ مُطَّلِعُونَ ۝۵۲

کیا جب ہم جانیگے اور میں اور میں ہوں جانیگے تو کیا ہمیں بدلہ دیا جائیگا کہے گا کیا تم جھانکے

فَا طَلَعَ فَرَآهُ فِي سَوَاءٍ الْجَحِيمِ ۖ قَالَ تَاللَّهِ إِنْ كِدْتُ لَأُفْرِدِيَنَّ ۝۵۳

سوا میں نے جھانکا تو اسے دو بیچ کے درمیان دیکھا کہا اشد کی قسم قریب تھا کہ تو نے مجھے ہلاک کر دیا ہوتا

وَلَوْ لَا نِعْمَةُ رَبِّي لَكُنْتُ مِنَ الْمَحْضَرِينَ ۖ أَمْ أَكُنْ بِمَبَئِثٍ ۝۵۴

اور اگر میرے رب کی نعمت نہ ہوتی تو میں بھی ان میں سے ہوتا جو (عذاب میں) حاضر کئے گئے ہیں تو کیا یہ چیزیں میری ہر گز نیکی

الْأَمْوَاتِ الْأُولَىٰ وَمَا كُنْ بِمُعَدِّ بَيْنَ ۖ إِنَّ هَذَا هُوَ الْفُورُ ۝۵۵

مگر ہماری پہلی موت اور میں عذاب نہیں دیا جائے گا ۲۷۸۶ یقیناً یہ بڑی بھاری کامیابی

۶۱ الْعَظِيمُ ۖ لِيُمَثِّلَ هَذَا فليَعْمَلِ الْعَمَلُونَ ۖ

۶۱ ایسی ہی چیزوں کیلئے چاہے کہ عمل کرنے والے عمل کریں

عورتیں تو غیر کیسے بلکہ ایک بہشت کی نعمت ہے مگر وہ نعمت مردوں اور عورتوں کیلئے کیساں ہے ۱۰۰ اصل بات جیسا کہ بار بار لکھا جا چکا ہے یہی ہے کہ جن نعمتوں کا ذکر آتا ہے وہ بطور مثال ہر پس خود کا ذکر بھی بطور مثال ہے اور خوبصورتی میں اگر کسی چیز کی مثال دینی ہو تو وہ عورت کے ہی دیکھا سکتی ہے انسان جس طرح کھانے سے لذت حاصل کرتا ہے جو پینے سے لذت حاصل کرتا ہے اسی طرح حسن سے بھی لذت حاصل کرتا ہے اور یہ اس کیلئے سرور کا موجب ہوتا ہے خواہ مرد ہو یا عورت پس نعمانے بہشتی کا نقشہ مکمل ہوتا ہے اگر اس میں کھانے پینے کی چیزوں کا ذکر ہوتا مگر ان چیزوں کا ذکر نہ ہونا جو حسن سے تعلق رکھتی ہیں کیا انسان کی فطرت حسن و جمال سے لذت حاصل نہیں کرتی کیا اور انسان کے کمال سرور کا نقشہ اس میں حسن و جمال کی تصویروں کے بغیر مکمل ہو سکتا ہے مگر ان باتوں کو شوائی خیالات سے خوب کرنا اپنے شوائی خیالات کا نتیجہ ہے کیفیات جنت کو ہم نہیں سمجھ سکتے لیکن بھلا یہ سمجھ آتا ہے کہ نہ جنت میں بقائے نوع کی ضرورت ہے اور نہ ان امور کی جو بقائے نوع سے تعلق رکھتے ہیں مزید بحث کیلئے دیکھو درود جنہم جو دعویٰ (الطود ۲۰۰) اور یہاں عورت کی پاکہستی کو اس کا سب سے بڑا جہر قرار دیا ہے اور یہی اسکی حقیقی خرابی ہے ۲۷۸۶ یہ اسی صفت کا قول ہے اور یہ اسکے مطابق ہے جو دوسری جگہ فرمایا لایذ ذوق فی الموت الموت الاولیٰ و مقام عذاب الجحیم الدخان ۵۲ یعنی اب ہم پر دوسری موت نہ آنے کی کیونکہ جہنم پہرہ نکالے جائیگے اور نہ کوئی تخفیف آئے گی +

وَلَقَدْ نَادَيْنَا نُوْحًا فَلْيَعْمِلْ يَحْيٰوْنَ ۝ وَنَحْيٰنْهُ وَاَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ ۝

2

حضرت بیچ اور ابراہیم
کا ذکر جیل

اور یقیناً نوحؑ نے ہمیں بھرا سو ہم کیسے اچھے (دعا) قبول کر لیں گے ہیں اور ہم نے اسے اور اس کے پیروؤں کو بڑی سختی سے نجات

دی اور ہم نے اس کی نسل کو ہلا کر باقی رکھنے کے لیے بنایا اور ہم نے پہلے لوگوں میں اس پر ڈنکا، باقی چھوڑ دی۔
 سَلِّمْ عَلٰی نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ جَعَلْنَا الْمُحْسِنِيْنَ اِلٰهَ مُرْعَبًا ۙ

انفوس میں نوح پر سلا متھا ہے اسی طرح ہم بھی کرنیوالوں کو جلد دیتے ہیں وہ ہمارے مومن بندوں

المؤمنين ۝ ثم اغرقنا الآخرين ۝ وان من شيعته لابراهيم ۝

وقف لازم

میں سے تھا بھروسہ و کم ہوشی غن کر! اور ابراہیم یقیناً اسی کے گروہ میں سے تھا ۲۴۹

اِذْ جَاءَ رَبُّهُ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝ اِذْ قَالَ لِاٰیَّتِهِ وَ قَوْمِهِ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ۝ ۸۴

جب وہ سلامتی والے دل کے ساتھ اپنے رب کے پاس آجائے اپنے بزرگ اور اپنی قوم کے کما بیکار جس کی تم پر جا کرتے ہو

۸۶
۸۷
۸۸

اٰیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اللّٰهُ تَرِیْدُوْنَ ۚ فَمَا تُكْسِمُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۚ فَنظَر

کیا جھوٹ۔ اللہ کے سوا کسی دوسرے معبود و مذکوتم چاہتے ہو تو تمہارا خیال جانوں کے ریکی متعلق کیا ہو

نَبِيَّكَ

نَظَرَةً فِي الْجُحُومِ ۖ فَقَالَ اِنِّیْ سَیْقِیْمُ ۙ فَمَتَّلُوا عَنْهُ مَدَّ یَرِیْنِ ۙ

۹۹

۱۶۹۹ء تا ۱۷۰۱ء تک کا مغل دور
۱۶۹۹ء تا ۱۷۰۱ء تک کا مغل دور

(الانبياء - ٩٢) +

۹۱۔ **المقیم**۔ **مُقِمٌّ** اور **مُسَقِّمٌ** اس بیماری کو کہتے ہیں جو بدن سے مخصوص ہوا اور مَنَاضِیٰ بدن میں بھی ہوتا ہو اور دل میں بھی فتنہ ہو (موضع البقرة - ۱۰) اور یہاں سقیم میں یا تو تضرع ہوا ہو یا گزشتہ کی طرف اشارہ ہو اور یا آئینہ کی طرف اور یا اس تھوڑے سی جھٹکا طبیعت کی طرف اشارہ ہو جو انسان کے جسم میں ہر حال ہوتا ہو خواہ وہ اسے محسوس نہ کرے اور ممکن سقیم کہا جاتا ہے جب اس مکان میں خوف ہو (دعا) اور سان العرب میں کہ سقیم مرض ہے جو (قواس کو) خاصے دل کی بیماری پر بھی یہ لفظ صادق آسکتا ہے، چنانچہ ابن اقول میں سے جو ان سقیم کی تعبیر میں دیئے گئے ہیں ایک یہ ہے سقیم بازاری من عبادکم وغیر اللہ (من) یعنی تنہائی و فرار نہ کرنا اور کو دیکھ کر تیار ہو کر کیا ہوں یعنی اس سے سخت بیزار ہوں اور ایک قول ہے سقیم القلب لکھضاک (د) کہنا ہے کہ فکری جیسے میزول یا زہر اور تاج العروس میں کہ کو قلب سقیم۔ فہم سقیم۔ کلام سقیم۔ سب محاورات بولے جاتے ہیں جس سے معلوم ہوا کہ امام راجب کا

۹۲ ۹۱ فَرَاغَ إِلَىٰ إِلَهِهِمْ فَقَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ۚ مَا لَكُمْ لَا تَنْطُقُونَ ۚ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ

سودہ انکے معبودوں کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کیا تم کھاتے نہیں؟ ۹۲ تمہیں کیا ہوا تم بولتے نہیں پھر انہیں زور سے

۹۴ ۹۳ ضَرَبًا بِالْأَيْمَنِ ۚ فَاقْبَلُوا إِلَيْهِ يَزْفُونَ ۚ قَالَ أَتَعْبُدُونَ مَا تَنْحِتُونَ ۚ

مارے کی طرف متوجہ ہوا اب وہ دوڑتے ہوئے اس کی طرف متوجہ ہوئے ۹۳ اس نے کہا کیا تم اس کی عبادت کرتے ہو جو خود تراشتے

۹۶ ۹۵ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ۚ قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُيُوتًا فَأَلْقُوهُ فِي الْخَاجِرِ

اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور جو تم بناتے ہو تم انہوں نے کہا اس کی عبادت بناؤ پھر اسے شیلے مارنی ہوئی آگ میں ڈال دو

مستقیم کو بدن سے مخصوص کرنا صحیح نہیں۔ اور کہا جاتا ہے مستقیم الصد (علیہ السلام) جس کے معنی ہیں حاکم یا معنی اے کے خلاف کہتے رکھنا ہوتا،

اسے مفسرین نے حضرت ابراہیم کے تین جھوٹوں میں سے ایک ٹھہرایا ہے حالانکہ صدیقا بلایا تینوں جھوٹوں کو خود جھوٹ ٹھہرانے کی

اور یہ کہنا کہ یہ جھوٹ اللہ کی راہ میں تھے معنی ہے۔ اللہ کی راہ اور یہی ہے۔ وہ باقیں جمع نہیں ہو سکتیں۔ یہی نہ اللہ کی طرف منسوب ہو سکتی ہے

دشمن کی راہ کی طرف اگر جھوٹ بولنا برا فعل ہے تو کسی وقت بھی جائز نہیں جس طرح چوری کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں مثلاً اگر ایک

بت کو پہنائے ہوئے زیور چائے جائز نہیں خواہ نیت انکو اچھی جگہ صرف کرنے کی، یہی تو جھوٹ بول کر بت کا توڑنا بھی جائز نہیں

ہو سکتا اور ظاہر ہے کہ مستقیم سے مراد مستقیم القلب لیکر جس کی نیت اجازت دیتی ہو کوئی وقت باقی نہیں رہتی اور نہ خواہ مخواہ ایک

بچی کی طرف جھوٹ منسوب کرنا یا ہر آدمی کو بدنام کرنے کی طرف دیکھ کر یہ فقرہ یعنی تعظیم القلب اور بھی زیادہ موزوں ہو سکتے کہ وہ لوگ بخیر

کی عبادت کرتے تھے جیسا کہ قرآن شریف میں دوسری جگہ حضرت ابراہیم کے ساتھ انکی بحث کا ذکر ہے فلما رآه کوکبا قال هذا ربی

(الانعام ۷۷)، اور اگر یہی معنی لئے جائیں تو اس کے جھوٹ ہونے پر کیا دلیل ہے؟ تاہم کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ رات بت چلی گئی

تب انہوں نے کہا کہ میں بیچارہ بھی ہوں اور زیادہ نہیں جاگ سکتا نہ روتی اسے جھوٹ بنانے سے کیا حاصل ہے؟

۲۶۹۳ ۲۶۹۲ رَاغَ ۚ رَوْعٌ مَّضْبُوطٌ تَدْرِيبِيٌّ كَيْفَ مَالٌ هُوَ نَاجٍ أَوْ رَاغٌ فَلَا إِلَىٰ فَلَاحٍ كَيْفَ مَعْنَىٰ هِيَ اس کی طرف مائل ہوا کسی ایسے امر کیلئے

جس کا اس سے باری مضبوط و تجربہ راہ کرتا ہے رَاغٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ (الذاریات ۲۶) یعنی مائل ہوا اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ کسی قسم کے

سیلان کے ساتھ ایک چیز طلب کی جائے اور آیت ۳۹ میں رَاغٌ عَلَيْهِمْ مِّنْ عَلَىٰ غَلَبَةٍ کے اظہار کیلئے ہے رَاغٌ،

۲۶۹۴ ۲۶۹۳ مَاتَعْلُونَ ۚ ظَاہِرٌ مَعْنَىٰ هِيَ هِيَ كَمَا سَعَرَ مَرَدَّبٌ وَغَيْرُ هَبٍ جَنِبِیْ وَهَ تَرَاثُ كَرَبَانَةٍ تَقَعُ (در مطلب یہ ہے کہ تم تمہارے

دو غیر سے بت بناتے ہو حالانکہ ان سب چیزوں کا پیدا کرنا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور بعض نے ماتعلون سے مراد اعمال انسانی بھی لئے

ہیں تو اللہ تعالیٰ ان اعمال کا خالق اس لئے ہر کسی نے وہ اسباب پیدا کئے ہیں جن سے یہ اعمال بنتے ہیں۔ اور بعض نے ماکوا مستغایرہ

انکار و تحقیر کے لئے لیا ہے اسی شئی تعلق یہ ہر کیا کام کرتے ہو (د) +

حضرت ابراہیم کی طرف
جھوٹ منسوب کرنا غلط ہے

فَارَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَسْفَلِينَ ۚ وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي سَيَمِينٌ ۖ

سوانح اس کے ساتھ ایک چال چلتی جا ہی رہی تھی انہیں کو ذیل کیا ۲۷۹ اور جس میں اپنے رب کی طرف جائز لاؤں جو کہ ایسا ہی تھا

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ۖ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ۚ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ

سیرت (اولاد) عطا فرما جو نیکو کاروں میں سے ہو میرے لئے ایک بے بارشک کی خوشخبری دی سوچ وہ اس کے ساتھ کام لے کر لگا

قَالَ يَبْنِيَّ إِنِّي آتِي فِي الْمُنَاسِمِ إِنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ

اس نے کہا اے میرے بیٹے میں خواب میں دیکھا ہوں کہ میں تجھے ذبح کرنا ہوں تو دیکھ تیری کیا رائے ہو اس نے کہا

يَا بَتِ افْعَلْ مَا تَأْمُرُ ۖ يُسَيِّدُ لِي إِنَّ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ۚ

اے میرے باپ جو کچھ تجھے حکم دیا جا تا ہو کہ تو مجھے اگر اللہ چاہے صبر کر نیوالوں میں سے پائے گا ۲۷۹

۲۷۹ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم کو جو آگ میں ڈالنے کی پوزیشن تھی وہ کہنے کے رنگ کی تھی یعنی کوئی باریک خفہ نہ تھی

ابراہیم کو آگ میں ڈالنے کا خفہ نہ تھی

اور ان کا اسفل یا ذیل ہونا اس چال میں ناکامی ہو

۲۷۹ اب کی طرف جانے سے مراد یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ہجرت کر کے اس مکان کی طرف چلا جاؤں جس کا رب نے حکم دیا ہے اور اسے بعض

شام اور بعض صبح صبح کرنا ہوں اور یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ تمہاری جانوں سے اللہ کی طرف رجوع کرنا ہوں اور یہ صلیوں میں ہائے مراد کا میا بی کا رستہ دکھانا ہو

۲۷۹ سعی دو کھیمو ۱۸۷ دریاں مراد اس سے ملکر اسکے شغلوں اور حاجتوں میں کو شش کرنا ہو (د) اور حضرت ابن عباس سے

سعی

اس کے معنی عمل مروی ہیں (ج) +

حضرت ابراہیم سے خواب میں دیکھا کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو ذبح کیا ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ واقعی بیٹے کو دیکھا یا جو کچھ دیکھا تھا اسکا

حضرت ابراہیم کو بیٹا قربان کرنا تھا حکم

نتیجہ یہ تھا کہ آپ اپنے بیٹے کو ذبح کر دیں، اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کو روایا حکم دیا گیا تھا کہ اپنے بیٹے کو ذبح کر دیں (د) اور

الفاظ ما تو صاف بتاتے ہیں کہ یہی بات حق ہے اور اسی کے مطابق قریت میں ہے یعنی خدا نے ابراہیم کو حکم دیا تھا کہ آپ اپنے اکھوتے بیٹے

کی قربانی کریں (پیش ۲۲: ۱۰) اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیم نے نذرانی تھی کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کر نیگے تو جس قدر

کے پورا کرنے کا حکم ہوا تھا (ج) بہر حال الفاظ قرآنی اور توریت کے بیان و دونوں سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے

بیٹا قربان کرنے کا حکم ہوا تھا +

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کوئی بیٹا تھا جس کے قربان کرنے کا حکم ہوا تھا، تو ریت میں صاف طور پر اسحاق کا نام دیا ہے اور

ذبح یسئیل تھے نہ تھا

مسلمانوں میں سے بھی بعض نے اسی بنا پر اسحاق کا نام لے دیا ہے مگر قرآن کریم کی صراحت، اسکے خلاف ہے اس لئے کہ یہاں معافی سے پہلے ایک بیٹے

کیلئے دعا کی ہے پر شہادت کا یہی بیٹے کے قربان کرنے کا ذکر ہے اور اس ذکر کے خاتمہ پر فرمایا و بئس نفع باسحق نبیا من الصالحین (۱۱۳)

جس سے معلوم ہوا کہ یہ سب حضرت یسئیل کا ذکر ہے (د) اسحاق کی بشارت بھی اس واقعہ کے بعد ہو اور اس کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ

کتاب پیدائش سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم کی عمر چھیاس سال کی تھی جب حضرت اسمعیل پیدا ہوئے اور ان کی عمر تین سو سال کی تھی

جب حضرت اسحاق کی بشارت ملی تو یا اس وقت حضرت اسمعیل کی عمر چودہ سال کی تھی یا وہ پندرہ تھا اس وقت کہ جب حضرت اسمعیل بلغم معہ

اللسع

۱۰۳
۱۰۲ فَلَمَّا أَسْلَمْنَا وَتَلَّهَ الْجَبِينُ ۚ وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا زُهَيْمُ ۚ قَدْ صَدَّقْتَ

موجب دونوں نے فرما کر داری کی اور اسے ماتھے کے بل ٹاٹا اور ہم نے اسے پکارا کہ ابراہیم تو نے خواب سچ

۱۰۶ الرُّبِّيَا يَا زَنَا كَذَلِكَ جَزَى الْمُحْسِنِينَ ۚ إِنَّ هَذَا هَوَالِبُ لَوُؤْلُبِيْنَ

کر دکھایا اسی طرح ہم نے تم کی کر نیوالوں کو بدلہ دیتے ہیں یقیناً یہ ایک واضح کر دینے والا امتحان تھا

کا مصداق ہیں اور یہ عروس بارہ سال کی ہوئی چاہئے۔ اور مصداق کی حدیث میں ہے کہ ایک اعرابی آنحضرت صلعم کے پاس آیا اور آپ کو خطاب کیا یا ابن اللہ یحییٰ ۱۰۷ وودجوں کے بیٹے جس میں ایک حضرت اسماعیل کی طرف اشارہ ہے اور دوسرا آنحضرت صلعم کے والد عبداللہ کی طرف کیونکہ اللہ جل جلالہ نے نبی کریم کو نذر ربانی کا گراشتہ تعالیٰ اس امر کو آسان کر دے تو وہ اپنا ایک بیٹا قربان کر کے گا چہ جب قرعہ نکالا گیا تو عبداللہ کے نام کا قرعہ نکلا اور آخر سوا دس غدیہ میں دیا گیا اور حدیث جو بیان کی جاتی ہے جس میں یہ نفاذ آئے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسحاق سے ذبح کی کھنٹی کو روک دیا تو اس کی کھنٹی کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب منکر ہے (۱۱) اور بعض صحابہ اور بعض صحابہ کی طرف جو یہ قول منسوب ہے تو قرآن کریم کی صراحت کے مقابل قابل قبول نہیں (۱۲) اور تورات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس بارہ میں حضرت اسماعیل کی دشمنی کی وجہ سے یہودیوں نے قرعہ کر کے اسماعیل کی جگہ اسحاق کا نام رکھ دیا۔ کیونکہ جہاں قربانی کا حکم ہے وہاں ایک طرف تھا کا نام ہو دوسری طرف اس کے ساتھ ہی ہے "اپنے اکلوتے بیٹے کو" (پیدائش ۲۲: ۱۲) اب اکلوتے کا لفظ حضرت اسحاق پر کسی صورت میں مصداق نہیں آسکتا۔ کیونکہ اس سے پہلے حضرت اسماعیل موجود ہیں۔ بلکہ یہ لفظ اسحاق کی پیدائش سے پیشتر صرف حضرت اسماعیل پر مصداق آسکتا ہے علاوہ ازیں منہ سے کے بطور غدیہ دیا جائے گا ذکر تورت میں بھی ہے لیکن اس قربانی کی یادگار حضرت اسماعیل کی اولاد میں عرب میں رہی اور یہ یادگار آج تک امت محمدیہ میں چلتی ہے اور کوئی اسکی یادگار حضرت اسحاق کے نام سے واجب نہیں ہے۔ حضرت اسماعیل کے ذبح کرنے کا خواب یا حکم بے معنی نہ تھا۔ اور اس سے مراد صحت اس قدر نہ تھی کہ حضرت ابراہیم کو آزما دیا جائے بلکہ اسکے بیچے ایک اور مفہم تھا اور وہ یوں پورا ہوا کہ حضرت اسماعیل کو آنحضرت صلعم نے حکم اسی کے ماتحت اپنے سے جدا کر کے ایک ایسے بیابان میں رکھا ہے جو بظاہر ذبح کرنے کے برابر تھا اور اسکے یوں چھوڑا جائے میں ایک حرکت اشارہ تھا جس کو جب میں نہیں لکھولا۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ نے فرمایا "کیا تم نے کتاب مقدس میں کبھی نہیں پڑھا کہ جس پتھر کو معادوں نے روک دیا وہی کو کے سر سے کا پتھر ہو گیا یہ خداوند کی طرف سے ہوا اور ہماری نظریں جیسے ہو گئیں (۲۱: ۲۴) ہیں حضرت اسماعیل کے ذبح کرنے کے حکم میں اس کے کہ معظمت میں تمہارا چھوڑا جائے کی طرف اشارہ تھا اور یہ خود ایک پیشگوئی تھی کہ یہ وہی پتھر ہے جو عمارت نبوت کے کولے کا سر بنے گا جیسا کہ آنحضرت صلعم نے خود بھی فرمایا اَنَا هَذِهِ اللَّبَنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ +

۱۰۹ تَلَّ ۚ تَلَّ ۚ بَنَدُ جَدِّكَ كَوَيْتِہِ مِیْنِ مِیْلَا ۚ وَتَلَّ ۚ مَعْنٰیہِیْہِ اَللّٰہُ یَلِیْہِ بِرَبَّائِہِ (۱۰) +

تَلَّ

جبین۔ جیب

انسان کی قربانی کا منہج ہونا

جبین۔ جیب ضعف قلب ہے اور جبین پشانی یا ماتھے کی دونوں طرفیں ہیں (۱۱) +

حضرت ابراہیم کا اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کیلئے تیار ہو جانا قابل اعتراض نہیں اسلئے کہ اس سے پہلے انسان کی قربانی کا رواج تھا اور حضرت ابراہیم سے جو روایاد کھیا اس کا منشا یہی سمجھا کہ حضرت اسماعیل کی قربانی دی جائے اور اس واقعہ سے حقیقت انسان کی قربانی کی رسم منہج ہوئی اور جانوروں کی قربانی اس کی جگہ قرار پائی +

وَفَدَيْنَاهُ بِذَنْبٍ عَظِيمٍ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ سَلَامًا ۝ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۝ كَذَلِكَ ۝

اور ہم ایک عبادی قربانی کو بکادیدہ کر دیا ۲۶۹۹ اور ہم کچھ لوگوں میں اس پر ثنا، باقی چھوڑی ابراہیم پر سلامتی ہو اسی طرح

بِخَيْرٍ الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّهُمْ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَبَشِّرْهُ بِأَسْحَقَ نَبِيًّا مِّنْ

بہتر کی کنیزوں کو بدلہ دیتے ہیں وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا اور ہم نے اسے اسحاق کی خوشخبری دی ایک نبی کی، جو نیکو کامل

الصَّالِحِينَ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَىٰ الْأَسْحَقِ ۝ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ ۝ وَظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ ۝

میں سے تھا اور ہم نے اسے اور اسحاق کو برکت دی اور ان دونوں کی نسل سے نیکو اسے بھی ہیں اور اپنے نفس پر کھٹا ظالم

مُيَسَّرٌ ۝ وَلَقَدْ مَتَّعْنَا عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۝ وَجَعَلْنَاهُمَا قَوْمًا مِّنَ الْكَرِيمِ الْعَظِيمِ ۝

کرنیوالے بھی، اور ہم نے موسیٰ اور ہارون پر احسان کیا اور ہم نے ان دونوں کو ادنیٰ قوم کو بڑی بخشنے سے نجات دی

وَنَصَرْنَاهُمْ فَمَا نَوَّاهُمُ الْغُلَبِينَ ۝ وَآتَيْنَاهُمَا الْكِتَابَ الْمُسْتَبِينَ ۝ وَهَدَيْنَاهُمَا الصِّرَاطَ ۝

اور ہم نے انہیں مدد دی سو وہ غالب ہوئے اور ہم نے دونوں کو واضح کتاب دی تھا ۲ اور ہم نے دونوں کو سید جوئے

الْمُسْتَقِيمِ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْآخِرِينَ سَلَامًا عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۝ إِنَّكَ لَكُلٌّ

پر چلا یا اور ہم نے دونوں پر کچھ لوگوں میں ثنا، باقی چھوڑی موسیٰ اور ہارون پر سلامتی ہو اسی طرح ہم

بِخَيْرٍ الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّهُمْ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ

نیکو کنیزوں کو بدلہ دیتے ہیں وہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے اور ایسا یقیناً رسولوں میں

الرُّسُلِينَ ۝ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَالَأَتَقُونُوا ۝ أَنْذَرْنَاهُمْ أَنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ لَأَخْسَرُ الْخَافِينَ ۝

سے تھا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرتے کیا تم بدل کو بھارتے ہو اور بے ہنر سید کنیزوں کو کچھ بھارتے ہو

۲۶۹۹ اس کا فدیہ تو بندھا تھا اور عظیم اسے اس لحاظ سے کہا کہ اس کی یادگار میں ہمیشہ کیلئے دو نیاس ایک قربانی قرار پائی ۶

۲۸۰۰ مستبین جان، راستبان، تہیک کے ایک ہی معنی ہیں یعنی واضح ہوا ولتستبین سبیل اللہین والافانم ۵۰۵ (۴)

کتاب یا تورات صرف حضرت موسیٰ کو نہیں دی گئی بلکہ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون دونوں کو پس صل کتاب و دونوں کی وحی پر مشتمل ہو۔ چونکہ بعض قسم کے کام جیسے عبادت وغیرہ کا کارنا حضرت ہارون کے سپرد تھے اسلئے انکے متعلق حضرت ہارون کو وحی ہوئی ہوگی اور مستبین بحفاظت نصیبات شریعت اسے کہا ۶

۲۸۰۱ بدل، وکچھ ۲۹۲ اور عرب کے لوگ اپنے معبود کو جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا تقرب چاہتے بدل کھتے تھے (غ)، اور قوم ایسا

کابت بھی بدل تھا (د)، اور لغت میں بدل میں بدل رب کو کہتے ہیں (ج)، اور بدل سوج یا سوج دیا تاکہ تاہم تمام بھی ہو ۶

۵۰۵

موسیٰ ایسا سوج

استبان مستبین

حضرت محمد اور ہارون دونوں کو ایک کتاب کا تھا

بدل

۱۲۶ ۱۲۸ اللہ ربکم ورب آبائکم الاولین ۰ فکذبوا فإثمهم محضرون ۰ الا

(یعنی) اے تم کو جو تمہارا رب اور تمہارے بچے باپ دادوں کا رب ہو تو انہوں نے اسے جھٹلایا پھر یقیناً عذاب میں محاصرے کے جائیں گے

۱۲۹ عباد اللہ المخلصین ۰ وتركنا علیہ فی الآخرین سلمۃ علی ال یاسین ۰

مگر اُس کے شخص بندے (بچ جائیں گے) اور ہم نے اس پر کچھ لوگوں میں (شنا، باقی چھوڑی) ایساں پر سلامتی ہو ۲۸۰۲

۱۳۱ ۱۳۳ انا کذلک نجزي المحسنین ۰ انه من عبادنا المؤمنین ۰ وان لوطا

اسی طرح ہم تمہیں ان کی نیکوئیوں کو بدلہ دیتے ہیں وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا اور یقیناً لوط

۱۳۴ ۱۳۵ لمن المرسلین ۰ اذ نجینہ واهله اجمعین ۰ الا نحن نرئی الغیوبین ۰

رسولوں میں سے تھا جب ہم نے اسے اور اس کے اہل کو سب کو نجات دی سوائے ایک بڑھیکے (جو) پھر رہنے والوں میں سے تھی

۱۳۶ ۱۳۸ ثم دقرنا الآخرین ۰ وانکم لتمرؤن علیہم مصبین ۰ وباللیل فلا تعقلون ۰

پھر دو سرے لوگوں میں سے ہلاک کر دیا اور یقیناً تم ان پر صبح کے وقت گزرتے ہو اور رات کو تو پھر کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے

ایساں

۲۸۰۲ ایساں - ایساں کی دوسری صورت ہو جیسے سینا اور سینین یا ادلیس اور ادلسین +

حضرت ایساں نویں صدی قبل مسیح کے پہلے نصف میں ظاہر ہوئے اور ان کا دغظ بعل کے خلاف تھا دیکھو یہودی ہنگامہ

حضرت ایساں کا ذکر صرف ایک اور موقد پر قرآن شریف میں آتا ہے یعنی الانعام - ۸۶ میں +

ذکر انبیاء میں ترتیب

اس سورت میں انبیاء کا ذکر جس ترتیب سے کیا ہوا اس میں بظاہر کوئی مناسبت معلوم نہیں ہوتی - پہلے حضرت نوح اور ابراہیم

کا ذکر ہو پھر حضرت موسیٰ و ہارون کا پھر ایساں کا جو نویں صدی قبل مسیح کے ہیں پھر لوط کا جو حضرت ابراہیم کے ہم عصر ہیں پھر یونس

کا جو آٹھویں صدی قبل مسیح کے ہیں اب اگر حضرت لوط کا ذکر درمیان میں نہ ہوتا تو یہ ترتیب تاریخی تھی گو یا حضرت ابراہیم کے بعد

آپ کے خاندان کی شاخ اسرائیل کا ذکر ہے اور اسماعیلی شاخ میں چونکہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ایک نبی ہیں اس لئے آخر پر

آپ کا ذکر حضرت لوط کا ذکر کیا اس مناسبت سے لایا گیا ہے جسے قرآن کریم نے صریح بیان فرمادیا وانکم لتمرؤن علیہم مصبین

وباللیل فلا تعقلون یعنی ان کی تباہ شدہ بستیوں شب و روز تمہاری آنکھوں کے سامنے آتی ہیں اور باقی کا تو صرف

انہوں نے ذکر ہی سنا ہوا تھا - اور یونس سے پہلے لوط کا ذکر لائے ہیں ایک اور مناسبت بھی ہے - اور وہ یہ ہے کہ حضرت لوط

کی قوم نے یہاں تک شوشی کی کہ جب عذاب کی خبر انہیں پہنچ گئی اس وقت بھی خود حضرت لوط کے مہمانوں سے بدسلوکی کرنے

کی کوشش کی اور گستاخی میں مدد سے بڑھ گئے اس لئے کہ سب تباہ ہوئے لیکن حضرت یونس نے جب اہل نبینہ کو عذاب

کی خبر دی تو انہوں نے مگر یہ وزاری اختیار کی اور رجوع الی اللہ کیا اس لئے کہ سب بچ گئے +

پرس اور حضرت
کی کامیابی

وَأَنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۚ إِذْ أُنْقِلَ إِلَى الثُّغُلِ الْاَشْكُورِ فَسَاهَمَ ۝ ۱۳۹

اور بلاشبہ یونس رسولوں میں سے تھا جب وہ بھری ہوئی کشتی کی طرف بھاگا ۲۸۰۴ اس وقت قرعہ ڈالا

فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ۚ فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ ۝ ۱۴۰

پھر وہ مدحوظوں میں سے ہوا ۲۸۰۴ سو بھلی نے اسے قہر کیا یا اور وہ رہنے لگا (مکمل) ملائت کر لیا تھا ۲۸۰۵

۲۸۰۴ ابی۔ اباقت غلاموں کا بھاگنا اور چلا جانا ہر جب نہ انہیں کوئی خوف ہو اور نہ ان سے زیادہ مشقت یہاں تو ہوا اور حضرت یونس کے متعلق یہی لفظ بولا گیا ہر جب وہ اپنی قوم سے ناراض ہو کر چلے گئے دل، +

یوں تو ہجرت سنت انبیاء ہر مگر حضرت یونس کی ہجرت پر لفظ اباقت بولا ہر گویا ابھی خوف کی وہ حالت نہ تھی جس کے لئے ہجرت ضروری ہو جاتی ہر جیسا کہ اس لفظ کی لغوی تشریح سے ظاہر ہر جب خوف کی حالت ایسی ہو جاتی ہر کہ اس کیلئے ہجرت ضروری ہو تو انبیاء کو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمادیتا ہر جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا فاصبر لحکم ربک ولا تکن کصاحب الحوت (العنکبوت ۳۸) یعنی نصا کو برداشت کر دو خوف کی حالت میں رہ کر بھی دعوت و تبلیغ کا کام کرے رہو تاکہ اللہ تعالیٰ حکم دے کہ ہجرت کر جاؤ ایسی نہیں کریم صلعم نے ہجرت نہیں کی جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں آیا۔ پس حضرت یونس کی ہجرت قبل از وقت اور حکم الہی کے پہنچنے سے پیشتر ہونے کی وجہ سے اس پر اپنی بولا گیا ہر +

۲۸۰۴ ساهم۔ ساهم تم کو کہتے ہیں اور حلقہ کو بھی اور ساهم دوسرے کے ساتھ قرعہ اندازی کی اور ساهم اور ساهم و ساهم اور رنگ کا تغیر ہوتا ہر دہ، +

مدحضین۔ مدحض اصل میں پھیلنا ہر پھر دلیل کا باطل ہونا ۲۸۰۴ اور سوچ کے ڈھلنے پر بھی بولا جاتا ہر دہ، اور اور مدحض سے مراد مغلوب ہر +

حضرت یونس کا قصہ بائبل میں کتاب یونس میں مذکور ہر اس میں اور تورات کی کہ بیان میں یہ افسوس ہو کہ بائبل میں مذکور ہر کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس کی اہل نینوہ کی طرف جانے کا حکم دیا تو وہ ترمس کو بھاگ گئے اور اس وقت پر کشتی میں سوار ہوئے کا قصہ پیش آیا اور اسکے بعد آپ اہل نینوہ کی طرف گئے۔ اور پھر جب اہل نینوہ کی گریہ و زاری کی وجہ سے ان سے عذاب اٹل گیا تو یونس ناراض ہو گئے یہ دونوں باتیں یعنی نبی کا انکار کرنا اور خدا تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کر کے دوسری طرف چلے جانا اور خدا سے ناراض ہونا شان نبوت کے منافی ہیں اور قرآن کریم میں مذکور نہیں اور نہ ہی یہ بات قابل قبول ہر البتہ کشتی کا واقعہ اور قرعہ اندازی سے حضرت یونس کا دریا میں ڈالا جانا بائبل میں بھی مذکور ہر اور قرآن شریف بھی بظاہر ہی معلوم ہوتا ہر +

۲۸۰۵ النقم۔ النقم جلدی سے کھا جانا ہر اور النقم اور النقم منہ میں لینا ہر اذاً اُخذاً تھا بھینٹ اور النقم ہلکے محل جانے پر بھی بولا جاتا ہر اور حدیث میں ہر ان رجلاً النقم عینہ حصا صۃ الباب جس کے معنی کے گئے ہیں کہ دروازے میں جو شق تھا اسے اپنی آنکھ کے مقابل رکھا گویا اسے آنکھ کے لئے ایسا بنا یا جیسا منہ کیلئے قہر ہوتا ہر دہ، +

حوت بڑی پھل کو کہتے ہیں اور دھال کے طور پر انسان پر ظاہر ہر میں بولا گیا ہر حوت ادا ادا کرنا جتنا بہ جس کی تشریح کی ہر کہ وہ حوت یعنی بڑی پھل کی طرح ہر کہ جو کچھ کھل جائے اسے کھاتے نہیں کرتا۔ اور حوت انسان میں ایک بیج ہر اور پرندے کے پانی کے گڑ گھسنے کو حوت کہتے ہیں اور بنو حوت ایک قبیلہ کا نام ہر دہ، +

ملیم کے معنی کیلئے دیکھو ۲۸۰۵ مگر لادام میں قرعہ قہر کیلئے لیکر بھیجے (قد متہ میں) یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ ملائت کر لینے

ملیم

النصف

لَيْسَ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمٍ يُبْعَثُونَ ۚ فَبَدَنَهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ ۚ وَ

تو اس کے پیٹ میں رہتا اس دن تک کہ وہ لکھنا شروع کرے ۲۸۰۶ پھر ہم نے اسے کھلے میدان میں ڈالا اور وہ بیمار تھا اور

اَبْتَدَأَ عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَقْطِينٍ ۚ وَارْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ زَيْدٍ ۚ وَ

ہم نے اس پر ایک کدو کا درخت اُگایا ۲۸۰۷ اور ہم نے اسے ایک لاکھ کی طرف بھیجا بلکہ اس سے زیادہ ہی تھے

نہیں کہ یہ کوئی امر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دشمنوں پر تمام حجت کیلئے نہیں بلکہ صرف ایک بنی پر احسان و انعام کا ذکر ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت تو اتنی بڑی ہے کہ اس سے بھی عجیب تر کاموں کا اظہار ہوتا رہتا ہے لیکن ایسی حدیث وہ بھی قصہ کے رنگ کی۔ اور پھر ایسی حدیث جسے کسی پابہ کے محدث نے قبول نہیں کیا اور چند اقوال جن میں خود بہت سا اختلاف ہے۔ ان کی شہادت اس بات کو پابہ ثبوت تک پہنچانے کیلئے کافی نہیں لیکن اگر کوئی قطعی شہادت اس بات کی ہو تو ہمیں اس کے ماننے سے بچنا نہیں ہو سکتا کہ قرآن کریم کے الفاظ کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے۔

بطن

۲۸۰۶ بطن کے معنی پیٹ ہیں اور قبیلہ کو بھی بطن کہتے ہیں اور وادی کا بھی بطن کہلاتا ہے (۱)۔ اگر کوئی ترجیح کرنے والوں میں سے نہ ہو تو اس کے پیٹ میں قیامت کے دن تک ہرگز یوم بشت تک کی کھلی کا زندہ جھٹا تمام سلامت بھاگی خلاف ہو۔ اور اس صورت میں مانتا ہے بچا کہ وہ کھلی غیر فانی ہے اور خدا کی صفات میں شریک ہے اور بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ حضرت بونس قیامت تک اس کے پیٹ میں زندہ مجوس رہتے یہ بھی خلاف سلامت ہے۔ مراد صرف اس قدر معلوم ہوتی ہے کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام کو دنیا میں پھیلانے والے نہ ہوتے تو کھلی انکو نگھل جاتی یا دریا میں ہی ڈوب کر مر جاتے اور یہی ان کا قیامت کے دن تک وہی تھا کیونکہ وہیں دریا میں ہی وہ نہ فون ہو جاتے اللہ تعالیٰ نے انہیں بچا یا کہ وہ ترجیح کرنے والے یا اللہ تعالیٰ کا نام دنیا میں پھیلانے والے تھے اور بطنہ میں غیور دیکھنے کی طرف جانا کوئی سبب امر نہیں اسلئے کہ دریا کا معلوم کشتی میں موجود ہے اور دریا اس وقت تک بچتا جب تک یہ صف پیشی جائے +

یقطين

۲۸۰۷ یقطين خطن بالمكان کے معنی اقام ہیں یعنی وہاں رہا اور یقطين ہر وہ درخت ہے جس کی اپنی ساق پر کھڑا نہیں ہوتا یعنی جس کی بیل ہو۔ اور مجاہد کا قول ہے کہ ہر چیز جو زمین میں پھلتی جائے وہ یقطين ہے اور اسی میں سے کدو لکڑی خرپوزہ وغیرہ ہیں اور ابن جبیر کا قول ہے کہ ہر چیز جو اُگے اور اسی سال میں خشک ہو جائے وہ یقطين ہے (۲)۔

حضرت بونس اور کدو کا درخت

بائبل میں ارثی کا درخت اُگنے کا ذکر ہے وہاں دریا سے باہر پھینکا جائے یہ ذکر نہیں بلکہ بعد میں اہل ینوہ سے ناراضی ہو کر شہر سے باہر چلا جائے اور وہاں مکان بنالینے پر یہ ذکر ہے مفسرین نے غور کیا کہ مراد کیا ہے۔ لغوی تفسیر دو ذوق پھانق آسکتی ہے۔ غرض اس کی کیا تھی۔ بائبل میں یہ ذکر ہے کہ ایک دن یہ درخت اُگا اور دوسرے دن ایک کھیلنے اسے کھانا شروع کر دیا اور وہ خشک ہو گیا جس کی بونس کو افسوس ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تجھے اس رینڈی کے درخت پر رحم آجائے کیونکہ تجھے نہ لگی اور نہ تے اسے کا یا جو ایک جھٹا ہو گا اور ایک جھٹا اس میں سوکھ گیا اور کیا بچھے لازم ذقھا کہیں اتنے بڑے شہر ینوہ پر جس میں ایک لاکھ میں ہزار آدمیوں سے زیادہ ہیں جو اپنے دہنے بائیں اُچے کے درمیان امتیاز نہیں کر سکتے اور مروا بھی بہت میں شفقت نہ کر دے (۳) اور مفسرین میں سے جو صاحب کا قول ہے اس کے قریب قریب ہے اور یہ بات ویسے ہی قرین قیاس ہے کہ جو کدو سمجھنا یہ مقصود ہے کہ گو اللہ تعالیٰ نے بچا یا کہ لکھہ ان کے دشمنوں کو تباہ کرے میں جلدی نہیں کرتا۔ وہ اس کی مخلوق ہیں اور ان پر بھی وہ شفقت کرتا ہے +

۱۵۹ فَاَمْتُوا فَاسْتَعْتَبْتُمْ اِلَىٰ حَيْنٍ ۚ فَاسْتَقْبَلَتْكُمْ اَرْبَابُ الْبَنَاتِ وَلَهُمُ الْبَنُونَ ۚ اَمْ خَلَقْنَا

سودہ بیان کرتے ہیں کہ تم نے انہیں بہت سے وقت کا سامان دیا پس ان سے پوچھ کیا تیرے کچھ بیٹیاں ہیں اور ان کیلئے بیٹے ہیں یا ہم نے فرشتوں کو

۱۵۸ اَلْمَلَائِكَةَ اَنَا اَوْ هُمْ شَاهِدُونَ ۚ اَلَا اَنْتُمْ مِّنْ اٰفِكُمْ لَيَقُولُنَّ ۚ وَلَدَ اللّٰهُ ۚ

عورتیں بنایا اور وہ موجود تھے دیکھو وہ اپنی طرف سے جھوٹ بنا کر کہتے ہیں کہ اللہ کی اولاد ہے

۱۵۷ وَاَنْتُمْ لَكَذِبُونَ ۚ اَصْطَفٰی الْبَنَاتِ عَلَی الْبَنٰی ۚ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ اَفَلَا

اور وہ یقیناً جھوٹے ہیں کیا اس نے بیٹیوں کو بیٹیوں پر ترجیح دی ۲۸۰۹۹ تھیں کیا ہو کیا فیصلہ کرتے ہو تو کیا تم

۱۵۶ تَذَكَّرُوْنَ ۚ اَمْ لَكُمْ سُلٰطٰنٌ مُّبٰینٌ ۚ فَاَنْتُمْ يَكْتُمِبُکُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقٰیْنَ ۚ وَجَعَلُوا بَيْنَهُ

نصیحت نہیں کرتے یا تمہارے پاس کوئی بھلی دلیل ہے سو اپنی کتاب لاؤ اگر تم سچے ہو اور اس کے اور

۱۵۹ وَبَيْنَ الْاُحْدَىٰ نَسَبًا ۚ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الْاِحْنَةَ اَنْتُمْ مَّحْضُرُونَ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یَصِفُونَ ۙ

جنوں کے درمیان ناہنجوز کرتے ہیں اور جن کو ب جانتے ہیں کہ وہ یقیناً ازواج ہیں، حاضر کے جائیگے ۲۸۰۹۹ اندر اس پاک پر جو وہ بیان کرتے ہیں

۱۶۱ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْخٰلَصِیْنَ ۚ فَاَنْتُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ۚ مَا اَنْتُمْ عَلَیْهِ بِفَاعِلٰتِیْنَ ۙ اِلَّا اَنْتُمْ هُوَ

ان اللہ کے غلط بندے (نجات پائیں گے) سو تم اور جن کی تم عبادت کرتے ہو تمہارے خلاف دیکھو، نقشہ نہیں بنیں ڈال کر تمہارے آگے

۱۶۲ صٰلِحِیْمٍ وَمَا مِّنْ اِلٰلَہٗ مُقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۚ وَاَنَا لَنَحْنُ الصّٰفُّوْنَ ۚ

دفعہ کی طرح باغیر اللہ ۲۸۱۰۰ اور ہم ہیں کہ کوئی نہیں گمراہ کیلئے ایک معلوم مقام ہے اور ہم یقیناً صاف ہیں باغیر دوسرے ہیں

۲۸۰۹۹ اصطفیٰ ہمزہ مفتوح ہمزہ استغناء انکاری ہے ۱۰ اصطفیٰ ہمزہ وصل حذف ہو گیا ۱۰ دوسری جگہ وجعلوا الملائکۃ الذین ہم عباد الرحمن انا انما (الزخرف ۱۹) +

۲۸۰۹۹ مطلب یہ کہ اصل میں تو یہ ملائکہ کو نہیں پوچھتے بلکہ جن جن بیانی شیاطین کو پوچھتے ہیں جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا و یوم یختصم ہم جہنم

ثم یقول الملائکۃ اھولاء ایاکم کا نوا یجیبون ۱۰ قالوا سبحانک انت ولینا من دونک بل کا نوا یجیبون ۱۰ والجن اکثر ہم ہم مومنون (السجۃ ۴۰ ۴۱) پس اسی لحاظ سے فرمایا کہ یہ بت پرست فرشتوں اور خدا میں نہیں بلکہ شیاطین اور خدا میں سب

شمارے ہیں یہی حال نصاریٰ کا ہے دیکھو ۲۶۹۹۹ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ملائکہ اور خدا میں سب پر سکتا ہے بلکہ صرف یہ بتا مقصود

ہے کہ اگر حقیقت یہ ہو گیا جیسے تو ان کی غلطی ایسی کھلی ہے کہ ان کی فطرت بھی اس کو دیکھ دیتی ہے یعنی شیاطین اور خدا میں سب قایم کرنا

گمراہ ناپاک عقیدہ کو ایک اچھا لباس پہنانے کی کوشش کرتے ہیں اور بیٹا ہر سیا معلوم ہوتا ہے کہ فرشتوں اور خدا کے درمیان سب قایم کر رہے ہیں +

۲۸۱۰۰ فاتحین فقط کے لئے دیکھو ۲۸۱۰۰ آگ یاد رکھ میں ڈالنا اور اس کے معنی ابتلاء و امتحان بھی ہیں +

وَأَنَا لَخَنَّ الْمُسْحُونَ وَإِنْ كَانُوا لَيَقُولُونَ ۖ لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرُ الْأَوَّلِينَ لَكُنَّا عِبَادَ ۱۶۶
۱۶۹

اور ہم یقیناً تسبیح کرنے والے ہیں ۱۶۸ وہ کہہ سکتے تھے اگر ہمارے پاس کوئی پہلوں کی نصیحت ہوئی ۱۶۹ تو ہم ضرور اللہ کے

اللَّهُ الْمُخْلِصِينَ ۚ فَكَفَرُوا بِهِ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا ۱۷۰
۱۷۱

خلص بندے ہونے سے سو اس کا انکار کیا پس جان لینے اور ہمارا حکم ہر بندوں دینی ہوگا

لِعِبَادِنَا الرُّسُلِينَ ۚ إِنَّهُمْ لَمُتَّصِرُونَ ۚ وَإِنَّ جُذُنَ الْهَامِ لَغُلْبُونَ ۱۷۲
۱۷۳

کی نسبت پہلے سے ہر جگہ پر کہ وہ ضرور نصرت دیئے جائیں گے اور کہ ہمارا لشکر یقیناً غالب رہے گا ۱۷۳

در خلافت اخیر اسم فاعل ہر دو رسال صلی یصلی علیہ وسلم داخل ہر یعنی آگ میں داخل ہونا والا

صال

علیہ میں مفسر اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔ اور مطلب ہر اس کے خلاف یا اس کی راہ سے ہٹنا کہ اس آیت اور انکی آیت کا مطلب یہ ہے کہ شرکوں یا ان کے معبودوں میں شیاطین کا کسی پر کوئی تسلط نہیں کسی کو زبردستی فتنہ یعنی امتحان یا دکھ میں ڈال سکیں ہاں جو جو ہم کا رستہ لیتا ہے وہی ہم پر جاتا ہے لایتمہل لکھ لالائے لفتوا میں ہوضال مثلکھ (د) اور پیچھے آچکا ہے و ما کان لنا علیکم من سلطان ۵ بل کہ تم تو ماطغین (۳۸) یہ اسی کے مطابق ہے +

۱۶۸ آیت ۱۶۷ سے ۱۶۶ تک حکایت کے طور پر قول ہے اور مفسرین نے عموماً اسے قول ملائکہ سے حکایت لیا ہے لیکن دوسرے قول اس بارہ میں یہ ہے کہ یہ مومنوں کے قول سے حکایت ہے قبل ہوں قول الرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام ای وامن المسلمین اللہ ہر مقام معلوم علی قد و اعمالہ یوم القیامۃ (د) اور دوسرے قول کو اسلئے ترجیح ہے کہ جن دو گروہوں کا ذکر چلتا ہے وہ کہ فرما رہے ہیں جب کفار اور مشرکین کی حالت کو بیان کیا تو اسکے بالمقابل ضروری تھا کہ مومنوں کا بھی ذکر ہوتا چنانچہ آیت ۱۶۷ میں اس کے بعد المخلصین۔ اور ابتدائے سورت میں والصفحت صفا میں بھی دکھایا جا چکا ہے کہ مومن ہی مراد ہیں اور یہاں بھی وہی لفظ میں اور مقام معلوم کی تشریح دوسری جگہ آچکی ہے اور لئلا تم رزق معلوم فوالکھ وہم مکرمون (۳۷ و ۳۸) اور یہ امر کہ ملائکہ کی بھی صفوں میں باہل صحیح ہے جیسا کہ حدیث میں ہے لیکن یہاں ذکر مومنوں کا ہی معلوم ہوتا ہے اور ابن ابی حاتم نے ولید بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے کہ مسلمان مفسرین باندھ کر کھڑے نہ ہوتے تھے جب تک کہ یہ آیت نازل نہیں ہوئی وانا لخن الصافون (د) اس سے بھی یہی قول کی تائید ہوتی ہے +

۱۶۹ ذکر ہے مراد یہاں نصیحت کی کتاب ہے جو نبی اللہ نازل ہوئی جو جیسا کہ دوسری جگہ پر واضح ہوا باللہ جہدا یا انہم لئن جاءهم نذیر لیکونن اھدا من اھدا والاعم (فاطر ۳۶) +

۱۷۰ سورت کے خاتمہ پر ان پر دو واقعات میں تحدی کر کے سورت کے اصل مضمون کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ اور یہ سورت جیسا کہ اس کے مضمون اور طرز عبارت سے ظاہر ہو چکے زمانہ کی سورتوں میں جو جب کوئی حدیث اسخترت صلعو کی کامیابی کی کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتی تھی اور مخالفت اپنے پورے زور پر تھی۔ رسولوں کو یقیناً دے گئی۔ خدا کا لشکر یعنی مومن ضرور غالب آئیں گے تدریفاً پیگنوں کی اسلام کے غلبہ کی ہر اور جن حالات میں یہ بیان ہوئی اس وقت کسی کو ایسے غلبہ کا وہم بھی نہ ہو سکتا تھا یہ یکسری کی قوت کی کسی ہوئی مابین آخر کے دنوں کو کھا گئیں کیونکہ وہ خوب جلتے تھے کہ جن حالات میں یہ کہہ گیا کوئی انسان یہ نہ کہہ سکتا تھا۔ آج اللہ تعالیٰ کی یہی آواز انہم لکم المصودون وان جندنا لھم الغالبون فضائے آسمان میں گونج رہے ہیں مگر کاش کوئی اللہ کا

سورہ کا جو توجہ
مومنوں کا غلبہ

سُورَةُ الْاَنْعَامِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ بے انتہا رحم والے بار بار

ص وَالْقُرْآنِ ذِی الذِّکْرِ ۚ بَلِ الدِّیْنُ کَفْرٌ وَفِی عِزِّهِ وَشَقَاقِ ۝ ۱

اللہ صادق ہے بزرگی والا قرآن گواہ ہے ۲۸۱۸ بلکہ جو کاذر ہیں وہ جھوٹی شیئی اور مخالفت میں ہیں

۱۰

کفار کی ضد اور عداوت

۴م

اس سورت کا نام جس پر اور اس میں پانچ رکوع اور ۸۸ آیتیں ہیں اور جس بجائے صلیقی اللہ کے ہر یعنی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور وہ وعدہ حق کی کامیابی کا ہے اور اس میں اشارہ ان تحفیز اور نصیحتوں کی طرف ہے جو راستبازوں کو پہنچتی ہیں اور بتانا یہ مقصود ہے کہ کتنے بھی دکھ انہیں پہنچیں مگر وہ یامیں نہیں ہو سکتے اسلئے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کے وعدوں کی سچائی پر یقین کامل ہوتا ہے۔

پہلے رکوع میں کفار کی ضد اور عداوت کا ذکر ہے اور انکے اس غم کا کہ وہ کبھی اپنے بتوں کو چھوڑ کر ایک خدا کو نہیں مانینگے دوسرے رکوع میں حضرت داؤد اور آپ کے مخالفین کا ذکر ہے کہ گویا بتایا ہے کہ باوجود بادشاہ ہونے اور سب سامان حفاظت موجود ہونے کے بھی آپ کے مخالفت آپ کی جان لینے کے درپے تھے قیسے رکوع میں حضرت سلیمان کا ذکر ہے اور اس میں بتایا ہے کہ جس طرح حضرت سلیمان کو کھنص اھلائے کلاتہ اللہ کیلئے خلعت کے ظاہری سامانوں کی ضرورت تھی اسی طرح آنحضرت صلعم کو کبھی ہوگی مگر انبیاء علیہم السلام کا دلی تعلق ان ظاہری سامانوں سے نہیں ہوتا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی غفلت کا اظہار ہی چاہتے ہیں چوتھے رکوع میں حضرت ایوب کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ راستبازوں کو صبر کا جس طرح ملتا ہے اور پھر اسی مضمون کو عام کیا ہے پانچویں رکوع میں بتایا ہے کہ شیطان اور شیطان صفت لوگ ہمیشہ سے راستبازوں کی مخالفت کو سچے آئے ہیں اور انہیں کی آدم سے مخالفت کا ذکر کیا ہے۔

خلاصہ مضمون

تعلق اور زمانہ نزول

ملیگا اس کے نزول کا زمانہ وہی معلوم ہوتا ہے جو پہلی سورت کے نزول کا ہے۔

۲۸۱۸ ص اس کی تفسیر ضحاک سے صدق اللہ مروی ہے (رج) اور بعض نے مراد صد ود الکفار عن القرآن بیاسے یعنی کفار

ص

کا قرآن سے روکنا (د) سیاق پہلے معنی کو چاہتا ہے۔

یہاں قرآن ذی الذکر کی قسم کھائی ہے بالفاظ دیگر قرآن کی اس حیثیت کو شہادت میں پیش کیا ہے کہ اس سے دکھائی شرف ملتا ہے دیکھو ۱۱۱ اور جب اس قسم و حقیقت پہلے ص میں مذکور ہو صدق اللہ تعالیٰ اس بات کو کہ وہ قرآن سے شرف ملتا ہے اور وہ بات جو اللہ تعالیٰ نے فرمائی اور جس کے سچ ہونے کا یہاں ذکر ہے وہی جو پہلی سورت کے آخر میں ہے یعنی ان جنہا نالہم الغالبون بعض وقت سورتوں کا تعلق ایسا شدہ ہوتا ہے کہ گویا دونوں سورتیں ایک ہی مضمون پر چلتی ہیں یا یہی صورت ہر اور یہ بات بطور گواہی اسلئے پیش کی کہ وہ چیز جس سے انسان کو شرف ملتا ہے ضرور ہے کہ وہ دنیا میں غالب ہو اسلئے کہ اگر اس دنیا کی بنائے والی کوئی تدبیر بالارادہ ہوتی ہو تو ضرور ہے کہ وہ چیز جس سے انسان کو بزرگی ملتی ہے وہ خالق اور برباد نہ ہو بلکہ اگرچہ غالب آئے گویا ان لوگوں کی حالت کی طرف توجہ دلائی ہے جنہوں نے قرآن کو قبول کیا اور اس پر عامل ہوئے کہ جس طرح ایک دلیل کا سے غل کر امن میں شرف منائی کا بلند سے بلند مقام حاصل کیا تو ایسے لوگ تباہ اور مغلوب نہیں ہو سکتے بلکہ غالب ہو کر رہیں گے اسلئے

قرآن سے شرف آنا کا حاصل ہونا۔

۴ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ فَنَادَوا وَكَلَّتْ حِينَ مَنَاصٍ ۝ وَ

ان سے پہلے ہم نے کتنی نسلیں ہلاک کیں تب انہوں نے پکارا اور خلاصی کا وقت نہ رہا تھا ۲۸۱۹ اور

عَجَبُوا اَنْ جَاءَهُمْ مِنْ دُونِهِمُ الْمَكْرُورُ وَقَالَ الْكَافِرُونَ هَذَا سِحْرٌ كَذَّابٌ ۝

وہ تعجب کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک ڈرائیو والا انکے پاس آیا اور کافر کہتے ہیں یہ جادوگر (اور) جھوٹا ہے

۵ اجْعَلْ لِلّٰهِ الْهَآءِ اَحْلًا ۖ اِنَّ هَٰذَا الشَّيْءُ عَجَابٌ ۝ وَانْطَلَقَ

کیا سب معبودوں کو ایک ہی معبود بنا دیا ۱ یہ تو بہت ہی عجیب بات ہے ۲۸۲۰ اور ان میں سے ہر ایک

الْمَلَائِكَةُ اِنْ اَمْسُوا وَاَصْبَرُوا عَلٰٓى اِلٰهَتِكُمْ ۖ اِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ يَّرَادُ ۝

لوگ کہنے لگے کہ چلو اور اپنے معبودوں پر ثابت قدم رہو یقیناً یہ ایک بات ہے جس کا ارادہ کر لیا گیا ہے ۲۸۲۱

اس کے مقابل پرانگی آیت میں فرمایا کہ کافروں کو حقیقی شرف انسانیت تو حاصل نہیں صرف کچھ مال و ریاست کی وجہ سے جمہور کی ہنسی کا سامنا کر رہی ہیں اور حق کی مخالفت اختیار کر رہی ہیں +

۲۸۱۹ لات - لَاتۃ حَقَّةٌ ۚ بَلِیَّتُهُۥٓ وَرِثَتُہَاۤ اِلٰہَۃُ کُفْرًا مِّنْ اَعْمَالِ کُفْرٍ شَیْطَانِیٍّ اَلَمْ تَرَ اَنَّہٗٓ

اور لیتا آرزو و ترستی کیلئے آتماہر پر لیلیٰ کنت ترا با (النبأ - ۴۰) لیلیٰ تھا کانت العاقبۃ الخاقۃ ۷۷ اور لات یہاں لیس

کے ساتھ مشبہ ہے اور عوامین کے ساتھ آتماہر، اور یہ اصل میں لاہر اور توحین کیلئے بڑھا لی گئی ہے دل، یا ت تاکید کے معنی

یا مبالغہ کیلئے بڑھا لی گئی ہے دل اور لات اور عزی و دجوں کے نام ہیں (غ) +

مناص - ناص المی کذا کے معنی ہیں اس کی پناہ لی اور ناص غنہ اس سے الشا پر گیا، اور مناص کے معنی ملجأ یا پناہ ہیں (غ)

۲۸۲۰ عَجَابٌ خَالٍ یٰنَاۤءَ مِبَالِغِہِیۡ مَرَادُہِیۡ بِہِیۡ بِہِیۡ عَجَبٌ +

ترجمہ اور دوسرا معنی حضرت ابن عباس کی روایت ہے کہ جب دوطالب بیادہوا تو قریش کی ایک جماعت اسکے پاس آئی اور کہا

کہ تمہارا جیتنا ہمارے معبودوں کو گالیاں دینا ہے اور دیا ایسا کہتا ہے کہ تم سے روک دو دوطالب نے آپ کو بلا بھیجا اور جب آپ آئے تو کہا

کہ آپ کی قوم شکایت کرتی ہے اور خیال کرتی ہے کہ آپ انکے معبودوں کو گالیاں دیتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ میں تو انکو ایک بات پر جمع کرنا

چاہتا ہوں اگر وہ اسے مان لیں تو عرب انہما مطیع ہو جائے اور عجم جزیرہ ادا کرے تو سب گھبرا کر کہا کہ کیا ایسی دس باتیں کہیں

تو آپ نے فرمایا کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ ہے تب وہ سب اٹھ کھڑے گئے اور یہ لفظ اجعل الالہۃ الہا واحدا اور یہ انکی آیتیں نازل ہوئیں

۲۸۲۱ اِنَّا اَطَقْنَا الْمَلَائِکَۃَ حُفَّ رُوحٍ ہر کہتے ہیں ایک یہ کہ وہ چلے گئے - دوسرے یہ کہ وہ بول اٹھے - جیسے دوسری جگہ پر ولا یخلقن بشاً

اور چونکہ یہاں مرداروں کا ذکر ہے اسلئے دوسرے معنی ہی زیادہ موزوں ہیں - اور یہ معنی کو مجازی ہوں گرا یہ مشہور میں کہ حقیقی معنی کیلئے

ہی ہیں - اصبروا علی المہتکم اسلئے کہا کہ انہیں خوف ہو کہ انحضرت معلّم کی باتوں سے لوگوں کے قدوں میں بت پرستی کے سوا میں

نفرش نہ آجائے - اِنَّ هَٰذَا الشَّیْءَ یَرَادُہٗٓ مَرَادُہِیۡ کہ توحید کا قیام کرنا اور بت پرستی کا دور کرنا ایک ایسا امر ہے جس کا ارادہ انحضرت

معلّم نے کر لیا ہے یعنی یہ ارادہ کر لیا ہے کہ ایسا کرے رہے اور یہ اب اس پر پورا زور لگا چکے یا یہ کہ مصائب نہ آئیں سے ایک مصیبت

جس کا ہمارے متعلق ارادہ ہو چکا ہو - یا یہ کہ یہ عرب و عجم کی مرداری ایک ایسی چیز ہے جس کا ارادہ ہر ایک کرتا ہے مگر حاصل نہیں ہو سکتی اور

لات

کیت - لات

عزی

مناص

عجاب

آنحضرت کا عزم اور
کفار کی مایوسی

مَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هَذَا إِلَّا اخْتِلَافٌ ۝ أَوْ نَزَّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ ۝

ہم نے کچھ مذہب میں نہیں سنا یہ صرف بناوٹ ہی ۲۸۲۲ کیا ہم میں سے اسی نصیحت

مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِنْ ذِكْرِي بَلْ لَمَّا يَنْزِلُ الْوَحْيُ عَلَيْهِمْ يَكْفُرُ ۝

اُنہاری گتھی بلکہ وہ میرے ذکر کے متعلق شک میں ہیں بلکہ انہوں نے میرے وحی انہیں چکھا ۲۸۲۳ کیا ان کے پاس

خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعِزِّ يُزَالُ الْوَهَّابُ ۝ أَمْ لَهُمْ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا

تیرے رب کی رحمت کے خزانے ہیں (جو) غالب بہت (یعنی اللہ) یا ان کیلئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہو اور (اکی) ۸

بَيْنَهُمَا فَذِكْرُنَا فِي الْأَسْبَابِ جُنْدٌ مَا هَذَا كَمْ مَهْرٌ وَمِنْ الْأَخْرَابِ ۝

انکے درمیان ہے۔ تو چاہے کہ وہ ذریعے بنا کر اور چڑھ جائیں ۸۲۴ ایک لشکر یا ایک لشکر کا گروہوں میں سے ۲۸۲۴

مقابل کی توجیہ یہ کہ آپ کی غرض صرف ہم پر سرداری حاصل کرنا ہے۔

۲۸۲۴ الملة الآخرۃ سے مراد عیسائی مذہب بھی ہو سکتا ہے جیسے مقابل کا قول ہے کہ اس میں بھی توحید نہیں بلکہ تثلیث کی تعلیم ہے اور

توحید کا سبب مذہب
سے گرم ہو جانا

عرب کا مذہب بھی ہو سکتا ہے جیسے قتادہ کا قول ہے اور درحقیقت کسی مذہب میں بھی توحید خالص کی تعلیم باقی نہیں تھی اور بعض لوگوں نے

یوں بھی اسے سمجھ لیا ہے کہ جو کچھ آینوالا مذہب یا نبی آخر الزمان کا مذہب ہے اس کے متعلق ہم نے یہ نہیں سنا کہ پیشگوئیوں میں کہیں یہ بھی ذکر ہو کہ وہ

سب موجودوں کا صفایا کر دیا اور سب کو ایک اس بات کو ترجیح ہو کہ اس سے مراد عیسائی مذہب ہے اسلئے کہ اسلام سے پہلے ہی سب آخونی مذہب

تھا اور عیسائی لوگ بھی تین عداؤں کے قائل تھے اور جس طرح عرب کے بت پرست خدا کی بیٹیوں کے قائل تھے یہ خدا کے بیٹے کے قائل تھے +

۲۸۲۴ یعنی انکا اعتراض یہ ہے کہ رسول اللہ پر وحی کیوں نازل ہوئی ولا تَزِلْ لِهَذَا الْقُرْآنِ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْقُرَآنِ عَظِيمٍ (الزخرف ۳)

اس کا جواب وہ ہے کہ اصل میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر نہیں اسلئے کہ آپ کو تو زمین اور صاوق جانتے تھے۔ بلکہ وحی الہی کے متعلق شک

ہو جیسا کہ دوسری جگہ پر فرمایا لَیْذُنَّ وَنُذُنَّ وَلَکِنَّ الظَّالِمِينَ بَالِیْتَ اللَّهُ یُحْجِدُ وَن (الانعام ۳۴) دوسرا جواب وہ ہے کہ اس میں بھی

حقیقت میں کوئی شک نہیں مگر جب تک عذاب نازل نہ ہو مانے کیلئے تیار نہیں +

ارتقاء

۲۸۲۴ ان دونوں آیتوں میں بتا رہا ہے کہ غالب آئیے اسباب انکے قبضہ میں نہیں ہیں۔ ارتقاء کے معنی اور چڑھنا ہیں دیکھو ۱۸۵۵

لیکن اس کا استعمال معانی میں بھی ہے جیسے رزقی فی العلم اور حدیث میں اہل جنس کے ایک گروہ کی صفت میں آتا ہے الذین لا یستترقون یعنی

وہ جو اسباب وغیرہ کی طرف التفات نہیں کرتے دل، پس یہاں ارتقاء سے مراد اسباب یا ذرائع میں ترقی کرنا یا آگے بڑھنا ہو مطلب یہ ہے کہ

جتنا زور چاہیں لگائیں وہ حق کو مغلوب نہیں کر سکتے +

۲۸۲۵ مضموم۔ ہٹام کی اصل یہ ہے کہ کسی چیز کو دایا جائے یا نہ ہو کہ وہ ٹوٹ جائے اور اسی سے ہضمیہ بمعنی شکست ہضمیہ مضموم

ہضم۔ مضموم

بِإِذْنِ اللَّهِ (البقرة ۲۵۱) +

جب دوبران کی تکذیب پر زور لگانے کا ذکر کیا اور انکو بتایا کہ جتنا زور تکذیب پر چاہیں لگائیں غالب نہیں آسکتے بلکہ حق ہی غالب

مخالفی جنگ ورنہ
عظمت شان پروردگار کی
شکست کی چٹائی

ہو گا تو بے صفائی سے یہ بتایا کہ یہ تکذیب کے لئے ایک لشکر تیار کرئیے۔ جن کے بعد مانتیکر کیلئے بڑھا کر اسکی عظمت کی طرف توجہ دلائی

ما

ہو معنی ما یہاں تعظیم اور تمکیر کے لئے ہے اور ہذا لث میں اشارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی طرف ہے اور ہضم و مضموم معنی مضمول

۱۳ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ۝ وَلَنُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ ۝

ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور ثمود کے لوگ فرعون نے جھٹلایا ۲۸۲۶ اور نود اور لوط کی قوم اور

۱۴ اصْحَابُ لَيْكَةِ ۝ وَلَيْكَ الْأَحْزَابُ ۝ اِنْ كُلُّ الْاَكْذَابِ الرَّسُلُ فَخُ عَقَابُ

بن کے لئے رہنما لوگوں نے یہ شکست خورہ گروہ ہیں کہ جسے ہی رسول کو جھٹلایا سو میرا سزا دینا ہے ٹھہرا۔

۱۵ وَمَا يَنْظُرُ هَؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَّا لَهُمْ مِنْ فَوَاقٍ ۝

اور یہ کسی چیز کے منتظر نہیں مگر ایک آواز کے جس سے کوئی ان کا تہ نہیں ۲۸۲۷

اس لئے لایا گیا ہرگز نا حق و قور کی طرف اشارہ کیسے یعنی باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں ایک عظیم نشانہ شکر جمع کرنے کے یہ شکست کھاتے گئے اور من الاحزاب میں اشارہ پہلی قوموں کی طرف سے جیسا کہ اگلی دو آیتوں میں اس کی تفسیر موجود ہے یعنی جس طرح پہلے گروہوں اور جہت سے خرمسوں کی مذہب اور مخالفت کیلئے حج ہرے شکست کھاتے اور مغنا ب ہرے ایسا ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں جو عظیم نشانہ شکر جمع ہو گا وہ شکست کھائیں گے اور اس پیشگاہ میں بعض نے بدر کی طرف اور بعض نے نفع کے لئے کہ طرف اشارہ دیا تاکہ گمراہوں کی ساری جنگوں پر بحیثیت مجموعی صادق آسکے اور بالخصوص اگر چند ما کا لفظ صادق آتا ہے تو وہ غزوہ احزاب پر صادق آتا ہے اور شاید اسی کی طرف اشارہ کر کے کیلئے اس کا نام غزوہ احزاب اور ان لشکروں کا نام احزاب رکھا گیا ان ابتدائی سورتوں میں یہی کھلی اور واضح پیشگوئیاں کر مسلمانوں اور کفار میں جنگ ہو گی اور کفار کے عظیم نشانہ شکر ہو گئے گمراہوں وہ شکست کھائیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر ثابت ہوا کہ نصف سہارا کی طرح روشن دلیلیں ہیں +

۲۸۲۷ اَوْتَادُ الْبِلَادِ ۝ بُدَا یَا کونیا کی جمع ہر جس کے معنی میں والجبان اتاد اذ النبا ۷ اور اوتاد الارض پہاڑوں کو کہا جاتا ہے اور اوتاد البلاد بڑے بڑے سرداروں کو اور ابن جریر نے یعنی جی قبول کئے ہیں کہ اوتاد سے مراد بدینا یعنی عمارت کے کچھ کچھ حصے ہیں لگایا جاتا ہے اور ہضاد سے مراد اوتاد کے معنی ذوالقائد کے معنی ذوالجوع الکثیر کے ہیں یعنی بہت جاعوں یا لشکروں والا اور کثافت سے ذوالکثافت سے لگاتے ہیں کہ کثرت سے ایک چیز مضبوط ہوئی ہو اور ذوالجنود یا الشبان والا ہے نیز یہ موزون معنی ہیں اس لئے کہ لشکروں کا لڑنے کا یہی اور نتیجہ ہے +

یہاں بھی ہر ترتیب کے ذہن انبیاء کی وہی چیز ہوتا ہے کہ یہی نہیں بلکہ مکانی ترتیب ہو یعنی اول وہ مالک ہیں ۷ حجاز سے دور ہیں ہوتے ہیں یعنی اول اور مخالف اور مصر اور پھر وہ مقامات ہیں حرمات قریب ہیں اور بن پر اہل تبارہ گزرا ہے سقوں میں بہت رہتا تھا یعنی علاقہ مصر و مدین اور اصحاب الایکہ ابن والو کچھ کچھ سے رکھا لیتے وہ نوس مقامات پر شانات ہلاکت مہر جوتھے + ۲۸۲۸ فَوَاقٍ ۝ اودہ فوق ہذا اور افاقہ یہ کہ کترالین کے بعد فہم انسان کی طرف رجحان کیسے یا بیاری کے بعد قوت رجوع کرے اور دودھ دوسنے میں افاقہ دودھ کا لٹ کر تاج اور فوقی باقوات وہ دفعہ جو دودھ دودھ دوسنے کے دوسان ہوا دوسان فوق کے معنی راحت ہے ۷ اس کی طرف لوٹ کر آئے اور بعض سے اس کے معنی کئے ہیں کہ اس کیلئے دنیا کی طرف لوٹ کر آنا نہیں دے اور کثرت میں ہو کر کچھ فوایا عیادۃ الماہین فدا فوقات ناقۃ بیار کی سیار پرسی او فہم کے دودھ دودھ دوسنے کے دوسانی دفعہ کے برابر ہوا اور عرب میں محاورہ ہوا فاقہ غندی فوقات ناقۃ جس سے مراد بہت تھوڑی دیر ٹھہرنا ہے اور بعض کے نزدیک فوقات اور ناقۃ کے ایک ہی معنی ہیں اور فاقۃ غندی یا ستوائے بن سے ہوتا ہے یا بومیہ کا قول ہر کون فوق فح کے ساتھ یعنی افادہ

حضرت داؤد اور آئینہ مخالف

۲۱ وَهَلْ تَنْكَرُونَ الْغَضَمَ إِذْ سُورُوا وَالْحَرَابُ إِذْ دَخَلُوا عَلَى دَاوُدَ فَغَرَمَ مِنْهُمْ ۲۲

اور کیا تم تنکر دین کی چیز پہنچ کر جب وہ دوپہا رہ چکا مگر میں داخل ہوئے ۲۸۳۲ جب وہ دَاوُد کے پاس سے تودہ لے کر گھبرا گیا

قَالُوا اتَّخَفَ خَصَمِينَ بَنَى بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَاحْكُم بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا
انہوں نے کہا دو دشمن (ہم) دو فریق ہیں جن میں ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے سو ہمارے درمیان حق کی فیصلہ کرنا اور انصاف کی راہ دکھانا

۲۳ إِلَى سَوَاءٍ الصِّرَاطِ ۝ إِنَّ هَذَا أَخِي فَلَهُ قَسَمٌ وَسَعُونَ بَيْعَهُ وَلِي بَيْعَةٍ وَوَحْدٌ ۲۴

سیدہ سیدہ کی طرف ایت کو ملاحظہ کرو ۲۸۳۳ یہ میرا بھائی ہے اس کی نافرمانی نہیں اور میری ایک ہی دینی ہے

۲۴ فَقَالَ أَفَلَيْسَ هَذَا عَزَّيْنِي فِي الْخُطَابِ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْمَتِكَ إِلَى

تو اس نے کہا اسے میرے پروردگار سے اور مجھ کو اسے مجھ پر غالب کیا دَاوُد نے کہا میں اس سے حقیر ہوں کیا میری تیرے نبی کو اپنی دینیوں

نِعَاجِهِ ۚ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ

دین لائے، کیلئے مانگا اور بہت سے شریک ایک دوسرے پر زیادتی ہی کرتے رہتے ہیں سو اسے ان کے جواہان

أَمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ ۚ وَظَنَّ دَاوُدُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ

لائے اور اچھے عمل کرتے ہیں اور وہ بہت ہی تھوڑے ہیں اور دَاوُد نے سمجھا کہ ہم نے اسے عصا میں ڈالا ہے سو اس نے

۲۵ رَبَّهُ وَخَوَّرَ لَعَاوَنَابَ فَغَفَرْنَا لَهُ ذَلِكَ وَإِنَّ لَكَ عِندَنَا نُزُلًا وَمِنْ قَبْلُ دَاوُدَ ۲۶

رب کی مخالفت کی اور کئی کرنا ہوا کر گیا اور (میں کی طرف) توجہ ہو کر اس کی مخالفت کو دیکھنا لے کر ہمارا رب پہلے ہی سے

۲۸۳۲ خَصَمُ خَصْمَةٍ جھگڑا کرنا ہے۔ اور خَصَمُ جھگڑا کرنے والا۔ اور یہ واقعہ ذکر موش پر کیا ہوا جانا ہے اور اس کی تشبیہ بھی

آئی یہ وہاں خَصَمَانِ اختصاراً فی دہم (الخ ۱۹) جہاں دو فریق یعنی موش اور کافر ادا ہیں اور خَصِمٌ وہ ہے جو بہت جھگڑا کرے

فَاذْهَبْ خَصِمَ مَبِينٍ (الخ ۱۸) اور خَصِمٌ وہ ہے جو حضور کے شخص ہو بل ہم قوم خَصْمُونَ (الزخارف ۵۸) (خ) اور

میں خَصِمٌ سے مراد حضرت دَاوُد کے ساتھ جھگڑا کرنے والے معلوم ہوئے ہیں سُورَةُ سُورَةُ دَاوُد سے اس نے دیوار چھانڈی ڈال دی

۲۸۳۳ الصراطِ طریقِ مستقیم یعنی سیدھے رستے کو کہا جاتا ہے اور اسے صراطِ بھی کہا جاتا ہے یعنی آسان (غ)

۲۸۳۴ میں مفسرین نے یہ لکھا ہے کہ جو دَاوُد قصہ لکھا ہے جو اصل میں بائبل سے لیا گیا ہے اور ابن جریر نے اسے حضرت ابن عباس کی طرف منسوب

کیا ہے ابن کثیر کہتے ہیں قد ذکرنا قصہ انھما قصہ اکثرھا ما خوذنا الا ما تیلیات ولم یثبت فیہا عن المعصوم حدیث شیعہ اتاہہ

یعنی یہ قصہ اسرائیلیات سے لیا گیا ہے اور آنحضرت صلی علیہ وسلم اس میں کوئی حدیث ثابت نہیں۔ اور پھر لکھا ہے کہ ابن ابی حاتم نے جو ایک

حدیث یزید الزمائی کی روایت سے بیان کی ہے اس کی سند صحیح نہیں کیونکہ یزید ضعیف الحدیث ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ اس قصہ کو

ان آیات کی تفسیر ہمارے لکھے قرآن کریم کے الفاظ کو بھی توڑنا اور ٹاپنا ہے مثلاً یہ کہ جو لوگ دیوار چھانڈ کر گئے وہ دوزخ سے تھے نہشتو

دفعہ لایم

حضرت دَاوُد اور نیاہ
کی جو کچھ باطلی قصہ

إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ

ہم نے تجھے زمین میں حاکم بنایا ہے۔ سو لوگوں کے درمیان حق کیساتھ فیصلہ کر اور خواہشات کی پیروی نہ کر ورنہ وہ تجھ کو گمراہ کر دے گی۔

عَزَّ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنْ الَّذِينَ يُضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ لِّمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِجَابِ

ماہ سے بھگادیگی وہ لوگ جو اللہ کی راہ سے ہٹ جاتے ہیں ان کیلئے سخت عذاب ہوا ہے کہ وہ حساب کے دن کو بھول گئے۔ ۲۴۳۳

دیوار بچانے کی کیا ضرورت تھی اور وہاں شریف میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ وہ فرشتے تھے۔ پھر اگر فرشتے تھے تو انہوں نے فحش کیوں بولا اور از سر تا پایک جھوٹا قصہ کیوں بنایا۔ اور تو ان کو کہہ کر میرے اغلاط اس بات کی تردید کرتے ہیں کہ یہاں حضرت داؤدؑ کی کسی کمزوری کا ذکر ہو بلکہ پسلی اور پچھلی بات سب ان کے تمام ہند کے اظہار کیلئے ہیں پہلے انہیں اواب کہا ہے اور اواب وہ ہے جو ترک معاصی اور اہل خیرات کے ساتھ تو اس لفظ کے ساتھ مصیبت کا ذکر باطل نامزدوں ہر چہ نہیں حکمت دینے کا اور فصل الخطاب کا ذکر ہے۔ پھر فیصلہ کے وقت حضرت داؤدؑ فرماتے ہیں کہ سو اے رسولوں کے اکثر شرکاء ایک دوسرے پر ظلم ہی کرتے ہیں اور ایسے لوگ جو ظلم سے بچیں بہت کم ہیں یہ تشنا اگرچہ وہ ان کو شامل نہیں کرتا تو اور کہے کہنا ہر چہ آیت کا تاثر اس پر کیا ان لہ عند اللزلی وحسن مآب یعنی وہ ہمارے مقربین میں سے تھے۔ پھر اسی واقعہ کے ساتھ انہیں خلیفہ بنانے کا ذکر بعد از انعام ہو +

بوجہ ان کے ان آیات کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ہم ظاہر آیات کو نہیں چھوڑ سکے کہ دیوار بچانے والے انسان تھے اور حضرت داؤدؑ کا ان سے خوف اس وجہ سے تھا کہ آپؑ نے خیال کیا کہ یوں بے وقت وہ آپ پر حملہ کرے کیلئے آئے ہیں کیونکہ آپ اس وقت اکیلے حالات عجلت میں تھے اور جب ان پر واضح ہو گیا کہ وہ ایک مقدمہ لیکر آئے ہیں تو آپ نے اس غلط فہمی کی وجہ سے استغفار کیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو معاف کیا۔ اسی کے قریب قریب یہ کہ اس میں یہ دیوار بچانے والے ارادہ قتل سے آئے تھے لیکن حضرت داؤد کو میدار پاکر انہوں ایک غلط قصہ بنایا کہ ہم مقدمہ کے فیصلہ کیلئے آئے ہیں تب حضرت داؤد نے ارادہ کیا کہ ان سے بدلہ لیں لیکن پھر خیال ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان تھا کہ کیا آپ نے نفع کیلئے وہ غضب میں آتے ہیں یا نہیں سو آپ نے استغفار کیا اور استغفار کے متعلق ایک تجویز یہ بھی لگائی کہ یہ استغفار مان پر حملہ آوروں کیلئے تھا اور دفعہ نالہ ذلت میں لامحلہ کا رہی آپ نے استغفار کیا کہ مجھے اس کا کیا عذاب ہو گا اور فی تدبر سے معلوم ہو گا کہ یہ قصہ آنحضرت صلیع کی تسلی کیلئے بیان کیا گیا ہے اور آپ کی مخالفت کی جاتی ہے اور آپ کی جان لینے کے منصوبہ کئے جاتے ہیں تو ایسا ہی پہلے نبیوں کے ساتھ بھی ہوا یہاں تک کہ داؤد بھی طاقتور بادشاہ کے خلاف بھی ایسے منصوبہ ہوتے رہے چنانچہ یہ ذکر یہاں سے شروع ہوتا ہے اصبر علی ما یقولون واذک عبدنا ایوب ذالایذ یعنی اگر تمہیں غمیں دیکھائی دیں تو صبر کرو اللہ تعالیٰ کا معاملہ اپنے غمبوں سے ایسا ہی ہے کہ ان کے دشمن پہلے پہلے انہیں خوب دکھ دیتے ہیں یہاں تک کہ ہمارے طاقتور بنے داؤد کو یاد کرو کہ اے بھی ایسا معاملہ پیش آیا اور اُس کے ذکر ہر کہ کس طرح منصوبہ کرنا لوں نے دیوار بچانے کا کام کرنا چاہا لیکن کو بیدار بالکل لگے اور ایک مقدمہ کا فیصلہ چاہا معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کا نشانہ آپ کو مار کر لکھنے کا تھا اسلئے آپ نے انہیں نبی سے یوں بھی بھیا کہ نزدیک ایک دوسرے پر ظلم اور ایک دوسرے کے خلاف بغاوت کرتے ہیں اور نبی کے غم میں یہ اشارہ بھی معلوم ہوتا ہے اور دفعہ سے مراد تکلیف و محن ہیں جو ان میں تھیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلئے شرب کیا کہ بے اتم اللہ تعالیٰ کی طرف سے منسوب ہوتی ہیں اور استغفار و حقیقت طلب کیلئے اس سے منصفانہ بیان شاہد ہے کہ دشمنوں کی مخالفت کی اور ذلت میں شانہ آپ کے دشمنوں کے نصیبوں کی طرف سے اور اس کی جہت میں ہے کہ وہ ہر گز توبہ کیلئے توبہ نہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے

خلاف بھی ایسے منصوبہ ہر گز اور اللہ تعالیٰ آپ کی بھی مخالفت کرے گا۔ اور نہ اس قصہ کا کوئی تعلق اس سورت سے نہیں ہے۔

کیلئے

۲۴۳۴ یہ خلیفہ بنانا پہلے سے ہر گز یہاں ان کے لئے نہیں تھا حضرت صلیع کی بادشاہت کی طرف اشارہ ہے اور خواہشات کی پیروی بادشاہ

۳۵ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْكِبْنِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

کہا میرے رب میری غفلت فرما اور مجھے وہ بادشاہت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو شاید نہیں دے کہ جس کی توبت عطا فرما بیوا الہی

اور اس کے تحت چڑھنے کے یہ معنی بھی نہیں کہ اس نے جو کچھ کرنا چاہا وہ کر دیا۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ حضرت سلیمان کا جانشین جہاں عطا فرمایا وہ اس کے بعد کسی کو نہیں دے گا۔ اور ہم اناب فرمایا کیونکہ وہ حضرت سلیمان سے پہلے ہی ان کے گھر میں آئے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ انکا جانشین کسی قابل نظر نہیں آتا تو اور بھی اسد قتالی کی طرف متوجہ ہوئے اور جہاں بعض مغزین نے ایک قصہ بیان کیا ہے کہ حضرت سلیمان کی شان و شوکت اور شان عین اہد جہوں کا ان کے ماتحت ہوا ایک انحضرت کی وجہ سے تھا جس پر اسم غلم تھا اور وہ انحضرت کی ایک غلطی سے چرائی اور وہ سلیمان بن گیا۔ اور پھر اس قصہ کو طول دینے کو یہ سب پھر حکایات میں جس سے قرآن کریم جیسی پر حضرت کتاب پاک ہے۔

انحضرت کا قصہ

حضرت سلیمان کی ان
مذہب کی ملکات
بیخی لا حد مرید

حضرت سلیمان کی اس دعا کا کیا منشا ہے؟ کیا یہ مطلب ہے کہ وہ کچھ دنیا کی بڑی جلدی بادشاہت کے طالب تھے اور یہ چاہتے تھے کہ انہی بڑی حکومت آپ کے بعد کسی کو نہ دے۔ یہ دونوں باتیں شان نعمت کے خلاف ہیں۔ دنیا کی حکومت اور دنیا کے مال و دولت کی طلب یا قبضہ کے لیے ہیں۔ لیکن نہیں ہوتی پھر اتنی بڑی ہوس کا کیا ذکر کرے یہ بھی خواہش ہو کہ میرے بعد کسی حکومت دنیا میں کسی کو نہ دے اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ جس طرح حضرت موسیٰ کے زمانے میں ہوا کہ وہ تھا تو آپ کو مجبوراً دیا گیا جو تمام عہدوں سے بلند کرتھا۔ اور حضرت موسیٰ کے زمانے میں خطائے امراض پر بند تھا اس نے آپ کو مجبوراً شفقتاً امراض کا دیا گیا۔ اور انحضرت مسلم کے زمانے میں فصاحت پر فخر تھا تو آپ کو کچھ خطائے فصاحت ایسا مجبوراً دیا گیا کہ کچھ مقابہ نہ کر سکتا تھا۔ اسی طرح حضرت سلیمان کے زمانے میں لوگوں کو حکومت اور بادشاہت پر فخر تھا اس لیے آپ کو ایسی حکومت دی گئی۔ لیکن یہ دلیل نیا ہے۔ اس سے کہ سمجھا جائے انبیاء و اشد قالی سے دعا کر کے نہیں کیا کرتے نہ حضرت موسیٰ نے نہ حضرت عیسیٰ نے یا دوسروں کو اچھا کہنے کی نہ انحضرت مسلم نے فصاحت کے لیے دعا کی پھر وہ سب دعا تھیں کہ جو اسکو تخت پر چڑھ کے ڈالنے سے کیا تعلق ہے؟۔ مغزین نے جہد کے ڈالنے سے شیطان کا خاتم سلیمان ہیں کہ سلیمان جو جہاں مرادویا انہوں نے اس کی توجہ یوں کی کہ وہ ہلی ملک لا یعنی واحد غیری امن ہو فی عصری ان یسبہ کھنڈا سلبہ اور یہ معنی عطا فرما دے مروی ہیں یعنی مجھے ایسا ملک دے جو کسی میرے الہ نہ دے کہ اسے شایان نہ ہو کہ وہ مجھے چھینے جس طرح اس دفعہ چھین لیا گیا ہے اور روح الاعانی میں خاتم سلیمان کے قصہ کو کہہ دیا گیا ہے اس لیے اس قدر تشریح کیا تھ اس توجہ کو قبول کیا گیا ہے کہ یہ دعائے عدم سلب ملک ہر گز نہیں ہو سکتی کہ وہ اسد قتالی کی نعمت کا دوا ہو جانا اور بھی دھاپے پر نہفت سلیمان کی دعا یہ تھی کہ اسد قتالی انہیں ایسی بادشاہت عطا فرمائے جو کسی دوسرے کے لیے شایان نہیں کہ ان سے چھین سکے اور بھی صحیح ہے۔ اور یہ دعا آپ نے اس لیے کی کہ آپ کو اپنے بعد اس بادشاہت کی چوہ آپ نے اس قدر نعمت سے شایان تھی ہر حالت دکھائی گئی۔ اور انہوں نے یہی معنی عطا دیے ہیں بعد اللہ (الحال) ۱۳۰۰ میں مراد من غیر اللہ کی لیکن جو کہ ملک ظاہر بادشاہت پر بھی بولا جاتا ہے اور نبوت یا دینی بادشاہت پر بھی دیکھو مثلاً ۱۲۰۰ اس سے میرے نزدیک توجع اس کی کہ حضرت سلیمان نے دعا باطنی ملک کے لیے کی جو ظاہر ہر ملک کے لیے یعنی وہ دیکھتے ہیں کہ یہ حکومت اور یہ جاہ و جلال تو چھ جاہانگاہ۔ لیکن اسد قتالی کا نام دنیا میں بلند کرنے سے جو ملک حاصل ہوتا ہے اسے کوئی چھین نہیں سکتا پس وہ اعلیٰ ملکہ اسد قتالی کے نام کی حکومت چاہتے ہیں۔ کیونکہ جو حکومت ظاہر ہو پر حاصل ہوتی ہے وہ دوسرا چھین سکتا یا ہر بادکر سکتا ہے لیکن جو حکومت روحانی طور پر حاصل ہوتی ہے یعنی جس کا تعلق اخلاق سے ہو اسے دوسرا نہیں چھین سکتا جس میں پر حکومت نازل ہو جاتی ہے لیکن دلوں پر جو حکومت نئی ہے وہ کبھی نہیں ہوتی بلکہ اس کی تائید خود اس سے ہوتی ہے کہ وہ دعائیں بھی ہیں یعنی انحضرت کی اور وہ ہلی ملک اور دعائے غفران ان کے باطن یا اخلاق کی تعلق

بہت

فَتَحَرَّزَالَهُ الرَّبُّ بِحُجْرَتِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حِينَئِذٍ أَصَابُ ۱

۳۶

سہ پہلے اس کیلئے ہوا کہ کام میں لگا یا وہ اس (اللہ) کے حکم سے نرمی سے چلتی تھی جبکہ وہ فقہ کرک ۲۸۴۲

حدیث علامہ

یعنی ہے حکومت کا ہر سی سے اور دوسری جگہ جہاں قرآن کریم میں مملکت سلیمان کا ذکر ہے البقرہ ۱۰۲-۱۰۳ تو وہاں مردان کا دین یا انکی نبوت ہی ہے۔ دیکھو ۱۰۲۱ اور ظاہری حکومت کو دارلک کے ذریعہ سے جاتے دیکھ کر یہ تو آپ کے دل میں پیدا ہوئی کہ آپ کی حکومت دلوں پر ہو اور اسی کے قریب قریب سید مرتضیٰ کا قول ہی انما سأل ملکت الفخرة وثواب الجنة اسے اور حدیث میں جو آتا ہے کہ آنحضرت معلوم فرمایا کہ ایک عفریت نے رات کے وقت میری ناز کو خواب کرنا چاہا تو اسے قتل کرنے مجھے اس پر قدرت دے دی اور میں نے ارادہ کیا کہ اسے سجدہ کے ستون سے باندھ دوں پھر مجھے سیمان کا تولیہ یا دنگیاں دتھیں ملک لاہوتی لاہوتی بعد میں تو اس سے بھی اس باعث کی تائید ہوئی کہ جو میں نے کھجور یا ریختن پر حکومت اس سے مراد نہیں کیونکہ حدیث میں صاف لفظ نہیں آیا مملکتہ اللہ منہ اسد تعالیٰ نے اس جن پہ سجدہ قدرت دے دی۔ اور اسے میرے قاتلوں پر دیا۔ اور یہ سرتاج الشافعی اس خیال کو غلط سمجھتا ہے کہ کتب پر حضرت سیران کے بعد کسی کو قدرت نہیں دیا سکتی اور اصل تو یہ ہے کہ حضرت سیمان کے جن انسان ہی تھے اور یہ عفریت جس نے نبی کریم معلوم کچھ عفریت دی یہ بھی کوئی کرکیش انسان ہی تھا اعدا حضرت معلوم کا اسے چھوڑ دیا اور وہ ابی مہدی کا کرکے سر نہ دیا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ سرتاج کو حکومت جہاں سے دی جاتی ہے اور آپ کی حکومت روحانی یا دلوں پر مبنی تھی۔ اور یہ ضل چوکا آپ کی ذات سے تعلق رکھتا تھا اس لئے آپ کی موت کو دنیا گویا اس کے دل پر پتھر کرکیش تھا۔ اب ہاں اسلام کو تباہ کرنے کی کوششیں کی گئیں تو آپ نے سر بھی دی اور اس سامنے کہ گویا بیان کرنے کی غرض جن مسلمانوں کو سمجھا کہ حکومت ظاہری جا بھی سکتی ہے اور دینی جا بھی لیکن باطنی حکومت یا دلوں پر حکومت نہیں ملتی نہیں ہوتی۔ آج وہ بادشاہت بہت کچھ مسلمانوں سے نہیں لیتی کہ جو انہیں دنیا میں حاصل تھی لیکن خود حوالہ اسے معلوم کہ جو حکومت قلوب پر حاصل کر اس کے سامنے آج بھی بڑے سے بڑے سرکشوں کی گردنیں نیچے چلا رہی ہیں۔ یہی وہ ملک آپ کو بھی ملاحظہ فرمائیے ابی احمد بن بعدی کا مصداق ہے کہ کوئی عیسائی طاقت نہیں چھین سکتی بلکہ ان کے سامنے خود عیسائی طاقتیں جاتی ہیں کی اور ظاہری سلطنت جو آنحضرت معلوم اور آپ کے صحابہ کو ملتی تھی وہ خود میں سیمان کی سلطنت سے بہت بڑا کرکشی۔ اور یہ سرتاج ذکر اصل میں مسلمانوں کی حالت ہے۔ نقشہ ہے جس طرح مسلمان کی سلطنت ظاہری پر ایک وقت ایسا آیا کہ ان کے تخت پر ایک جہد تھا۔ یہ سرتاج کی حالت ہوتی کہ وہ حکومت دنیا میں ان کو ملی اسے لوگوں کے سپرد ہوتی جس کے اہل زمانے آج میں ہی کی طرف اشارہ ہے اور ان آیات میں بھی جو دلائل مسلمانوں کو شہید کیا ہے کہ حکومت ظاہری ہمیں دے دے تو اس حکومت باطنی کی طرف توجہ کریں جسے کوئی چھین نہیں دیتا۔

رخاء

صواب

اصاب

مصيبة

۲۸۴۲ رخاء و رخاء یعنی نری کرکشی میں۔ اور سی سے استخارة رخاء السؤل کیا گئی تھی۔ یہ دیکھو پھر دینا رخاء اصاب۔ صواب و دطر پر ہے ایک کسی چیز کی اپنی ذات کے اعتبار سے یعنی جب کوئی چیز اپنی ذات میں محمود ہو اور مقصود عقل و شریعت سے پسندیدہ ہو تو اسے صواب کہا جاتا ہے اور دوسرا قصور کرنے والے کے اعتبار سے جب وہ مقصود کو پائے جب اسے کذا کے معنی ہوتے ہیں جو کذا کیا جاتا ہے یا صبیہ اصاب اللہ یعنی تیرا نذر پہلے۔ اور مصيبة اصل میں تیرے پیچھے میں پر پھر کذا کہنے کے مخصوص ہو گئی ہے اور اس آیت کہ مصيبة قد اصبت مثلیھا دال عراق ۱۱۴-۱۱۵ و اما اصباک من مصيبة ہا کہبت ایدیکم والغوسم ۱۱۶-۱۱۷ اور اصباک غیر اور شروء میں آتا ہے۔ ان تعبت حسنة تشوہم وان تعبت مصيبة (الاولیٰ) و لاین اصباک من الله والاشاء ۱۱۸-۱۱۹ رخاء اور یہاں اصباک یعنی حسنة و ارادہ ہے کہ اب جس سے مراد ہے کہ حضرت سیمان کے لئے ہوا کہ سخت ہوئے پھر پھر کذا اور اسی ہوا کہ عاصفہ بھی کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ۱۱۸-۱۱۹ جس کے لئے بھی نوت ذکرہ بالا اور ہوا کی تفسیر سے مراد یہی ہے کہ ہوا سے ان کے کام نہ گئے تھے جیسے۔ جہانوں کا چھل جیسے فرمایا و فتحرز الشمس

حضرت سیمان کے لئے ہوا کہ سخت ہوئے پھر پھر کذا

وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمَثَلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنَّا وَذِكْرَىٰ لِرَاسِ الْأَلْبَابِ وَخُذْ

اور ہم نے اس کے اہل اور ان کی مثل اُن کے ساتھ دی۔ (یہ) ہماری طرف سے رحمت اور نصیحت اور اُن کی نصیحت پر مصلحت ہے اور

بَيْدًا ضَعُفًا ضَرْبُ بَيْدٍ وَلَا تَحْنُثُ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ

بے پناہ تھی بھارے اور اس سے مار اور قسم نہ توڑ ہم نے اسے صابر پایا کیا اچھا بندہ تھا وہ بار بار اس کے طرف سے رجوع کرنا اچھا ہے اور

اور اِغْتَسَالَ بَنُ كَادُوسًا حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا الْإِسَاءُ ۖ (۳۴) اور مُغْتَسِلٌ نَمَانُ کی جگہ سے اور وہ پانی جس سے نہایا جائے اور غَسَلِينَ
کفار کے بنوں اور جن کو لاطعام الامن غَسَلِينَ والحق ۱۰: ۳۶ (دع)

شراب - شکراب ہر ایک سیال چیز کا نوش کرنا ہر پانی ہر پانی کچھ اور (دع) اور شرب وہ چیرے چربی جیسے خواہ وہ کسی نوع سے ہو اور کسی
پر ہونے اور مشروب پیئے وہ لَذَّةٌ لِلشَّامِرِينَ (محمد ۱۵) اور وہ بچوں کے ہاں کو مشروب کہا جاتا ہے جسکی وجہ شواہب ہر گویا وہ پیئے
واو کی صورت پر ہیں (دع)

پھیلانے آیت میں لفظ نَصَبُ آیا تھا جس کے معنی تھکان میں دیکھو غَسَلًا اور یہاں ذابا اس کھڑ بھلک اور رکھن سوارسی کے دورانی
اور پینے کو کہا جاتا ہے دیکھو ۲۱: ۳۵ اور یہاں بھلک سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد سوارسی کا دورانا ہے یہ دونوں لفظ اس بات پر صریح دلالت کرتے ہیں
کہ حضرت ابوبکر کا یہ کیف جن کا ذکر یہاں اور قرآن کریم میں دوسری جگہ ان الفاظ میں کرا فی مَسْنَى الضَّرِّ وَالْأَنْبِيَاءِ - (۳۴) کسی - غسرتے تھے
رکھتی ہیں جن میں وہ اپنے اہل و عیال اور اپنے ساتھیوں سے جدا ہو گئے ہیں۔ اور یہاں فرمایا مَسْنَى الشَّيْطَانِ مَصْنَعٌ وَعَذَابُ اور

دوسری جگہ یہ الفاظ ہیں اِذَا مَسْنَى الضَّرِّ جِسْمٌ مَعْلُومٌ ہوا کہ تکلیف اور وہ کہ شیطانی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے یہ مراد نہیں کہ شیطانی کو تکلیف
پہنھانے کی کوئی خاص قدرت حاصل ہو اور قرآن کریم میں صراحت سے فرمایا کہ شیطانی کا کام مَرَضٌ مَسْرَانَدَانِی یُوْسُوسُ فِی صُلُوٰہِ اِنَّا
وَالْأَنْبِیَاءِ ۝۵۰ فُوسُوسَ لِحَمْلِ الشَّيْطَانِ الرَّالِیِّ ۖ (۲۰) مگر انبیاء و سوسہ شیطانی سے بھی بعض ظاہر اور وہ کہ تکلیف یا غسلی شیطانی کی طرف
منسوب کیا جاتا ہے جیسے فرمایا وَاِذَا مَسْنَى الشَّيْطَانِ اِنْ اَذْكُرَ الْاَلْکَافُ - (۶۳) اور یہ کسی قسم کا بھی شیطانی کو انسان پر حاصل نہیں
وہاں کی علیحدہ کن سلطان الا ان دعوت کو قضا استجب تم لی راواہیم ۳۴ اور یہاں شیطانی سے مراد یہاں کوئی شیطانی صفت نہیں
ہے جس نے شرارت سے آپ کو تکلیف پہنچائی ہے اور ان تکلیف کی وجہ سے آپ کو عجز کرنے کی پڑی ہے اور یہاں اس دعا کے لئے انہیں بشارت دی ہے
کہ آگے پیچھے چلوانے کیلئے ان کا ارادہ ہو جائیگا۔ اگر انہیں کوئی جہان کی بیماری بھی تھی صبر کیا کہ باطن میں کہہ تو کسی ایسے پیچھے پر پہنچا دیا جس میں نہانے سے مدد
جس کا بانی پینے سے وہ بیماری دور ہو گئی۔ اور یا نہانے کی فرض تھکان کا دور کرنا ہے۔

۲۱: ۳۵ اس پر ۳۵ میں بوقتِ نذر پکی ہے اور چونکہ اہل کا لفظ دینی اتحاد رکھنے والوں پر بھی بولا جاتا ہے دیکھو ۳۵: ۱ اس لئے ممکن ہے کہ اس مراد یہ ہے کہ اگلے پہلے
جوان سے جدا ہو گئے تھے وہ بھی انہیں مل گئے اور جہاں ہجرت کو گئے تھے وہاں اس دعا نے اور پھر وہی بنے بنے۔ دوسرے انبیاء کے ذکر میں آنحضرت
صلوٰہُ ذِکْرًا بَرَّابَرِہُ وَجَر۔ اور حضرت ابوبکر کے ان واقعات کو ذکر کر کے یہی بتا رہے ہیں کہ جس میں ایک بے زمانے تک عظیمیں افکارِ خیر ہجرت کرنے پر ہی ایسا
بی معاملہ کے ساتھ ہوگا۔ اور جس طرح انہیں ان کے اہل اور ہمراہ کی مثل مل گئے اسی طرح آنحضرت صلوٰہُ کے ساتھ ہوگا۔ اگر بی مسمیٰ ہے جہاں تو آنحضرت صلوٰہُ کی
مصائب ہیں آپ پر یہ کہ مصیبت تھی کہ آپ کی شکار بی کا انتقال ہو گیا۔ اور پھر وہ نہانے سے مدد میں جا کر ان کو اور ان کے مہلکات و عطا فرمیں اور اگر یہ بھی ملے
جہاں تو ہجرت پر صحابہ سے جدا ہو کر پھر مدینہ پہنچ کر نہ صرف وہ صحابہ ہی مل جاتے ہیں بلکہ اتنی یا سہ سے مدد کرتا اور ان کی بھی مل گئی +

۲۸: ۲۶ ضَعُفٌ کے ایک معنی ہلکا ہوا ہے۔ اور ضَعُفٌ ضَعُفٌ شَاخُونَ کی معنی کبھی کہتے ہیں جن کی جڑ یک ہو اور اس
لئے بھار کو کہہ دیا جاتا ہے۔ یا نبات سے وہ چیز جو کھوکھرو سے اور ایک قول ہے کہ کوئی چیز جو ہضمی میں لے جائے وہ ضَعُفٌ ہے اور ضَعُفٌ

اغْتَسَالَ مَغْتَسِلٌ

غَسَلِينَ

شَرَاب

شَارِب

حضرت ابوبکر کی سب

شیطان تکلیف دینے
پر تیار رہیں

ایک کے ذکر میں
بے شک ہے

صفت

۴۵ وَ اذْکُرْ عَبْدَنَا اِبْرٰهٖمَ وَاسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ اُولٰٓئِکَیْ وَالْاَبْصَارِ

اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کو یاد کر (جو) قوت والے اور بصیرت والے رہے،

۴۶ اِنَّا اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةِ ذِکْرِی الدَّارِ ۝

ہم نے انہیں ایک خالص بات سے پاک صاف بنایا یعنی آخرت، ہر نئی بات سے ۳۸

میں آسمان سے فہم (لا اِخْلَافَ) یعنی جس سے مراد جو ہمہ من نال من الدنیا شیعہ ان میں سے وہ ہے جسے دنیا کا کچھ مال مل جاتا۔ دل،
اضرب۔ ضرب کے معنی راہ را مشغول میں دگر یہ مستعدی ہو، وریاں فعلوں مذکور میں اور ضرب کے معنی (۱) سراج فی السکین
ہی یعنی چلنے میں جلدی کرنا اور اس معنی میں حدیث میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ ضرب یعسوب الدین بذنبہ یعنی فنون کے خوف
سے زمین میں نیز چلا اور بعض نے ذنبہ کے معنی اتباع کے ہیں یعنی اپنے پیروں کے ساتھ چلا۔ اور جار فلان یضرب کے معنی میں بڑی
سے چلتا ہوا آیا۔ اور ضرب المجد کے معنی میں کسب یعنی بزرگی حاصل کر (دل،

تحدث۔ حدثت قسم کی خلاف ورزی ہے اور حدثت یہ بھی ہے کہ انسان حق کو چھوڑ کر کوئی بات سکے اور حدثت بڑے گناہ یا
شرک کو سکے ہیں ذکاوا البصرون علی الحدث العظیم (الواقعہ ۵-۴۶) اور تحدث کے معنی میں عبادت کی گواہ حدثت یعنی گناہ کا
ازاد کرنا۔ جیسے حدیث میں ہو کان یخو یخار حیرا یو یحدثت ذنبہ (دل،

ان الفاظ کے معنی یوں کے گئے ہیں کہ بھارتو بھارتو میں سے اور اس سے اپنی بی بی کو مارا اور قسم نہ توڑ۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت ایوبؑ
اپنی بیماری کے ایام میں شتم کھاتی تھی کہ وہ سوکھتا اپنی بی بی کی دیکھائے۔ لیکن چونکہ اس بی بی نے ان کی بڑی خدمت کی تھی اس لئے اس
تعالیٰ نے ان کی شفا پائی پر انہیں یہ حکم دیا کہ سوئگوں کا ایک جھاڑو لیکر اپنی بی بی کو مار لو اور یوں شتم پوری کر لو اور پھر اس کی بنا پر حجاز
جیلہ کا دروازہ کھول دیا گیا ہے۔ اور دونوں حدیثیں ہیں کہ جاتی ہیں جو اعلیٰ پایہ کی نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک دفعہ ایک بے
شخص نے ایک کتاب لے کر آیا جو چل پھر دیکھا تھا تو آپ نے اسے سوئگے کا ایک جھاڑو مروٹے پر اکٹھا کیا۔ اور ابھی اس کا ذکر ایک بیمار اور ایک
بڑے کے متعلق ہے۔ لیکن حضرت ایوب کے متعلق کہ قصہ بیان کیا جاتا ہے وہ بائبل میں مذکور نہیں۔ اور نہ حدیث میں ہے اور پھر قرآن کریم کے الفاظ
میں آتا ہے کہ بڑھا تا پڑھا اور انہوں کا اس طرح پورا کرنا چاہیوں کا دروازہ کھولنا جس سے قسم کی کچھ وقت باقی نہیں رہ سکتی اور آنحضرت صلی
کافضل اگر یہ حدیث صحیح ہوں تو صرف یہ بتانا ہو کہ حالات کے ماتحت سزا میں نرمی کر دینی چاہئے۔ اور یہاں اگر بھارتو ہی معنی لئے جائیں تو ہم کہتا
ہے کہ مراد صرف یہ ہے کہ اپنے دشمنوں پر جب قابو ہوئے تو ان سے ایسا معاملہ کرو جیسا کہ ان کی جگہ ایک جھاڑو سے مار لیا جائے کیونکہ اعداء کا
ذکر مفہوم میں داخل ہو اور گامیابی پر ان کو سزا دینا ایک قدرتی امر ہے اور شاید اس میں اشارہ اس طرف ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ نرمی اور
میں اپنے اعداء سے کیسا ہوگا۔ اور حق تو یہ ہے کہ آپ نے ایک جھاڑو کے کچھ کسی کو نہیں مارا بلکہ اپنے منہ سے اسے کھینچ کر دشمنوں کو فوج کی
معاف کر دیا۔ اور ہر سکتا ہے کہ مراد صرف اس قدر ہو کہ مال دنیا سے جو حصہ دیا جاتا ہے وہ لے لو اور اس کے ساتھ محمد یا بزرگی کو مل دے اور
اعداء کو ان کی معصیت ذکر یعنی ایسا نہ ہو کہ مال دنیا کو اصل چیز سمجھ کر اس سے محبت کرے لہذا اس میں قسم کا ذکر حضرت سلیمان کے متعلق بھی تھا
اس لئے یہ معنی زیادہ موزوں ہیں۔ اور اس طرح قرآن کریم میں کچھ بڑھانے کی ضرورت بھی نہیں رہتی +

۲۸۵ خالصة۔ خلاص اور خالصة کے ایک ہی معنی ہیں اس میں اسی طرح ہے جیسے داعیہ۔ راویہ میں رخ، اور کہا جاتا ہے کہ
الشیء خالصة لک یعنی یہ چیز خاص کتبہ سے ہے مافی بطون هذا الانعام خالصة لذکر منار الانعام۔ (۱) ایسا ہی
ہی للذین امنوا فی الحیوة الدنیا خالصة یوم القیامة والاعراف (۳۲) یعنی قیامت کے دن کا فزون کے ساتھ ان نعمتوں

خالصہ خالصة

وَأَنَّمْ عِنْدَنَا لِسِنَ الْمُصْطَفِينَ الْأَخْيَارِ ۖ وَادْكُرْ اسْمُعِيلَ ۖ وَالْيَسَعَ ۖ وَذَا الْكِفْلِ ۖ ۴۸

اور وہ ہمارے نزدیک بزرگوار و نیکوں (اور نیکوں میں سے) اسمعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو

وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ ۖ هَذَا ذِكْرُ لِّوَالٍ لِّلْمُتَّقِينَ ۖ لَّحَسَنَ مَا بِ جَنَّتِ عَدْنٍ ۖ ۴۹

یا ذکر اور وہ سب نیکوں میں سے تھے یہ ان کے لئے، شرف پر اور متقین کے لئے یقیناً جنت کو آئے کی جگہ ہے ۲۸۵۲ بمبئی کے خان

مُفْتَحُهُ ۖ لَهُمُ الْآبَابُ ۖ مُتَّكِنِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِأَفْكَهَاتٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ۖ ۵۱

جہن کے دروازے ان کے لئے کھولے گئے ہیں اُن میں نیکی لگائے ہوئے ہونگے ان میں بہت سے پھل اور پینے کی چیزیں منگوائیں گے۔

وَعِنْدَهُمْ قُصُورُ الطَّرِيفِ ۖ أَتَرَأَبُ هَذَا مَا تَوَعَّدُونَ ۖ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۖ إِنَّ هَذَا ۵۲

اور اُن کے پاس غنی نگاہوں والی ساتھ پیدا ہوئی ہوئی ہے ۲۸۵۳ یہ وہ جس کا تیسرے حساب کے دن کیلئے وعدہ دیا جاتا تھا یہ ہمارا

لِرَزَقِنَا مَا لَهُ مِنْ نِّعَادٍ ۖ هَذَا أَوْ لِنَاطِفِينَ ۖ لَّشَرَّ مَا بِ جَهَنَّمَ ۖ يَصْلَوْنَ بِهَا قُبُورَ الْإِنَّمَاءِ ۖ ۵۳

دیا ہوا، رزق پر جو ختم نہ ہوگا یہ رشتہوں کے لئے ہے (۱) اور کشتوں کے لئے بہت بری اور کھانے کی جگہ پر جنہیں ہر چیز پر آلودگی ہو

میں شریک نہ ہونگے اور یہاں معنی میں کہ ہم نے انہیں دارِ عین دارِ آخرت کے ذکر سے غافل کیا اور اخلاصنا ہم کے معنی میں کہ ہم نے انہیں

اس کے لئے عین دارِ آخرت کے لئے غافل بنایا ہے کیونکہ وہ دارِ آخرت کو یاد دلاتے ہیں۔ اور یہ انہیں کی شان کو یاد دلاتا ہے کہ وہ

آخرت اور رجوع الی التذکرہ کر سکتے ہیں۔ (۲) اور یہاں سبب کے لئے یہ معنی ایک خاص خلعت کی وجہ سے جو ذکر سی الدار

سے انہیں غافل بنایا ہو۔

۲۸۵۴ اخیار۔ خیر اور بخیر کا استعمال بطور پر ہے ایک اسم کے طور پر جیسے مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ (البقرہ - ۱۳۱) اِنْ عَلِمْتُمْ

فِيهِمْ خَيْرًا (الأنعام - ۳۳) يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ (آل عمران - ۱۰۳) اور دوسرے اوصاف کے طور پر اور اس وقت ان کی تقدیر افضل منہ پر

ہوتی ہے جیسے هَذَا خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ اِذَا اس کے مطابق یہ وفات بخیر منہا (البقرہ - ۱۰۶) اِنْ تَقْضُوا خَيْرًا لِّكُلِّ مَبْقَرَةٍ (۱۸۴) چاہا

اسم یا وصف مراد ہو سکتے ہیں۔ اب ہی فان خیر التزاد التقوی (البقرہ - ۱۹۷) اور خیرات حسن (الرحمن - ۵۷) ہمیں حاصل

خیرات سے اور خیر فضیلت والا ہے جو خیر سے نقص ہوا اور تخفیف کر کے کہا جاتا ہے رجل خیر واصلہ خیرۃ اور خیرات سے مراد

ہیں مختارات یعنی جہن ہوتی یا مراد وہ جن میں کوئی عیب نہیں (رخ) اخیار یاں اسی معنی میں خیر کی جمع ہے اور مصطفین مصطفیٰ

کی جمع ہے دیکھو ۲۸۵۵

۲۸۵۶ اِنَّمَا ذَکَرْنَا سَمِیۡۤہ کی طرف سے جو ذکر کیا یعنی یہ ان کی بزرگی اور عظمت کا اظہار ہے۔ جو اس دنیا میں ہوتا ہے اور ذکر کر یعنی

طرف سے ہوا اور یہاں طلب ہے کہ یہ لفظ لہجہ ذکر ہے اور آگے فرمایا جواب تقویٰ انشیا کر کے آگے سے بھی اچھا ہے *

۲۸۵۷ اتواب۔ اتواب یعنی۔ خلفک من اتواب (الہود - ۷۰) لیلیٰ کنی کنت قریبا لا لیلیا (۳۰) اور تزکیب معنی میں شی سے مل

گیا نفیر مرگیا۔ اوسمکینا ذامقربۃ رالبلد (۱۶) یعنی فقری درجہ سے شی سے لا ہوا اور تزکیب پستی کہتے ہیں اور اس کی جیسے تراجا

ہے من بین الصلص والقراب رالطامق (۷۰) اور تزکیب معنی میں اتواب ہے ہزار کو کہتے ہیں یعنی ساتھ پیدا ہوا اور یہ اکثر

الثلثة

أشخص

خیر

خیرات

أخیار

تواب۔ تواب

مترقبۃ۔ توبۃ

تزیب۔ اتواب

۶۰ هَذَا فَلْيَنْدِرْهُمُ جَيْمٌ وَغَسَّاقٌ ۝ وَآخِرُ مِنْ شَكْلِهِ اَزْوَاجٌ ۝ هَذَا فَوْجٌ

یہ پس چاہئے کہ اسے کہیں اقامت پر اور بعد سے زیادہ ٹھنڈا پانی پر غسٹا اور اسی صوٹ کی اور (سزا) دیکھ لے گی (موجود ہے) یہ ایک فوج ہے جو

مُقْتَحَمٌ مَعَكُمْ لَا مَرْجَا لَهُمْ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ۝ قَالُوا بَلْ اَنْتُمْ لَا مَرْجَا

تمہارے ساتھ انھما دُھند دھل ہونے والی ہے اُنکے لئے غرضی نہیں کیونکہ وہ آگ میں داخل ہوئے ہیں ۲۸۵۵ کہیں گے بلکہ (ایسے ہی) تمہارے لئے کی

۶۱ بِكُمْ اَنْتُمْ قَدْ مَتَمُّوْهُ لَنْ اَبْقَى الْقَرَارُ ۝ قَالُوا رَبَّنَا مَنْ قَدْ لَنَا هَذَا اِنْ رَدُّهُ عَلٰى بَابٍ

فرغ نہیں تم نے اسے ہمارے لئے پہنچا دیا سو کیا ہی برائی میری کی جگہ کی نہیں گئے ہمارے رب جس نے اسے ہمارے لئے بھیجا تو اُنکے لئے آگ میں

۶۲ ضَعَفَانِی النَّارُ ۝ وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ۝

مناب کو دھندل کر کے زیادہ کر اور کہیں گے ہمیں کیا ہوا ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جنہیں ہم غریبوں میں سے گئے تھے

موضع پر پہنچا جاتا ہے اور اقرب کی تفسیر ٹھپ نے امثال سے کی ہے یعنی ان کی مثل اور یہ پسندیدہ ہے اس لئے کہ وہاں دلائل کی ہیں

اقرب کیا ہیں

بہشت میں عورتوں کے ہونے پر دیکھو ۲۸۵۶ اور قاصرات الطرف کی تفسیر بھی وہیں گزرجی کہ اور اقرب بھی انہیں کہا ہے

یعنی وہ ساتھ پیدا ہوئی ہوئی ہیں ظاہر ہے کہ مراد اس سے اہل جنت کے ساتھ پیدا ہوئی ہوئی ہیں اور اہل جنت کی ولادت کے لئے

ہاں کے ہیئت سے پیدا ہونا مراد نہیں بلکہ ان کی وہ روحانی پیداویش مراد ہے جو انہیں اہل جنت بناتی ہو گئی ان نبیائے جنت کی پیداویش

اہل صالحہ کے ساتھ ہی ہوتی ہے +

۲۸۵۷ غَسَّاقٌ غَسَّاقٌ دیکھو ۲۸۵۷ غَسَّاقٌ غَسَّاقٌ کے معنی میں اس کی آنکھ سے آنسو بہے اور غَسَّاقٌ الجورخ زخم سے زہر پانی یا

اور غاسق مانت کہتے ہیں اور زبان کا قول کہ اس سے ہو کر مراد دن کی نسبت ٹھنڈی ہوتی ہو اور غاسق کے معنی بالذمہ یعنی ٹھنڈا ہیں

اور غساق کے معنی تین طرح پرکتے گئے ہیں ابن عباس اور ابی سعید سے اس کے معنی زہریلے پانی ہیں یعنی سخت ٹھنڈا اور ایک قول

یہ ہے کہ وہ پانی ہو جو دو زخموں کے زخموں سے ہے اور ایک قول ہے کہ اس سے مراد اُنکے آنسو ہیں جو آنکھوں سے بہیں گے اور

پہلے قول کے مطابق ایک قول ہے کہ غساق بہ بودا سخت ٹھنڈا ہے جس کی ٹھنڈک اپنے ہونے پانی کی حرارت کی طرح جلا دیتی ہو اور اُن

حجیم یا اپنے پانی کے مقابل پر سخت ٹھنڈا زیادہ مزون معنی میں ہیں جیسے دوسری جگہ لایا ہوا ہے فیہا شمسک ولا زھیر ولا اللہ ۱۳۲

اور مطلب یہ ہے کہ جس طرح انہوں نے اپنے قومی کو اعتدال پر نہیں رکھا یا افراط کی طرف نکل گئے یا تذبذب کی طرف اسی طرح ان کی خدا بھی یا

سے زیادہ ہو کر زیادہ سرور جزاء وفاقا۔

۲۸۵۸ مُقْتَحَمٌ مُّقْتَحَمٌ بہت بڑھا اور مُّقْتَحَمٌ فی الامور اور مُّقْتَحَمٌ کے معنی میں اپنے آپ کو بڑھ کر وشریف کے ڈال دیا۔ یا

یا سوچے کہے دل یا اشیاء کام کے معنی میں کسی ڈرانے والی سختی میں گھس جانا فلا اُتقھا العقبة (البکد) - (۱۱) (یع)

مرحبا دیکھو ۲۸۵۹ اور آنے والے کہ بطور دعا کہا جاتا ہے اھلک و مرجبا یعنی تو اہل آگیا اور فراموشی آگیا اور مرجبا مراد

ہے اَنْزِلَ فی الرَّحْبِ وَالشَّعْبِ رَافِعِ اور دست میں نہیں نہیں اور نصب بوجہ فعل مہذوف ہو دل،

فوج مقصودہ انھما ٹھنڈا اعلیٰ کہنے والی سوچ سے مراد وہ لوگ ہیں جو دوسروں کے پیچھے چل کر اور اپنی عقل کو کام نہ دیکر گمراہ ہونے یعنی

اہل۔ اور لا مرجبا بھم شروع سرداروں کی ان مقلدوں کے لئے دعا ہو

اتَّخَذَ لَهُمْ سَخِرًا مِمَّنْ رَاغَتْ عَنْهُمْ الْأَبْصَارُ إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ خَصَامِ أَهْلِ النَّارِ ۖ ۶۳

کیا ہم ان پر سحر کرتے ہیں یا جہاں سے ان کے چہرے میں ۲۸۵۵ : دوزخ والوں کا ایک دوسرے سے جھگڑا بیٹھا ہے

قُلْ إِنَّمَا أَنَا مَذْمُودٌ وَمَا مَعِيَ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَ ۶۵

کو میں صرف ذمہ دار نہ والا ہوں اور سوائے اللہ کیلئے فوقیت والے کوئی معبود نہیں آسمانوں اور زمین کا

۵
۱۳
شیطان کی ستیاری
سے نفرت

الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ۖ قُلْ هُوَ بَاقِعُ عِلْمٍ ۖ أَنْتُمْ عَنْهُ ۶۷

رب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے غالب بخشنے والا۔ کو یہ ایک عظیم الشان خبر ہے ۲۸۵۶ تم اس سے

مُعْضُونٌ ۚ مَا كَانَ لِمَنْ عِلْمٌ بِالْمَلَأِ الْأَعْلَى أَنْ يَخْتَصِمُونَ ۚ ۶۹

مذہب پر رہو مجھے اعلیٰ درجے کے سرداروں کا کوئی علم نہیں جب وہ جھگڑتے ہیں ۲۸۵۸

۲۸۵۶ پہلی آیت میں اور یہاں اشارہ مومنوں کی طرف ہو یعنی ہم سحر کر کے ان کی توجہ کرنے اور انہیں ہڑاسکتے تھے یا وہ کس آگ میں ہی ہیں۔ ہم انہیں دیکھتے نہیں۔

۲۸۵۷ ہوں۔ اشارہ قرآن کریم کی طرف ہے اور یاد دہانی جس سے ڈرایا جاتا ہو۔

۲۸۵۸ حدیث میں ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں بہت دیر سے آتے پھر اپنے نماز پڑھا کر فرمایا کہ آج رات اٹھا اور نماز پڑھی اور پھر نمازیں اچھڑائی یا تنگ کہیں جاگ اٹھا پھر میں نے اپنے رب کو جس صورت پر دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم میری بات مانو۔ اہل کس بائیس میں جھگڑتے ہیں میں نے کہا میں تب اللہ تعالیٰ نے اپنی جھگڑا میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھی تو میرے ہر چیز روشن ہو گئی اور میں نے پہچان لیا تب فرمایا کہ تم میری بات مانو جانتا ہے ملا اہل کس بائیس میں جھگڑتے ہیں میں نے کہا کہ ان لوگوں کے بائیس میں کہا کھائے کیا ہیں میں نے کہا جانتی کہ طرف اٹھا کر جانا اور نہ ان کے بعد مسجد میں بیٹھنا اور شکلات کے وقت وضو کو پورا کرنا اور درجہ کیا ہیں میں نے کہا کھانا کھانا اور کلام میں نرمی کرنا۔ اور نماز پڑھنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں فرمایا اب تک میں نے مائیں تجھ سے نہیں لگا کرنا۔ اور نہ ان کا ترک اور سکینوں کی محبت مانگنا ہوں اور یہ کہ تو میری حفاظت فرمائے اور مجھ پر رحم کرے اور جب تو کسی قوم کو فتنہ میں ڈالتا ہے تو مجھے بغیر فتنہ میں ڈالنے کے وفات دیکھو اور میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس کی محبت جو تجھ سے محبت کرے اور اس عمل کی محبت جو مجھے تیری محبت سے قریب کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حق ہے اسے پڑھو اور سیکھو اور یہ مشہور خواہی کہ حدیث کو اور جو اسے چاہے میں سمجھتا ہے وہ غلطی کرتا ہو (روایت)

حدیث روایت ابوی
حدیث

اختصاص ملا اہل

لیکن مفسرین نے نزدیک اس حدیث میں جس اختتام کا ذکر ہے وہ اس آیت قرآنی میں مذکور نہیں اور خواب میں جو مشاغل انسان کو بھٹاتے جانتے ہیں ان سے بعض وقت سنی نظر کے لوگ شوک کھا کر اعتراض کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی صفت تو ہے لیس کمالہ مشقی لیکن خواب میں جو کچھ اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے وہ دوسرے عالم کی بات ہوتی ہے اور علیدہ وہ اس ہوتے ہیں۔ ورنہ سچ ہی اللہ تعالیٰ انسان کا صورت پر متشکل نہیں ہوتا، مفسرین کہتے ہیں کہ یہاں ملا اہل کا وہ اختتام مراد ہے جو آدم کے خلیفہ بناتے وقت انہوں نے کیا گویا فرشتے کہتے تھے کہ آدم کو خلیفہ بنانا ہے مگر یہاں تفصیل سے دوسری جگہ بیان ہو چکا ہے بات درست میں کہ فرشتوں نے آدم کے خلیفہ بنانے پر کوئی جھگڑا اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا اور یہاں مختصص مومن میں نہیں کفار کی طرف جاتی ہے اور بتاتا ہے معبود ہے کہ جس بات سے ڈرایا جاتا ہے

خواب میں روایت
ابوی خلاصہ

۴۱: اِنْ يُّوحَىٰٓ اِلَى الْاَنْبَا اَنَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقُ

میری طرف سے اس کے کچھ وحی نہیں کیا جاتا کہ میں صرف نہ اندھا لاہوں جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں ہی سے ایک

۴۲: بَشَرًا مِّنْ طٰیْنٍ ۝ فَاِذَا سُوِّیْتُهُ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا اِلَیْهِ یٰحٰجِدِیْنَ

انسان پیدا کر لوں گا میں اس کی تکمیل کروں اور اپنی روح سے اس میں پھونکوں تو اس کے لئے فرمانبرداری کی تہہ بنے گا

۴۳: فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اٰجَعُوْنَ ۝ اِلَّا الْاٰیْسٰی ۝ اِسْتَكْبَرُوْكَ اِنْ کَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ ۝ قَالَ

تو سب فرشتوں کل کے ملنے فرمانبرداری کی مگر ابلیس نے نہ کی اس نے تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے تھا

یٰۤاٰیْسٰی مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتَ بِیْدَیْ ۝ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعٰلِیْنَ

اے ابلیس کس چیز نے تجھے روکا کہ تو اس کی فرمانبرداری کر جبے میں نے ہاتھوں ہاتھوں سے پیدا کیا کہ کیا تو نے تکبر کیا یا تو عالی مرتبہ والوں میں سے ہے

۴۶: قَالَ نَاخِرٌ مِنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِیْنٍ ۝ قَالَ فَاخْرِجْ مِنْهَا ۝ اِنَّكَ رَجِیْمٌ

اس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے نیلے سے پیدا کیا۔ کہا تو اس رحمت کے نکلے جا کیونکہ تو دریا گیا ہر

۴۷: وَاَنْ عَلَیْكَ لَعْنَتِیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ قَالَ رَبِّ فَانْظُرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُعْثُوْنَ ۝

اور تجھ پر میری لعنت قیامت کے دن تک ہے کہا میرے رب تجھے اس تک ملت ہے جب وہ اٹھائے جائیں

وہ تو اگر ہے گی لیکن کب پہنچی اس کا مجھے علم نہیں اس کا علم ملا اعلیٰ کو یعنی ان فرشتوں کو جن پر اسد تعالیٰ اپنے رازوں کا اظہار فرماتا ہے۔

پہنچے ہر سارا علم غیب ظاہر نہیں کیا جاتا اور نذر و مصیبت جو آگے آتا ہے اور منہ سے جو خضر و کوع میں ہے اسی یعنی کی تائید ہوتی

ہے۔ اور حدیث میں جو ملا اعلیٰ میں اختصام کا ذکر ہے تو اس کی کیفیت کا علم اسد تعالیٰ کو ہی ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ اس سے یہ مراد نہیں ہو سکتی

کہ ملا اعلیٰ خدا سے جدا ہے جس کا وہ لایعون لہ ما اھو ہر کے مصداق ہیں اور نہ یہ مراد ہو سکتی ہو کہ وہ باہم جھگڑتے ہیں یعنی بعض

کہتے ہیں کہ یہ ثواب کا کام ہے اور بعض کہ یہ نہیں بلکہ مراد اس سے صرف اس قدر معلوم ہوئی ہو کہ ایک طرف اسد تعالیٰ کی عبادت اور اس

تعلق ہے اور دوسری طرف خدمت مخلوق کا اختصاص جو باری رنگ میں مراد ہے کہ ان دونوں میں سے کس بات کو دوسری پر نفیست ہو گیا

یہ دونوں باتیں ایسی اعلیٰ دہے کی ہیں کہ ملا اعلیٰ بھی نہیں جانتے کہ کس کو ان میں سے دوسری پر نفیست دیں +

۲۸۵۹: یہ مضمون پہلے بیان ہو چکا ہے مگر یہاں اسے لے کر غرض یہ ہے کہ شیطان کا راست بازوں کی مخالفت کرنا قدیم قانون ہے۔ مگر

شیطان اور اس کے نمائندے آؤ کا مغلوب ہوتے ہیں +

۲۸۶۰: یہاں یعنی یاد دہان ہاتھوں سے کیا مراد ہو سکتی ایک تفسیر یہ کی گئی ہے کہ جس کام کی طرف خاص توجہ ہو اسے دونوں ہاتھوں سے انجام

دینا چاہیے یا اگر کوئی مطلب یہ ہے کہ جس میں نے ایک خصوصیت دے کر پیدا کیا ہو اور دوسری توجہ یہ ہے کہ یہ بطور تاکید ہے جیسے ارجع البحر

کہ تین اور بعض نے کہا کہ یہ اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ اس میں قوائے ملکی اور قوائے حیوانی جمع کئے گئے ہیں اور یہ آخری توجہ لطیف

ہے۔ اور امکنت من العالمین سے یہ مراد ہے کہ فی الواقع تو بلند مرتبہ ہر ایک کو اور یہ اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ شیطان کا تعلق سفلیٰ یا

انسان کو وہ ہاتھوں سے پیدا کرے ہیں

ظاہر اعلیٰ کے اختصام سے مراد

قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ۝ إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ۝ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ ۝۸۶

کہ تو تو ان میں سے ہے جنہیں مدت دی گئی اس دن تک جس کا وقت معلوم ہے۔ کہا تو تیری عزت کا قسم میں ان سے

اجمعین ۝ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ۝ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقُّ أَقُولُ لَا مَلَكُوتَ ۝۸۷

گمراہ کروں گا۔ سوائے تیرے بندوں کے جو ان میں سے خالص کئے گئے ہیں۔ کہا تو حق ہے اور میں حق ہی کہتا ہوں میں مقررہ جنہوں

جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمَنْ يَتَّبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا بِنِعْمَةِ رَبِّي

جہم سے اور ان سے جو تیری پیروی کریں بھروسہ نہ کروں تم سے اس پر اجر نہیں مانگتا اور میں

أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ۝ إِنَّ هَؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكُمْ وَلَكِنِّي أَخْلُقُ فِيكُمْ رِجَالًا ۝۸۸

ناوٹ کرنے والوں میں سے نہیں ہوں ۸۸۷ یہ صرف جانوں کے لئے ذرئیہ کا موجب ہوا اور تم یقیناً اس کی ذرک ایک ہند کے بعد مرنے

جہاں انی خواہشات سے ہر ذرا علی یا لکھتی صفا سے +

۲۶۱۱ تکلف۔ کلف۔ اصل میں وہ چیز ہے جو چھو پھلا ہر پہنچاتی ہے جسے بل۔ اور کلف اور کلفہ سرفی اور سیاہی ملی ہوئی

یسا ہی ہے جو چھو پھلا ہر پہنچائے اور جلد کے رنگ کو بدل دے دل اور تکلف وہ ہے جسے انسان کرے دماغ یا کیم اس کے چہرہ پر

کلف کا انکار ہو اور اس کے ساتھ اس کے کرنے میں اسے مشقت بھی گزرتے ہے کلفہ حرف میں مفقہ کا نام ہو گیا ہے اور تکلف کا

کا نام جو مفقہ سے بناوٹ سے کیا جائے اس لئے تکلف مطوع پر ہے ایک قابل تعریف اور وہ یہ ہے کہ انسان اس کا قصد کرے اور اس کی

غرض یہ کہ وہ امور پہ آسانی پہنچائے اور اس سے اس کو محبت پیدا ہو جائے اسی لحاظ سے تکلیف کا استعمال عبادت میں ہو اور دوسرا

ہے کہ انسان دوسروں کو دکھانے کے لئے اس کا قصد کرے اور اسی معنی میں یہاں تکلف کا اور حدیث میں بھی ہے انا و اقربا ہما ہستی

بڑا دشمن دشمن میں اور میری امت کے حتی تکلف سے بیزاریں +

کلف۔ کلفہ
تکلف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ ہے اتنا رحم والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

۱ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۱ اَنَا أَنْزَلْنَاهُ لَكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ ۱
کتاب کا اتنا اتنا غائب حکمت والے کی طرف سے جو ہم نے تیری طرف کتاب حق کے ساتھ اتنا ہی ہے سوا اللہ کی اس

۳ خُلَاصَةُ الدِّينِ الْإِسْلَامِ الْخَالِصُ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ ۳
تھے فرزند واری کو خاص کرتے تھے عبادت کر دیکھ خاص فرزند واری اللہ کے لئے ہی ہے اور جو لوگ اس کے سوا ملے ملتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم کی جنت

إِلَّا يَفِرُّونَ إِلَى اللَّهِ ذُلُّوا إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۱ إِنَّ اللَّهَ ۱
نہیں کہتے مگر اس لئے کہ وہ میرے ہیں اللہ کے نزدیک ہیں۔ اللہ ان کے دھماقے ان باطل فریضوں کا جہنم میں وہ اختلاف کہتے ہیں۔ اللہ اسے

لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَذِبٌ كَفَّارٌ

منزل معقود تک نہیں پہنچتا جو جھوٹا، ناشکر گزار ہے ۲۹۶۲

اس سورت کا نام الزمر ہے اور اس میں آٹھ رکوع اور ۷۷ آیات ہیں سورت کا نام دو گروہوں یعنی مومنوں اور کافروں کے گروہوں کے لئے لیا گیا ہے جن کا ذکر اس سورت میں ہے۔

مخلصانہ میں اللہ تعالیٰ کی فرزند واری کی ضرورت بیان کی ہے دوسرے میں فرزند واری کرنیوں کے علاوہ زنا فروشوں کی سزا کا مقابلہ کیا ہے نیز سب سے فرزند واری اورنا فریضوں کے نتائج بتائے ہیں۔ چوتھے میں زنا فروشوں کی سزا کا ذکر ہے۔ پانچویں میں ہے کہ وہ سزائیں نہیں سکتی۔ چھٹے میں رحمت الہی کی وسعت کو بیان کر کے کہ وہ سب گناہ بخشے کو تیار ہے ساتویں میں حساب کتاب اور آٹھویں میں ہر دو فرقہ کے آخری ٹھکانے کا ذکر ہے۔

پچھلی سورت میں مومنوں کو بتایا تھا کہ کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ مصائب کو برداشت کریں اور ان میں صبر و صبر دکھائیں اب یہاں ان دونوں گروہوں کا مفصل ذکر کیا ہے یعنی ایک وہ گروہ جو حق کو پہلے نے کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اور دوسرا وہ جو حق کو قبول نہیں کرتا بلکہ اس کی حق لکھتا ہے کہ اس پر جاتا ہے۔ زمانہ نزول وہی ہے جس پر اس سورتوں کا۔

۲۹۶۲ ۱ اللَّهُ الدِّينُ الْخَالِصُ حَدِيثٌ مِّنْهُ أَنَّ الْإِسْلَامَ دِينُ الْإِسْلَامِ ۱ اَنَا أَنْزَلْنَاهُ لَكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ ۱
ہو اور نہ ان کو ہیں اجماع فرمایا اللہ تعالیٰ کسی چیز کو قبول نہیں کرتا سوائے اس کے جو خاص اس کے لئے ہو۔ میں بیان سکھایا ہے کہ نبی کی کتب خاص اللہ تعالیٰ کے لئے ہو نہ اس لئے کہ اس پر کچھ اجر ملے گا اور اللہ کے لئے ہونے سے یہ مراد ہے کہ اسے اپنا فرض سمجھ کر کیا جائے جو اللہ تعالیٰ نے ان انسان کے لئے رکھا ہے۔ نبی کی کتاب حقیقت فرائض انسانی میں سے ایک فرض ہے اور یہ دین اسلام کی سب سے پہلی تعلیم ہے۔ یہی توحید کامل

نبی فرماتے ہیں کہ
داخل ہے۔

لَوَ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّا صُفْطُ مَا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ لَيُخْذَهُهُ اللّٰهُ ۚ

اگر اللہ چاہتا کہ اپنے بیٹے کو بنائے تو وہ اس سے جو پیدا کرتا رہتا ہے جسے چاہتا ہیں لینا جسے چاہے ذات ہے وہ اللہ

الْوَحْدُ الْقَهَّارُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ يَكُوْنُ اللَّيْلُ عَلَى النَّهَارِ وَ

ایک سب کے اوپر ہے ۲۸۶۳ اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا وہ رات کو دن پر چلتا رہتا ہے اور

يَكُوْنُ النَّهَارُ عَلَى اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لِكُلِّ جَبَلٍ مِّنْ اُكْحُو الْعَرَيْنِ ۚ

دن کو رات پر چلتا رہتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے ایک ایک وقت مقرر کئے ہوئے دیکھو وہ غالب

الْعَفَّارُ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجًا وَاُنْزَلَ لَكُمِّنَ الْاَنْعَامَ

بہنے والا ہے ۲۸۶۴ انہیں ایک ہی اصل سے پیدا کیا پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور ان سے کئی چار ہائوں سے انہیں جوڑے

ثَمِيْنَةً اَزْوَاجٍ خَلَقَكُمْ فِيْ بُطُوْنٍ اُمَّهَاتِكُمْ خَلَقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقِ

جوڑے کر کے ۲۸۶۵ وہ تمہیں مناسبتی ماؤں کے بیٹوں میں پیدا کرتا ہے پیدائش کے بعد پیدا ہوتا ہے

ہے اور کسی اور فرض کو منظر رکھ کر کام کرنا شرک کا ایک باریک پہلو ہے اسی لئے اس کے ساتھ ہی شہر اللہ کی عبادت کا ذکر کیا جو کوئی شرک کرے گی اور بنایا کہ بت پرست بھی ہی عذر کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے بت پرستی کہتے ہیں۔ یہ مذہب ہے یہ بت پرستی کا بھی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ان ہیروں کی وساطت سے ہمیں خدا کے دربار میں رسائی حاصل ہوتی ہے اور بعض بت پرست یہ کہتے ہیں کہ ہم صرف تصور ہمانے کی خاطر بتوں کو سامنے رکھتے ہیں درحقیقت ان سب باتوں کا ما حاصل وہی ہے جو قرآن کریم نے بیان کیا باطل پرستی کبھی حق پرستی تک نہیں پہنچا سکتی۔

شہر اللہ کی عبادت سے
اللہ کا قرب نہیں ملتا
سکتا

۲۸۶۳ یہاں عیسائی عقیدہ کی تردید کی ہے کہ جو کہ بت پرست ہیں شرک کر رہے ہیں شرک ہی پر عیسائی باپ بیٹے اور روح القدس کی ایک ذات کے تین اقنوم قرار دیتے ہیں۔ سچا نہ! الواحد۔ الہما سرِ مکر بتاؤ کہ یہ تو ہو سکتا ہی نہیں اور لو ادا اللہ اس لئے فرمایا کہ ارادہ الہی کو کسی ضرورت پر ظور پڑے تو وہاں ہے اگر عیسائی کہتے ہیں فی الواقع یہ ضرورت بھی ہوتی کہ خدا کا کوئی بیٹا ہو۔ تو پھر بھی اس کی ذات میں شرک ہو سکتا تھا بلکہ وہ اپنی تخلیق میں سے کسی کو بیٹا بنانے کے لئے چن لیتا اور اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں جو پہلے تمبیلائے ہوا اگر کس بیٹے کا لفظ آیا ہے تو محض اس معنی سے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ بندہ ہے کہ جو کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنے اللہ سے کہتے ہیں۔ وہ ایک گوند مشابہت اللہ کی ذات اس لفظ کے عام معنی میں مشابہت اور مماثلت سے پاک ہے، اللہ تعالیٰ سے پیدا کر لیتے ہیں اور یوں عباد کے طور پر نہ حقیقت کے رنگ میں ان پر بیٹے کا لفظ بولا جاسکتا ہے۔

عقیدہ اہلبیت

ابن اللہ کا استعمال
مٹی کی کوس میں

۲۸۶۴ یکوڑہ کوڑا ایک چیز کا پیدنا اور اس کے بعض کا بعض سے ملنا ہے جیسے جگہ جگہ کا سر پر پیدنا اور رات اور دن کی ٹکڑیوں میں ان کی کمی بیشی کی طرف اشارہ ہے۔ رخ

کوڑا

۱۱ اَجْرُهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ قُلْ لِيْ اُوْرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لِّلْدِيْنَ ۝ وَاُوْرْتُ ۱۲

مردد بلعساب سے کما ۲۸۶۶ کو مجھے حکم دیا گیا کہ کو میں اللہ کی عبادت اسکے لئے فرماؤں وہی کو فاعص کرتا ہوا کروں اور مجھے حکم دیا گیا

۱۳ اِنْ اَكُوْنُ اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ قُلْ لِيْ اَخَا فَاِنْ اَعْصَيْتُ بَنِيْ عَدَّابٍ يَوْمَ عَظِيْمٍ قُلْ اللّٰهُ ۱۴

کہیں رب سے بڑھ کر فرماؤں رہوں کو اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں بلکہ ان کو میں اللہ

۱۵ اَعْبُدْ مُخْلِصًا لِّلّٰهِ دِيْنِيْ فَاَعْبُدُوا مَا شِئْتُمْ مِنْ دُوْنِهِ قُلْ اَلْخَيْرِيْنَ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوا اَنْفُسَهُمْ ۱۶

کی ہی اس کے لئے اپنی فرماؤں کو فاعص کرتا ہوا عبادت کی بہن تو میں اس کے چاہو عبادت کہ کو کھائے میں نے لئے میں جنہوں نے کھائے

۱۷ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَازْكَرُ اَلَّذِيْ هُوَ الْخُسْرٰنُ اَلَّذِيْنَ كَرِهْتُمْ ثُمَّ فَلَمَّا نَسُوا ۱۸

آپ کو اور اپنے اہل کو کھائے میں کھا دیکھو میں کھا گیا ہے۔ ان کے لئے ان کے اوپر اہل کے ساتہاں ہونگے اور

۱۹ مِنْ مَّجْحُوْمٍ ظَلَّلْ اَلَّذِيْ يَحْوِيْ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَةً يَّعْبُدُوْنَ فَالْقَوِيْنَ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتِ ۱۰

ان کے نیچے (یعنی) ساتہاں۔ اسکے ساتھ اس کے اپنے بندوں کو ڈبا کر اسے سیر نہ تو میرا تعزیر اختیار ۲۸۶۷ اور وہ لوگ جو طاعت سے بچتے

۱۸ اَلَّذِيْنَ عَمِلُوْا اَنْ اَعْبُدُوْا اِلٰهًا اِلَّا اللّٰهُ لَمْ يَشْرَوْا بَشَرًا فَبَشَرًا عِبَادَةً اَلَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ ۱۹

کہ اس کی عبادت کریں اور اللہ کی عبادت میں ان کے لئے خوشخبری جو سیر نہ تو میرا تعزیر معجزات کو مستحکم چھوڑ کر بھی بات کی پیروی

۱۹ اَلَّذِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَلَّذِيْنَ هَدٰى اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ اَوَّلُ الْاَلْبَابِ اَفَنْ حَقِّ عَلَيْكَ الْعَذَابُ ۱۰

کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ ہدایت دی اور یہی خالص عقل والے ہیں ۲۸۶۸ تو کیا وہ جس پر عذاب کا فتویٰ دے گا بات

۲۸۶۹ یا عباد اللہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکایتاً قول ہے کہ وہ یہاں نیکی کرنے والوں کو جس میں دنیا میں بھلائی کا وعدہ دیا ہے اور ارض اللہ واسعہ میں یہ اٹھانے کہ ایک جگہ حق کے قبول کرنے سے روکا جاتا ہے تو دوسری جگہ چپے جاؤ اور یہ ہجرت کی طرف اشارہ ہے اور صابو کے لفظ میں بھی صاف بتا دیا کہ اللہ کی راہ میں بڑے بڑے دکھ بھی اٹھانے پڑیں گے۔ مگر آخر کار کامیابی ہوگی۔

۲۸۷۰ اس میں بتایا کہ کس طرف فرماؤں وہی سے من ہے اگر سید البشر کے من سے بھی یہ لفظ کھولے گئے ہیں تو جہاں اللہ تعالیٰ کے قوانین کی نافرمانی کر کے کس طرح سکھ کے امیدوار ہو سکتے ہیں اول المسلمین میں اور یہاں اصل ماحول ہے کہ کہ قانون الہی کی نافرمانی ہوگی ۲۸۷۱ گویا آگ بھی ادھر ہوگی اور آگ ہی نیچے چینی چادروں سے اٹھانے کے ہوتے اس سے بھی معلوم ہوا کہ فرخ میں مکان کی کیفیت وہ نہیں جو یہاں ہے +

۲۸۷۲ یا تو قول عام ہے کہ ربی باتوں کے چپے نہیں گئے اچھی باتوں کی پیروی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے مراد قرآن کریم ہے اور مطلب یہ ہے کہ اس میں اگر پہلے لینے کی اجازت ہے تو اس سے بہتر یہ بھی ہو کہ حضور کیا جاسے پس وہ اعلیٰ درجہ کی باتوں کی پیروی کرتے ہیں

لَهُمْ يَأْتِشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذَلِكَ جَزَاءُ الْحَسَنِينَ ۝ لِيَكْفِرَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي

انکے لئے اپنے رب کے پاس ہے جو کچھ وہ چاہیں۔ یہ نیکی کرنے والوں کا بدلہ ہے۔ تاکہ اللہ ان سے وہ بہت بری بات دور کرے جو

عَمِلُوا وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۚ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ۚ

انہوں کی ہوا اور بدلیں انہیں اچھا جزا بہترین اس بات کے لئے دے جو وہ کرتے تھے کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں

وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ ۚ وَمَنْ يَضِلَّ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۚ وَمَنْ

اور تجھے اُن سے ڈراتے ہیں جو اس کے سواستے ہیں اور جسے اللہ گمراہ ٹھہرائے اسے کوئی ہدایت دیتے والا نہیں ہے ۲۵ اور جسے

يَهْدِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُضِلٍّ ۚ أَلَيْسَ اللَّهُ بِعَزِيزٍ ذِي نِقَامٍ ۚ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ

اللہ ہدایت دے تو اسے کوئی گمراہ کر دینے والا نہیں کیا اللہ غالب مزا دینے والا نہیں اور اگر تو ان سے پوچھے کہ

مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولَنَّ اللَّهُ قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ

کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ تو کہیں گے اللہ نے۔ کو تو کیا تم نے غور کیا کہ وہ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو

إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّيهِ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هِيَ مُمْسِكَةٌ

اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانی چاہے تو کیا وہ اس کی بھیجی ہوئی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا اگر وہ مجھے رحم کرنا چاہے تو کیا وہ اسے روک

رَحْمَتَهُ ۚ كُلُّ حَيْثُ كَانَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ ۚ قُلْ يَقَوْمِ اعْمَلُوا عَلَى مَكَاتِكُمْ ۚ

روک سکتے ہیں۔ کو اللہ میرے لئے جس کی ہر قسم رکھنے والے اسی پر ہر قسم رکھتے ہیں۔ کو لے میری قوم اپنی جگہ پر عمل کرتے ہو

لَا بَلَىٰ عَمَلٌ ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۚ مَنْ يَأْتِئِهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ

میں بھی عمل کرنا لاہوں سو تم جان لو گے کہ کس پر وہ عذاب آئے ہے جو اسے اور اس پر پانی پہنے والا عذاب

مُقِيمٌ ۚ إِنَّا أَنزَلْنَاهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَخُذْهُ بِحَقِّهِ ۚ فَلْيَنْفُسْ بِهِ ۚ

نازل ہوتا ہے ۲۸ ۲۹ ہم نے تجھے پر لوگوں کی بھلائی اس کے لئے حق کیا کہ کتاب ہماری ہے سو جو کوئی میری اور میری قوم کو بھلائی دے گا وہ اپنی جان رکھائے کیلئے

۲۸ ۲۹ مکرملین عرب خود تو ہم پرست اور بڑوں سے ان کا اعتقاد یہ تھا کہ بت نفع و نقصان پہنچا سکتے ہیں اور وہ بھی کریم صلعم کو بھی رزق دے

ہر گئے جیسا مفسرین نے کہا ہے مکرملین بالذین من دونہ ہیں کہ مراد انکے بڑے بڑے سردار ہیں جو آپ کے خلاف منصوبہ کرتے تھے انکے حق

میں تو یہ کہ ان کے تمام منصوبوں اور کوششوں کو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو پہنچانے کے لئے کافی ہے

۲۸ ۲۹ پہلے عذاب دینی رسوا کرنے والے عذاب ہیں اثنائہ عذاب دنیوی کی طرف سے اور عذاب مقیم دوزخ کا عذاب ہے رسوا اس سے معلوم



سزا میں نہیں آتا

۴۲ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عِلْمُهُ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝ اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنفُسَ

اور جو گمراہ ہوتا ہے تو اس کے گمراہ ہونے کا دہلیز ہی پر ہے اور تو ان کا ذمہ دار نہیں اور جانوں کو اور دوسرے پر قبضہ کرتا ہے

حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَاسِكِهَا فِيمُسِّكُ الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا الْمَوْتَ

ان کی موت کے وقت اور جو مرے نہیں ان کی میتیں پھر انہیں روک رکھتا ہے جن پر موت کا حکم کیا ہوتا ہے

وَيُرْسِلُ الْآخَرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝

اور دوسری (جانوں) کو ایک مقررہ وقت تک بھیج دیتا ہے۔ یقیناً اس میں ان کے لئے نشان ہیں جو فکر سے کام لیتے ہیں ۲۸۵

ہوگا کہ قرآن کریم نے قریشی کوئی شخص صلیح کے خاندان کے کو سفائی سے بتا دیا تھا کہ ان پر اسی دنیا میں عذاب ذلت آئیگا ۴

۲۸۵ منام۔ نوم کی تیسری طرح پر کی گئی ہے اور وہ سب مختلف نعروں سے سوچیں کیا گیا ہو کہ وہ دماغ کے اعصاب کا ڈھیلا پڑ جاتا ہے، بخامات کی رگوں سے جو اس کی طرف چڑھتے ہیں اور کیا گیس ہے کہ وہ یہ ہے کہ اسد تعالیٰ بنیروت نفس کو قبضہ کرے۔ اور کیا گیس ہے کہ نوم موت خفیف سے اور موت نوم ثقیل ہے اور منام اور نوم کے ایک ہی معنی ہیں۔ اور نَامَتِ السُّوْفُ یا باندہ روگیا کے معنی ہیں تجارت ٹھنڈی پڑ گئی۔ نام الموتیج سے ہیں کپڑا بھانا ہو گیا اور یہ معنی بخاطر تطہیر میں۔ رخ؛

یہاں اسد قائل ہے اپنا توفی نفس یا قبضہ روح کا قانون بیان فرمایا ہے اور بتا دیا ہے کہ توفی نفس دو وقتوں میں ہوتا ہے ایک موت کے وقت اور ایک میت میں ہے آیت اس بات کے لئے نمونہ ہے کہ توفی ہو چیرا جو اللہ تعالیٰ لیتا ہے کہ یہ بیان توفی کا مقول النفس ہے جو نفس کی جمع ہو اور نفس کے معنی حسب ذیل ہیں۔ روح حیوانی نفس ناظرہ سارا انسان دیکھو ۱۔ توفی میں ان میں سے کوئی چیز لی جاتی ہے یا کھارے کہ سارا انسان نہیں لیا جاتا کیونکہ نیند اور موت دونوں میں جسم نہیں رہ جاتا جو۔ اور کبھی بھی اللہ تعالیٰ اسے اٹھا کر کہیں اور نہیں لے جاتا پس سارا انسان اگر ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے تو اس پر لفظ توفی نہیں بولا جائیگا۔ اور جب کسی کے متعلق لفظ توفی بولا جائیگا تو یہ اس کا لازمی نتیجہ ہوگا کہ اس کا جسم نہیں لیا گیا۔ آپا روح حیوانی لی جاتی ہے یہ بھی ظاہر ہے کہ میت میں روح حیوانی انسان کے اندر موجود ہوتی ہے اور موت میں نہیں اس لئے توفی نفس سے مراد روح حیوانی کا لیا جانا نہیں باقی صرف ایک صورت رہ جاتی ہے یعنی یہ کہ نفس ناظرہ یا وہ چیز جس سے عقل و تیز ہے لی جاتے اور یہی صحیح ہے۔ اور اس پر کئی دلائل ہیں اول یہ کہ توفی کا لفظ صرف انسان پر بولا جاتا ہے دوسرے جانداروں پر نہیں اگر روح حیوانی کا لیا جانا مراد ہوتا تو یہی لفظ دوسرے جانداروں پر بھی بولا جاتا۔ دوسرے یہ کہ نیند اور موت دونوں میں جو چیز لی جاتی ہے وہ تیز یا عقل اسانی ہی ہے اور کوئی چیز نہیں جو دونوں میں مشترک طور پر لی جاتی ہو تب سے جس فرض کے لئے توفی نفس ہوتی ہے وہ جہاں سزا سے اعمال ہے اور اعمال کے لئے نہیں گویا جسم اور روح حیوانی شریک ہوتے ہیں مگر اعمال کی ذمہ داری اور ان کا احساس قیام یا عقل ان سے ہی پیدا ہوتا ہے اس لئے وہی چیز لی جانی چاہئے جس پر اصل ذمہ داری عاید ہوتی ہے حضرت ابن عباس سے روایت ہو کہ بنی آدم میں ایک نفس ہے اور ایک روح اور ان دونوں کے درمیان سوچ کی مشعل کا ساتھ تعلق ہے اور نفس تو وہ ہے جس سے عقل اور تیز ہے اور روح وہ ہے جس سے عقل اور حرکت کرتا ہے سو موت کے وقت یہ دونوں لئے جاتے ہیں اور میت میں صرف نفس لیا جاتا ہے اور یہ نفس دوسرے میں فرق کے متعلق ایک قول ہے۔ اور بعض نے اسے اکثر کی طرف منسوب کیا ہے (ج)۔

ایک اور امر جو اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے یہ کہ جب ایک شخص پر موت وارد ہو جائے تو اسے زندہ کر کے اس دنیا میں نہیں بھیجا جاتا گویا نفس ناظرہ کا ذکر ہے لیکن چونکہ روح کے وہاں آنے کا لازمی نتیجہ نفس ناظرہ کا وہاں آنا ہے اس لئے اگر نفس ناظرہ کو اللہ تعالیٰ

مراد زندہ کر کے اس دنیا میں نہیں بھیجتا

۴۳ اَمْ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ قُلُوبُكَ اَوْ كَانُوا لَا يَلْبِثُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ

بلکہ انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر سفارشی بنا رکھے ہیں۔ کو کیا گودہ نہ کسی چیز کا اختیار رکھتے ہوں اور نہ عقل رکھتے ہوں

۴۴ قُلْ لِلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

کو سفارش سب اللہ کے اختیار میں ہے اسی کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔ پھر اسی کی طرف تم لوٹے جاؤ گے

۴۵ وَاِذْ ذَكَرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَاِذَا ذُكِرَ

اور جب ایک اللہ کا ذکر کیا جا رہا ہے تو ان لوگوں کے دل نترت کرتے ہیں جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور جب ان کا ذکر

الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ اِذَا هُمْ يُسْتَبَشَرُونَ قُلْ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عِلْمُ الْغَيْبِ

کیا جا رہا ہے اس کے سوا تم ہی تو وہ خوش ہوتے ہیں علم اللہ کو اسے اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والا ہے

وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فَاَكُنُوْا فِيْهِمْ يَخْتَلِفُونَ وَاَنْتَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا

کے جاننے والے تو اپنے بندوں میں اس بارے میں فیصلہ کرتا ہے جس میں وہ اختلاف کرتے تھے اور اگر ان لوگوں کیلئے جہنم کرتے ہیں

مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْءِ الْعَذَابِ يُكْفَمُ

وہ سب کچھ بھی جو زمین میں ہے اور اس کے ساتھ اس کی مثل (اور جو) تو اس کے ساتھ ہمے عذاب کیلئے تہمت کے وہ بھی دینا

الْقِيَامَةِ وَاَبَدَ اللَّهُ مِنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُنُوْا يَحْسِبُوْنَ

چاہیں گے۔ اور اللہ کی طرف سے ان کیلئے وہ عذاب جو کچھ اس کا انہیں گمان بھی نہ تھا

روک رکھتا ہے تو اس کا لازمی ثبوت ہے کہ روح جو الٰہی ہی رہی رہے نہیں آتی۔ اور مناسم کے لفظ میں فحشی و فیر بھی آجاتے ہیں یعنی وہ تمام حالات میں میں عقل و فیر واپس آجاتی ہے لیکن موت کے بعد نفس ناطقہ کا اس جسم کی طرف واپس آنا قرآن کی یہ صراحت کی دوسری مثال ہے۔

اس آیت کا یہاں کیا تعلق ہے کہ موت اور زندگی میں نفس انسانی کو لے لیا جاتا ہے اس کی عرض جزا و سزا سے اعمال کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ جس کا یہاں ذکر ہو رہا ہے اور بتاتا ہے مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ اس چیز کو جو اعمال انسانی کی اصل محرک ہے لے لیتا ہے اور ان اعمال کی جزا و سزا لازمی طور پر اسے ملے گی۔

۲۹۸۱ شَمَّزَتْ۔ شَمَّزَتْ تعقیب یعنی سکوتا یا تنگ ہونے سے اور نفس کا کسی چیز سے دور ہونا ہے وہ پسند کرتا ہے اور یہاں نہ جانچ معنی نصرت کئے ہیں دل، اور دوسری جگہ ہے وَاِذَا ذُكِرَتْ بِكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ وَلَوْ اَعْلٰی اَدْبَارُكُمْ فَعَمْرُوْهُ اَوَّلٰی لَقُلْ ۝۴۵ یہ تو کفار کا ذکر ہے کہ آج مسلمانوں کی بھی یہی حالت ہے اپنے اپنے حلقہ میں جس شخص کو برا مانتے ہیں اس کا ذکر نہ آئے تو ان کے دل خوش نہیں ہوتے۔

شَمَّزَتْ۔ اَشْمَأَزَّتْ

وَبَدَّ لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝ فَاِذَا مَسَّ

اور ان کے لئے اس کبرائیاں ظاہر ہو جائیں گی جو وہ کاتے ہیں اور وہ انہیں اُڑے گا جس پر وہ ہنسی کرتے تھے ۲۸۸۳ سوچو انسان

الْاِنْسَانَ ضُرْدَعَانَا ثَمَّ اِذَا حُوِّلَ نَحْنُ فَمَنَّا ۚ قَالَ نَسَاؤُنِي عَلَىٰ عِلْمٍ بَلِّ

کو تکلیف پہنچے ہیں پھر وہ کہتا ہے۔ پھر جب ہم اسے اپنی طرف سے نعمت عطا کرتے ہیں کتاب ہے یہ مجھے (اپنے علم سے) لی ہو۔ بلکہ

۵۰ هِيَ فِتْنَةٌ وَلٰكِنْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَا

وہ آزمائش ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے ۲۸۸۳ یہی (بات) انہوں نے کئی جہان سے پہلے ہی تھے تو وہ

۵۱ اَغْنٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُوْنَ ۝ فَاَصَابَهُمُ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

ان کے کچھ کام نہ آیا جو وہ کاتے تھے سو انہیں اس کے بدلے دیا گئے جو وہ کاتے تھے۔ اور جو ان میں سے ظلم کرتے ہیں

۵۲ مِنْ هٰؤُلَاءِ سَيَصِیْبُهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا ۚ وَمَا لَهُمْ بِمُحْجَرٍ ۝ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْا

انہیں اس کے بدلے دیا گئے جو وہ کاتے ہیں اور وہ دھڑا اور باہر کر پائے نہیں کیا یہ نہیں جانتے کہ

اَنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ۚ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ

اور جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے۔ اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ اور یہ نشان ہیں جو ایمان لائے ہیں

۵۳ قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ

کہو اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اور کہ رحمت سے مایوس نہ ہو

اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ۚ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝

اور سبھی گناہ بخش دیتا ہے اور وہ بخشنے والا رحیم کرنے والا ہے ۲۸۸۴

۲۸۸۴ یہاں اشارہ عذاب دنیا کی طرف بھی ہو سکتا ہے اور کسمپرسی (تواری) پر زیادہ کرتے تھے اور عذاب اخروی کی طرف بھی

۲۸۸۳ علی علم یعنی درجہ کسب کے علم سے یہ چیز مجھے حاصل ہوئی ہے، اشتعال کا شکر اور انہیں کنا۔ بلکہ اپنی بڑائی کا ہر کرتا ہے اور اور فتنہ اور ہی فتنہ میں غیر فتنہ کی طرف ہی ہے پہلی جگہ بظاہر معنی اور دوسری جگہ بظاہر لفظ اور فتنہ اسے اس لئے کہ کھرے اور کھوٹے کے ہر کئے کا یہ ذریعہ ہے۔

۲۸۸۴ رحمت الہی کی وہ وسعت ہے پانچوں جگہ یہ آیت ظاہر کر رہی ہے دوسری کتاب میں اس سے خالی ہیں اگر کوئی شکے مذول کو آرام کی خوشخبری دیتا ہے تو قرآن تمام قسم کی خطا کا بہوں اور زیادتیوں پر رحمت کی خوشخبری سناتا ہے کس قدر کمال تعلیم اسلامی کا کہ رحمت الہی کا دروازہ تو اتنا وسیع کھولا کہ یہ نہیں کہ کفارہ کی طرح ساتھ ہی گناہ پر عجز کا باب بھی عا کر دیا ہو بلکہ رجوع الی اللہ شرط رکھی ہو۔ جیسا کہ گناہ

وَاَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلُمُوهُ ۖ إِنَّ يُبَٰرِكُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ۵۴

اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمائیداری کرو اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے پھر تمہیں مدد ملے

وَاتَّبِعُوا الْحَسَنَ مَا أَنْزَلَ إِلَيْكُمْ ۚ مِنْ رَبِّكُمْ ۚ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُبَٰرِكُ الْعَذَابُ ۵۵

اور بہترین اس چیز کی پیروی کرو جو تمہارے رب سے تمہاری طرف اتاری گئی۔ قبل اس کے کہ تم پر نامان عذاب۔

بَعَثَهُ ۖ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۖ أَنْ تَقُولَ نَفْسُ يُخْسِرُنِي عَلَىٰ مَا فَرَّقْتُ فِي ۵۶

آہستے اور تم کو خبر بھی نہ ہو (ایسا دہو) کہ کوئی شخص کے لئے انوس کریں نے اندکے امر میں

جَنَّبَ اللَّهُ أَنْ نَبْنِيَ لِلنَّاسِ الْفَخْرَ ۖ أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ ۵۷

کمی کی اور یقیناً میں ہنسی کر لوں میں سے تھا ۲۸۹۹ یا کہ اگر اللہ مجھے ہدایت کرتا تو میں بھی

الْمُتَّقِينَ ۖ أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَىٰ الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ۵۸

متقیوں میں سے ہوتا یا جب عذاب دیکھے تو کہے اگر میرے لئے کوٹ کر جانا ہو تو میں بھی کر لوں میں سے ہوں

بَلَىٰ قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ بِهَا ۖ أَسْتَكَبَتْ وَكُنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۵۹

ہاں میری آیتیں تو تیرے پاس آئی تھیں بے تونے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا

وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَىٰ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ اللَّهِ ۖ وَجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ أَلْيَسَ ۶۰

اور قیامت کے دن تو ان لوگوں کو دیکھے گا جنہوں نے اللہ پر جھوٹ بولا رکھا انکے منہ کاٹے ہیں کیا

فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ ۖ وَيُنَادِي اللَّهُ الَّذِينَ تَقُوا ۖ اْمُفَاتِرُمْ ۶۱

شکروں کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں اور جو تقویٰ کرتے تھے انہیں کی کیا بات تھی کہ تم

آیت میں صراحت سے ناجہی دیا دانیوا الی ربکم اس لئے میں افراط و تفریط کے دو پہلو ہیں۔ ایک عیسائی مذہب نے اختیار کیا ہے کہ جو شخص کفارہ پر ایمان لے آئے جو گناہ چاہے کرتا چاہے اس پر کوئی سزا نہ نہیں اور دوسرا ہندو مذہب نے کوئی مدت چاہے تو یہ کرے اور گناہوں کی معافی کے لئے دسے غرض اصناف ہی نہیں کر سکتا۔ اسلام کی تعلیم افراط و تفریط کے درمیان سے ہے +

۲۸۸۵ حصہ ۱۔ اصل میں خسرتی ہے علیٰ تعلیل ہے یعنی طمع کے لئے اور صا معدیہ۔ یعنی میری تفریط یا کوتاہی کی وجہ سے جناب کے اصل معنی پہلو ہیں اور یہاں مطلب اس کا امر اور اس کی حد ہے جس نے مقرر کر دی ہے (ع) سا جو شخص سے ہنسی کرنے والا

اسلام کی تعلیم افراط و تفریط کے درمیان سے ہے +

علی۔ ما جناب۔ صا جو

۶۲ لَا يَسْتَكْبِرُ السُّوءُ وَلَا هُمْ يَخْزَنُونَ ۝ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ عَلَى كُلِّ

انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچے گی اور نہ وہ ٹھکین ہو گئے ہوں ۶۲۵۵ اسد ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اللہ ہر چیز پر

۶۳ شَيْءٍ وَكَيْلٌ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ

خبر گیر ہے۔ آسمانوں اور زمین کے خزانے اسی کے ہیں۔ اور جو اس کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں

۶۴ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ قُلْ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَأْمُرُونِي أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجَاهِلُونَ ۝

وہی نقصان اٹھانے والے ہیں ۶۴۵۵ اے کھانا اسد کے سوائے دوسرے کی سہ جاہل تم مجھے کہتے ہو کہ میں جادو کروں

۶۵ وَلَقَدْ أَوْحَىٰ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكَتَ لَيَجْطَبَنَّ

اور یہ نیا تیری طرف وحی کی گئی اور ان کی طرف جو تجھ سے پہلے تھے اگر تو شرک کرے تو تیرا عمل بیکار

۶۶ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ بَلِ اللَّهُ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ

برابر ہو جائیگا اور تو ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔ ۶۶۵۵ بلکہ اسد کی ہی عبادت کرو اور شکر کرنا چاہو میں سے ہو۔

۶۷ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۖ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

اور انہوں نے اسد کی قدر نہیں کی جو اس کی قدر کا حق ہے اور زمین سب قیامت کے دن اس کی منہی میں ہوگی

وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ ۖ سُبْحَنَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝

اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے وہ پاک ہے اور اس سے بلند ہر جوہر شرک کرتے ہیں ۶۷۵۵

۶۸۹۶ بمغازاتہم۔ بلا ہمسہ کے لئے ہر یعنی عذاب یا جہنم سے نجات کے ساتھ انہیں کا یہاں کی اعلیٰ منزل پر بھی پہنچائے گا۔ حفاظۃ

کے لئے دیکھو ۵۸۹۷

۶۸۹۷ مقالید۔ قُلِّد سے ہو اور قِلَادۃ ہر وہ چیز ہے جو طوق بنائی جائے اور جو کسی چیز کا احاطہ کرے اور مقالید کے معنی ہیں۔

وہ چیز جس کے ساتھ وہ آسمانوں اور زمین کا احاطہ کرتا ہے اور اس کے معنی خزانے یعنی خزانے اور مقالید یا کیمیاں بھی کہنے گئے ہیں

اور ان سب سے اشارہ ایک ہی معنی کی طرف ہے اور وہ اسد تعالیٰ کی قدرت اور اس کا ان چیزوں کی حفاظت کرنے سے رجوع اور بعض کے نزدیک

مقالید جمع ہے جس کا واحد کوئی نہیں اور بعض نے اسے تقلید یعنی الزاہر یعنی دوسری چیز کے ساتھ لگا دیا اسے تقلید یا مقلاد

کی جمع کہلے (۵)

۶۸۹۸ یعنی اسد تعالیٰ ہمیشہ بندہ پر وحی لوگوں کو اطلاع دیتا رہا ہے کہ شرک سے عمل جھڑپا جاتا ہے یعنی جس عمل میں جس قدر حصہ شرک کا ہوگا

وہ انسان کے کسی کام میں نہیں آسکتا اور ہو سکتا ہے کہ خطاب پہلے حصہ آیت میں خاص ہو اور دوسرے میں عام یا دونوں معصوم میں عام ہو۔

۶۸۹۹ قبضۃ کے لئے دیکھو ۶۸۹۷ مومن حاصل کرنے کو بھی قبض کہاجاتا ہے اور اگر غلبے میں یا اس معنی کے ہیں فی خوفۃ یعنی اسکی

ع
صاحب کتاب

ب

مقالید

قبضۃ

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَبَقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ۚ

اور صور پھونکا جائیگا پس جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں بے ہوش ہو جائیگے۔ سوائے اس کے جو اللہ چاہے

ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ۝ وَاشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورٍ

پھر دوسری بار پھونکا جائیگا تب وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو گئے ۳۹۰ اور زمین اپنے رب کے نور کے ساتھ

رَمَّهَا وَوُضِعَ الْكِتَابُ وَجَاءَ بِالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءُ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَهُمْ

ہلک آئے گی اور کتاب رکھ دی جائیگی۔ اور نبی اور شہید بلائے جائیں گے اور ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کیا جائیگا اور

لَا يَظْلُمُونَ ۝ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ أَعْلَمُ مَا يَفْعَلُونَ ۚ وَسِيقَ الَّذِينَ

ان پر ظلم نہ کیا جائیگا ۳۹۱ اور ہر نفس کو جو اس نے کیا ہو پورا دیا جائیگا اور وہ خرب جانا ہو کر وہ کہتے ہیں اور جو اذیتیں وہ دے دے گا

كُفِّرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا

ظن کر وہ گروہ بنا کر جہنم پہنچے۔ یہاں تک کہ جب وہ اسے پہنچ جائیگے اسکے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اسے چمکدار ان کیسے

الْمَ يَا تِكُمْ رُسُلُكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ

کیا تو میں سے تمہارے پاس رسول نہ آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں تنبیہ اس دن کی دیتا تھا کرتے تھے

هَٰذَا أَقَالُ الْوَابِلِ وَلَكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ

تھے کیں گے اُن لیکن کافروں پر عذاب کا نکتہ واجب ہوا ۳۹۲

ملک ہوگی دوسرے کسی کا اس میں کوئی دخل نہ ہوگا۔ اور بعض نے قبض کو ملک اور معرفت سے مجاز قرار دیا ہے اور عین کو قدرت تبار سے

(۳۹) اور مطویٰ کہنے کے لیے ۳۹۳ غفلت الہی کی طرف توجہ دلاتی ہے +

۳۹۴ یہاں دو نفوز کا ذکر ہے پہلا نفوز وہ ہے جس سے مغفور زمین لوٹ لیا جائیگا۔ دوسرا نفوز وہ ہے جس سے حساب کتاب کئے گئے

ان فوز کو اٹھا کر اُکھا جائیگا +

۳۹۵ اس سے مراد زمین عشر ہے (۳۹) یوم تبدل الارض غیر الارض (ابراہیم)۔ ۴۰۸ اور اس زمین کا تباہ ہو جانا اور پوسے ٹپا ہونا اور رعبے

اسکے چمک اٹھنے سے ایک یہ اشارہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ تبلیغ جو آنکھوں سے غشی تھے ظہور پذیر ہو جائیں گے۔ اور الکتاب سے مراد یہاں حساب چمکیا

کلمہ سے مراد بعض نے مختلف اعمال مراد لیتے ہیں۔ اور نبیوں اور شہیدوں کا بلایا جانا اس لحاظ سے بھی ہے کہ وہ سابق ہیں اور اس لحاظ

سے بھی کہ وہ اپنی امتوں پر گواہ ہیں۔ اور شہداء سے مراد یہاں امت محمدیہ کو بھی لیا گیا ہے اور یہ بہت موزن ہے اسلئے کہ نبی بھی شہداء ہیں۔ و فل ہیں مگر

اس امت کا ذکر کرتے ہوئے خصوصیت کے ذریعہ انکو نوا شہداء اعلیٰ الناس (المقرۃ ۳۴۱) اور دوسری امتوں کے صلہ میں اس میں داخل ہیں۔

۳۹۶ سبق۔ مَنَاقِب کے معنی باعنا لیسے جاتا ہیں۔ الی رابت یومئذ المساق والقیۃ (۳۰) ایسا ہی ہے جب الی رابت المنہی

فَعِ

ہر ذی کا آخری ٹکڑا

غشی غشی کا ظہور

سوق مساق

۴۲ قِيلَ دُخُلُوا الْاَبْوَابَ بِحَسْمَةٍ خِلْدِينَ فِيهَا فَبِئْسَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ ۝

کہا جائیگا دونوں کے دروازوں میں داخل ہوجاؤ اسی میں رہو گے۔ سو تکبروں کا ٹھکانا کیا بڑا ہے اور
یَسْبِقُ الَّذِينَ اَنْتَوْنَ اَتَمُّوْا ثُمَّ اِلَى الْجَنَّةِ رُمْحًا ۚ حَتّٰی اِذَا جَآءُوهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا
جنوں نے اپنے رب کا تقویٰ کیا وہ بہشت کی طرف گروہ گروہ کے چلائے جائیں گے یہاں تک کہ جب ان کے پاس آئیں گے اور ان کے دروازے کھول دیے جائیں گے

۴۴ وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلِّمُوْا عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خِلْدِينَ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ

اور اُس کے چوکیدار انہیں کہیں گے تم سلامتی ہو تم پاک ہو سو اس میں رہنے کیلئے داخل ہوجاؤ اور وہ کہیں گے حسب تعریف اللہ
لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقْنَا وَعَدُہٗ ۚ وَآوَرَّتْنَا الْاَرْضَ نَنْتَوِيْنُ الْجَنَّةَ حَيْثُ نَشَآءُ
کیلئے ہر جس نے اپنا وعدہ ہم سے پکا لیا۔ اور ہمیں زمین کا وارث بنایا ہم جنت میں جہاں چاہیں رہیں

الربیع

۴۵ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَمَلِیْنَ ۝ وَتَرٰی الْمَلٰٓئِکَةَ حَافِّیْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝

سو عزت مندوں کا اجر کیا ہی اچھا ہے ۲۸۹۳ اور تو فرشتوں کو دیکھے گا عرش کے ارد گرد امانت کئے ہوئے۔ اپنے رب کی حمد

بِحَمْدِ رَبِّہُمْ ۚ وَقُضِیَ بَیْنَهُمُ بِالْحَقِّ وَقِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

کیساتھ تسبیح کرتے ہوئے اور ان کے درمیان انصاف فیصلہ کیا جائیگا۔ اور کہا جائیگا سب تعریف اللہ کے لئے ہر جو جہان کا رب

مُسَوِّق

(المختصر - ۲۷) اور مسوق بازار کو کہتے ہیں جہاں مال تجارت لے جایا جاتا ہے۔ جمع اسواق ہے مال هذا الرسول یا کل الطعام ویشی
فی الاسواق (الفرقان ۲۵) رخ اور مدبر ہیں یہ مسوق الناس بصماہ جو کہن ہے اس بات سے کہ وہ اس کے مطیع اور اپنے رفیق ہوئے
زمرا۔ زمرا۔ زمرہ کی جمع ہے قلیل جماعت کو کہتے ہیں۔ رخ،

زمرة

خازن

خزنة - خازن کی جمع ہر اور خازن حفاظت کرنے والا ہر کسی جمید کی حفاظت ہو یا کسی اوپر ہر کسی۔
جماعت جماعت کہنے کے لئے جاتے ہیں یہ اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ الگ الگ مراتب کے لوگ علیحدہ علیحدہ گروہ ہوتے ہیں جہاں اہل جنت
کی صف میں حدیث میں ہے کہ پہلا گروہ جو میری صف میں سے جنت میں جائیگا ہر کی صورت پر ہوگا یعنی کاملین کا گروہ ہوگا۔ اسی طرح
دوسرے گروہوں کا ذکر ہے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ عذاب اقامت کے بعد ہر
۲۸۹۳ زمین کا وارث بنائے نہیں صاف اشارہ فتوحات ملی کی طرف ہر اور اس طرف کہ میں پرکھ راس وقف متصرف تھے وہ
ہو منوں کو دی جائے گی۔

سُورَةُ الْمُؤْمِنَاتِ وَتَمَامُهَا بِرِسْعَةٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ بے انتہا رحم والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

حَمْدٌ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ

(اللہ) بے انتہا رحم والا ہے ۲۸۹ آیت کتاب کا اتمام اللہ غالب علم والے کی طرف سے ہے

اللہ تعالیٰ کی رحمت
پایاں اور مومنوں
کی حفاظت
نام

اس سورت کا نام المؤمن ہے اور اس میں نو رکوع اور پچاس آیتیں ہیں سورت کا نام اس وجہ مومن کے ذکر سے لیا گیا ہے جو فروع کے سامنے حمایت حق کے لئے کھڑا ہو گیا اور اس سورت کا اصل مضمون بھی یہی ہے کہ رسول تو رسول مومنوں کو بھی جب وہ حمایت حق میں کھڑے ہو جائیں اللہ تعالیٰ اس دنیا میں نصرت دیتا ہے اور مخالفت حق کو کتنی بھی زبردست ہو یہ اللہ تعالیٰ کا قانون مستور ہے کہ اس کا انجام ناکافی ہوتی جو۔

علامہ مضمون

پہلے رکوع میں اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں کا ذکر کر کے بتایا کہ مومنین کی حفاظت کی جاتی ہے اور دوسرے رکوع میں اسی مضمون کو جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ مومنین کی حفاظت بھی بوجہ ان کے اعمال کے ہو اور اعمال کے نتائج کو ظاہر ہونے سے کوئی چیز روک نہیں سکتی تیسرے چوتھے اور پانچویں رکوع میں فروع کے ذکر میں مخالفین حق کو تنبیہ کی فروع دنیوی طاقت کا مایہ نہ ہے اور وہ پانچواں اور چھٹا رکوع میں نصرت حق کو نہاں نہیں کر سکتا بلکہ اگر وہ خود ناہود ہو جائے اسے انشائیہ یہ بھی بتایا گیا کہ کسی قوم میں سے اس کا نفع بھی پیدا ہوا اگر دنیوی طاقت کے نشتر میں اس کی چربی پروا دی گئی ہے رکوع میں کھلے الفاظ میں یہ وعدہ دیا کہ رسول اور مومن جو کوئی بھی حق کو لیکر نکلے اس کے ساتھ نصرت الہی کا وعدہ اس دنیا میں بھی ہے اور آخرت میں بھی۔ اور ان میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ذکر کر کے آٹھویں میں نشان کے آگے کو یقینی بنایا۔ اور نویں میں یہ بیان کر کے کہ یہی کی سزا کا قانون ہمیشہ سے دنیا میں کام کرتا آیا جو سورت کو ختم کیا۔

تعلق و زمانہ نزول

اس سورت سے لیکر چھ ایسویں سورت تک یعنی سات سورتوں کا یہ ایک مجموعہ ہے جو حورے شروع ہوتا ہے اور اس لئے یہ آل حم کہلاتی ہیں۔ ان ساتوں سورتوں کا مضمون ہام متا جلتا ہے اور جس طرح کچھ مجموعہ سور کا مضمون حق کی کامیابی ہے اور جس مجموعہ کا مضمون بھی یہی ہے ہاں یہاں زیادہ زور اعدا کی ناکامی پر دیا ہے۔ ان میں انبیاء کی تاریخ کا بہت کم ذکر ہے۔ اور جیسا کہ ہم میں اشارہ ہوا ان سب سورتوں میں یہ بتایا کہ دشمن باوجود اپنی طاقت و دولت اور دنیوی سائنسوں کے غالب نہیں آسکتے۔ اور اہل حق کی نصرت یقینی ہے زمانہ نزول ان کا دوباروں سے کی زمانہ کا درمیان یہ حصہ معلوم ہوتا ہے ایک جیسا کہ ۱۹۳۱ء میں دکھایا گیا ہے اس سے کہ ان سورتوں کے نزول سے پہلے انبیاء کے تذکرے نازل ہو چکے ہیں۔ اور یہ تذکرے سورۃ بنی اسرائیل و مريم و طہ میں موجود ہیں۔ اور دوسرا اس بات سے کہ ان سورتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم اور رسول ان کی مخالفت اپنے پورے نعرہ پر تھی۔

حم

۲۸۹ آیت مضمون کے نزدیک اسے مضمون میں قضی مہا کی شان میں جو کہ ہونے والا تھا اس کا فیصلہ ہو چکا اور ان میں اس کی تفسیر میں تین قول آتے ہیں ایک یہ کہ یہ اللہ کا اسم عظم ہے۔ دوسرا کہ یہ تسمیہ ہے تیسرا کہ یہ اللہ کے حرف میں۔ اور حدیث میں آتا ہے کہ اذ ابیتم فقولوا الحمد لا یضر من ابی اللہ کے مضمون اس کے مضمون میں اللہ لا یضر من اور مراد اس سے خبر ہے دوہا کیونکہ اللہ عا ہوتی تو لا یضر من نہ ہوتا بلکہ لا یضر من وہاں گیا مطلب یہ کہ اللہ لا یضر من وہاں ہیں جو بھی کسی کے لئے ہو کہ وہ مومن جو ہم پر شرع ہوتی ہیں ان کی نشان دہی تسمیہ کی ہو کہ ان کی شرف منزلت کی وجہ سے ان کا اس بات سے کہ ان سورتوں سے نازل طلب کرنے

۳ غَا فِرَ الدِّنِّ يُبْ وَقَدْ اِلِ التَّوْبِ شَدِيدُ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

اُن کے بچنے والے اور توبہ قبول کرنے والے (ہی کے) نیچے سخت سزا لانے والے فضل والے (کی طرف سے) اس کے سوا کوئی معبود

۴ إِلَهُهُ لِلصِّدِّيقِ مَا جَادِلُ فِي آيَةِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَا يَغْرُرُكَ تَقْلُبُهُمْ

اسی کی طرف انہم کا رجاء ہی ۱۹۵۹ء اس کی آیتوں کے بارے میں جھگڑا نہیں کرنے مگر وہی جو کافر ہیں سوان کا شر میں گرفتار ہے

۵ فِي الْبِلَادِ كَذَبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَالْأَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ

دھوکا دے اُن سے پہلے نوح کی قوم نے جھٹلایا۔ اور اُن کے بعد وہ اگر وہوں نے اور ہر قوم نے اپنے رسول کے استحقاق

بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوا وَجَادُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتَهُمْ فَيُكَفِّرُكَ

تقصید کیا کرنے پڑیں اور جھوٹ کی مدد سے جھگڑاتے ہیں تاکہ اس کے ساتھ چائی کو ذلیل کر دیں تیس نے انہیں کلام اور اسرار کا پھیلے

۶ عِقَابٍ وَكَذَلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَصْحَابُ النَّارِ الَّذِينَ

کیسا تھا اور اسی طرح تیرے رب کی بات اُن لوگوں پر جو کافر تھے پوری ہوئی کہ وہ آگ والے ہیں۔ وہ جو

يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ

عرش کو اٹھاتے ہیں اور جو کوئی اس کے ارد گرد میں ۱۹۵۹ء اپنے رب کی حمد کی شے کہتے ہیں یا اس پر ایمان لاتے ہیں اور ان کے لئے

کے وقت اسے ظاہر کیا جائے اور لا ینصرون نما جلد سے یعنی قولوا احمد کا تہذیب ہو گا کہ ان کی مدد نہیں ہوگی اور یہ سات سو تیس جن کی ابتدا میں حم ۲۱ ہر آل حمد یا ذوات حمد کلامی ہیں اور ابن مسعود کا قول ہے کہ اُل حم قرآن کا دینا چاہیے دل

۱۹۵۹ء یہاں چار صفات بیان فرمائی ہیں جن میں سے تین فضل و رحم کی صفات ہیں اور صرف ایک میں سزا کا ذکر ہے جس سے صفا

معلوم ہوتا ہے کہ قرآن پر غار بنائی گئی کی صفات میں رحم کو کس قدر غالب کیا ہے۔ پھر ان میں صفات رحم میں سے دو گنا ہوں کی معافی سے

تعلق رکھتی ہیں۔ اور عاقر الذنب کے ساتھ قابل التوبہ لاکر صاف بتایا ہے کہ پہلے سے مراد بڑی قرب کے گناہوں کا بخشنے والا ہے اور عود سے

سے مراد تو پر کھینچنے والا اور شدید العقاب کو قابل التوبہ کے بعد اس لئے لایا گیا ہے کہ جو بدی پر اصرار کرتا ہے اس کے لئے اس کی

سزا بھی سخت ہے۔

۱۹۵۹ء الذین یحملون العرش اسد تعالیٰ اس کے پاک ہے کہ اسے یا اس کے عرش کو کوئی ادا ٹھاتے ہوئے ہر وہ قیوم ہے اور ساری مخلوق اس سے قائم ہیں وہ کسی سے قائم نہیں۔ ہر محل عرش کا وہ معزوم نہیں ہو سکتا جو کسی چیز کے اٹھانے کا معزوم ہوتا ہے نہ فرشتوں کا اٹھانا

طرح ہے جیسے ان ان اپنے کندہ ہوں پر ایک بوجھ اٹھایا ہے اور دیکھو وہ کتنا جفا دکھایا گیا ہے کہ میں طرح کر مٹی طے کے لئے ہر عرش دتر کے لئے ہر ادا اس کے حال وہ ملکہ میں چھوڑ دے گا نفا کرتے ہیں اور ان کے کہم میں آتا ہے کہ قیامت کے دن یہ آٹھ ہونگے وینچل عرش دبت فوقہم یومئذی ثمانیۃ اور آٹھ میں ہر کہم کو وقف یہاں یہی اہم قیامت کے دن آٹھ ہونگے ہن وہ جب حملۃ العرش اربعۃ فاذا کان یوم القیامۃ ایدوا بآربعۃ احرین (رحم) اٹھا ہے کہ تمام عالم کا خور و اداس کا تمام صفات آتی سے ہر اور انہی صفات کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحم

صفات اہم میں غلبہ رحم

عالمیں عرش سے

لِّلَّذِينَ آمَنُوا بَنَّا وَسِعَتْ كُلُّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا

جو ایمان لائے استغفار کرتے ہیں ہم اسے سب تو رحمت اور علم سے ہر چیز پر عادی ہے سوائے انہیں بخش جو توبہ کرتے ہیں اور توبہ کرنے کی

سَبِيلَكَ وَفِيهِمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ لَّبَنَّا وَأَدْخَلْنَاهُمْ جَنَّاتٍ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْنَا

پہنچا دی گئے ہیں اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا دیا ۲۸۹۷ ہم نے انہیں جنتوں کے باغوں میں داخل کر دیا تو ان کو وعدہ کیا

وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

اور اے جو ان کے باپ دادوں میں سے اور ان کی بیویوں اور ان کی نسل میں سوا ہوا الہی بیگ تو غالب حکمت والا ہے

وَفِيهِمُ السِّيَّاتُ وَمَنْ لَّنَ السِّيَّاتُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْنَاهُ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ ۙ

اور انہیں برائیوں سے بچا دیا اور جسے تو آج برائیوں سے بچا لے تو نے اس پر رحم کیا اور یہ عظیم شان

الْعَظِيمُ ۙ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ ۙ

کامیابی ہے۔ ۲۸۹۸ جو کافروں انہیں پکارا جائیگا کہ اللہ کی بیزارگی تمہاری اپنی جانوں کی بیزاری سے

ع
خروج اعلیٰ کاٹا ہوتا

أَنْفُسُكُمْ أَذْذُ عَوْنٍ إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ۝

کسیں بڑھ کر ہے۔ جب تمہیں ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے ۲۸۹۹

حال ملا کہ جس اب اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی صفات جن سے اس کی قدرت نفاذ پاتی ہو جا رہی۔ یعنی رحمت، رحمانیت، رحیمیت،

الکیت پس وہ چار حال انہیں چار صفات کے طور پر لائے گئے ہیں اور کیا سب کے دن ان کے آٹھ ہونے کی وجہ ظاہر ہے اس لئے

کہ کیا سب میں ایک اور شے ایسی چار صفات کی ظاہر ہوگی۔ اور من جو لہ سے مراد دیگر صفات الہی کے مظہر ملائکہ ہیں اور ان سب کا استغناء

مومنوں کے لئے یہ ہے کہ وہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت چاہتے ہیں۔ اور درحقیقت یہ خود صفات الہی کا تقاضا ہو کہ مومنوں

کی حفاظت ہو اور اس میں بھی توبہ استدعا کے وجہ سے پائیاں کی طرف دلائی ہے +

۲۸۹۷ رحمت اور علم کو جمع کر کے بنایا کہ جس طرح ہر چیز پر علم عادی ہے ہر چیز کا احاطہ رحمت نے بھی کیا ہوا ہے اللہ تعالیٰ کے اس وسیع

رحم کی طرف سے قرآن کے اور کسی کتاب نے توبہ نہیں دلائی ہے۔

دستِ رحمت

۲۸۹۸ برائیوں سے بچانے کے لئے دعا و غفر کے بعد ہے پس یہاں غفر سے مراد ان گناہوں کی بخشش ہے جو توبہ سے یا ایمان لانے سے

پشتہ زدہ کر چکے ہیں اور برائیوں سے بچانے کا مطلب یہ ہو کہ ان سے آئندہ بدیاں سر نہ نہ ہوں مفسرین نے سیئات سے مراد عقوبات لی ہیں

مگر عقوبات سے بچنا خود غفر کا نتیجہ ہے +

۲۸۹۹ یعنی اب جو بدی کے نتائج ظاہر نہ ہوئے کہ اپنی جانوں سے بیزاری پر جس سے کسیں بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی تم سے بیزاری تھی جب

دنیا میں تمہیں ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے +

۱۱ قَالُوا رَبَّنَا آمَنَّا اَلْاٰثِنَيْنِ وَاٰمَنَّا اَلْاٰثِنَيْنِ فَاَعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ لَّ

کبھی گئے تھے کہ ہم نے بہر دو موتیں وار دیں اور دودفعہ ہمیں زندہ کیا۔ سو ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں تو کیا

۱۲ خَرُوجٌ مِّنْ سَبِيلٍ ۚ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهُ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدًا كَفَرْتُمْ وَاِنْ يُشْرَكَ بِهِ

یعنی کہنے کوئی رست ہے عتۃ ۲۹ء اس لئے کہ جب اکیلے اللہ کو پکارنا تھا تو تم انکار کرتے تھے اور اگر اس کے ساتھ شریک کیا جاتا

۱۳ تَوَمَّنُوْا فَاَلْحَكُمُ اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ ۝ هُوَ الَّذِیْ یُرِیْکُمْ اٰیٰتِهٖ وَیَنْزِلُ لَکُمْ مِّنْ

تو تم مان لیتے تھے پس حکم اللہ کے لئے ہے (جو بلند و بالا ہے) وہی ہے جو تمہیں اپنے نشان دکھاتا ہے اور تمہارے لئے آسمان سے

۱۴ السَّمَاءِ رِزْقًا وَیَتَنَزَّلُ لَکُم مِّنْ نَّبِیٍّ ۝ فَاَدْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لِّلْاٰدِیْنِ

رزق آتا ہے۔ اور نصیحت اختیار کرنے کے لئے بھیج دیتا ہے (جو بار بار جرح کرتے ہیں) سو اللہ کو اس کے لئے فریاد دہی کو خاص کرنے ہوئے پکارو

۱۵ وَلَوْ کَرِهَ الْکٰفِرُوْنَ ۝ رَفِیْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ یَلْقِی السَّمٰوٰتِ

اگرچہ کافروں سے پسند کریں درجوں کا بلند کرنے والا صاحب عرش ہے وہ درجہ کو اپنے حکم سے

اَمْرُهٗ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لَیْسَ ذٰلِکُمْ یَوْمَ التَّلَاقِ

اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے واثاق ہے تاکہ ملاقات کے دن سے ڈر لئے ملاقات

۱۶ دوسری جگہ فرمایا کہ تم اموال و اناجیا کہ تمہیں پیشکش کیے ہیں سبھی موت وہ میت کی حالت ہے جس سے انسان کو پیدا کیا

گیا۔ اور دوسری موت وہ جو تمہیں دینی زندگی کے بعد آتی ہے اور دوسری جگہ اسی دوسری موت کو موت اولیٰ کہا ہے ان ہی الامواتنا الاولیٰ

والد خان ۴۲-۴۵) اس لئے کہ اس سے اس پہلی یا دینی زندگی کا انقطاع ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دوسروں کے وارد کرنے

سے مراد ایک موت جہالت و کفر جو اور ایک موت جس سے انقطاع حیات ہوتا ہے اور دوسرے گہر سے مراد ایک حیات نبویہ دوسری حیات نبویہ

۱۷ رفیع الدرجات۔ سے مراد لوگوں کے درجات بلند کرنے والا ہی ہے جیسے فرمایا رفعا بعضہم فوق بعض درجات یا

رفع درجات من تشاء

یوم التلاق سے مراد قیامت کا دن ہے اور اسے اس نام سے اس لئے خاص کیا گیا ہے کہ وہ پہلوں اور پچھلوں کے اکٹھا ہو جانے

یعنی ایک دوسرے کو ملنے اور اہل سعادہ اور اہل ارض کی ملاقات کا اور ہر شخص کی اپنے عمل سے ملاقات کا دن ہے اور لقاء اللہ یا ملاقات

اللہ سے مراد بھی قیامت جو۔ (خ)

(روح سے مراد یہاں وحی ہے جیسا کہ تبارک و تعالیٰ سے مروی ہے۔) (۴۰) اور یہ ظاہر بھی ہے کیونکہ یہ روح سب بندوں پر نہیں خاص بندوں

پر نازل ہوتی ہے اور اللہ کے روح کی غرض یہاں امرائی کی تبلیغ بیان فرماتی ہے یعنی تاکہ ایسا انسان لوگوں کو ڈرے کہ انہیں اپنے اعمال کے

نتائج دیکھنے پڑیں گے اہل اس آیت کے ہر روح المعانی میں حدیث محمد کا ذکر کیا ہے فان اللہ اعلم بقرین من لدن ادم علیہ السلام

الی انتہاء زمان نبینا صلعم وهو فی حکم المتصل الی قیام الساعۃ باقیا ما قد من یقوم بالادعویۃ عی ماری البود اود عن

انفرد کے بعد محمد بن
کا موری کیا جانا

كَأُولَٰئِكَ أَشَدُّ مِنكُمْ قُوَّةً وَأَنَارَ فِي الْأَرْضِ فَآخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُم

وہ قوت میں اور زمین میں نفاذات (جانتے) میں ان سے بڑھ کر تھے سو اللہ انہیں انکے گناہوں کی وجہ سے پکڑا اور کوئی انہیں

مِّنَ اللَّهِ مِنْ قَبْلِ ذَلِكَ بَأْتَاهُمْ كَلَامُ رَسُولٍ رَّاسِلٍ ثُمَّ رُسِّلَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَاكْفَرُوا فَلَاخَ لَهُمُ اللَّهُ

دکھائے اور ان کے پاس بھیجے گا رسول انکے پاس کھلی دلائل سے کرتے تھے پر انہیں انکار کیا سو اللہ انہیں پکڑا

إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدٌ لِّلْعِقَابِ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ

وہ طاقتور سردار دینے میں سخت ہے۔ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی آیتوں اور کھلی دلیل کے ساتھ بھیجا فرعون اور امان

وَمَا مِنْ قَوْمٍ أَكْثَرُ مِن قَوْمٍ فَكَأَلُوا سِحْرَ كَذَّابٍ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوا

اور قاتل کی طرف تو انہوں نے کہا جادو گر جو کذاب ہے سو جب وہ ہمارے طرف سے حق لیکر آئے پس آیا انہوں نے کہا

أَبْنَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلٰلٍ وَّ

کے بیٹوں کو قتل کر دو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں اور ان کی عورتوں کو زندہ بھیج دو اور کافروں کا تدبیر برابری کو ہی نیچے ڈالنی تھی اور

قَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ إِنِّي أَخَافُ أَن يُبَدِّلَ دِينَكُمْ

فرعون نے کہا مجھے چھوڑ دو میں موسیٰ کو قتل کر دوں اور جانتے کہ وہ اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتا ہوں کہ وہ تمہارے دین کو بدل دے

أَوْ أَن يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ وَقَالَ مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ مِنْ كُلِّ

یا یہ کہ وہ زمین میں فساد پھیل کرے اور موسیٰ نے کہا میں اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ میں جاتا ہوں ہر

مُتَكَبِّرٍ لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ وَقَالَ جَلَّ جَلَلُهُ لِمَنْ فِي فِرْعَوْنَ يَكْتُمُونَ

شکریہ م حساب کے دن پر ایمان نہیں لاتا اور فرعون کے لوگوں میں سے ایک مومن مرد نے جو اپنا ایمان چھپانا

إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُون رَجُلًا إِنْ يَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ

تھا کہا کیا تم ایک شخص کو قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور وہ تمہارے پاس تمہارے رب کی بے شک دلیل لایا ہے

۲۹ وَاقِ وَقِیْ بِمَنْ هُمْ غَافِلٌ بِمَنْ يَكْفُرُونَ وَالْمَالُ مِنَ اللَّهِ مِنَ وَلَوْلَا وَقِیْ (۳۰) اَلَّذِيْ اَدْرٰى اَنْ اَمْسَیْ

اور میں نے وہ قاتل اور انکار الہیہ کو ۲۹- تو انہوں نے غفلت سے اہل کفر کو اور مالک سے اللہ سے اور میں نے وہ قاتل اور انکار الہیہ کو ۳۰- اُنہوں نے غفلت سے اہل کفر کو اور مالک سے اللہ سے اور میں نے وہ قاتل اور انکار الہیہ کو

۳۱ اَلَّذِيْ اَدْرٰى اَنْ اَمْسَیْ ۳۲ اَلَّذِيْ اَدْرٰى اَنْ اَمْسَیْ ۳۳ اَلَّذِيْ اَدْرٰى اَنْ اَمْسَیْ ۳۴ اَلَّذِيْ اَدْرٰى اَنْ اَمْسَیْ

۳۵ اَلَّذِيْ اَدْرٰى اَنْ اَمْسَیْ ۳۶ اَلَّذِيْ اَدْرٰى اَنْ اَمْسَیْ ۳۷ اَلَّذِيْ اَدْرٰى اَنْ اَمْسَیْ ۳۸ اَلَّذِيْ اَدْرٰى اَنْ اَمْسَیْ

۳۹

اَنْ اَمْسَیْ

واق

اشار

وَلَنْ يَكْذِبَ بَا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُمْ وَلَنْ يَكْذِبَ صَادِقًا يُصِيبُكُمْ بَعْضُ الَّذِي

اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کا جھوٹ اسی پر ہے اور اگر وہ سچا ہے تو بعض وہ باتیں تمہیں پہنچ رہی ہیں جن کا وہ وعدہ

يَعِدُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ وَكَذَّابٌ يَقَوْمُ لَكُمْ الْمَلِكُ الْيَوْمَ ۲۹

دیتا ہے اسرار سے ہدایت نہیں کرتا جسے گمراہنے والا جھوٹا ہے ۲۹۔ اے میری قوم آج تمہاری بادشاہی ہے

ظَاهِرِينَ فِي الْأَرْضِ فَنَنْصُرُنَا مِنْ بَأْسِ اللَّهِ إِنْ جَاءَ نَادٍ قَالَ

(دعا کیا کرتے) زمین میں غالب ہو مگر اس کی سزا سے بچانے کے لئے کون ہماری مدد کرے اگر وہ ہم پر آجائے زمین نے

فِرْعَوْنَ مَا أَرِيكُمْ إِلَّا مَا أَرَىٰ وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ ۝

کہ میں تمہیں وہی مشورہ دیتا ہوں جو میں صحیح سمجھتا ہوں اور میں تمہیں بھلائی کی راہ پر ہی چلاتا ہوں ۲۹

تاریخ کو دولت پر غرور تھا۔ طاقت یا دولت کا نشہ جہاں ہو وہاں حتیٰ کوئی پروا کرتا ہی اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے شعلہ ہو گا۔

۲۹۔ ۵۔ ظاہر ہو چکا ہے کہ یہ دروغ مومن فرعون کے لوگوں میں سے تھا بعض نے جو یہ مومن پر وقت کے اسے اسرار میں کہا یا ایمان چھپانے

رحل مومن کا ذکر

مراؤ فرعون سے اس بات کو مخفی رکھنا جو فعلیہ کذب سے مراد ہے کہ وہ جو یہ اپنے افسر کے خود ملک ہو جائیگا یا اس کا جھوٹ خود

ظاہر ہو جائیگا اور یہاں پہلے کی صورت میں بعض ان تکالیف کے پہنچنے سے جن کا وہ وعدہ کرتا ہو بعض سے افراد عذاب دینا یا یہ بعض

لئے مراد کلی بھی لیا ہے۔ اور یہ ہو سکتا ہے کہ اس میں اشارہ ہو کہ بعض وقت عذاب رجوع سے مل بھی جا سکتے ہیں۔ رحل مومن کا قصہ بتاتا ہے کہ

کہ حضرت موسیٰ کی صداقت کی بہت سی دلائل فرعون کے سامنے آتی رہی ہیں۔ اور صرف عصا کا سانپ بننا ہی سب بینات و قیاس جو

حضرت موسیٰ کے کر گئے تھے۔

موسیٰ اور فرعون کا قصہ فی الحقیقت حق اور اس کی مخالفت کا قصہ ہے۔ ایک طرف حق اپنی غایت مدح کی بے کسی میں ہے

کہ اس کی پیروی پر کوئی طاقت نہیں کوئی دولت نہیں۔ دوسری طرف ظاہری اور حکومت اور دولت ہے اور اس مقابل میں آخر کا

حضرت موسیٰ و فرعون کے ہمدردی میں رہ کر باطل کی تشکیل

حق کا غالب آنا اور طاقت کا مغلوب ہونا اس قدر قاطعی کی ہستی اور اس کے کلام کی صداقت کا سبب بڑا گواہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت

بھی یہی مقابلہ تھا اور آج پھر دنیا میں یہی مقابلہ ہے باطل اپنی تمام تر طاقت اور دولت اور حکومت کے ساتھ صف آرا ہے اور اس کے

مقابل میں حق بے کسی اور سبب رسوائی کی حالت میں نظر آتا ہے آج بھی وہی باتیں کہنے والے موجود ہیں جو فرعون نے کہی تھیں۔ اسلام کو ہم کلی

چکنا چاہتے ہیں۔ اس لئے کہ اس سے زمین میں فساد پھیلتا ہے اور صلح اور اخفی صرف حیا ربیت سے پھیل سکتی ہے۔ اس مقابلہ میں

خود مخالفت حق کرنے والی قوم میں بھی کچھ دلچسپی بول اٹھتے ہیں کہ یہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں زیادتی ہے۔ یہی رحل مومن کے ذکر میں بتانا مقصود

ہے۔ اور اسی کی طرف یہ رحل مومن توجہ دلا رہا ہے کہ اگر وہ باطل ہے جو حضرت موسیٰ لائے ہیں تو باطل سرسبز نہیں ہو سکتا۔ اور اگر حق ہو تو

کوئی طاقت اسے مغلوب نہیں کر سکتی۔

۲۹۔ ۱۰۔ ظاہرین یہاں ظاہر یعنی غالب ہے دیکھو ۲۹۔ ۱۰

ظاہر

ادیکھ۔ اری۔ و آری سے جو وہ راہی روحانہ باتوں میں سے ایک کا جوہر طبع قلب صحیح ان لینا ہے۔ رخ اس لئے پہلا

راہی۔ اری

اُریکے معنی اشیاء علیک کے گئے ہیں یعنی تمہیں مشورہ دیتا ہوں یا تمہیں تسلیم دیتا ہوں بھی سمجھنے ہو سکتے ہیں دیکھو ۲۹۔ ۱۰

۳۱ وَقَالَ الَّذِينَ آمَنَ يَقُومُ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِثْلَ يَوْمِ الْأَحْزَابِ ۖ مِثْلَ

اور جو ایمان لایا تھا اس نے کہا میں ہیری قوم میں تم پر دوسرا گروہوں کی طرح (مصلحتاً) دن آنے سے ڈرتا ہوں قوم

ذَابَ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ وَمَا اللَّهُ بِرَبِّدٍ ظُلْمًا

نوح کے حال کی طرح اور عاد اور ثمود کے اور ان کے جہان کے بعد آئے اور اسد بندوں کیسے ظلم نہیں

۳۲ لِلْعِبَادِ ۚ وَيَقُومُ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۚ يَوْمَ تَوَلَّوْنَ مَدْبِرَیْنِ

چاہتا اور میری قوم میں تم پر ایک دوسرے کو کچالنے کا دن آنے کو ڈرتا ہوں جسے وہ جہنم پھیرتے ہوئے کچالیں گے

۳۴ مَا لَكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۚ وَ

تمہیں اسد سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا اور جسے اسد گمراہ ٹھہرائے تو کوئی اسے ہدایت دینے والا نہیں ہو سکتا اور

لَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِمَّا جَاءَكُمْ

یقیناً تمہارے پاس یوسف پہلے دلائل کے ساتھ آیا مگر تم اس کے بارے میں شک میں ہی رہے جو وہ تمہارے

بِهِ ۚ حَتَّىٰ إِذَا أَهْلَكَ قُلُوبُكُمْ لَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِهِ رَسُولًا ۚ كَذَلِكَ

پاس لایا۔ بیان تک کہ جب وہ فوت ہو گیا تو تم نے کہا اسد اس کے بعد کوئی رسول نہیں بھیجے گا اسی طرح

۳۵ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُرْتَابٍ ۚ وَالَّذِينَ يَجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ

اسد اسے گمراہی میں چھوڑتا ہے جو حد سے گزرے والا شک کر لیا ہے ۲۹ جو اسد کی آیتوں کے بارے میں جھگڑتے ہیں

غالب قوم کے لئے اس میں سبق ہے وہ اپنی طاقت کے نشہ میں بہت کچھ کر گزرتے ہیں اور انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا مگر خدا کی سزا

آتی جو تو انہیں کوئی بچاؤ نہیں سکتا +

۲۹ یوم التناد۔ یوم التناد دسی سے نجات کے نزدیک مراد یہ ہے کہ غنیمت والے اہل جنت کو بچاؤ کے گمراہی پر پانی بھاؤ۔

اور تناد کے معنی یہ بھی ہیں کہ ایک دوسرے کو کچلا اور یہ بھی کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ مجلس میں بیٹھے جالسوائی النادی (الافتاد)

مصححین (الافتاد ۲۱) اور ایک دوسرے کو کچلا دھکے لگے ہوتا ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ مجلس میں بیٹھنا مسخرہ کے لئے

پس یوم التناد سے مراد بھی وہی غلاب یا مصیبت کا دن ہے۔ جب مدد کے لئے ایک دوسرے کو کچالنے کی ضرورت ہو اور آگے صاف

ہوتا ہے یوم تولون مدبرین پیچھے پھیر جائے گا دن بھی وہی ہے +

۲۹۰ اشارہ حضرت یوسف کی موت کی طرف ہے۔ اور یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل مصحف حضرت یوسف پر ایمان نہیں لائے بلکہ آپ کے

متعلق شک میں ہی رہے یہاں تک کہ جب حضرت یوسف فوت ہو گئے تو وہ کذب پر پختہ ہو گئے اور ان یبعث اللہ من بعدہ رسولاً

جس حضرت یوسف کی رسالت کی بھی کذب و دودھ دھو کر کسی رسول کی رسالت کی بھی یعنی رسول کوئی ہو ہی نہیں سکتا ہے اسد تمہارے ایسے

یوسف اہل صحیح
ایمان نہیں لائے

بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰهُمْ لِكُرْمَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ يَطْبَعُ

بغیر کسی دلیل کے جو ان کے پاس آتی ہو۔ (یہ) اللہ کے نزدیک اور ان کے نزدیک جو ایمان لائے بڑی بڑی بات کی بات ہر اسی طرح اللہ

اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ قَلْبٍ مُّتَكَيِّرٌ جَبَّارٌ ۝ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهٰمٰنُ اِنِّ ابْنُ لِضُرْحًا ۳۶

ہر متکبر سرکش کے دل پر مڑھاتا ہے اور فرعون نے کہا اے ہامان میرے ایک بند عمارت بنا

لَعَلِّيْ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۝ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطْلَعْنِيْ اِلٰى اِلٰهِ مُوسٰى وَاِنِّ

تاکہ میں فرائض کو پہنچوں دینی، آسمانوں پہ پہنچنے کے ذریعے پھر موسیٰ کے خدا کو دیکھوں اور میں اسے یقیناً

اَلَاظُنُّهُ كَاذِبًا وَّكَذٰلِكَ زُوِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْعًا عَلَيْهِ وَصَّدَّ عَنِ السَّبِيْلِ

جھوٹا سمجھتا ہوں۔ اور اسی طرح فرعون کو اس کا برا عمل اچھا معلوم ہوا اور وہ رستے سے ٹک گیا۔

وَمَا يَكْدُ فِرْعَوْنُ اِلَّا نِيْ تَبٰٓءٍ ۝ وَقَالَ الَّذِيْ اٰمَنَ يَقُوْمُ اَتَّبِعُوْنِ ۳۸

اور فرعون کی تدبیر ہلاک ہی ہوئے والی تھی ۲۹۰ اور جو ایمان لایا تھا اس نے کہا اے میری قوم میری پیروی کرو

۲۹۰
فرعون نے ذکر میں
کفار کو تنبیہ

اِهْدِ كُمْ سَبِيْلَ الرَّشٰدِ ۝ يَقُوْمُ اِنَّا هِدٰهُ الْحَيٰوةَ الدِّنْيَا مَتَاعٌ زُرُوْنَا ۳۹

میں تمہیں بھلائی کا رستہ دکھاتا ہوں اے میری قوم یہ دنیا کی زندگی صرف چند روزہ سامان ہے اور آخرت ہی

اَلْاٰخِرَةُ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۝ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزِيْهِ اِلْمٰثِلٰهٗا ۴۰

نہیر نے کا ٹھہرے جو برا فی کرتا ہو اسے اس کی مثل ہی بہ لہ دیا جاتا ہے۔

وَاِذَا دَاوٰ بِقَوْلِهِمْ لِمَنْ يَّبْعَثُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهِ رَسُوْلًا تَكْذِبُ رَسَالَتَهُ وَّرَسَالَةُ غَيْرِهِ اِىْ لَا دَسُوْلَ فَيُبْعَثُ فَيُهْمُ الشُّكَّ تَبٰٓءُ جَلْدًا

انکذیب رسا، اور بعض اقوال میں ہے کہ یہ یوسف جتوں میں تھا جسے اللہ تعالیٰ نے اہل مصر کی طرف مبعوث کیا تھا اور اس کے مراد صرف یہی ہو

سکتی ہے کہ کوئی غیر اسرائیلی ہی تھا۔

بعض لوگوں نے ان الفاظ سے یہ نتیجہ نکالا کہ فرعون اس بات کا قائل تھا کہ حضرت یوسف پر نبوت ختم ہو گئی ہے یہ قرآن کریم کے

فرعون اور اس کے ختم ہونے

ساتھ منافی کرتا ہے تو یہ باندہ من ذلک وہ فرعون جمہ اللہ تعالیٰ کا بھی قائل نہیں رہا رب العالمین (الشعراء ۲۸-۲۹) اور جو اپنی حدائی

منو اتا ہو ما علمت لکم من اللہ غیری (القصاص ۲۸) اسے توحید کا قائل اور جو کسی کا معتقد نہ ہو ختم نبوت کا قائل تو خدا دنیا مجھ سے

ہوئے دماغ کا کام ہی آخضر مسلم پر ختم نبوت کے انکار نے کہاں تک اس قوم کو پہنچا دیا ہو؟

۲۹۰ ایسی ہی میان القصاص ۲۸ میں گڈ چکے ہیں اسباب السلطوت کے لفظ بڑھلے ہیں اور لہ وہ فرائض ہیں جن

سے آسمان تک پہنچا جاتا ہے یا رستے مراد ہو سکتے ہیں +

۴۷ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ تُدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ وَإِذِ يَنْتَهِجُونَ

اور جس دن (موجودہ) نایم ہوگی، فرعون کے لوگوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو ملا ۲۹ اور جب آگ کے اندر

فِي النَّارِ يَقُولُ الضُّعْفُو الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَاھْلُ انْتُمْ

شکر کرتے ہوئے تو کہو۔ انہیں جو تکبر کرتے تھے کہیں گے ہم تمہارے تابع تھے تو کیا تم ہم سے

مُعْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِّنَ النَّارِ ۖ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا ۝۴۸

آگ کا کچھ حصہ دور کر سکتے ہو جو شکر کرتے کہیں گے ہم سب اس کے اندر ہیں

۴۹ إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ۖ وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لَخُزْنَةٌ جَهَنَّمَ

اللہ نے بندوں کے درمیان فیصلہ کر دیا ہے اور وہ جو آگ میں ہو گئے دوزخ کے چوکیداروں کو کہیں گے

۵۰ ادْعُوا رَبَّكُمْ يَخْشَفُ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ قَالُوا أَوَلَمْ تَكُنْ

اپنے رب کو پکارو رک، وہ ایک دن ہم پر سے کچھ عذاب ہٹا کر دے کہیں گے اور کیا تمہارے پاس

تَأْتِيَكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا بَلَىٰ قَالُوا إِنَّا دَعَوَاهُ وَمَا دُعَاؤُا

تمہارے رسول (ان) کی بات نہیں آتی تھی کہیں گے ہاں کہیں گے پھر تم پکارو اور کافروں کی

الْكُفْرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ

دعا بھی ضائع ہی جائے گی ۲۹۱۳

۲۹۱ اس سے معلوم ہوا کہ عالم پر خ میں بھی کسی دلی گنگ میں عذاب کا ر اور اس لئے ثواب کا بھی احساس کرایا جاتا ہے۔ گو اس کا پورا طور قیامت کے دن ہی ہو گا۔ اس لئے ساتھ ہی فرمایا کہ قیامت کے دن سخت تر عذاب میں داخل کئے جائیں گے اور صحیحین میں ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ایک شخص مر جاتا ہو تو اس کی جگہ دوزخ میں ہو یا بہشت میں صبح اور شام اس کے سامنے لائی جاتی ہے (دعا) اور شریعت میں ایک روایت میں ہے کہ ان کی رو میں صبح اور شام سیاہ پرندوں کے پیٹوں میں آگ پر لائی جاتی ہیں (رج، اس، اور یہ پرندے صورتیں ہیں جو ان کے اعمال کی صورتوں سے تیار ہوتی ہیں) *

۲۹۱ اس آیت کا مطلب تو صرف اس قدر ہے کہ جب عذاب آجائے پھر کافروں کی دعا بے کار ہے۔ روح المعانی میں ہے کہ آیت میں جس دعا کے کفار کا ذکر ہے وہ قیامت کے دن کے متعلق ہے نہ یہ امر کہ کفار کی دعا قبول ہوتی ہے یا نہیں۔ یہ علیحدہ بحث ہے مگر ظاہر ہے اصحاب بیہودہ (المضطر) کے الفاظ عام ہیں اور اس سے بڑھ کر قرآن کریم میں صاف ذکر ہے کہ مشرک جب مصیبت میں ہوتے ہیں جیسے سب سے میں کشتی میں اور طوفان آتا ہے تو وہ خدا کو پکار رہے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ انہیں نجات دیتا ہے اور وہ پھر شرک کرنے لگتے ہیں۔

عالم پر خ میں ثواب اور عذاب

کفار کی دعا

ج

نعت رسول

۱۵ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الشَّهَادَةُ

یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور ان کی جو ایمان لائے دنیا کی زندگی میں مدد کرتے ہیں اور جس دن گواہ کھڑے ہونگے ۲۹۱۴

۱۶ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِيْنَ مَعْنٰ رَتْبُهُمْ وَلَهُمُ الْعَذَابُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ۝ وَلَقَدْ

جس دن ظالموں کو ان کا عذر کچھ فائدہ نہ دے گا اور ان کے لئے عذاب ہے اور ان کے لئے برا گھر ہے اور یقیناً

۱۷ اَتَيْنَا مُوسٰى الْهُدٰى وَاَوْثَقْنٰ بِئْرِ اِسْرٰءِيْلَ الْكِتٰبِ ۝ هُدٰى وَذِكْرٌ

ہم نے موسیٰ کو ہدایت دی اور بنی اسرائیل کو کتاب کا دارث بنایا ہدایت اور نصیحت

۱۸ اِلٰى اَوَّلِ الْاٰبَآءِ فَاَصْدِرْنَا وَعَدَ اللّٰهُ حَقًّا وَاسْتَغْفِرْ لِنَبِكَ وَبِسْمِ مُحَمَّدٍ

عقل والوں کے لئے ہے سو صبر کر کیونکہ اس کا وعدہ سچا ہے اور اپنے معز کیلئے غفلت الگ اور اپنے رب کی حمد کے

۱۹ رَبِّكَ بِالْعَنَسِ ۝ وَالْاَبْكَارِ ۝ اِنَّ الدِّينَ يَجَادِلُوْنَ فِيْ اٰيَةِ اللّٰهِ بَعِيْرٍ

ساتھ شام اور صبح کی ۲۹۱۵ وہ لوگ جو اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں بنبر

۲۰ سُلٰطِيْنَ اَتَمُّهُمْ اِنَّ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اَكْبَرُ مَا هُمْ بِالْغِيَةِ فَاسْتَعِيْنْ

کسی دلیل کے جو ان کے پاس آئی ہو ان کے سینوں میں کچھ نہیں مگر بٹائی (کی خواہش) جو جسے وہ پہنچے وہ نہیں سوائے اس کی پناہ

بِاللّٰهِ اِنَّهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝

چاہے وہی سننے والا دیکھنے والا ہے ۲۹۱۶

اشہاد

رسول اور مؤمنوں
کی نصرت

۲۹۱۴ اشہاد۔ شاہد کی جمع ہے یعنی گواہ اور گواہوں میں فرشتے اور انبیاء اور مؤمن داخل ہیں۔

یہاں نصرت رسولوں کے لئے بلکہ مؤمنوں کے لئے بھی نصرت کا وعدہ ہے اور بالقرینۃ یہ وعدہ ہے کہ دنیا کی زندگی میں بھی نصرت دی جائیگی۔ اور آخرت میں بھی۔ آخرت کی نصرت کا سوال تو پردہ غیب میں کر لیکن دنیا کی زندگی میں نصرت کے لئے پر لوگوں نے اعتراض کئے ہیں مثلاً یہ کہ بعض رسول قتل کئے گئے یا مؤمن قتل ہو جاتے ہیں۔ اس کا جواب یہ دیا گیا کہ ان کے دشمنوں سے بعد میں انتقام لے لیا جائے گا۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ نصرت الہی کا تقاضا یہ ہے کہ جس حق کو رسول لائے جسے باجسے مؤمن پھیلا نا چاہتے ہیں اس مقصد میں نہیں کامیابی ہو۔ سو گواہی حق اپنا کام کر کے شہید ہو جائیں مگر حق غلو نہیں ہوتا اور ضرور ہے کہ آخر کا حق کا غلبہ ہو۔ یہ وہ نصرت ہے جو بڑوں اور مؤمنوں کو ملتی ہے۔ اور مؤمنوں سے مراد وہاں وہی مؤمن ہیں جو رسولوں کے جانشین ان کے کام میں ہوتے ہیں۔

اعتراف کے استغفار
سے مراد

۲۹۱۵ استغفار کے لئے دیکھو ۲۹۱۵ اور ذنب کے لئے عتاب اور یہاں مراد ان تصویروں یا لگوں ہیں جو حفاظت مانگنا ہے جو

انسان سے سرزد ہو سکتے ہیں۔ اس لئے کہ کوئی کبیر صلیم جہود سروں کو لگتا ہوں سے پاک کرتے تھے مگر کہ قرآن کریم کی صراحت سے ثابت ہے خود گناہ کا ارتکاب ذکر کرتے تھے والذی بعث فی الامم رسولاً منهم یتلو علیہم آیاتہ دیناً کبیراً ویعلمہم الکتاب الحکمۃ

۵۷ لَخَلَقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ الْكَبِيرَيْنِ خَلَقَ النَّاسَ لَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

یقیناً آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا لوگوں کے پیدا کرنے سے بڑھ کر ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے

۵۸ وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَلَا الْمُسِيءُ

اور اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں اور نہ وہ جو ایمان لاتے اور اچھے عمل کرتے ہیں اور بدی کرنے والے

۵۹ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝ إِنَّ السَّاعَةَ لَأْتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

بہت کم تم نصیحت حاصل کرتے ہو یقیناً (سعود) گھڑی آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ

۶۰ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَقَالَ لَكُمْ أَذْهَبُ إِنِّي سَأَتَّبِعُ لَكُمْ إِنْ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ

ایمان نہیں لاتے اور تمنا دار بکت ہے مجھے پکارو میں تمہاری بات قبول کروں گا۔ وہ لوگ جو میری عبادت سے

۶۱ عَنْ عِبَادَتِي سَبَدَ خَلُونَ تَعْلَمُونَ ۝ أَخِيرِينَ ۝ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْبَيْتَ

منبر کرتے ہیں ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہو گئے اور وہ ہے جس نے تمہارے لئے مائت بنائی

ع

اللہ تعالیٰ کی قدرت کا

لَتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارُ مُبْصِرٌ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ

تا کہ تم اس میں آرام پاؤ اور دن کو روشن رہنا یا) یقیناً اللہ لوگوں پر نفضل کرنے والا ہے لیکن اکثر

۶۲ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۝ ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

لوگ شکر نہیں کرتے یہ اللہ تمنا دار ہے ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اس کے سولے کوئی معبود نہیں

۶۳ فَإِنِّي تُوفِّكُونَ ۝ كَذَلِكَ يُؤْفِكُ الَّذِينَ كَانُوا بِآيَاتِ اللَّهِ مُخْذِلِينَ

تو تم کس طرح لٹے پھرتے ہو اسی طرح وہ لوگ لٹے پھرتے تھے جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے

۶۴ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُورَكُمْ

اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو ٹھکانے کی جگہ بنایا اور آسمان کو ایک عمارت بنایا اور تمہارے چہرے کو خوبصورت بنایا

(الجمعة - ۲) اور ایسے نطق قرآن کریم میں کئی بار آتے ہیں دیکھو البقرة - ۱۵۱، ۱۳۹ - آل عمران - ۱۳ - التوبة - ۹ - ۱۰۳۔
ایسا ہی متعدد مقامات قرآنی سے عصمت انبیاء بت ہو اس لئے آپ کی صورت میں استغفار کے معنی سوائے اللہ سے طلب خطا کے اور کوئی نہیں ہو سکتے۔

۲۹۱۶ یہاں مستحاضہ سے مراد مخالفین کی شرارتوں سے خدا کی نپاہ میں آنا جو جیسا کہ کچھ عبادتوں لا کر اور بعد میں مسیح اور ہیرا لاکر بتا دیا۔
۲۹۱۷ ظاہر مطلب یہ ہے کہ لوگ جو مخالفت حق کرتے ہیں اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں وہ خدا کے سامنے لاشعیر میں انسان کی جیڑ ہے

۶۵ وَرَزَقْنَاهُ مِنْ طَبَئِثِ ذَلِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ هُوَ

اور تمہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا یہ اللہ تمہارا رب ہے سو اللہ جانوں کا رب بابرکت ہے

۶۶ الْحَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

زندہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں سو فرمانبرداری کو اس کیلئے خاص کرتے ہوئے اسے کا رو سب تعریف کیلئے ہو جہانوں کا رب

۶۷ قُلْ إِنِّي نُهَيْتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَمَّا جَاءَنِي

کو مجھے روکا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جنہیں تم اللہ کے سوا تعبد کرتے ہو جب میرے پاس میرے

۶۸ الْبَيِّنَاتُ مِنْ رَبِّي وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ

رب کی طرف سے کھلی دلائل آگئی ہیں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں جہانوں کے رب کی فرمانبرداری کروں وہاں ہے جس نے تمہیں

مِنْ رَبِّكُمْ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا

مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر دھڑلے سے پھر وہ تمہیں بچہ بنا کر نکالتا ہے پھر تم اپنی جوانی کو

أَشُدُّكُمْ ثُمَّ لَكُمْ تَوَارِثُهَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُتَوَفَّى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا

پہنچتے ہو پھر تم بڑھے ہو جاتے ہو اور تم میں سے کوئی وہاں ہے جسے پہلے وفات دے دی جاتی ہے اور تم ایک مقررہ عرصہ

۶۹ مُسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ فَإِذَا قُضِيَ أَجْرُكُمْ إِنَّا لَنَآ

کو پہنچتے ہو اور تم کو تم عقل سے کام لےنا دے دی ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے پھر وہ ایک مدت کا فیصلہ کرتا ہے کہ تم

۷۰ يَقُولُ لَهُ لَنْ يَكُونَ ۝ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ

معرض ہیں کہتا ہے کہ ہو جائے گا وہ جانتے ہو کیا تو نے ان کی حالت پر غور نہیں کیا جو اس کی آیتوں کے بھٹے میں جھگڑتے ہیں

اس نے آسمان اور زمین پیدا کئے ہیں جن کے سامنے ان کی کچھ حقیقت ہی نہیں۔ اٹلیس لای خلق السموات والارض

بقادر علیٰ ان یخلق مثلام (یعنی ۳۱) ہمارا ہوا العالیہ سے میں مروی ہے کہ اللہ سے مراد جلال اور جو نہ کہ تہی الذی یجدلون

کا ذکر ہے اور جلال سب سے بڑا حق سے جلال کو نہ والا جو اس لئے معنی موزون ہیں۔ اور اس سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ جلال

ایک آدمی کا نام نہیں بلکہ ایک گروہ کا نام ہے +

۷۱ لَتَبْلُغُوا أَمَلًا كَثِيرًا وَتُنْفَخُوا وَتُبْعَدُوا ۝ وَلَتُنْفَخُنَّ مِنْكُمْ فِئَةٌ مُنْجِيَةٌ وَنُفَخُنَّ مِنَ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ ۝

باقی رکھنا ہے تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو +

شیخوخہ - شیخوخہ کی جگہ جس شخص کی عمر زیادہ ہو گئی ہو اسے شیخوخہ کہا جاتا ہے۔ ہذا الجلی شیخوخہ رھود - ۱۰۲

۸۰ فَاَمَّا زَيْنَبُكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ اَوْتَوْفَيْنَكَ وَالْيَسَارُ جَوْشَنٌ وَلَقَدْ

سرگرم تھی بعض وہ باتیں دکھا دیں جن کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں یا تجھے فائز میں ہمارے طرف ہی وہ لوہائے جوشن ۲۹۲۲ اور

اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ نَقْصُرْ

ہم نے تجھ سے پہلے رسول بھیجے ان میں سے وہ ہیں جن کا ہم نے تجھ پر بیان کیا اور ان میں سے وہ ہیں جن کا تجھ پر

عَلَيْكَ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ فَاِذَا جَاءَ أَمْرُ

بیان نہیں کیا اور کسی رسول کے لئے اختیار نہ تھا کہ وہ اللہ کے اذن کے بغیر آئے نہ لائے سوجب اللہ کا حکم آیا

۹۰ اللَّهُ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْبَاطِلُونَ ۚ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ

حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا گیا۔ اور ابطل حق کر نیوالے گھٹائے ہیں ۲۹۲۳ اسودہ جو جس نے تمہارے لئے چار پائے

۸۰ الْأَنْعَامَ لَتَرَكِبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۖ وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ

جائے تاکہ تم ان میں سے بعض پر سوار ہو اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے ہو اور تمہارے لئے ان میں فائدے ہیں۔ اور

لِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا

تا کہ ان پر (چڑھ کر) تم اس حاجت کو پہنچو جو تمہارے سینوں میں ہے اور ان پر

۲۹۲۴ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ سے مراد قتل ہونا اور گرفتاری ہے (س) وعدہ تو ان کے ساتھ عذاب دنیا اور عذاب آخرت دونوں کا

تمہارا ہے بعض الَّذِي نَعِدُهُمْ فرمایا اور اس سے پہلے فاصبران وعدا اللہ حق لکھ کر دیا کہ عذاب دنیا کا جو وعدہ ہے وہ ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ اور اوتو قینک اس لئے بھی فرمایا کہ آپ کے وعدا تو پیچھے بھی پیدا ہونے چلے گئے ہ

۲۹۲۵ یعنی رسولوں کا آنا تو عام ہے جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا وان من امة الا خلا فيها نذیر (ناظر ۲۳-۲۴) اور انکے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ قانون بھی عام ہے کہ سزا کا لانا رسول کے اختیار میں نہیں ہوتا لیکن وہ سزا آتی ضرور ہے۔ اور آخر حق و باطل میں فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور حق غالب آجاتا ہے اور باطل مغلوب ہو جاتا ہے۔

یہاں سے دو باتیں اور معلوم ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ اس سورہ کا نزول اس زمانہ سے تعلق رکھتا ہے جب کچھ رسولوں کا ذکر نبی صلی

اللہ علیہ وسلم ہو چکا ہے اس لئے یہ سب باتیں جو صحر سے شروع ہوتی ہیں کئی زمانہ کے درمیان کی حصہ کی معلوم ہوتی ہیں دوسری بات جو

یہاں سے معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ سوائے ان انبیاء کے جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے اور بھی نبی ہوئے ہیں اور طبری نے حضرت علی سے

عدایت بیان کی ہے کہ ان رسولوں میں سے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت معلوم پر نہیں کیا حبش کا ایک نبی تھا اور ایسے ہی لفظ حضرت

ابن عباس سے مروی ہیں کہ حبش میں اللہ تعالیٰ نے ایک سیاہ رنگ کا نبی مبعوث کیا (دعا) اور صواب رضی اللہ عنہم نے جب ایران کو فتح کیا تو

ایرانچوں کو اپنی کتاب میں داخل کر کے گویا زرتشت کا نبی ہونا تسلیم کر لیا۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ ہم ہندوستان کو نہیں سے خالی مانیں۔ اور چنانچہ

اور کرشن جی کی جو عورت اور عہت کڈواؤں کے دلوں میں ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ بزرگ بھی اپنے زمانہ میں اس ملک

۹
۱۳
جی کی حرکت کا وقت
تسبیح

انہی جن کا ذکر قرآن
میں نہیں

وَعَلَى الْفُلْكِ مَحْمُودٌ ۝ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ تَهَ فَاَيُّ آيَاتِ اللَّهِ تُنْكِرُونَ ۸۱

اور کشمیں پتہ اٹھانے والے جو مہم ۲۹۳۳ اور وہ تیس لپٹے نشان دکھاتا ہے سوئم کن کن اندر کے نشانوں کا اظہار کرے

اَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ

تو کیا وہ زمین میں پلے پھرے نہیں پھر دیکھیں ان کا انجام کیسا ہوا جو

مَنْ قَبْلِهِمْ كَانُوا أَكْثَرُ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَأُنَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا

ان سے پہلے تھے وہ (معدا میں) ان سے زیادہ تھے اور طاقت میں اور زمین میں نشانات کے لحاظ سے مضبوط تر تھے تو

أَغْنَى عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

ان کے کسی کام نہ آیا جو وہ کھاتے تھے پھر جب ان کے پاس ان کے رسول کھلی

بِالْبَيِّنَاتِ فَرَحُوا بِنَاءِ عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا يَدَّعُونَ

دلائل لے کر آئے وہ اسی پر خوش ہو گئے جو ان کے پاس کچھ علم تھا اور ان کو اس (سزا) نے آیا جس پر وہ

يَسْتَهْزِئُونَ ۝

ہنسی کرتے تھے ۲۹۳۵

میں بھی گندے ہیں ہاں یہ بعض اجتہاد ہے +

۲۹۳۲ منافق - نفع دہ چیز ہے جس سے مصلحتیں کی طرف پہنچنے میں مدد حاصل کی جاتی ہے۔ اور جس سے مصلحت کی طرف پہنچا جاتا ہے۔ پس وہ خیر ہے اور مصلحت کی ضد ہے لہذا ہلک نفسی لغوا ولا فہرا (الاعراف - ۱۸۸) لمن تنفعتموہم وادعائکم واولادکم (الممتحنہ - ۳۰) (غ) اور منفعۃ وہ فائدہ ہے جو حاصل کیا جاتا ہے +

نفع

منفعۃ

حاجۃ

حاجۃ کسی چیز کی حاجۃ اس کی ضرورت ہے جس کے ساتھ اس کی محبت ہو حاجۃ ما اوتوا (المختارہ - ۹)

۲۹۳۵ ایک وہ علم اخلاق و روحانیت اور آخرت کا علم ہے جو رسول لاتے ہیں۔ دوسرا وہ علم انسانی اور فطرت فلسفہ اور منطق ہے جو انسان اپنی کوشش سے حاصل کرتا ہے لوگ اس دوسرے علم پر خوش ہو جاتے ہیں۔ اور اول الذکر علم کے حاصل کرنے کی طرف توجہ بھی نہیں کرتے حالانکہ یہ وہ علم ہے جس نے دنیا میں تبدیلی پیدا کی ہے۔ اور انسانوں کو بدی کے جتنے سے چھوڑ کر نیکی اور اخلاق کو کھلے اعلیٰ مقاموں پر پہنچایا ہے مگر علم فطرت انسان کو بدی سے نہیں روک سکتا۔ بلکہ اس سے بدی پر اور جرأت بڑھتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس بات پر ہنسی کی جاتی ہے کہ ایک قوم جو زبردست قوت کی مالک ہے وہ بھی کبھی نیچا دیکھ سکتی ہے۔ لیکن آخروہ سزا اتنی ہرکرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قانون بدی کی سزا کے مستحق ہی ہے کہ جب تک وہ کچھ نیکیوں کے ساتھ مل رہتی ہو سو تو تک کھلے طور پر ظاہر نہیں ہوتی کیونکہ یہ نتائج اس قدر ایک ہوتے ہیں کہ انسان کی آنکھ انہیں دیکھ نہیں سکتی لیکن جب ایک قوم کی کثرت بدکاریوں میں مبتلا ہو جاتی ہے تو وہ نتائج کھلے رنگ میں ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور یہی قوم کی تباہی ہوتی ہے یہی کے نتیجہ کے اسی قانون ستم کا یہاں ہے اور یہ

نہیں کہ علم اور دعا و توبہ کا علم

ہی کہ کھلی سزا تو کی ہو چکی ہو؟

۸۴ فَلَمَّا رَأَوْا بَاسَنَا قَالُوا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحَدَّاهُ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِيْنَ

پھر جب انہوں نے ہماری سزا کو دیکھا کما ہر ایک اللہ پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اس کا انکار کرتے ہیں جو ان کے ساتھ ہم شریک کرتے تھے

۸۵ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَاسَنَا سُنَّتَ اللّٰهُ الَّتِي قَدْ خَلَتْ

پس ان کا ایمان ایسا نہ تھا کہ انہیں نفع دیتا جب انہوں نے ہماری سزا کو دیکھا اللہ کا قانون ہے جو اس کے بندوں میں

فِي عِبَادَةٍ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُوْنَ ۝

چلتا آیا ہے اور یہاں کافر گمراہے میں ہے۔ ۲۹۲۷

ذکر کثرت سے قرآن شریف میں پایا جاتا ہے۔

۲۹۲۷ مطلب یہ ہے کہ ایک وقت تک انسان کو رجوع فائدہ دیتا ہے۔ لیکن جب بدی اس انشا کو پہنچ جائے جس پر سزا لازماً متعین ہو جاتی ہے تو پھر رجوع یا ایمان بھی کوئی فائدہ نہیں دیتا اسی لئے لہذا راوا باسنا کی شرط ہے یعنی جب ہماری سزا آئی ہے تو پھر ایمان سے بھی نفع نہیں ہوتا +

رجوع کب فائدہ دیتا،

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اسم بے انتہا رحم والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

حَمْدٌ تَبْرُكٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ كَتَبْتُ فَصَّلْتُ اِيْتَهُ قَرَأْنَا عَرَبِيًّا ۝

اسد بے انتہا رحم والے، دکن کا انزل کرنا اس کے انتہا رحم والے بار بار رحم کرنے والے کی طرف سے ہے۔ کتب کی تیسیر کو کہ بیان کی تیسیر میں آتی ہے

لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۝ فَاَعْرَضَ اَلْكَرْهُمُ فَمُ لَّيْسَمَعُونَ ۝

ان لوگوں کیلئے جو علم رکھتے ہیں۔ خوشخبری دینے والا اور ڈرنے والا پر ان میں سے بہتوں نے منہ پھیر لیا سو وہ نہیں سنتے

وَقَالُوا اَقْلُوبُنَا فِی الْاَنۡثَةِ مِمَّا تَدْعُوۡنَا اِلَیْهِ وَفِیۡ اٰذَانِنَا وَقُرۡوۡنٌ مِّنۡ بَیۡنِنَا ۝

اور کہتے ہیں ہمارے دل اس بے پرواہی میں جس کی طرف تو ہمیں بلا رہے اور ہمارے کانوں میں جو بھری اور ہمارا دھڑکا رہا ہے

وَبَیِّنَكَ حَجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّا عَمِلُوۡنَ ۝

درمیان پردہ ہے سہل کر ہم بھی عمل کرنے والے ہیں ۲۴

دعوت حق سے ہر ما

الثلة

م

اس سورت کا نام فصلت ہے اور ہم یا حمد السجدۃ بھی اسے کہا جاتا ہے اور اس میں چھ رکوع اور ۴۸ آیات ہیں۔ اسکی ابتدا یہی آیت ہو کہ اب فصلت آیا ہے جہاں سے اس کا نام لیا گیا ہے یعنی اس کی آیات کو بار بار واضح کر کے بیان کیا گیا ہے اور اسکے آخری سے پہلے لکھ میں ہے کہ اگر اس کی آیات میں کچھ بھی اسام رہتا تو کتنے نولہ فصلت آیات تھ اصل فرض یہ ہے کہ اسد تعالیٰ ہوں ہی ان ان پر گرفت نہیں کرتا جب تک کہ اس کی بھلائی اور اس کی بڑائی کی رہیں کھول کھول کر لے نہیں بتا دیتا

خواصہ معنوں

پہلے رکوع میں دعوت حق پر کفار کے اعراض کا ذکر ہے دوسرے میں نانداز ہے جس سے میں بتا رہا ہے کہ وہ بدیاں جن سے بچنے کے لئے یہ پاک کتاب ہدایت فرماتی ہے خود انسان کے جوارح پر اپنا اثر چھوڑتی ہیں۔ جو بالآخر قیامت کے دن ایک کھلی مشادۃ کے رنگ میں ظاہر ہو جائے گا بتایا کہ قرآن کریم کے اثر سے بچنے کے لئے کفار نے کیا راہ اختیار کی ہے اور مومنین کے تسلیم قرآن پر پہلے کا یہ نتیجہ بتا رہا ہے۔ کہ کلمہ اوسمان پر نازل ہو گئے پانچویں میں بتایا کہ دعوت الی القرآن بہترین کام ہے اور قرآن کریم باطل کے اثرات سے محفوظ ہے چھٹے میں نتائج اعمال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کا غلبہ نہ صرف ملک عرب میں ہو گا بلکہ اطراف اکناف عالم میں بھی اس کو غالب کیا جائیگا۔ پچھلی سورت میں مومنوں کی نصرت کا ذکر تھا اس میں بھی مخالفت حق کی ناکامی کو کھول کر بیان کیا اور آخر پر بتایا کہ اسلام کا غلبہ نہ صرف ملک عرب میں ہو گا بلکہ اطراف اکناف عالم میں بھی یقینی ہے

نقش

۱۶۴۷ ہ ان کے اعراض کا نقش ہے مطلب یہ ہے کہ تمہاری ہمت ہماری سمجھ میں نہیں آسکتی جیسا دوسری جگہ ہے یا شعیب لے نفقہ کثیرا اما نقول (ہود ۹۱) یہی نہیں بلکہ وہ بات سنائی بھی نہیں دیتی۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے لئے درمیان ایک

میں زمین کے اندر کی حالت

۶ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُمُ إِلَهُ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ

کو میں صرف مشابہ ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے سراسر کی طرف سید راہ پر گھر رہو

۷ وَاسْتَغْفِرُوا لَهُمْ وَلَوْ وَبِيلٌ لِلشَّارِكِينَ ۝ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ

اور اس کی حفاظت مانگو اور مشرکوں کے لئے انہوں سے ہے جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور وہ

۸ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ

آخرت کے بھی ملے گا میں جو لوگ ایمان لائے اور اچے عمل کرتے ہیں ان کے لئے جہنم ہونے والا

۹

مَنْوَن ۝ قُلْ إِنَّمَا تَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَ

اچھے ۹۲۹ کو کیا تم اس کا کفر کرتے ہو جس نے زمین کو دو دنوں میں پیدا کیا اور

۱۰ تَتَحَكَّوْنَ لَهُ ۚ إِنَّكَ دَاذِلِك رَّبُّ الْعَالَمِينَ ۝ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِي مِّنْ فَوْقِهَا

اس کے لئے ہلکتے ہو یہ جانو کہ سب ہے اور اس کے اندر اس کی سطح کے اوپر پائوٹا

وَبَرَكَّ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَوَاقِنَهَا ۚ إِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدٌ ۝

اور اس میں برکت دی اور اس کی خوراکیوں کا اس میں اندازہ کیا ہے چاروں میں دیکھا۔ ساتوں کے لئے برابر ہے ۹۳۰

جہاں ہے یہ سب ان کے اعراض کی تفسیر ہے کہ کس حد تک وہ دعوت حق کی طرف سے منہ پھرنے لگے۔

۹۲۹ ممنون۔ من کے لئے و بیکوٹ اور غیر ممنون کے معنی فیکو معدود کے معنی جو انہیں جاسکتا ہے غیر صاحب

اور بعض نے اس کے معنی غیر موقوف و لا متقویٰ کے معنی میں قطع ہونے والا ذکر کیا گیا اور اسکی ممنون موت کو کہا جاتا ہے کیونکہ وہ مرد کو کھٹاتی اور مرد کو قطع کرتی ہے۔ (ص)

اسلام نے اعمال صالحہ کا اجر غیر منقطع فرمایا ہے۔ برخلاف بعض مذاہب کے جو کہتے ہیں کہ اعمال صالحہ کا اجر محدود ہے اہل

نفاق یا خیال ہے جو نہایت کم عارضی فائدے کے لئے کچھ بدیوں کو دھکیلا دیتے ہیں یہ عقیدہ بھی اللہ تعالیٰ کی صفات میں نقص لازم کرتا ہے

کیونکہ نیک انسان کے اعمال صالحہ کو منقطع ہو جانے کی موت کی وجہ سے وہ اس کے اپنے اختیار کی بات نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ لمے

ہاتھوں سے لوگوں کو زندہ رکھتا۔ تو وہ اسی طرح نیکوں پر قائم رہتا۔ بلکہ پھر فائدہ مارتی کرتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے اجر غیر محدود عطا فرمایا

سے اور یہی حق ہے عارضی نہایت کم مسند اللہ تعالیٰ کی طرف سخت بھل منسوب کرتا ہے +

۹۳۰ زمین اور آسمان اور ہر چیز جن دونوں میں اچھے مراتب ملے کر کے پیدا ہوئی۔ دیکھو ۹۳۱ مفسر نے عوامیایاں یہ غلطی

کھائی ہے کہ ادبۃ ایام یا چاروں میں پہلے دو دن کھال کھتا ہے اور پھر آیت ۱۲ کے دو دن ملا کر کل چھ دن بناتے ہیں گویا چاروں دن میں

زمین بنی اور دو دن میں آسمان کا حال کہ اگر ادبۃ ایام پہلے دو دن کھال کر کے ہوتا تو آیت ۱۲ میں یومین کی جگہ مستقلاً ایام ہوتا

چاہئے تھا اور اس تقسیم کی کہ چاروں دن میں زمین بنی اور دو دن میں آسمان کوئی سند نہیں بلکہ یہاں وہ بات بیان کی ہے جو آج سے تیرہ

زمین کا تدریج طور پر بننا اور چھ مرتبہ

ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ

پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں ہے سہا سے اور زمین کو کہا آ جاؤ خوشی سے یا

كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ ۝ فَفَضَّلْنَهُنَّ سَبْعَ سُمُوتٍ لِّیُؤْمِنَنَّ وَأَوْحَىٰ

ناخوشی سے انہوں نے کہا ہم دونوں خوشی سے حاضر ہوئے ہیں ۷ سو انہیں سات آسمانوں میں دینا اور ہر آسمان میں

فِي كُلِّ سَّمَاءٍ أَمْرَهُمَا وَزَيْنَا السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحٍ وَوَضَعْنَا

اس کا امر وحی کیا اور ہم نے دنیا کے آسمان کو ستاروں سے زینت دی اور بڑی حفاظت سے

ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝

(اسے محفوظ کیا) ، غالب علم والے کا اندازہ ہے ۲۹۳۱

سوال پیش کر کے ہم میں بھی نہ آتی تھی۔ اول زمین کا دو وقتوں میں بنا لے۔ یعنی خود اس زمین پر دو عانی آئیں۔ جہاں تک آج ہمارے
پہنچا ہے۔ وہ بھی یہی ہے کہ پہلے بعض ایک تاریکھا اچھا کرستہ آجستہ ٹھنڈا ہو کر آئے اور پھر ایک سطح بنی ان دو حالتوں کے بعد تیسری حالت
جس کا بیان کیا ہماروں کا منسلک ہے۔ اور یہ بھی تازہ علمی تحقیقات کے عین مطابق ہے۔ یعنی جب اوپر کی سطح موٹی ہوئی تو پھر نازل ہو
سے اصل سطح کے اوپر ہار بنے اور یہ پھاڑو دریاؤں اور بارشوں کا موجب بنے اسی کی طرف بارش دیا میں اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ اور قدر فیہا
اقترا تھیں نباتات حیوانات اور خود انسان کی پیدائش کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ قوت وہ ہے جس سے جلی انسان قائم رہتا ہے۔ اور یہ کل
چار حالتیں بنتی ہیں۔ اور سوال لکھا تین میں یا تو سوال زمین وغیرہ کے پیدا کرنے کے متعلق ہے۔ یعنی یہ جواب سب کے لئے برابر ہے۔ اور
یا سوال سے مراد رزق کا طلب کرنا ہے۔ جس کی کسی کو حاجت ہو یعنی وہ اقوات جو اس کے لئے زمین میں رکھے ہیں انہیں کوئی طلب کرے والا
ہو۔ سب کو ہا بڑھتا ہے ابن جریر نے دونوں معنی قبول کئے ہیں +

۲۹۳۲ دُخَانٌ وہ جس کو کھینچیں اور یہاں مراد ہے کہ وہ دُخَان کی مثل ہے یعنی اس میں کوئی پکڑ کھینچنے کی طاقت نہیں اور مطلب ہے کہ وہ کوئی
شخص چیز نہیں اور یہی ہے ہُذْنٌ نَّمْلٌ عَلٰی دُخْنٍ یعنی لسی مے جس کے نیچے فساد ہو رہا ہے اور یہ آخری زمانہ میں ایک جنگ عظیم کے
متعلق پیشگوئی ہے کہ اس کے بعد ایسی مہم ہوگی جس کے نیچے فساد ہوگا اور اقوام کے دل باجمعت کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ یہ نقشہ
آج ہماری آنکھوں کے سامنے کھینچا ہوا موجود ہے۔

طوعاً او کرہاً اور کچھ علقہ ابن میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی تاثیر کے لئے اور ان کے اس سے رکنے کے محال ہونے کے لئے
ایک مثال ہے اثبات طوع او کرہاً ملو نہیں اور ان کا یہ کہنا کہ ایتنا طاعتیں بھی ایک مثال ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ان میں کامل طور
پر مؤثر ہے (رسا)

۲۹۳۱ اوحیٰ فی کل سماء امروها۔ یا تو جن کی طرف وہی لگی تھی اس کا ذکر نہیں اور یہ وحی خود آسمانوں کی طرف ہوئی۔ اور یہ اس کے نزدیک
تفسیر ہے۔ جو آسمان کو زندہ نہیں ماننا اور اس کے نزدیک خلق ہے جو اسے زندہ ماننا ہے۔ (غ) مگر اصل یہ ہے کہ ہر ایک چیز کی وحی اس کی حالت
کے مطابق ہے جانداروں میں بھی خود کی کھلی وحی نطق نہیں اور یہاں الفاظ عام ہیں۔ ہر ایک سماء کے متعلق جو کوئی امروہہ اس میں وحی کیا
یعنی اس امر کا اس میں نفاذ کیا +

دُخَان

طوعاً او کرہاً

آسمان کی طرف

۱۳ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنْذَرْتُكُمْ صِيعَةً مِثْلَ صِيعَةِ عَادٍ وَتَمُودَ إِذْ

سوا کہ ہند پھرتے ہیں تو کہہ دے میں نہیں عا د اور ثمود کے عذاب جیسے عذاب سے ڈراتا ہوں ۱۹۳۷ جب

جَاءَهُمُ الرُّسُلُ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۚ

رسول ان کے پاس انکے آگے اور اُن کے پیچھے سے آئے کہ سوائے اللہ کے کسی کی عبادت نہ کرو

آسمانوں کے دودن
میں جتنے سے مراد

یہاں سات آسمانوں کے اسی طرح دودن میں بنائے گا ذکر ہے جس طرح زمین کے دودن میں بنائے گا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سات آسمانوں سے مراد نظامِ شمسی کے سات بڑے سارے ہیں جو اوپر نظر آنے کے لحاظ سے آسمان کہلاتے ہیں۔ مگر جس طرح وہاں پہاڑ بنائے اور سامانِ خوراک وغیرہ زمین میں پیدا کرنے کا ذکر تھا یہاں وہ ذکر نہیں بلکہ صرف اس قدر فرمایا کہ ہر آسمان میں اس کا امر وحی کیا یعنی ہر ایک میں وہ کچھ پیدا کیا جس کے لئے اس میں استعداد تھی اور جس کا تقاضا حکمت الہی نے کیا اور یا مبہم سموات سے مراد باقی کل مخلوق ہے اور بتایا یہ ہے کہ زمین کی طرح ہی دوحااتوں میں سے گذر کر ہر ایک جسم سمادی بنائے۔ اور حفظاً افضل مجدّد کا مفعول مطلق ہے حفظاً نہا حفظاً ۱۰ اور میری شہادت ہے کہ آسمان شایعین سے محفوظ ہیں۔ اور کسی شیطان کا وہاں تک دخل نہیں اور یہ جو معسرت بنے لکھا ہے کہ پہلے شایعین کا دخل سارے آسمانوں پر تھا اور حضرت عیسیٰ کے وقت میں چلتے آسمان تک رہ گیا۔ اور آنحضرت معلّم کے وقت میں وہ بھی لگ گیا۔ تو یہ صحیح نہیں ہو سکتا کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب آسمان کو بنا یا تو اسے محفوظ بھی کیا۔ ہاں اگر اس کے یہ معنی کہ جہاں کہ آنحضرت معلّم کی قدرت قدسی نے جس قدر شایعین کا تصرف انہوں نے سے دور کیا اور کسی نبی کو وہ میر نہیں آیا تو یہ صحیح ہے +

آسمانوں کا شایعین
سے محفوظ ہونا

یہاں زمین اور آسمان کے بنائے کسی ترتیب کا ذکر نہیں بلکہ صرف دودنوں کے بنائے کا ذکر ہے۔ ترتیب کے متعلق دوسری جگہ فرماتا ہے والامرھن بعد ذلک وحیاً (الانقرضت ۹۹) - معسرت بنے ان الفاظ کی تومیر یوں کرنی چاہی ہے کہ زمین کو پیدا تو پہلے کیا مگر وحیاً سے مراد اس میں پہاڑوں وغیرہ کو بنانا ہے مگر پہاڑوں کا بنانا بھی آسمان کے بننے سے پہلے نہ کہ اس کے بعد لے لے بھیجی ہے کہ یہ الفاظ بطور اہل حکم کے ہیں اور یہی بات قطعی ہے کہ زمین بعد میں بنی +

عبد کا پیغام کو گرفتار
کا چرخاب

۱۹۳۷ ابن ہشام کی ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت مزہد ایمان لائے اور مسلمانوں کی تعداد بڑھتی گئی اور وہ بہت ہو گئے تو ایک دن عبد بن ربیع نے جو سردارانِ قوم سے تھا قریش سے کہا کہ تم کو تو میں محمد رسول اللہ معلّم کے پاس جاؤں اور کچھ باتیں ان کے پیش کروں کہ وہ اس کام سے رک جائیں چنانچہ منہ جب آپ اکیلے خانہ کعبہ میں بیٹھے تھے آپ کے پاس گیا اور کہا کہ اگر آپ کا ارادہ اس کام سے مالِ جہنم کرنے کا ہو تو ہم اس قدر مال جمع کر کے آپ کو دے سکتے ہیں کہ آپ ہم سب سے زیادہ مالدار ہوں اور اگر بزرگی چاہتے ہیں تو ہم آپ کو اپنا سردار بنالیتے ہیں کوئی امر بغیر آپ کے مشورہ نہ کریں گے۔ اور اگر بادشاہت چاہتے ہیں تو ہم آپ کا پناہ بادشاہ بنالیتے ہیں۔ اور اگر آپ کو کوئی بیماری ہے تو ہم آپ کے علاج پر رضادوبیر ضرورت ہو مرت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جب عبد ابنا کہ چکا تو آپ نے یہی صحتِ حمّ قبول من اللہ من اللہیم پر معنی شروع کی یہاں تک کہ آپ سجدہ پر پڑے تو آپ نے سجدہ کیا اور ایک دعایت میں ہے کہ اس آیت تک اذکر اللہ صلیعۃ مثل صلیعۃ عاد و ثمود دینے تب عبد اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور اس کا چہرہ متغیر ہوا ہوا تھا اور اس نے کہا میں نے وہ بات سنی ہے جو دشمنوں نے مجھ سے نہ کہنا تھا ہے پس اسے معشر قریش تم ان کو اپنے کام سے نہ روکو اور مخالفت نہ کرو۔ اگر وہ عزت پائیں تو اس میں تمہاری عزت ہوگی تب سب لوگ بولے اے ابوالدینہ تم پر بھی آپ کا ماحول کیا ہے +

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کتنے کتنے محنت دل لگوئی بھی قرآنِ شریف کے بغیر نہ تھا۔ لیکن قویٰ نصیب غالب آجاتا اور ہر مخالفت شروع

کرنی نہ

قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَأَنْزَلَ مَلَائِكَةً فَإِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ۝ فَأَمَّا عَادُ ۱۵

انہوں نے کہا اگر ہمارا چاہتا تو فرشتوں کو اتارنا سوچ کر دے کر بھیجا گیا ہے ہم اس سے انکاری ہیں ۲۹۳۲ء سعاد نے تو

فَأَسْتَكَبرُوا فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً وَأَوَّلَمْ يَرَوْا

زمین میں ناحق تکبر کیا اور کہنے لگے کون طاقت میں ہے ہم سے زیادہ مضبوط کیا انہوں نے غور کیا

أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَحْدِثُونَ

کہ اس خدا جس نے انہیں پیدا کیا طاقت میں ان سے زیادہ مضبوط ہے۔ اور وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ بَحَارًا صَرَصًا فِي أَيَّامٍ مَحْصَاتٍ لِّئَلَّيْقَهُمْ عَذَابُ الْآخِرَةِ ۱۶

سہم نے ان پر سموس دلوں میں تندہا چلائی تاکہ انہیں دنیا کی زندگی میں

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ وَهُمْ لَا يُنصَرُونَ ۝

رسوائی کا عذاب چکھائیں۔ اور آخرت کا عذاب زیادہ رسوا کرنے والا ہو اور انہیں مرد نہیں دی جائیگی ۲۹۳۳ء

وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ فَأَخَذَتْهُمُ صُورَةُ ۱۷

اور یہ ثمود تو ہم نے انہیں رستہ دکھایا۔ پھر انہوں نے انھما لینے کو ہدایت پر ترجیح دی سو ذلت کے عذاب کی ہولناک

الْعَذَابِ الْهُونِ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ وَجِئْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا ۱۸

آواز سے انہیں آیا اس کی وجہ سے جو وہ کہتے تھے اور ہم نے انہیں نجات دی جو ایمان لاتے اور تقویٰ

يَتَّقُونَ ۝ وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَمِنْهُمْ مُوزَعُونَ ۱۹

کرتے تھے۔ اور جس دن اللہ کے دشمن آگ کی طرف چلائے جائیں گے پس وہ روک دیئے جائیں گے

ع

ہری کی شہادت انسان کے اپنے قصاصات کی بنا پر

۲۹۳۲ء میں بین ایدیم ومن خلفہم آگے اور پیچھے سے مراد ہر طرف سے آگ ہے۔ اور مائیں بلور نشیل وسیعہ صحت پہ ہے یعنی ہر

طرح سے بکھایا۔

۲۹۳۳ء غصات۔ تجتہ کی جمع ہے رہا اور غصہ منہ مستعد ہے فی یوم غصہ مستقر والغصہ ۱۹، اور غصہ اس شعلے کے ہیں جن میں

غصہ غصہ

میں دھواں نہ ہو۔ رسول علیہما شواظ من نادر غصہ ۱۰ (۳۵) اور یہ تانبے سے مطابقت کی وجہ سے کہ باہر ہے کہ ہر غصہ تانبے کو کھٹے

ہیں رخ، اور غصہ کا قول ہے کہ غصہ یاں وہاں ہیں دھواں ہے اور انہی کہتے ہیں سب معنی کا قول ہے۔ دل، اور اصل غصہ ہے کہ بغضِ سرخ

سموس دن سے مراد

ہر کھٹے کی طرح ہوتا ہے اس کے طور پر باغی کے لئے بطور مثال ہو گیا ہے۔ اور بعض نے ایام غصات کے معنی سخت سوز والے دن کہتے ہیں رخ ہلور کا

دھن سے مراد ان کی بغض کی وجہ سے دن میں، اور ایک ہی دن کو گھٹ گھٹوں کی طرف منسوب کر کے کسی میں کہا جاتا ہے اور سعدی (ص)

٢٠ حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

یہاں تک کہ جب اس پتا پہنچیں گے ان کے کان اور اُن کی آنکھیں اور ان کے مہر اُنکے خلاف اس کی گواہی دیگئے جو وہ کرتے تھے ۱۹۳۷ء

٢١ وَقَالُوا لَجُودُهُمْ لَمْ يَشْهَدْ تَمَّ عَلَيْنَا وَقَالُوا أَنْظِنَا اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ

اور وہ اپنے جسموں سے کہیں گے تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی کہیں گے اللہ نے ہمیں بولنے کی قوت دی جس نے ہر چیز کو بولنے کی

شَيْءٌ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أُولَٰئِكَ تُرْجَعُونَ ۝ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرْشِدُونَ ۚ

قوت دی اور اس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا اور اسی کی طرف تم لوٹتے جاؤ گے اور تم اس سے نہ چھپتے تھے کہ تمہارے

يَشْهَدُ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ

کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاے جسم تمہاے خلاف گواہی دیں گے لیکن تم نے خیال کیا کہ اللہ بہت سی

٢٣ لَا يَعْلَمُ كَثِيرٌ إِمَّا تَعْمَلُونَ ۝ وَذَلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرَأَيْتُمْ

وہ باتیں سنیں جانا جو تم کرتے ہو ۲۹۳۶ اور اسی نہایت ظن (فاسد) نے جو تم نے اپنے رب کے متعلق خیال کیا تمہیں ہلاک کیا

٢٧ فَأَصْحَابُكُمْ مِنَ الْخَيْرِ ۖ إِنْ يَصْبِرُوا ۖ وَإِلَّا يَلَاؤُكُمْ تَوَلَّىٰ لَهُمْ ۖ وَإِنْ يَسْعَوْا

سو تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گئے۔ سو اگر وہ مہر کریں تو آگ ان کا ٹھکانا ہے اور اگر وہ نارنگی

۲۵ فَمَا هُمْ مِنَ الْعَائِلِينَ ۝ وَقَضَاهُمْ قَرْنًا فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَا

دور کرنا چاہیں تو انہیں موت نہ دیا جائیگا اور ہم نے ان کے لئے ناسحق مقرر رکھے ہیں سو وہ انہیں جو کچھ ان کے آگے

يَنْ أَيْدِيَهُمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

اور ان کے پیچھے ہے اچھا کر کے دکھاتے ہیں

۲۹۳۵ جلود کے ظاہر معنی چڑنے ہی ہیں مگر بعض نے یہاں مراد جو اسرح یعنی اعضائے نہیں اور بعض نے فزج سے کہا یہ لیا ہے (اس) مگر

۱۶۔ اس سے مراد بعض وقت بدن بھی لیا جاتا ہے۔ اور یہاں ہی وسیع معنی میں کان اور آنکھ کا ذکر علیحدہ اس لئے کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص

نعمت تمی وجعل لكم السمع والابصار والافئدة (المحل ۱۳)۔ اور اگلی آیت میں ان کو لفظ جلود میں شامل کر لیا ہے۔ اور وہاں

انفلق سے مراد دلائل ہے، دیکھو ۲۲:۵۷ یعنی ان اعضا کی حالت خود بتلے گی کہ انسان نے کیا کیا کیا تھا۔ اور گویہ شہادت طے طور پر قیامت ہی کا اہتمام پر

میں ادا ہوئی۔ لیکن دہی کا اثر ان سارے جواہر پر یہاں بھی پڑتا ہے۔ اُن وہ یہاں اکثر حالات میں عام نعروں سے محفل رہتا ہے اور جب دہی قدر

زیادہ متقی کر جاتی ہے تو وہ اثر یہاں بھی ظاہر ہو جاتا ہے۔

علاء ۲۹ نستتوں - ستر، لٹکا اور استیثار کے معنی میں چھپنا اور مستور چھپا گیا۔ جی ابا مستور (ربیع الاول ۱۵۸۰ھ) استیثار مستور

وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أَمِّ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنَّهُمْ كَانُوا

اور حق بات ان پر پوری ہو گئی ان تو میں (درجہ پہلے ہوئے) جو جنوں اور انسانوں سے آگے پہلے گزر چکے ہیں کہ وہ نقصان اٹھا

خَسِرِينَ ۚ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوَافِیۡہِ ۚ

۲۶ واسطے ہوئے ۲۹۳۸ اور جو کافر ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو مت سنو اور اس میں شور ڈالو

لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ ۝ فَلَنَذِقَنَّ الَّذِينَ يَنْ كَفَرُوا وَعَذَابًا أَلِيمًا ۚ

۲۷ شاید تم غائب آ جاؤ ۲۹۳۸ سو ہم انہیں جو کافر ہیں ضرور سخت عذاب کا سزا دکھائیں گے اور یقیناً تمہیں

أَسْأَلُ الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ

۲۸ بہت بری باتوں کا بدلہ دیں گے جو وہ کرتے تھے یہ اس کے دشمنوں کی سزا ہے (یعنی) آگ انہیں دے

فِيهَا ذُرَارُ الْخُلْدِ ۚ جَزَاءُ بِمَا كَانُوا يَأْتُونَ مُخْلِذُونَ ۝

اس میں ہیں بے گھر ہوئے۔ (یہ) اسکی سزا ہے، جو وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے

اور جس چیز سے چھپتے تھے وہ ان کے جوارح ہیں یعنی اپنے جوارح سے تم اس لئے نہ چھپتے تھے کہ اس وقت تمہیں یہ خیال بھی نہ تھا کہ یہی چیزیں تم پر گرا ہی دیں گی۔ اور یہ مطلب یہ ہے کہ تم اپنے جوارح سے چھپ نہ سکتے تھے +

۲۹۳۸ یعنی خدا۔ دوسری جگہ ہے ومن یعش عن ذکر الرحمن ففیض لہ شیطانا لا الہ الاہ الاہ ۲۹۳۷ اور فیض اللہ کے کا کھلنا۔ اور مطلب یہ ہے کہ قرآن یا شیطان اس پر ایسا غالب ہو جائے کہ جیسے اللہ پہ چھلکا (دغ) اور فیض اللہ لہ قرآن کے معنی ہیں کہ لئے تیار کر دیا یا فیض بنا دیا ایسے طور سے کہ اسے گمان بھی نہ تھا اور جہاں نے قرآن کریم میں دونوں جگہ سننے کے ہیں کہ ہم اس کے لئے شیطان یا قرآن کو ایک سبب بناتے ہیں اور یہ بطور جزا ہے (د) قرآن قرآن کی وجہ سے دیکھو ۲۹۳۸

۲۹۳۸ اللہ تعالیٰ کا شیطانوں کو مفرور کرنا یا اسلحہ کرنا محض انکے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی انسان پر شیطان کو بطور تائبہ اسلحہ نہیں کیا اور اس کا نالی علیکم من سلطان (۱۱) براہ گھبر (۲۲) لیکن جب انسان شیطان کے ساتھ تعلق پیدا کرتا اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ پھر یہی اسے جس مثلتی ہے۔ تو اس وقت حقیقت شیطان کا ہمارا تسلط ان پر ہو جاتا کہ وہ ولیم الیوم والضحیٰ (۱۶۳۸) اسی حالت کا یہاں ذکر ہے۔ جب اعراس میں حدت گزر گئے کسی نیک بات کی طرف کان نہ دھرا رہی سے محبت اور پیار ہو گیا تو شیطان کے قبضہ میں آگئے اور پھر ان سے شیطان فی خیالات گہی اٹھا رہتا ہے۔

۲۹۳۸ الغوا۔ لگاؤ آواز کر کے ہیں اور الغوافیہ کے معنی بیان کے ہیں۔ الغوافیہ یعنی اس میں توند ڈالو اور باتیں کرنے لگ جاؤ اور یہ پیش ہے من قال یوم الجمعة والامام یخطب لصاحبه صہ فقد لئنا من جس سے عہد کے دن جب امام خطبہ پڑھا ہو اسے ساتھی کو کہنا چاہیے اس نے بھی بات کی اور اس کے معنی یہ ہیں کہ گئے ہیں کہ وہ جمعہ ماہ سے ہٹ گیا (د)۔

قرآن کریم کا اگر جو حکم تلو بہت ہوتا تھا۔ بھی منہ جیسے دشمن کا ذکر ہو چکا حضرت ابوبکر کا واقعہ بھی اکا طبع کا ہے۔ کہ آپ اپنے ہجر کے صحن میں بلند آواز سے قرآن شریف پڑھتے تھے تو کفار نے یہ کہہ کر روک دیا کہ ہماری عورتوں اور بچوں پر اس کا اثر ہوتا ہے اس لئے ان کو گونج

۱۸

کفار نے قرآن کو
راہیں کر کے کی توجہ
اور عورتیں بچوں
کا اثر

فیض

اللہ تعالیٰ کا شیطان
انسان پر مفرور کرنا

لغوا

قرآن کریم کے حکم کو
نہانے کی خاطر

۳۹ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرَنَا الَّذِينَ اضَلَّسْنَا مِنَ الْجَنِّ وَالْإِنسِ فَجَعَلْنَاهَا

اور جو کافر ہیں وہ کہیں گے اے ہمارے رب وہ جنہوں نے جنوں اور انسانوں میں سے ہمیں گمراہ کیا تھا ہمیں دکھا ہم نہیں

۴۰ نَحْتَأْقِلُ أَقْدَامَنَا لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ

اپنے پاؤں کے نیچے ڈالیں تاکہ وہ سب سے نیچے رہنے والوں میں سے ہوں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر

اِسْتَقَامُوا اتَّخَذَ عَلَيْهِمُ الْمَلِكَةُ الْأَنخَاوُأَ وَلَا تَخْرُؤُوا وَابْشِرُوا بِالْجَنَّةِ

میدھی راہ پر گئے تب ہی ان پر فرشتے اترے ہیں کہ تم نہ ڈرو اور نہ غمیں ہو اور اس جنت کی خوشخبری لو

۴۱ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ خُنْ أُولَئِكَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۝

جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ۲۹۳۹ ہم دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں تمہارے دلی ہیں

۴۲ وَلَكُمْ فِيهَا مَا نَشْتَقِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا لَدَّعُونَ ۝ تَزُولُ مِنْ غَوْرٍ

اور تمہارے لئے اس میں (وہ سب کچھ) جو تمہارے دل چاہیں اللہ تمہارے لئے اس میں (وہ سب کچھ) جو تمہارے دل چاہے اور تمہارے لئے اس میں (وہ سب کچھ) جو تمہارے دل چاہے

۴۳ رَجِيمٍ ۝ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنِّي مِنَ

(اللہ کی طرف سے ہے) اور بات میں اس شخص سے بہتر کون ہے جو اللہ کی طرف بلاتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے اور کہتا ہے میں خدا پرست ہوں اور

۴۴ الْمُسْلِمِينَ ۝ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۝ إِنْ دَفَعْنَا بِكَ إِلَىٰ هِيَ أَحْسَنُ

میں سے ہیں اللہ کی نیکی اور بدی برابر نہیں ایسی ہی اس طرح سے دور کر جنت اچھا ہے

فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۝

تو دیکھو کہ وہ شخص کہ تمہیں اور اس میں دشمنی ہے گویا کہ وہ گرم جوش دوست ہے

یہ علاج سوچا کہ جب بلند آواز سے قرآن مجید پڑھا جائے تو دوسرے لوگ شروع کر لیں یا بیٹیاں اور تالیاں بجانے لگیں یا اور سپردہ وادھوں میں لگ جائیں جن سب کی غرض شریعت پر اکتفا کرنا کوئی شخص قرآن کو سن سکے اسے وہ اپنے غلبہ کا ذریعہ سمجھتے تھے +

۲۹۳۹ اس آیت کے معنی ہیں اقوال مختلفہ میں اول استقامۃ کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ ان کی موت توحید پر جو دوسرا یہ کہ وہ پھر شرک کی طرف نہ لوٹیں تیسرا کہ اللہ تعالیٰ کی طاقت بہا استقامت اختیار کریں یہی معنی حضرت عمرؓ نے پڑھ کر رکھے اور استقامۃ کے اصل معنی بھی یہی ہیں کہ ایک انسان سپردی راہ پر لگا رہے۔ دیکھو ۲۹۴۰ گویا قالوا ربنا اللہ میں توحید قبولی اور استقامت میں علی توحید ہے کہ یہ کہ استقامت فعل کو چاہتی ہے۔ دوسرا اختلاف نزول ملائکہ کے متعلق ہے بعض نے کہا موت کے وقت نزول ملائکہ اور بعض نے آخرت میں نزول ملائکہ ہے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اس دنیا میں ملائکہ کا نام اور ہے گویا ان کا نزول بعد الممات ہے (دس) اور قرآن کہیم آی آخری قول کی تائید کرتا

۱۹

باضل سے قرآن کریم کا محفوظ ہونا

استقامت سے مراد

مومنوں پر ملائکہ کا نزول

وَمَا يُلْقِيهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلْقِيهَا إِلَّا ذُو خِطِّ عَظِيمٍ ۝ وَأَمَّا إِنَّا فَنَدْعُكَ ۝

اور اس کی توفیق نہیں ہوتی مگر انہی کو جو صبر کرنے میں اور اس کی توفیق نہیں ملتی مگر انہی کو جو بڑے نصیب والے ہیں ۲۹۱۳ اور اگر شیطا

مِنَ الشَّيْطَانِ نَزَعٌ فَاَسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ وَمِنْ آيَاتِهِ الْبَيْتُ

کی طرف سے تجھے بری بات پہنچے تو اس کی پناہ مانگ دو سننے والا جلنے والا ہے ۲۹۱۴ اور اس کی نشان دہی میں سے

وَالنَّهَارُ وَاللَّيْلُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ

اور دن اور رات سورج اور چاند نہیں۔ سورج کو سجدہ نہ کرو اور نہ چاند کو اور اس کو سجدہ کرو

الَّذِي خَلَقَهُمْ إِنْ كُنْتُمْ آيَاةُ تَعْبُدُونَ ۝ فَإِنْ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ

جس نے انہیں پیدا کیا اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو پس اگر وہ تکبر کریں تو وہ جو

عِنْدَ رَبِّكَ يَسْجُدُونَ لَهُ بِالْيَمِينِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْتَمْنُونَ ۝

تیرے رب کے پاس میں رات کو اور دن کو اس کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ ٹھکتے نہیں ۲۹۱۵

السجدة

ہے اہل اس نے خوف و حزن کا وقت یہ دنیا ہی پر دوسرا اس نے کمالی آیت میں ہے عن اولیاء ذکر فی الحیوة الدنیا اس کا فائدہ یہی ہے کہ اس زندگی میں انہیں یہ تسکین دی جائے اگر وقت پر کوئی تسکین نہیں دی گئی اور موت کے وقت یا آخرت میں یہ کیا تو اس کا فائدہ کچھ نہیں۔ علاوہ ازیں اوپر آچکا ہے۔ انا لمنصر و سلنا والذین امنوا فی الحیوة الدنیا (المومن: ۱۵۱) اور یہ نزول ملا کہ کبھی وضعت انہی نصرت کے ساتھ میں سے ایک سال میں اور موت سلم کی اس پر شہادت فعلی رنگ میں موجود ہے کہ اولیاء اس پر نزول ملا کہ ہوتا ہے۔ وقد قدنا لئن اجمعنا من الناس یقولون یتنزل الملائكة علی المتقین فی کثیر من الاحادیث (سہ) اور پہلے حصہ رکوع میں کھار کے اثر قوت کو باطل کرنے کا ذکر کیا۔ یہاں بتایا کہ وہ اثر ایسے کب بطل نہیں ہو سکتا۔

۲۹۱۴ دعوت الی اللہ اور دعوت الی الاسلام ہے بہترین کام ہے نہ تو ایک انسان خود بھی مل صالح کرے مسلمانوں کو دعوت الی اللہ کی طرف تو ہر دلائل کی بھی مگر سب کاموں کے پیچھے سچی کام رکھا گیا ہے۔ اور اگر کوئی ایک کام ہے جس کی طرف تمام دنیا کے مسلمان آج بے توجہی سے گورہ دعوت الی الاسلام کا کام ہے۔ اور اگلی آیت میں بتایا کہ جو شخص دعوت الی اللہ کا کام کرتے ہیں۔ انہیں دوسروں کے ہاتھ سے کچھ بھی اٹھانے پڑے ہیں۔ مگر ان کا ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ بڑی پہنچاؤں۔ بلکہ جو کوئی سچے سے دہر کرنے کی کوشش کریں نتیجہ یہ ہوگا کہ بہترین دشمن بہترین دوست بن جائیگا۔ دعوت الی اللہ کے کام میں اس سے بڑھ کر کوئی رنگ نہیں ہو سکتی کہ ایک انسان ہر ایک دکھ اور تکلیف کو جو دوسروں کی طرف سے اسے پہنچے ہو لینے کے لئے دل میں تپ کرنا جائے۔

داعی الی اللہ

۲۹۱۵ بلیقی کے معنی یحکم و یؤتی لہا میں بھی سکھا یا جائے اور اس کی توفیق دیا جاتا رہا اور بلیقا میں میرا سر خصلت کی طرف جاتی ہے میری

لَفَقَى

حفظ

۲۹۱۶ یہ الفاظ بعینہ وہی ہیں جو الاحقاف ۲۰۰ میں آئے ہیں اور وہ ان دکھا یا گیا ہے کہ مراد نزع سے سوسنیں بلکہ تکلیف دہ باتیں ہیں جو دشمنوں کی طرف سے پہنچتی ہیں۔ یہاں بھی سابق عبادہ اسی معنی کو چاہتا ہے۔ اس سے یہ کہہ دیجئے بھی دشمن کی طرف سے تکلیف پہنچے گا کہ ہے۔

۲۹۱۷ یسئرون۔ سآمة ملا ہے اس سے ہر دور تک سے صل سے ہر بار فضل سے لا یسأما الانسان من دھلا الخ ہر دور ۲۰۰ عند ربک

سأمة

۳۹ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تو زمین کو مردہ دیکھتا ہے۔ پھر جب ہم اس پر پانی اتارتے ہیں تو وہ ہتی ہے اور ہموار ہتی ہے

۴۰ إِنَّ الدِّينَ أَجْبَاهَا الْحَيُّ الْمَوْتَى إِنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ إِنَّ الدِّينَ

ہی جس نے اسے زندہ کیا یقیناً مردوں کو زندہ کرنے والا ہے وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ ۲۹۴۴ دو لوگ جو ہماری

يُحْدِثُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا أَفَمَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ مَنْ

آجوں کے بارے میں کہہ رہی اختیار کرتے ہیں ہم پر معنی نہیں تو کیا وہ جو آگ میں ڈالا جاتا ہے بہتر ہے یا وہ

يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ إِنَّ الَّذِينَ

جو قیامت کے دن امن کی حالت میں آئے جو چاہتے ہو کہ وہ جو کچھ تم کرتے ہو دیکھنے والا ہے ۲۹۴۵ وہ لوگ جنہوں

كُفَرُوا بِالَّذِينَ كَرَّمُوا لَنَا جَاءَهُمْ وَإِنَّهُ لَكُنْزٌ عَزِيزٌ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ

نفسیت کا اٹھا کر کیا جب وہ ان کے پاس آگئی اور وہ یقیناً غالب آئے والی کتاب ہے ۲۹۴۶ نبوت نہ اس پر اس کے ساتھ سے

يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلُ مَنْ حَكِيمٌ حَمِيدٌ

آسکتا ہے اور نہ اس کے پیچھے سے وہ علت والے تعریف کئے گئے (اس کی طرف سے) آگاہی کی ہے ۲۹۴۷

عزاد عظمیٰ مانا کہ سنے گئے ہیں مگر جو انسان اللہ تعالیٰ کے حضور میں خرب کئے ہیں وہ بھی اسی کا مصداق ہیں۔ وہ ملاقات و دن اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ اور ان کی راحت قلب اس سے بڑھتی ہے حال کبھی پیدا نہیں ہوتا +

۲۹۴۸ خاشعۃ جب زمین خفک ہو جائے اور اس پر مینہ نہ برسے تو کہہ جاتا ہے خَشَعَتْ پس خاشعۃ اس زمین کو کہہ جاتا ہے جو مڑو ہو اور جس میں سبزی نہ ہو۔ اور الارض خاشعۃ اسے بھی کہا جاتا ہے جسے بوجہ نرمی کے چوایں اڑا لے جاتی ہوں (۱) کہیں صاف اس انقلاب عظیم کی شکل کی ہے جو قرآن کریم کے ذریعے دنیا میں پیدا ہونے والا تھا۔

۲۹۴۹ اتحاد کے لئے جو کچھ لازمات آتیں ان کے بارے میں باطل کی طرف مائل ہونا یعنی ان کی تکذیب ہے ظلم یا تک یا اعتراض بھی

۲۹۵۰ کا فزوں کا کیا معنی ہو گا یا بتا دے کہ یہ کتاب میں کا اٹھا کر کرتے ہیں عزیز یعنی غالب آگئے والی چیز ہے نہ مغلوب ہونے والی دیکھو ۲۹۵۱

۲۹۵۲ ہل آگے اور پیچھے سے اس پر نہیں آسکتا۔ مراد بجات ہیں کسی طرف سے نہیں آسکتا اور یا بین و بیا یہ اسلئے سے مراد تھا ہیں جو جو ہیں یا گزریں گے۔ اور خالقہ علوم ہیں جو وہیں ظاہر ہوں اور اسی لحاظ سے حکیم اور حید کی صفات ہیں یعنی اس کے علوم سب حکمت پر مبنی ہیں۔ اور جو کچھ اس میں بیان ہو اس پر اس کی توفیق ہوتی ہے +

مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدَرْتُ نَبْلَ لِلرَّسُولِ مِنْ قَبْلِكَ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ ۴۳

مجھے کچھ نہیں کہا جاتا مگر وہی جو مجھ سے پہلے رسولوں کو کہا گیا یقیناً تیرا رب بخشش والا

وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ۴۴ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَجَبًا لَقَالُوا آلَؤُلَا فُضِّلَتْ آيَاتُهُ عَاجِبِي ۴۵

اور وہ ناک سزا دینے والا ہے اور اگر ہم اسے عجیب قرآن بناتے تو کہتے اس کی آیتیں کھول کر کیوں بیان کی گئیں گی اور

وَعَرَبِيٌّ قَاتِلٌ هُوَ الَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشَفَاءً ۚ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي

عربی دہریہ؟ کہو وہ ان لوگوں کے جو ایمان لانے ہدایت اور شفا ہے اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کے

أَذَانِهِمْ وَكُرْهُهُ وَعَلَيْهِمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۴۶ وَإِلَيْكَ يُنَادُونَ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ ۚ وَلَقَدْ

کان میں بوجہ ہے اور وہ ان پر ناپسندیدہ ہے یہی دور کی جگہ سے پکارے جاتے ہیں مشرق اور

إِنَّا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتَلَفَ فِيهِ ۚ وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ

ہم نے موسیٰ کو کتاب دی سو اس کے بارے میں اختلاف کیا گیا اور اگر ایک بات تیرے رب کی طرف سے پہلے

رَبِّكَ لَقَضَىٰ بَيْنَهُمْ وَلَتُنْهَمُ لَنِي شَيْءٌ مِّنْهُ مُرِيبٌ مِّنْ عَمَلٍ صَالِحًا لِّنَفْسِهِ ۚ ۴۷

ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ ہو گیا ہوتا اور وہ یقیناً اس کے متعلق سنت خشک میں ہیں جو کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اپنی زبان رکھ لیا جائے

مَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا وَمَا رَبِّكَ بِظَلَّامٍ لِلْبَعِيدِ ۚ إِلَيْهِ يُرْجَعُ السَّاعَةُ ۚ ۴۸

جو کھڑا کرنا ہے تو اس کا دال، پہرہ اور تیرا رب بندوں پر کبھی ظلم کرنا والا نہیں اسی کی طرف (موجود) گھڑی کا علم ڈھایا جاتا ہے۔

وَمَا تَخْرُجُ مِنْ تَحْتِهَا مِنْ أَكْثَرٍ ۚ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِ

اور نہ کوئی چل اپنے گاموں سے بچتے ہیں اور نہ کسی مادہ کو حمل ہوتا ہے اور نہ وہ بنتی ہے مگر اس کے علم سے (پہچان)

۲۹۹۸۱ عجمی جُمَّۃ زانائے یا کھول کر بیان کرنے کے خلاف اور اعجاز کے معنی اہل ہیں۔ اور عجبت خلافت عرب ہے جس کے لئے کج

۱۵۱۹ اور اجماع وہ ہے جس کی زبان میں اہم سام ہو خواہ وہ عربی ہو یا غیر عربی اور اجماعی اس کی طرف منسوب ہے اور چار ہائے

کو عجبت کہا جاتا ہے اس سے کہ وہ نام کی طرح اپنے مطلب کو بیان نہیں کر سکتا (غ)

بیان قرآن مجید سے ملا سکتی کتاب پر جس میں کافی وضاحت نہ ہوتی دیکھو ۱۵۱۹ اسی لئے اس کے مقابل پر لولا فضلت آیت مرقا اور

اس سے کہ ان سرخوں میں بہت کھول کھول کر انداز کیا گیا ہے مگر باوجود اس قدر وضاحت کے کافروں کو اب بھی کچھ نظر نہیں آتا۔ ہو علیہم عی

کے یہی معنی ہیں اور یہاں دونوں مکان بعید میں بھی ہی اشارہ ہے کہ وہ ان کی دور کی آواز معلوم ہوتی ہے یعنی خشک سمجھ نہیں آتی تمیز

لعمریٰ فمدم فمدم والغافم بماد عوالہ (س)

ن

حق کا آدمی نہیں

۲۵

الجزء الخامس والعشرون

عجم - اجمعی

عمر قرآن سے مراد

سَعُرُومُ اٰیَتِنَا فِی الْاَفَاقِ وَفِی الْاَنْفُسِمْ حَتّٰی یَتَبَيَّنَ لَھُمْ اَنَّ الْحَقَّ ط ۵۳

ہم انہیں اپنی نشانیاں اطراف میں اور ان کی اپنی جانوں میں دکھائیں گے یہاں تک کہ انکے لئے مکمل جائے کہ وہ حق ہے

اَوَلَمْ یَكْفِ بِرَبِّكَ اَنْہٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدٌ ۝ اَلَا اَتُحَمَّرُ فِیْ مُرِیۡۃٍ مِّنْ ۵۴

کیا تیرے رب کے مشتق یہ کافی نہیں کہ وہ ہر چیز پر گواہ ہے ۲۹۵۱ دیکھو وہ اپنے رب کی ملاقات سے

لِقَآءِ رَبِّہُمْ اَلَا اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیۡطٌ ۵

شک میں ہیں دیکھو وہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے

عربیوں اصل میں اجسام میں بولا جاتا ہے۔ لیکن اس کا استعمال غیر اجسام میں بھی ہے۔ اور عربیوں کے معنی وسیع ہیں اور مراد بہت

عربیوں

دعا کی جیسے برابر جاری رکھا جائے مطلب یہ ہے کہ خوشحالی میں انسان خدا کی طرف متوجہ نہیں ہوتا اور تکلیف میں اس کی طرف جھکتا ہے۔

۲۹۵۱ افاق - واحد اُفق یا اُفقی ہے اور افاق کے معنی نواحی یا اطراف ہیں۔ رخ، یعنی چاروں طرف یہاں دو باتوں کا ذکر ہے

اُفق

ایک آفاق میں نشانوں کا دکھانا دوسرے اہل عرب کو انکے اپنے فنون میں یعنی ملک عرب کے اندر اور مطلب یہ ہے کہ اسلام کی کامیابی مشرق و مغرب میں ہی دکھائیں گے۔ اور خود ملک عرب میں بھی۔ سخت ترین مصائب کے وقت یہ عظیم الشان بشارت اور حکیم سوائے خدا سے

اسلام کا غلبہ عرب میں اور اطراف عالم میں

عالم انبیاء کے کون دے سکتا تھا

تَكَادُ السَّمُوتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَأُ

قریب ہے کہ آسمان اُن کے اوپر سے پھٹ پڑیں اور فرشتے اپنے رب کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور

يَسْتَغْفِرُونَ لِنَفْسٍ فِي الْأَرْضِ أَلَا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وَالَّذِينَ

اُن کے لئے بخشش مانگتے ہیں جو زمین میں ہیں دیکھو اللہ ہی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے ۲۹۵ اور لوگ

اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ اللَّهُ حَفِظُ عَلَيْهِمْ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ

اس کے سوا سے ولی بناتے ہیں اللہ ان پر نگہبان ہے اور ان کا معاملہ میرے سپرد نہیں کیا گیا

وَكُنْ لَكَ أَوْحِيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا تَنْذِرُ الْأُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا وَ

اور اسی طرح ہم نے تیری طرف قرآن عربی وحی کیا ہے تاکہ تو سب سے بڑے کے مرکز کو ڈرائے اور ان سب کو جو اُن کے ارد گرد

تَنْذِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ فُورِقُ فِي الْجَنَّةِ وَفَرَّقَ فِي السَّعِيرِ

اکٹھا ہونے کے دن سے ڈرائے جس میں کوئی شک نہیں ایک گروہ بہشت میں ہوگا اور ایک گروہ دوزخ میں ۲۹۵

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِنْ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ

اور اگر اللہ چاہتا تو انہیں ایک ہی گروہ بناتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں

فِي رَحْمَتِهِ وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُمْ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ

داخل کرتا ہے اور ظالموں کے لئے کوئی ولی نہیں اور نہ کوئی مددگار ہے۔

اللہ تعالیٰ کی صفت رحمت کا جس کا ذکر ہم میں ہے یہ تقاضا رہا ہے کہ وہ وحی کرے +

۲۹۵۴ فَوْقَهُمْ فِي خَمِيرٍ بَعْضُ نَفْسٍ سَادَاتُ كِي طَرَفِ هِيَ لِي سَے۔ اور مراد ان کی بہت قربانیت یا اوپر کی سمت جو اور بعض نے ضمیر کو جماعت

اللہ تعالیٰ کی رحمت

کفار کی طرف لیل ہے۔ اور یہ زیادہ قرین قیاس ہے۔ یعنی کفار کا ظلم تو اس قدر ہے کہ آسمان اُن کے اوپر سے پھٹ پڑنے لگا اس کی صفت

میں ہم اس قدر غالب ہے کہ اس کے فرشتے لوگوں کے لئے بخشش مانگتے ہیں اور اس روایت کو مد نظر رکھتے ہوئے جو حذیفہ لے بیان کی

ہے۔ اور دوسری طرف ان الفاظ قرآنی کو مد نظر رکھتے ہوئے جو دوسری جگہ عیائیت کے متعلق فرماتے ہیں تَكَادُ السَّمُوتُ يَتَفَطَّرْنَ

صنہ وتفتق الارض وتخر الجبال هدا ان دعوا للمرحن ولدا (مزمیر ۹۰-۹۱) اس معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اشارہ عیائی

اقوام کی طرف ہے۔ یعنی ان کے عقاید باطل تو ہے یہ ہیں کہ ان پر آسمان پھٹ پڑیں مگر ان کے بعض انحال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان

کو تباہ نہیں کرے گا۔ اگلی آیت میں بھی اسی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے +

۲۹۵۵ یَوْمَ الْجُمُعَةِ سَے مراد قیامت کا دن لیا گیا ہے کیونکہ اس میں مخلوقات جمع ہوگی اور بارود اور جہنم جمع ہونگے با اعلیٰ اور علیٰ کریم لے جمع ہونگے

یوم الجمع

اور دوسری جگہ ہے یَوْمَ يَجْعَلُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ (التغابی ۹-۱۰) دوسرا لیکن حق و باطل کے فیصلہ کیلئے ایک جمع ہونے کے دن کا اس نیاں بھی آنا ضروری قرار دیا گیا

۹ اِمَّا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ اَوْلِيَاءَ ۚ فَاللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

بلکہ انہوں نے اس کو چھوڑ کر دلی بنائے ہیں۔ سوا سہی ولی ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرنا اور وہ ہر چیز پر قادر

۱۰ قَدِيرٌ ۚ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ اِلَى اللَّهِ ۚ ذَلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّي عَلَيْهِ

ہے اور جو تم کسی بات میں اختلاف کرو تو اس کا فیصلہ اللہ کی طرف ہے۔ اللہ میرا رب ہے اس پر میں بھروسہ

۱۱ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ ۚ اِنْ يَبْرَأَ فَالِاَرْضُ لِلّٰهِ ۚ اِلَّا اَرْضُ جَنَلٍ لِّكُم مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ۚ اَزْوَاجًا مِّنْ

مکتا ہوں اللہ کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ ۱۹۵۶ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا والا اس نے تمہارے لئے تمہاری جنتیں جسے پیدا کئے اور عیالوں

الْاَنْعَامِ ۚ اَزْوَاجًا يِّنْذَرُكُمْ فِيْهِ ۚ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۚ

کے بھی جوڑے پیدا کئے، وہ اس (طرح) سے تمہیں بھینٹا رہتا ہے اس کی شکل کوئی چیز نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔ ۱۹۵۷

تھا قل یحییٰ بیننا و بینکم دیننا لا یفتر بیننا و لایفتر بینکم ۱۲۶۰ اور اس لئے یہاں دونوں کی طرف اشارہ ہے +

ام القریٰ ومن حولہا کے انذار پر دیکھو ۱۲۶۰ اس میں یہ لطیف اشارہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انذار پہلے اس قوم کے لئے ہے جو اس سے فائدہ اٹھا کر دنیا کے لئے ان کا کام دے یعنی دنیا کی مددائی تمہیں کرے گا یا بتایا ہے کہ قائم زمین کی بھٹ کا مرکز دینی تمام ہو سکتا جو دنیا کا مرکز ہے جب تک پہلے اس میں انذار نہ ہو دوسری قوموں میں انذار نہ ہو سکتا تھا کیونکہ اس قوم نے دوسری قوموں کے لئے مندر بنانا تھا +

۱۹۵۶ آیت میں اختلافات اہم ذکر کیا کہ اس اختلاف مذہبی کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کر سکتا ہے۔ کیونکہ جب ساری قومیں اپنے انذر رسول کو انما ناتی تمہیں اور تمام قوموں میں بحث اختلافات پیدا ہو چکے تھے تو ان کا فیصلہ کس طرح ہو سکتا تھا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایکنی وحی ذاتی ہی حکم اللہ الی اللہ سے مراد اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کئے ذرا کہ اللہ تعالیٰ نے تو ہر قوم کی ہی دین کی تقیین کی ہے یعنی اسلام یا اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری کا دین اور تمام انبیاء کا ایک ہی مذہب تھا اسی کے اصل اصول کو اسلام کا اصل الاصول قرار دے کر اختلافات مذہبی کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جب پہلے کون میں آپ کی بھٹ کو ام القریٰ سے شروع کر کے کل معلوم کے لئے فرمایا تو اب بتایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام ہی تمام اختلافات مذہبی کا فیصلہ کرتا ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ وہ کل عالم کا مذہب ہو +

۱۹۵۷ لکن الانعام ازواجاً کے زیر کچھ پاپوں کے جوڑے ان کی جنس سے پیدا کئے جس طرح ان کے جوڑے انسان کی جنس سے پیدا کئے اور یا معلوم ہو کہ تہذیب قائمہ کے لئے چھ باتوں کے جوڑے پیدا کئے یا تمہیں تم کے حیران پیدا کئے اور انذار کو مذہب سے مراد ہے کہ اس تہذیب سے تمہیں بھینٹا ہو چکا تعلق زوجیت کی بغرض یہ ہے کہ دینے در بیان تو ان حواد انسان اور حیوان کی مثل پیچھے +

لیس مسئلہ شئی۔ مثل کے معنی بیان ہو چکے ہیں۔ اور یہاں کاف کو جو تشبیہ کے لئے ہے اور مثل کو تائید نفی کے لئے ہے جس کی ہے۔ اور اس میں منہیب ہے کہ مثل کا استعمال صحیح ہے نہ کاف کا اس لئے دونوں امور کو جمع کیا اور جنس کے نزدیک مثل یہاں بھی صحت ہے اس کا صفت نہیں کوئی صفت نہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کی صفات میں اس کی آہستہ میں جتنے ساتھ انسان کی صفات بھی ہیں یاد کیا جائے۔ لیکن یہ صفت اس طرح پر نہیں جس طرح بشر ہیں یعنی اس کی صفات بشریہ قیاس نہیں کی جاسکتیں۔ صحت، مثل اس کا

۱۰
اسلام میں اختلافات
دینی کا فیصلہ کرتا ہے

۱۰
اختلاف مذہب
مذہبی اور
دنیائی کا

لیس مسئلہ شئی
سے مراد

لَهُمْ مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ

آسمانوں اور زمین کے خزانے اسی کے ہیں وہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراغ کرتا اور جس کے لئے چاہتا ہے محکوم کرتا

إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا

وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ اس نے تمہارے لئے دین کا وہی رستہ مقرر کیا ہے جس کا نوح کو حکم دیا تھا

وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى

اور جو ہم نے تیری طرف وحی کی اور جس کا ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا

أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا

کہ دین کو قائم رکھو اور اس میں تفرق نہ ڈالو مشرکوں کو وہ بجا ہی معلوم ہوتا ہے جس کا

تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ

طرف تو انہیں بلاتا ہے اللہ اپنے لئے جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے اور اسے اپنی طرف ہدایت دیتا ہے

مَنْ يَنْبَغِي ۝ وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ نَبِيًّا

جو ان کی طرف رجوع کرتا ہے ۲۹۵۸ اور انہوں نے تفرق نہیں کیا مگر اسکے بعد جو ان کے پاس علم آگیا آپس کے صدک

بَيْنَهُمْ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى لَفُضِّي بَيْنَهُمْ

وہ بے اور اگر ایک بات تیرے رب کی طرف سے پہلے سے ایک وقت مقرر کئے نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیتا

وَأَنَّ الدِّينَ أَوْرَثُوا لِكُتُبٍ مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِي شَكٍّ

اور جن لوگوں کو ان کے بعد کتاب ورثہ میں ملی وہ اسکے متعلق شک

دیکھنا سننا ایسا نہیں جیسا بشر کا ہے۔۔۔ اور اس کا بنانا ایسا نہیں جیسا بشر کا ہے کیونکہ بشر کائنات اور ان کے کا محتاج و خدائیں الٰہی

بعض نے ہٹل و مرویان ذات کی ہے یعنی مراد یہ ہے کہ اس کی ذات جیسی کوئی شے نہیں جیسے عرب کہتے ہیں مشکل لا یخجل اور مراد یہ

ہوتی ہے کہ تو خجل نہیں۔ دس اور یہاں یہ ذکر اس مناسبت سے کیا ہے کہ لو پرانوں اور جو کائنات میں تو والد و متاسل کا ذکر تھا

۲۹۵۸ یہاں بتایا کہ دین کا اصل اصول تو ہمیشہ ایک ہی رہا ہے۔ چنانچہ جو حکم اب دیا جاتا ہے وہی نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم

دیا گیا تھا نوح اور ابراہیم کے درمیان والذی اوحینا الیک لاکراس وحی کی عظمت کی طرف توجہ دلائی ہے اور اقیمو الدین

میں دین سے مراد اصل حقانی کی توحید اور اس کی کامل فرائض و ادائیگی ہے۔ یعنی اصل اصول سب دینوں کا یہی رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ایک

جانیں اور اسی کی فرائض و ادائیگی کریں۔ اور آگے فرمایا کہ مشرکوں کو شرک چھوڑ کر ایک اس کو انانہ و اطوار معلوم ہوتا ہے اور حالت ہر قوم

۱۵ مِنْهُ مُرِيبٌ ۝ فَلَوْلِكَ قَادُ عُرٍّ ۖ وَاسْتَقِمَّ كَمَا أَمَرْتُ وَلَا تَتَّبِعْ

فک میں ہیں ۲۵۹ سراس کے لئے تو بلا اور سیدھی راہ پر لگا رہو جیسے کہ بیان کیا اور اسکی خواہشوں کی

اھواء ہم تو قل امنت بما انزل الله من کتب و امرت لا عدل

پہنچی نہ کر اور کہو میں اس پر ایمان لایا جو اسے کتاب سے انا را ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ منہ سے دینے

بیتکم الله ربنا و ربکم لنا اعمالنا و لکم اعمالکم لاجلہ

انصاف کروں اسہمادار ہاں اور تمہارا رب ہے ہمارے لئے ہمارے عمل میں اور تمہارے لئے تمہارے عمل ہمارے اور تمہارے

۱۶ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا وَالْيَهُ الْمُصِيرُ ۖ وَالَّذِينَ

درمیان کچھ جگڑا نہیں اسہمیں جمع کرے اور اسی کی طرف انجام کار پھر آتا ہے ۲۶۰ اور جو لوگ

يُحَاجُّونَ فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتَجِيبَ لَهُ جُحْتُهُمْ دَاحِضَةٌ

اسد کے پاس میں جگڑاتے ہیں اس کے بعد کہ اس کی بات مان لی گئی ان کا جھڑوا ان کے رب کے

عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝

نزدیک باطل ہے اور ان پر ناراضگی ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے ۲۶۱

کی ہے جس نے جو شرک بنایا جو اس شرک کے چھوڑنے کے لئے تیار نہیں +

۲۵۹ ما نفرقوا ہیں میزان انبیاء کی اتوں کی طرف ہے یعنی سب انبیاء کو تو ایک ہی دین توحید اکی کا دے کر بھیجا گیا تھا۔ مگر اس

علم کے آنے کے بعد پھر لوگوں نے ہاں نفرت کیا۔ کلمہ سبقت من دہل ہے کہ اختلافات عقاید پر یہاں سزا نہیں دی جاتی اور

اور تو ان کتاب من بعد ہم سے مراد مغفرت صلیم کے زمانہ یا اس کے بعد کے لوگ ہیں کہ وہ اس حق میں جو نہایت فصیح تھا شک کر رہے ہیں۔

۲۶۰ فذلک سے مراد لی گئی ہے کہ اس نفرت کے سبب سے لوگوں کو راہ حق کی طرف ہٹاتے رہو مگر اصل مراد اسی اصل الاصول کی

طرف بلا ہے۔ جو سب دینوں کی تعلیم مشترک ہے۔ اور اسی لئے آگے فرمایا اھنت بما انزل الله من کتاب اور اسی اصول مشترک کی

طرف اشارہ ہو اور دینا و دیکھنے اور حجتہ اصل میں مصدر یعنی احتجاج یعنی جھگڑا ہے +

۲۶۱ من بعد ما محتجب الہ یعنی بعد اس کے کہ اسد تعالیٰ کی بات کو پیچھے لوگوں نے قبول بھی کر لیا یعنی دین اسلام قائم ہو گیا

کیونکہ ایک یہ بھی صریح شہادت حدیث اسلامی کی تھی کہ محنت ترین پناہ لغت کے باوجود لوگ اسے قبول کرتے جاتے تھے اور اس زمانہ کے

لئے یہ دلیل بالخصوص قابل غور ہے کہ مسیاحت نے ساری دنیا پر تسلط حاصل کیا کہ اسلام کو مٹانا چاہا مگر ان کی سب کوششیں خفجہ

داحضہ کی مصداق ہے اور وہ خود بھی اسے محسوس کر رہے ہیں +

حجۃ

اسلام کا قیام اسکی
صدائت کی دلیل ہے

اللَّهُ الَّذِي أَنْزَلَ لَكُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْيِزَانَ وَمَا يُدْرِكُ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ۝ ۱۷

۱۷ وہ ہے جس نے کتاب کو اور میزان کو حق کے ساتھ اتارا اور تجھے کیا خبر ہے شاید وہ عوام گھڑی نزدیک ہی ہو ۱۹۶۲

يَسْتَجْلِبُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ ۝ ۱۸

۱۸ ان کے لئے وہ لوگ جلدی چاہتے ہیں جو اس پر ایمان نہیں لاتے اور جو ایمان لائے وہ اس خوف سے اسے ہمارے ہمارے جانتے ہیں کہ

أَنَّهَا الْحَقُّ ۝ الْآلَاءُ الَّذِينَ يُبَارُونَ فِي سَاعَةِ تَفِي ضَلِيلٍ يَعْبُدُ اللَّهُ يُطِيعُ ۝ ۱۹

۱۹ یہ ہے دیکھو جو لوگ (عوام گھڑی کے بارے میں) بگڑتے ہیں یہ یقیناً پر لہجہ کی گڑبڑ میں ۱۹۶۳ وہ اپنے بندوں

بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ۝ ۲۰ مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ يَزِدْ

پر لطف کر نیکو لادہ جسے چاہتا ہے رزق دیتا ہے اور وہ طاقتور غالب ہے جو کوئی آخرت کا فائدہ چاہتا ہے ہم اسے ان کے فائدہ

لَهُ فِي حَرْثِهِ ۝ مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا زَوَالَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ ۝ ۲۱

میں بڑھا کر دیں گے اور جو کوئی دنیا کا فائدہ چاہتا ہے ہم اس میں کچھ اسے دیدیں گے اور اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ملے ۱۹۶۴

أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ ۚ أَلَمْ يَكُنْ لَهُ الْإِذْنُ بِذِهِ اللَّهُ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَفُصِّلَ ۚ لَقُضِيَ

کیا ان کے کوئی شریک ہیں جنہوں نے دین کا کوئی ایسا نہ ان کے لئے مقرر کر دیا جس کی اجازت اسے نہیں دیا اور اگر فیصلے کی بات (پہلے سے) نہ ہو جی

بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَكُنْ عَذَابُ اللَّهِ ۚ تَرَى الظَّالِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا وَهُمْ ۝ ۲۲

ہوتی تو ان کے درمیان (جی) فیصلہ کر دیا جاتا اور ظالموں کے لئے عذاب ہے تو ظالموں کو دیکھتا ہے کہ اس سے ڈرتے ہیں جو انہوں نے کیا کیا اور وہ

وَاقِعُهُمْ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَةٍ ۚ الْجَنَّةِ ۝ ۲۳

ان پر واقع ہونے والا ہے اور جو ایمان لاتے اور اچھے عمل کرتے ہیں وہ بہشت کے باغوں میں ہوں گے

۱۹۶۴ میزان کے معنی یہاں عدل مراد ہی میں (رج) یا شریعت جس سے حقوق کا موازنہ کیا جاتا ہو (دوسرے) یعنی کتاب تو انسانوں کی رہنمائی کے لئے ہے اور اسے تعالیٰ نے عدل یا ایک نماز بھی نازل کیا ہے جس میں اشادات انہوں کے حساب کی طرف معلوم ہوتا ہے۔ اسی لئے آگے سعادت کا ذکر ہے یعنی وہ حساب کا وقت قریب ہی پہنچا ہے۔

۱۹۶۴ یہاں روضہ محارکات کے وہی معنی ہیں جو امتراء کے ہیں یعنی اس بات میں جھگڑا جس میں شک ہو فلا تمنا رضیم الا حراء فاهرا (الکھفہ ۱۲۰) انکار و نہ جلی مابوری (الجنہ ۵۳) رخ،

۱۹۶۴ حوث دیکھو ۱۹۶۴ اور یہاں براد اس سے وہ آبادی یا فائدہ ہے جو اس سے حاصل ہوتا ہے اور ایک روایت میں ہے حوث فی دنیا لہ (الآخرت ۲۱) یعنی دنیا میں آخرت کے لئے کھیتی تیار کر کے یعنی فائدہ حاصل کر کے (رخ،

سورۃ شوریٰ

مسنور کو شریعت

میزان

فہارۃ

حرف

۲۳ لَّهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ذَٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ

ان کہے اُن کے رب کے پاس جو وہ چاہیں یہی بڑا فضل ہے : وہ ہے جس کی خوشخبری

اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا

اللہ اپنے بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے ہیں کہ میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا ہوں

الْمُودَّةَ فِي الْقُرْآنِ وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا إِنَّ اللَّهَ

قریبوں میں محبت (چاہتا ہوں) اور جو کوئی نیک کرتا ہے ہم اس کے لئے اس میں بھلائی بڑھاتے ہیں اور

غَفُورٌ شَكُورٌ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا فَإِنْ يَشِئِ اللَّهُ

بخشنے والا تو درہاں ہے ۱۹۶۵ کیا کہتے ہیں اور پھر بھٹ بنایا ہے سو اگر اللہ چاہتا

يَخْتِمَ عَلَىٰ قَلْبِكَ وَيَمْسُخُ اللَّهُ الْبَاطِلَ وَحَقُّ الْحَقِّ بِكَلِمَتِهِ

تو ختم کرے دل پر نہ کر دیتا اور اللہ بھٹ کو مٹاتا ہے اور اپنی باتوں کو ثابت کرتا ہے

اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں بعض باتوں میں ناکامی بھی ہو سکتی ہے۔ مگر آخرت کی کوئی کوشش ضائع نہیں ہوتی +

مردت فی القربی
سے مراد
فی

۱۹۶۵ المودۃ فی القربی۔ یہاں بعض نے الاستثناء مستقل قرار دیکر یوں معنی کئے ہیں کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا

سوائے اس کے کہ تم مجھ سے پھر قربت کے رشتے گویا سببیت کے لئے ہو؟ محبت کرو اور حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ قریش کا

کوئی بطن نہ تھا جس میں آپ کا تعلق قربت نہ ہو گویا اسی تعلق قربت کی طرف توجہ دلائی ہے اور یہ فرمایا ہے کہ جس طرح تم اپنے قریبیوں

کی حمایت کرتے ہو اور خواہ مخواہ ایذا نہیں دیتے یہی معاملہ مجھ سے کرو۔ اور ایک معنی یوں کئے گئے ہیں کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا

سوائے اس کے کہ تم میرے قریبیوں سے محبت کرو گویا یہ اہل بیت کی محبت کی تلقین ہے۔ اور اہل بیت کی محبت کے متعلق بعض احادیث

بھی ہیں لیکن اگر یہ احادیث صحیح بھی مانی جائیں تو بھی اس بات کی کہ اس آیت کا یہی منشا ہے کوئی سند نہیں۔ ان احادیث کا منشا صرف اس

قدر معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو دکھایا گیا تھا کہ آپ کی امت کے بعض لوگ اہل بیت سے بغض کریں گے اس لئے آپ نے اس سے بچنے کی اور اہل

بیت سے محبت کی ہدایت فرمائی اور ان سب معنوں پر یہ اعتراض ہے کہ وہاں پر کسی اجر کا ذائقہ سب انبیاء کی عام تعلیم ہے جیسا کہ ہر نبی کے ذکر

میں یہ لفظ آئے ہیں اور آنحضرت مسلم کے ذکر میں بھی یہی لفظ آئے ہیں کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا تو سب انبیاء کے لئے اور ہر نبی کو یہ تعلیم ملے بھی

ہر گز یہ فرما کر کہ جی ہنسی کے لئے کوئی اجر نہیں مانگتا یہاں کوئی اور اصل قاری نہیں کیا جاسکتا پس المودۃ فی القربی میں الاستثناء منقطع ہوا اور

سے مراد کیا ہے جیسا کہ عبداللہ ابن القاسم سے مروی ہے کہ میں تم سے کوئی اجر یا اپنی ذات کے لئے کوئی منفعت نہیں چاہتا اگر چہ ہوں تو صرف یہی چاہتا

ہوں کہ تم باہم محبت سے رہو یعنی میں تمہارا تعلق و چٹان کی تعلیم کروا رہا ہوں کہ میں سے مروی ہے کہ قرآنی ہجرت کے لئے ہر ایک کو ہر ایک کے لئے

تم سے یہی چاہتا ہوں کہ اعلیٰ صلوٰۃ اللہ تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے کی ترغیب دلوں میں پیدا کروں، اور ان آدھی معنوں پر خود قرآن کریم کی مشاد

ہے جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَنْ يَشَاءُ إِنْ يَتَذَكَّرْ إِلَىٰ رَبِّهِ سُبْحَانَ الْعِزَّةِ الْمَعْلُومَةِ - ۵۷ یعنی

تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے اس کے کہ جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف رستہ اختیار کرے اب دونوں جگہ ایک ہی لفظ ہے کہ میں تم

۲۵ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَ ۲۵

دوسروں کی باتوں سے واقف ہے ۱۶۶۲ اور وہی ہے جو اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہو اور

۲۶ يَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۝ وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا وَ ۲۶

بیروں کو مٹاتا ہے اور وہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو اور ان کی دعا، قبول کرتے ہو ایمان لاتے اور

عَمَلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ ۝ وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ ۲۷

اچھے عمل کرنے میں اور انہیں اپنے فضل سے زیادہ دیتا ہو اور کافروں کے لئے سخت عذاب

۲۸ شَدِيدٌ ۝ وَلَوْ كَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ وَلَكِنْ يُنَزِّلُ ۲۸

ہے ۱۶۶۳ اور اگر اس نے بندوں کے لئے رزق خراج کرنے تو وہ زمین میں سرکش ہو جائیں لیکن وہ اس طرح

۲۸ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاءُ إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ ۝ وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۲۸

سے اتارتا ہو چاہتا ہے ہاں وہ اپنے بندوں سے خبردار دیکھنے والا ہے۔ اور وہی ہے جو بارش اتارتا ہے

سے کوئی وجہ نہیں مانگا اور دونوں جگہ بعد میں الّا آتا ہے جو منقطع ہی ہو سکتا ہے منقطع پھر ایک لاکہ بعد یہ لفظ جس کی کوئی
چاہے اپنے رب کی طرف رست اختیار کرے اور دوسری جگہ مودت فی القرابی ہے۔ پس یا تو مودت فی القرابی سے مراد حصول قرب
الہی کی ترپ اور محبت ہی ہے اور دونوں آیتیں ایک دوسری کی تفسیر کرتی ہیں اور یا ایک جگہ الیٰ ربہ سبب لاکہ کہ حقوق اللہ کی
طرف اور دوسری جگہ مودت فی القرابی کہ حقوق العباد کی طرف توجہ دلائی ہے +

۲۹۶۶ اس بات کا جواب یہ کہ جس میں جھوٹ افرا کر لیا ہے۔ یہ دیکھ کر کہ لکھ چاہتا تو تیرے دل پر ہرگز دینا مطلب ہے کہ جو غلطی
کرنے والے کے دل پر تو اللہ تعالیٰ ہر گز دیتا ہے اگر تم بھی ایسا کرتے تو تمہارے دل پر بھی ہر گز جاتی اور تمہیں کسی نیکی کی توفیق دیتی
بالفاظ دیگر بتایا ہے کہ انفر کرنے والے تو یہ ہیں جن کے دلوں پر ایسی مہر لگی ہوئی ہے کہ انہیں کسی نیکی کی توفیق ملتی ہی نہیں اور انفر
صلح جو خود نیکی کرتے اور دوسروں کو نیکی کی تعلیم دیتے ہیں وہ ان باتوں سے بہت بلند ہیں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ خطاب عام
ہو۔ یعنی جنت مہل قلبیت سے مراد کافر کے دل پر ہرگز دینا ہو ایسی باتیں کہتا ہے اور مجاہد اور مقاتل سے یہ معنی مروی ہیں کہ
تیرے دل پر ایسی مہر لگا دے کہ ان کی انویت دینے والی باتیں تجھے ناگوار نہ گزریں۔ (دعا)

۲۹۶۷ استعجاب کہنے والے دیکھو اللہ تعالیٰ اور تمہیں وہ معنی اختیار کئے گئے ہیں جب استعجاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو گیا پہلی آیت

میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرتا ہے پھر یہیوں کو معاف کرتا ہے۔ پھر اعمال صالحہ کرنے والوں کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے بلکہ اپنے
عظیم الشان فضل سے اس سے بھی بڑھ کر دیتا ہے۔ جس قدر وہ مانگتے ہیں۔ اور استعجاب کا فاعل الذین المؤمنون بھی ہو سکتا ہے یعنی
مومن اللہ تعالیٰ کی مزا و نواہی اختیار کرتے ہیں +

۲۹ مَنْ أَعْلَنَ مَقْتُلًا وَنَشَرَ رَحْمَتَهُ دَعَا لِبَلَدٍ لَّهِ الْحَمِيدُ ۝ وَمَنْ أَعْلَنَ

اے جس نے قتل کو اعلان کیا اور پھر رحمت کو بھلا کر ہے۔ اور وہ کہ اس کا سزا نزدیک کیا گیا ہے۔ ۱۱۱۵۵ اندس کی نشانیں

خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا مِنْ دَابَّةٍ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ جَمِيعِهِمْ

پروردہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا ہے۔ اور جو ان کے اندر اس نے جاندار بھلائے ہیں اور وہ ان کے جمیع پروردہ

۳۰ إِذَا شَاءَ تَدِيرُ ۚ وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ

ہا ہے قادر ہے ۱۹۹۹ اور جو کچھ تمہیں مصیبت پہنچے گی تو وہ اس وجہ سے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور وہ بہت کچھ معاف

۳۱ كَثِيرٍ ۚ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ مِنْ رُبِّهِ وَلَا نُصِيرُ

جس کی چاہے ۲۹ اور تم میں سے (اسد کو) عاجز نہ کرنے والے نہیں اور تمہارے لئے اس کے سوائے کوئی دلی نہیں اور نہ کوئی دہر گارے

۲۹۶۸ اس میں اشارہ اس رحمت کی طرف معلوم ہوتا ہے جو زمین کے مردہ ہوجانے کے بعد رحمتہ للبالعین کے وجود میں آتی

۲۹۶۹ دابۃ کے آسمان اور زمین دونوں میں ہونے پر مفسرین کو وقت پیش آتی ہے اور کبھی اسے ملائکہ پر لگا گیا ہے اور کبھی

مراد مطلق تھی تھے گئے ہیں۔ حالانکہ دابۃ بالخصوص چلنے والے پر بولا جاتا ہے اور ملائکہ جو غیر برائی لطیف سبوتا ہیں ان پر یہ لفظ صادق

نہیں آسکتا۔ لیکن اس میں کیا قید ہے کہ آسمانوں میں جو اجرام سیارے وغیرہ ہیں ان میں ویسے جاندار موجود ہوں جیسے اس زمین پر چلتے

ہیں بلکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ذکر کردہ اسے سماوی جانداروں سے خالی نہیں +

۳۹۶۰ مفسرین نے بعض احادیث اس آیت کی تفسیر میں بیان کی ہیں کہ کوئی تکلیف یا بیماری وغیرہ آتی ہے تو وہ کسی کئی کی

دجسے آتی ہے۔ مگر ان احادیث کے ہر کلمہ خلاف یہ آیت قرآنی ہے۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ لَشَيْءً مِنَ الْخُوفِ وَالْجُوعِ وَالْبَقَرَةِ - ۱۵۵

جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ اسد تعالیٰ مومنوں کو محض ان کی ترقی درجات کے لئے بھی تکلیف میں ڈالتا ہے۔ اور حدیث میں ہوا شد

الناس ببلوہ الا نبیاء ثم الا مثل فالامثل مثل سمعنا ربنا وعلیٰ ہر جیسے اصل درجے کے لوگ ہونگے وہی

ہی ان کی تکلیف بھی زیادہ ہوتی ہیں۔ اور بچوں پر جو تکلیف آتی ہیں وہ ان کے لئے ترقی درجات کا موجب ہونے کے علاوہ ان کے والدین

کے لئے بھی ترقی درجات کا موجب ہوتی ہیں۔ اسی لئے حدیث میں آتا ہے کہ جس کے چھوٹے بچے مرجائیں وہ والدین کے لئے بہشت

میں لے جانے کا موجب ہوتے ہیں۔ اور یہاں جو ذکر ہے وہ کفار کا ذکر ہے جو ابطال حق کرنا چاہتے تھے اور اپنا سارا اندوختہ نسبت

دنا بود کرنے کے لئے صرف کر رہے تھے انہیں بتایا کہ جو کچھ تمہیں مصیبت پہنچے گی وہ تمہاری اسی کرتوتوں کی وجہ سے پہنچے گی اور

پھر بھی تمہارے سارے اعمال کی سزا نہیں ملے گی اسد تعالیٰ بہت کچھ تمہاری زیادتوں کو معاف بھی کر دے گا۔ اور یہ اس معفو کی

طرف اشارہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا۔ اور ان کی ساری زیادتیوں پر معفو کی قلم پھیر دی اور یہ بات کہ کیا ان مخالفین کی سزا کا ذکر ہے

اگلی آیت سے ظاہر ہے کہ تم خدا کی سزا سے بھاگ نہیں سکتے۔ اور تمہارا کوئی مددگار بھی نہیں ہوگا۔ دونوں آیتوں میں ایک ہی

خطاب ہے +

سجۃ الربع

مومنوں کے لئے
کامیابی

سماعت ہر کلمہ

ترقی درجات کے
لئے معصائب

وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ۝ إِنَّ شَاءِ سُبْحَانَ الرَّحْمَنِ فَیُظْلِكُنْ ۳۳

اور اس کی نشان دہی میں سے سمندر میں پہاڑوں جیسی کشتیاں ہیں ۳۳ اگر وہ چاہے تو ہوا کو ٹھنڈا کرے سو وہ اس کی

رَوَاكِدَ عَلَى ظَهْرِهِ ۝ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۳۴

پیشہ پر کھڑی رہ جائیں۔ بیشک اس میں ہر ایک صبر کرنے والے شکر کرنے والے کے لئے نشان ہیں ۳۴ یا انہیں اس کی

بِمَا كَسَبُوا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيرٍ ۝ وَيَعْلَمَ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِنَا مَا ۳۵

وہ جسے جہانوں نے کیا یا تیار کرے اور وہ بہت کچھ معاف کرے اور وہ کہہ جان لیں جو ہماری آیتوں کے بارے میں جھگڑتے ہیں ان کے

لَهُمْ مِّنْ حَبِصٍ ۝ فَمَا أُوتِيتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَّاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَا عِنْدَ ۳۶

میں کوئی بھرتے کی جگہ نہیں ۳۶ تو جو کوئی چیز تم کو دی گئی ہے وہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور جو کچھ اللہ کے

اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رُءُوسِهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ وَالَّذِينَ يَخْتَفُونَ ۳۷

پاس ہر وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں ۳۷ اور جو لوگ بڑے بڑے

كَبِيرَ الْأَثَمِ وَالْفَوَاحِشِ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ۝

گناہوں اور بڑے جانی گناہوں سے بچتے ہیں اور جب غصہ میں آئیں تو معاف کر دیتے ہیں

۲۹۶۱ الجوارح والجارحیۃ ہے جس کے معنی کشتی میں جو سمندر میں چلتی ہے (جہاز) حملہ کوئی الجارحۃ والجارحۃ

اعلام حکم کی جگہ ہے جو اصل میں نشان ہے جس سے کوئی چیز جانی جائے جیسے لشکر کا حکم بارستے کا حکم اور اسی

پہاڑوں کو حکم کھاتا ہے (دغ)

۲۹۶۲ رواکد۔ روک دہانی اور ہوا کے ٹھہر جانے پر بولا جاتا ہے۔ اور یا ہی کشتی کے ٹھہر جانے پر بھی (دغ)

کشتیوں کا سمندر میں چلنا اللہ تعالیٰ کے فضل کے نشانات میں سے ہے۔ مگر یہاں اس بیان میں خاص اشارہ کفار کی حالت

کی طرف ہے۔ کہ وہ کتنے ہی طاقتور ہوں لیکن اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کی طاقت کا خاتمہ کر دے اور وہ دیکھنے کے دیکھتے رہ جائیں۔ اسی

آیت کے اخیر پر صبار شکور کے لفظ آئے ہیں +

۲۹۶۳ یعلو پر نصب ہے گویا پہلے کوئی ایسے الفاظ معترض ہیں جیسے لیمنتقم منہم یعنی تاکہ انہیں سزا دے اور تاکہ وہ جان لیں اور

بجھتی آیت میں چونکہ اس کا ذکر صاف ہے اس لئے ایسا معترض ماننے میں ہر گز کوئی نہیں:

۲۹۶۴ یہاں بھی خطاب کفار کو ہی خاص معلوم ہوتا ہے۔ جو اپنی ظاہری طاقت کی وجہ سے حق کی مخالفت کرتے ہیں۔ انہیں بتایا

ہے کہ یہ طاقت باقی رہنے والی چیز نہیں۔ چند روزہ سامان ہے +

جاریۃ
عکد

رکد

۳۸ وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ

اور جو لوگ اپنے رب کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور ان کا حکم آپس میں مشورہ سے ہوتا ہے اور اس چیز میں سے

۳۹ يُنْفِقُونَ وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ ۚ وَجِزَاءُ

خرچ کرتے ہیں ۲۹۴۵ اور وہ کہ جب ان پر زیادتی ہو تو وہ مدد طلب کرتے ہیں اور بدی کا

سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٍ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ

بدلہ اس کی مثل سزا ہے پھر جو کوئی معاف کرے اور اصلاح کرے اس کا اجر اللہ پر ہے وہ ظالموں سے محبت

۴۰ الظَّالِمِينَ ۚ وَلَكِنْ انْتَصِرَ بَعْدَ ظَلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ مَاعْلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ ۚ

نہیں کرتا ۲۹۴۶ اور جو کوئی اپنے (ادب) ظلم کے بعد بدلتا ہے تو ان لوگوں پر الزام کا رستہ نہیں

۴۱ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ

(الزام کا) رستہ صرف ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق زیادتی کرتے ہیں۔

۲۹۴۵ اسلام کی جو کچھ تعلیم ہے شرع سے ایک ہی ہے۔ یہ کی سوت ہے اور بیاں بھی شوریٰ یعنی مشورہ کا حکم موجود ہے یہ ظاہر ہے

کہ اس سوت یا آیت کے نزول کے وقت مسلمانوں کے کوئی اہم کام ایسے نہ تھے جن میں شورے کے حکم کی حاجت ہو کیونکہ مشورہ قومی

کاموں میں ہوتا ہے اور قومی کام زیادہ تر حکومت کے متعلق ہی ہوتے ہیں پس بیاں امر ہم مشورہ سی بینہم میں گویا بتا رہی دیا ہے کہ مسلمانوں

کو حکومت بھی ملے گی اور ان کی حکومت کی بنیاد مشورہ پر ہونی چاہئے۔ اور نماز اور انفاق کے درمیان اس حکم کو لاکر اس کی اہمیت بتا

دی ہے۔ اور احادیث بھی مشورہ کے متعلق صریح ہیں۔ ایک حدیث میں حضرت علی سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

آپ کے بعد کوئی اہم امر پیش آئے جس میں قرآن کو یہ کی کوئی نص صریح نہیں نہ آپ کا کوئی فیصلہ ہے تو فرمایا کہ میری امت کے نیک لوگوں

کو جمع کرو اور مشورہ سے اس کا فیصلہ کرو اور اکیلے کی رائے سے فیصلہ نہ کرو۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ جس سے مشورہ لیا جاتا ہے وہ عقل

ہو ورنہ اس آیت کے صریح حکم سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی حکومت کی بنیاد صرف مشورہ پر ہے اور پارلیمنٹ اس اسلامی قانون

ہے۔ جس کا حکم سوائے اسلام کے اور کسی مذہب کی کتاب میں نہیں پایا جاتا۔ مسلمان قوم کی تربیت جن اصول پر ہوئی ان میں سے تین

عظیم الشان اصول بیاں بیان ہوتے ہیں۔ یعنی ممانیہ اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور ﷺ کے رہنا اور اصلاح نفس اور اتفاق فی سبیل اللہ یا اپنی قوتوں

اور اپنے مال و دولت کو مغلوب خدا کی بھلائی کے لئے خرچ کرنا اور شوریٰ یعنی امور قومی کو باہمی مشورہ سے طے کرنا اس سے بترق و ترقی

کے لئے کوئی اصول نہیں ہو سکتا۔

۲۹۴۶ تمام تعزیرات کا خلاصہ اس ایک آیت میں آجائے۔ بلکہ اس سے بہت کچھ بڑھ کر تعزیرات کا اصل منشا لوگوں کو دوسروں

پر ظلم اور زیادتی سے روکنا ہے اور اس کے لئے کچھ سزائیں تجویز کی ہیں۔ ان سب سزاؤں کا خلاصہ بیاں چار فقرہ میں ہے کہ ہر کسی کا بدلہ

اس کی مثل سزا ہے۔ یہی تمام سزاؤں کی اصل بنیاد ہے سوائے قتل زنا اور ڈاکہ چوری کے مگر ان میں بھی ایک حد تک اہم کام کی رائے پر عمل

کو چھڑا ہے۔ باقی تمام سزاؤں کے لئے ایک اصول بتا دیا ہے۔ مگر اس سے بڑھ کر یہ کہ اگر غیر مرزا دینے کے اصلاح ہو جائے جو تعزیرات کی

مشورہ کا حکم

حکومت اسلامی کی
بنیاد مشورہ پر

سزاؤں کا اصول

۴۳ **وَلَيْكَ لَهُمُ عَذَابُ الْيَمِّ ۖ وَلَمْ يَصْبِرْ وَغَفَرَاتٌ ذَٰلِكَ لِمَنْ عَزَمَ الْأُمُورَ**

انہی کے لئے دردناک دکھ ہے۔ اور جو کوئی میرے اور معاف کوئے کو یہی بہت کے کاموں میں سے ہو

۴۴ **وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ قَبْلِ مِنْ بَعْدُ ۖ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّارًا**

اور جسے اللہ گمراہ قرار دے تو اس کے لئے اس کے بعد کوئی دلی نہیں اور تو ظالموں کو دیکھیگا جب وہ عذاب

ع
کُزَن سے زندگیاں

۴۵ **الْعَذَابِ يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِنْ سَبِيلٍ ۖ وَتَرَهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا**

کو دیکھیں گے کہ کیا کوئی رستہ لوٹنے کا بھی ہے اور تو انہیں دیکھیگا اس پر لائے جائیں گے

خُشْعِينَ مِنَ الدَّلِيلِ يَنْظُرُونَ مِنْ طَرَفٍ خَفِيٍّ وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّا

تو دلت کی وجہ سے عاجزی اختیار کر رہے ہونگے اور گمراہ سے دیکھتے ہونگے اور جو ایمان لائے وہ کہنے میں متناہقان

الْخُسْرَىٰ ۚ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَاهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۖ إِنْ أَكَّانَ الظَّالِمِينَ

وہ بے ہمت ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو قیامت کے دن نقصان میں رکھا دیکھو ظالم قیامت رہنے

۴۶ **فِي عَذَابٍ مُّقْتَدِرٍ ۖ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ أَوْلِيَاءٍ يَنْصُرُونَهُمْ**

وہ عذاب میں ہیں مقررہ اور ان کے کوئی دلی نہ ہونگے جو اللہ کے سوائے انہیں مدد

اصل غرض ہے تو مسلمان کو وہی وجہ ہے کہ عفا کے ساتھ اصل کے لفظ جرحا یا یعنی معافی اس صورت میں ہو جب اس کا توجہ اصلاح ہو۔

یہ آیت بھی ایک بیٹھکوں کے رنگ میں ہے۔ اور ہمیں بتایا ہے کہ مسلمانوں کو اس قدر طاقت ملے گی کہ اپنے مخالفوں کو سزا دینے کا اختیار رکھتے ہو گئے۔ اس وقت بھی عفو کو مد نظر رکھنے کی ضرورت بتائی ہے۔ غربت اور سبکی کی حالت میں جیسے حضرت مسیح اور آپ کے حواریوں کو پیش آئی۔ مبرا و عفو آسان باتیں ہیں لیکن جب ظالموں پر تسلط حاصل ہو اور ظلم کرنے والے حاکم حکوم بن جائیں اس وقت عفو دکھانا بڑا کام ہے۔ یہی وہ بات ہے جس کا نمونہ ہمارے نبی کریم صلعم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایسا پیش کیا جس کی کوئی نظیر دنیا میں نہیں ملتی اسی لئے کوع کی اتنی آیت میں فرمایا صبر و عفو عدم الامور میں سے ہے کہ معصیت کے وقت میرے طاقت کے وقت معاف کرے۔

تہ کی پوریت عفو

اور یہ جو دلی کے بدلہ کو معصیت کہتا ہے تو یہی کے مطابق ہے۔ جو ۲۷ میں بیان ہوا اور اس میں فلسفہ سزا کی طرف اشارہ کر کے سزا بھی کسی کو تکلیف پہنچانا ہے۔ مگر ظلم کو روکنے کے لئے ضروری ہو جاتی ہے۔

سزا کا فلسفہ

۲۹۶ **خَفِيٍّ**۔ کے معنی مخفی ہیں اور یہاں مراد ضعیف یعنی کمزور ہے اور ابن عباس نے اس کے معنی ذیل کئے ہیں (سہ)

خفی

یہاں جو نقش عذاب کا کھینچا ہے وہ قیامت پر بھی صادق آتا ہے۔ مگر اس سے بڑھ کر صفائی سے ان کی اس حالت پر مبالغہ تھا۔ ۲۹۷ میں جو س دنیا میں انہیں پیش آئی دلت کی وجہ سے عاجزی اختیار کرنا اور گمراہ سے دیکھیں ان کی وہ حالت ہے جو فتح مکہ میں ظہور میں آئی۔

۴۷ مِّنْ دُونِ اللَّهِ وَمَنْ يُضِلِلْ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ سَبِيلٍ اسْتَجِيبُوا لِرَبِّكُمْ مِّنْ

دے سکیں اور جسے اللہ گمراہ قرار دے تو اس کے لئے کوئی بھی راستہ نہیں اپنے رب کی فرمائندہی کو اس

قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ مَا لَكُم مِّنْ مَّجَالٍ لِّتُؤْمِنُوا وَاللَّهُمَّ تَنَكَّرِ

سے پہلے کہ اللہ کی طرف سے وہ دن آجائے جس کے لئے کوئی ٹوٹنا نہیں تمہارے لئے اس دن کوئی پناہ نہیں اور نہ تمہارے لئے کھانا

۴۸ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِظُوا مَا فِيكَ إِلَّا الْبَلَاءُ وَإِنَّا إِذَا

سنا کہ وہ منہ پھریں تو ہم نے تجھے ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ تجھ پر صرف بات کا پہنچا دینا ہے اور ہم جب

أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَجَرَحَهُ وَإِنْ تَصْبِهِمْ سَيِّئَةٌ بُكْمًا تَدْمِتُ أَيْدِيَهُمْ

انسان کو اپنی طرف سے رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ سپر خوش ہو جاتا ہے اور اگر انہیں کوئی برائی پہنچے اسکی وجہ سے جو کچھ ان کے لئے بھیجا ہے

۴۹ فَإِنَّ الْإِنْسَانَ لَقَفُورٌ لِلَّهِ مَلِكُ السَّمَوَاتِ الْأَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهْبِئُ

تو انسان ہلکے گوار ہو جاتا ہے اللہ کے لئے ہی آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جسے چاہتا

۵۰ لِيُنْشِئَ آنَا وَيَهْبِئُ لِمَنْ يَشَاءُ اللَّهُ كُورٌ أَوِزْ وَهُمْ ذِكْرُنَا وَإِنَّا لَآ

ہے لوگ ان کو دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے لوگ دیتا ہے ۵۱ آدھ انہیں ملا دیتا ہے کچھ ارشے اور کچھ لڑکیاں اور جسے چاہتا ہے

۲۹۷۸ اناث۔ ذکور۔ اناث۔ انٹھی کی جیس ہے اور ذکور اور ذکمان ذکما کی اور ذکما اور انٹھی ایک دوسرے کی ضدیں یعنی زر

اور مادہ ومن بھل من الصالحات من ذکما وانا انٹھی والنا شک۔ ۱۲۴ اور چونکہ ہر نوع حیوانی میں مادہ بہ نسبت نر کے کمزور ہوتی ہے اس

لئے انٹھی اس کو بھی کہتے ہیں جس کا کل کمزور ہو۔ (رخ)

اور کفار کی سزا کا ذکر تھا اور آگے اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں سے کلام کا ذکر ہے۔ اور درمیان میں ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ کے کسی

کوڑیوں اور کسی کوڑے دینے کا ذکر ہے۔ ان آیات کا باہم تعلق کیا ہے؟ ظاہر ہے کہ منکرین کی سزا میں ایک قوم کو مٹانے کا اور وحی الہی

سے دوسری قوم کو زندہ کرنے کا اشارہ ہو گیا اللہ تعالیٰ ایک قوم کو مٹانا اور ایک کو خلق کرنا اس پر مایا مخلوق مایا شہ کہ یعنی وہ اختیار کرتا

ہے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ لفظ اناث میں اشارہ کمزور مخلوق والوں کی طرف ہو اور عقیم ہیں۔ اشارہ ہو کہ ایک نسل

کا خاتمہ کر دیا جائے اور اس کی آگے ترقی کا سامان بند کر دیا جائے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اناث اور نہ تو مٹانے دیتے ہیں اشارہ ایک قوم کی

تعمیر کی طرف ہو۔ اور عقیم ہیں دوسری قوم کی ہلاکت کی طرف اور آگے علیم اور قدیم کی صفات میں بھی اس طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے

اور قرآن گیم میں یہ بسا اوقات ہوتا ہے کہ ایک ظاہری نظارہ کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے اور اس کے نیچے ایک اور غرض بھی ہوتی ہے۔

اور روح المعانی میں ہے کہ اناث کو پہلے اس لئے دکھا کہ تعمیر نسل کا موجب ہوتی ہیں لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عورتوں کی جو تعمیر ملک

عرب میں اور عام طور پر دنیا میں کی گئی تھی اس کو دود کرنے کے لئے اناث کا ذکر پہلے کیا اور یوں گویا عورت کے مقام بلند کی طرف توجہ دلائی

اور اگر مٹا دیا جاسے تو اولاد کی پرورش اور ایک بڑا بھاری ذریعہ انسانی ہے جس سے اناث نسل انسانی کی خدمت کا سبق سیکھتا ہے

عورت کی عزت

لوگوں کی پرورش میں

عَقِيمًا إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَائِهِ ۝۱

بجانب ناکر وہ جاننے والا قدرت والا ہی اور کسی بشر کے لئے یہ میر نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے سوائے اس کے کہ یہ وحی سے ہو یا

رَجَابٌ أَوْ رَسُولٌ رَسُولًا فَيُوحِي بِلَا إِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ عَلَيْهِ حَكِيمٌ ۝۲ وَكَذَلِكَ

پڑے کے پیچھے یا رسول بھیجے ہیں اپنے حکم سے جو چاہے وحی کرے وہ بلند مرتبہ والا ہے ۱۹۶۹ اور اسی طرح

أَوْ جَنَّاتٍ لَكُمْ وَحَايَمٍ أَمْ نَا مَا كُنْتُمْ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَكِنْ جَعَلْنَاهُ نُورًا

ہم نے تیری طرف اپنے حکم سے ایک کلام دی کیا تو نہ جانتا تھا کہ کتاب کیا ہے اور نہ دیکھا کہ ایمان کیا ہے، لیکن ہم نے اسے نور بنا

اور اس کے اندر اپنے آرام کو دوسروں کے آرام پر مقرر ہونے کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ تو یہ غرض لوگوں کی پرورش سے بہ نسبت لوگوں کے زیادہ حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے کہ لوگوں کی پرورش میں انسان کو کچھ اپنے نام کا اندکچھ اپنے نام کا بھی خیال ہوتا ہے لیکن لوگوں کی پرورش سے غرض ربوبیت کا ایک نود ہے۔ کہ ایک انسان ان کی پرورش کر کے جب وہ کام کاج کے قابل ہوتی ہیں تو انہیں دوسرے کے پیڑ کر دیتا ہے اور وہ پائے والے کے لئے نام کے بقایا آرام کا موجب نہیں ہوتیں۔

۱۹۷۹ وحیاً دیکھو ۱۹۷۹ امام راغب نے ایک عام وحی بیان کی ہے جس کا ذکر ان کے نزدیک اس آیت میں ہے۔ وما ارسلنا من قبلك من رسول الا نوحي اليه تودہ کہتے ہیں یہ وحی اپنے سب انواع میں عام ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وصایت کی سرفرازی کی عبادت کے جوہر کی سرفرازی اس وحی تک محدود نہیں اور لوالعزم رسولوں سے خاص ہے بلکہ یہ چیزیں مقلد اور امام سے بھی پہنچتی جاتی ہیں جس طرح سامع سے پہنچتی جاتی ہیں۔ (وغ) اور آیت زیر بحث میں جن وحیوں کا ذکر ہے وہ ایک تو رسول کے ذریعہ سے ہے جسے دیکھا جاتا ہے اور جس کی بات سنی جاتی ہے جیسا کہ جبریل علیہ السلام کا نبی مسلم کو صورت معین میں کلام پہنچانا اور دوسری کلام کا سننا اور ان کا ایک کلام کرنا فلاں دیکھا جائے جیسے حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ کا کلام سنا اور تیسری قسم میں ایک القلند فی التورع ہے یعنی دل کے اندر ایک بات کا فانا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعل القدس نے میرے دل میں یہ بات ڈالی اور ایک امام ہے جیسے اوحینا الی ام موسیٰ ان ارضعہ یا غیر جیسے اوحی ربك الى الخلد اور ایک خواب کے ذریعہ سے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انظلم الوحی وبقیت المہمشرات جبر ہی مومن کا رویا شامل ہے پس امام اور پیغمبر اور دوا یا پڑ لفظ وحیاً دلیل ہے اور سماع کلام بغیر معائنہ پر مبنی ورنہ حجاب اور جبریل کے صورت معین میں پہنچانے پر برسر (رسولاً وغ)

وحی کی اسام

میرے نزدیک مفسرین نے جو اسٹنٹ حضرت موسیٰ کے لئے کیا ہے وہ صراحت قرآنی کے خلاف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبیین من بعدہ لا نلکساء۔ اور انہی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں اور یہ بات قابل تہلیل نہیں کہ تمام انبیاء کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کسی وحی نہ پیرایا میں کلام کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ انبیاء کے مکالمہ میں ایک حصہ تو وہ ہے جو ان کی وحی متلو کلاتی ہے۔ اور یہ جبریل صورت معین میں پہنچاتے ہیں۔ اور دوسرا وہ جو بغیر وحی یا کشف ان پر وارد ہوتا ہے۔ یا جو کلام بغیر کلام کر کے دل کے دیکھنے کے سنا جاتا ہے اور لویا نامہ میں امام کلانا اور تیسرا وہ جو بغیر وحی غنی ان کے نہیں ڈالاجاتا ہے جس پر بعض وقت امام کا لفظ بھی بول دیا جاتا ہے اور یہ وحی غیر معلوم ہے صورت اولیٰ رسول رسولاً والی پر اور یہ انبیاء سے مخصوص ہے اسی لئے اب بعد از تم انبیاء میں معلوم جبریل کا ذکر نہیں کیا گیا موقوف پر گودہ مومن کی تائید کے لئے تھا ہے۔ اور دوسری صورت میں ورنہ حجاب ہے اور تیسری صورت وحیاً ایمان پھیل دونوں صورتوں میں اولیاء اور نبیاء علیہم السلام حضرت موسیٰ کی والدہ یا حضرت مریم یا حارثہ آتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا باقی یہ بعض کی طرف وحی یا زمیں یا آسمان

۳۰ تَهْدِيْ بِهٖ مِّنْ نَّشَادِنَا وَانْتَكَهْدِيْ اِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ صِرَاطِ

اس کے ساتھ ہم اپنے بندوں میں سے جو چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں اور تو یقیناً سیدھے رستے کی طرف ہدایت کرتا ہے ۲۵۹ اس امر کا

اللّٰهُ الَّذِيْ لَهُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ اَلَا اِلٰى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۝

رستہ جس کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے دیکھو اللہ کی طرف ہی سب باتیں انجام کار ہوئیں گی

کی طرف وحی تو یہ انسانوں کے ساتھ کلام سے بالکل علیحدہ چیز ہے۔

۲۶۸ میں قرآن کو سوغ یا زندگی کہہ کر بتا دیا کہ اسی سے آئندہ قوموں کو زندگی ملے گی اور اس لئے وہی قوم زندہ ہوگی جو اس کی بات سے اور یوں جہاں مخالفت کرنے والوں کی طاقت کا ذکر کیا جو مومنوں کو زندگی کی بشارت دی ہے

انجیل کا نقل نبوت
کتاب اور اس پر
ایمان کو نہ جانتا

یہاں یہ الفاظ آتے ہیں کہ تو نہیں جانتا تھا کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا مگر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایمان تو پہلے بھی رکھتے تھے بلکہ عبادت کے لئے خاموش رہا کرتے تھے اور بتوں سے متنفر تھے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے قائل تھے اور یہ کہنا کہ آپ ایمان سے خالی تھے کفر ہے۔ پس ان الفاظ کا کیا مطلب ہے اگر سیاق پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہاں دوسروں کو زندگی بخینے کا ذکر ہے، اور یہ زندگی بذریعہ قرآن اور اس پر ایمان کے آپ نے یہ الکی تو یہ بات سمجھ لیں کہ جب قبل از نبوت آپ پر وحی ہی نہ ہوئی تھی تو اس وحی پر ایمان کے ذریعے سے جو افلاک دنیا میں پیدا ہونے لگا تھا اور جو زندگی قوموں کو سننے والی تھی اس کا آپ کو کیا علم ہو سکتا تھا؟

پس معنی صاف ہیں ہم نے روح یعنی قرآن کو جو قوموں کے لئے زندگی ہے تیری طرف وحی کیا، اس پر ایمان لا کر قوموں میں زندگی پیدا ہوگی۔ قبل از نبوت نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قرآن کی خبر تھی اور نہ ہی یہ خبر تھی کہ اس پر ایمان سے کیا انقلاب ظہور میں آئے گا۔ اسی لئے آگے فرمایا وَلٰكِنْ جَعَلْنَاهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مِّنْ نَّشَادِنَا وَانْتَكَهْدِيْ اِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ بلاشبہ پہلے آپ نہ جانتے تھے کہ یہ لوگ کس طرح ان ظلماتوں سے باہر نکلیں گے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک نور دیدیا اس نور کے ذریعہ سے آپ نے لوگوں کو صراط مستقیم پر چلایا۔

سَوِّفَ الدَّخْفُ مَكِيدٌ لِّمَنْ سَعَى مَا لَانَ الْبَرْقُ كَمَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ ہے انتہا رحم والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

حَمْدٌ وَالْكِتَابُ الْمُبِينُ ۚ إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ ۚ

وہاں بے انتہاء رحم کرنے والا ہے، کھول کر بیان کر نیوالی کتاب گواہ ہے۔ ہم نے اسے عربی قرآن بنایا تاکہ تم

تَقُولُونَ ۚ وَإِنَّهُ فِي آثَامٍ الْكَبِيرِ ۖ لَدَيْنَا عَلَىٰ حَكِيمٌ ۙ

اور یقیناً وہ ہمارے پاس کتاب کے اصل میں بند مرتبہ حکمت والا ہے ۲۹۸۷

اس سورت کا نام الزخروف ہے اور اس میں سات رکوع اور ۸۹ آیتیں ہیں زخوف کے معنی سونا ہیں۔ اور اس سورت میں بتایا کہ لوگ عموماً دنیوی آرائش کے ظاہری سامانوں پر غفلت دیتے ہیں حالانکہ یہ جس میں جہانوی مزا اور فخر اور امتحان کے نزدیک کچھ حقیقت نہیں رکھتیں اور وہ محض اپنے رعب جمے پایاں سے رسول کو بھیجنے کا تاکہ وہ لوگوں کو بدی کے بد انجام سے ڈرائے۔

پہلے رکوع میں یہ ذکر ہے کہ امتحان نے باوجود ایک قوم کے ہر طرف کو پہنچ جانے کے انہیں بھلایا نہیں بلکہ ان میں ایک عالم حکمت کی کتاب دے کر ایک رسول کو بھیجا کہ شرک کی بیچ کنی کر دے دوسرے رکوع میں شرک کی تردید کی ہے اور بتایا کہ شرک پر نہ کوئی عقلی دلیل ہے اور نہ عقلی تیسرے رکوع میں بتایا کہ لوگ چاہتے ہیں کہ کوئی اللہ را آدمی رسول ہو کر کہ ان کی نظروں میں مل کی وقت بہت بھلا ہے۔ مگر امتحان کی گنجھ میں مال دنیا کچھ حقیقت نہیں لکھتا اور رسول کا انتخاب اور درجات کے لحاظ سے ہوتا ہی چھتے میں مخالفت رسول پر مڑا ذکر کیا۔ باپنوں میں حضرت موسیٰ اور قوم زخوف کی مثال سے لئے واضح کیا چھٹے میں فرمایا کہ حضرت عیسیٰ کا آنا بھی اسرائیل کے لئے قیامت وسطی کا قیام ہونا تھا۔ اور بھیجا یا کر ایک برگزیدہ قوم بھی جب خدا کے رسول کی مخالفت کرتی ہے تو امتحان کی گنجھ میں گر جاتی ہے ساتویں میں آنحضرت صلعم کی مخالفت کرنے والوں کو توبہ دلائی کہ ان کے لئے دنیا میں بھی ناکامی کر۔ اور آخرت میں بھی ہذا ہے۔

جب پچھلی سورت میں یہ بتایا کہ پیغام اسلام عالم حکم کے لئے ہو تو یہاں بتایا کہ مذہب لوگوں کے اخلاقی کی درستگی کے لئے بتایا دنیوی سامانوں سے مستغنی کرنا اس کی کوئی غرض نہیں۔ عیسائی اقوام کو اپنی دنیوی زینب و زینت پر بہت غور ہے حالانکہ مذہب کی غرض اخلاقی زینب و زینت کا جامہ پہنانا ہے۔ انہی کی طرف زخوف کے ذکر میں خاص اشارہ ہے اور آخری دو رکعوں میں حضرت عیسیٰ کا ذکر اور عقیدہ نبوت کی تردید ہے۔

عزیز القریب

نام

طرحه مغربی

تعلق

۲۹۸۱ ام الکتاب و محفوظات حکمات یا اصول کو کہا ہے اور فاتح کو ام الکتاب کہا ہے اس لئے کہ وہ کتاب کا مبداء یعنی آغاز ہے، غ، یا اس لئے کہ ہر نمازیں پہلے اسی کو پڑھا جاتا ہے۔ دل، اور نزاج کہتے ہیں اُم الکتاب اھل الکتاب یعنی کتاب کا اصل ہے اور کہا گیا ہے لوح محفوظ۔ اور تمہیں یہ ہے کہ شریعہ اصاحام اور فرائض کی آیات میں سے ہر ایک حکم آیت ام الکتاب ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ ام الکتاب فاتح ہی ہے کیونکہ وہ تمام نمازوں میں ہر سورت سے پہلے پڑھی جاتی ہے اور اس کے ساتھ صغیر کی ابتدا ہوتی ہے اور یہی ام الکتاب لوح محفوظ کو کہا ہے اور تادم کہتے ہیں اصل کتاب ہے اور ابن عباس کو حکم ام الکتاب قرآن ہے اول سے لیکر تیسرے تک۔

ام الكتاب

۹ اَنْصُرْ بِعَنْكَمُ الَّذِیْ كَرَّصْنَا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ ۝ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ

تو کیا تم تم سے اعراض کرتے ہوئے نصرت کو پھر دیجیے اس لئے کہ تم حد سے گزرنے والے لوگ ہو ۱۶۸۲ اور کہنے، ہی نہی ہم نے

۷ نَبِیِّیْ فِی الْاَوَّلِیْنَ ۝ وَمَا یَاْتِیْهِمْ مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ

پہلوں میں بھیجے اور کوئی نبی ان کے پاس نہیں آتا تھا مگر وہ اس سے ہنسی کرتے تھے

۸ فَاهْلَکْنَا اَسَدًا مِنْہُمْ بَطْشًا وَّمَضٰثِلُ الْاَوَّلِیْنَ ۝

سو ہم نے انہیں ہلاک کر دیا جو گرفت میں ان سے زیادہ مضبوط تھے اور پہلوں کی مثال گذر چکی ۱۶۸۳

اور یہی دو قول اس کے معنی میں ابن جریر نے نقل کئے ہیں یعنی لوح محفوظ اور اصل الکتاب و جملہ درج، اور لوح محفوظ سب کتب سماوی کے لئے بطور اتم ہے یعنی ان کا اصل اور اتم الکتاب سے مراد علم ازل اور آیات ملکات بھی لی گئی ہیں۔ (رہا)

لدی۔ لدی۔ اور لکن قریب تر یہ ہیں اور لکن عندی سے خاص ہے کیونکہ وہ نہایت فعل پر دلالت کرتا ہے۔ اور بعض وقت عندی کی جگہ ہی استعمال ہوتا ہے۔ قد بلغت من لدنی عذرا اور الکھف ۷۶۔ وھب لنا من لدنک وحۃ وال عمران ۷۷۔ والغبیا سیدھا لہ الباب (یوسف) ۲۵۔ (رخ)

ان آیات میں کتاب مبین کی تشبیہ کا اس کتاب کو بطور مشادات اس بات پر پیش کیا ہے کہ ہم نے اسے عربی قرآن بنایا ہے یعنی وضعت سے بیان کرنے والا دیکھو مثلاً اور کہ وہ پہلی اور حکیم ہے علی کے لئے دیکھو ۱۶۸۳ اور مراد اس کا سب کتب پر بلند ہونا اور وہ نہایت بلند ہونا ہے۔ اور حکیم سے مراد سب کتب پر عالم ہونا یا حکیم ہونا روح یا حکیم سے مراد ہے کہ اس میں حکمت اور علم کی باتیں ہیں تو مطلب یہ ہے کہ قرآن کریم کی بلند مرتبگی اور اس کے پر حکمت ہونے پر خود قرآن ہی گواہ ہے اور اس کی شہادت یہ ہے کہ وہ اپنے پیروں کو بلند مرتبہ حکیم بنا کر دکھاوے کیونکہ اس کا وہی ہے کہ اس کی تعلیم علو اور حکمت کے مقام پر پہنچاتی ہے اور ام الکتاب کے جو بھی معنی کئے جائیں مراد یہ ہے کہ وہ اس قدر عالیشان علم میں ہے۔ اور علم اتنی مضامین نہیں ہو سکتا۔ بلکہ دشمن جو اسے تباہ کرنا چاہتے ہیں تو ان کے مقابل میں اس کے عاود اور اس کے پر حکمت ہونے کا ذکر کیا۔

۱۶۸۲ لضرب عنکم۔ الضرب یقع علی جمیع الاعمال الذلیلۃ۔ ضرب کا لفظ سب کاموں پر استعمال ہو جاتا ہے سولہ تھوڑا

کے اور اضرب عن الشیء کے معنی ہے اس سے رک گیا۔ اور اعراض کیا۔ اور ضرب عنہ الذکر۔ اور اضرب عنہ دونوں کے معنی ہیں صرفہ لے پھیر دیا اور بیان معنی ہیں کہ تم کو یوں ہی چھوڑیں اور تمہیں اس بات کا علم نہیں جو تم پر واجب ہے اس لئے کہ تم زیادتی کرتے ہو۔ اور ضربت عنہ الذکر کا محاورہ سوار سے لیا گیا ہے جب وہ جانور پر سوار ہو۔ پھر اسے ایک طرف سے پھیرنا چاہے۔ تو اسے اڑا ہے تاکہ اسے دوسری طرف پھیر دے۔ اور یوں ضرب یعنی صرف ہو گیا ہے۔ اور ضربت قلائع فلاں کے معنی ہیں اسے ہٹا دینا،

صفحہ صفحہ کے معنی جنب یا پہلو میں اور ہر چیز کا صفحہ اس کی جانب ہے۔ اسی سے مصافحتہ ہے یعنی ایک شخص کا اپنی صفحہ کی جانب کو دوسرے کی صفحہ کی جانب میں رکھ دینا اور صفحہ عنہ کے معنی ہیں اس کے گناہ سے اعراض کیا۔ واسئلہ لمن الاعراض بصفحة وجہہ گویا اس کے گناہ سے اپنا منہ پھیر لیا۔ اور یہاں صفحہ سے مراد صفت اعراض ہے کیونکہ صفحہ معنی فلاں کے معنی ہیں اس سے پھر پھرتے ہوئے اعراض کیا۔ (دل) اور صفحا یہاں صافحین کی جگہ ہے۔ یا ضرب کے لئے فیلفظ سے مصدر ہے۔

آیت کا مطلب یہ ہے کہ ایک قوم اگر ظلم کا یہی میں حد سے گذر گئی ہے تو یہ نہیں ہو سکتا کہ اس قدر تعالیٰ بھی اسے اسی اسراف کی حالت میں نہ کوئی نہ کرے۔

وَلَيْنَ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ ۙ ۹

اور اگر تو ان سے سوال کرے کہ کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو ضرور کہیں گے انہیں غالب علم والے نے

الْعَلِيمُ ۚ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ ۙ ۱۰

پیدا کیا جس نے تمہارے لئے زمین کو جائے آرام بنایا اور تمہارے لئے اس میں رستے بنائے تاکہ تم

تَهْتَدُوا ۚ وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَنشَرْنَا بِهٖ بَلَدًا بَرْدًا ۙ ۱۱

ہر اہت پاؤ اور وہ جس نے پانی ایک انداز سے اتارا پھر ہم اس کے ساتھ ایک موثر کوند ہر تپنا

كَذٰلِكَ نُخْرِجُوهٖ ۙ وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ ۙ ۱۲

اسی طرح تم اذہ کر کے نکالے جاؤ گے اور وہ جس نے سب کے سب جوڑے پیدا کئے اور تمہارے لئے

لَكُمْ مِنَ الْفَلَائِكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ۚ لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِۦ ثُمَّ ۙ ۱۳

کشتیوں اور چارپایوں سے وہ بنایا جس پر تم سوار ہوتے ہو تاکہ تم ان کی پیٹھوں پر سوار ہو پھر

تَذْكُرُوا النِّعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحٰنَ الَّذِي ۙ

اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو جب اس پر قرار پکڑو اور کہو وہ پاک ذات ہے جس نے

سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ۙ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ۙ ۱۴

ہمارے لئے اسے کام میں لگایا اور ہم اس کے لئے طاقت رکھنے والے نہ تھے ۱۴ اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں

میں چھوڑ دے اور ان کو نصیحت دکرے الفاظ دیگر کوئی قوم کتنی بھی خطا کا رسی میں بڑھ جائے (اللہ تعالیٰ کا رحم اس کی دستگیری کے لئے بھی تیار

ہے۔ یٰٰیہٰ اَیُّ الذِّیْنِ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ (الزمر - ۵۳) مگر مومن نے یوں بھی معافی کے ہیں کہ کیا ہم

تمہارے گناہوں سے دگر کرتے ہوئے عذاب کو تم سے پھریں گے گویا ذکر سے مراد ذکر مذابحہ اور پہلے معنی لحاظ سیاق بھی زیادہ معذون

ہیں۔ اس لئے کہ آگے ہی ذکر چلتا ہے۔ کہ پہلے لوگوں میں بھی تم بھیجے ہے۔ اور وحی کا نزول صفت رحمانیت کا تقاضا ہے جیسا کہ سب سے

پہلی آیت میں اشارہ ہے ۛ

۲۹۸۳ مثل الاولین سے مراد ان کا ذکر ہے جو ایک نسل کے حکم میں ہے اور مطلب یہ ہے کہ قرآن میں یہ ذکر ہو چکا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ

یہ سورتیں درمیان فی زمانہ ہیں اور ان سے پہلے ایسی سورتیں نازل ہو چکی تھیں جن میں انبیاء و امان کے مکذبین کا ذکر ہے

۲۹۸۴ علیٰ ظہورہ جنہم ذکر کو بعض نے مائزہ کیوں کی طرف لیا ہے اور لفظ اَخَام ذکر کی آیت ہے۔ اور میں بھی ایک جگہ ہے مافی بطونہ

والخلف (۶۶) اور دوسری جگہ مافی بطونہا را المؤمنون - (۶۱) اعدیاں نہیں اور حدیث کی گئی ہے کہ یہ سورتیں جمع ہے (رج)

مقرنین - قرآن کے لئے دیکھو ۲۵۵۶ وغیرہ اور اَقْرَبْتُ لِلشَّیْءِ کے معنی ہیں مجھے اس پر طاقت یا قوت حاصل ہے پس مُقَرَّنُ قَات

مثلاً

اقرآن

ع

نزدیک

۱۵ وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ مُبِينٌ ۝

اور وہ اس کے بندوں میں سے اس کی اولاد مقرر کرتے ہیں ۱۵۔ یقیناً انسان کھانا شکر گزار ہے کی

۱۶ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَأَصْفَكُمْ بِالْبَنِينَ ۝ وَإِذَا ابْتِئَسَ

اس نے اس سے جو وہ پیدا کرتا ہے، دلپنے نے بیٹیاں بنائیں اور تمہیں بیٹوں کیسے چاہیں؟ اور جب ان میں سے کسی کو اپنا

أَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا ۖ

نوشہری ہو جاتا ہے جس کی وہ رحمان کے لئے مثل بیان کرتا ہے تو اس کا منہ سیاہ ہو جاتا ہے اور

۱۸ هُوَ كَظِيمٌ ۝ أَوْ مَنْ يَتَشَوَّرُ فِي الْحَبْلَةِ وَهُوَ فِي الْخَصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ۝

وہ عظیم ہے۔ اور جو ہر اہم ہوتا ہے ۱۸۔ کی وہ جو زبوں میں پرورش پائے اور وہ جھڑے میں کھول کر بات کرے ۲۹۸۷

رکھنے والا ہے اور ارفوان ایک شخص کا دوسرے پر قوت رکھنا ہے۔ (د)

اس اور ان کی آیت کی مذکورہ دعا سبحان الذی یحضرنا ہذا اوما کنا لہ معقرینین وانا الی ربنا المنقلبون جافز پر دہی کے وقت پڑھی جاتی ہے۔ اور دونوں آجمل میں تعلق یہ ہے کہ جافز پر سواری جسمانی طور پر سیر ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنا جانا لازمی ہے ۲۹۸۷۔ جزو۔ کے معنی بعض یا حصہ ہیں یا میں بعض فریضے والی یا مٹیا اور بعض نے عدل یا سکا ہر سر راہ لیا ہے۔ (ج) اور یہ جو کہا گیا ہے کہ جزو لغت عرب میں معنی اثاث ہے تو عرش پر اسے غلط قرار دیتا ہے۔

یہاں اشغال مضون اللہ تعالیٰ کی طرف بیٹا منسوب کرنے کی طرف کیا ہے اور ان کے رکوع میں عرب کے اس عقیدہ کا ذکر ہے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں جو کہ معیاشوں کا عقیدہ، انیت اور عرب کا یہ عقیدہ باہم لئے جیتے ہیں اس لئے دونوں کا ذکر ایک جگہ کیا ہے اس رکوع میں اس فکر پشت انبیاء کا تھا اس کے آخر پر اس عقیدہ کا ذکر یہ ظاہر کرنے کے لئے ہے کہ تمام انبیاء کی اصل تعلیم اللہ تعالیٰ کی توحید ہی ہے یہ مفسر کا عقیدہ کہ اس کا بیٹا بیٹیاں بھی ہیں تو ان کا اپنا اقرار ہے کسی نبی نے یہ تعظیم نہیں دی +

۲۹۸۷ میں مضون الخلق ۱۷۔ ۵ و ۸ اور الصفات ۱۹۔ ۱۵ تا ۱۳ میں بیان ہو چکا ہے یعنی ملائکہ کو خدا کی بیٹیاں قرار دینا بجا مضامین للرحمن عشا میں اسی طرف اشارہ ہے اور مثل سے مراد یہاں شبہ ہے یعنی اس کو اللہ تعالیٰ کی مثل یا اس کی جنس سے قرار دیتے ہیں کیونکہ اللہ کی جنس سے ہوگی۔ پس اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد منسوب کرنا گویا دوسروں کو اس کی جنس سے یا اس جیسا قرار دینا ہو اور پہلی آیت میں مایخی اس لئے بڑھایا کہ خلق تو تغیر اور فنا کے شیعہ ہے اسے اللہ تعالیٰ جیسا قرار دینا کیسی بے ادب عقلی بات ہو

۲۹۸۷ میں یَتَشَوَّرُ اور نَشَأَ کسی چیز کا حادث کرنا اور اس کی تربیت کرنا اور لَقَدْ عَلَّمُ النُّشْأَةَ الْاُولٰی (الواقعة ۷۲) اور نَشَأَ الْبَلِیْلُ (المزمل ۶) مراد قیام اور نماز کے لئے کھڑا ہونا ہے۔ اور نَشَأَ السَّحَابُ کے معنی ہیں بادل ہو رہا ہے اور بڑھتا گیا اسی معنی میں ہے ویشقی السحاب النقال بالمرحل۱۱۔ اور انشاء لک ایک چیز کا وجود میں لانا اور اس کی تربیت کرنا ہے۔ اور اس کا اکثر استعمال جگہ اردو میں ہے۔ ہوالذی انشاء کما لا انشاء (۹۹) وانشاءنا من بعدہم قراخیزین (الانعام ۶) ثم انشاءناہم خفا آخر (المؤمن ۴۴) ونشککفی الاغسلون (الواقعة ۶۱) یشقی النشاء الاخرة (العنکبوت ۲۱) یہ سب وہ وجود میں لاتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے خاص ہو اور یہاں معنی تربیت کن ہیں (ج)

نزدیک میں پرورش پانے والے کے متعلق دو قول ہیں بعض کے نزدیک اس سے مراد لڑکیاں اور عورتیں ہیں۔ اس لئے کہ لڑکیاں

نزدیک کا پسنا

وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَنِ إِنَّا كُنَّا أَشْهَدُ وَخَلَقْنَاهُمْ مِمَّنْ سَبَّكُمُ ۚ ۱۹

اور وہ فرشتوں کو جو خدا کے بندے ہیں دیو یاں بناتے ہیں کیا وہ ان کا پیدائش کے گواہ ہیں ان کی گواہی

شَهِدَآدَتُهُمْ وَيَسْأَلُونَ وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمَنُ مَا عَبَدْنَاهُمْ مَا لَهُمْ بِذَلِكَ مِنْ ۲۰

لکھ لی جائیگی اور ان سے پوچھا جائیگا ۲۰ اور کہتے ہیں کہ اگر معنی چاہتا تو ہم انکی عبادت نہ کرتے انہیں اس کا کچھ بھی علم

عِلْمٌ إِنْ هُمْ إِلَّا يَخُصُّونَ ۚ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا مِنْ قَبْلِهِ فَمُتَّبِعِمْ مُسْتَمْسِكِينَ ۲۱

نہیں وہ معنی انہیں دہراتے ہیں کیا ہم نے انہیں اس سے پہلے کوئی کتاب دی ہے جسے وہ مضبوط پکڑتے ہوئے ہیں ۲۱

بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَرِهِمْ مُهْتَدُونَ ۲۲

بلکہ کہتے ہیں ہم نے اپنے بزرگوں کو ایک دین پر پایا اور ہم ان کے قدموں کے نشانات پر چلتے دے میں

وَكُنَّا لَكَ مَلَكًا مِمَّنْ قَبْلَكَ فِي قَرِيَةٍ مِنْ نَجِيرٍ ۲۳

اور اسی طرح ہم نے تجھ سے پہلے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا

سے عورتوں کے لئے نہایت وغیرہ کے پہننے کا جواز اور مردوں کے لئے اس کے عدم جواز کا استدلال کیا گیا ہے۔ اور ابن زید کا قول ہے کہ اس سے مراد ان کے بت ہیں جو وہ چاندی اور سونے سے بناتے تھے اور عیش و شادی الحلیۃ سے مراد زیورات سے ان کا بنا ہوا ریح، اور فی الخصام غلبہ میں بھی بتوں پر صادق آ سکتا ہے اور اس صورت میں نفی ابانۃ سے مراد نفی خصام ہوگی ریح، یعنی وہ دلیل دینے کا کچھ بیان کرنے یا جھگڑا کرنے کے قابل ہی نہیں اور چونکہ اگلی آیت میں اناث سے مراد ان کی دیویاں یا ان کے بت ہی ہیں جس کے لئے دیکھو لکنا اس لئے یہاں بھی بتوں کا ذکر ہی اصل فشا معلوم ہوتا ہے۔ اور بتوں کو زیورات یعنی سونے چاندی اور جواہرات سے مرصع کرنا بت پرستوں میں عام رواج ہے۔ اور بتوں کے دلیل نہ دینے یا نہ بولنے کو دوسری جگہ بھی بطور دلیل پیش کیا گیا ہے۔ فاشلوہ ان کا نواہی منطوقون (الانبیاء ۲۳) افلا یومنون الا یرجع الیہم قولاً (طہ ۸۹)

بتوں کا زبور ہر بت سے بنایا

۲۹۸۷ فرشتوں کو خدا کی عبادت میں ان کے بتوں کے نام جن کی وہ عبادت کرتے تھے عورتوں پر تھے اور فرشتوں کی اور کسی دیکھیں ان کا عبادت کرنا قرار دینا ہی ہے اور چونکہ ان کے بتوں کے نام جن کی وہ عبادت کرتے تھے عورتوں پر تھے اور فرشتوں کی اور کسی دیکھیں ان کا عبادت کرنا معلوم نہیں ہوتا اس لئے بظاہر ہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان بتوں یا بتوں کو ملائکہ کا منظر قرار دیتے تھے جس پر دوسری جگہ قرآن کریم میں بت موجود ہے جب فرشتوں سے کہا جائیگا کہ کیا یہ تمہاری عبادت کرتے تھے تو وہ جواب میں کہیں گے بل کا نواہی بعدون الحق (الانبیاء ۲۱)

بتوں کو ملائکہ کا منظر قرار دینا

۲۹۸۸ پہلی آیت میں فرمایا کہ ان کے پاس اس عقیدہ کے متعلق کوئی علم نہیں یعنی عقلی دلیل نہیں یہاں فرمایا کہ کوئی کتاب بھی ان کے

پاس نہیں تھی کسی نبی یا استاد کی یہ عقیدہ نہیں بالفاظ دیگر نفی دلیل بھی کوئی نہیں اگلی آیت میں امتہ کے معنی دین کے لئے دیکھو

امتہ

۲۱۸۳ یہی معنی یہاں مجاہد نے کئے ہیں (ج)

وَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ وَإِنَّا بِهِ كَافِرُونَ ۝ وَقَالُوا لَوْلَا نَزَّلَ الْهَذَا ۴۲

اور جب حق انکے پاس آیا کھٹکے یہ جادو ہے اور ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں ۲۹۹۵ اور کھٹکے ان کیوں یہ قرآن دو

الْقُرْآنُ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْقُرَيْتَيْنِ عَظِيمٍ ۝ أَهَمُّ يَقْسُمُونَ رَحِمَتْ رَبِّكَ ۴۲

سبتوں کے کسی بڑے آدمی پر نہ اتارا گیا ۲۹۹۵ کیا وہ تیرے رب کی رحمت کو قسم دیتے ہیں

لَحْنٌ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ

ہم نے ان کے درمیان ان کی دنیا کی زندگی میں ان کی روزی تقسیم کی ہے اور ایک کے دوسرے پر درجے

دَجَجْتِ لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُم بَعْضًا سَخِرَآءَ وَرَحِمْتَ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّنَّا

بند کئے ہیں تاکہ ایک دوسرے کو خدمت میں لگائے اور تیرے رب کی رحمت اس سے بہتر ہے جو

يَجْمَعُونَ ۝ وَلَوْلَا أَن يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لَنِّ يَكْفُرُونَ ۴۲

جمع کرنے میں ۲۹۹۶ اور اگر یہ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی گروہ ہو جائیں گے تو ہم انکے لئے جو رجوان کا نفاذ

بِالسَّحْنِ لِيُؤْتَهُم سُقْفًا مِّنْ فَضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ۴۲

کرتے ہیں ان کے گھر کی چھتیں چاندی کی بنادیتے اور سیڑھیاں (جہی) جن پر وہ چڑھتے ہیں ۲۹۹۷

۲۹۹۴ یہاں قرآن کریم کو سحر کہا ہے اسلئے کہ اسکی تعلیم دلوں کو اپنی طرف کھینچتی تھی دیکھو ۱۱۹ انبیاء کو سحر کرنے کی اصل وجہ یہی ہے *

۲۹۹۵ قرآن بتائیں یہی دو سبتوں میں اشرافہ کہ اور طائف کی طرف ہے اور رجل عظیم سے مراد جابہ دال والا آدمی ہے جب کہ حضرت

ابن عباس سے مروی ہے کہ چونکہ کفار کی نظر میں غفلت کا انحصار مال دنیا پر تھا اور مال دنیا کے لحاظ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے نہ تھے ہاں نیکی اور

استباز میں آپ کا مرتبہ اس قدر بلند تھا کہ اس کا اعتراف سب عرب کو تھا بعض لوگوں نے خاص نام لئے ہیں مثلاً کہ میں ولید بن مغیرہ

یا قتیبہ بن ربیعہ کا نام اور طائف میں حبیب بن عمرو یا ابن عبد المل یا ابن مسعود ثقیفی کہ نام مگر اس قسم کی کوئی ضرورت نہیں۔

۲۹۹۶ رحمة ربك سے مراد نبوت یا اللہ تعالیٰ سے قرب کا تعلق ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی باطنی نعمتوں کی تقسیم انکے اقدار میں نہیں

بلکہ ظاہری نعمتوں کی تقسیم بھی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہی ہے اللہ تعالیٰ کا ظاہری قانون قدرت یہ ہے کہ سامان روزی کے لحاظ سے بعض

کو بعض پر فضیلت دیتی ہے تاکہ ایک دوسرے سے خدمت کے کام سے سکیں اور نظام قائم ہے۔ تو جب طبع بعض مصالح کی بنا پر یہ احتکافات

ظاہری ہیں یہی حالت اختلافات روحانی کی ہے اور کون شخص فی الحقیقت دوسروں پر فضیلت رکھتا ہے اور کس کی قوت قدسی دوسروں کو

نیکی کی راہ پر لاسکتی ہے۔ یہ علم اللہ تعالیٰ کو ہی ہے *

۲۹۹۷ فضة۔ فغن کے لئے دیکھو ۱۵۷ کسی چیز کا توڑنا ہے اور فضة چاندی کو کہتے ہیں اس لئے کہ جہاں میں یہ سب سے ادنیٰ درجہ

پر جس سے معاملہ کیا جاتا رہی (وغ)

معارج۔ معراج کی جیسے دیکھو ۱۳۳

اہل دنیا کا سیار

ہفت

نصفہ

معارج

وَأَنهٖم لَيَصِدُّوْنَ وَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُوْنَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ۚ قُلْ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَكُمُ النُّوحُ

اور یقیناً وہ انہیں رستے سے روکتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت پانے والے ہیں مگر ان کی کجی

قَالَ لَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بَعْدَ الْمُسْتَرْقِينَ فَبُئْسَ الْقَرِينُ ۚ وَلَكِنْ

پاس آنا کہ تم کو کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کا دوری ہوتی سو کیسا ساتھی ہے ملنے اور آج

يَنْفَعُكُمُ الْيَوْمَ إِذْ ظَلَمْتُمْ أَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ۚ أَفَأَنْتُمْ تُشْمِكُمْ

تمہیں یا فائدہ دے گا جب کہ تم ظالم ہو کر تم عذاب میں شریک ہو تو کیا تو بہرہ کو

الضَّمَّ أَوْ تَهْدِي الْعُمْى وَمَنْ كَانَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۚ فَأَمَّا لَدُنْ هَبَّتْ بِكَ

نا سکتا ہے یا انھوں کو رستہ دکھا سکتا ہے اور اسے جو کھلی گمراہی میں ہر وقت سوا گمراہی سے بچنے

فَأَنَا مِنْهُمْ مُنْتَقِمٌ ۚ أَوْ زُرْنَاكَ الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ فَإِنَّا عَلَيْهِمُ

تو انہیں ہم سزا ہی دینے والے ہیں یا تجھے وہ دکھا دیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے تو ہم ان پر پوری

مُقْتَدِرُونَ ۚ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ

قدرت رکھنے والے میں ملنے سوا سے مضبوط پکڑے رہو جو تیری طرف وحی کی گئی ہے بے شک تو سیدہ رستے

مُسْتَقِيمٌ ۚ إِنَّكَ لَدُنْكَ وَلِقَاكَ وَسَوْفَ يُسْأَلُونَ ۚ وَسَلُّوا مَنِ اسْتَلَمْنَا مِنْ قَبْلِكَ

ہرے اور یقیناً وہ تیرے لئے ادبیری تو کہیے مشرق اور تم سے پوچھا جائیگا اور ان سے پوچھ جنہیں ہم نے تجھ سے پہلے اپنے

۳۰۰؎ دیکھنے والے وہی شیاطین ہیں مگر وہ جی کو ایسا خوبصورت کر کے دکھاتے ہیں کہ بدکار سمجھتے ہیں کہ ہم راہ راست ہیں اور اچھا راہ
کر رہے ہیں جب انسان جی میں بہت زیادہ مبتلا ہو جاتا ہے تو اسی جی کو وہ اچھا سمجھنے لگتا ہے اس لئے کہ نور فطرت بالکل دب جاتا ہے
ورنہ اصل حالت فطرت انسان کی یہ نہیں ہے

جی کا جی معلوم
ہوتا ہے

۳۰۱؎ مشرقین سے مراد مشرق و مغرب میں درج بعض نے گرمی اور سردی کے مشرق مراد ہے +

مشرقین

۳۰۲؎ قرآن شریف نہ صرف انہیں کو رستہ دکھاتا اور بہوں کو سنا ہے بلکہ مردوں تک کو زندہ کرتا ہے اور من کان میتاً فاحیینا
(الانعام ۱۲۳) یہاں مراد وہ لوگ ہیں جو دیکھنا چاہتے ہی نہیں اور نہ سننا چاہتے ہیں اور مردود و مواتی اندھے اور مرد و عورت ہیں جیسا
کہ آیت کے آخری الفاظ صاف بتاتے ہیں +

۳۰۳؎ ان دونوں آیات میں یہ بتایا ہے کہ جی کی سزا تو بدکاروں کو مل چکی ہے کسی کو رسول اللہ کی زندگی میں مل جاتے تو کیا اور بعد
میں مل جاتے تو کیا چنانچہ اسلام کے مخالف تو آپ کے بعد بھی پیدا ہوتے رہے تھے اس لئے دنیا کے بعد میں بھی سزا ملتی ہے گی +

ع

حضرت موسیٰ اور
قوم فرعون

۴۶ مِنْ رُسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِنْ دُونِ الرَّحْمَنِ إِلَهًا يَعْبُدُونَ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا

رسولوں میں سے بھیجا کیا ہم نے رحمان کے سوا کسی اور بھی معبود بنائے تھے جن کی عبادت کی جائے مانتے اور ہم نے موسیٰ کو

مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○

اپنی آیتوں کے ساتھ فرعون اور اس کے ملازمین کو بھیجا تو اس نے کہا میں جہانوں کے رب کا رسول ہوں

فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِآيَاتِنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَضْحَكُونَ ○ وَمَا نُرِيهِمْ مِنْ آيَةٍ

سوجب وہ ہادی آیتیں بیکران کے پاس آیا تو وہ اس پر ہنسی کرنے لگے اور ہم انہیں کوئی نشان نہ دکھاتے تھے

إِلَّا هِيَ الْكِبَرُ مِنْ أُخْتِهِمْ وَأَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ

گروہ اپنی مانند (پیشانی) سے بڑا ہوتا تھا اور ہم نے انہیں عذاب میں پکڑا تاکہ وہ رجوع کریں

۴۷ وَقَالُوا يَا أَيُّهَا السَّحَرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَ لَنَا لَمَّا كُنْتُمْ دُونِ

اور انہوں نے کہا اے جادوگر ہماری آیتوں کے لئے دعا کر مہیا اس نے تجھ سے عہد کیا ہے ہم ضرور ہدایت پانے والے ہیں

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ ○

سوجب ہم نے ان سے عذاب دور کر دیا تو وہ عہد شکنی کرنے لگے

۳۰۰۴ یہاں سوال رسولوں سے تو ہو نہیں سکتا کیونکہ وہ فوت ہو چکے اس لئے مردان رسولوں کی تہیں لی گئی ہیں یا رسولوں سے سوال سے مردان کی تعلیم کو دیکھنا ہے کہ کوئی رسول اللہ تعالیٰ کی طرف شرک کی تعلیم کو منسوب نہیں کرتا اور اصل غرض مشرکین پر اتمام حجت ہے کہ جن انبیاء کو وہ مانتے ہیں وہ تو شرک کی تعلیم نہیں دیتے تھے +

۳۰۰۵ اخت دیکھو ۳۰۰۴ اور یہاں اختہما سے مراد ہے وہ نشان جو اس سے پہلے گذر چکا اور اسے اسکی اخت اس کا خطے کہا کر صحت اور بیان کرنے اور صدق میں وہ دونوں شریک ہیں (یعنی) اخت ہارون و مریم (۲۸) میں ایک توجیہ ہے کہ اس سے مراد اخت فی الصلاح ہے یعنی صلاحیت میں اس کی بہن اور بھانجی سب بہن ہونا مراد نہیں (یعنی)

نشانوں سے مراد حضرت موسیٰ کی سچائی کے نشانات ہیں اور انہی میں وہ عجوات بھی ہیں جن کا ذکر دوسری جگہ ہے دیکھو ۳۰۰۳ اور سورۃ الاعراف ۳۳ وغیرہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عہد کے سانپ بننے اور پیرینا سے بڑھ کر عجوات وہ تھے جو ان سے پیچھے آگئے اور کسی نشان کا بڑا ہونا بلحاظ اس کی وضاحت کے اور اس اثر کے ہے جو وہ ایک چیز کی صداقت پر پیدا کرتا ہے اور سچائی کا بھی نشان ہے کہ وہ ضرور و زبیرہ و زیدہ و فاضل ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور اس پر ہنسی سے نئی دلائل پیدا ہوتی جاتی ہیں اور ہر ایک قسم کا دھندلاہن اس کی دلائل سے دور ہوتا ہے۔

۳۰۰۶ ساحر ساحر کے معنی ان کے نزدیک عالم تھے اور حیران کے نزدیک مذموم نہیں تھا اور مراد اس سے عالم ہر جہاں (یعنی مضمون ساحر) میں ہے +

ع

۵۶ مِّنْهُمْ مَّنْ عَرَفَ اِيْمَ اٰجَعِيْنَ ۖ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ۚ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا

سزا دی پس ہم نے ان سے جو ان کی بات کو پہچان لیا۔ مثلاً ۳ سوا انہیں گزرا رہے ہوئے اور کچھ لوگوں کے لئے مثال بنایا مثلاً ۳ اور جب مریم کے بیٹے کو نشان بنایا گیا

۵۸ اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ۚ وَقَالُوْا اِلٰهِنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ اَضَرُّوْهُ لَكَ الْاَجَلَ

تو تیری قوم اس پر چلا اٹھی ہے مثلاً ۳ اور کہتے ہیں کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ۔ یہ لے تیرے لئے بیان نہیں کرتے کہ کچھ لوگوں

۵۹ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَمُوْنَ ۚ اِنْ هُوَ اِلَّا عِبْدٌ اُنْعَمَ عَلَيْهِ ۖ جَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْ اِسْرٰٓءِيْلَ

بلکہ یہ لوگ جھگڑا دہی ہیں مثلاً ۳ وہ راہور کچھ نہیں مگر ایک بندہ ہے جس پر ہم نے انعام کیا اور اسے نبی اسرائیل کی مثال بنایا مثلاً ۳

ہے دیکھو مثلاً ۳

۳۰۱ سلف (مثلاً ۳) ہندہ ہے یعنی جو پہلے گذر چکا اور مراد ان کی ہلاکت ہے اور ان کا آگ میں پہلے جانا بھی مراد لیا گیا ہے اور مثل سے مراد ان کا عبرت ہونا ہے۔

۳۰۲ یصدون۔ صدل کی صناع جب یصدن ہو تو اس کے معنی معروض کرنے کے ہوتے ہیں اور یصدن ہو تو اس کے معنی صخر یعنی فریاد کرنا یا چلا اٹھنا ہیں۔ دل،

جامد کا قول اس آیت کی تفسیر میں یہ ہے کہ قریش کہتے تھے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہتے ہیں کہ ہم ان کی عبادت کریں جس طرح عیسیٰ کی عبادت میں لگی کی قوم کرتی ہے۔ (ج) اور ایک روایت میں ہے کہ عبد اللہ بن الزبیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچھا ہے ہوتے سنا انکم و ما تعبدون من دون الله صلب جہنم تو کہا کہ حضرت عیسیٰ کی نصاریٰ عبادت کرتے ہیں۔ اور آپ اسے نبی اور عبد صالح بتاتے ہیں تو اگر وہ لگتے ہیں جائیں گے تو ہم اور ہمارے معبود بھی لگتے ہیں جاسے پر راضی ہیں۔ (د) اصل مطلب صرف اس قدر معلوم ہو چکا کہ نبی پرست تھے تھے کہ حضرت عیسیٰ کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتے ہیں۔ اور ان کے بتوں کی نہیں کرتے اس لئے وہ کہتے تھے کہ ہمارے معبود بہتر ہیں یا عیسیٰ یہ عرب کے معبود تھے اور حضرت عیسیٰ ایک دوسری قوم کے معبود تھے تو وہ اس بات پر چلا اٹھے کہ کیا وہ ہے کہ ایک غیر قوم کے معبود کی عبادت کی جاتی ہے اور اپنے معبودوں کی عبادت نہیں کی جاتی اس کا جواب آیت ۵۹ میں دیا گیا کہ اس کی عبادت اس وجہ سے ہو کہ وہ خود اللہ تعالیٰ کا ایک برگزیدہ بندہ تھا۔ اس وجہ سے کہ وہ ایک قوم کا معبود ہے۔ اور آیت ۶۴ میں بتایا کہ وہ اپنے آپ کو معبود بنا کر پیش نہ کرتا تھا بلکہ وہ تو اللہ کی عبادت کی طرف ہی بلاتا تھا ان کی امت نے ایک غلط راہ پر قدم اٹھا کر انہیں خدا بنالیا ہے۔

۳۰۳ ضارب۔ ضرب کا لفظ جب مثل کے ساتھ آئے تو اس کے معنی بیان کرنے کے ہوتے ہیں۔ جیسے وا ضرب لہم مثلاً احطب القرية (یعنی ۳۰۳) وا ضرب لہم مثل الخیوة الدنیا والکھف ۱۹-۲۵) یا جیسے اوپر کی آیت میں ولما ضرب ابن ماریہ مثلاً اور بعض وقت صرف لفظ ضرب مثال بیان کرنے پر بولا جاتا ہے جیسے کذلک یضرب الله الحق والمباطل (الہدی ۱۷) اور یہاں ضرب لہم اسی معنی میں ہے اور یہاں ان کا بیان بمقابلہ اس بیان کے ہے جو قرآن شریف نے حضرت عیسیٰ کے ذکر کیا کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ وہ بھی تو ایک قوم کا معبود ہے ان کا کتنا معنی جھگڑے اور مقابلے کے لئے ہو بلکہ فرمایا کہ یہ لوگ میں ہی جھگڑا لو۔ ہر بات میں جھگڑا کرنا ہی ان کا کام ہے کیونکہ خضم سے کہتے ہیں جو جھگڑے سے فتنہ ہو۔ دیکھو ۲۹۳

۳۰۴ مثلاً یعنی اسرائیل میں مثل کے معنی آیہ ۱۶۸ میں جس کی تفسیر ابن جریروں کرتے ہیں۔ آیہ ۱۶۸ یعنی اسرائیل و حجة لنا عليهم بارسالنا اليهم بالادلة الدنيا یعنی نبی اسرائیل کے لئے نشان اور ہماری ان پر جمع اس لئے کہ ہم نے انہیں اپنی طرف

حضرت عیسیٰ اور نبی اسرائیل کی قیامت

حضرت عیسیٰ اور نبی عرب

حضرت عیسیٰ اور نبی عرب

وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُمْ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ خَافُونَ ۝ وَإِنَّهُ لَعِلْمُ السَّاعَةِ ۝ ٦١

اور اگر ہم چاہتے تو تم میں فرشتے مقرر کر دیتے جو زمین میں خلیفہ ہوتے مٹاتے اور قیامت پر ہر دور مگر کی گئے علم ہے

فَلَا تَنْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُون ۚ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝

سو تم اس کے منتظر نہ رہو اور میری پیروی کرو۔ یہ سیدھا راستہ ہے مستقیم

جاننے کے لئے، جو صحیح اور یا چمکہ مثل تشبیہ کے طور پر بیان کی جاتی ہے۔ اس لئے سر اللہ سے ان کے لئے نمود بنانا ہے۔ جس کی زندگی کے مطابق وہ اپنی زندگیوں میں بنائیں۔ اور یا حسان میں مثل مراد ہے اور اس صورت میں بھی معنی نمود ہی ہونگے۔
۳۰۱ھ منکر کے ایک معنی بدلا منکر کئے گئے ہیں اور مطلب یہ لیا گیا ہے کہ اگر ہم چاہیں تو تم سب کو ہلاک کر دیں۔ اور تمہاری جگہ فرشتوں کو لے آئیں (رج) اور بھی مراد ہو سکتی ہے کہ تمہاری جگہ خلافت دہائی یعنی نبوت کے لئے فرشتے بھیج دیتے اور اس میں خلافت کے عقیدے کی تردید ہی کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ انسان کی نگہ داری کی وجہ سے ضروری ہوا کہ خود خدا انسان بنے تو بتایا کہ خدا کو انسان بنانے ہوا اگر اب بھی تھا کہ انسانوں کا اللہ تعالیٰ ناقابلِ خلافت ہوتا اور خلافت کے لئے کسی اور کی ضرورت ہوتی تو وہ انسانوں کے لئے فرشتے بنا دیتا۔ جو خلیفہ اللہ کا کام کرتے کیونکہ فرشتے تو معصوم من اللہ بھی ہیں۔ لیکن وہ بتاتے تھے کہ ان کے لئے وہ انسانوں کے لئے رسول نمونے کا کام دیتے ہیں اور نہ انسان ان کے نقش قدم پر چل سکتے تو پھر خدا کے انسان بننے سے کیا غرض حاصل ہو سکتی ہے۔

خلیفۃ اللہ انسان ہی ہو سکتا ہے

اللہ لعل الساعۃ سے مراد

۳۰۱ھ انہ میں ضمیر حضرت ابن عباس اور بعض اور مفسرین کے نزدیک ابن مریم کی طرف جاتی ہے۔ اور چنانچہ تادم سے مروی ہے کہ قرآن کی طرف ہے۔ (رج) اہی دوسرے قول پر جو اعتراض بعض نے کیا ہے کہ یہاں قرآن کا ذکر پہلے نہیں وہ صحیح نہیں اس لئے کہ بہت موضوعات پر ایسی طرح ضمیر قرآن بغیر اس کے پہلے ذکر کے آئی ہے جیسے لا تحرك به لسانك لتعجل به (الفیلہ - ۱۶) جیسے انا انزلناه فی سبیلہ القدما (القدرۃ ۹۰) اور حتیٰ ہی ہے کہ قرآن ہی ساعت کا علم دیتا ہے۔ حضرت عیسیٰ کو ساعت کے لئے نشان تو کہا جاسکتا ہے خواہ وہ عیسیٰ ہی مراد ہو مگر ساعت کا علم وہ نہیں اس لئے حضرت ابن عباس کی قرات بھی عیسیٰ کے زہر کے ساتھ ہے۔ اور بلحاظ سیاق بھی اس معنی پر کوئی اعتراض نہیں اس لئے کہ جب عیسیٰ ان کے عقیدہ باطل کا ذکر کیا کہ وہ ایک انسان کو خدا بناتے ہیں۔ تو ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ آخر ابن کی قاتل پر بھی خاندان کی گھڑی آئے گی جس کا علم قرآن شریف نے دیدیا ہے۔ سو وہ اس میں شک نہ کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اختیار کریں کہ یہی صراط مستقیم ہے اور اگر ضمیر حضرت عیسیٰ کی طرف ہی لی جائے تو ساعت سے مراد نبی اسرائیل کی ساعت یا قیامت و سلی ہوگی میں حضرت عیسیٰ کو جسے عیسائیوں نے خدا بنالیا، ظہور نبی اسرائیل کے لئے ایک نشان تھا کہ ان کی ساعت و سلی ہوگئی۔ جب نبوت ان کے سلی جائیگی جیسا کہ حضرت یحییٰ کے اقوال میں بھی صاف اس بات کا ذکر ہے۔ اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت تم سے سلی جائیگی اور اس قوم کو جس کے پہلے لائے دسویں جاہلیگی۔ (متی ۲۱: ۴۴) اور اس کے آگے آئے کہ کاہن اور فریسی سمجھ گئے کہ ہمارے حق میں کہتا ہے، گو حضرت عیسیٰ کا آنا ایک نشان تھا کہ اب نبوت ان میں سے نکل کر دوسری طرف جاتی ہے۔ اسی لئے فرمایا و اتبعوا هذا صراط مستقیم گو یا جس بات کی خبر حضرت عیسیٰ نے دی تھی وہ خدا کی بادشاہت تھی۔ اس لئے تم میری پیروی کرو یہی سیدھا راستہ ہے اور قیامت کے نشانوں میں اگر پہ تو نزول عیسیٰ ہے نہ خود عیسیٰ مگر یہاں ذکر نزول عیسیٰ کا نہیں بلکہ عیسیٰ کا ہے۔ بہر حال شریف میں اپنی طرف سے یہ نہیں بڑھا سکتے کہ عیسیٰ سے مراد نزول عیسیٰ کے لیں۔ اور کوئی حدیث بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں مروی نہیں جس کی وجہ سے اس قدر تھوڑا چڑھا ہوا اور پھر اس معنی کے لئے قرات بھی دوسری اختیار کرنی پڑتی ہے جو قرآن شریف میں نہیں ہیں پہلے معنی ہی قابل قبول ہیں۔ اور چونکہ ذکر قرآن شریف کا شروع ہو گیا تھا اس لئے دوبارہ جب حضرت عیسیٰ کا ذکر کیا تو لفظ عیسیٰ ہی کا

۶۳ وَلَا يَصْدُقُكُمْ الشَّيْطَانُ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝ وَلَمَّا جَاءَ عَيْسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ

اور تمہیں شیطان نہ روک دے وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور جب عیسیٰ مکئی دلیلیں لے کر آیا۔

قَالَ قَدْ جُئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلَآئِبٍ لَّكُمْ بَعْضُ الَّذِي تَخْتَلَفُونَ فِيهِ فَأَتَقُوا

کہا میں تمہارے پاس حکمت لایا ہوں اور تاکہ میں تمہارے بعض وہ باتیں کھول کر دوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو سو اسد

۶۴ اللَّهُ وَاطِيعُونَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ فَلَعِبْدُ هَٰذَا عِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ۝

کا تعویذ کرو اور میری نافرمانی کو الہی میرا رب اور تمہارا رب ہے سو اس کی عبادت کرو یہ سیدھا راستہ ہے

۶۵ فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابٍ يَوْمَ يُنْفَخُ

۱۳ میں سے رکٹی، جماعتوں نے اختلاف کیا سو ان کے لئے جو ظالم ہیں دنیا تک دن کے عذاب کی وجہ سے ہوس کر

۶۶ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ الْأَخْلَاءُ

۶۷ یہ صرف دوسروں کی غمخوئی کے منتظر ہیں کہ ان پر چانک آ جائے اور انہیں غریبی نہ ہو متقیوں

۶۸ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ ۝ يَعْبَادُوا خَوْفٌ عَلَيْكَ الْيَوْمَ وَلَا

۶۹ کے سوائے اس دن دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن ہونگے مگر متقین کے لئے میرے بندوں پر بے کوئی خوف نہیں اور نہ

۷۰ أَنْتُمْ تَعْرَضُونَ ۝ الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ۝ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ

تم غمگین ہو گے وہ جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور فرمانبردار ہیں تم اور تمہارے ساتھی جنت

۷۱ وَأَزْوَاجُهُمْ يُخْبَرُونَ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصَفَائٍ مِنْ ذَهَبٍ وَكُؤُوبٍ

۷۲ میں داخل ہو جاؤ خوش رکھے جاؤ گے ان پر سونے کی مہاق اور کوزے لئے پھریں گے

لایا گیا و لہذا جاد عیسیٰ آیت ۱۳ اگر زمین علی کی طرف ہی لی جائے تو پھر بھی نزول عیسیٰ مراد نہیں ہو سکتا اور ساعت سے مراد یوں

کی تباہی ہے۔ نہ قیامت کہری۔ قیامت کہری کا نشان ہمارے نبی کریم صلعم ہیں جو فرماتے ہیں انا والساعة کھاتین

۳۱ احزاب سے مراد نصاریٰ کے مختلف فرقے ہی معلوم ہوتے ہیں۔ بعض نے یسوع نصاریٰ کا اختلاف مراد لیا ہے۔

۳۲ اخلاؤ غلیل کی جگہ دیکھو منہ ۵ مراد ہے کہ سب مجتہدین قیامت کے دن منقطع ہو جائیں گی سوائے اس محبت کے

جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہو۔ یا مراد بدار و دران کے ہم صحبت ہیں۔ کہ وہ قیامت میں ایک دوسرے کے دشمن ہونگے۔

اخلاؤ

۶۷
۱۳
انفشت کی حالت
لہذا اس کا انجام

وَتَبَرَّكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّائِيْنَهُمَا وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ۝۵

اور بابرکت ہے وہ جس کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور اس کی روداد، گھر کی حالت

وَالِيَهُ تَجْعَلُوْنَ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ ۝۶

اور اسی کی طرف تم لوٹنا ہے اور وہ شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے جنہیں اس کے سوائے پکارتے ہیں مگر وہ جو

شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ وَلِيْنَ سَأَلْتُمْ مَنْ خَلَقَكُمْ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَوَالِيْ يَوْمَدِيْنٍ ۝۷

جن کی گواہی دیتا ہے۔ اور وہ (اسے) جانتے ہیں۔ اور اگر تو ان سے پوچھے کہ انہیں پیدا کیا تو کہیں اس نے پھر طرح لے کر پوچھ لیا

وَقِيْلَ يَرْبِّ اِنْ هُوَ اَكْثَرُ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُوْنَ نَاصِحٌ عَلَيْهِمْ وَقُلْ لِّمَنْ شَاءَ يَفْعَلُوْنَ ۝۸

اور اس کی پکار کا علم بھی (اس کو ہے) کہ اسے میرے رب سے وہ لوگ ہیں جو ایمان نہیں لاتے۔ سو ان کے مددگار اور مددگار کے سوا کچھ تو آخر جانیں

وقفہ ۴م

مجاہد اس کا بیٹا کہ اس کے بغیر ہم بھی بیٹے کا لفظ انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے کہ اپنے دشمنوں سے محبت لکھو اور اپنے تئیں والوں کے لئے دعا مانگو تاکہ تم آپ کے چچا آسمان پر بے بیٹے ٹھہرو۔ (متی ۵: ۴۴-۴۵) اور اس طرح بیٹا کہنا کسی ایک کی کوئی خصوصیت نہیں بلکہ خلقی شریک ہر کسی پر صمیم لکھو مگر یہ قول اولاد اللہ ان یغفر ذلنا لا یغفر الا صطفیٰ ما یخفیٰ ما یشاء سبیلہ الذل ۳۴۴) اس لئے فرمایا نا اول العابدین میں خدا کی عبادت میں سب سے آگے ہوں۔ لیکن بیٹا کوئی نہیں ہو سکتا کیونکہ جو بیٹا بننے میں وہ اس سے جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بلا بدل رحم نہیں کر سکتا اور رحمان ہے۔ وہ جو بلا بدل رحم کرتا ہے اس میں جس خدا کی صفت رحمانیت ہے اس کا بیٹا کوئی نہیں ہو سکتا۔

وصف

۳۴۴ لیسفون۔ وصف کسی چیز کا بیان اس کے طریقہ پر کی گئی ہے کہ صفہ کرنا ہے اور صفہ اس کی وہ حالت ہے اور وصف حق بھی ہوتا ہے اور باطل بھی (بخاری ۳۴۳) الا من شہد بالحق حق یا تو عید کی شہادت دینے کے لئے خود حضرت محمد مصطفیٰ صلعم میں۔ اسی لئے آگے فرمایا وہو لعلیون یعنی وہ آپ کو جانتے ہیں۔ یعنی اب جو لوگ ہیں ان کی شفاعت صرف رسول اللہ صلعم ہی کر سکتے ہیں۔ اور کوئی نہیں خواہ بت ہوں یا حضرت عیسیٰ کیونکہ حضرت عیسیٰ کی پیروی کا زاد گزر چکا تھا اور اسے زمانہ اتباع رسول اللہ صلعم کا تھا۔ اور آپ ہی اب شفاعت کر سکتے ہیں۔ یہاں آنحضرت صلعم کی شفاعت کا باشرع ذکر کیا ہے۔

شفاعت آنحضرت صلعم

۳۴۴ ذیلہ میں ضمیر آنحضرت صلعم کی طرف ہی ہے اور ذیلہ کا عطف ساعۃ پر ہی یعنی مراد ہے۔ عند اللہ علیہ السلام عو علی ذیلہ یعنی جس طرح ساعت کا علم اللہ کو ہے اسی طرح رسول کی اس پکار کا بھی علم اللہ کو ہے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اور اس پکار کا علم ہونے سے مراد یہ کہ وہ اس کو سننا ہے اور وہ ضرور اس کا فیصلہ کر لیا۔ اور رسول کے اس رد دل کی آواز پر تو ہر فرشتہ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ساعت سے لایو قوم کی ساعت وسطیٰ ہے اور قیامت کبریٰ مراد نہیں۔ اور وہ قسم کے لئے بھی ہو سکتی ہے۔ اور جواب قسم بعض کے نزدیک ان لھو لا قوم لایو معنوں ہے اور بعض کے نزدیک یہ سارا قول آنحضرت صلعم ہے اور جواب قسم معذرت ہے یعنی لنفسیۃ اور قبل اور قول ایک ہی معنی میں اور یہاں آنحضرت صلعم کی اس پکار کی قسم کھاتی ہے یعنی اسے بطور شہادت پیش کیا ہے کہ ایسا شخص جس کو اس قدر علم لوگوں کے ایمان دلانے کا ہے۔ ضرور ہے کہ اسے نصرت دی جائے۔

قیل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اسم بے انتہا رحم واسے بار بار رحم کرنے واسے کے نام سے

حَمْدُهُ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ۝ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ اِنَّا كُنَّا

واسم بے انتہا رحم کرنے والا۔ کھول کر بیان کریم الی کتاب گو کہ ہم نے اسے ایک بابرکت رات میں اتارا ہے ہم ہمیشہ خدا سے

مُنذِرِينَ ۝ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيمٍ ۝

۴ رہے ہیں ۳۱۲۵ اس میں ہر ایک حکمت والا معاملہ بیان کر دیا جاتا ہے ۳۲۳

اس سورت کا نام الدخان ہے اور اس میں تین رکوع اور آٹھ آیتیں ہیں۔ دخان کے عام معنی دھواں ہیں۔ مگر اس کے معنی قحط اور خشکی بھی آتے ہیں۔ اور اس لفظ میں اس سورت کے مضمون کی طرف اشارہ ہے کیونکہ اس میں ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین کی سزا کا ہے۔ اور انہیں بتایا ہے کہ پہلے ان کو پچھل سال کے تنگ میں چھوٹا عذاب بھیجا جائیگا۔ اور آخراں کی طائفہ بالکل توروڑی جائیگی۔ اور چونکہ دخان کے معنی دھواں بھی ہیں اور ایک دخان کا ذکر اشراط الساعۃ میں بھی ہے اس لئے ممکن ہو کہ اس زمانہ کے شرعیہ کی طرف بھی اشارہ ہو جس کا بڑا حصہ گذر چکا اور اس عذاب کو دور کر دیا گیا مگر انکے لعنہ لعائنوں بھی موجود ہے اور یہی آخری گرفت کے لئے کا موجب ہو گا۔

پہلے مذکور میں دخان کی پیش گوئی اور اس کے بعد ایک عظیم الشان گرفت کا ذکر ہے۔ دوسرے رکوع میں بنی اسرائیل کی نجات کی خبر جو مضمون کے ہدف سے انہیں ملی مسلمانوں کو خوشی دیتی ہے اور تیسرے رکوع میں بدوں اور نیکیوں کی آخری سزا و جزا کا ذکر ہے۔

پچھلی سورت میں یہ ذکر تھا کہ دنیا کی زینب و زینت ظاہری کو لوگ زندگی کی اصل فرض سمجھ کر مقصد زندگی سے دور جا پڑتے ہیں اس لئے اب بتایا کہ یہ ظاہری آسائش کے سامان بھی بعض وقت تھوڑی دیر کے لئے بطور تنبیہ سے لئے جاتے ہیں مگر جو لوگ پھر بھی سبق نہیں لے کر پرتاخوت گرفت ہوتی ہے۔

۳۱۲۵ لیلۃ مبارکۃ سے ربو لیلۃ القدر ہی ہے جیسا کہ دوسری جگہ ملاحظہ سے موجود ہے۔ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ اور لیلۃ القدر رمضان میں ہے فقہر رمضان الذی اُنزل فیہ القرآن (البقرہ ۱۸۵) گو یا قرآن شریف کے نزول کی اجماع رمضان میں لیلۃ القدر میں ہوئی اور لیلۃ القدر ۲۵ یا ۲۶ یا ۲۷ رمضان میں ہو اور ابن جریر کہتے ہیں کہ قرآن کریم رمضان کے چومیس دن گننے کے بعد نازل ہوا گیا پچیسویں رات میں اور ما لکنا حسنہ دین میں سنہ احد کی طرف توجہ دلائی ہے کہ احد تعالیٰ کا یہی قانون چلا آتا ہے۔ کہ دھاپنی طرف سے منصف بھیجتا رہیگا۔

۳۱۲۶ یہاں مفسرین نے امرحکیم سے مراد کسی کی زندگی اور کسی کی موت اور معاش اور مصائب اور رزق وغیرہ لیا ہے۔ کہ ایک سال کئے اُس اے میں فیصلہ کر دیا جاتا ہے قطع نظر اس کے کہ ایسی کوئی رات ہے یا نہیں جس میں ایک سال کی قضا و قدر کا فیصلہ کر دیا جاتا ہو۔ ظاہر ہے کہ امرحکیم سے مراد کسی کا رزق کسی کا جینا کسی کا رزق حاصل کرنا کسی کا بھروسہ کرنا نہیں بلکہ وہ حکمت و ملکہ ہے جس جو قرآن کریم میں ہدایت خلق کے لئے نازل ہوتے ہیں اور اس بیان کا کوئی خاص فائدہ بھی نہیں کہ ہم نے قرآن کو ایسی رات میں اتارا

عند القدر و ہدایت
عند القدر و ہدایت
عند القدر و ہدایت

نام
خلاصہ مضمون
تفسیر

ابتداء نزول قرآن
لیلۃ القدر اور اس
میں فیصلہ کرنا

۱۲ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ۝ اِنِّیْ لَهُمُ الذِّكْرٰی وَقَدْ جَاءَهُمْ

ہائے رب ہم سے عذاب دور کر ہم ایمان لائے والے ہیں ان کے لئے نصیحت کہاں ہے اور ان کے پاس کلمہ

۱۳ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ۝ ثُمَّ تَوَلَّوْا وَاٰتٰهُ وَقَالُوْا مَعْزُوْمٌ ۝ اِنَّا كَاٰشِفُو الْعَذَابِ

وقف لازم

بیان کرنا لا رسول آیا پھر وہ اس سے پھر گئے اور کہنے لگے کہ یا ہوا ہے دیوانہ ہے عذاب ہم مذہب کو توڑی دیکھتے دے

۱۶ قَلِيْلًا نَّكْمُ عَابِدُونَ ۝ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰی اِنَّا مُتَّقِمُونَ

وقف لازم

کریں گے۔ تم بھرا ہوا قوم کی طرف، دن کا دھڑکے۔ جس دن ہم سخت گرفت سے پڑیں گے ہم مزد سزا دینے والے ہیں ۱۶

۱۷ وَلَقَدْ فَتَنَّا بَلٰهْمُ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ۝

اور یقیناً ہم نے ان سے پہلے فرعون کی قوم کو آزمایا اور ان کے پاس معزز رسول آیا

دخان نشانات میں سے ج

میں ہیں اور دیگر کتب حدیث میں بھی ہیں۔ اور بعض نے اس دخان کو نشانات قیامت میں سے قرار دیا ہے اور حدیث کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دخان قیامت کے نشانات میں سے ہے تو حدیث نے پوچھا کہ خان کیا ہے تو آپ نے یہ آیت پڑھی یوم تاتی السحاب عذاباً مبیناً لیکن اس حدیث پر جمع ہوئی ہے اور حضرت ابن مسعود کی روایت صحیح ثابت ہے۔ ہاں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس میں دوسری پیشگوئی ہے اور ایک دفعہ پوری صراحت کو دہرانی ہو چکی ہے اور دوسری دفعہ کا تعلق قیامت سے ہے۔ یعنی موجودہ زمانہ سے اور یہاں واقعی دخان کا نظارہ دہانے دوسرے معنی کی رو سے دیکھا گیا ہے یعنی شریعت کے دنیا پر ظاہر ہونے سے جو کلمہ جنگ بوسپ کی صورت میں نمودار ہوا اور اس کی صداقت حدیث سے ظاہر ہے جس میں ایک شریعت کا ذکر ہے۔ یہ حدیث حضرت حذیفہ کی ہے اور اوادو میں سے قلت یا رسول اللہ هل بعد هذا الشعر خبیث قال هذا نعلی دخن یعنی میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ اس شرکے بعد خیر ہوگی تو آپ نے فرمایا

صلح ہوگی جس کے نیچے فدا ہوگا جس سے صاف معلوم ہوا کہ اس شرکے مراد جنگ ہو اور یہ ہد نہ نعلی دخن وہی ہے جس کا نظارہ آج ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اور یہاں لفظ دخن اسی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اور پھر اس کے بعد اس حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا فتنۃ عقیار عقیار ایک ایسا فتنہ ہوگا جو سخت خطرناک ہوگا۔ اور یہ بھی یہاں سے ظاہر ہے کہ یہ قحط کی ہی شروع ہوا۔ اور روح المعانی میں ہے کہ ابن کثیر نے اپنی تاریخ میں اس آیت صلیع کے کی زبان میں ہونا ہی بیان کیا کہ بعض روایا میں ہے کہ ابوسفیان کا قلعہ حنین سے تعلق رکھتا ہے جس سے یہ خیال کیا گیا ہے کہ شاید یہ دو دفعہ ہوا ہو مگر اصل بات صرف اس قدر معلوم ہوتی ہے کہ یہ قحط اس وقت شروع ہوا جب ابی آپ کی عمر تھے اور غزیر اس وقت ہوا جب آپ مدینہ شریف لے گئے اور یہاں یہ آیت بطور پیشگوئی میں جبریا کہ نارتھ کے لفظ سے ظاہر ہو کہ ان کا نزول قحط کی صورت میں ہوا

معلمہ

۱۷ ۳۲ معلمہ تعلیم دیا یعنی وہ جسے کوئی دوسرا سکھا تا ہے انہما علیہما بشر والجنح - ۱۱۳۰ یہ بعض محبی غلام تھے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور کفار کے ہتھکڑی لگ کر آپ کو سکھا رہے تھے ان کی اس رفتار پر یعنی ربنا اکشف عنا العذاب اننا دمنون پرفرایا انی لعن الذکر الی عذاب کے لئے جانے سے یہ نصیحت کہاں حاصل کرنے والے ہیں کیونکہ مخالفت میں استغفار و درجہ کی کبھی جوئے الزامات لگاتے ہیں کہ انکو دوسرے سکھا رہے ہیں۔ اور کبھی جنون کے ہیں حالانکہ جانتے ہیں کہ دونوں باتیں غلط ہیں اور عذاب کے دور ہونے کی درخواست انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہی کی تھی جیسے کہ پہلی سورت میں حضرت موسیٰ کے ذکر میں مذکور ہے۔ (الزخرف ۴۹)

بطشۃ الکبری

۱۷ ۳۲ بطشۃ الکبریٰ سے مراد ہی عذاب دنیا ہی ہے جیسا کہ حضرت ابن مسعود نے اسے یوم بدر قرار دیا اور اکثر مفسرین کا یہی قول ہے

اَنۡ اَدُوۡاۤ اِلَیَّ عِبَادَ اللّٰهِ اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوۡلٌ اٰمِیۡنٌ ۚ وَاَنْ لَا تَعۡلُوۡا عَلٰی اللّٰهِ اِنِّیْ ۙ

کہ اللہ کے بندوں کو میرے سپرد کر دو میں تمہارے لئے امانت والا رسول ہوں اور کہ اللہ کے مقابل پر کسی اعتبار نہ کرو میں

اِنۡتُمْ لِمُسٰطِنٍ مُّبِیۡنٍ ۚ وَرِنِّیْ عِزَّتِیْ وَرَبِّکُمْ اَنْ تَرْجُوۡنَ ۚ وَاَنْ تَتَّخِذُوۡا

تمہارے پاس کھلی دلیل لایا ہوں اور میں اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ مانگتا ہوں کہ تم مجھے سنگ کر دو اور اگر تم مجھے ایمان نہیں

لِیۡ فَاَعۡزَلُوۡنَ ۚ فَاَعَرَبَہٗ اَنَّ هَؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوۡنَ ۝۲۱ فَاَسِرۡ بِعِبَادِیۡ لِیۡلًا ۝۲۲

لائے تو مجھ سے الگ ہو جاؤ سو اس نے اپنے رب کو پکارا کہ یہ مجرم لوگ ہیں تو میرے بندوں کو رات کے وقت

اِنۡتُمْ مُّتَبِعُوۡنَ ۚ وَاَتَزَلَّۤی الْبَحْرُ دُھُوۡا اِنَّہُمْ جُنَدٌ مُّغْرَقُوۡنَ ۝۲۳ کَمۡ تَرٰکُوۡا مِنْ

سے جا ملتا۔ ایچ کیا جا بیگا۔ اور دریا کو ساکن چھوڑ دے یہ ایک لشکر ہے جو غرق کئے جائیں گے ۲۳ کتنے باغ اور چنے

جَنَّتٍ وَعِیۡوُنَ ۝۲۴ وَرَمُوۡۤہٗ مِّمَّاۤیۡمَ کَرِیۡمَ ۝۲۵ وَنِعۡمَۃٌ کَانَ لَہٗا فِیۡہَا فِکْہِیۡنَ ۝۲۶

انہوں نے چھوڑے ۲۴ اور گھنٹیاں اور عزت والے مقام ۲۵ اور فراخی جس میں وہ خوش تھے ۲۶

اور ہو سکتا ہے کہ اس سے مراد فتح کرنا ہو بطشتہ الکبریٰ کا لفظ اس پر زیادہ صادق آتا ہے کیونکہ ایک تو اس میں صے کا رنگ ہے اور دوسرے اس سے ان کی قوت کا بھی استیصال ہو گیا۔ اور پھر وہ سرانجام کے قابل نہ رہے۔ اور کا شفا الحذاب قلیل صاف بتا ہے کہ بطشتہ الکبریٰ فتح کے ختم ہونے کے کچھ مدت بعد ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ ابتدا اس کی جنگ بعد سے ہو۔

۳۰۳ ادوا۔ آؤ اور کسی حق کا ایک ہی دفعہ اور پورا پورا دے دینا اور امانت کا دہرا کرنا فلیؤد الذی اؤتمن امانتہ البقرة ۲۸۳ ان تؤدوا الامانات الی اہلہا النساء ۵۹ واداء الیہا جانت بالبقرۃ ۱۱۶۹ (غ) اور یہاں مراد ہے کہ نبی اسرائیل کو غلامی آزاد کر کے میرے سپرد کر دو اور اس کے لئے ادا ہے، انت کا لفظ استعمال کیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ کسی قوم کا کسی وقت دوسری قوم کے ہمت ہونا محض ایک بات ہے اور دوسری قوم کو غلام بنانا کسی کا حق نہیں۔ اور دوسری جہزہ رسول خدا بنی اسرائیل ولا تعذبہم رطۃ ۴۷ اور یوسف نے عباد اللہ کو مادی ترار دیکر بہن معنی کئے ہیں کہ اسے بندگان خدا حق اللہ کو جو ایمان اور قبول دعوت سے میری طرف ادا کرو۔

۳۰۴ دھا الشیء رھوۃ کے معنی ہیں سکن یعنی وہ چیز حالت سکون میں ہوئی۔ اور ہر ایک ساکن جو حرکت نہ کرے اسے ڈھوکا جاتا ہے اور جب کسی نے فعلی کذا دھوا تو مراد ہوتی ہے ساکن اعلیٰ ہیئت میں یعنی ٹھیکر آہستہ کی اور دھا اللھوۃ کے معنی ہیں ممکن یعنی ساکن ہو گیا۔ اور زجاج کئے میں یہاں معنی بیس یا خشک ہیں۔ ایک قول ہے کہ دھوا یہاں حضرت موسیٰ کی منقہ ہے یعنی آہستہ کی (دل)

سندر کو ساکن چھوڑ دے۔ الفاظ کے معنی تو یہی درست ہیں۔ مگر سندر کے ساکن ہونے سے مراد یہ نہیں ہوتی کہ اس کا پانی پتھر بن جائے بلکہ پانی میں قویہ کا نہ ہونا اس کا ساکن ہونا ہے گو یا حضرت موسیٰ کے گڈرے کے وقت سندر سکون کی حالت میں تھا اوروں اپنی جگہ سے پیچھے ہٹا ہوا تھا۔ اس لئے خشک رستہ نکل آیا تھا۔ اسی سندر میں جب توج پیدا ہوا تو اس نے خشک جگہ کو ڈھانک دیا۔ اور یوں لشکر ذوالقحطی ہو گیا

یہی اصل حقیقت فلق بکر کی ہے

۳۰۵ نعمة۔ نعمة حالت حسنہ کا نام ہے اور نعمة یعنی نعمت یعنی فراخی یا آسودگی ہے۔ (غ) اور نا کھیں کے لئے دیکھو ۴۵

الثلثة

اداء

غلام بنانا حق نہیں

دھو

حزب موسیٰ کا سندر کے سنوٹ کے وقت بار ہونا

نعمۃ

۵۲ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ اِنَّ هَٰذَا لَمَذْمُومٌ مِّمَّا تَمْذُرُونَ ۝ اِنَّ الْيَقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۝ فُجِنَتْ

تو زبردست سوز تھا ۳۰۳۹ : وہ ہے جس کے متعلق تم جگرتے تھے متقی امن کی جگہ میں ہونگے یعنی باغوں اور

۵۳ وَیَعُوْنُ یَلْبَسُوْنَ مِنْ سَدَسٍ ۝ اَسْبَرَقِ مُتَقَبِّلِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ وَرَوٰهُم مَّحْمُوْرًا ۝ عِیْنُ

چشموں میں باریک اور موٹا ریشم پسینے کے ایک دوسرے سے ڈھکیں گے ایسا ہی ہو گا کہ ہم نہیں خود نصرت خود کے ساتھ بنا دیئے ۳۰۴۰

۵۴ یَدْعُوْنَ فِیْہَا بِکُلِّ فَاکْهَةٍ اٰمِیْنٍ ۝ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْہَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ

اس جی حالت امن میں ہر قسم کے پھل شگاہیں گے اس میں کوئی موت نہیں پھیں گے سوائے پہلی موت کے

۵۵ اَلْاَوَّلٰی ۝ وَوَقَّعُوْهُمْ عَذَابَ الْحَجِیْمِ ۝ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۝ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ

(جو کچھ کہے) اور اس نے انہیں دوزخ کے مضامین پکڑا دیئے رب کی طرف سے فضل پر یہی بڑی کامیابی ہے۔

۵۶ فَاِنَّمَا یَسِرُّنَا ۝ لِّلسَّانِ ۝ لَعَلَّہُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ۝ فَاَنْتَقِبْ اَنْہُمْ مَّرْقِبُوْنَ ۝

سو ہم نے لئے تیری زبان میں آسان کر دیا ہے تاکہ وہ نصرت حاصل کریں۔ پس انخدا کر کہ وہ بھی انخدا کرنے والے ہیں

۳۰۴۱ انت العزیز الکریم ہر بات تو یہ مروید ہے کہ تو اپنے آپ کو عزیز کریم کہتا تھا یا سمجھتا تھا حالانکہ فی الواقع ایسا نہ تھا۔ اور کیا یہ کہ تو اپنی

میں عزیز کریم تھا۔ مگر وہ تیری دنیوی عزت و جاہت اب کسی کام نہیں آسکتی۔ اور نہ عذاب سے بچا سکتی ہو اور یہاں دوزخ کے عذاب کے ذکر میں بتایا ہے کہ یہ عذاب انسان کے اندر بھی ہو گا۔ اور بارہا ہر قسم بھی ہو گا۔

۳۰۴۲ رُوْحُہُمْ رُوْحُہُمْ یعنی قرین بھی آتا رہی ساقی اور شبیب بھی الیٰ ہا متعنا بہ ازواجنا منہم (طہ ۳۰۴۲) جس سے مراد اشیاء

اقراں میں ایسا ہی احشوا الذین ظلموا وازواجہم الصّٰغٰت ۳۰۴۲ ہیں اور اقراں میں۔ وقولہ و زوجناہم مجرور علیٰ سے قرناہم

رجعوں و لکھ جیتی فی القرآن رُوْحُہُمْ حُورًا کہما فقال رُوْحُہُ اُھراً ۝ تَنْبِیْہَا عَلٰی اَنَّ ذٰلِكَ لَا یُکُوْنُ عَلٰی حَسَبِ الْمُتَعَارَفِ

فیما یُبْیِّنُا من المناکحہ۔۔۔ یعنی میان رُوْحُہُ سے مراد حور کو ان کا قرین بنا دیا ہے۔ اور قرآن شریف میں کہیں رُوْحُہُ جہا حور

نہیں آیا جس طرح پر رُوْحُہُ اُھراً ۝ کہہ دیا جاتا ہے یعنی میں نے حور کو اس کے کھل میں دے دیا۔ اور یہ تنبیہ ہے اس بات پر کہ ہشت

میں ہر قسم اس قسم کا نہیں ہو گا جیسا ہمارے درمیان عورت اور مرد کے کھل میں متماثل ہو (دعا)

حور حُور اور حور مراد ہے لے دیکھو ۳۰۴۳ اور حُور۔ حُور اور حُوراء دونوں کی جمع ہے۔ یعنی ہر اور عین اَعْمٰیْنِ اور عینک و دونوں کی جمع

ہر دیکھو ۳۰۴۴ اور پس یہ کج بھی فصل لکھ چکی کہ حور ہوا تھا جس میں کو ایک نمونے جو مردوں کے لئے بھی ہے اور حور توں کے لئے بھی ہے اور زوج کی کج بھی

۱۰ م رافضی اس بات کو صاف کر دیا کہ حور کیساتھ زوج کی مناکحت کے رنگ میں نہیں بلکہ قرین کے رنگ میں ہے اور مزید براں کہ حور اور عین دونوں لفظ مذکر

کی جی بھی ہیں اور صرف لکھی۔ اور اگرچہ یہ الفاظ ایسے ہیں جو عورتوں کے لئے عام طور پر ہوتا ہے مگر اس کی اواقف عورتیں نہیں ہو سکتیں جیسا کہ کلام میں دیکھا جا

چا چکا ہے۔ کیونکہ نواسے ہشت میں نام بیگ اس دنیا کے ہیں گوان چیزوں کی اصل حقیقت وہ نہیں اور اصل مرض صرف کمال حسن کوئی ہر کر رہا

جو انسان کے حسن اعلیٰ کا نتیجہ ہے مگر اس عالم میں ایک نیا رنگ اختیار کر لیتا ہے جس کی حقیقت کو ہم اس عالم میں نہیں سمجھ سکتے۔

زوج

تزوج

ہشت میں نافع کا تعلق

حُور

عورت کی مراد ہے

حُور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اسد بے انتہا رحم والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

حَمْدٌ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ إِنَّ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِلْمُؤْمِنِينَ وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُتُّ مِنْ دَابَّةٍ آيَاتٌ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ

(اسد) بے انتہا رحم کرنے والا۔ کتاب کا اتنا افسانہ بھرت دے کہ طرف سے ہے یقیناً آسمانوں اور زمین میں

لَآيَاتٍ لِلْمُؤْمِنِينَ وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُتُّ مِنْ دَابَّةٍ آيَاتٌ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ

مومنوں کے لئے نشان ہیں اور تمام ہی پیدائش میں اور اس میں جو وہ جانوروں کی پیدائش ان لوگوں کے لئے نشان ہیں جو یقین کرتے ہیں

وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ رِزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ

اور رات اور دن کے اختلاف میں اور انہیں جو اللہ بادل سے رزق اتارتا ہے پھر اس کے ساتھ زمین کو اس کی برکت

بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ الرِّيحِ آيَاتٌ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ

بعد زندہ کرتا ہے اور ہواؤں کے بہرہ میں ان لوگوں کیلئے نشان ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں اللہ کی آیتیں ہیں

سَلُّوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ

جو تم پر حق کے ساتھ پڑھتے ہیں پس اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے

اس سورت کا نام المجاشیۃ ہے اور اس میں چار رکوع اور ۳۰ آیتیں ہیں۔ اس میں وحی الہی کی حقانیت اور جبر اور سرائے حق کو ملے کی طرف

توجہ دلائی گئی ہے اور ان کی صداقت کے انکار پر سزا کا ذکر ہے۔ اور اسی لحاظ سے اس کا یہ نام بھی ہے جسے معنی میں گھٹنوں سے بل بیٹھنے والی

رجاعت (یعنی جواز) کے خوف یا احوال قیامت کی وجہ سے بڑی بڑی جاہتیں خدا کے حضور عاجز ہو گئی۔

۳۰۴ رزق کو مبرا بربانی ہے جو بادل سے برستا ہے۔ اس میں اور اوپر کی آیات میں اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کی طرف توجہ دلائی

ہے۔ ان تمام امور میں یہ نشان ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے اپنی صفت رحمانیت سے یہ سارے سامان پیدا کئے اسی طرح کائنات

کا اتنا رحمانی صفت رحمانیت کا تقاضا تھا۔

۳۰۴ بعد اللہ و آیاتہ سے اس کے بعد حدیث اللہ و آیاتہ یعنی اللہ کی بات یا قرآن کریم کے بعد اور اس کے نشانات کے بعد جن کی

طرف اوپر توجہ دلائی گئی ہے +

۱۵ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ۝

جو کوئی اچھا کام کرے تو اپنی جان کی وجہ سے اسے جو اور جو کرنا جو قیاسی پر لا سکا نقصان جو کچھ تو اپنے رب کی طرف واپس جائے

۱۶ وَلَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَزَرَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَ

اور یقیناً ہمیں نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکم اور نبوت دیئے اور انہیں پتھری چیزوں سے رزق دیا اور

۱۷ فَضَلْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ وَآتَيْنَاهُمْ بَيِّنَاتٍ مِنَ الْأَمْرِ فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا مَن

انہیں تو ہمیں پر فضیلت ہی اور ہم نے انہیں اس معاملہ کے متعلق کھلی دلیل دیں سو انہوں نے اختلاف نہیں کیا مگر

بَعْدَ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَيِّنَاتٍ ۚ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا

اس کے بعد کہ ان کے پاس علم آگیا آپس کے حد کی وجہ سے تیرا رب ان کے درمیان قیامت کے دن ان باتوں میں فیصلہ کر لے گا جیسا

۱۸ كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۚ تَتَجَلَّوْا لَكُمْ عَلَىٰ شَرْيَعَةٍ مِنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعُهَا وَلَا

وہ اختلاف کرتے تھے ۱۷۔ ۱۸۔ پہرہم نے تجھے اس معاملہ میں ایک کھلے نسخہ پر لگا دیا سو اس کی پیروی کر اور ان کی

تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝ إِنَّهُمْ لَن يَغْنُؤُوا عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَإِنَّ

خوابوں کی پیروی نہ کر جو علم نہیں رکھتے ۱۸۔ ۱۹۔ وہ اللہ کے سامنے تیرے کچھ بھی کام نہ آئیں گے اور ظالم

۲۰ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ ۝ هَذَا ابْصَارُ لِلنَّاسِ وَ

ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور اللہ متقیوں کا مددگار ہے یہ لوگوں کے لئے روشن دلیلیں ہیں اور

۲۱ هَذِهِ رَحْمَةٌ لِّلْقَوْمِ الْيُوقِنُونَ ۝ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَن نَّجْعَلَهُمْ

ان لوگوں کیلئے عذاب اور رحمت جو یقین کرتے ہیں بلکہ وہ لوگ جو بیان کرتے ہیں کہ ہم انہیں ان کی طرح

۲۲۔ ۲۳۔ الامور سے مراد یہاں بعض نے دین لیکر بینات من الامور سے مراد حضرت موسیٰ کے معجزات تھے ہیں۔ مگر اس کا یہاں کوئی موقع نہیں

اور ابن عباس نے مراد انہی صلعم لیا ہے یعنی آنحضرت کے دنیا میں ظاہر ہونے کا معاملہ (م) تو اس صورت میں بینات من الامور

سے مراد آنحضرت صلعم کے ظہور کے متعلق کھلی دلیلیں ہونگی یعنی وہ پیشگوئیاں اور نشانات جو بنی اسرائیل کی کتاب میں موجود تھے اور

یہاں اختلاف سے مراد بھی آنحضرت صلعم سے اختلاف مراد ہے۔ اور اگلی آیت میں (لا) مراد لفظ آنحضرت صلعم کے متعلق لاکر صاف بتا دیا

کہ یہی مراد ہے ۲۲

۲۳۔ ۲۴۔ شریعت کے لئے دیکھو ۲۳۔ ۲۴۔ اور الامور یا اس معاملہ سے مراد دین ہی ہے۔

۴۰

۲۲ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۝

کریں گے جو ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے ہیں۔ یعنی انکا جینا اور ان کا مرنا برابر ہے جیسے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں اچھا اور

خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَلَيُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا

اسنے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے اور نہ کہ ہر جان کو اس کے مطابق بدل دیا جائے جو اسے کمایا ہے اور ان پر

۲۳ يُطْمَنُونَ اَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ الْهَوَىٰ وَاضْلَاهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَتَوَعَّمَ عَلَىٰ سَمِيعٍ

ظلم نہیں کیا جائیگا۔ تو کیا تو نے دیکھا جو اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیتا ہے اور اسے آدھنے، علم کی بنا پر گمراہ نہیں کرتا اور اس کے کان پر کچھ

وَقِيلِهِ دَجَلٌ عَلَىٰ صِرَاطِهِ غَشْوَةٌ اَفَن يَهْدِيَهُ مِنْ بَغْيِ اللَّهِ اَفَلَا تَذَكَّرُونَ

دیکھ کر دیتا ہے اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیتا ہے پس اس کے بعد کوئی اسے ہدایت دے سکتا ہے تو کیا تم نصیحت نہیں کرتے ۲۴

۲۴ وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَحَيَاتُنَا مَا يَهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُم

اسکے ہیں کچھ نہیں مگر ہماری دنیا کی زندگی ہے ہم رہتے ہیں اور ہم جیتے ہیں۔ اور سوائے زمانے کے ہم کچھ ہلاک نہیں کرتے اور نہیں

۲۵ بِذَلِكَ مِنْ عِلْمِ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ۝ وَإِذْ أَنْتَ عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ مَّا

اس کا کچھ علم نہیں وہ صرف ظن سے کام لیتے ہیں۔ ۲۵ اور جب ان پر ہماری کھلی آیات ظہور میں آتی ہیں تو ان کی

كَانَ حُجَّتُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا ائْتُوا بِآيَاتِنَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

دلیل اور کچھ نہیں ہوتی سوائے اسکے کہ وہ کہتے ہیں ہمارے باپ داداں کو اسے آؤ اگر تم سچے ہو

۲۶ اَلَمْ يَكُنْ لَهُ بَنَاتٌ لِّمَا يَكْفُرُ بِالنَّبِيِّ اِذْ يُبَيِّنُ لَهُمْ اٰيَاتِهِمْ فَقَالَ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝

۲۶ کیا ان کے لیے بیٹیاں نہ تھیں کہ ان کو کفر سے روکا جائے۔ اور انہیں کے متعلق فرمایا کہ انہوں نے اپنے حصہ دہ کو معبود بنا رکھا ہے مگر اصل غرض مسلمانوں کو کفر سے روکنا ہے مگر اپنی خواہشات کے پیچھے لگے رہنا یہ بھی شرک ہے۔ گو بہت سے لوگ اس شرک خفی کو دیکھ نہ سکتے ہوں۔ بلکہ یہ شرک اب ظہور میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے متعلق فرماتا ہے اِنَّ اللہَ عَلٰی عِلْمِہٖ لَیْسَ فِیْہٖ شَرکٌ کہ اللہ تعالیٰ گمراہ شدہ کو قرار دیتا ہے۔ جو بھاتے احکام مذکور کی پیروی کے اپنی خواہشات کی پیروی میں لگ جاتا ہو۔ اور اس کے دل وغیرہ پر مر لگا دیتا ہے۔ آج جو مسلمان بت پرستی سے کچھ ہٹے ہوں مگر یہ شرک خفی یا اپنے حصہ دہ کا اتباع ان میں بھی پایا جاتا ہے۔

دھر

۲۷ اَلَمْ يَكُنْ لَهُ بَنَاتٌ لِّمَا يَكْفُرُ بِالنَّبِيِّ اِذْ يُبَيِّنُ لَهُمْ اٰيَاتِهِمْ فَقَالَ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝

۲۷

قُلْ لِلّٰهِ يَجِيبُكُمْ ثُمَّ يَرْسِلُكُمْ فِي يَوْمٍ اَقِيَمَةُ لَادِيْبٍ فِيْهِ وَلٰكِنْ اَكْثَرُ ۲۶

کبر اسمی نہیں زندہ کرتا ہے پھر ہی تمہیں مارے گا۔ پھر وہ تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر

النَّاسُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ ۲۷

لوگ نہیں جانتے ۳۰ اللہ کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور جس وقت وہ وحی کا نام ہوگی اس وقت

یَوْمَیْمٍ یَّخْسِرُ الْبٰطِلُوْنَ ۝ وَتَرٰی كُلَّ اُمَّةٍ جَانِیَةً تَقْلُ اُمَّةٍ تَدْعٰی اِلٰی ۲۸

دعائی کی باطل فرارینے والے گمراہ ہیں ہر گز اور تو ہر ایک امت کو گمشدہ کہل دیکھتا ہر ایک امت اپنی کتاب کی طرف

کِتٰبُهَا الْیَوْمَ تَجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ هٰذَا کِتٰبُنَا نُنْطِقُ عَلَیْكُمْ ۲۹

جائی جائیگی آج تمہیں وہی بدلہ دیا جائیگا جو تم عمل کرتے تھے ۳۱ یہ ہماری کتاب تمہارے بارے میں حق کے ساتھ

بِالْحَقِّ ۝ اِنَّا لَنَّاَسْتَنْسِیْہُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۳۰

بولتی ہے ہم کہہ جیتے تھے جو کچھ تم عمل کرتے تھے ۳۲ سودہ لوگ جو ایمان لاتے اور

وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ فَبِذٰلِكَ نَرْبِّہُمْ فِی رَحْمَتِہٖ ۲

اچھے عمل کرتے ہیں تو انہیں ان کا رب اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔

الدَّٰھِرُ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّٰھِرُ ۝ اَمَد کے دہر ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ خیر و شر جو لوگ زندہ کی طرف منسوب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یہاں ملا زمانہ ہی ہے (دغ)

نصوت وغنیاء میں مفسرین نے بہت سی توجہات کی ہیں بعض مر جاتے ہیں بعض جیتے ہیں۔ یا ایک نسل مر جاتی ہے تو اس کی جگہ دوسری نسل لے لیتی ہے۔ یا نصوت میں حالت عدم کی طرف اشارہ ہے۔ اور ایک مر لویہ بھی لگتی ہے کہ اس سے اشارہ بتیاج کی طرف ہے۔ یعنی ایک جسم پر موت آتی ہے تو کسی دوسرے جسم میں زندہ ہو جاتے ہیں (دغ) اور ہر کے ہلاک کرنے سے یہ مراد ہے کہ جس طرح ہر چیز ایک مدت کے بعد ہلاک ہو جاتی ہے اور اس کا کچھ نشان نہیں رہتا یہی ہماری حالت ہے ۳

۳۵ الیٰ الیٰ یعنی فی بھی ہو سکتا ہو یعنی قیامت کے دن میں کر گیا۔ اور اصل معنی بیکر نہتا بھی مراد ہو سکتی ہے۔ ۳۶ اعلیٰ ۳۷ گھٹنوں کے بل بیٹھا ہونے میں اشارہ اس دن کے شداید کی طرف ہے۔ اور یہ حالت اس شخص کی ہے جو حساب کتاب کے اظہار میں خائف ہو اور امت کا لفظ لا نے میں یہ اشارہ ہے کہ ہر نبی کی امت کا حساب اسی تعلیم کے لحاظ سے ہوگا جس نبی کی وساطت سے ہی گئی پھر امت میں سے نیک و بد مانگ ہو جائیں گے ۴

۳۸ یہاں سے معلوم ہوا کہ نہ اعمال کو گویائی دی جائیگی اور کہیں ہے کہ اس کا وزن کیا جائیگا اور کہیں ہے اقول کثبات کو گویائی یا غیر بڑھنے کے ہی وہ بتا دیا۔ کہ کیا عمل ہیں اس قسم کے الفاظ صاف بتاتے ہیں کہ یہ سب کچھ وہاں حال سے ہوگا نہ نقل سے نیز دیکھو ۳۹

ب

تتاسخ

الیٰ

ہر اعمال کی گویائی

۳۱ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْبَیِّنُ ۝ وَاَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوا فَهُمْ لَنْ يَنْتَصِرُوْا عَلَیْكُمْ

یہ کھل کا میابی ہے۔ اور جو کافر ہیں (انہیں کجاہلیہ) کیا میری آیتیں تم پر کبھی زمناؤں میں

۳۲ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنتُمْ قَوْمًا تُجْرِمُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ

پہرتم نے تکبر کیا اور تم مجرم قوم تھے اور جب کہا جاتا کہ اس کا وعدہ سچ ہے اور (موجود) گھڑی

لَارِیْبَ فِیْهَا قُلْتُمْ مَا نَدْرِیْ مَا السَّاعَةُ اِنَّ نَظْنُ الْاَطْثَا وَاَخْرَجُ مُسْتَقِیْنِ

میں کچھ شک نہیں تم کہتے ہم نہیں جانتے وہ گھڑی کیا ہے ہم ایک خیال کے طور پر خیال کرتے ہیں اور ہم یقین نہیں لیتے

۳۳ وَبَلَّغْ لَّهُمْ سَبَاتٌ مَّا عَمِلُوا وَاَحَاقَ بِرِمِّمَ مَا كَانُوا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ وَقِيلَ الْیَوْمَ

اور ان کے لئے اس کی برائیاں ظاہر ہو گئیں جو وہ عمل کرتے تھے اور انہیں اس چیز سے آیا جس پر وہ ہنسنے لگے تھے اور کہا جائیگا آج

۳۴ نَسْتَكْمِلُ لَكُمْ اَنْیَسَتُمْ لِقَآءِ یَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَا وُكِّلْتُمْ اِلَّا بِالْحَیْوةِ الدُّنْیَا ۝ فَالْیَوْمَ لَا یُخْرَجُوْنَ

ہم تمہاری پروا نہیں کرتے جس طرح تم نے ہمارا سن کی طاقت کی پروا نہ کی اور تمہارا ٹھکانا آگ ہو اور تمہارے لئے کوئی مددگار نہ ہوگا۔ اس

بِاَنْكُمُ اتَّخَذَ تَمَایُتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَاَعَزَّتْكُمْ الْحَیْوةُ الدُّنْیَا ۝ فَالْیَوْمَ لَا یُخْرَجُوْنَ

کہ تم نے اس کی آیتوں کو ہنسی بنایا اور تمہیں دنیا کی زندگی نے دھوکا دیا سو آج وہ اس سے باہر نہیں نکلا

۳۵ مِنْهَا وَلَا هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ ۝ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ

جائیں گے اور نہ انہیں خطاب دور کرنے کا موقع دیا جائیگا پس اس کے لئے ہی سب توفیق (رحم) آسمانوں کا رب اور زمین کا رب ہے

۳۶ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَلَهٗ الْاَكْبَرُ بِاٰیٰتِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝

جہاں کا رب (رحم) اور اسی کے لئے آسمانوں اور زمین میں بڑائی ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے

۳۵ مستیقنین۔ ایتقن اور استیقن کے ایک ہی معنی ہیں دیکھو ۵۵ فی الارض الیات للوقوفین (الدلیلہ ۲۵) موقن۔ مستیقن

اور ما قتلوه یقینا (النساء ۷۵) میں معنی میں ما قتلوه قتلوا یتیقنوا بل انما حکموا تخمینا وروھا ریح) لے لیا

قتل نہیں کیا جس پر انہیں یقین ہو گیا ہو قتل ہو گیا بلکہ اکل سے اور خیال سے حکم لگا دیا کہ قتل ہو گیا ہوگا

سَبَّحَ لِلَّهِ لَمَّا رَسَدَ وَمِنْ حَمْدِ رَبِّكَ رَفَعَهَا
وَهُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۚ لَهُ أَسْمَاءُ كُنُوزٌ لَا يَدْرِيهَا سِوَى اللَّهِ كَثِيرٌ ۚ لَوْ كَانَتِ السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ مِثْلَ كُنُوزِهِ يَكْفِي ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ

تَعْنِي وَفِيهَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۔ حمد ہے انتہا پر مسموع نام بار بار مسموع کرنے والے کے نام سے
حَمْدٌ تَبْزِيلُ لِكِتَابٍ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۝ مَا خَلَقْنَا السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ

وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا الْآبَاحُ وَأَجَلٌ مُسَمًّى وَالَّذِينَ كَفَرُوا عَمَّا أُنذِرُوا مُعْرِضُونَ ۝ قُلْ ۚ
ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان

أَرْعَيْنَهُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمُوتِ ۚ إِنِّي يُكَنِّبُ مِنْ قَبْلِ هَذَا وَآثَرُهُ مِنْ عِلْمِهِ ۚ أَنتُمْ صَادِقِينَ ۚ

۲۔ آسمانوں میں شریک ہے میرے پاس اس سے پہلے کی کوئی کتاب ہے آؤ یا علم کا کوئی نشان دلاؤ اگر تم سچے ہو ۳۵
وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ

۳۔ اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہے جو اس کو چھوڑ کر اسے پکارتا ہے جو قیامت کے دن تک اسے جواب نہیں دے سکتا اور
هُمْ عَنْ عِبَادَتِهِمْ غَفَلُونَ ۚ وَإِنْ أَحْبَبَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا لِعِبَادَتِهِمْ كُفْرًا ۚ

۴۔ وہ ان کے پکارنے سے بے خبر ہیں اور جب لوگ ان کے جانیں گے تو وہ ان کے دشمن ہو گئے اور ان کی عبادت کا انکار کرنا شروع ہو گئے ۳۶
اس سورت کا نام الاحقاف ہے اور اس میں چار رکوع اور ۵۴ آیتیں ہیں۔ الاحقاف کے معنی ریف کے نیچے یا تورے ہیں اور

غرض اس سورت کی انجام غفلت کی طرف توجہ دلانا ہے جس کے لئے تیسرے رکوع میں قوم عاد کی مثال بیان کی ہے جو بڑی زبردست قوم تھی
اور یوں بتایا ہے کہ نیاں کوئی تو اپنی طاقت پر بھروسہ کر کے حق سے رملو دانی نہ کرے اسد تمہاری کی زبردست طاقت کے سامنے سب قوتیں
انچ ہو جاتی ہیں۔ پہلے ذکر عوں میں صداقت وحی کا ذکر ہے اور پچھلے دو میں وحی کی مخالفت کے انجام کا۔
۳۵۔ انذار۔ انذار کسی کو کہتا ہے اور اس کی جمع انذار ہے اور بیان انذار ہے جس کے معنی زہاج نے علامت کے ہیں اور ہر کسے
کو اس کے معنی بقیم علم ہوں گی۔ بات جو لکھی جائے۔ دل، دیکھو ۳۵
۳۶۔ ظاہر ہے کہ یہاں انہیں مجبوروں کا ذکر ہے جو انسانوں میں سے بنائے گئے ہیں۔

وَاذَاتَكَ عَلَيْهِمْ اٰیٰتِنَا يَبِئْسَ مَا لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَالْحَقُّ تَمَاجِدُهُمْ هٰذَا سِحْرٌ

اور جب ان پر ہماری کھلی آیتیں پڑسی جاتی ہیں تو جو کافر ہیں حق کے متعلق کہتے ہیں جب ان کے پاس آچکا یہ کھلا جادو

مبین ۸ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰهُ قُلْ اِنْ افْتَرَيْتُهُ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنْ اللّٰهِ

ہے بلکہ کہتے ہیں اس نے یہ جھوٹ بنایا ہے کو اگر میں نے یہ جھوٹ بنایا تو تم میرے لئے اس کے مقابل پر کسی چیز کا قیام

نشیاء ۹ اَمْ يَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُوْنَ فِيْهِ كُفٰی بِهٖ شَهِيدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَهُوَ

نہیں رکھتے وہ اسے خوب جانتا ہے جو تم اگلے ہائے میں باتیں کرتے ہو وہ میرے اور تمہارے درمیان کافی گواہ ہے اور وہ

الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۙ قُلْ مَا كُنْتُ بِدُعَاۤءِ الرُّسُلِ ۚ مَا اَدْرِیْ مَا یَفْعَلُ بِيْ وَلَا

بخشنے والا رحم کرنے والا ہے کہ میں کوئی رسولوں میں سے پہلا نہیں اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائیگا اور نہ

بِكُمْ اَنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوحٰی اِلَیَّ ۚ وَمَا اَنَاۡ اِلَّا نَذِرٌ مُّبِیْنٌ ۙ قُلْ اَرَاۤءَیْتُمْ اِنْ

کہ تمہارے ساتھ کیا کیا جائیگا ۳۵۷ میں کی چیز کی پیروی نہیں کرتا سوائے اس کے جو میری طرف ہی کیا جاتا ہو اور میں صرف کھلا ڈرنا لے لانا ہوں کہ کوئی کام

كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِهٖ وَشَهِدَ شَٰهَدٌ مِّنْ بَنِیْۤ اِسْرَءٰیۡلَ

دیکھتے ہو اگر یہ اس کے طرف سے ہو اور تم اس کا انکار کرتے ہو اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اپنی مثل کی گواہی

عَلٰی فِیْہِ فَاَمَنْ ۚ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۙ

دی تھی سو وہ ایمان لایا اور تم تکبر کرتے ہو اور ظالم لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا ۳۵۸

۳۵۷ بدلہ دے گا۔ بدلہ دینا اور بدلہ کسی چیز کا اس کے پہلے کو کہتے ہیں۔ اور ما کنت بدعا من الرسل سے مراد ہے کہ میں پہلا رسول نہیں

ہوں جو بھی آیا ہوں مجھ سے پہلے بھی رسول آچکے ہیں۔ (ل) اور بدلہ کے معنی مُبَدِّل بھی ہو سکتے ہیں یعنی جس سے پہلے کوئی نہ آیا ہو اور

مبدل بھی یعنی بدلت کے طور پر کچھ کئے والا (خ)

ما ادری ما یفعل بی ولا یحکم جس سے روایت ہے کہ اس سے مراد آخرت میں یعنی یہ مطلب نہیں کہ مجھے علم نہیں۔ کہ آخرت میں

اس کے قیام کا مجھ سے یا تم سے کیا معاملہ ہوگا۔ بلکہ دنیا کا معاملہ ہوگا۔ یعنی آیا میں بھی نکالا جاؤں گا جس طرح مجھ سے پہلے نبی نکالے گئے۔ یا قتل کیا

جاؤں گا جس طرح مجھ سے پہلے نبی قتل کئے گئے (ج) اور یہاں عبارت اسی کو بھی سمجھنا ہے۔ یعنی جس طرح پہلے رسول عالم الغیب نہتے میں بھی

نہیں دیکھے یہ معلوم ہے کہ تم میرے ساتھ کیا معاملہ کرو گے۔ اور نہ یہ کہ اللہ تمہارے ساتھ کیا معاملہ کرے گا میں معاف کر دینا یا سزا دے گا۔ یا کتنی منزل

دیکھ کر میں علم نہ ہونے سے مراد تفصیلات کا علم نہ ہونا ہو اور نہ یہ کہ تمہارا کیا کام ہو گا کہ تم میرے کے بدلہ نہاؤ گے کہ ضرور ہو سکتا ہے

۳۵۸ یہ شاہد کہن ہے کہ جو مفسرین نے اسے عبدالمذہبین سلام کہا ہے۔ مگر یہ صحیح نہیں مسروق سے روایت ہے کہ یہ عبدالمذہبین سلام کے بدلے میں

نہیں کیونکہ یہ سورت کہیں نازل ہوئی اور عبدالمذہبین سلام میں نہیں اسلام لائے۔ آپ نے فرمایا کہ تو یہیت قرآن کی مثل ہے اور میری مثل اور میری

حقیقت رسولی کی مشابہت اور حضرت مسلم کہتے

۲

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَا سَبَقُونَا إِلَيْهِ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا ۱۱

اور جو کافر ہیں وہ ان کے باطن میں جو مومن ہیں کہتے ہیں اگر بہتر ہوتا تو وہ اس کی طرف ہم سبقت نہ لجاتے اور جو کلمہ وہ کہتے ہیں

بِهِ فَيَقُولُونَ هَذَا آفَكٌ قَدِ يُمِرُّ مِنْ قَبْلِهِ كَتَبَ مُوسَىٰ أَمَامًا وَرَحْمَةً ۱۲

نہرے تو کہیں گے یہ پرا، جھوٹ ہے عہدہ اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب رہنا اور رحمت تھی اور

هَذَا كِتَابٌ مَّصْدِقٌ لِّمَا نَعَرَّبَ بِلَايَيْنِ رَا لَّذِينَ ظَلَمُوا وَشَرٌّ لِلْمُحْسِنِينَ

یہ کتاب دوسرے کچھ کو دکھانے والی ہے عربی زبان میں تاکہ وہ انہیں ڈرانے جو ظالم ہیں اور ان کی کنجیوں کے لئے جو نیک ہیں

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۱۳

وہ لوگ جو کہتے ہیں اللہ ہمارا رب ہے پھر سیدھی راہ پر گئے ہوتے ہیں تو ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ گھمیں گے

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۱۴ وَصَيَّنَا الْإِنْسَانَ

یہی جنت والے ہیں اسی میں رہیں گے اس کا بدلہ جو وہ عمل کرتے تھے اور ہم نے انسان کو اس

بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا لِّحَمَلْتَهُ أَُمَّهُ كُرْهُهَا وَوَضَعْتَهُ كُرْهُهَا وَحَمَلَهُ وَفَضَّلَهُ نَلْتَوْنُ شَرَّهُ

اں باپ کیساتھ نیک کامی کا حکم دیا اس کی ماں نے اسے تکلیف پہنچا اور اس کا حمل میں رکھا اور کدو دھڑا کر تیرے لئے نکلتا

صلعم میں اور یہ شاہد موسیٰ ہیں دہم اور یہاں فی الحقیقت اٹا رہا اس موسیٰ کی مثل نبی والی پیشگوئی کی طرف ہے جو اشتہار ۱۸-۱۵۱-۱۸
میں پائی جاتی ہے "میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا" تو اس پیشگوئی کی طرف توجہ دلا کر کفار پر انعام
کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ امتزا نہیں ہو سکتا۔ جیسے تم کہتے ہو کہ یہ حضرت موسیٰ کی پیشگوئی کے مطابق ہے۔ مگر میں اس معقولہ
کو کھول کر بیان کیا ہے ۶

۳۰۵۹ لوکان خیرا یعنی قرآن کوئی اچھی چیز ہوتی تو یہ غرنا دار و ضغفا جیسے بعض غلام اور لونڈیاں تھیں ہم سے جو بڑے بڑے لوگ سبقت
نہے جاتے۔ اقلک تلم کہتے ہیں یہ فٹا ہے کہ پہلے بھی لوگ اسی طرح جھوٹ بناتے رہے ہیں۔

۳۰۵۹ قبلہ میں غیر قرآن کی طرف ہے۔ اور امامنا ورحمة اسی سے حال ہوا اور بعض کے نزدیک یہ کتاب سے حال ہے۔ صورت اولیٰ میں
امام اور معقر قرآن کریم کو کہا ہے۔ اور صورت ثانی میں قوریت کو نبی مرسل کے لئے امام اور تمت بیان فرمایا ہے۔ اور وہ اس لحاظ سے
بھی امام اور رحمت ہے۔ کہ آنحضرت صلی علیہ وسلم کی پیشگوئی اس میں بالضرع موجود ہے۔ اور یہاں بالخصوص اسی کی طرف اشارہ بھی ہے کہ یہ لوگ
قرآن کریم کو مصدق کہا ہے۔ اور لسانا ناعربیا میں اشارہ وضاحت بیان کی طرف بھی ہے۔ اور پیشگوئی کی طرف بھی جس کی رو سے نبی اکرم
یا ہم میں سے نبی کا آنا ضروری تھا دیکھو ۱۵۱۱

۳۰۶۰ ایمان کی رو سے حیدر پر قائم ہیں۔ اور نسا نے عمل بہتافت ہوا استفادہ کے لئے دیکھو ۱۵۱۱

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ اَشْدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۖ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ

میں ایک کرب اپنے وقت کو پہنچا ہے اور چالیس سال کو پہنچا ہے کہتا ہے میرے رب مجھے تو فقی نے کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں

الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ ۚ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ ۚ وَاصْبِرْ لِّفِيْ ذُرِّيَّتِيْ

جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی اور کہ میں نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو اور میرے لئے میری اولاد کا کام

۱۶ اِنِّیْ تَبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ تَقْبَلُ عَنْهُمْ حَسَنَ

اصلاح کو میں تیری طرف تو بہت کرتا ہوں اور میں غوثیوں میں سے ہوں اے اللہ یہی وہ ہیں جن سے ہم بہترین اس کا جو وہ کرتے ہیں

مَاَعْمَلُوا وَاتَّبَعُوْا رِغْبَٰنَ سَيِّئَاتِهِمْ فِیْٓ اَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۚ وَعَدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ كَانُوْا

قبول کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے روگرد کرتے ہیں جنت والوں میں (دہن گئے) سچا وعدہ ہے جو انہیں

۱۷ یُوْعَدُوْنَ ۙ وَالَّذِیْ قَالَ لَوَالِدَیْهِ اِفِّ لَّکُمَا اَتَعِدٰنِیْٓ اَنْ اُخْرِجَ وَا

دیا جاتا تھا ۱۷ اور وہ جو اپنے ماں باپ کو کہتا ہے تم میرے کیا تم مجھے ڈراتے ہو کہ میں نکال کر دیا جاؤں گا اور

قَدْ خَلَتْ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِہٖ ۚ وَهٰمَا یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰہَ وَیُبٰلِغٰنِیْ

مجھ سے پہلے (بہتری) نسلیں گزر چکی ہیں اور وہ دونوں اللہ سے مدد کرتے دہن گئے ہیں جو بہت افسوس لیاں

اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ ۚ یَقُوْلُ مَا هٰذَا اِلَّا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلٰیْنَ

اللہ کا وعدہ سچا ہے تو وہ کہتا ہے یہ کچھ نہیں مگر پہلوں کی کہانیاں ہیں

۱۸ حل اور فصل یعنی دودھ پھڑانے کی مدت تیس ماہ ہے اور دودھ ہلانے کا زمانہ دو سال ہے والوالدات پر صنعت اولاد دھن حوالہ

کاہلین والبقوۃ ۲۳ ہاتی چہ ماہ اہل کے وہ جلتے ہیں جس کی وجہ یہ بھی دی گئی ہے کہ اقل مدت مل چہ ماہ ہے لیکن اہل وجہ اس کی یہ ہے کہ

یہاں مل میں مشقت کا ذکر ہے۔ اور مشقت کا رنگ اسی وقت پیدا ہوتا ہے۔ جب بچے کا بوجھ پیٹ میں محسوس ہوا تو چہ مہینے میں ہی ہوتا

بلم اشداہ و بلم اربعین سنۃ ۱۰ اشداہ اور اربعین سنۃ کو بعض نے الگ الگ لیا ہے یعنی ایک سے سراسر بلوغ جسمانی

یا وہ بلوغ جو تو نے جسمانی کے کمال نشوونما تک پہنچا کر دوسرے سے بلوغ روحانی یعنی وہ بلوغ جو اخلاق کے کمال نشوونما تک

پہنچا کر۔ اور بعض نے ایک ہی اشداہ کے لئے دیکھ رکھا ہے ۱۵۲۹ اور بلوغ روحانی چالیس سال پر ہی ہے۔ اور اس امر میں انبیاء عظیم السلام کی نصیحت

ہوتی ہے۔ اور یہ سب انبیاء کے مشفق مسلم پر سوائے اس کے کہ بعض لوگوں نے حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ کو اس سے شے کیا ہے اور کہا ہے کہ ان

دونوں کو بچپن میں فوت عطا ہوئی۔ مگر بچپن میں فوت کا ملنا بے معنی ہے اس لئے حضرت عیسیٰ کے مشفق آتانی الکتاب اور حضرت یحییٰ کے مشفق

آئینہ الحکمر صہبائی کی توجہ یوں کی گئی ہے کہ یہ اس بات کی خبر ہے جو اہل واقع ہونے والی تھی (۲۰) اور عیساہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نصیحت

بہ سال کی عمر میں یہ ہے۔ مگر یہ لوگ تاریخ کے ہر کچھ میں خود اس بات کو بھی مانتے ہیں کہ جو پیرائش مسیح کا سال انامیل میں دیا گیا ہے اس سے پہلے چہ

۱۸ **أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أَمِّ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ**

یہ وہ ہیں جن کے خلاف بات سچی ہوئی ان گروہوں میں جو جنوں اور انسانوں سے ان سے پہلے گزر

۱۹ **وَالْإِنْسِ إِنَّهُمْ كَانُوا خَيْرِينَ ۝ وَلِكُلِّ دَرَجَةٍ مِمَّا عَمِلُوا وَلِيُوفيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ**

بچے وہ انسان اٹھائے گئے تھے اور ہر ایک کے لئے اس کے مطابق درجے میں جو انہوں نے عمل کئے اور ان کے اعمال کے برابر نہیں لکھے

۲۰ **وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبَتْ**

پڑے نہ جائیں اور ان پر ظلم نہ کیا جائیگا اور جب دن وہ جو کافریں آگ پر پیش کئے جائیں گے تم اپنی اچھی

طَبِيبَتُكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَالْيَوْمَ تُخْرَجُونَ عَذَابُ الْهُونِ

چیزوں کو اپنی دنیا کی زندگی میں منایا کر چکے اور ان سے چند روزہ فائدہ اٹھایا سو آج تمہیں لذت کا عذاب دیئے میں دیا جائیگا ۳۰۶

۲۱ **بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُونَ ۝**

اس لئے کہ تم زمین میں ناحق سمجھ کرتے تھے اور اس لئے کہ تم نافرمانی کرتے تھے ۳۰۷

اذْكُرْ آخَارَ عَادٍ إِذْ أَنْذَرْنَاهُمْ بِالْأَحْقَابِ وَقَدْ خَلَّتِ النَّارُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِمْ مُخْلِفَةً

عاد کے بھائی دھوڑ کا ذکر جب اس اپنی قوم کو اہتلاف میں ڈرایا اور ڈیلنے والے اس سے پہلے ہی گزرے اور اس کے پہلے بھی

سال پہلے آپ کی پیدائش ہوئی بھٹ دنیا بھر میں سال پر ہی صبح ہے اور آیت کا مضمون عام ہو۔

۳۰۸ **لَا تَجْعَلُوا دِينَكُمْ سِجْرًا لِلطَّيِّقِينَ رُسُلَهُمْ لَوْ كَانُوا سَوَاءً لَوْ كَانُوا سَوَاءً لَوْ كَانُوا سَوَاءً لَوْ كَانُوا سَوَاءً**

۳۰۹ **طَبِيبَاتُكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَالْيَوْمَ تُخْرَجُونَ عَذَابُ الْهُونِ**

اور آخرت کے لئے کوئی حصہ ان کا باقی نہ چھوڑا اور گو یہ سچ ہے کہ لذت دنیوی میں انہماک انسان کے لئے حصہ آخرت کو باقی نہیں رہے دیتا اور یہ

بھی سچ ہے کہ صلیحی زندگی میں نورانی پایا جاتا ہے کہ وہ دنیوی لذت کی طرف توجہ نہیں کرتے اور سادہ خدا سادہ لباس سادہ مکان پر ہی

گذاہہ کہتے ہیں اور یہ بھی سچ ہے کہ بالخصوص اس زمانہ میں جب جاموں طرف لذت دنیوی کے لئے ایک جنوں سا لوگوں کی طباحت پر غالب آگیا

ہے صلیحی سادہ زندگی کی طرف رجوع کرنا اصلاح کی سب سے پہلی ضرورت ہو اور توجہ تو اس قوم پہ ہے جو حضرت عیسیٰ کو مذاہلانی ہوئی

اور ان کی زندگی میں ایک کراس اور مصیبت کی برداشت کا ہی سب سے بڑا سبق بتائی ہوئی خود طرح کی لذت اور عیش و آرام کے سادہ

کو اپنا معبود بناتے ہوئے ہے لیکن یہاں طبیات کے اذتاب یا ضائق کرنے سے مراد ان قویٰ کا ضائق کر دینا جو انسان کے لئے طبیات کے طور پر

توجہ پیدا کرتے ہیں زیادہ مزو و معلوم ہو سکتے ہیں کیونکہ یہاں اذتاب اور استیلا کے دوا لگ فعل ہیں اور لذت دنیوی میں پرانا استعمال کا

مضموم ہے کیونکہ اس طرح انسان چند روزہ فائدہ اٹھا کر اپنے آپ کو طبیات سے ہمیشہ کیلئے محروم کر دیتا ہے اور اس محرومی کی طرف ہی اذتاب طبیات

میں اشارہ ہے استعمال کے لئے دیکھو ۳۱۰ دنیا کی زندگی کتنی بھی لمبی ہو بقا بقوت کے چند روزہ ہو

تجاوہ

غدا لباس میں سادگی کی ضرورت۔

۲۲ اَلَا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰهَ الَّذِیْ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ قَالُوْا اِحْتَنَنْتُنَا

کہو اے اللہ کے کسی کی عبادت نہ کرو جس پر ایک بڑے دن کے عذاب کے آتے ہوں ڈرنا ہوں ۲۳ انہوں نے کیا تو ہمارے پاس کیا

۲۳ لِنَا فَاَنْتَا عَنِ الْاٰیٰتِ مَا تَعْدُ نَا اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ قَالَ اِنَّمَا اَعْلَمُ

کہ میں اپنے مسطورہ سے کچھ کہتا ہوں سوائے اس کے تو میں ڈرنا ہوں اگر تو سچوں میں سے ہے اس نے کہا اس کا علم تو

۲۴ عِنْدَ اللّٰهِ وَابْلَغْکُمْ مَا اُرْسِلْتُ بِہٖ وَلٰکِنِّیْ اَرٰکُمْ قَوْمًا جَہْلُوْنَ ۝ فَلَمَّا

صرف اللہ کو ہی ہے اور میں نہیں وہی پہنچا ہوں جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے لیکن میں نہیں ایسے لوگ ہوں جو جانتے کام لیتے ہو پھر جب اس

رَاَوْہٗ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِیَّتِهِمْ لَا قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّسْطَرٌّ اَبَلْ هُوَ

ایک بادل کے رنگ میں دیکھا جان کی وادیوں کی طرف بڑھ رہا تھا کہنگے یہ بادل ہم پر مینہ برسائے والا ہے بلکہ وہ ہے

۲۵ مَا سَتَجْلُمُ بِہٖ رِیْحٌ فِیْہَا عَادَ اِبْ اِلَیْہِمْ ۝ تَدْرٰکُلْ شَیْءٌ بِاَمْرِ رَبِّہَا فَاَصْبَحُوْا

میں کے لئے تم جلدی کرتے ہو اے جس میں دردناک عذاب ہے ۲۶ اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو تباہ کرتی ہے سو وہ ہے

۲۶ لَا یُرٰی اِلَّا مَسِکَہُمْ ۝ کَذٰلِکَ یَجْزِی الْقَوْمَ الْمَجْرُمِیْنَ ۝ وَلَقَدْ مَكَّہُمْ

ہر گئے رسول نے ان کے ہاتھوں کے ٹھکانوں کو کہ ٹھکانوں میں آجنا ہی طرح ہم قوم کو بدلتے ہیں اور یہی ہم نے انہیں ایسی باتوں میں تدبیر کی

فِیْہَا اِنْ مَّکَّکُمْ فِیْہِ وَجَعَلْنَا لَہُمْ سَمْعًا وَّابْصَارًا وَّاَفِیْدَہٗ زَفٰرًا

جس میں تم کو بھی قدرت نہیں دی اور انہیں کان اور آنکھیں اور دل دیئے تھے سو نہ

اَعْنٰی عَنْہُمْ سَمْعَہُمْ وَلَا ابْصَارَہُمْ وَلَا اَفِیْدَہُمْ مِّنْ تَّوْحٰی اِذْ کَانُوْا

ان کے کان اور نہ ان کی آنکھیں اور نہ ان کے دل کسی کام آئے جب کہ وہ

۲۶ احقاف - حشف کے جہ سے تو وہ ایک باریت جو مستطیل شکل میں اونچی ہو گئی ہو (دل) جس میں میزھاہن پیدا ہو جاتے اور علاقہ میں

میں عان اور حضرت کے درمیان ہے جہاں قوم عادی کے لوگ رہتے تھے اور پہلے پہلے ڈرانے والوں کے آئے میں اسد تھا لی نے اپنے عالم قانون

دار سال بیل کی طرف قوم کو دلائی ہے۔ پانچویں ہزار ہو سکتی ہے کہ خاص اس قوم میں ہو دے پہلے بھی رسول ان کے اور پہلے بھی جس سے معلوم

ہو کہ اس قوم کا کہ قبیلہ عربی گیا تھا

۲۶ عارض دہ پھر اپنے مرض میں فراخی کو دیکھ کر بعض وقت بادل پر ہوتا تھا کہ جیسے یہاں اور بعض وقت اس پر ہوتا تھا کہ

آجائے اور بعض وقت دھند رہے

مستقبل ہا قبال اس مستقبل کے ایک ہی میں ہی سنے کی طرف متوجہ ہونا

۲۶ احقاف

ع

يُحَدِّثُونَ بَابِ اللَّهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۚ وَلَقَدْ

اسکی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور انہیں اس چیز نے آیا جس پر وہ ہنسی کرتے تھے اور ہم نے

أَهْلَكْنَا مَا هُوَ لَكُمْ مِنَ الْقُرَىٰ وَصَرَفْنَا آيَاتِ لَعَلَّكُمْ يُرْجِعُونَ ۚ فُلُوكُمْ

انہیں ہلاک کر دیا جو تمہارے اور لوگوں کیوں سے ہیں۔ اور ہم آیتوں کو بار بار بیان کرتے ہیں تاکہ وہ رجوع کریں ۲۷۵ تو انکو

نَصَرَهُمُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ قُرْبَانًا آلِهَةً ۚ بَلْ ضَلُّوا عَنْهُمْ ۚ

انہوں نے مدد کیوں نہ دی جنہیں انہوں نے قرب حاصل کرنے کے لئے معبود بنایا تھا بلکہ وہ ان سے گم ہو گئے۔

وَذَلِكَ إِنْ كُنْتُمْ وَمَا كَانُوا يُفْتَرُونَ ۚ وَادْخُرْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ

اور یہ انکا جھوٹ تھا اور جو وہ افزا کرتے تھے اور جب ہم نے جنوں کا ایک گروہ میری طرف پیر دیا

يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنْصِتُوا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا

وہ تمہارے کو سنتے تھے سو جب اس کے سامنے آئے کھٹے گئے چپ ہو سو جب پورا ہو گیا اپنی قوم

إِلَىٰ قَوْمِهِمْ مُّندِرِينَ ۚ

کی طرف ڈرانے والے بن کر رہیں ہوئے ۲۷۶

۲۷۵ ما حاکم الحدیث من القرۃ بن حبیب کے کنائے کی سب بستیوں آجاتی ہیں جن کی ہلاکت کا ذکر قرآن کریم میں جو جو ہے جیکس سے بھی

بڑھ کر وسعت اس کے معنی میں ہے اور تمام دنیا کی بستیوں جہاں ہلاکت آئی ہو مثال سے کہہ سکتی ہیں۔ اور جو بعض مسلمانین کو قرآن شریف میں بار بار

بیان فرماتا ہے تو اس کی غرض بھی یہاں خود ہی بتا دی تاکہ لوگ رجوع کریں انسان کی طبیعت ایسی واقع ہوئی ہے اور غریبی و اضلال میں اس کا

انہماک س قدر ہے کہ جس طرح گری پیند سوتے ہوئے کو جگانے کے لئے ایک دفعہ بلانا کافی نہیں ہوتا۔ بلکہ بار بار بلانے کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح

خالف لوگوں کی تہذیب کے یہاں ایک بات کا بیان کرنا ضروری ہوتا ہے اور جیکوں کے لئے بھی یہ بار بار کا دہرانا مجموعی الی اللہ میں ترقی کا موجب ہوتا ہے

۲۷۶ انصتوا۔ نصتک اور انصتک کے معنی ہیں چپ رہا اور بات کو سننا دل، جنوں کے اس گروہ کے متعلق ذیل کی باتیں روایات میں

ملتی ہیں جو تفسیر ابن کثیر سے لے کر ابن جریر سے مروی ہے کہ یہ خلد میں تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناز پر پڑھ رہے تھے

اور وہ (جو پرکرت تعداد) ٹوٹے پڑے تھے ۲۷۰ ابن عباس سے ابن جریر میں روایت ہے کہ وہ سات تھے اور نصیبیہ کے رہنے والے تھے اور بہت سی

میں ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں پر قرآن نہیں پڑھا نہ انہیں دیکھا آپ اپنے صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ سوئے ہوئے

کا قصد کرتے ہوئے گئے تھے ساتھ ہر شیطانیوں کو آسمان کی خبر لینی رک گئی تھی اور ان پر شتاب بھیجے جانے لگے۔ تو یہ طین لوٹ کر اپنی قوم کی طرف

آئے اور کہہ کر آسمان کی خبر لینی رک گئی ہے پس وہ چادوں طرف پھیل گئے کہ سادی خبروں کے تک جانے کی وجہ معلوم کریں اور جو گروہ تمام

کی طرف آیا تھا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے صحابہ کے ساتھ خلد میں ناز فرماتے پائے اور جب قرآن کو سنا تو انہاں سے جس کی وجہ سے

آسمانی خبر ہم تک پہنچی رک گئی ہے۔ پھر اپنی قوم کی طرف لوٹ گئے اور کہا لے قومنا اننا معنا قرا ما نوحیٰ علی الی اللہ شہدا اور اسد تنزل

بار بار دہرانے کی حکمت

انصتات
جنوں کے طرف سے استغاثہ
روایات مختلف

۳۰. قَالُوا لَقَوْمُنَا لَنَا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

کمالہ ہمارے قوم ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد اتری گئی اس کی تصدیق کرتی ہوئی جو اس سے پہلے ہے

نے اپنے نبی پر امارا۔ قل ادھی الی انہ اسبقہم نھرم من الجن۔ اور یہ بخاری اور مسلم نے بھی روایت کی جو اور امام احمد نے ابن عباس سے ایک روایت کی ہے کہ جن دج کو سن لیا کرتے تھے اور ایک بات کے ساتھ دس جھوٹ ملا کر گئے شتر کیا کرتے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو ان پر انکار پڑنے لگے۔ تو اس کی شکایت انہوں نے بیس سے ایک بار مختلف اطراف میں اس بات کی تلاش میں لگے۔ اور حسن بصری نے بھی یہی کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متفق کوئی علم نہیں ہوا۔ جب تک کہ اسعد ثمالی اٹھے یہ دجی آپ پر نہیں اتری۔ ۳۲۔ محمد بن اسحاق نے محمد بن کعب سے روایت کی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طائف تشریف لے گئے تو وہاں سے واپسی پر نخل میں رات ہے اور وہاں جنوں نے آپ سے قرآن سنا اور یہ نصیبین کے رہنے والے تھے۔ ۳۱۔ ابن مسعود سے امام احمد نے روایت کی کہ کہہ رہے تھے کہ میں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا اور میں سخت فکر و سنگین رہا یہاں تک کہ صبح ہوئی تو آپ حاکمِ طرف سے واپس آئے اور فرمایا کہ مجھے جنوں کا بلانے والا بلا کر لے گیا تھا۔ میں اس کے پاس گیا اور انہیں قرآن پڑھ کر سنا یا پھر آپ ہمارے ساتھ گئے یہاں تک کہ ہمیں ان کے نشان اور ان کی آگ جلانے کے نشان دکھائے اور کسی روایت میں ابن مسعود سے یوں ہے کہ اس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ تم میں سے کون میرے ساتھ جنوں کے پاس جائیگا۔ تو میرے سوا کسی اور کوئی آپ کے ساتھ نہ گیا۔ پھر جب ہم مکہ کی اوپر کی زمین میں پہنچے گئے تو آپ نے میرے لئے ایک نشان لگا دیا اور میں وہاں ٹھہرا۔ اور آپ آگے چلے گئے اور قرآن شریف پڑھا شروع کیا۔ اور ایک سو اور تیرے اور آپ کے درمیان حائل ہو گیا یہاں تک کہ میں آپ کی آواز میں نہ سن سکتا تھا۔ اور بیعت کی ایک روایت میں ابن مسعود سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔ اور فرمایا کہ جنوں کی ایک جماعت پندرہ کس کی بنی اخوہ اور بنی ثمر سے میرے پاس آج آئے والی جو اور مکہ صریحاً ایک روایت میں ہے کہ وہ جڑہہ موصول کے بارہ ہزار جن تھے اور تباہہ کی ایک روایت میں ہے کہ وہ بنیہ سے آئے تھے۔ اور عبد الرحمن بن عمر سے ایک روایت میں ہے کہ جرجن آپ کو نجد میں لے وہ بنیہ سے تھے اور جرجن میں لے وہ نصیبین سے تھے اور ابن عباس سے ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ یہ سات کس اہل نصیبین میں سے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نبی تو کہہ کر ان کو نبی بنا دیا اور مجاہد کی روایت میں ہے کہ یہ سات تھے جن میں سے تین اہل حراں میں سے تھے اور چار نصیبین سے اور ابن مسعود کی ایک روایت میں یہ لفظ بھی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے واپس آئے اور نماز پڑھنے لگے تو ان میں سے بھی دو شخص آئے اور انہوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی تو ابھی مسودہ کہنے میں میں نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ یہ کون تھے تو آپ نے فرمایا نصیبین کے جن۔

اس اختلاف روایات میں حضرت ابن عباس ان کو ایسی غیر نبی ہستیاں قرار دیتے ہیں جو شیاطین کہلاتی ہیں۔ اور اس واقعہ کو ابتدائے نبوت کا واقعہ بتاتے ہیں۔ حالانکہ یہ سوتیں بہت بعد کی ہیں۔ پس یہ خیال قابل قبول نہیں اور جہاں تک شیاطین کے استلذاج کا سوال ہے اس پر مفصل بحث ۱۵۱۱ میں کر چکا ہوں۔ اور حضرت ابن عباس کے مقابل پر زیادہ قابل اعتماد حضرت ابن مسعود کی روایات ہیں کیونکہ وہ اس اقدیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوئے بیان کرتے ہیں۔ اور ابن مسعود روایت میں جو قد شتر کے طور پر بت ہے ایسی جاسکتی ہے۔ اور وہ صرف اسی قصہ ہے کہ ایک نفر یا چند آدمیوں کی جماعت تھی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تنگ آئے کا علم تھا اگر آپ تنہائی میں اور سات کو وقت ان سے ملے ہیں۔ اور قرآن شریف انہیں پڑھ کر سنایا ہے۔ اور وہاں وہ رات سو رہے ہیں وہاں ان کے نشان اور ان کے آگ جلانے کے نشان بھی ملے چلے جانے کے بعد ہی آئے تھے اور وہ باہر سے آئے تھے اور یہ واقعہ کہہ رہے ہیں۔ لفظ جرجن پر مفصل بحث ۱۵۱۱ میں گذر چکی ہے جہاں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ انسانوں پر بھی ہلا جاتا تھا اور بطور نبی ہستیوں پر بھی اور حضرت ابن مسعود نے جو باتیں ان کے متعلق بیان کی ہیں۔ وہ صاف بتاتی ہیں کہ یہ غیر نبی ہستیاں تھیں وہ کہیں باہر سے آئے تھے یعنی نبی لوگ تھے۔ شاید اسی وجہ سے انہیں جن کہا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان سے کہ ہے باہر جا کر تنہائی میں ملاقات کرنا اسی کا ثبوت ہے اگر غیر نبی ہستیاں ہوتیں تو کہیں کون لڑائی نہ لڑتا۔ علیحدگی اور تنہائی کی ضرورت اسی کے پیش آتی کہ کئی تکلیف دہ ہیں۔ پھر

۱۵۱۱ میں غیر نبی ہستیاں
نصیبین

يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ وَإِلَى طَرِيقٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ يَقَوْمُنَا أَجِبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا ۳۱

وہ حق کی طرف اور سیدھی راہ کی طرف ہدایت کرتی ہے ۳۱ اے ہماری قوم! اسد کی طرف بلائے کو قبول کرو اور ایمان لے

بِهِ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوبِكُمْ فَيُخْرِكُمْ مِّنْ عَذَابِ إِلِيمٍ ۝ وَمَنْ لَا يُجِبْ ۳۲

ایمان لاؤ وہ تمہارے قصور تمہیں معاف کر دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچا دے گا۔ اور جو کوئی اسد کی طرف بلا نہ چاہے

دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُ مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءُ ۝ أُولَٰئِكَ

کو قبول نہ کرے گا تو دوزخ میں (اسد کو) عاجز کرنے والا نہیں اور اس کے لئے اس کے سوا کوئی مددگار نہ ہونے کی وجہ سے

فِي ضُلَالٍ مُّبِينٍ ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ ۳۳

کھل گرایا میں ہیں کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ وہ اسد جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور

لَمْ يَعْى بِخَلْقِنَ يَقْدِرْ عَلَىٰ أَنْ يَخْلُقَ الْوَقْتُ بَلَىٰ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۳۴

ان کے پیدا کرنے سے تھکا نہیں اور اس پر قادر ہے کہ مردوں کو زندہ کرے ہاں وہ ہر چیز پر قادر ہے ۳۴

انکے لئے نشان اور ان کے آگ جہان کے نشان بھی ان کے چل جانے کے بعد موجود تھے آگ جلانے کی ضرورت کھانا وغیرہ بچانے کیلئے انسانوں کو سوتی پر اور نشان بھی انسانوں کے باقی رہ سکتے ہیں نہ غیر مرئی ہستیوں کے کچھ بعض ان میں سے آنحضرت معلوم کے چلنے کی ضرورت نہیں پڑتی یہاں پر ایسے ہیں جو فوراً ایمان لائے ہیں اور باقی بھی تردد میں ہوں۔ اور انہیں اہل نصیبین یا اہل مصل یا اہل نیزہ قرار دیا بھی صاف جتنا ہے کہ وہ انسان ہی تھے۔ ورنہ جنوں کی کوئی کیا ہستیاں نصیبین یا مصل میں نہیں ہیں۔ وہ تو غیر مرئی ہستیاں ہیں انہیں ہستیاں بنا کر پھینک کر ضرورت پیش نہیں آتی۔ اور غالباً یہ نصیبین کے یہودی تھے جیسا کہ انا سمعنا کثا بالانزل من بعد موسیٰ سے ظاہر ہے علاوہ ازیں حق ان احکام کے مکلف بھی نہیں ہو سکتے جو انسانوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان کئے ہیں اور ظاہر ہے کہ وہ یسوع و ہستیاں میں اور قرآن شریف میں جس قدر احکام ہیں وہ انسانوں کے لئے کیا جنوں کیلئے ضروری نہیں اگر ان بھی اسی طرح قرآن شریف پر ایمان لانا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہوتا جس طرح انسانوں کے لئے ضروری ہے تو کچھ کچھ تفصیلی احکام ضروران کے متعلق بحث۔ رہا انہوں کے جنوں کو دیکھنے کا سوال سو وہ اسی رنگ میں دیکھے جاسکتے ہیں جس طرح ملائکہ اور وہ اسی قسم کی ہستیاں ہیں۔ کیونکہ وہ فارسی پیدا ہوئے ہیں تو ملائکہ نور سے۔ پس جہاں تک ان کے شکل و صورت کے اختیار کرنے مکلف با حکام ہونے کھانے پینے وغیرہ کا معاملہ انہیں مشابہت ملائکہ سے ہے نہ انسانوں سے۔

۳۵ کثا بالانزل من بعد موسیٰ۔ حالانکہ بنی اسرائیل میں موسیٰ کے بعد بہت سے نبی آچکے تھے لیکن چونکہ تفصیلی شریعت حضرت موسیٰ کے بعد کسی نبی نے نازل نہ ہوئی تھی۔ اور وہ شیل کی پیٹگوئی بھی جس کی طرف قرآن شریف نے بار بار توجہ دلائی تھی کتاب موسیٰ میں ہی تھی اس لئے اسی کا ذکر کیا۔

۳۶ یعنی۔ اعیان۔ وہ عاجزی سے جہنم کو چلنے سے پہنچتی ہے۔ اور عین وہ عاجزی ہے جو کسی امر کا سوتلی ہونے اور کلام سے پہنچتی ہے۔

افعیبنا بالخلق الاول رفق۔ (۱۵) رخ اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ زمین اور آسمان کو پیدا کر کے تھکا نہیں بائبل کے اس بیان کی غلطی کو ظاہر کیا ہے کہ اس نے چھ دن میں زمین و آسمان بنا کر ساتویں دن آرام کیا۔

اہیان۔ یعنی

۳۴ وَیَوْمَ یُعْرَضُ الذِّینَ کَفَرُوا عَلَی النَّارِ لَیْسَ هَٰذَا بِالْحَقِّ ۖ قَالُوا لَیْ قَرِینَا

اور جس دن وہ جو کافریں آگ پر پیش ہونے لگیں گے ان کا ہمراہی کہے گا

۳۵ قَالَ فَذُوِّ الْعَذَابِ ۖ مَا کُنْتُمْ تَکْفُرُونَ ۚ فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُو الْعِزِّ مِنْ

کہا پس عذاب پہنچو اس نے کہ تم نہ کفر کرتے تھے سو صبر کرو جس طرح اولوا العزم رسول مبرا

الرَّسُولِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ ۚ کَانَ یَوْمَ یُرُونَ مَا یُوعَدُونَ لَمْ یَلْبَثُوا

کرتے تھے اور ان کے لئے عجلت نہ تھی کہ جب ان کو وہ دیکھیں گے جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا تھا تو کیا دن کی

الربع

اَلْاَسَاعَةِ مِنْ نَهَارٍ ۚ بَلَغُوا فَاَمَّا یُهْلَکُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُونَ ۝

ایک گھنٹہ ہی شمار سے وہ پہنچا دینا ہے تو کیا سوائے نافرمان لوگوں کے کوئی اور بھی ہلاک کیا جائیگا ۶۹

عزم - اولوا العزم

۶۹۔ اولوا العزم - عزم دل کا کسی کام کے کر لینے پر مضبوط ہونا ہے۔ اور اولوا العزم سے مراد وہ ہیں جنہوں نے اللہ کے ارہم عزم کر لیا

اس میں جو اس نے انہیں حکم دیا اور نصیحتیں دی ہیں کہ فوج اور ابراہیم اور موسیٰ اولوا العزم رسول ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان میں سے ہیں۔ دل اور بعض نے اور نام بھی لئے ہیں مگر اپنی زبان کا قول جہاں جہر میں منقول ہے صحیح ہے۔ کل الوسئل کا نوا اولیٰ عزم سب رسول ہی اولوا العزم تھے۔

بلاغ

بلاغ کے معنی مدح پر کئے گئے ہیں۔ ذلک بلاغ لہو فی الدنیا الی اجلہم یعنی یہی ان کا نصرت و دنیا میں ان کی اصل نیک ان کا پہنچا دینا تھا۔ اور دوسرے یہ کہ یہ قرآن ان کے لئے بلاغ ہے یعنی بات کو کمال کو پہنچا دیتا ہے۔ اگر وہ غور و فکر سے کام لیں (رج،

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اسم بے انتہا رحم والے برابر رحم کرنے والے کے نام سے

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ

جو کفر کرتے ہیں اور اللہ کے رستے سے روکتے ہیں ان کے عمل برباد اور بیکار ہو۔

۱

اس سورت کا نام محمد ہے اور دوسرا نام قتال بھی ہے۔ اور اس میں چاند کو ع اور اترتیس آیتیں ہیں۔ آخرت صلیع کا اسم مبارک محمد اس سورت کی دوسری آیت میں آتا ہے جہاں ان لوگوں کا ذکر ہے جو محمد صلیع پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اس نام میں ہی ہے کہ آپ کے نام نبیوں دنیا میں ذلیل و خوار نہیں رہ سکتے۔ اور اسی معنوں کو صراحت سے اس سورت میں بیان کیا ہے، اس لئے کہ محمد کے معنی میں تعریف کیا گیا۔ گویا اس سورت کا یہ نام رکھ کر اور دوسری طرف دونوں فریق کا جواب پرا بیان لاتے تھے اور جو آپ کی مخالفت کرتے تھے ذکر کر کے یہ بھی کیا ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھی کسی پرہیزی کی حالت میں نہیں رہ سکتے بلکہ ضرور ہے کہ آپ کا جلال دنیا میں ظاہر ہو۔

۲

پہلے رکوع میں یہ بتایا ہے کہ آنحضرت صلیع پر ایمان لانے والے گو اس وقت گھروں سے نکالے جاتے ہیں اور دشمن اپنی مخالفت میں کیا کیا نغراتیں ہے۔ مگر یہ حالت نہ رہے گی۔ مسلمانوں کی تکلیفیں دور کی جائیں گی اور محض ظالمین کی مخالفت آخر کا کام ہوگی۔ اور میں یہ بھی بتایا ہے کہ جنگوں کے ذریعے سے جو لوگوں کے لئے حق نیا ہو کر نکل پکے ہیں۔ مسکین مسلمان ان پر غالب آئیں گے اور ان میں سے قیدی بھی بنائیں گے جنہیں ذریعہ نیکو دیا جاتا ہے۔ طے ہو چھوڑ دیئے کا حکم بیان دیا گیا ہے۔ دوسرے رکوع میں ہی معنوں کو جلدی رکھتے ہوئے بتایا ہے کہ ان اہل کفر سے جنہوں نے آنحضرت کو کھانا کھانے زیادہ زبردست تو مومن کو بھی ہم جن کی مخالفت کی وجہ سے ہلاک کر چکے ہیں۔ اور ان کی تباہی کی گھڑی بھی قریب آ رہی ہے۔ پچھلے دونوں رکوعوں میں منافقین کا ذکر ہے۔ جو جنگ سے ڈرتے تھے اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے بخل کرتے تھے۔

خلاصہ معنوں

لحہ کی ساری سوتیں عام طور پر حق اور باطل کے مقابلہ کا ذکر کرتی ہیں۔ اس لئے ان کے بعد ایسی سورت کو لایا گیا ہے جس میں یہ حق سے بیان کر دیا گیا کہ اس وحی پر ایمان لانے والے کس طرح کامیاب ہو گئے۔ اور ان کے مخالفین جو اہل باطل ہیں کس ذریعہ سے ہلاک ہو گئے۔ اور وہ وحی جو اللہ تعالیٰ نے بھیجی ہے اس کے حامل کا جلال آخر دنیا میں کس طرح ظاہر ہوگا۔

تعلق

یہ سورت مدنی ہے اور جیسا کہ اس کے معنوں سے ظاہر ہے ابتدائی مدنی زمانہ کی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سورہ بقرہ کا کچھ حصہ اسکے نزول سے پیشتر نازل ہو چکا تھا۔ بالخصوص وہ حصہ جس میں جنگ کی اجازت دی گئی ہے۔ لیکن جنگ بدر سے پہلے کی یہ سورت معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس میں کوئی ذکر اس جنگ کا نہیں بلکہ مسلمانوں کے غلبہ کا ذکر محض بطور پیشگوئی ہی ہے۔

نزلہ نزول

یہ سورت انہی احوال کے برابر لکھی گئی ہے جو ان کے کفر اور اہلکے رستے سے روکنے کے اعمال میں کیونکہ یہ سورت دونوں فریق کے مقابلہ کو ظاہر کرتی ہے ایک طرف کا فریب جس وقت مسلمانوں پر غالب آکر انہیں ان کے گھروں سے نکال پکے ہیں۔ اور لوگوں کو دین اسلام کی طرف سے روکنے میں لگا دیا گیا ہے۔ دوسری طرف مسلمان ہیں جو اس وقت نہایت کس پرہیزی کی حالت میں گھر بار چھوڑ کر مدینہ میں آئے ہیں۔ اس وقت میں یہ سورت نازل ہوئی ہے۔ اور بتاتی ہے کہ کفار کا غلبہ اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنا باقی نہ رہے گا اور مسلمانوں کی کیسی کی حالت بھی باقی نہ رہے گی۔ نہ ان کی تکالیف باقی رہیں گی۔ جیسا کہ آیت میں صفائی سے فرمایا اور وہاں نہایت سے مراد وہی تکالیف جہاں تھیں جو اس وقت۔

کا فریب کے احوال کی برابری اور ایک کھلی پیشگوئی

سَيِّئِينَ يَوْمِ يُصْعَقُونَ بِالْهَمِّ وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَفَهَا اللَّهُ يُدْخِلُ فِيهَا

انہیں منزل مقصود پر پہنچا اور انکی حالت سنارو گلیا اور انہیں جنت میں داخل کر لیا جس کی پہچان انہیں کو اوتھے ہوئے ملے گی

الَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرَكُمْ وَيُثَبِّتُ أَقْدَامَكُمْ

جو ایمان لائے ہو اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو تو وہ تمہاری مدد کر لیا اور تمہارے قدم مضبوط کر دے گا

جنہیں غلبہ پا کر قید کر لیا گیا ہے مراد ماہک ملک ایسا دھم سے ہوا اس کی پہلی شرط ہے جنگ کا ہونا جس کا ذکر کفریہ میں ہے اور جنگ میں تو تین ہی پیر حرب و شغل مغلوب ہوجائے (اٹھان کے لئے دیکھو صفحہ ۱۲۵۵) تو جو پیر سے جا میں انہیں قید کر لینا ہے۔ اٹھان کے معنی قتل کرنا نہ ہو غلبہ سے غلط ہے اس لئے کہ یہ معنی ان الفاظ کے ہو سکتے ہیں۔ کہ جب انہیں قتل کر دو تو پھر قید کر لو۔ پس دشمن کا قید میں لینا صرف جنگ اور غلبہ ہی کا جزو ہے۔ اور غلبہ کے بعد قتل نہیں بلکہ قید کرنا ہے۔ پھر قید کر کے بھی ہمیشہ کے لئے انہیں غلام نہیں بنایا جاسکتا بلکہ ان کا آزاد کر دینا ضروری ہے۔ خواہ دشمن قوم سے مذہب کے آزاد کیا جائے اور خواہ بغیر مذہب لینے کے غلام بطور اسلحہ ہمیشہ کے لئے قید یا غلامی نہیں رکھے جاسکتے اور یہ اسلام کا کھلا کھلا قانون ہے۔ اور اسی کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال ہے۔ آپ نے جنگ بدر میں قیدیوں کے لئے فیکر زانو کیا اور بہت سی جگہوں میں بطور اسلحہ آزاد کیا۔ ایک حنین کی جنگ میں چھ ہزار قیدی بنیہ ایک جہزہ لینے کے آزاد کئے۔ بنی مصلح کی جنگ میں بغیر قید کے قیدی آزاد کئے اور بنو نضیر کی مثال اس کے خلاف نہیں۔ اس لئے کہ وہ جنگ میں مغلوب ہو کر قید نہ ہوئے تھے بلکہ اس شرط پر صلح کی تھی کہ جو فیصلہ سعد بن ابی ہریرہ فریق مانیں گے۔ اور سعد نے ان کا فیصلہ توریث کے حکم کے مطابق کر کے انہیں ان کی خدایوں کی وجہ سے مراد دینے کا فیصلہ دیا۔ اور اگر کبھی کسی ایک آدھ آدمی کو اپنے مارنے کا حکم دیا تو وہ اس کے کسی اور جرم کی بنا پر تھا نہ جنگ کرنے کی وجہ سے پس یہی صحیح اسلامی قانون ہے۔ جبکہ روح المعانی میں بھی ہے۔ و ظاہر الآية علی ما ذکرنا السیوطی فی احکام القرآن العظم الاعتناء القتل بعد الاستمرار کما ہے کہ حجاج نے ابن ہریرہ کے پاس ایک قیدی قتل کر کے کو بھیجا تو آپ نے فرمایا یہ حکم نہیں انہیں اور یہی آیت پر مبنی اور جن لوگوں نے قیدیوں کے قتل کو جائز کیا ہے تو وہ ان کی اجتماعی فعلی ہے۔ بعض صحیح اس کے خلاف ہے۔

قیدیوں یا غلاموں کی آزادی کا حکم

قیدی کا قتل جائز نہیں

گناہ و برائیاں سے بڑھ کر جنگ آئے گی

اور جو فریاد حق نفع الحروب اور اذوا تو مطلب ہے کہ یہ قید میں لینا بھی اس وقت تک ہے جب تک جنگ کا سلسلہ جاری رہے اور جب جنگ نہ ہو تو کسی کو قید میں لینا یا عارضی طور پر غلام بنانا بھی جائز نہیں۔ اور بعض نے جنگ کے رکے کو نزول عینی سے خاص کیا ہے۔ اور جنگ کے ذمہ سے سزائے دشمن اس صورت پر مبنی تھی جیسا کہ بیان غازی کو فرمایا تاکہ ایک دوسرے کے ذمہ سے لوگوں کی جدت اور درود ظاہر ہو جائے کوئی اور ملے آسمانی داد ہو تو مسلمانوں کو کمالات کے حصول کا موقع نہ ملتا۔ اور اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ آپ کے صحابہ کو بھی حصول کمالات کا موقع ملے اس لئے جنگ ضروری تھی اور یا اذوا قیدیوں کے بطور احسان یا ذمہ لیکر چھوڑ دینے کی طرف ہے کہ وہ تھے تو مستحق سزا کیونکہ مسلمانوں کو بڑے بڑے دشمن تھے۔ اور اللہ چاہتا تو یہی حکم دیتا کہ ایسے لوگوں کو قتل کر دیا جائے مگر یہ احسان ان پر کیا تاکہ اس احسان وغیرہ مسلمان اپنے کمالات کا حاصل کریں۔ اور جنگ میں تو مسلمان بھی قتل ہوئے تھے اس لئے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں۔ اگر وہ قتل ہو جائیں تو ان کے اعمال برباد نہیں ہونگے اور دین حق کو پھیلانے کی جو کوشش انہوں نے کی وہ ناکام نہیں ہوگی۔

عرف ۳۰۶ عرف ۳۰۶ کے معنی ہیں ایک چڑکی عزت یا اس کا علم دے یا عرف بعضہ و اعرف عن بعض والحدیث ۳۰۶ اور عرف کے معنی بھی ہیں جھکنا کہ عرفنا ہے دیکھا جیسا کہ اس کے لئے عرف یا عرفکار ہوا ہے اگر وہ اوریاں عرف کر لیا کے معنی میں چھٹکارا کر لیا جیسا کہ اسے طیب اور بصورت بنایا اور یہ معنی ہیں کہ ان کے لئے اس کا وصف بیان کیا۔ اور اس کی طرف انہیں شوق دہا اور انہیں اس کا دکھا دینا عرف اور یہ معنی مفسرین نے بھی قبل کے ہیں۔ اور یہ معنی لیکر مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس جنت کی ایک معرفت مومن کو پلا

عرف

جنت کا اسی دنیا پر

أَمَّنْ كَانَ عَلَىٰ يَدَيْهِ مِنْ دَمٍ لَّكَ نَزِيرٌ لَهُ سَوْعِيكُهُمْ وَأَتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ مَثَلُ الْجَنَّةِ ۱۷

وکیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے ایک کھلی دلیل پر دھم دیا کہ اس کی طمع ہو سکتا ہے جسے اس کا بدلہ ہی معلوم ہو تاکہ اسے دلوں پر فحشاءات کی ہر ایک تہمتیں سنیں

الَّتِي وَعَدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ

کی دیکھ، مثال پر جس کا وعدہ متقین کو دیا جاتا ہے اس میں پانی کی نثریں ہیں جو گچھا نہیں اور دودھ کی نثریں ہیں جس کا مزہ نہیں بدلتا اور شراب کی

مِنْ خَيْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ مَغْفِرَةٌ

نثریں ہیں جو پینے والا اس کے لئے لذت، اور صاف کئے ہوئے شہد کی نثریں ہیں اور ان کے لئے اس میں ہر سبب کے پھل اور ان کے رب کی

مِنْ يَدَيْهِمْ لَكَ نَزِيرٌ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ۱۸

طرف سے مغفرت، دیکھا، اس کی نثریں ہیں جو آگ میں سے نکلے ہیں اور انہیں اٹھا ہوا پانی پلایا جائیگا تو ان کی انٹریوں کو کاٹ ڈالے گا اور ان کے

کفار کی طرف سے ہر پہلی ہے اور مسلمانوں کو بھی دفاع کے لئے جنگ کرنے کی اجازت مل چکی ہے اس لئے یہ قرین قیاس نہیں کہ اکیلی آیت پہلے

کی نازل شدہ ہو اور یہاں بھی صاف بیٹھتی ہے کہ ان کفار کو ہم ہلاک کر دیں گے۔ اور کوئی ان کا مددگار نہ ہو گا۔

غیر ۱۷ غیہ کا استعمال کئی طرح سے ہے اول طرف نفی کے لئے اتبہ ہذہ بغیر ہدی من اللہ (القصاص ۲-۵۰) فی الخصاص

غیر مبینہ (الزحرف ۳-۱۸) دوم تشبیہ کے لئے ما علقت لکم من اللہ غیری (القصاص ۳۸-۳۹) ہل من خالق غیہ اللہ (فاطر ۳-۳۰)

سوم نفی صحت کے لئے بغیر اس کے ادا کے جیسے پانی جب گرم ہو تو اس کا غیر ہوتا ہے جب وہ ٹھنڈا ہو کلمہ انفعیت جہود دھرم بدل لکھ جہود

غیر ہا (النساء ۵۹) چہاں یہ کہہ کسی ذات کو شان رکھنے والا ہو جیسے تقولون علی اللہ غیہ الحق (الانعام ۱۹۲) جہاں غیہ الحق سے مراد

ہل ہے ۱۷ غیہ ابغی (باء الانعام ۱۲۵) واستکبر ہو وجہ خود کا فی الامراض بغیر الحق (القصاص ۳۹)

و یستبدل تو ما غیہ کہ (التوبہ ۳۹) انت یقران غیہ ہذا یربنا (۱۵) اور تثنیہ دو طرح ہے ایک صورت کا

تبدیل کرنا بغیر اس کی ذات کے جیسے کہیں گے غیوت و داری یعنی اس کی عارت کو بدل دیا اور دوسرے ایک چیز کی جگہ دوسری چیز نے آنا

ان اللہ لا ینفیک ما یقوم حتی ینفیکوا ما با انفسہم (الرعد ۱۱) (دغ)

۱۸ سن - اسن - الماء کے معنی ہیں پانی کی بوجہ کر بری ہو گئی اور ایسا پانی اسن ہے (دغ)

لبن - دودھ عسک شدہ - اعلیٰ حق کی جگہ ہے انٹریاں -

یہاں چند چیزوں کا ذکر ہے اور ایک طرف اگر مثل الجنة لکھتا دیا ہو کہ یہ اس چیز میں نہیں تو دوسری طرف خود ان چیزوں کے

اوصاف بھی ایسے بیان کر دیے ہیں۔ وہ ایسا پانی ہے کہ اس کی بوجہ قوت نہیں۔ ایسا دودھ ہے کہ اس کا مزہ تبدیل نہیں ہوتا۔ ایسی شراب ہے جو

لذت ہی لذت ہے یعنی اس کے مزہ میں نقص یا بگاڑ ہے نہ اس کا تہو سکرے۔ ۔ ۔ ۔ ایسا شہد ہے جس میں کسی قسم

کی حادث نہیں۔ پھر فرمایا کہ سب قسم کے پھل بھی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی مغفرت کو ان سب کے ساتھ آٹھا کر کے بتا دیا کہ ان نعمتوں کا رنگ کیا ہے

خصوص کے لفظ سے یہ خیال رکھنا کہ اسی دنیا کی شراب وہاں ہو گئی۔ یہ صحیح نہیں۔ یہ خصوص ہی ہے جس کو دوسری جگہ شرابا طہو مل (الذہن ۱۷-۱۸)

کہا ہے گویا ان کو کچل کر دینے والی۔ اور یہاں خصوص کا ذکر ہے والی چیز اس کے لئے لکھا ہے کہ وہ کو دلوں کو ڈھانک کر ان کو اعلیٰ مرتبہ

پر پہنچانے والی ہے۔ اور یہاں چار قسم کی نثروں کا ذکر کیا ہے ہر ایک صوم کے لئے ہو گئی۔ ایک پانی کی جس سے زندگی ہے دوسری دودھ کی جس سے

غیر

تثنیہ

اسن

لبن۔ عسل صبی

جنہ ہیں چار قسم کی نثریں

۱۶ وَ مِنْهُمْ مَنْ يُسْتَمِعُ إِلَيْكَ حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا

اور ان میں سے بعض وہ ہیں جو تیری طرف کوں لگتے ہیں یہاں تک کہ جب تیرے پاس سے گئے ہیں انہیں جنہیں علم دیا گیا

الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ أِنْفَاتًا وَلِلَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا

ہے کہتے ہیں اس نے ابھی کیا کہا تھا یہی وہ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دیا اور وہ اپنی خواہشوں

أَهْوَاءِهِمْ ۚ وَلِلَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآلَاءَهُمْ تَقْوَاهُمْ ۖ فَهَلْ يَنْظُرُونَ

کہ پیروی کرتے ہیں غصے اور جہالت اختیار کرتے ہیں وہ انہیں ہدایت میں بڑھا دی اور انہیں ان کا تقویٰ بڑھا دیا تو یہاں تک کہ انہیں ان کی

إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۖ فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا ۚ فَإِنِّي لَأَمَّا إِذَا جَاءَهُمْ ذِكْرُهُمْ

مگر وہ غور نہیں کرتے کہ ان پر اب تک آجائے سو اس کی نشانیاں تو آپکی پھر ان کے لئے جب وہ آجائیں گی فیصلہ کیاں ہو سکتا ہے

۱۹ فَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۖ وَاسْتَغْفِرْ لِنَفْسِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ ۚ وَالْمُؤْمِنَاتُ

سو جان لے کہ اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں اور اپنے تقویٰ کے حفاظت مانگ اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے۔

تو بتاتی ہے جیسے شراب کی جس سے لذت اور سرور ملتا ہے۔ چوتھی شہد کی جس سے شفا ملتی ہے اور یہی چار چیزیں انسان کی راحت کے کفر کو مکمل کرتی ہیں اور بہشت میں مغفرت سے مراد انہوں کی بخشش نہیں کیونکہ انہوں کی بخشش کے بعد تو انسان بہشت میں داخل ہو گا بلکہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور اس کا خاص تعلق ہے جو اہل جنت کو میر ہو گا۔

۳۰۶۹ انفاء۔ انفاء۔ انفاء۔ ایک کو کہتے ہیں اور کسی چیز کی آفت اس کی ابتدا کو بھی کہتے ہیں۔ اسی سے انفاء یعنی ہٹنا اور ہر دو یعنی شروع کرنے کو

۳۰۷۰ تقویم ان کا تقویٰ انہیں دیا یعنی انہیں متقی بنایا اور یہ بھی معنی ہو سکتے ہیں کہ انہیں ان کے تقویٰ کی راہیں بتادیں اور بعض نے تقویٰ سے مراد جزائے تقویٰ ہی ہے۔

۳۰۸۱ اشراط۔ شرط ہر حکم معلوم ہے جسکی اس کے متعلق ہو جو اس کے واقع ہونے پر واقع ہو اور یہ امر اس کے لئے بطور علامت ہو اور اسی سے شرط علامت کو کہا جاتا ہے اور اشراط الساعۃ ساعت کی علامات ہیں۔ (غ)

الساعۃ کی اشراط سے مراد علامت قیامت کی گئی ہیں جن کے لئے دیکھو مثلاً گرمیاں نکلنے میں انفاء جہاں اشراط اس کی علامتیں ظاہر ہو چکی ہیں۔ اور یہ کہنا کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انا والساعۃ کما بین اس لئے آپ کا ظہور ہی علامات قیامت کا ظاہر ہو گا، صبح نہیں اس لئے کہ وہ تو صبح ابتداء ہے۔ اور جو علامات قیامت حدیث میں بیان ہوئی ہیں۔ ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور نہیں پس اس سے مراد ساعت و صلی یا ان مخالفین کی تباہی اور حقیقت اسی کا ذکر اس سورت میں ہے اور اس کی علامات ظاہر ہو چکی تھیں۔ کیونکہ اس کی سب سے بڑی علامت یہی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکل جاتیں دماکان اللہ لیعدنہم رانت فیہم (الانفال ۳۳) اور انی لھما اذا جاءتھم ذکوھم کی ترکیب اس طرح ہے کہ اذا جاءتھم ذکوھم منفرہ کے طور پر ہے۔ یعنی جب وہ ساعت آجائیں گی انی لھم ذکوھم یعنی پھر انہیں نصیب کیا فائدہ دے گی جیسے فرمایا یومئذ یبذلک الانسان وانی لہ الذکوہ (البقرہ ۲۴۹)

۲۲ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَئِكَ

پس اگر تم پھر جاؤ تو قریب ہے کہ زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رحموں کو قطع کرو ۲۲:۱۷۲۱ یہی وہ ہیں

۲۳ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ ۚ أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ

جن پر اللہ نے لعنت کی سو انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ۲۳:۱۷۲۱ تو کیا قرآن پر سوز نہیں کرتے

۲۴ أَمْ عَلَى قُلُوبِ أَقْفَالُهَا ۚ إِنَّ الَّذِينَ آتَدُوا عَلَىٰ آذَانِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا

یا دون پر ان کے ہمے لگے ہوتے ہیں ۲۴:۱۷۲۱ وہ لوگ جو اپنی پیٹھوں پر پھیر گئے ۲۴:۱۷۲۱ کے بعد

۲۵ تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ

کاشکے شے ہر ایت واضح ہو گئی شیطان نے اسے آگے لے لیا ۲۵:۱۷۲۱ یہ اس لئے ہمارا کہ وہ انہیں کہتے ہیں جو

۲۶ كِرْهُوَ مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأُمْرِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَسْرَارَهُمْ

اسے پسند کرتے ہیں جو اللہ نے آرا ہم بعض باتوں میں مقرر فرمادی ہیں ۲۶:۱۷۲۱ اور اللہ ان کے چھپائے کو جاننا ہے ۲۶:۱۷۲۱

۲۷ یعنی نزول حکم پر منہ سے اطاعت اختیار کرتے اور مقررہ بات پر اپنے عہد کو سچا کر کے توہین کے لئے بہتر تھا ۲۷

۲۸۵ تعلیم کے معنی میں دونوں صرح کر کے گئے ہیں اگر تم اس علم سے پھر جاؤ یا اگر تم جا کتب جاؤ زجر، یہی صورت میں ان کا کتنا ہے ساتھ میں فساد فی الارض اور قطع جسی بھی اس لئے کہ انہی منافقین کے رشتہ دار بھی مسلمان تھے تو انکو مردانہ قطع جسی توہم اور زمین میں فساد اس صرح پر کہ کافروں کو کہہ رہے تھے اور مسلمانوں کو فساد نہ ٹھہرانی بنی ہے تھے

۲۸۶ اصم، صم کہہ شذوائی کے ساتھ کلمات رہا ہے اور اس شخص کے متعلق بھی کہا جاتا ہے جو حق کی طرف میل نہیں کرتا اور اسے قبول نہیں کرتا یعنی او صم اور صم ۲۸۶ اور اگلی آیت میں متاد بآکر ۲۸۶ اور اندھا کر ۲۸۶ اس لئے عدم مذہبی وجہ سے ہے۔

۲۸۷ افعال - فعل کی جگہ سے مراد اور یہ ہر اس چیز کے لئے مشاں ہے کہ جہاں کسی فعل کے کرنے میں انسان نے اپنے فاعل پر ہونے

۲۸۸ اصلی ہم - اصلی کے لئے دیکھو ۲۸۸ اور یہ مراد آرزوں ۲۸۸ بآکر کیا اپنے بھروسے وہ دونوں آگے کرتے ہو ۲۸۸ بآکر کیا زندگی کا وعدہ دینا مراد ہے اور بعض نے شہر بیان اسد تعالیٰ کی طرف مانی ہے یعنی اسد تعالیٰ ان کو مہم دیتا ہے اور ان پر عزت و جبر نہیں لانا۔

۲۸۹ الَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ كَفَرُوا بِهِ ۚ سَاءَ مَا يَحْكُمُ بِهِمْ أَهْلُ الْكِتَابِ وَالشُّرَكِيُّونَ ۚ إِنَّ يَسُفَرُ عَلَيْهِمُ الْخَبْرُ ۚ

۲۹۰ الَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ كَفَرُوا بِهِ ۚ سَاءَ مَا يَحْكُمُ بِهِمْ أَهْلُ الْكِتَابِ وَالشُّرَكِيُّونَ ۚ إِنَّ يَسُفَرُ عَلَيْهِمُ الْخَبْرُ ۚ

۲۹۱ الَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ كَفَرُوا بِهِ ۚ سَاءَ مَا يَحْكُمُ بِهِمْ أَهْلُ الْكِتَابِ وَالشُّرَكِيُّونَ ۚ إِنَّ يَسُفَرُ عَلَيْهِمُ الْخَبْرُ ۚ

۲۹۲ الَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ كَفَرُوا بِهِ ۚ سَاءَ مَا يَحْكُمُ بِهِمْ أَهْلُ الْكِتَابِ وَالشُّرَكِيُّونَ ۚ إِنَّ يَسُفَرُ عَلَيْهِمُ الْخَبْرُ ۚ

فَكَفَّ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يُصْرُونَ وُجُوهَهُمْ وَادْبَارَهُمْ ۚ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ

تو کیا حالت ہوگی جب فرشتے انہیں وفات دیں گے ان کے مونہوں اور انکی پیٹھوں کو ماتھے ہونگے یہ اس لئے کہ وہ اس بات

اتَّبِعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ۚ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ

کی پیروی کرتے ہیں جو اللہ کو غضب میں لاتی ہے اور انکی رضا کو ناپسند کرتے ہیں سراسر ان کے عمل بے کار کرتیے بلکہ وہ جن کے دلوں میں

فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ أَن لَّنْ يُخْرِجَهُمُ اللَّهُ أَصْعَامًا ۖ وَلَوْ شَاءَ لَأَرَيْنَهُمْ فَعَرَفْتَهُمْ ۚ

بیماری ہے خیال کرتے ہیں کہ اللہ انکی کینوں کو باہر نہیں نکالے گا ۳۰ اور اگر ہم چاہیں تو ہم تجھے وہ دروگہ دکھا دیں تو تیرا

بِسْمِهِمْ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ۚ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ

ان کی لاشاں جو کیا پہچان لے اور فیصلہ تو نہیں لائے، طرز کلام سے ہی پہچان لیگا۔ اور اللہ تمہارے عملوں کو جاننا اور تمہارے قیام و راز میں تمہارے

الْجَاهِدِينَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِينَ ۖ وَبَلَّوْا الْخَبَارَ كَمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا

کہ ہم تم میں سے جسوں کو کویلوں اور صبر کرنے والوں کو لگ کر دیں اور تمہارے حالات کو ظاہر کریں ۳۱ جو کاذب ہیں اور اللہ کے

عَنْ سَيْدِ اللَّهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّ لَهُمُ الْهُدَىٰ ۚ لَنُيَصِّرَنَّ اللَّهُ

رستے سے روکے ہیں اور رسول کی مخالفت کرتے ہیں اس کے بعد کہ انکے لئے ہدایت واضح ہو گئی وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے

۳۰ اصغاف۔ صغف کی جمع ہے جس کے معنی سخت کینہ میں۔ اور کینوں کو بڑھانے سے مراد یہ ہے کہ انہیں ظاہر کر دے کیونکہ منافق اپنے

کینوں کو چھپانے کی کوشش کرتے تھے اور یہی پتہ لگ جائے کہ کون منافق ہے اور یہاں وہ یہ کہ کینوں کو درکار ہے اور دونوں طرح پر ہی ہوا۔

۳۱ لحن۔ کلام کا اس طریق سے چھینا ہے جس پر وہ جاری ہے یا اعراب کے دور کرنے سے یا ثکرات اور یہ مذموم ہے اور اگر اکثر اشعار اس طرح

ہے مادیات یا تعریف سے دور کر کے اور تخریف کی طرف اس کے معنی کو پھیر کر (دغ) اور خوش آواز میں پڑھیں بولا جاتا ہے۔ اس لئے لحن اسے کہتے

ہیں جو بہت خوش آواز ہو۔ اور ابن اثیر کہتے ہیں لحن استقامت کی جہت سے مائل ہونے اور حدیث میں لحن بختہ اسی معنی میں ہے

مطلب یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو منافقوں کے لئے پر کوئی ایسا کھنک کا نیکار لگا دیتا کہ ہر شخص انہیں ان کی ظاہر عیال سے ہی

پہچان لیتا۔ لیکن ایسا اس نے نہیں چاہا۔ جس طرز سے وہ کلام کرتے ہیں اس سے بھی پہچانے والا انہیں پہچان سکا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تو پہنچتے ہی تھے۔ لیکن ان کا کھلے طور پر ظاہر کر دینا ایک وقت تک معذرت تھا اس کی وجہ الگ آیت میں دی ہے۔ اُن کو کھانا ان کے نام

بھی آحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیئے گئے۔ اسی روایتیں قابل قبول نہیں کہ بعض منافق رات کو سوئے تو صبح کو ان کے لئے پکے رکھا ہوا تھا لہذا

منافق اللہ تعالیٰ کا اتنے پرکھن ہی ہوتا ہے کہ اس کے افعال سے ظاہر کر دے اسی طرح دجال کے مشفق جو اللہ سے اس کے لئے پکے رکھے

کا لفظ لکھا تھا۔ تو اس سے بھی مراد یہی ہے لکھا ہوا نہیں۔ بلکہ افعال کی شہادت مراد ہے۔

۳۲ منافقوں اور مسلموں کے امتیاز اس سے ابتدا میں نہیں کیا گیا کہ جو کھانا کھائے والوں اور صابروں کی کمال کوشش مادیات سے ہونے

کا ہر ہوں۔ اخبارات کے مراد ان کی خبریں یا حالات ہیں یعنی اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ مومنوں کے ممبر اور کوشش کے نتائج دنیا میں ظاہر ہوں۔

ب

صغف

لحن

کڑوا فانی کا نشان
جہ پوئیں ہر سنا

۳۳ وَسَيُطِطُّ أَعْمَالَهُمْ ۚ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ

اور وہ ان کے عملوں کو پتہ کر دے گا۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو

۳۴ وَلَا يَطِطُوا أَعْمَالَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَصْدُّ وَأَعَنَ سَبِيلَ اللَّهِ ثُمَّ

اور اپنے عملوں کو مساجد نہ کرو جو کافر ہیں اور اللہ کے رستے سے دھکتے ہیں پھر

۳۵ مَا تَوَّاهُمْ كَفَّارٌ فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۚ فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلَامَةِ ۚ

وہ مجاہد ہیں حالانکہ وہ کافر ہیں تو اللہ انہیں برگزین نہیں بنے گا سونہست نہ ہو اور صلح کی طرف (نہ) بلاؤ

۳۶ وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ ۚ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَتَرَكُكُمْ أَعْمَالَكُمْ ۚ إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا

اور تم ہی غالب ہو اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ تمہارے لئے تمہارے عملوں کو ترک نہ کرے گا ۳۵-۳۶ دنیائی زندگی صرف کھیل

لَعِبٌ وَلَهُمْ وَإِنْ تَوَّعْتُمْ أَنْ تَتَّقُوا يَوْمَ تُؤْتَوْنَ أَجُورَكُمْ وَلَا يَسْأَلُكُمْ

اور بے حقیقت چیز ہے اور اگر تم ایمان لاؤ اور تقویٰ اختیار کرو وہ تمہارے اجتناب سے ڈرے گا اور تمہارے مال تم سے نہیں

۳۷ أَمْوَالُكُمْ ۚ إِنَّكُمْ تَسْأَلُونَهَا فَيُخْفِكُمْ بِهَا فَأَخَذْتُمْ

انگے کا اگر وہ ان دام مال کو تم سے مانگے اور تم سے الحاح کرے تو تم بخل کرو اور وہ تمہارے کینوں کو باہر نکال دے گا ۳۷

اور تم تقویٰ کا نفاق ظاہر ہو جاتے۔

۳۸ یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَلْمَدِيْنَةُ لَكُمْ اِلٰهٌ ۚ فَطِيعُوْا اَمْرَ اللّٰهِ وَطِيعُوْا اَمْرَ الرَّسُوْلِ ۚ وَطِيعُوْا اَمْرَ

حقہ و ممالہ کے معنی ہیں اس کا حق اور اس کا مال اسے گھٹا کر دیا اور کسی یا نقصان کے معنی اس کے اس لئے آئے ہیں کہ وہ پسے گویا کھیر تھا

پھر کیا رہ گیا دل)

مطلب یہ ہے کہ جب جنگ شروع ہو چکا ہے تو وہ کہہ کر اور منسوب فریق کی حیثیت اختیار کر کے صلح کی طرف نہ بلاؤ اس لئے کہ اس صورت میں

مسلمانوں کو ہار کا نکلنا پورا کر دیا جاتا۔ ایسی صلح سے روکا ہے جس کے ساتھ وہیں ہو یعنی کوئی شخص دشمن کے مقابلہ پر زور نہیں لگاتا چاہتا اور

اس سے فائدہ کھیتا ہوتا ہے۔ اس کا صلح کے لئے دشمن کو بلانا اپنی بربادی ہے۔ اور یہ بھی بتایا کہ غلبہ تمہارے لئے ہے اور اللہ تمہارے

لہجہ کے ساتھ ہے۔ اور تم کہہ کر دشمن اللہ کی راہ میں کوشش کرے گا۔

۳۹ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۚ وَطِيعُوْا اَمْرَ اللّٰهِ وَطِيعُوْا اَمْرَ الرَّسُوْلِ ۚ وَطِيعُوْا اَمْرَ

سے مانگے تو تم بخل کرو۔ پس پہلی آیت کا مطلب یہ ہے کہ اگر تمہیں کچھ ایمان ہو تو تمہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ تم سے تمہارے مال نہیں لے گا

بلکہ وہ تمہیں کچھ اجرو دینا چاہتا ہے۔ لیکن اگر تمہیں ان کی منت اور قربانی اور صلح کے نہیں ملتا۔ اس لئے تمہیں مال خرچ کرنا پڑے گا تب ہی

اجرو دینا۔ منافقین میں سب سے بڑا نقص یہی تھا کہ وہ اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کو بڑی بھاری مصیبت سمجھتے تھے تو ہمیں

بتایا ہے کہ جس ایمان کا تمہیں دعویٰ ہو کہ تمہیں واقعی وہ ایمان ہو تو تمہیں کبھی یہ مصیبت معلوم نہ ہو۔ اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ اپنے لئے نہیں لے گا

۳۸-۳۹ سوال کا یہ سبیل اللہ تعالیٰ کے لئے ہے

۳۸-۳۹ بہت ہمارے دشمنوں کو صلح کی طرف بلاتا

هَٰأَنْتُمْ هَٰؤُلَاءُ تُدْعَوْنَ لِتُفَقَّرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنْكُمْ مَنْ يَبْخُلُ ۚ ۳۸

دیکھو تم وہ لوگ جو بلائے جاتے ہو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو پس تم میں سے وہ ہے جو بخل کرتا ہے۔

وَمَنْ يَبْخُلْ فَإِنَّمَا يَبْخُلُ عَنْ نَفْسِهِ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ

اور جو کوئی بخل کرے، تو وہ تو وہ صرف اپنی جان سے بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے اور تم محتاج ہو

وَأَنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبَدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ ۚ

اور اگر تم پھر جاؤ تو وہ تم سے سو سے کسی اور قوم کو بدل کرے آئے پھر وہ تم جیسے نہیں ہوں ۳۹

لیکن اس آیت میں اس کے لئے اور مکتبہ مراتب میں ذکر کرنے کے لئے انہیں خرچ کرنے کو کہتا ہے۔ جیسا کہ آگے چل کر فرمایا تدعون لتنفقوا فی سبیل اللہ اور دوسری آیت میں اس کی اصل حالت کا فقط کہنا ہے کہ تم پر بڑا بڑا اندر بھی دیا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کر دو تم نہیں کرتے ہو۔ اور فی الحقیقت تمہیں اسلام سے بغض ہے۔ اور یہ بغض آخر ظاہر ہو کر رہ گیا۔ خواہ تم اسے کتنا بھی چھپانا چاہو۔

۳۹؎ پہلی دو آیتوں میں سے پہلی آیت میں مومنوں کا ذکر تھا اور دوسری میں منافقوں کا تو اب دونوں کا اکٹھا ذکر کر کے بالکل امت کو خطاب کر کے فرمایا ہے کہ تم کو جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کو بلایا جاتا ہے وہ تمہاری اپنی بھلائی کے لئے ہے۔ لیکن بعض لوگ تم سے بخل کرتے ہیں۔ اور جو بخل کرتا ہے اس کا نقصان بھی خود اس کی اپنی ذات کو ہی پہنچتا ہے۔ اور اگر تم سب کے سب احکام الہی سے پھر جاؤ تو پھر اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ اند لوگوں کو کھڑا کرے گا۔ روح المعانی میں ایک روایت نقل کی ہے کہ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کون لوگ ہیں جنکے اسنے لایا ہوا ذکر ہے۔ تو آپ نے مسلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا یہ اور اس کی قوم اور پھر فرمایا کہ اگر ایمان نہ پڑے تو وہ اس کے کچھ لوگ اسے واپس لائینگے۔

نہ کی راہ میں خرچ
نہ کرے اور نہ
نہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ عَزَّ وَ جَلَّ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

اللہ بے انتہا رحم والے

۱۰

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا

ہم نے تیرے لئے ایک کھلی فتح کی راہ اکھول دی ہے

اس سورت کا نام الفتح ہے اور اس میں چار رکوع اور اٹھیس آیتیں ہیں اس سورت کا نام اس عظیم الشان فتح پر ہے جو اسلام کا صلح حدیبیہ میں حاصل ہوئی۔ ظاہری نظروں میں تو یہ کوئی فتح نہ تھی۔ خود صحابہ رضی اللہ عنہم کے بڑے حصہ پر یہ امر شروع میں محضی رہا کہ صلح حدیبیہ بھی کوئی فتح ہے۔ بلکہ وہ سب کے سب صلح حدیبیہ کی خرابی کو اسلام کے لئے ذلت کا موجب سمجھ کر معصوم تھے یہاں تک کہ اس سورت کے نزول سے غم کی جگہ غصہ سے دل بھر گئے اور اس کا فتح حسین بن جابر بن عبدیہ واقعات نے ثابت کر دیا یعنی اس صلح کے ساتھ آمد و رفت کے لئے مکہ مکرمہ اور مسلمانوں اور کفار کا باہم میل ملاپ ہو گیا۔ اور اسلام کی خوبیاں دلوں میں گھر کرنے لگیں۔ اور کثرت کیساتھ لوگ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ بلکہ اسلام کی کشش ایسی زبردست ثابت ہوئی کہ جو لوگ مسلمان ہوتے تھے وہ اپنے گھر بار کو چھوڑ کر مقام عین پر ساحل جمع ہوتا شروع ہوتے۔ کیونکہ مکہ کے شرعیہ معاہدہ وہ مدینہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دروہہ کئے تھے اور یوں یہ ثابت ہو گیا کہ اسلام کی فتح دلوں پر تھی اور جب ملوک حکومت تھی تو کہ فہری مسلمان ہوتے مسلمانوں میں سے کوئی لغزش واپس نہ لگتا۔ مگر اس سورت میں صرف صلح حدیبیہ کی فتح کا ہی ذکر نہیں بلکہ پہلے رکوع میں یہ بتا کر صلح حدیبیہ ایک فتح میں ہے جو اسلام کے لئے بڑی بڑی برکات کا موجب ہوگی اور دوسرے میں ان لوگوں کا ذکر کر کے جو مشکلات کے وقت ساتھ نہیں ہوتے تھے عیسے میں فرمایا کہ صلح عظیم الشان فتوحات اسلامی کا پیش خیمہ ہے جن میں سب سے پہلے یہودیوں پر فتح تھی جو خبر کے مقام پر حاصل ہوئی اور بعد میں دیگر فتوحات اور تیسرے درجہ پر یہودی ملکوں کی فتوحات اور ان سب کی خوشخبری سن کر چوتھے رکوع میں بتایا کہ اسلام آخر کار کل دنیا کے ذمہ پر غالب آئیگا۔ اور یوں یہ صلح سے اس سورت کا نام الفتح موزون ہے۔

پچھلی سورت کا نام محمدی اور اس سورت کا نام جاس کے بعد آتی ہے الفتح ہے گویا بتایا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور دنیا میں چاہتا تھا کہ فتح بھی اس کے ساتھ ہو۔ وہ دشمنوں سے مغلوب نہیں ہو سکتا۔ بلکہ سب دشمنوں پر غالب آئیگا۔ پہلوں پر بھی اور کچھلوں پر بھی۔ محمد کا نام جہاں جا ئیگا وہاں فتح بھی اس کے ہمراہ ہوگی۔

تعلق ذابغ نزول

اس سورت کے نزول کی تاریخ یقیناً قریباً قریباً معلوم کی جاسکتی ہے۔ اور ساری سورت کا نزول ایک ہی وقت میں ہوا۔ یہ ثابت ہے کہ آپ اس سفر میں پہلے ذیقعد سنہ ہجری کے کئے عروس دن سے کچھ زیادہ آپ کا قیام حدیبیہ میں رہا۔ اور آپ کی واپسی میں حالت سفر میں اس سورت کا نزول ہوا۔ گویا یہ ذیقعد سنہ کے آخری دن تھے اور بظاہر جس وقت اس سورت کا نزول ہوا تو آپ کو مسے ہی قریب سے حج و عمرہ کی خبر کے بعد جو کچھ نازل ہوا وہ مدنی نکلائے گا۔ اس لحاظ سے یہ سورت مدنی ہے۔

صلح حدیبیہ فتح حسین ہے اس کی وجہ سے

۳۰۹ ہجری میں حضرت انس کا قول ہے کہ جس فتح میں میں لاؤ گا اس آیت میں ہے وہ صلح حدیبیہ ہے۔ اور ابن کثیر میں حضرت ابن مسعودؓ جابر اور براد کے اقوال نقل کئے گئے ہیں جن کے الفاظ قریباً ایک ہی ہیں۔ انکہم تعدوا و ان الفتح فتح مکہ و نحن تعد الفتح صلح الحدیبیۃ تم فتح مکہ کو فتح سمجھتے ہو اور ہم صلح حدیبیہ کو فتح سمجھتے ہیں۔ اور مدح المعانی میں نہری سے اس کی وجہ نقل کی ہے کہ یہ فتح

لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُمِيتْ نِعْمَتَهُ ۲

نہ کہ اسے تیرے لئے اس کی مغفرت کرے جو تیرے (منزومہ) قصور سے پہلے گزر چکا اور جو پیچھے رہا اور اپنی نعمت کو ختم کرے

عَلَيْكَ وَيَهْدِيكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۳

پورا کرے اور تجھے سیدھے رستے پر چلائے ۳

اعظم من صلحا لمحہ صبیحة اقلط اشتر کون بالمسلمین وسمعا کلامہم وطقن الاسلام من قلوبہم ودا سلم فی ثلاث سنین خلق انبیا وکثر بجمہر سواد الاسلام کوئی فتح صبح حدیبیہ سے بڑھ کر نہیں ہوئی۔ مشرکوں کا مسلمانوں کے ساتھ میل جول تھا۔ اور انہوں نے ان کی باتوں کو سنا اور اسلام نے ان کے دلوں میں جگہ پکڑ لی۔ اور تین سال میں بہت سی مخلوق اسلام لائی۔ اور ان کے ساتھ سواد اسلام بہت بڑھا۔ اور جو روئے نزدیک یہ ذکر صبح حدیبیہ کا ہی ہے۔ اور یہی وجہ اس اور غیبی اور زمہری سے روایت ہے اور ابن عقیل نے لکھا یہی صبح ہے (مر) اور ابن جریر میں حضرت عمر کی اس مشہور روایت میں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غرض کیا تھا انسان علی الحق آخری الفاظ یوں میں فقال یا رسول اللہ افعمھو قال نعم یعنی حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ یہی فتح ہے آپ نے فرمایا ہاں۔ اور بعض لوگوں نے اس سے فتح کراولی ہے۔ مگر یہ صحیح نہیں فتح کراؤ لگے اسی سورت میں آتا ہے۔ پس یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام کی سب سے بڑی فتح وہی ہے جو صبح سے حاصل ہوئی تو اس صبح میں غلبہ فریق کا پہلو ہی اختیار کیا گیا ہو کہ اسلام کی فتح دلوں پر ہے اور اظہار ہی فتح صرف جہنم پر ہوتی ہے اور عیشی فتح وہی جو دلوں پر ہو اور امام راغب نے یہاں فتح سے مراد علم و ہدایت کا دیا جا لیا ہے جو ثواب اور مقام محمود تک پہنچانے کا ذریعہ ہوتے ہوئے ہو گیا اور اوقات نے یہاں فتح میں نہیں ثابت کیا کہ اس کے ساتھ ہی کفار میں اشاعت اسلام کا دورہ انہیں لگایا ہو کہ کسی کو اسلام کے اندر داخل ہوتے ہیں اس تک کہ اگر حدیبیہ کو جانتے وقت آپ کے ساتھ صرف چودہ سو آدمی تھے تو ڈیڑھ سال بعد کہہ کر پڑاؤ کے وقت وہ ہزار جاں نثار آپ کے ہر پاسے تھے اور یوں توبت کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو حضرت موسیٰ کی زبان سے کی گئی تھی۔ خداوند سینا سے آیا اور شعیر کے ان پر طوع ہوا فاران ہی کے پانچے وہ جلدہ گروا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا اور ان کے دسٹے فاطمہ ایک انفسی شریعت ان کے لئے تھی۔ (اشاعت ۳۴: ۳۵)

۳۱۹۔ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر واما تاخر یعنی صبح حدیبیہ کا اس لئے اس کے بعد یعنی لک اللہ تعالیٰ تیرے گناہ بخش دے جسے پہلے ہوتے یا جو بعد میں ہونگے کسی طرح صحیح نہیں۔ کیونکہ گناہوں کا بخشتا کسی صبح یا کسی فتح کا نتیجہ بھی نہیں ہو سکتا۔ بعد ازاں نے فتح حدیبیہ کو غفر ذنب کا ذریعہ بنایا ہے۔ اور وہ باتیں جو اس کا نتیجہ بنائی ہیں چاہیں غفر ذنب۔ انعام نعمت۔ ہدایت۔ نصرت۔ اگر غفر ذنب سے مراد گناہوں کا بخشتا لیا جائے تو اس کا باقی تینوں باتوں سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔ اور نہ ہی صبح حدیبیہ سے کچھ تعلق رہتا ہے علاوہ انہیں قرآن کریم میں کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ذنب کا ذکر نہیں بلکہ آپ کے مقامات عالیہ کا ہی ذکر ہے۔ اور تاریخ توبتاتی سے کہ اس وقت بھی جب ابھی آپ منصب نبوت پر فائز نہ ہوئے تھے آپ الٰہیوں کے پاک نام سے مشہور تھے پس ذنبک کے معنی آنحضرت کے گناہ نہ تو سیاسی سابق سے درست دھیرے ہیں اور نہ ہی قرآن کریم کے دوسرے مقامات سے اور یہ ہم چاہتے ہیں کہ انصاف بعض وقت محضیت پر مبنی نہیں ہوتی مثلاً یا غفر الذنوب (المائدہ ۹۰) میں انھی سے مراد ہے وہ گناہ جو توبہ کے خلاف کرتے لگے۔ دیکھو مائدہ اور ابن شہرکاذکہ الذین کنتم ترزعونون (الافالم ۷۲) میں ہمیں منائے شریک نہیں بلکہ مراد ہیں وہ جنہیں میرے شریک سمجھا جاتا تھا۔ اسی طرح یہاں ذنبک کے معنی ہیں جو دوسروں کے زعم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذنب تھے۔ یہ وہ ذنب جو دوسرے آپ کی طرف منسوب کرتے تھے۔ اور انہیں ان تعلق سے قطعاً بھی تھا کیونکہ بہت سی باتیں غلط طور پر دشمنان اسلام نے مشہور کی تھیں۔ اب جو صحیح ہوئی اور مسلمانوں نے غلط فہمی کا باطل ہو گیا

آنحضرت کے غفر ذنب سے مراد

وَكَانَ ذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا ۝ وَيَعِزُّ بِالْمُتَّقِينَ ۝ وَالْمُفَقِّتِ ۝

اور یہ اللہ کے نزدیک بڑی جہادی کامیابی ہے اور منافق مردوں اور منافق عورتوں کو اور مشرک

وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَةَ الطَّاغُوتِينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السُّوءَ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ

مردوں اور مشرک عورتوں کو اللہ کے حق میں برے خیال رکھنے والوں کو مراد سے انہی پر بری روش

السُّوءِ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ

ہے اور اللہ ان پر ناراض ہے اور ان پر لعنت کی اور ان کے لئے جہنم تیار کیا اور وہ بھی

مَصِيرًا ۝ وَلِلَّهِ جُودُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۝ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝

میرہ ہے اور اللہ کے لئے آسمانوں اور زمین کے لشکر بھی اور اللہ غالب حکمت والا ہے

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ لِيَتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۝ وَ

ہم نے تجھے گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور

تَعَزَّوْهُ وَتُقَرِّوْهُ ۝ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَبَايِعُونَكَ إِنَّمَا

اس کی مدد کرو اور اس کا ادب کرو اور صبح اور شام اس کی تسبیح کرو اور وہ لوگ جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ

يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَكُفُّ عَنْ نَفْسِهِ ۝

اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے پس جو کئی توڑے گا وہ اپنی جان کے نقصان کیلئے ہی توڑے گا

کو کھل دالنے کی یہی تجویز کرتے اور صلح پر کبھی راضی نہ ہوتے اسی لئے فرمایا اللہ جنود السموات والارض اور اس کی تائید و حمایت دے ہوتی ہے لہذا رضی اللہ عن المؤمنین اذ يبايعونك تحت المشجرة فعليه ما في صدورهم فاؤل السكينة عليهم واثابهم فتحا قريبا اور اس کے بعد آیت میں فرمایا ليدخل المؤمنون والمؤمنات جنات یعنی سکینت کے دلوں میں ہونے سے ان کا ایمان بڑھا جس کا نتیجہ جنت کو حاصل کرنا ہے اور اسی اور دنیا و ایمان کا نتیجہ بھی یہ ہوا کہ گناہ اور منافقین کو ان کے ہاتھ سے سزا دی جس کا ذکر آیت ۹ میں ہے

۱۳۹۹ لایاں آپ کی تین صفات بیان کی ہیں شاہد۔ حبشہ۔ نذیر۔ حبشہ رنگوں کو اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والوں کو خوشخبری دینے والا اور نذیر ہونے کے بدلہ انجام سے ڈرانے والا پس شاہد یا گواہ وہ ہے جو اپنے نفس ہی اور اللہ تعالیٰ کی ہستی اور ربانیت کے ایک انہام کی گواہی دینے والا ہے۔ لیکن الرسول علیہ السلام کو شاہد اور حبشہ اور نذیر

۱۳۹۹ توفیر اور توفیر کے لئے دیکھو ۱۳۹۹ اور توفیر کے معنی تنظیم ہیں یعنی غفلت کرنا اور مال کو لا تر جونہی اللہ وقار دلوں کو ۱۳۹۹ وقار کے معنی غفلت ہیں دل،

نبا کو بھیجے کی غرض بتائی اور توفیر اور توفیر کا معنی ۱۳۹۹ اور توفیر اللہ تعالیٰ کی بھی ہو سکتی ہے اور نبی کی بھی اور آگے تسبیح میں فرمادہ تعالیٰ اعلم ہے

انحضرت کا شاہد ہونا

توفیر

وقار

بَلْ ظَنَّمُوا أَن لَّنْ يَنْقَلِبَ الرَّسُولُ إِلَى الْمُؤْمِنِينَ إِلَى أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزَيَّنَ ذَلِكَ ۱۲

بلکہ تم نے خیال کیا کہ رسول اور من اپنے گھر والوں کی طرف کبھی بھی لوٹ کر نہیں آئیں گے اور یہ منہاسے دلوں

فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنًّا سَوِيًّا وَكُنْتُمْ تَقُولُوا ۱۳ وَمَنْ لَّنْ يَرْجِعُ مِنَّا بِاللَّهِ وَ

کو اچھا معلوم ہوا اور تم برا خیال دلائل لائے اور تم ہلاک شدہ قوم تھے اور جو کوئی امداد امداد اس کے رسول پر ایمان

رَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ۱۴ وَلِلَّهِ مَلَكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَغْفِرُ

نہیں لانا تو ہم نے کافروں کیلئے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے اور اس کے لئے ہی آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے وہ ہے

لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۱۵ سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ

چاہتا ہے بخشنے اور ہے چاہتا ہے عذاب دینا ہے اور امداد بخشنے والا رحم کرنے والا ہے غلطی جبکہ قومات سے مل کے کچھ

إِذَا انْطَلَقْتُمْ إِلَى مَغَائِرِكُمْ لِتَأْخُذُوا هَازِرًا وَنَايِبَكُمْ يَمِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا

مال کی طرف جاؤ گے تاکہ اسے لو تو پیچھے رہے ہوتے لوگ کہیں گے میں چھوڑ دوں گا کہ تم تمہاری پیروی کریں وہ چاہتے ہیں کہ اس کے

كَلَّمَ اللَّهُ قُلُوبَ الَّذِينَ تَبِعُوا كَذِبًا لَكُمْ قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلِ مَن يَفْضَلُونَ بَلْ تَحْسَدُونََنَا

کلام کو بدل دیں کہ تم ہمارے ساتھ نہیں ملو گے اسی طرح اس کے پہلے سے فرمایا ہے تو کہیں گے بلکہ تم ہر ہر ہر کرتے ہو

کوئی کمی واقع نہ ہوئی تھی جسے میں رسول امداد معلوم ایک روایا کی بنا پر مکرر کے لئے لکھتے ہیں اور چودہ پندرہ سو کی تعداد میں مسلمان بھی ساتھ

لکھتے ہیں جنگ پیش آ جانے کا خطروں کا ہوا ہی تھا۔ مدینہ کے ارد گرد کے بعض دیہاتی لوگوں نے خیال کیا کہ اس حالت میں آپ کے ساتھ

تین خطروں سے خالی نہیں گو آپ قربانیاں بھی ساتھ لے کر گئے تھے سان قبائل کے نام مجیدہ۔ مزینہ۔ غفار بھی تھے میں خوش خیال کیا کہ یہاں گھر

میں بیٹھے تو مسلمانوں کو کفار چھوڑتے نہیں پھر گھر سے باہر نکل کر خود ان کے گھر میں چلے جانا اپنے آپ کو موت کے منہ میں ڈالنا ہے اس کا ذکر اعلیٰ

آیہ میں ہے۔ اس سلسلے وہ ساتھ گئے یہی تھیں ہیں۔ یہاں ان کی قلبی حالت کا نقشہ کھینچا ہے کہ وہ اپنی پرہیزگار رہے۔ کہ انوں کا اور بال بچے

کا محافظ کوئی نہ تھا۔ فرمایا کہ یہ جو دنیا کا کفن میلان تو مطلب یہ ہے کہ اس وقت تو تم مال اور مال کی خاطر رک گئے لیکن جب امداد

حقانی کی طرف سے تمہارے اعمال کی سزا آئیگی تو اس وقت اس سے کون بچڑے گا۔ کان اللہ جیسا تعویذ خیرا بتا ہے کہ انہیں ان

کے اعمال کی طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ اور کہہ چکے تھے ارادہ الہی تو تمہارے اعمال پر چڑھے اور جب امداد حقانی کی سزا آجائے تو پھر اسے

کوئی نقص دور نہیں کر سکتا۔

۳۱-۳۲: وجود اس کے کسے چاہتے تھے ہے چاہے عذاب دے آخر صفات غفور رحیم کا ہی ذکر کیا جس سے شہر یہ معلوم ہوا کہ امداد

حقانی کا رحیم اس کے غضب سے قبل ہے بلکہ یہ بھی کہ اس کا عذاب دنیا بھی انسان کی بشری کے لئے ہے یعنی وہ ایسے چیز ہے کہ انہیں کا

انسان کی بھلائی کا موجب ہو پس اس کا عذاب بھی۔ متقا مناسے رحم ہی ہے جو انجام کار اس پر ہو گا۔

عذاب میں رست

۱۷ بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ قُلِ الْمُخَلَّفِينَ مِنْ الْأَعْرَابِ سَتُدْعُونَ

بلکہ یہ خود بہت ہی کم سمجھتے ہیں ۱۷۳۱ رہبانوں میں سے پیچھے بے ہوش لوگوں کو کہو کہ تم ایک سخت جنگ

إِلَى قَوْمٍ أُولَىٰ بِأَيِّ شَيْءٍ تُقَاتِلُونَ أَوْ يُسْلِمُونَ فَإِنْ تُطِيعُوا فَيُؤْتِكُمُ اللَّهُ

کرنے والی قوم کی طرف لڑنے جاؤ گے کہ ان کے ساتھ جنگ کرو یا ان کے دوزخ و نابود ہو جائیں پس اگر تم اطاعت کرو گے تو انہیں

۱۸ أَجْرًا حَسَنًا وَلَنْ تُنْزَلُوا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبُكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا أَلَيْسَ

ایسا بدلہ دے گا اور اگر تم پھر جاؤ گے جو حق تم پہلے پھرتے تھے تو تمہیں دردناک عذاب میں مبتلا کر دیا جائے گا ۱۷۳۲ اے

عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرْبٌ ۖ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرْبٌ ۖ وَلَا عَلَى الْمُرْضِعِ حَرْبٌ ۖ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَ

پر کوئی تکی نہیں اور نہ لنگڑے پر جنگ ہے اور نہ بیمار پر جنگ ہے اور جو شخص اللہ اور

النصف

رَسُولَهُ يَدْخُلْ جَنَّتِ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَمَنْ يُؤَلَّيْ بِهِ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۖ

اس کے رسول کی اطاعت کرے اسے باغوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور جو کوئی پھر جائے اسے دردناک عذاب میں مبتلا کر دیا

۱۷۳۳ یہ سورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مدینہ سے واپسی کے وقت نازل ہوئی اور وہ باتیں جن کا یہاں ذکر ہے بطور پیشگوئی میں جو بعد میں واقع

ہونے والی تھیں اور وہ مقامات جن کی طرف یہاں مسلمانوں کے جانے کا ذکر ہے جنگ خیرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جیسا کہ آیت ۸ اور ۱۰ میں فرمایا

کہ بیت رضوان داؤں کو ہم نے بعض خاص مقام کا وعدہ دیا ہے اور یہ خیرہ کے مقام تھے۔ چنانچہ ادرقاہ سے یہی روایت ہے اور ابن جریر نے

اور دیگر مفسرین نے اس کو صحیح انا ہے اور صحیح اعاویث میں یہ موجود ہے کہ اسد ثمالی نے اصحاب مدینہ کو مقام خیرہ کا وعدہ کیا تھا اور ان

مخلفین کا یہ کہنا کہ ہم بھی ساتھ ہیں اس وعدہ الٰہی کے خلاف تھا۔ کیونکہ وہ وعدہ صرف بیت رضوان داؤں سے مخصوص تھا اس لئے

فرمایا کہ یہ اسد ثمالی کے کلام کو بدلتا چاہتے ہیں۔ اور اسد ثمالی کے کلام سے وہی وعدہ مراد ہے جس کا ذکر آگے آیت ۱۸ میں ہے اس سے یہ

بھی معلوم ہوا کہ تبدیل کلام اسد سے مراد اس میں تحریف نہیں بلکہ ان وعدوں کا پورا نہ ہونا ہے جو اس میں ہیں۔ اور یہ جو فرمایا کہ لَمْ يَقَالَ اللَّهُ

مَنْ تَبِعَنِي أَوْ اس سے مراد ہے کہ تمہاری طرف اشارہ کرتے ہیں اسد ثمالی نے یہ فرمایا تھا۔ کیونکہ سورت میں ہی نازل ہوئی تھی اور مخلفین

کے ساتھ یہ معاملہ بعد میں پیش آیا اور جن لوگوں نے اسے اشارہ الٰہی کی طرف کیا ہے قُلْ لَنْ تَخْرُجُوا مَعِيَ أَبَدًا وَلَنْ تُفَاتِلُوا مَعِيَ عَمَلًا

وَالْتَوْبَةُ ۝ ۱۸ تو انہوں نے غلطی کی ہے اس لئے کہ یہ قول غزوہ تبوک سے تعلق رکھتا ہے جو مدینہ کے تین سال بعد پیش آیا اور اس وقت

یہ سورہ توبہ کا بھی نزول ہوا تھا پس مطلب ان الفاظ کا یہ ہے کہ جب مخلفین جنگ خیرہ میں نکلے کے وقت یہ کہیں کہ ہمیں بھی ساتھ لے چلو تو اس وقت

ان کو کہہ دینا کہ اسد ثمالی ہمیں پیچھے سے ہی اطلاع دے چکا ہے۔ کہ تم اس میں ہمارے ساتھ نہیں جا سکتے۔

۱۷۳۴ یہ قوم کون ہے؟ فارسی دردم۔ ہوازن و غطفان۔ بنو ضبہ و شلف نام سے گئے ہیں۔ اور گویا کہ ان جویر نے لکھا ہے صحیح یہی ہے کہ

جب ذوق شریف میں نام نہیں اور نہ کسی حدیث صحیح میں تو ہم بھی تعین نہیں کر سکتے لیکن اس قوم کا ذکر ان الفاظ میں کہ وہ اولیٰ باس شدتاً

ہے یعنی سخت جنگ کر سکتی ہیں تو صاف بتا دیا کہ یہ سب سے بابر کی اہم بی بی فارسی دردم کہیں بلکہ ان دونوں طاقتوں سے عرب کے لوگ خائف

تھے اور نہ وہ ہر اسے تمام آواز دے تھے مگر خلدس دردم کی سلطنتیں جو کچھ چاہتیں ان کے ملک کے اندر کر سکتی تھیں اور عرب کے بعض حصوں

تبدیل کلام اسد سے

ع

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ۚ

یقیناً اللہ سے راضی ہوا جب وہ درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کر رہے تھے

فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَنَابَهُمْ

سو اس نے جان لیا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا پس ان پر تسکین نازل کی اور انہیں بدلے

فَتَجَاءُ قَرِيبًا

میں ایک قریب فتح دی

پر بھی قابض تھیں۔ یہ بڑی عظیم الشان اور پرانی باوشاہتیں تھیں اور زبردست مسلح اور تعداد ان فوجین رکھتی تھیں اوسیلوں میں یہ خوشخبری دی ہے کہ ان کے ساتھ جنگوں کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ فزائبردار ہو جائیں گے اعدائے کفر یعنی حتیٰ ہے اس سے یہ مراد لینا کہ یا دوسلمان ہو جائیں گے یا ان سے لڑائی کر کے بے معنی سی بات ہو اور پھر اس کے نتیجہ میں ان کو اور اسلام ان کے سارے پیش کے جائیں گے ساری تعلیم قرآنی اندر رسول دین کو باطل کرنا ہے جو کتاب لا الہ الا فی الدین کی تسلیم کئے الفاظ میں پیش کرتی ہے جو جنگ کو جائز نہیں ٹھہراتی جب تک کہ دشمن ابتدا نہ کرے و دین تعلیم نہیں دے سکتی کہ لوگوں کے سامنے تلوار اور اسلام کو پیش کر دے

اُک
تلوار اور اسلام

۳۱۰۵ اسی آیت کی دہ سے اس بیعت کا نام بیعت الرضوان مشہور ہے اور یہ حدیبیہ کے مقام پر ایک سمورہ یعنی لیکر کے درخت کے نیچے ہوئی۔ اصحاب بیعت رضوان کی تعداد تیرہ سو چودہ سو اور پندرہ سو بیان کی گئی ہے اور مجمع چودہ سو ہی ہے واقعات اس بیعت کے یہ ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی پہلی تاریخ مدینہ سے ایک روز کی بنا پر نکل کر عمو کے ارادہ سے حدیبیہ کے مقام پر پہنچے جو کہ سہ ذی قعدہ ۶۱۰ھ کو آپ نے ایک شخص غرض نام کو قریش کے پاس اس غرض کے لئے بھیجا کہ انہیں اطلاع دے کہ آپ صرف عمو کے لئے آئے ہیں۔ اور کوئی غرض نہیں تاکہ ان کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ مگر انہوں نے اس کے اونٹ کو مار ڈالا اور خود اسے مار دینا چاہتے تھے۔ مگر بعض لوگوں نے روک دیا۔ تب آپ نے حضرت عثمان کو بھیجا کہ قریش نے ان کی بات کو بھی نہ مانا اور کہا کہ خود طواف کرنا چاہتے ہو تو کرو۔ انہوں نے فزائبا کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر نہیں کر سکتا۔ تب انہوں نے حضرت عثمان کو قید کر دیا اور ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت عثمان قتل ہو گئے ہیں اور آپ نے فزائبا کہ ہم نہیں جانتے تھے کہ ان سے جلد نہ لیں اور ایک سنا دی نے آواز دی کہ کعبہ اقدس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے۔ اور آپ کو بیعت لینے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ لوگوں نے آپ سے بیعت کی (۶۱) اور بخاری میں ہے کہ یہ بیعت موت پہنچی اور مسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ اس بات پر قہقہے کر رہے تھے کہ انہیں اور بخاری میں سعید بن اسیب کا قول ہے کہ جب اگلے سال ہم اگلے ترس درخت کا ہمیں پتہ نہ ملے گا

بیعت سے قوت کا
پیدا ہونا

اس بیعت کا نتیجہ بیان فرمایا ہے فانزل السکینۃ علیہم یعنی انہیں اطمینان خاطر حاصل ہوا امدان کے قلب پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سکینت نازل ہوئی۔ اور ان کے دل مضبوط ہو گئے اور ہر قسم کا خوف ان کے دلوں سے جاتا رہا اور انہیں سچے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود ایک طاقتور دشمن کے میں ٹھہری ہونے کے اس قدر دشمن کی بے جہی ان کے دلوں میں تھی کہ وہ ان شرائط پر بھی راضی نہ تھے اور مرے ہاتھ کو تیار تھے اور علم معانی قلوب ہم میں اشارہ ان کے صدق و اخلاص کی طرف ہے اور انہیں ہم فقہا قریبائیں جس توبہی فتح کا ذکر ہے وہ فتح غیر ہے جو کہ حدیبیہ سے واپسی کے جلد بعد ہی ظہور میں آگئی جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اور انہیں فتح بھیج کر کہا ہے اور مجمع بخاری میں ہے کہ اہل بدرین سے آپ نے فتح کی اور محسوس ہوا کہ یہ سب سے پہلے یہاں سے پہنچا تو انہیں یہ فتح بھیج کر کہا ہے کہ تمہیں صاف فزائبا فتح ملے

فتح غیر کی پیشگوئی

۱۹. وَمَغَايِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُ وَنَهَاءً وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝ وَعَدَ كُومُ اللَّهِ

اور بہت سے اموال فتح سے حاصل کئے ہوئے جنہیں وہ لیں گے اور امداد غالب ملک والوں کے ساتھ امداد بہت سے فتح سے حاصل

مَغَايِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُ وَنَهَاءً فَجَعَلَ لَكُمْ هَذِهِ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ

کئے ہوئے اموال کا وعدہ کیا ہے جنہیں تم لوگ پھر یہ نگو جلدی دیا اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے

وَلِتَكُونَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ وَنَهَىٰ يَكْمُرَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝

اور تاکہ مومنوں کے لئے نشان ہو اور تمہیں سیدھے رستے پر چلائے جائے

دون ذلت فحقاً تو بیجا یعنی فتح قریب غاد کہہ کی زیارت اور طواف سے پہلے پہلے ہوگی، دیکھو نوٹ ۱۳۱۱ جہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ دوبارہ

مرو کیلئے تھے سے پیشتر آپ خبر کو فتح کر چکے تھے۔ اور اہل ایت میں مغایم کثیرہ سے مراد منام خیر بھی ہیں جیسا کہ احمد کی حدیث میں ہے۔ ۱۰۷۱ یا فتح

قریب سے مراد فتح خیر ہے۔ اور منام کثیرہ میں اشارہ اور فتوحات کی طرف ہے جیسے فتح مکہ جنہیں دنیو میرے نزدیک دوسری بات کو ترجیح ہے۔

دیکھو اگلا نوٹ۔ آنحضرت مسلم کا اس موقع پر صواب سے بیت لینا حالانکہ وہ نہ صرف بچے دل سے مسلمان تھے بلکہ اسلام کے لئے اپنا سب کچھ فدا کر

چکے تھے اور بار بار اپنی جانیں بلور سبھی خدا کی راہ میں پیش کر چکے تھے۔ بتانا کہ بعض وقت خاص ضروریات کے لئے بھی بیت کی ضرورت

واقع ہو جاتی ہے۔ یہ وہ بیت نہیں جو عام طور پر صورتاً لینے ہیں بلکہ ایک خاص غرض کے لئے بیت کی گئی اور امداد خالص کے حکم کے تحت

کی گئی جیسا کہ ان الفاظ سے ظاہر ہے جو اوپر نقل ہوئے کہ روح القدس نے آپ پر نازل ہو کر آپ کو حکم دیا ہے کہ بیت لیں اسی طرح اگر اس بیت

میں کوئی عہدہ امداد خالص کی طرف سے مقرر ہو کر اسی حکم کے تحت بیت لے تو مسلمانوں کا غرض ہے کہ ایک کہیں یہ بیت ایک قوت پیدا کرنے

کا موجب ہو جاتی ہے جیسے یہاں بھی اس بیت پر امداد خالص نے سکینہ نازل فرمائی اسی قبیل سے وہ بیت ہے جو اس صدی کے مجدد اور اس بیت

کے پیچھے لے جی جس کی غرض صرف ایک قومی جامعہ کا تیار کرنا ہے جو میسائیت کا مقابلہ کرے اور کمر صلیب کے کام کو انجام کو پہنچائے ۛ

قرآن کریم کے ایسے کچھ صریح الفاظ کے ہوتے ہوئے کہ امداد خالص ان مومنین پر ماضی ہے جنہوں نے شجرہ کے نیچے بیت کی اہل تلوغ کا حق

کے متعلق غنائ وغیرہ کے الفاظ منہ پر لانا نام اہل کامیج مقابلہ کے کیا ہیں بلکہ جو وحشا ان دستے بلکہ دشمن کی طرف سے آنحضرت مسلم نے اپنا

ہاتھ فائدہ پر رکھا۔ اس لئے کہ وہ اس وقت اہل مکہ کی قید میں تھے اور انہی کے متعلق خبر کی وجہ سے اس بیت کی ضرورت پیش آئی تھی ۛ

حوا ۱۳۱۱ یہاں پھر ردہ لایا ہے کہ ایک نو منام کثیرہ ہیں۔ اور دوسری وہ فتح ہے جو طبرستان خانی اور منام کثیرہ سے مراد ہی فتوحات

کے جنہیں دنیو میں جی کا ذکر اوپر بھی ہو چکا ہے۔ اور عجل لکھنؤ کا والی فتح قریب ہے یعنی خیر اور یہ وہ ہرانا تاکہ کے لئے ہے۔ اور

کف ایڈی الناس عنکم میں کیا کہ اب قریش تم کو تکلیف نہ پہنچا سکیں گے۔ کیونکہ اس سے پہلے وہ تین حملے دینے پر کر چکے تھے۔

گویا بتا دیا کہ ان کے حملوں کا اب خاتمہ ہے۔ اور یا کف ایڈی الناس عنکم میں اشارہ صلح حدیبیہ کی طرف ہے جیسا کہ آیت ۲۴ میں

ذکر ہے بلکہ صلح حدیبیہ نے دیے بھی دشمنی کا خاتمہ کر دیا۔ کیونکہ پہلے کفار مسلمانوں کو ایذا پہنچاتے تھے اب صلح کی وجہ سے ان انہی اثر کا

خاتمہ ہوا۔ اسی لئے اس کو آیت کہل ہے اور ہدایت صراط مستقیم قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس سے اسلام پھیلا اور یوں آیت ۲ کے مضمون کی

تائید اس سے ہوتی ہے ۛ

خاص متعلقہ بیت

مقام کے احوال

وَاٰخَرٰی لَمْ تَقْبَلُوْا عَلَیْہَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰہُ بِہَا وَكَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ ۲۱

اور اور (فتوحات) بھی پس جن پر نہیں قدرت نہیں تھی اللہ نے ان کا بھی احاطہ کر لیا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر

قَدِیْرًا ۲۲ وَلَوْ اَنَّ لَّکُمُ الدِّیْنَ کُفْرًا لَّوَلَوْ اَلَا دُبَارُہُمْ اَیُّہُمْ دُنَّ وَلِیَّا وَلَا یَصِیْرًا ۲۳

ہے ۲۱ اور اگر وہ جو کافر ہیں تمہارے ساتھ جنگ کرتے تو پیچھے دیتے پھر دودھ کوئی دوست پاتے اور نہ کوئی مدد گاہ

سُنَّۃَ اللّٰہِ الْبَقِیْۃُ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہٖ وَلَنْ یَّجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا ۲۴

اللہ کا قانون ہے جو پہلے سے چلا آتا ہے اور تو اللہ کے قانون میں کوئی تبدیلی نہیں پاوے گا اور

ہُوَ الَّذِیْ کَفَّٰیہِمْ عَنْکُمْ وَاَیَّدَہُمْ عَنْہُمْ بِبَطْنِ مَّکَہَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ

وہی ہے جس نے ان کے ہاتھوں کو تم سے اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے وادی مکہ میں روک رکھا بعد اس کے

اَظْفَرُکُمْ عَلَیْہُمْ وَكَانَ اللّٰہُ یَمَّا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ۲۵ هُمُ الدِّیْنَ کُفْرًا وَاَوْ

کرتی ہیں ان پر فتح دی اور اللہ اسے جزم کرتے ہو دیکھنے والا ہے ۲۴ وہی میں جنہوں نے کفر کیا اور

صَدَّوْکُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدٰی مَعْکُوْفًا اَنْ یَّبْلُغَ مَحَلَّہٗ ۲۶

نہیں سب حرام سے روک دیا اور قربانی کو بھی جبرہ کی گنجی ہے کہ اپنے ٹھکانے پر پہنچے ۲۵

۲۱ اور فتوحات جن کو یہاں لے کر تھکوا علیہا افزایا ہے فتوحات فارس و روم و دیگر ممالک میں لے کر تھکوا علیہا اس لئے کہ اگر عرب کو کیا مجال تھی کہ ان ممالک کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھتے وہ تو خود ان سلطانوں سے اس قدر مرعوب تھے کہ ان کے چند سپاہی ملک کے اندر آکر جے چاہتے پڑھتے تو وہ مذرور کرتے تھے یوں اس صورت میں اگر ایک طرف یہ خوشخبری سنائی کہ صلح قائم ہو کر اسلام کی ترقی کی راہ عمل آئی تو دوسری طرف یہی بتا دیا کہ فتوحات ملکی کا بھی مسلمانوں کو دودھ دیا جاتا ہے جو صرف ملک عرب تک محدود نہ ہو بلکہ ان مقامات پر بھی ہوگی جن کا وہم و گمان بھی عرب کے لوگوں کو نہ ہو سکتا تھا +

۲۲ یہاں بتایا کہ گو مصلحت اسی سے صلح ہو گئی مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ مسلمان غائف تھے یا جنگ پیش آئی تو وہ بھاگ اٹھتے۔ اگر کافران کے ساتھ جنگ کرتے تو وہی چھوڑ دیتے جیسا کہ پہلے بھی کافری بھاگتے تھے بلکہ اگلی آیت میں فرمایا کہ یہی ہے یہی اللہ کا قانون ہے کہ انبیاء اللہ کے ساتھ جنگ کرنے والے ہی شکست کھاتے ہیں +

۲۳ اس آیت میں دونوں فریقوں کے جنگ سے بچنے کا ذکر ہے حالانکہ کھانے تو مسلمانوں کے قاصدوں تک کو کھانا رکھ کر جنگ کے لئے تیار ہی تھا مگر اس میں ان سخت شرائط کو ناپسند کرتے تھے مگر مصلحت اسی کا یہی تقاضا ہوا کہ جنگ مذہب اور صلح کی بنیاد پر ایک طرف خوریزی کا خاتمہ ہو اور دوسری طرف اسلام ترقی کرے اور من بعد ان اظہر کہ تعلیم میں یا تو اشارہ سابقہ فتوحات اسلامی کی طرف ہے اور یہ زیادہ قرن قیاس ہے اور یا اس چھوٹے سے واقعہ کی طرف اشارہ ہے جو خود صدر یمین میں پیش آیا کہ قریش کے اسی اہم میں نے چھپ کر آنحضرت صلیم پر حملہ کرنا چاہا تھا مگر خود تہمت ہو گئے اور آنحضرت صلیم نے بالآخر انہیں معاف کر دیا +

۲۴ معکوف معکوف دیکھو ۲۵ گویا اپنے آپ کو کسی اور پر روک دینا ہے اس لئے معکوف کے معنی مجبوس۔ مجموع میرا نہیں بلکہ میری طرف

فتوحات بلاد فارس دوم

معکوف

وَلَوْلَا رِجَالُ الْمُؤْمِنُونَ وَالنِّسَاءُ الْمُؤْمِنَاتُ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطُؤُوهُمْ

اور اگر مومن مرد اور مومن عورتیں نہ ہوتیں جنہیں تم نہیں جانتے کہ تم انہیں پامال کر دے

فَقَيِّبْكُمْ مِنْهُمْ مَعْرَةً بَغَيْرِ عِلْمٍ لِيَدْخُلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ

پھر تم ان کی وجہ سے اعلیٰ میں کوئی نقصان پہنچ جائے تاکہ اللہ جے چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے

لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا

اگر وہ الگ الگ ہو جاتے تو جو ان میں سے کافر تھے ہم انہیں دردناک عذاب میں مبتلا کرتے

آنحضرت کا روکا جانا اور شرک کا صلح عہد

یہاں بتایا ہے کہ کفار نے کس حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روکا حالانکہ خدا نے کعبہ سے کبھی کسی کو روکا نہ دیکھا تھا۔ اور بحث ترین دشمن بھی حج کے ایام میں حرم میں آ سکتے تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت اس قدر ان کے دلوں میں تر گئی تھی کہ باوجود قرآنیاں ساتھ ہونے کے اور باوجود یہ علم ہوجانے کے کہ سوائے زیارت و طواف بیت اللہ کے اور آپ کا کچھ مشافہات حرم کی حد پر پہنچے ہوتے چودہ سو آدمیوں کو حج سے روکا دیا گیا۔ آخر جب قریش کو علم ہوا کہ مسلمان مرنے لائے پرتیار ہیں تو ہبیل بن عمرو کو سفیر بنا کر بھیجا مگر ساتھ یہ شرط لگا دی کہ اس سال حج کی اجازت ہرگز نہ دینی جائیگی۔ ہبیل کے ساتھ جو شرطیں ملے ہوشیوں وہ جب ذیلی قیس اور یہ معاہدہ دس سال کے لئے تھا (۱۱) مسلمان اس سال بفرج کے واپس چلے جائیں۔ (۱۲) اگلے سال آئیں مگر تین دن سے زیادہ گرمیوں قیام نہ کریں، (۱۳) کہ میں جو مسلمان ہیں ان کو ساتھ نہ لے جائیں اور مسلماً ان کیلئے سے کوئی گرمیوں نہیں رہنا چاہیے تو اسے نہ روکیں (۱۴) کہ وہ انوں میں سے اگر کوئی شخص مدینہ جائے تو مسلمان پابند ہونگے کہ اس کو دھپس کر دیں لیکن اگر مسلمانوں میں سے کوئی کھلا جائے تو قریش اسے واپس نہ کریں گے (۱۵) قبائل عرب کو اختیار ہوگا کہ جس فرقہ کے ساتھ چاہیں شریک معاہدہ کریں اچھی معاہدہ کھا نہ دیا تھا کہ ابو جندل جو ہبیل کے فرزند تھے اور کہ میں اسلام لایکے تھے پہنچ اپنی حالت زور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائی۔ آنحضرت نے بہتر اچھا کر دہ معاہدہ سے مستثنیٰ ہوں مگر ہبیل نے نہ مانا۔ معاہدہ پر سب امراء الرحمن اصرار کیا لیکن ہبیل نے نہ مانا۔ محمد رسول اللہ کے لفظ اکثر اکابرین عہد اللہ سکھوا لگیا ہر حج کرنا نہ ملا۔ حکم ہوا کہ اسی جگہ قرآنیاں کر کے واپس چلو ان سب باؤں کی وجہ سے سن سخت منوم تھے۔ حضرت عمرؓ نے جرات کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ رسول برحق نہیں فرمایا یقیناً ہوں۔ پھر کہا کیا ہم حق پر نہیں فرمایا ہیں کیا پھر دین میں ہم بہا لسی ذلت کیوں ڈالی جاتی ہے آپ نے فرمایا میں خدا کے حکم کے مطابق کرتا ہوں اس لئے کہ بعد سورہ فتح نازل ہوئی جس سے مسلمانوں کے صلے غم اور پریشانیاں دور ہو گئیں۔

شرعیات میں مسلمانوں پر

وَاللَّسَ میں بتایا ہے کہ کہیں کچھ مومن بھی تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے دعا کر جنگ ہو۔ کہہ کر جنگ میں وہ بھی پامال ہو جاتے اور ان کا مارجانا قوی نقصان مسلمانوں کا اپنا ہی نقصان تھا۔ اس لئے قرآن فی قصصکم منہم صحفۃ اور یہ فی الواقعہ ایک اور جنگ کا بھی نقصان تھا کیونکہ انھی لوگوں کی تحریک سے پھر دور سے رگ بھی کثرت سے اسلام میں داخل ہوئے۔ اگر لڑائی ہو جاتی تو اسلام کی قوت میں بڑی بھاری رکاوٹ پیدا ہو جاتی اس کی طرف اشارہ یہ لفظا خذ اللہ فی رحمۃہ میں ہے مفسرین نے یہاں انشوس اور ہج جو مسلمانوں کی اس وجہ سے پہنچا یا ان کے قتل کا گناہ ملو۔ دیت کا دینا۔ لکھنا کی طعنہ زنی کہ مسلمانوں نے اپنے بھائیوں کو لڑو لا مارو لئے ہیں مگر صرف پہلی وجہ درست ہو سکتی ہے۔ باقی باتیں قابل قبول نہیں اولیٰ خذ اللہ فی رحمۃہ بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جنگ کر دیکھ دینا صرف اس لئے تھا کہنا بہت سے لوگوں کو اپنی رحمت میں داخل کرے یعنی اسلام کی توفیق دے اور آخری الفاظ میں بتایا ہے کہ مومنوں اور کافروں کا ملا ہوا ہونا کافروں کے بھی بچا دیکھا موجب ہو گیا۔ اگر مومن ان میں ملے ہوئے نہ ہوتے تو جنگ ہو کر ہلاک ہو جاتے۔

۲۶ اِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحِيزَةَ الْخَاصَّةَ ۖ فَانْزَلَ اللَّهُ

جب انہوں نے جو کافرتھے اپنے دلوں میں غیرت بنالی جاہلیت کی (جھوٹی) غیرت پس اس نے اپنے

سَيِّئَتُهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ ۚ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالزَّامِمُ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا

رسول پر اور مومنوں پر نیکین آداری اور انہیں تقویٰ کی بات پر لگا دیا اور وہ

۲۷ اَخْرَجَ بِهَا وَاهِلَهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۚ لَقَدْ صَدَّقَ اللَّهُ رَسُولَهُ ۚ

اسی کے زیادہ حق دار اور اسی کے اہل تھے اور اسد ہر چیز کو جاننے والا ہے ۱۱۳ یقیناً اسد نے اپنے رسول کو

الرُّعْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ۖ اِنْ شَاءَ اللَّهُ اٰمِنِينَ لَا مَحْلِقِينَ ۚ وَنُصِرْكُمْ

خواب پر دکھایا تم ضرور اگر اسد نے ہمارا مسجد حرام میں اس کے ساتھ داخل ہو گئے اپنے سر نہ دے دے

وَمُقَصِّرِينَ ۚ لَتَخْلُقْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا ۚ فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذٰلِكَ فَتًّٰى قَرِيْبًا

اور بال تزدانے لئے کچھ خوف نہ کر گئے سودہ باخدا ہے جو تم نہیں جانتے پس اس سے پہلے ایک قریب فتح ملے گی ۱۱۴

۱۱۴

۱۱۳ حبیۃ: موت غفیر کا جو شہ ہے ۱۲۸۵ اور افتر یعنی مارا و غیرت کے معنی میں بھی آتا ہے (دل) اور یہاں مولانا کا اصرار ہے

کس سال آنحضرت مسلم اور سلمان ج ذکر میں حالانکہ مسلح بھی ہو گئی۔ پھر یہی شرط یہی نصیرا کی کج گئے بنیو و پس جاتیں کیونکہ انہوں نے

صاف کہا تھا کہ اگر ہم حج کرنے دیں گے تو اہل عرب ہم پر پھینک دیں گے۔ کہ سلمان اپنی طاقت کے بل بوتے پر حج کے چلے گئے۔ اس لئے

اس کو بیت الجاہلیت کہا ہے یعنی کوئی بھی غیرت نہ تھی بلکہ جھوٹی تھی لیکن اسد تھانے نے مسلمانوں کی کلمہ تقویٰ پر لگا دیا یعنی انہوں نے خورجی

سے بچنے کے لئے اس ذلت کو برداشت کر لیا۔ یہی کلمہ تقویٰ تھا اور اسد تھانے نے یہاں مسلمانوں کی تعریف کی ہے۔ کہ وہ واقعی اس بات کے

حقدار اور اس کے اہل تھے۔ معصومین کے کلمہ تقویٰ سے مراد لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو کہا ہے کہ سب سے پہلی کو نہیں چاہتا +

۱۱۴ صدق: یہاں صدق بالفعل سے مراد ہے یعنی ایک امر کو تحقق مطلب یہ ہے کہ آپ کے رویا کو سچا کر دیا۔ رخ: مخلوقین رحلتی عنہ

موت ہے اور حلقہ کے معنی میں اس کا حلق کاٹ دیا۔ پھر بالوں کے کاٹنے (یعنی منڈوانے) پر اس کا استعمال ہوتا ہے ولا تخلقوا

رو سکھ رخ: اور مخلوق کے معنی بھی ملتی ہی ہیں۔ فلولا اذا بلغت الحلقوم (الواقعة ۸۳) (دل)

آنحضرت مسلم مدینہ میں تھے کہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ مکہ میں داخل ہوتے ہیں اور خاکہ کعبہ کا طواف کیا ہے۔ پس آپ نے اپنے صہ

کو اس کی خبر دی پھر جب آپ مدینہ کے سال تھے تو ان میں سے کسی جاعت کو شک نہیں تھا کہ یہ رویا اسی سال پوری ہوگا۔ لیکن جب صلح

ہو گئی اور آپ لوٹ آئے تو صحابہ کے دلوں میں کچھ خیال گذرا کہ ایسا کیوں ہوا۔ یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے اس کے بارے میں سوال کیا اور کہا

کیا آپ نے دنیا یا تھا کہ ہم خاکہ کعبہ میں جاتیں گے اور اس کا طواف کریں گے آپ نے دنیا یا بلکہ میں نے یہ بھی کہ تھا کہ اسی سال حج

کریں گے۔ عرض کیا میں تب دنیا یا کہ یقیناً تم خاکہ کعبہ میں پہنچو گے اور اس کا طواف کرو گے۔ (دلت) اور ایک روایت میں ہے کہ ایک فرشتہ آنحضرت

صلعمؐ آیا اور اس نے کہا لبتا خلن الخذر، اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعمؐ نے دنیا میں صرف اس قدر دیکھا تھا کہ آپ خاکہ کعبہ کا طواف

کریں گے۔ اور یہ بعض اخبار تھا کہ اسی سال طواف ہوگا۔ لیکن آپ جو وہ سو آدمی کے ساتھ اسی رویا کی بنا پر نکلے اور خرافات سے بھاگا کہ

مسلمانوں کا خوف ہے
سے اجتناب

آنحضرت صلعمؐ کی
رویائے طواف بیتا

ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطَاۗءُ

یہ ان کی مثال تورات میں ہے اور ان کی مثال انجیل میں کھیتی کی طرح جو اچھا سوئی کو کاٹتے ہیں

فَاَنْزَرَهُ فَاَسْتَغْلَظَ فَاَسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهِ يَجْعَلُ الزَّرْعَ لِيُغَيِّرَ بِهِمُ

پھر اسے منہ مارتا ہے سو وہ موٹی ہوتی ہے پھر اپنی ٹالوں پر سیدی کھڑی ہو جاتی ہے کھیتی کرنے والوں کو خوش کرتی ہے تاکہ ان کا جوہ

لِكْفَارِهِ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً

کا فروں کو بخش دیا جائے۔ اللہ نے ان میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے ہیں حفاظت

مقدیر بھی ہے اللہ بن عمر بھی اور قوائے نفس میں بھی اور خدا بن بھی کا نوا اشدھنم توتہ والروم (۹) علیہ شل ید العوی والجم (۵)

علا شل دارالغیرم (۶) باسہم بنیم شل ید (الحشر ۱۱) فی العذاب الشل ید (۱۲) اور شل ید الخیل کو بھی کہتے ہیں

گویا کہ وہ باندھ دیا گیا ہے وائلہ حب الخیل لشل ید (العا دیات ۸) رخ رجاء ورجحہ کی جمع ہے

محمد رسول اللہ - یا تو یہ پورا جملہ علیہ ہے جب غلبہ دینی کا ذکر کیا تو یہ بھی بنا دیا کہ وہ غلبہ دینی کو مسلم کی رسالت سے ہی وابستہ تھا۔ اور

یاجب ہدایت اور دین حق کے رسول بھیجے گا ذکر کیا تو بنا دیا کہ اس رسول کا نام محمد ہے پھر آپ کے ساتھیوں کا ذکر کیا اور ان کے بعض اوصاف

بیان کئے پہلا اشدھاء علی الکفار ہے اس کے معنی کافروں پر سختی کرنے والے نہیں بلکہ کفار کے مقابل پر توی اور مضبوط ہیں جیسے اعزۃ

علی الکفار ہیں یعنی ان سے مرعوب نہیں ہو جاتے۔ ان کے اثر کو قبول نہیں کرتے مقابلہ ہو جاتے تو معنی بلی اور قوت سے مقابلہ کرتے ہیں دوسرا

وصف حامد بنیم ہے یعنی آپس میں ایسے نہیں کہ دوسرے کے اثر کو قبول کریں۔ بلکہ ایک دوسرے پر مدد کرنے والے ہیں یہ دونوں اوصاف ایسے

ہیں جن سے قوی تر بننے کا سبب ہے قدرت میں ہر ایک شے کی ترقی اسی سے وابستہ ہے کہ جو امور اسے نقصان پہنچانے والے ہیں ان کے اثر کو قبول نہ

کرے اور اندرونی ترکیب میں اس کے اجزاء ایک دوسرے کے معاون ہوں اسی کے مطابق حدیث صحیح میں ہے مثل المؤمنین فی تواضعہ

وتواضعہم کثل الجسد الواحد لو احد منہم اصاب فی مثل آپس کی محبت اور رحم میں ایک جسم کی مثال ہے المؤمنون کالبنیان یشد بعضہ

بعضاً یومنون کے لئے دیوار کی طرح ہے جن کا بعض بعض کو قوت دیتا ہے اس کے بعد بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور بھیجے رہتے ہیں اور اللہ

تعالیٰ کا فضل بھی مانگتے ہیں جس سے مراد وسعت دنیا بھی ہو سکتی ہیں اور اس کی رضا بھی یعنی حسنت اور ان کے مومنوں پر نفاذ پزیرا

کے ہونے سے مراد ملتے پر سیاہ نشان نہیں۔ بلکہ وہ نور ہے اللہ تعالیٰ کی طرف بھیجنے والوں کے چہروں پر ہوتا ہے۔ تعرف فی وجوہہ

لنصرۃ النجم (التطیف ۱۲) اور بعض نے اس سے مراد قیامت کے دن نور کا ظاہر ہونا لیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ وہ اس دنیا میں

بھی نظر آجاتا ہے چنانچہ مجاہد نے ابن عباس سے روایت کی کہ وہ نشان نہیں جو تم دیکھتے ہو بلکہ وہ اسلام کا نشان انہی کی ہم عصمت اور

خوش ہے اور خود مجاہد سے بھی یہی مروی ہے کہ اس سے مراد شریعہ ہے (رج) اور ایک شخص نے جب انہیں کہا کہ میں تو اسے وہ نشان سمجھتا ہوں جو

ماتے پر چڑھتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ تو اس شخص کے ماتے پر بھی ہو سکتا ہے جو فرعون سے زیادہ سخت دل ہو (ث) اور جاہل سے ہے کہ ان غفلت

حکم نے فرمایا من کثرت صلواتہ بالیل حسن وجہہ بالناہر چو رات کو بہت نماز پڑھتا ہے اس کا منہ دن کو بہت خوبصورت نظر آتا

ہے۔ اسی قسم کے ادبی صیغے کے اقوال ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نیکی کا اثر انسان کے ظاہر بھی ہوتا ہے اور دکھا ہے کہ سماجی اور مذہبی کی

خالص نیابت اور حسن اعمال کی وجہ سے جو شخص ان کی طرف دیکھتا تھا۔ ان کے ظاہر و باطن کو دیکھ کر خوش ہوتا تھا (ث) اور حضرت ابن عمر نے

ایک شخص کی ناک پر سجدے کا نشان دیکھا تو فرمایا تیری ناک تیرے من کی صورت ہے سو اسے خراب نہ کر (س)

سجارت کے اوصاف
جلیل

نیک کا نشان ظاہر

وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝

ادب پرشے اجر کا وعدہ کیا ہے ۳۱۱۶

علامہ زمرج - زمرج (زُبابات) یعنی اگانا ہے اور فی الحقیقت یہ اسدِ تنالی کا فعل ہے نہ انسان کا و انتم تذر عنونه ام سخن الزارعون زمرج
والواقعہ ۱۹۴۶ء اور زمرج اصل میں مصدس ہے اور اس سے مراد مؤخر زمرج یعنی اگانا جوئی چیز یا کھیتی کی جاتی ہے۔ فخر زمرج بہ
زمر عادن، زمرج - زمرج کی جمع ہے۔

ذَلِكَ مُشْلَمٌ۔ یعنی جو اوپر ان کے اوصاف بیان ہوئے ہیں تو ریت اور انجیل میں بھی ہیں یا تو اس لحاظ سے کہ پیشگوئیوں میں ایسا ذکر ہے مثلاً تو ریت انہیں قدسی قہر دیتی ہے اور انجیل میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی اسرائیل سے باغ کو لیکر ان لوگوں کو دے گا جو اس پہل میں وقت پر دیتے ہیں اور یا مراد یہ ہے کہ وہ مومنوں کی یہی صفات تو ریت اور انجیل میں بھی ہیں اور کہ ریت سے انکی ایک اور مثال دی ہے جس میں یہ سمجھا، منظور ہے کہ گواہی مسلمان تھوڑے نظر آتے ہیں مگر حق ایک ہی کی طرح ہے اس لئے بڑے گم اور پھیلے گم اور دنیا کی کو طاقت اس کے قدرتی غور و فکر کو نہیں روک سکتی اور لیغیظ ہم الکفار میں تمثیل سے اصل کی طرف رجوع کیا ہے اور لیغیظ ہم الکفار میں ہاتھوں ان کی کو جھک کر ان کی طرف اشارہ ہے کہ انہیں کمزور دیکھ کر کافر غضب میں آتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ انہیں تباہ کر دیں اور ایسا نیز قوت کی طرف اشارہ ہے کہ یہ وہ اس مضبوطی کی حالت کو پہنچ جائیں گے تو پھر کافر انہیں دیکھ کر غیظ میں آئیں گے مگر ان کا کچھ بگاڑ نہ سکیں گے۔ اس مثال میں بھی یہی سمجھایا ہے کہ اسلام آؤ کفار دنیا میں پھیل جائیگا۔ اور کہ اس کی ترقی تدبیر بھی ہوگی، جس طرح کھیتیں آہستہ آہستہ زرخیز اور پھلتی ہے +

سُورَةُ الْحَجَرَاتِ مِائَةً وَثَلَاثُونَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

امد بے انتہا رحم والا بار بار

رحم کرنے والے کے نام سے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو کسی معاملہ کو امد اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھاؤ

وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَمِيعٌ عَلِيمٌ

اور امد کا تقویٰ کرو امد سننے والا جاننے والا ہے

۱۱

نام و خلاصہ معنیوں

اس سورت کا نام الحجرات ہے اور اس میں دو رکوع اور اٹھارہ آیتیں ہیں۔ اس سورت کا اصل معنیوں جماعت اسلامی کے نظام کو کٹا کرنا اور باہمی محبت و دواد کو پیدا کرنا ہے اور سب سے پہلے یہ بتایا ہے کہ رسول امد صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہر ایک فرد جماعت کو کس طرح مشرب رہنا چاہئے اور جو کجا عت میں اسی قدر محبت اور الفت بڑھے گی جس قدر زیادہ محبت اور الفت اس پاک و دے ہو جو اس کی سع کے قایقام ہے یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جن کی نسبت فرمایا کہ یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین اس لئے سورت کی ابتدا اس سے کی ہے کہ امد اور اس کے رسول سے تقدیم اختیار نہ کرو اور اپنی آوازاں کو بھی رسول کے سلسلے نہ پھرو اور یہ نہ صرف بقضا محبت و ادب تھا بلکہ نظام جماعت کے لئے بھی ضروری تھا اور ان لوگوں کو روکا جو باہر سے آئے تو فوراً رسول امد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھون پر آوازیں دینا شروع کرتے جس کا نتیجہ یہ تھا کہ ہم تو می کام جو رسول امد صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ کو چاہتے تھے ان کے لئے بھی آپ کو تناسلی میسر نہ آتی تھی اسی مشابہت کے لحاظ سے اس سورت کا نام الحجرات ہوا۔ اس تفسیر کے بعد مسلمانوں کو سادہی و دراہیں سکھائی ہیں جن سے قوم میں باہمی محبت پیدا ہو سکتی ہے۔ نیز تحقیق کے ایک دوسرے کے خلاف کچھ کارروائی نہ کر سکیں۔ اگر باہم دوگرد ہوں میں لڑائی بھی ہو جائے تو جس جیت الجماعت مسلمان ان میں اصلاح کی کوشش کریں اور یا دتی کرنے والے کے خلاف جنگ تک کرنے کے لئے تیار رہیں تاکہ جماعت کا امن قائم رہ سکے پھر جن باتوں سے عداوت پیدا ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کی تحقیر۔ ایک دوسرے پر عیب لگانا۔ ایک دوسرے کے نام رکھنا دوسروں کے اقوال و افعال کی نسبت بدگفتی کرنا۔ دوسروں کی چھپی ہوئی باتوں کی وہ میں لگے رہنا پیٹھ پیچھے ان کی کمزوریوں کا ذکر ان نام باتوں سے بدگ کرتا یا کہ تم سب انسان یکساں ہو کسی قوم کو دوسری قوم پر غرور نہ کرنا چاہئے۔ کہیں کا سبب والا ہو۔ کسی قوم اور قبیلہ سے ہو۔ کسی ملک کا ہو معزز ہو کامیاب ہو صرف ایک ہی ہے یعنی تقویٰ امد یا امد خدا کے قائم کردہ حقوق کی رعایت۔ جو شخص جس قدر زیادہ دوسروں کے حقوق کی پھدا کرتا ہے اسی قدر زیادہ اس کی عزت اور تیرہ امد تعالیٰ کی نگاہ میں ہے پھر مسلمانوں میں سے اس سخت کردار کو دیکھو کہ ذکر کیا جو ابھی برائے نام ہی اسلام پیش لایا اور دوسری طرف کا دل و منہ لگا دیکھا۔ اور بتایا کہ اس مرتبہ کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

اس سورت کا تعلق بھی سورت سے ظاہر ہے۔ گو اس کے آخری حصہ میں ایضاً تفسیر ہے اور میں بھی جب فتح کا ذکر کیا اور میں یہ بات اشارہ کیا کہ لوگ اسلام میں داخل ہونگے۔ تو اس نئے داخل ہونے والے کے لئے ادب کا ذکر بھی ضروری تھا اور وہ یہاں کیا سورت کا نزول سلفہ جی کا ہے اور یہ مدنی ہے۔

تفہیم و تفسیر

تقدیم تقدیم

وَاتَّقُوا اللَّهَ مَا كَانَ يَدْعُ إِلَى الْفِتْنَةِ وَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبَدِّلُهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ

سے دگر جو ایمان لائے ہو اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے ملینہ مذکورہ اور نہ اس سے پار کھاد کر

بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝

بات کرو جیسا ایک دوسرے کو پکارتے ہو ایسا نہ ہو کہ تمہارے عمل سے کام ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ ۱۸۱۱ء

مترجم کے لئے اسے ترتیب مناسبت کے لحاظ سے اور مقدم کسی چیز کو رکھنے کے کیا یا اس کے صحابہ اشفاق تھیں ان قدموں میں بیدی جو ان کے صدقات (بالجاء) ۱۳۳۰) لبس صادقہ مت اہم انفسہم والمائدہ ۵۰۸ اور قَدْ كُنْتُ نَافِلًا وَأَنْتَ مُسْكِنٌ معنی ہیں اس کے آگے آگے چلا قدم قومہ يوم القيامة (ہوؤ ۹۰۰) اے، اور یہاں لا تقدر موا کے معنی نواج نے کے ہیں کہ جب تیس کسی کام کا حکم دیا جائے تو اسے اس کے اس وقت سے پہلے نہ کر جس وقت نہیں کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور قدم بین دیدہ کے معنی ہیں تقدیم یعنی آگے بٹھا۔ اور زواج کے نزدیک تَنْكِحُوا اور تَقْرَبُوا کے ایک ہی معنی ہیں دل، بوج طہائی میں ہے کہ یہ محمدؐ شہسوی سے پریشانی ایک چیز کو دوسری سے منگے کرنا۔ اور ہر دو احتمال بیان سے ہیں یعنی یا نہ منعول کو چھین لیا گیا ہو اور نفس فعل کی تعلیم ہی ملاوڑ یعنی لا تَقْعُولُوا التَّقْدِيمِ تقدیم مت اختیار کرو اور یا نہ منعول کو عام کے کی خاطر صرف کو دیا ہو اور ابن جریر نے کسی معنی ہستہ میں جن میں ابن عباس سے مروی ہو کہ کتاب اور سنت کے خلاف مت کہو۔ یا یہ کہ اس کی کلام ہے کلام نہ کر وہ

میں بدی۔ ان فومن جہذا القرآن ولا بالذی میں بدیہ (الباقہ ۲۱) میں میں بدیہ سے مراد اس سے پہلی کتابیں ہیں ان
 ہر الا نذیر لکم میں بدی عذاب شد بد (الباقہ ۲۳) میں میں مراد لعنت عذاب ہے یعنی اس بات سے ڈرانے والا کہ اگر تم نافرمانی کرو تو
 نہیں عذاب شدیے گا۔ اور نکالا لما میں بدی عذاب البقرۃ ۱۶۰ میں مراد یا تو وہ ۱۶۰ میں میں مراد مقدم ہے یعنی انکو گھر کر کے یاں تک کہ وہ سے جھلائیں
 اور مراد وہ گناہیں جو چنے گئے نہ چکے شتم لا یتیم میں بدی عذاب (الاعراف ۱۷۰) میں میں مراد مقدم ہے یعنی انکو گھر کر کے یاں تک کہ وہ سے جھلائیں
 چنے گئے نہ چکے اور مراد ہر اس میں بدی عذاب ہر اس جو کر کے جھلا جائے یاں تک کہ وہ سے جھلائیں میں بدی اللہ و رسولہ
 سے مراد اس کے رسول کو آگے کرنا یا انکے فیصلہ رائے سے میل کرنا یا میں میں جب تک اس کے رسول کا فیصلہ ایک معاملہ میں نہ تم خود یا
 میں میں وہی نہ کرو اور جب حکم جائے تو ہر اس سے اور ہر نہ اور نہ ثابت یعنی پہلی کی صفت سے منع کرو

شانِ نزول کے مختلف نغمے یہاں کہیں نہ کر سکتے تھے۔ قرآنِ کریم کی حقِ حُفّت ہو کر دعوے کا باہر ایک عجیبے کاغذ ہے جو بخاری میں بھی ہے اور یہ باتیں صحیح ہیں جو خود مہکم میں شامل ہو چکی اور مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے رسول کے احکام سے کسی قسم کی تمکین نہ کرنا چاہتا ہے۔ لوگوں سموت کا مضمون مسلمانوں کی باہر حقِ قائم کرے اس لئے اس کی ابتدا اس سے کی کہ کسب کے سب امداد کے اصول کے احکام کی اطلاع کو سب باتوں پر مقدم کر دیں کہ اگر یہی اخوتِ اسلامی کی بنیاد ہے اور باہمی محبت جو اس سموت کا اصل مضمون ہے قائم نہیں ہو سکتی جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سب محبتوں پر فائق نہ ہو۔ لایق نہیں احدا کو حق کو ان الحب الیہ من والد وولدہ وانا اس اجعید۔

۱۷۱۱ء حیات میں اس لحاظ و تقریب کے پہلو جو ملت ہے اور اصلاح اس کا نام کر کسی معاد میں انھوں نے تقریباً ہر دو ہزاروں سے لے کر سیکڑوں روپیہ لگا کر کیا جاتے مسالوات کا یہ بہت اچھی چیز ہے اور ملک عرب میں مسالوات جو بولہ می گراس کے ساتھ اگر ادب عیسائی قائم رہیں تو اخلاق کو بجا سے ناقہ کے نفع میں پہنچتا ہے یوں تو سب انسان برابر ہیں لیکن اگر ایک سپاہی بریل کے سامنے ادب بخود نہ رکھے اور اگر ایک شاگرد اس کے سامنے سہل کر کے اس کے توہم سپاہی وقت پر کام کر سکتا ہے نہ وہ طالب علم عمر حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے نہ کفر و معلوم دیکھ کر مشکوک بھی میں گویا آپ سب ان لوگوں کے معصومی ہیں جو آپ ایک جوں کی مشیت میں رکھے ہیں اس لئے جن ادب کی ضرورت بنیاد کے قیام اور عزتی کے حصول کے لئے ہے وہ ضرورتاً

تعلیم ادب

۹ وَإِنْ طَائِفَتَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا إِنَّهُنَّ أَفْئِدَةٌ أُنْزِلَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى

اور اگر مومن ہیں سے درگاہ جنگ کریں تو ان میں صلح کر دو پس اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرتے

فَقَاتِلُوا النَّاسَ بَيْنَهُمُ الْفِتْنَةُ ۖ فَاِذَا قُتِلُوا فَقَاتِلُوا ۗ اِنَّ فِيْكُمْ لَافْسَادًا ۚ

نوس سے جنگ کہ جو زیندیگی تہذیب و دیہات کے مکمل کی طرف دلچسپی آئے پس اگر وہ آپس میں جاکے تو ان کے درمیان عدل سے پہلے کہ دو اور انصاف کو دیکھنا انصاف

المشقة

١٠. يُحِبُّ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ الْغَنَاءَ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُونَ

کرے وہوں سے محبت کرتا ہے ﷺ مومن بھائی بھائی ہی میں سواپنے بھائیوں کے درمیان صلہ کر دیا کرو اور اسلاف نقوی کو تاکہ تم پر رحم کیا جائے

پیراشان مودعوں کے تیار کر کے ٹھکانے پر دفن ہے۔ اس کے راز کو عربی زبان میں ان کے نام سے منسوب کیا گیا کہ جو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے حقیقت ان چیزوں سے کہ بہت ہی کم
 و جہر پرستان کی کثرت کہ بہت کم کے ایک طرف وہ بھی مقدمہ نہیں اٹھاسکتا اور یہ کم ان کے راز پر بیٹے ہی۔ لہذا اگر فریبک مانے تو صحیح لگے کہ ان کے دوسرا لگا کر ہمیشہ کرنے سے
 عاجز وادیہ رحمت اللہ علیہ کی زبردست قوت کا شوق ہی ان کی نفسی اور عبادتوں کا اس قوت میں جو ہے اور وہ میں جو باہم اختلاف ہے جو پنج تائی ہے کہ ان کی
 وجہ سے ان کی زبردست قوت پیدا ہوتی ہے جس نے ان کو کچھ ایسے کے مقابلے کی ہی پیدا کر دی ہے +

[illegible][illegible]

سَمِعْنَا بِكَ وَنَحْنُ نَسْتَعِينُكَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

اس بے انتہا رحم والے

١٥

قَالَ وَالْقُرْآنُ الْمَجِيدُ ۚ بَلْ عَجِبُوا أَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ فَقَالَ

۲۶۹۔ بلکہ یہ تعجب کرتے ہیں کہ ان کے پاس انہیں سے ایک ڈرانے والا آیا۔ سو کافر

٣ الكُفْرُونَ هَذَا شَيْءٌ عَجِيبٌ ۖ عَرَّضْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ذَلِكَ رَجْعٌ بَعِيدٌ ۖ

کہتے ہیں یہ عجیب بات ہے۔ کیا جب ہم ہرجائیں گے اور مٹی ہرجائیں گے یہ لوٹ کر اپنا دور (از قیاس) ہے؟

تمہید صورت

اس صورت کا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس میں تین رکوع اور پینیسٹیس آیتیں ہیں۔ یہی تعلیمات قرآنی میں سے ہیں اور مراد اس سے اللہ تعالیٰ کا اسم قدیر یا قدیم ہے۔ اور اس صورت میں بھی دکھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قرآن کے ذریعہ سے ایک انقلاب عظیم پیدا کرنے لگا۔ اور اس کے ساتھ ہی قیامت کا ذکر بھی ہے اور دونوں باتوں میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کی طرف ہی توجہ دلائی ہے۔ اور ترتیب کے لحاظ سے پچھلی صورتوں سے تعلق ظاہر ہے۔ اس لئے کہ سورۃ الفتح میں دین اسلام کے کل دینوں پر غلبہ کا ذکر تھا۔ اور سورۃ الحجرات اسی کے ایک حصہ کی تفسیر تھی۔ پس اس صورت کو ساتھ رکھ کر یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس غلبہ کے لئے ہر قدر ہوشیار اور کہیں غلبہ بذریعہ قرآن کریم ہوگا۔ اسی لئے قرآن کی صفت مجید کا سب سے پہلے یہاں ذکر کیا گیا اور یہی صورت مکی ہے اور اس کا نزول غالباً ابتدائی مکی زمانہ سے ہی تعلق رکھتا ہے۔

۳۱۲۹ ق۔ ابن جریر میں تین قول لکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائیں سے ایک اسم جو۔ قرآن کے اسمائیں سے ہے۔ زمین کے ارد گرد ایک پہاڑ ہے۔ مگر اس تیسری بات کو کونویات سے کوئی تعلق نہیں۔ اور روح المعانی میں ایک قول نقل کیا ہے کہ جبل تھا کہ جس کے بہت طول طویل تھے بنائے گئے تھے کوئی وجود نہیں اور پہلا قول ابن عباس کا ہے اور وی جمع ہے +

مُحَمَّدٌ - مُحَمَّدٌ

عجیل۔ عجیل۔ کیم اور جلال کی وسعت ہے اور اندہ تعالیٰ کی صفت میں بھی عجیب ہے یعنی وہ علمائے فضل ہیں جو اس سے خاص ہر صفت والا ہے۔ اور قرآن کا وصف بھی ہے۔ بہ سبب کثرت اس کے جو مکالمہ دنیوی اور اخروی سے اس میں ہیں (غ)

ق والقرآن المجید کی ترکیب ایسی ہی ہے جیسے حق والقرآن ذی الذکر کی۔ اور جواب قسم گم یا حق میں آجیا جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر کھڑا دوسرے جس کا کافر کا کہتے ہیں یعنی قیامت کا آئیا آنحضرت صلعم کا ایک روحانی قیامت قائم کرنا اور اس پر گواہ خود قرآن مجید کو بتاتا ہے۔ اس لئے کہ اس کے ذریعہ سے دنیا میں مجاہد پیدا ہوگی اور اس کے نتیجہ میں کو کما دیندی اور اخروی سے حصہ کثیر و جاہلیگا۔ اور قرآن شریف میں قیامت کے ذکر کے ساتھ ساتھ اس روحانی قیامت کا ذکر بھی ملتا ہے جس کی طرف بعض انسان علی قادی میں اشارہ ہے۔

لعملی

[illegible]

کی طرف آگے دھکا رہا اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہ منکرہ بے عید (ہولڈ - ۸۵) میں گرامی میں مقدمات سے منع ہو یہاں عید کو اور عید کے مکان کا وسیع عمارت (۱۶)

قَدْ عَلِمْنَا مِنْ تَحْتِ الْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ ۖ وَمِنْ أَمْرِ رَبِّكَ لَا مَحِيدَ ۚ

ہم جانتے ہیں جو زمین ان سے کم کر دیتی ہے اور ہمارے پاس حفاظت کے ذرائع کم ہیں، بلکہ انوں نے حق کو جھٹلایا

لَبَّاجَاهُمْ فِي أَفْرَاقٍ مَرْجُوهٍ ۖ أَفَلَمْ يَنْظُرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنَاهَا وَزَيَّنَّاهَا ۚ

مجبور وہ اُنکے پاس آیا سو وہ خطرہ کی حالت میں میں ۳۱۶۲ تو کیا دو مہینے اور آسمان کو نہیں دیکھتے ہم نئے سے کس طرح بنایا اور کس زمین پر

وَمَا لَكُمْ فُرُوجٍ وَالْأَرْضَ مَدَنُهَا وَالْقَيْنِ فِيهَا وَاسَى أَنْتُمْ زَيْنُهُمْ مِنْ كُلِّ فَرْجٍ

اور اس میں کوئی دخل نہیں۔^{۲۱۳} اور زمین کو کہیں نے پھیلایا اور اس میں پانی ڈال دیا۔ اور اس میں ہر قسم کی مختلف چیزیں آگائیں۔

تَبَصَّرَةٌ وَذِكْرَىٰ لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ۖ وَنَزَّلْنَا مِنْ السَّمَاءِ مَاءً مُّبَارَكًا فَأَنْبَتْنَا بِهِ حَبَّ

بصیرت اور نصیحت ہر ایک رجوع کرنے والے بندے کیلئے ہے) اور ہم نے بادل سے برکت والا پانی اتارا پھر ہم نے اس کے ساتھ بارش آگئی

وَجَبَّ الْحَبِيدُ وَانْخَلَّ سِقْفُهَا طَمَعُ نُصَيْدٍ رَزَقَ لِلْعِبَادِ وَأَحْيَيْنَاهُ بِلَدٍّ مَيْتًا ۖ

اور واز جو کانا جاتے ہے اور لمبی لمبی کجوری جن کا گاجھ تہ بڑ ہے ۳۱۳ بندوں کے لئے رزق (ہے) اندہ کے ساتھ ہم مرد و خورندہ کرتے

۳۱۳۱ نقص: نقص: نظر میر کی کرنا ہے اور منقص کلم کیا گیا نقص من افعال (المبقرۃ ۱۵۵) غیر منقص (هو ۱۲۰) (نق)

کتاب حفیظ سے مراد حفاظت کرنے والی کتاب ہے کتاب حافظ تفصیل الاشیاء، مگر جس چیز کی حفاظت

کی طرف سے اس بارے میں وہ اعلیٰ اسٹیج پر کیونکہ اسی کی حفاظت کا ذریعہ بارگاہِ شریف میں اتنا ہے جیسے کواکبا

۱۱۱) **وَمِنْ مَّعْقِلَاتٍ مَنْ يَدِينُ بِهِ وَمَنْ خَلْفَهُ يُحْفَظُ بِهِ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ (الرعد ۱۱۱) سِرِّ ان کے اس اعتراض کے مقابل**

۱۳ كَذٰلِكَ اَنۡزَلْنٰهُمْ كَذٰلِكَ بَيِّنَاتٍ لِّقَوْمٍ ذُوۡنِ اَلۡبَاقِ وَاصۡحٰبِ الرِّسۡمِ تَوَدُّوۡنَ وِعَادَ وِفۡعُوۡنَ اَخۡوَانِ

اسی طرح نکلان ہوگا۔ ۱۳۵۰ اُن سے پہلے بھی جیٹلا یا فوج کی قوم نے اور کوئین الوں نے اور بوند نے اور عداد اور مومن اور لڑکے بھائیوں

۱۴ لَوۡطِؑ وَاصۡحٰبِ الۡاَیۡکَةِ وَقَوْمِۢمِیۡمِۡمَ کُلُّ کَذٰبٍ اَلۡرَّسُلُ فَحَقَّ وَعِیۡدِ اَفۡحَبۡنَا بِاٰخِلٰۤہِۨمُ الۡاَوۡلٰۤہِۨ

نے اور بن کے ہونے والوں اور تھ کی قوم نے سب سے رسولوں کو جیٹلا یا سومیر اور عذاب ہوگا اور کوئین الہی پیدائش میں جرات ہے؟

۱۶

۱۴ بَلۡ هُمۡنِیۡ لَیۡسَ مِنۡ خَلۡقِ جَدِیۡدٍ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنۡسَانَ وَلَعَلَّہُمۡ اَنۡ یَّسُوۡسُوۡنَ اَنۡفُسَہُمۡ

بلکہ وہ نئی پیدائش کے متعلق شبہ میں ہیں ۱۳۵۱ اور ہم ہی نے انسان کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں جو اس کا نفس و سرور اللہ

۱۵ وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡہِۨ مِنۡ جِبۡلِ لَوۡرِبٍ اِذِیۡسَلَّمۡۙ لِّلۡمَلٰٓئِکِیۡنَ عَنِ الۡیَمِیۡنِ عَنِ الشَّامِ اَلۡقَبِیۡہِۨ

اور ہم اس سے اس کی رگ جاکر بھی زیادہ قریب ہیں ۱۳۵۲ جب دو لیلے طے لیتے ہیں (۱۱) دائیں اور بائیں انظار میں ہوتے ہیں ۱۳۵۳

بیش بعد اوت خلق
جو ہوتے ہی مذکور
ہیں

۱۳۶۲ سَلٰطِیۡۃٌ ہے کہ پہلی پیدا میں جو مسمیٰ سے ہستی کرتا تھا اگر اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اثر عاجز نہیں کرتی تو ہی پیدائش

کے متعلق پیشہ جہات کہ یہ کس طرح ہوگا مجمع نہیں یہاں اس دوسری پیدائش کو خلق جدید کہہ کر صاف بتا دیا کہ یہی جسم پھر نہیں بنے گا۔

بلکہ وہ ایک نئی پیدائش ہوگی اور وہ جسم حسیا کہ اوپر ذکر ہوا اعمال انسانی سے تیار ہوگا۔

ورید

۱۳۶۳ جِبۡلِ الۡوَدِیۡدِ جِبۡلِ ہرزدہ کہ کہتے ہیں ۱۳۶۴ اور یہاں مراد رگ ہے اور ودید وہ کہتے جو مراد دل سے ہتی ہے اور سحر فرائض

نوع و جہاتی اسکے جاری ہیں (دغ) پہلے رکوع میں آسمان زمین وغیرہ کی پیدائش کا ذکر کیا تو اس میں انسان کی پیدائش اور اس

کے ساتھ ہی اس کے اعمال کی حفاظت کا ذکر کیا ہے جس کی طرف کتاب حقیقہ (۴) میں اشارہ کیا تھا پہلے اپنے علم کا ذکر کیا ہے اور بتایا

کہ امتدادی اور بوجہ انسانی کے اعمال کا ہی علم ہے۔ بلکہ ان برسے خیالات کا بھی علم ہوتا ہے جو اس کے دل میں ہوتے ہیں اور جس

خیالات کا ذکر ابھی اس لئے کیا کہ شریعتوں کی سزا کا ذکر خصوصیت سے آگے کیا ہے۔ اور یہ بھی اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو

خالق قدرت انسانی ہے وہی اس کی امتدادی بھیما ہیں اور اس کے وسوسے سے بھی خبردار ہو۔ اور بدیہ اپنی وحی کے ان کا علاج

کرتا ہے۔ اور یہاں دوسرے نفس کی طرف منسوب کیا ہے اور دوسری جگہ شیطان کی طرف من شرا الوسواس الخفایس الذی یوسوس

فی صدور الناس من الجنة والناس اور دونوں باتیں مجمع میں دوسرے کے پیدا کرنے میں شیطان کی تحریک بھی ہے اور وہ دوسرے

انسان کے اندر ہی پیدا ہوتا ہے۔ اور انسان سے اپنے قریب ہونے کا ذکر اس لئے کیا کہ انسان گناہ پر جرات اس لئے کرتا ہے

کہ وہ اللہ تعالیٰ کو دور سمجھتا ہے۔

شمال۔ شمال

۱۳۶۴ شَمَالِ یَمِیۡنِ کے مقابل پر ہے اور اس کی جمع شمال ہے عن الیمین والشمال (المختار - ۴۸) عن ایماہما

وعن شمالہما حدیث الاعراف - ۱۷۱۷ اسکے معنی نزاع بنے کہتے ہیں کہ میں انہیں اس بات میں ملکہ کروں گا جس سے وہ روکے گئے

ہیں اور بعض نے اسکے معنی کہتے ہیں کہ میں اس میں ان کو ملکہ کروں گا جو وہ مل کرتے ہیں کیونکہ جگہ انسان کا لئے وہ کسب پیدا

کا مصداق ہی ہوتا ہے گو دونوں محققوں نے فی الواقع کچھ نہ کیا ہوا اور حدیث میں قرآن کے ذکر میں ہے یطیٰ صلابہ یوم

القیامۃ الملائکۃ بیمنہ والجنۃ بشمالہ تو آپ کا اس سے یہ مطلب نہیں تھا کہ واقعی کوئی چیز اس کے بائیں یا بائیں ہاتھ میں

کچھ رکھی جائے گی بلکہ یہ منشا ہے کہ ملک اور عیال دونوں لئے دیتے جائیں گے اور طیارہ شمالی اس پر نہ کہ کسا جائے جس سے بغال

مَا لِفُظٍ قَوْلِ الْأَلْفِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ ۱۹

وہ کوئی بات نہیں بولتا مگر اس کے پاس ایک نگبان قید ہوتا ہے اور موت کی بے ہوشی کا آکر کھنگی یہ وہ ہے جس سے ڈکنا رہ

تَحِيدٌ ۲۰ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْوَعْدِ وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَعَهَا سَائِقٌ وَنَشِيدٌ ۲۱

کرتا تھا ۲۰ اور صوفیوں کو بھانپا گیا یہ (عذاب کے) وعدہ کا دن ہے اور ہر شخص اپنے آپ کے ساتھ (دیکھ) چلائے والا اور ایک گواہ کا ساتھ ۲۱

لی جائے اور جو علی الاعراب شہادتی میں مراد ہے مایکڑہ یعنی ایسی بات پیش آئی جسے وہ ناپسند کرتا تھا اور اہل عرب کہتے ہیں فذلون
عندی بالیہین جس سے مراد ہوتی ہے کہ وہ منزل حسنہ یا اچھے مرتبہ پر ہے۔ گویا یحییٰ کے معنی منزلہ حسنہ ہیں اور جب
ایک شخص کو مقام ذلیل ہو کر کہا جائے کہ انت عندی بالیہین اور شمال کے معنی شوق یا محنت سے بھی ہیں۔ اور اشتعل علیہ
الامر کے معنی ہیں بلحاظ طلبہ اس کا احاطہ کیا یا اسے شامل کیا اہما شملت علیہا دام الاثنین (الاعتماد۔ ۲۴)

اشتعل

تعود عتید

عتید۔ فتود کے معنی تو تھکد بھی آتے ہیں یعنی کسی چیز کے انتظار میں ہونا یا اسے گاہ میں کھنڈ لاقعدن لہم صلحک
المستقیم (الاعراض۔ ۱۶) اور اناھنا قاعدون لانا کذا (۲۴) میں معنی متوقعین ہیں یعنی امید میں ہیں اور یہاں عتید
سے مراد ہے کہ وہ فرشتہ اسے گاہ میں رکھتا ہے اور اس کے لئے اور اس کے خلاف کھتا ہے اور (عتید) واحد اور جمع پر یکساں
بولتا ہے (غ) اور مجاہد سے بھی عتید کے معنی (صل مروی ہیں (رح)

امال کے کھلے جانے
سے مراد

اب اس حفاظت اعمال کا ذکر صراحہ سے فرماتا ہے دو لینے والے ہیں جو ہر فعل اور قول کو لے لیتے ہیں یعنی وہ فرشتے جو ہر
انسان کے ساتھ ہیں اور نیک و بد اعمال کو محفوظ کر لیتے ہیں اور عن الیہین اور عن الشمال میں اشارہ منزلہ حسنہ اور گری ہوئی
حالت کی طرف ہے جو علی الترتیب نیک اور بدی سے پیدا ہوتی ہیں اور دوسری جگہ انہی لینے والوں کو کاتبین یا لکھنے والے کہا کہ
کُتِبَ لَكَ تَبِینَ بِلَعْمُونِ مَا تَعْلَمُونَ وَالْأَفْطُلُ ۱۱۔ ۱۲، گران کا کھنڈ اس طرح قلم و مداد سے نہیں اس طرح کے کاغذ
پر ہے جیسا ہم انسان کہتے ہیں جیسا کہ روح الحانی میں بھی ہے لکن الم یحذر خذل لہما ومداد ہما ان اس کا کھنڈ ان کسی
طرح پر محفوظ کر لیا ہے جس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہی ہے اُن اس کھنڈ یا حفاظت کے نتائج ہم بھی دیکھ لیتے ہیں۔ اور پوری صفائی
سے وہ قیاس میں نظر آئیں گے جیسا کہ آگے آئے۔ اور یہ بھی بعض آثار میں ہے کہ بھلائی کھنڈ والا فرشتہ دوسرے پر ان کی ایڑی پر
۳۱۳۹ لفظ۔ لفظ کسی چیز کا پھینکنا ہے جو ہمارے منہ میں ہو اسی سے لَفْظٌ بِالْکَلَامِ کے معنی ہیں کلام کیا۔ دل،
عتید۔ اعتاد کسی چیز کا ذخیرہ کر رکھنا ہے قبل اس کے کہ اس کی حاجت ہو جیہ اعداد یا تمیاد رکھنا اور عتید تمیاد کرنے والا
بھی ہے۔ اور وہ چیز بھی جو تیار کی گئی ہو اور یہاں عتید کے معنی اعمال عباد کو ذخیرہ رکھنے والا ہیں اور آگے آتا ہے ہذا اہما
لدی عتید اور اعتدالہم عدا ابا الیہا (المستطعمہ ۱۱) میں اعتدال بعض نے اسی مادہ سے قرار دیا ہے۔ اور بعض کے نزدیک
اعتد دنا سے پورے (غ) ۱۱۔ ۱۲

لفظ

عتاد عتید

اعتاد

حاد

سائق

سائق اور شید

۳۱۳۹ عتید سحاح ایک چیز سے پھر گیا اس سے ہٹ کر دوسری طرف ہل ہوا یا بھاگ گیا (رل)
۳۱۴۰ سائق۔ سائق چلانے والا اور مراد وہ فرشتہ ہے جس سے چلائے (غ) یا عتید کی طرف لے جائے دل، اور
حضرت عثمان سے مروی ہے سائق امد کی طرف چلائے والا اور شہید اس کے حملوں کی گواہی دینے والا اور ابن
مجاہد سے ہے کہ سائق فرشتوں میں سے ہے اور شہید اپنے نفس سے اس پر گواہی دینے والا یعنی جوامع اور مجاہد سے ہے کہ سائق
امراد کی طرف لے جانے والا اور شہید اعمال کی گواہی دینے والا اور وہ سے ہے کہ سائق حساب کی طرف چلائے والا ہے

۲۲ لَقَدْ كُنْتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا لَمْ تَكْشِفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ

یقیناً تو اس سے غفلت میں تھا تو ہم نے تیری جہالت تجھے دور کر دی پس تیری نگاہ آج تیز ہے ۲۲

۲۳ وَقَالَ قَرِينُهُ هَٰذَا مَا لَدَىٰ عَيْنِدُنَا الْفَيْيَاقُ الَّذِي يَحْمَلُ كُلَّ مُسَافِرٍ وَعَيْنُ

اور اس کا ساتھی کہیگا یہ دو بے جویر سے تمہارا جہنم کے لئے تیار ہے ہر ناگوارے (ظن حق) کو مغرور میں ڈال دے گا ۲۳

اور جاہل سے مرفوع ہے کہ ملک حسنت اور ملک منیات میں سے ایک ساتق ہے اور ایک شہید اور ابوہریرہ سے ہے کہ ساتق ملک الموت ہے اور طبیعتِ معلوم اور ابوہریرہ کا قول ہے کہ ساتق شیطان ہے جو دنیا میں انسان کے ساتھ تھا دوسرا اور چونکہ یہاں ذکر دو فرشتوں کا ہے جو حسنت اور منیات کو لکھتے ہیں اس لئے قرین قیاس یہی ہے کہ مراد ساتق اور شہید سے وہی ہیں اور بدیہوں کے کہنے والے کو ساتق اس لئے کہا کہ بدیہوں کے نتائج سامنے آنے پر انسان ان کی طرف غور نہ کر سکتا تھا گویا مجبور کر کے اس طرف لے جایا جاتا ہے جس طرح ایک چارپائے کو لے جایا جاتا ہے۔ اور نیکیوں کے کہنے والا چونکہ انسان کے اعمال حسنی گواہی دیتا ہے۔ اس لئے اسے شہید کہا۔

۲۴ غَطَاءُ وہ چیز ہے جو کسی چیز کے اوپر ڈالی جائے از قسم طبق وغیرہ جیسا کہ غشاء وہ ہے جو از قسم لباس دوسری کے اوپر ڈالی جائے اور جہالت کے لئے استعارۃ استعمال ہوا ہے (غ)

من ہذا میں اشارہ بدی کے ان بد نتائج کی طرف ہے جن پر لفظ مساتی دلالت کرتا ہے یعنی جب وہ بد نتائج سامنے آئیں تو اس وقت وہ شخص گویا اس قول کا مصداق ہوگا اور غطاء کے لفظ میں یہ افادہ ہے کہ وہ نتائج بد تو یہاں بھی دیکھے جاسکتے ہیں مگر انسان کی آنکھوں پر ایک پردہ پڑا ہوا ہے۔ اور لذات دنیا میں انہماک کی وجہ سے وہ انہیں نہیں دیکھتا۔ تو قیامت میں صرف وہ غطاء دور کر دیا جائے گا جو یہاں پڑا ہوا تھا جس سے معلوم ہوا کہ بد نتائج تو پہلے بھی اسی طرح موجود تھے مگر انسان انہیں دیکھتا نہ تھا اور قیامت کے دن ان چیزوں کو اس لئے دیکھے گا کہ اس کی نظر تیز ہو جائیگی یا اس کو سننے کی حس مل جائے گی جس سے وہ اس قابل ہو جائیگا کہ ان لطیف امور کو بھی دیکھ لے جو ان حواس سے مخفی ہیں اور بعض نے من ہذا سے مراد امور معدودہ وغیرہ کو لے کر یہ سننے کہے ہیں کہ وحی الہی سے ہم نے وہ غفلت کا پردہ دور کر دیا جس کی وجہ سے لوگوں کو یہ امور نظر نہ آتے تھے (مر) اور اس میں شک نہیں کہ قیامت کبریٰ کے ساتھ ساتھ اس قیامت روحانی کا ذکر بھی چلتا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے دنیا میں قائم ہوئی ہے۔

۲۵ قَرِينٌ سے مراد شیطان قرین ہے دقینا ہم قرینا (حطہ - ۲۵) یعنی جب بدی کے بد نتائج سامنے آئیں گے تو شیطان جو اس بدی کا محرک تھا وہ بھی آئے گا کہ یہ میری تحریک سے تیار ہوا ہے جو جہنم میں ڈالا جائے کے لائق ہے۔

۲۶ الْفَيْيَاقُ یہ ہوسکتا ہے کہ خطاب ساتق اور شہید کی طرف ہوا اور دونوں کو خطاب اس لئے کیا کہ بدی کی وجہ سے تو اسے

جہنم میں ڈالا جاتا ہے۔ اور نیکی اس کی اس قدر کم تھی کہ وہ بدی کے بد نتائج کو دور نہ کر سکی مگر مغربین نے اور توحیات بھی کی ہیں ایک یہ کہ القہا کا ایف فون تاکید کی جگہ ہے اور جن کی قرأت القین فون خفیفہ سے اس معنی کی مویہ ہے (مر)

اور دوسری یہ کہ اہل عرب اکیسے اور جماعت کو حکم دینے میں تاکید کے لئے تنفیہ کو استعمال کرتے ہیں اس پر ان جریر نے کئی شعر نقل کئے ہیں۔ مثلاً فَقُلْتُ لِلصَّاحِبِ اَلْوَحْيُ اَنَا یا فَاَنْ تَنْجِرَانِي يَا بَنِي عَصَانَ اَنْجُوْا وَارْجِعْ اِلَيْ سِوَايَ وَهِيَ بِنَا کی پیکر تینوں فعل کے دہرانے کے کا مقصد یہ بتانا ہے یعنی حق تعالیٰ کی ہدایت کا بلا اور اصل بھروسہ نہ ٹکیر کے لئے ہے اور اللہ کا ہے کہ تینوں سے مراد کثر ہے،

بدی کے بد نتائج کو
انسان یہاں کہوں
منہ دیکھتا

عام آخرت میں بھجواس

مثیہ کا استعمال ملانہ

مِّنَ الْغَيْبِ مُعْتَدٍ مَّزِيدٌ ۚ وَالَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَأَلْقِيهِ فِي الْعَذَابِ ۚ ۲۵

نیک سے روکنے والے ہوتے ہیں اے اللہ کے ساتھ دوسرا معبود ٹھہرائے تھا سو اسے سخت عذاب میں

الشَّدِيدِ ۝ قَالَ قَوْلُنْهُ رَبَّنَا مَا أَطْعَمْتُهُ وَلَٰكِنْ كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۚ قَالَ ۲۶

ڈال دو اس کا ساتھی کیسے کالے ہاتھ رہیں نے اسے سرکش نہیں بنایا بلکہ وہ خود ہی گمراہی میں دوڑ گیا تھا ۱۷۵۴ کیسے

لَا تَحْقِقَ مَوْلَايَ وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكَ بِالْوَعْدِ مَا بَدَّلَ الْقَوْلَ لَدَيَّ ۚ ۲۷

میرے سامنے مت بھگرو اور میں نے (عذاب کا) وعدہ تمہاری طرف پہنچا دیا تھا۔ میرے حضور بات بدلی نہیں جاتی

وَمَا أَنَا بِظَالِمٍ لِلْعَبِيدِ ۚ يَوْمَ نَقُولُ لَجَعَلْنَاهُ أَمْثَلِ مَثَلٍ ۚ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَّزِيدٍ ۚ ۳۰

اور میں بندوں پر کچھ بھی ظلم کرنے والا ہوں جس دن ہم دوزخ کو کہیں گے کیا تو بھر گئی اور وہ کیسی کیا کچھ اور بھی ہے مثلاً ۱۷۵۴

۱۷۵۴ کو یہ شیطان اپنی بریت ظاہر کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ میں نے اسے گمراہ نہیں کیا۔ یہ خود ہی گمراہی میں مبتلا تھا۔ اس کا جواب دیا کہ تو مختصم العالی یعنی میرے حضور بھگڑا نہ کرو۔ دونوں کو بڑی پر عذاب کا وعدہ دیا گیا تھا۔ کفار اور مان کے شیاطین کا یہ بھگڑا قرآن شریف میں کئی جگہ مذکور ہے ما کان لی علیکم من سلطان الا ان دعوتکم فاستجبتم لہا فلا تلوونی و لرموا انفسکم لایراہم ۱۷۵۴

۱۷۵۴ امتلاؤت۔ مَلَأَ الشَّيْءُ ایک چیز کو بھر دیا اور امتلاؤت وہ بھر گئی۔

مزید۔ زیادہ پر یکونے ۱۷۵۴ اور ہل من مزید میں زیادہ کے لئے اسد جا بھی ہو سکتی ہے اور یہی مراد ہو سکتی ہے کہ وہ بھر گئی ہے جیسا فرمایا ملائحہم من الجنة والناس اجمعین (ہواد۔ ۱۱۹) (رغ)

قول کے لئے یکجہ ۱۷۵۴ کسی چیز کی حالت کسی بات پر دلالت کرے تو اس پر بھی قول کا لفظ بول دیا جاتا ہے امتلاؤت الحوض وقال قطعی بخاری میں حضرت انس سے ہو قال یلقی فی النار وتقول هل من مزید حتی یضمر قدّمه فقول قطّ یعنی لوگ آگ میں ڈالے جائیں گے اور دوزخ کے گی کچھ اور بھی ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنا قدم اس میں رکھے گا۔ پس وہ کہے گی بس بس۔ اسی کی مثل اور روایات بھی ہیں۔ وہ امور جو عالم آخرت سے تعلق رکھتے ہیں ان کے متعلق ظاہر الفاظ سے دہوکا نہیں کھانا چاہئے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے قدم سے مزاحج کا قدم ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تشبیہات سے پاکشہ لیس کثلتہ حقّ شایہ اور سان العرب میں الفاظ حق یضمر اللہ فیہا قدّمہ کی تشریح میں ہے کہ حسن اور ان کے اصحاب سے روایت ہے کہ اس سے مراد ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں ان لوگوں کو ڈالے جنہیں اپنی بدترین مخلوقات میں سے اس نے آگ کے لئے پہلے سے بھیج رکھا ہے الذین قدّم لهم لہا من شرّ ما خلقہ تو وہ اس کا قدم آگ کے لئے ہیں لہم قدم اللہ النار جیسا کہ سلم اس کا قدم جنت کے لئے ہیں اور قدّم ہر ایک وہ چیز ہے جسے تم فیہا شر سے آگے بھیجو اور کہا گیا ہے کہ کسی چیز پر قدم کا رکھنا مثال ہے رذم اور قلع کیلئے یعنی باز رکھے اللہ تبدیل کرے کیلئے لہا یوں فرمایا کہ اللہ کا امر اس کے لئے آئیگا تو اسے اور زیادہ کے طلب سے روک دے گا۔ اور اس کے یہ معنی بھی کہئے گئے ہیں کہ اس سے مراد اس کے جوش کا ٹھنڈا کر دیا ہے۔ جیسا کہ کسی امر کے لئے جس کے تم ابطال کا ارادہ کرو کما جاتا ہے وضعتہ تحت قدّمی دن۔ ل، اور بعض نے

۱۷۵۴

مَلَأَ۔ اَمْتَلَأَ

مزید

اللہ کے دوزخ میں وضع قدم سے مراد

قدّم

۳۳ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ ۚ هَٰذَا مَا نُوْعِدُ قُلُوبَ الْأَوَّابِ حَفِيفٌ ۚ مِّنْ خَشْيَةٍ

اور بہشت میں کیے قریب کر دی گئی ہے کہہ دو نہیں ۳۳:۲۱ یہ وہ جس کا سینہ دھڑا دیا جائے اور اس کی طرف رجوع کرنے کی حالت کرنا چاہیے

۳۴ الرَّحْمٰنِ بِالْغَيْبِ ۚ جَاءَ بِقَلْبٍ مُّبِينٍ ۚ ۚ اَدْخُلُوْهَا اِسْلَیْمًا ذٰلِكَ یَوْمُ الْخُلُوْدِ ۚ لَكُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ

رحمن سے دُعا ہے اور رجوع کرنے والے دل کے ساتھ ۳۴:۲۱ سلامتی سے اس میں داخل ہو جاؤ یہ ہے کہے کا دن ہے اگلے اس میں ہو گا جو چاہے

۳۵ رَیْبًا ۚ وَلَدَیْہُمْ یَوْمَ ۚ وَلَمْ اَہْلَکْنَا قَبْلَہُمْ مِّنْ قَبْرِیْن ۚ ہُمْ اَشَدُّ مِّنْہُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِی الْاِلْدَادِ

اور ہمارے پاس (اس سے) بڑھ کر ہے ۳۵:۲۱ اور کتنی نسلیں ہم نے ان کے پہلے ہلا کر کیں جو تو میں ان سے سخت تر ہیں سو انوشہ شہر کے چیلان

۳۶ ہَلْ مِّنْ مَّضِیْضٍ ۚ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَیْنُکُم مِّنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ ۚ وَآلَقِی السَّمْعَ ۚ وَہُوَ شَہِیْدٌ

کی کوئی بھانگے کی جگہ ہے ۳۶:۲۱ یقیناً اس میں جن کے لئے نصیب ہے جس کا دل ہے یا وہ کان لگا رہے در آٹھ لکھ دس کا دل حاضر رہے

دور رخ کا ہل میں مزید

قدم سے مراد اسد تھا کہ وہ دھڑا دیا ہے جو وہ پہلے سے کر چکا ہے سبقت رحمتی غرضی (عق) اور یہ ظاہر ہے کہ یہ کلام اسی طرح صحت حال کا اظہار ہے جس طرح فقال لہا وللارض انتی اطوعا او کرھا فقالنا اتینا طاعتین جس سے مراد فرشتہ زمین اور آسمان کی اسد تھا کہ کی فرشتہ داری کا اظہار ہے نہ کہ وہ لفظ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان سے کہے تھے اور انہوں نے وہ جواب دیا تھا۔ اسی طرح یہاں بھی یہ ظاہر کرنا مراد ہے کہ دور رخ تو ہل من مزید کا ہی سفر لگاتی ہے اگر کوئی چیز اس کی آگ کو ٹھنڈا کر سکتی ہے۔ تو وہ اسد تعالیٰ کی رحمت ہی ہے جس طرح انسان کی حرص ہر وقت ہل من مزید کا نعرہ لگاتی ہے وہی مثال دور رخ کی ہے جملہ وفا کا یہ دونوں نعرے زبان حال سے ہی ہیں +

۳۷:۱۲۱ ہوں بھی معنی ہو سکتے ہیں کہ بہشت قیامت کے دن متغیوں کیلئے قریب کر دی جائیگی لیکن قریب کہنے کا ذکر اس دنیا کے لئے زیادہ موزوں ہے یعنی شوق کے لئے اسی جگہ جنت قریب کر دی جاتی ہے۔ گو یا جس قدر وہ تقویٰ میں قدم بڑھا تا کہ اسی قدر جنت اس سے قریب ہوتی چلی جاتی ہے اس لئے غیر بعید ساتھ بڑھا یا کہ وہ دور نہیں جب کہ خیال ہے کہ قیامت میں ہی جا کر رہے گی۔ اور دوسری جگہ ہے ان رحمت اللہ قریب من الحسنین +

۳۸:۱۲۱ حفیظ دیکھو صنف یہاں مراد ہے احکام آہی یا دھڑا اس کی حفاظت کرنے والا یا ان کی نگرانی رکھنے والا۔ حفیظ

مزید

۳۹:۱۲۱ یہ بھی اسد تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے کہ انسان جو چاہے اسے مل جائے ہم مایہ پاء دن فیہا لگلائیے مزید میں بتا چکا ہم اسے وہ کچھ بھی دیں گے جو اس کے اپنے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا۔ اور اسے اللہ تعالیٰ کی رویت سے بھی تمہیں کرا گیا ہے۔ جیسے زیادہ کو دیکھو ۳۹:۱۲۱

نقب

نقیب

قلب

۴۰:۱۲۱ نقبوا۔ نقب دیوار اور چرے میں سوراخ کرنا ہے اور نقب القوم کے معنی میں سارا وہ چلے گئے اور نقیب وہ ہے جو قوم کے حالات کا پتہ لگاتا ہے۔ اس کی جمع نقبیا ہے ونبینا منہم انہی عرفو بیا (المائدہ ۱۳) رخ، ہل من محیص۔ حلیہ وہ کلام ہے یعنی جس نے پہلوں کو ہلاک کر دیا تو کیا ان کے لئے کوئی بھانگ کر چلا جانے کی جگہ ہے۔

۴۱:۱۲۱ لمن کان لہ قلب۔ دیکھو صنف اظہار ہے کہ یہاں مراد عقل و علم ہی ہے ورنہ دل تو ہر ایک کا موجود ہی ہے اور ہوش و شعور یہاں ہی حضور قلب ہی مراد ہے جس کا دل حاضر نہیں وہ گو یا وہاں موجود ہی نہیں +

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ الْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسْنُونٌ لِّلْغُوبِ ۳۸

اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دنوں میں پیدا کیا اور مہینے میں چھڑا ۳۸

فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ۳۹

سو اس پر صبر کر جو وہ کہتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کی تسبیح کر سورج کے نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے اور رات

الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَادْبَارَ السُّجُودِ ۴۰ وَاسْمِعْ يَوْمَ يُنَادِي الْمُنَادُ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ۴۱

مصر میں بھی اس کی تسبیح کر اور نماز کے چھپنے میں ۴۰ اور جس جہان پرانے والا نزدیک جگہ سے کہے جس میں

يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۚ أُولَٰئِكَ يَوْمَ الْخُرُوجِ ۴۲ إِنَّا لَنَحْنُ الْخَيُّ وَنُبِيتُ ۴۳

دور پہنچ کر حق کے ساتھ میں ہیں ۴۲ یہ نکل پڑنے والوں ہے ۴۳ ہم ہی زندہ کرتے اور مانتے ہیں اور

إِنَّا الْمَصِيرُ ۴۴ يَوْمَ تَشَقُّ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرًّا ۚ أُولَٰئِكَ حَقَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيُذِيقُوا

ہمارے طرف ہی انجام کا تاراج جس دن زمین ان پر سے چھٹ جائے گی وہ تیزی سے نکل پڑیں گے ۴۴ یہ جی کرنا ہم پر آسان ہے ۴۵

نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ ۚ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِجَبَّارٍ ۚ فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَن لَّا يَذْكُرُ عَذْرًا ۴۵

ہم خوب جانتے ہیں جو وہ کہتے ہیں اور تو ان پر مسلط نہیں سو قرآن کے ساتھ اسے نصیحت کر جو عذر و عذاب کوڑا ہے ۴۵

۲۵۱۲ چھ دن میں بنانے سے یہ مراد نہیں کہ اللہ تعالیٰ ٹھک گیا تھا بلکہ تدریج سے بنانے میں حکمت تھی۔ اسی لئے فرمایا کہ اِنَّا

اور صداقت کی توحید بتدریج ہوگی فاصبر علی ما یقولون

۲۵۱۳ ابوبار السجود میں سجود سے مراد نماز ہے اور نماز کے بتدریج سے مراد نوافل بھی ہو سکتے ہیں اور ذکر بھی (ج)

۲۵۱۴ منادی کے پکارنے سے مراد عموماً قیامت کے دن اسرائیل یا جبرائیل کا پکارنا لیا گیا ہے اور مکان قریب سے مراد

نوافل بعد نماز

منادی کو ہے

مکان قریب سے

مراد

بیت المقدس مگر قرآن کریم میں دوسری جگہ صاف منادی آنکھوں سے منعم کو کہتا ہے ربنا آتانا سمعنا منادی یا منادی یا

دال عمراق (۱۹۲) اور یہی یسمعون الصیحة بالحق ہے گو یا معنوں کا انتقال قیامت کبریٰ سے قیامت روحانی کی طرف

کیا ہے اور من مکان قریب میں اشارہ ان کے قبل کر لینے کی طرف ہے جس طرح واخذوا من مکان قریب (الباقی)

میں اسی دنیا کے عذاب کی طرف اشارہ ہے دیکھو ۲۵۱۵ اور یوم الخروج سے مراد روحانی طور پر اللہ کھڑا ہونا بھی ہو

سکتا ہے دیکھو ۲۵۱۵

۲۵۱۶ اگر یہاں اشارہ قیامت کبریٰ کی طرف یا جائے تو زمین کے پھٹنے کی کیفیت کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور ہو سکتا ہے

کہ یہاں مجازاً مراد اللہ تعالیٰ قبروں سے نکلنے ہی ہو۔ صراطِ حامد رہے جو عنہم میں منیر سے حال ہے۔

۲۵۱۷ ق والقرآن المجید سے سورت کو شروع کیا تھا اور تذکرہ بالقرآن پر ختم کیا۔ پس اصل معنوں میں مقرر ہوئے

کے ذریعے سے انتساب علیہم کا یہی ہوتا ہے۔ جبار کے لئے دیکھو ۲۵۱۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَرَبِّكَ بِرُحْمٰنٍ رَّحِیْمٍ اَبَیْہِ وَتَنْزِیْلٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بار بار پکارتے ہوئے

اللہ کے نام سے

۱
سورۃ

وَالذَّارِیَّتِ ذَرَّوْاۤہِ فَاَلْحَمِلَتْہِ قُرْاۃً فَاَلْجَرِیَّتِ یُسْرِکُ فَاَلْمَقِیْمَتِ اُھْرَکُ

گواہ ہیں اڑا کر پھیلائیے دایاں پھر بوجھ کے اٹھانے والیاں پھر زری سے چپنے والیاں پھر کام کے تقسیم کرنے والیاں ۳۱۵۷

نہید سورت

اس سورت کا نام الذاریت ہے اور اس میں تین رکوع اور ساتھ آیتیں ہیں۔ ذاریات وہ ہوائیں ہیں جو اڑا کر پھیلانے کا کام کرتی ہیں یعنی بیج کو ایک جگہ سے اڑا کر دوسری جگہ پہنچاتی ہیں۔ اور یہاں حق کے پھیلانے والی جماعتوں کے ساتھ انہیں مشابہت دی ہے۔ اور بتایا ہے کہ پہلی حالت حق کی جگہ ایسی ہی ہوتی ہے مگر آخر وہ بڑھتا اور پھیلتا ہے۔ اور کوئی مخالفت اسے روک نہیں سکتی بلکہ اس کی مخالفت کرنے والے خود تباہ ہو جاتے ہیں پھلی سورت میں ذکر تھا کہ اللہ تعالیٰ کو یہ قدرت حاصل ہے کہ حق کو غالب کرے تو یہاں بتایا کہ وہ غلبہ تدریجی ہوتا ہے اور یہ بیج پھیلتا جائیگا یہاں تک کہ آخر کار آدھو کر تمام دنیا میں پھینچے گا۔ سورت کی ہے اور اس کا نزول بتدائی کی زمانہ کا ہی معلوم ہوتا ہے +

حق کی کامیابی پر
مناظر قدرت سے
اور ذاریات و ظہور
سے مراد

۳۱۵۷ حضرت علی سے روایت ہے اور حضرت عمر سے ایسے ہی الفاظ مرفوع ہیں کہ ذاریات سے مراد ہوائیں ہیں اور جماعتات سے مراد بادل ہیں اور جاریات سے مراد کشتیاں ہیں اور مقیمات سے مراد ملک میں۔ اور ہوائیں جو کام کرتی ہیں وہ یہ ہے کہ بیج کو ایک جگہ سے اڑا کر دوسری جگہ پہنچاتی ہیں یا نباتات اور درختوں میں نراور مادہ کو ملاتی ہیں۔ جیسا کہ آج تحقیقات علمی سے پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے اور یہ قرآن کریم کی صداقت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا ایک بین ثبوت ہے کہ ایسی علمی باریکیاں جن کا دنیا کو صد سال بعد علم ہوا عرب کے ایک امی کی زبان سے ظاہر ہوئیں اور ذاریات ذروا کے بعد سراسر مرتبہ خلعت و قرا کا بیان فرمایا ہے۔ مگر اس طرف اشارہ کیا ہے کہ ہواؤں کا اس چیز کو پھیلا کر جسے سانس دے پالنے کے ہیں ایک محل کے قائم مقام ہوتا ہے اور خلعت کی تعبیر میں جو اوپر بادل بیان ہوا ہے تو وہ بھی اسی طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ بادل کا کام یہ کہ وہ بوجھ کو اٹھاتے ہیں یعنی پانی کو مسندوں سے اٹھا کر لاتے ہیں اور پھر جگہ جگہ پانی برس کر دہ بیج جن کو ہواؤں نے پھیلا دیا تھا اگلے اور بھونٹے اور پھلتے ہیں۔ تب اس پیداوار کو اور اس سے جو اور سامان پیدا ہوتے ہیں کشتیاں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچاتی ہیں۔ پھر فرشتے حکم الہی کے مطابق اس کی مخلوق میں تقسیم امر کا کام کرتے ہیں تو گویا ان چاروں باتوں میں مناظر قدرت کی طرف توجہ دلائی ہے کہ کس طرح ایک چیز ادنیٰ منازل سے ترقی کر کے اعلیٰ مقامات تک پہنچتی ہے اور یوں ان ظاہری نظارہ ہائے قدرت کو حق کی ترقی اور کامیابی کے قانون پر بطور گواہ پیش کیا ہے اور انھوں نے وعدوں و نواذ میں انہی وعدوں کی طرف اشارہ ہے جو حق کی آخری کامیابی اور اس کی مخالفت کی آخری ناکامی کے متعلق دیئے گئے تھے گویا بتایا ہے کہ جس طرح ظاہری مناظر قدرت میں کچھ اسباب کام کر رہے ہیں اسی طرح حق کی ترقی میں بھی کچھ اسباب کام کر رہے ہیں جس طرح وہاں ہوتا ہے بیج کو اڑا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچا دیتی ہیں اسی طرح حق کے قائم ہونے میں پہلی منزل ہی ممتحنی کہ کچھ لوگ اس حق کے بیج کو تمام ملک میں پہنچا دیں چنانچہ عرب کے کناروں سے لوگ آئے تھے اور اس حق کو چور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کئے عرب کے کناروں تک سے جاتے تھے۔ دوسرا مرتبہ ان ہواؤں کا ہے جو اس بیج میں زندگی پیدا کرتی اور درختوں اور نباتات

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۚ وَرَانَ الَّذِيْنَ لَوَاقِعُهُمُ السَّمَاءُ ذَاكَ الْحَبْلُ ۚ

جو نہیں وعدہ دیا جاتا ہے وہ یقیناً سچا ہے اور جدا و سزا مزد دیا کر رہے گی رستوں والا آسمان گواہ ہے ۳۱۵۸

اِنَّمَا لَفِيْ قَوْلٍ مَّخْتَلِفٍ ۙ يُؤْذَنُكَ عَنْهُ مِنْ اُفْكَ ۙ قُبُلَ الْخَاصُّوْنَ ۚ

تم صرف مختلف باتیں کہہ رہے ہو اس سے وہی پھیرا جاتا ہے حتیٰ سے باطل کی طرف چرتا ہے ۳۱۵۹ اُنکلیں ڈھٹنے والے ایسے گئے

کو باردار کرتی ہیں اور یہ بارش کی ہوا میں ہیں چنانچہ اسی طرح اس بیج پر جو جگہ جھیل گیا تھا جب رحمت الہی کی بارش ہوئی تو وہ بیج بیج جگہ جگہ پرورش پا کر کھڑے رہا اور گودوں سے حق کو قبول کیا۔ پھر جاعظوں کی جماعتیں اس حق کو لے کر باہر پہنچیں اور یہ جاہلیات کے قائم مقام ہو گئیں گویا جو وحی اللہ تعالیٰ نے ملک عرب میں نازل کی تھی اس کی پیداوار کو لے کر ملک عرب کے لوگ باہر چلے گئے تاہم اس بارش کے پھلوں سے دوسرے لوگوں کو بھی ہمتیں کریں اور یوں اسے دنیا میں تقسیم کر کے مقسملت اہل کوکھداں سے اور ہر ملک کے لوگوں میں اسے پہنچایا اور جو اس کا اہل تھا اس نے اس سے فائدہ اٹھا یا اور چاروں لفظ ہواؤں پر بھی صادق آسکتے ہیں۔ یعنی ذالیات وہ ہوائیں جو سمندروں سے بخارات کو اٹھاتی ہیں اور احاطات وہ جو اہل ہوائی کے ہوجہ کو اٹھاتی ہیں اور جاہلیات وہ جو اسے نیکر جلتی ہیں اور مقسملت وہ جو اسے جگہ جگہ برساتی ہیں اور اس صودت میں بھی وحی الہی کی بارش کی طرف ہی اشارہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے دنیا پر برساتی گئی۔ گویا ایک پیاسی اور تڑپتی ہوئی دنیا سے بخارات بن کر اوپر کو اٹھیں اور وحی الہی کے رنگ میں پھر دنیا پر بارش ہو کر دنیا کی زندگی کا موجب ہوتے اور بادلوں کو احاطات اور مقسملت کو مقسملت بلحاظ جماعتوں کے فرمایا ہے اور اسی لحاظ سے مومنوں کی جماعتیں بھی ان الفاظ سے مراد ہو سکتی ہیں یعنی ایک جماعتیں وہ ہونگی جو حق کے بیج کو دوسرے پہنچائیں گی پھر ایسی جماعتیں ہونگی جو اس بیج کو بطور صل اپنے اندر لے لیں گی پھر ایسی جماعتیں ہونگی جو اسے لے کر آسانی سے چنے والی ہونگی یعنی وہ اسے کوئی بوجھ محسوس نہ کریں گی بلکہ اس کا نتیجہ ان کے حق میں سیر ہوگا پھر وحی لوگ اس حق کو لے کر دوسرے انسانوں تک پہنچائیں گے اور یہ مقسملات ہیں۔

۳۱۵۸ حَبْلٌ وَّاحِدٌ كَمَا حَبَلَكُمَا ۚ اَوَّلُ حَبْلِكَ كَالْمَعْنَى بَانَدِهَا ۚ اَوَّلُ حَبْلِكَ كَالْمَعْنَى رَسْمٌ ۚ حَبْلُ السَّمَاءِ مَطْلُهَا

حبیبکہ: حبلہ

اور مراد اس سے نجوم کے رستے ہیں۔ دل اور بعض لوگوں نے اس سے مراد محسوس رستے لے لیں جو ستاروں اور ککشان کے ہیں اور بعض نے معقول رستے مراد لئے ہیں جو تعبیر سے معلوم ہوتے ہیں جس کی طرف ید رکھوں اللہ قیاماً الایہ میں اشارہ ہو رہا،

اللہ تعالیٰ کا آسمان کو ذات الحبل کرنا اسی کے مطابق ہے جو فرمایا وکل فی فلتک یسبحون (یس ۳-۴۰) یعنی ان

آسمان میں اساتے اور صدراشتہ کی یب دلیل

رستوں سے مراد اجرام سماوی کے رستے ہیں اور یہ قرآن کریم کے منجانب اللہ ہونے پر ایک زبردست دلیل ہے اس لئے کہ

یہ اس وقت کے لفظ ہیں جب دنیا میں کسی ستارے یا کواکب کا وہیم بھی نہ تھا کہ اجرام سماوی ستاروں کے گرد گھومتے

ہیں یا خود ستارے جیسے ہمارا سورج بھی کسی رستے پر چل رہے ہیں اور یہاں رستوں والے آسمان کو بطور گواہ پیش کرنا اس لحاظ

سے ہے کہ یہ اجرام سماوی ایک قانون کے ماتحت ہونے اور ایک نظام میں منسلک ہونے سے یہ شہادت دے رہے ہیں کہ وہ حق پر

جو چیز کرتا ہے یعنی اس کا رخانے کا چلانے والا ایک ہی ہے اور اس کے مقابل جو کچھ تم لوگ اس وحی کے متعلق رائیں رکھ

ہو وہ خواہنے اختلاف سے اپنے باطل ہونے پر دلیل ہیں۔ حق ایک ہی ہے اور ایک ہی سرچشمہ سے نکلتا ہے اور باطل باتیں ایک دوسرے

کی منہ نہیں۔ اس لئے جواب انکم لعلی مختلف ہو گا

۳۱۵۹ اَفَلَا تَعْلَمُوْنَ اَنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مَّخْتَلِفٍ ۙ اَفَلَا تَعْلَمُوْنَ اَنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مَّخْتَلِفٍ ۙ اَفَلَا تَعْلَمُوْنَ اَنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مَّخْتَلِفٍ ۙ

ع
۳۳

فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنْطِقُونَ ۝ هَلْ تَمَكَ حَرْثٌ ۲۳

سوا آسمان اور زمین کا سب گواہ ہے کہ یہ یقیناً سچ ہے ٹھیک اسی کی طرح جو تم باتیں کرتے ہو کیا تیرے پاس (ابراہیم کے

وقف کا نام

ضَيْفٌ اِبْرٰهِيْمَ الْمَكْرُمِيۡنِ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا قَالِ سَلٰمٌ ۝ قَوْمٌ ۲۵

معزز مہمانوں کی خبر آئی جب اس پر داخل ہوئے کہا سلامتی ہو۔ اس نے کہا سلامتی ہو (۱۵) اسی

مُنْكَرُوۡنَ فَرَاغَ اِلٰی اٰهْلِهٖ فَاَجْعَلْ سَمِيۡنَ فَقَرَبَهُ اِلَيْهٖمۡ قَالِ لَا تَاْكُلُوۡنَ فَاَوْجَرُ ۲۶

وگ ہیں پس روئے گھروالوں کی طرف چپکے سے گیا اور ایک مٹوا بچھڑا لایا ۳۱-۳۲ سوئے لئے نزدیک کیا کیا کہ تم کھاتے نہیں پس ان میں

مِنْهُمْ خِفَافًا قَالُوْا الْخَفُّ وَبَشِّرُوْهُ بِعِلْمٍ عَلِيۡمٍ ۝ فَاَقْبَلَتْ اِمْرَاۡتُهٗ فِیْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ ۲۹

ان سے خوف معلوم کیا انہوں نے کہا ڈرنیں اور بے ایک صاحب علم (لکے کی خوشخبری دی تو اس کی بی بی چیخ ماکر آگے آئی اور اپنے منہ

وَحَمَّهَا وَقَالَتْ عَجُوۡرُ عَفِيۡمٍ قَالُوْا لَكَ ذٰلِكَ قَالِ لَبَّكَ ۝ اِنَّهُ هُوَ الْحَكِيۡمُ الْعَلِيۡمُ ۳۰

ہر باتہ مارا اور کہا بڑھیا باجھد (ہوں) (۳۰) انہوں نے کہا اسی طرح تیرے بچے کہا ہر وہ حکمت والا علم والا ہے

قَالَ فَمَا خَبَّكُمْ اَيُّهَا الرُّسُلُوۡنَ قَالُوْا اِنَّا اُرْسِلْنَا اِلٰی قَوْمٍ مُّجْرِمِيۡنَ لِنُرْسِلَ ۳۱

ابراہیم نے کہا اے رسول تمہارا اصل کام کیا ہر انہوں نے کہا ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں تاکہ ان پر

عَلَيْهِمْ حِمَارٌ مِّنۡ طٰیۡنٍ مَّسُوۡمَةٍ ۝ عِنۡدَ رَبِّكَ لِلنَّاسِ رٰۤیۡنَ فَاَخْرِجۡنَا مِّنۡ كَاۡرِنٰہَا ۳۲

مٹی کے پتھر برسائیں (جبرائیل تیرے ایک ہاں حد سے بڑھ جانے والوں کیلئے نشان کئے گئے ہیں ۳۱-۳۲ سوہم نے ان کو نکال دیا؟

بائیں سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ اور بائیں آسمان سے مراد یہ ہے کہ یہ اُن ہے اور ایسا ہی ماقولعدون بھی اُن ہے۔

۳۱-۳۲ دوسری جگہ ہے بعل جہنیزد (ہود - ۶۹) یعنی جہن جہن آسمان مہمانوں کے لئے دیکھو ۳۱-۳۲ اہمیت ۳۱ میں انہیں مرسل کہا ہر

۳۱-۳۲ صرۃ - صرۃ دیکھو ۳۱-۳۲ اور صرۃ جماعت کو بھی کہتے ہیں جس کے بعض بعض سے منقسم ہوں کا ہم صرۃ والو یا کہ

صرۃ

وہ ایک ہزن میں جمع کئے گئے ہیں اور صرۃ صیۃ یعنی چچ کو بھی کہتے ہیں رخ، اور کرب اور جنگ کی شدت کو بھی کہتے ہیں دل،

صلۃ

صلۃ - صلۃ کے معنی مارنا ہیں خواہ کسی چیز سے ہو دل، بخاری میں اس کی تفسیر ہے کہ فُجِعَتْ اصابۃھا فضرۃ بت جھٹھا

یعنی اپنی اٹھیاں اکٹھی کیں اور اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا دوسری جگہ بیان کیا ہر کہ یہ صرف تہب سے تھا یو یلیٰ ایلد وانا عجوز

وهذا بعلی شیخا ان هذا الشی عجیب (ہود - ۷۲)

۳۱-۳۲ یعنی ان کو خطا کاروں پر بھیجا جانا مقدرتھا اور مسومۃ کے معنی مسمومہ بھی کئے گئے ہیں اور اسی سے ہر فیہ شیمون

مسومۃ

را الخلل (۱۰۰) (۷۲) للوسل علیہم حجارۃ میں فاعل اللہ تعالیٰ ہے۔ یہاں کہ آیت ۳۲ و تو کنا فیہا ایتہ سے صاف

ظاہر ہے۔

۳۶ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً لِلَّذِينَ

اس میں مومن تھے ہدم نے اس میں سوئے سہلوں کے ایک گھر کے اور کسی کو نہ پایا اور ہم نے اس میں ان لوگوں کے نشان چھوڑا

۳۸ يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۝ وَفِي مَوْسَىٰ إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ

جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں اور موسیٰ میں (نشان ہے) جب ہم نے اسے فرعون کی طرف کھلی دلیل غالب ساتھ بھیجا

۳۹ فَنُتِلَّىٰ بِرُكْنِهِ وَقَالَ سِحْرٌ أَوْ جُنُودٌ ۝ فَأَخَذْنَاهُ وَجُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُمْ

سوا اپنے قوت کی وجہ سے منور اور کہا (وہ) جادو گیت یا دیوانہ سو ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو پھینک دیا انہیں دریا میں لا اور وہ قابل

۴۱ يُبْلِمُ ۝ وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَةَ ۝ مَا تَذَرُونَ شَيْئًا ۝ اَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمُ الْآ

لمت تھا اور عادیں (نشان ہے) جب ہم نے ان پر تباہ کرنے والی ہوا بھیجی وہ کسی چیز کو نہ چھوڑتی تھی جس پر آتی تھی مگر

۴۳ جَعَلْنَاهُمْ كَالْعِرْيَانِ ۝ وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوا حِينَ قَعْتُوا ۝ اَلَمْ يَرَوْا اَلَمْ يَرَوْا

اسے چورا کر دیتی تھی اور قومیں (نشان ہے) جب انہیں کہا گیا ایکے قتل تک فائدہ ملے گا وہ انہوں نے اپنے رب کے حکم کی سرکشی کی

۴۵ وَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُونَ ۝ فَمَا اسْتَطَاعُوا مِنْ قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُتَّبِعِينَ ۝ وَ

انہیں ہلک کر آواز نہ آیا اور وہ دیکھ رہے تھے پس زدہ اٹھنے کے قابل رہے اور وہ مدد طلب کرنے لگے ہوتے اور اس کے

۴۷

۴۷ قَوْمٌ نَّوْجٌ مِّنْ قَبْلِهِمْ ۝ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ۝ وَالسَّمَاءَ بَيْنَهُمَا بَابٌ ۝ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ۝ وَالْأَرْضَ

پچھلے نوح کی قوم میں نشان تھا: تنگ و نالوں کے لوگ تھے اور آسمان کو ہم نے قوت کے ساتھ بنایا اور ہم تھک رہے ہیں اور زمین کو

۴۹ فَرَسْنَا لَهَا فُجُوعًا مِّنَ الْهَادُونَ ۝ وَهَنَ كُلُّ شَيْءٍ خَلْقًا وَجِئَ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝

ہم نے ہی بچھا یا سو ہو گیا غیب تیار کرنے والے میں اور ہر چیز سے ہم نے جوڑے پیدا کئے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ۳۷

۳۷ موصوع - موصوع بمعنی قدرت سے ہے دیکھو ۳۷ اور ایدل کے لئے دیکھو ۳۷ یہی دلیل کی جمع نہیں اور پہلے آسمان

اور زمین کا ذکر کر کے پھر فرمایا کہ ہر چیز سے ہم نے جوڑے پیدا کئے ہیں گویا اول آسمان اور زمین کی زوجیت کی طرف توجہ دلائی کہ

کیونکہ آسمان سے بارش نازل ہوتی ہے تو زمین میں روئید گی پیدا ہوتی ہے اور پھر عام کیا کہ دنیا میں ہر چیز سے جوڑے پیدا کئے

ہیں جیسا کہ دوسری جگہ کھول کر فرمایا سبحان الذی خلق الا ازواج کلہا مما ثبت الارض ومن انفسہم ومما لا یعلمون

رینس ۴۰ یعنی نہ صرف نباتات میں جوڑے ہیں بلکہ اور مخلوق میں بھی جس کا ابھی انہیں علم بھی نہیں۔ یہ مخلوق وہی ہے جس کا علم

آج خرد بین سے حاصل ہوا ہے بلکہ شاید ابھی کوئی محسوس کا علم ابھی حاصل نہیں ہوا اور اس سب کا نتیجہ یہ بتایا کہ

لعلکم تذكرون کہ تم نصیحت حاصل کرو۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرو۔ جیسا کہ اگلی آیت میں وضاحت سے بیان کیا ہے

موصوع

تمام مخلوق میں موصوعیت کا قانون اور علت قرآنی ہر ایک دلیل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَالْعَمَلُ ذِكْرًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بار بار دم کرنے والے کے نام ہے

ادبے انتہا کے واسے

وَالطُّورُ ۚ وَكُتِبَ مُسُطُورًا ۚ فِي رَقٍّ مَّنشُورٍ ۚ وَالْبَيْتُ الْمَعْمُورُ ۚ

طور گواہ ہے اور لکھی ہوئی کتاب پھیلے ہوئے ورقوں میں اور آباد گھر

وَالسَّقْفُ الْمَرْفُوعُ ۚ وَالْبَحْرُ الْمُسْجُورُ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۚ

اور اونچی چھت اور بھرا ہوا دریا ملتا تیرے رب کا عذاب آکر لپے گا

۵۲

تنبیہ سورت

اس سورت کا نام الطور ہے اور اس میں دو رکوع اور انچاس آیتیں ہیں۔ لفظ طور میں اشارہ حضرت موسیٰ کی وحی کی طرف ہے جس کا نزول طور پر ہوا اور مقصود اس نام میں یہ ہے جبکہ سورت کی ابتدا فی آیات میں وضاحت کر دی ہے کہ جس طرح اس وحی کی مخالفت کرنے والوں کا انجام ہلاکت ہوا اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کی مخالفت کرنے والوں کا انجام ہلاکت ہو گا۔ اور یہی مضمون اس سورت کا ہے بلکہ آخری آیات میں جنگ بدر کی طرف اشارہ بھی کر دیا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین کی قوت کو توڑنے کا موجب ہوئی پچھلی سورت میں حق کی تدریجی ترقی کا ذکر تھا تو یہاں مخالفت کرنے والوں کی سزا کا ذکر کیا اس کا نزول بھی ابتدائے ہی زمانہ سے ہی تعلق رکھتا ہے۔

۱۷۶۲ رقی۔ رِقَّةٌ وہ باریک ہے جو لمبا ذوق ہو اور کبھی اجسام میں ہوتی ہے اور کبھی نفس میں قسادت کے مقابل پر جیسے تہی القلب اور سرقی کا فذ کی طرح جو میں پر کھاجا، بزرغ، یعنی کھال جن پر کھاجا جاتا ہے۔

رقی

مسجور دیکھو ۱۷۶۳ اور مسجورُت الخصر کے معنی میں نے دریا کو بھردیا۔ اور اذا العجاز مسجودت (الانکسور ۱۷) میں ثعلب نے معنی کئے ہیں بھروسے جائیں گے۔ اور العجاز المسجور کی تفسیر میں کہا گیا ہے کہ سمندر کو آگ لگا دی جائے گی پس وہ نار جہنم ہو جائیگا اور حضرت علی سے منقول ہے اگل سے بھرا ہوا اور مسجور کے معنی کلام عرب میں مملوہ ہیں یعنی بھرا ہوا اور مسجورن الا نواز اور مسجورۃ کے معنی میں نے اے بھردیا اور اذا العجاز مسجودت میں یہ معنی بھی کئے گئے ہیں یعنی بعض بعض میں ملا کر سب ایک کر دیے جائیں گے اور مسجور کے معنی ساکن اور خالی بھی آئے ہیں (دل)

مسجور تسجیب

طور سے مراد اس نام کا پہاڑ بھی لیا گیا ہے اور مطلق پہاڑ بھی۔ اور کتاب مسطور سے مراد توریت بھی لی گئی ہے اور توریت زبور، انجیل بھی اور قرآن بھی۔ اور لوح محفوظ بھی۔ اور بیت الممور سے مراد وہ گھر لیا گیا ہے جو خانہ کعبہ کے مقابل پر آسمان میں ہے اور جن کے کتبے ہیں اور مستف مرفوع سے مراد آسمان لیا گیا ہے اور بحر مسجور سے مراد بھرا ہوا بحر خشک یا آگ لگا ہوا دریا لیا گیا ہے اور ان سب چیزوں کو اس بات پر گواہ ٹھہرایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب مکذبین پر یقیناً آکر رہے گا۔ گویا گذشتہ واقعہ کو بطور شہادت پیش کیا ہے اور اس سورت میں طور سے مراد وہ پہاڑ ہونا جہاں حضرت موسیٰ پر وحی نازل ہوئی اور آپ کو شریعت دی گئی اور کتاب سے مراد توریت ہونا اور بحر سے مراد وہ دریا ہونا جو بنی اسرائیل کے لئے خشک ہو گیا اور فرعون

۱۱ قَالَهُ مِنْ دَاخِلِهِ يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَكُونًا ۖ وَسِيرُ الْجِبَالِ سِيرًا ۖ فَوَيْلٌ لِّكَ يَوْمَئِذٍ

لے کوئی کہنے والا نہ ہوگا جس دن آسمان جنبش میں ہوگا ملک اس اور پہاڑ جابھیں گے تو اس دن مجلسائے وارن

۱۲ لِّلْمَكْنِزِ بَيْنَ الَّذِينَ هُمْ فِي خَوْضٍ يَلْعَبُونَ ۖ يَوْمَ يَدْعُونَ إِلَى الْوَهْمِ دَعْوًا ۖ وَتَهْلِكُ

کے لئے انوس ہے جو باتوں میں لگے ہوئے کھیل رہے ہیں جس دن بھگنے والوں کی الکی طرف دھکیلے جائیں گے ۲۱، ۲۲

۱۳ هَذِهِ النَّارُ الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تُكَلِّمُونَ ۖ أَفَسِحْرُ هَذَا ۚ أَمْ أَنْتُمْ لَا تُبْصِرُونَ ۖ اِصْلَوْهَا

یہ وہ آگ ہے جسے تم جھٹلاتے تھے تو کیا یہ جادو ہے یا کیا تم دیکھتے نہیں اس میں غل بھجائے

۱۴ فَاصْبِرُوا ۖ أَوْلَا تَصْبِرُوا ۖ سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ ۖ إِنَّمَا تُحْزَنُونَ ۖ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۖ

پھیر کر دو یا نہ صبر کرو تمہارے لئے برابر ہے تمہیں صرف اسی کا بدلہ دیا جاتا ہے جو تم کرتے تھے

کے لئے بھر کر فزنی کرنے کا موجب ہو گیا۔ لیکن اس صورت میں البیت المعمور کا اتفاق بظاہر نظر نہیں آتا جب تک کہ اسے بیت المقدس یا وہ گھر مراد لیا جائے جو حضرت موسیٰ نے عبادت کے لئے بنایا تھا۔ لیکن قرآن کریم نے لفظ ایسے اختیار کئے ہیں جو ایک طرف اگر حضرت موسیٰ کے متعلق صادق آتے ہیں تو دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی صادق آتے ہیں یعنی آپ پر بھی ایک پہاڑ پر نزول وحی ہوا اور آپ کو بھی ایک کن ب دی گئی جو کھانوں وغیرہ پر لکھی جاتی تھی اور آپ کو بھی ایک بیت مسمور یعنی خانہ کعبہ دیا گیا۔ اور آپ کے دشمن بھی آپ کے مقابلہ میں تباہ ہوئے جس طرح حضرت موسیٰ کے دشمن تباہ ہوئے وہ اگر دیالیں غرق ہوئے تو یہ خشکی پر غرق ہوئے اور جو کاف لفظ دونوں پر صادق آتا ہے۔ دیکھو، ۲۵۹ اور سقف مرفوع میں مراد آسمان بھی ہو سکتا ہے اور بیت مسمور کی بناء پر بھی ہو سکتی ہے اور البیت المعمور کا خانہ کعبہ کے مقابل آسمان پر یا ایک بیت مسمور کا سر زمین پر ہونا خود اس بات کو چاہتا ہے کہ خانہ کعبہ بھی البیت المعمور ہی ہے جیسا کہ حسن سے روایت کر دہم اور گویہ لفظ دوسرے قبلوں پر بھی بولا گیا ہو مگر حقیقتاً خانہ کعبہ پر ہی صادق آتا ہے۔ جس کی زیارت تاقیامت ہوتی ہے گی۔

۱۵ هَذَا يَوْمُ تَمُورُ ۖ سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ ۖ إِنَّمَا تُحْزَنُونَ ۖ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۖ

۱۶ هَذَا يَوْمُ تَمُورُ ۖ سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ ۖ إِنَّمَا تُحْزَنُونَ ۖ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۖ

دَعْوًا

جس دن آسمان جنبش میں ہوگا ملک اس اور پہاڑ جابھیں گے تو اس دن مجلسائے وارن

۱۸ إِنَّ الَّذِينَ فِي جَنَّةٍ وَنَعِيمٍ ذَالِكُمُ الَّذِينَ بِمَا اتَّوَمَّوْهُمْ وَوَقَّعْتُمْ لَهُمْ

متقی باغوں اور نعمتوں میں ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ انہیں ان کے لئے دیا اور ان کے لئے امنیں تھیں

۱۹ عَنْ أَبِي الْحَیْمِ كُلُّوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ مُتَكِينِينَ عَلَىٰ

ہوئی اُگل کے مذاق بھایا خوشگوار پیو کھاؤ اور پیو اس کی وجہ سے جو تم عمل کرتے تھے برابر بچے ہوئے تھیں

۲۱ سِرٍّ مُّصْفَوْنَ ۚ وَزَوْجُهُمْ فِي جُورٍ عِلَیْنِ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ

پر نیچے لگائے ہوئے اور ہم انہیں خوبصورت حوریں کا ساتھی بنا دیں گے اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد لے

ذُرِّيَّتَهُمْ بِإِيمَانٍ ۚ الْحَقَّابِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلْتَنَهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ

ایمان میں ان کی پیدہ کی ہم ان کی اولاد کو انکے ساتھ ملا دیں گے اور ان کے عمل سے ہم کچھ کم نہیں کریں گے

مِنْ شَيْءٍ ۚ كُلٌّ فَرِيٍّ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ۚ

ہر شخص اپنے لئے جو اس نے کمایا گرفتار رہا، ہر گناہگار

۱۷۶۱۱ المتنا۔ لحقته المستوفت بہ کے معنی ہیں میں نے اسے لایا لیکن بقا بہم من خلفہم دانی حرامہ ۱۷۶۱۲ ہاؤن

لحق۔ الحق
آلت

منہم لما یلحقہم (الجمعہ ۲۰) اور الحقت بہ کذا اسے دوسرے کے ساتھ ملا دیا، التنا۔ آلت کے معنی حلیف ہیں۔

اور حضرت عمر کے شعلہ روایت ہے کہ ایک شخص نے آپ کو کہا اتق اللہ یا امیر المؤمنین تو دوسرے آدمی نے جو سن رہا تھا کہا

تَمَاتَتْ حَلٰی امیر المؤمنین حضرت عمرؓ نے کہا اسے چھوڑ دے۔ قوم کا بھلا اسی دفعہ تک ہے جب تک یہ ایسی باتیں ہمیں کہنے

رہیں اور ثالث کے معنی یہاں کے گئے ہیں امیر المؤمنین کی بیٹک کرتا ہے یا ان کے مقام کو گرتا ہے اور آلتہ مالہ وحقہ

کے معنی ہیں مال اور حق کم کر کے نیا کر دیا لات (دیکھو ۱۷۶۱۲) اور آلت کے ایک ہی معنی ہیں دل

اصوہ۔ مودہ انسان کو کہتے ہیں اور اصوہ بھی اور اصوہ عورت کو ان لفظوں صلت والنسبہ ۱۷۶۱۳) اور مرقۃ مودہ معنی ان

اصوہ۔ اصوہ

کمال۔ ہے (غ)

رہین۔ ذہن وہ ہے جو قرضہ کے لئے اعتماد کے طور پر رکھا جائے اور رہین اور رہینۃ کل نفس بما کسبت رہینۃ

رہین

المکثوۃ ۳۸) میں دو قول ہیں یعنی فاعل یا مامت اور کھڑا ہونے والا اور یا فاعیل یعنی مغلول یعنی ہر ایک نفس اس کی

جزا میں کھڑا رکھا جائے گا جو اس نے عمل کر کے آگے بھرا ہے اور چونکہ رہین سے ایک چیز کا جس معنی روک رکھا مقصود ہوا ہے

استغناء پر نظر روک رکھنے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ (غ) مراد اس سے یہ لگتی ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس سے روایا

ہے کہ مومن کی ذریعہ کو گواہ اس نے اعمال کے لحاظ سے وہ کمال حاصل نہ کیا ہو جنت میں وہی درجہ مل جائیگا جو اعلیٰ درجہ کے

نہین کی ذریعہ

مومنوں کو لے گا اور بعض نے دوسری ذریعہ سے مراد چھوٹے بچے لے ہیں مگر آپ کے آخری الفاظ کل امویٰ بما کسبت رہین

سے بخارہ کچھ اور معلوم ہوتا ہے اور دوسری جگہ یہی معنوں میں ادا ہوا ہے کل نفس بما کسبت رہینۃ الاصلیٰ ابی امین

المکثوۃ ۳۸) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان الفاظ میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو اپنی کرتوتوں کی وجہ سے گرفتار ہوں گے تو اس

۳۵ فَلْيَاوُوا أَحَدِيثَ مِثْلِهِ إِنَّ كَانُوا صَادِقِينَ ۝ أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمْ

تراس جیسی کوئی بات لائیں اگر ہے میں سچے یا یہ بغیر کسی کے پیدا کرنے کے پیدا ہو گئے ہیں یا

۳۶ الْخَلْقُونَ ۝ أَمْ خُلِقُوا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بَلْ لَا يُوقِنُونَ ۝ أَمْ عِنْدَهُمْ

پیدا کرنے والے ہیں یا انہوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے بلکہ یقین نہیں کرتے کیا ان کے پاس

۳۸ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ الْمُضْطَرُونَ ۝ أَمْ لَهُمْ سُلُمٌ نَسْتَمْعُونَ فِيهِ فَلْيَاوُوا

تیرے رب کے خزانے ہیں یا یہ مسلط ہیں کیا ان کے پاس کوئی ذریعہ ہے جس سے سن سیتے ہیں تو چاہئے

۳۹ مَسْمُوعٌ يُسْأَلُ ۝ أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُونَ ۝ أَمْ تَسْتَكْثِمُونَ

کہ ان کا سننے والا کوئی کھلی دلیل لائے ۱۸۵ کیا ان کے لئے بنیاں ہیں اور تم سے سنے ہیں کیا تو ان سے اجر

۴۱ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ مَّعْرُومٍ مَقْلُوبُونَ ۝ أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُمُونَ ۝

مانگتا ہے تو یہ چٹی کے بوجھ میں دبے ہوئے ہیں کیا ان کے پاس غیب ہے تو وہ کھ لیتے ہیں ۱۸۷

قرآن کی بے مثلی

۱۸۲ اس آیت، انی زمانہ میں بھی قرآن کے کلام بے مثل ہوئے کو بطور دلیل پیش کیا ہے۔

۱۸۳ خلقوا من غیر شئی۔ من غیر مقتد روحانی (۳۸) یعنی بغیر کسی اندازہ کرنے والے اور خالق کے خود بخود ہو گئے

ہیں۔ ام ہما الخالقون یعنی اپنے خالق آپ ہیں اگر یہ اپنے خالق ہیں تو کیا آسمانوں اور زمین کو بھی انہوں نے ہی پیدا کیا

ہے جس کا ذکر الگ آیت میں ہے اور ام خلقوا من غیر شئی کے یہ معنی بھی کئے گئے ہیں کہ کیا بغیر کسی علت و قیات کے پیدا

کئے گئے ہیں؟

۱۸۴ مصیطر۔ مَظْطَرٌ ایک صنف ہے کھس ہوتی چیز کی ہو یا درختوں یا کھڑے ہوئے ہوئے لوگوں کی۔ اور تَسْتَظِرُّ فَلَانَ

علیٰ کذا اور تَسْتَظِرُّ عَلَیْہِ کے معنی ہیں کہ اس پر ایک سطر کی طرح قائم ہو گیا اور مصیطر سے مراد وہی ہے جو اُن من ہو۔

قائم علیٰ کل نفس (الہرعدک - ۳۳) میں قائم ہے اور ما انا علیکم حفیظ (الانعام ۱۰) میں حفیظ سے مراد ہے (رخ)

اور مَظْطِرٌ اور مَصْطِرٌ وہ ہے جسے کسی چیز پر مسلط کر دیا جائے تاکہ وہ اس پر بندہ ہو اور اس کے احوال کا قصد کرے

اور اس کے محل کر سکے اور اس کا اصل مَظْطَر سے ہوا اور یہاں مصیطر کے معنی مسلط ہی ہیں اور طائی (دجہ سے) سے مراد ہے

بدلیا ہے (د) مطلب یہ ہو کہ نہ پاس انہی خزانے میں نہ انہیں چیزوں پر تسلط دیا گیا ہے *

۱۸۵ مستکم کے لئے دیکھئے ۳۵۷ اور کوئی ذریعہ یا سبب ہے یہ آیت اس خیال کی نفی کرتی ہے کہ شاید طین آسمان پر چڑھ کر

کچھ غیب کی باتیں سن لیتے ہیں جنہیں کاسنوں تک پہنچا دیتے ہیں۔ کیونکہ یہاں اسی بات کا سلا لہجہ کیا گیا ہو کہ اگر کچھ سننے میں تو پیش کریں۔

۱۸۶ یعنی ان کے پاس کوئی ایسا علم غیب نہیں جس پر انہیں اس قدر وثوق ہو کہ وہ اسے کھ لیں، نہ بانی بعض باتیں کہہ دیتے

اگر جھوٹ بھلا تو کوئی پوچھنے والا نہیں اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ نبی کریم صلوٰۃ علیہ وسلم کو اس غیب پر جس کا آپ نے اظہار کیا اس قدر وثوق تھا کہ اگر

ایک آیت نازل کے ساتھ کھ بھی لی جاتی تھی اور علاوہ ازیں حفظ بھی کر لی جاتی تھی *

شاید طین کے آسمان سے اٹھا کر مٹی مانگ کر کھنڈی تر دیتے

علم غیب اور اسکا

کھنڈا

اَلَمْ يَرَوْا كَيْدَ الْفَالِغِينَ كَفَرُوا هُمْ الْمَكِيدُونَ ۝ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ

کیا یہ کسی تدبیر کارادہ کرتے ہیں تو ج کافر ہیں وہی تدبیر کے دہال کے نیچے ہیں ۲۱۸؎ کیا ان کے لئے سوا اللہ کوئی

اَللّٰهُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ وَاَنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاءِ سَاقِطًا يَقُولُوا

معبود ہے اسد اس سے پاک ہے جو وہ ذکر کرتے ہیں اور اگر یہ آسمان سے (عذاب کا) کوئی ٹھوس گڑا ہوا دیکھیں کہیں گے

سَحَابٌ مَّرْكُومٌ ۝ فَاَنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاءِ سَاقِطًا يَقُولُوا ۝

تہ بہ بدل ہے۔ عجب سدا نہیں چھوڑے میان ملک کہ وہ اپنے اس لئے کوئیں جس میں ہلک کئے جائیں گے ۲۱۹؎

۲۱۸؎ مکیدون۔ الذین جہت جہد کم ربو وعلیہم وبالہ (۱۸) اور کید ہر تہذیب کو کہتے ہیں التہذیب باطل وحق (۱) یعنی خواہ باطل تدبیر ہو اور خواہ حق نیز دیکھو ۲۱۹؎

مکید - کید

۲۱۹؎ ساقطاً - سقوط ایک بلند مکان سے پست مکان کی طرف گرنے اور اسی معنی میں ہے الا فی الفتنۃ سقطوا (التوبہ ۹-۱۰) اور ایک سقوط یہ ہے کہ چیز سیدھی کھڑی ہے وہ گر جائے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب اس پر بڑھا ہوا آواز

سقط

اور وہ بڑی ہوجائے رخ، اور سقط الی القوم کے معنی ہیں نزول اعلیٰ یعنی سقوط یعنی نزول ہے اور حدیث میں ہے علی الخبیث سقطت جس سے مراد یہ ہے کہ تو ایک باخبر آدمی کے پاس آگیا ہے (۱) آسمان سے کسی ٹھوسے کے گرنے سے کیا مراد ہے؟

۲۲۰؎ انکار بار بار اس رنگ میں عذاب کا مطالعہ کرتے تھے فاسقط علینا کسفا من السماء (الشعرہ ۱۸۶) اور تسقط السماء کما زعمت علینا کسفا یعنی اسرائیل ۱-۲) اور کسف اس لحاظ سے کہا کہ وہ عذاب کا ایک ٹکڑا یا حصہ اور کسب مرکوم

کتنے سے یہ نکلے کہ عذاب کے آنے سے پہلے وہ ان حالات کو جن سے عذاب پیدا ہوتا ہے اپنی بہتری کا موجب سمجھتے ہیں۔ تو میں جب حق کی مخالفت میں مست ہوتی ہیں تو وہ انہی چیزوں کو جو ان کے لئے انجام کار کو دھوکوں کا موجب بنتی ہیں کسم کا موجب سمجھتی ہیں۔

صعق

۲۱۹؎ یصعقون۔ صعق الافان کے معنی ہیں وہ بے ہوش ہو گیا اور اس کی عقل جاتی رہی یا وہ مر گیا۔ اور صعق کے معنی میں اسے صاعقہ نے آیا۔ اور صاعقہ وہ آگ بھی ہے جو وعدے کے ساتھ آسمان سے اترتی ہے اور صیغۃ العذاب کو بھی صاعقہ کہا جاتا ہے اس سے مراد عوامانہ نعرہ اولیٰ یعنی قیامت کو لیا گیا ہو تو کھڑکی اسیت جہاں صاف فرمایا کہ یہ اس دن کا ذکر ہے جس دن ان کی تہذیب

جنگ ہرنی ہوگی

انہیں کچھ کام نہ دے گی۔ اور یہ وہی تدبیر ہے جس کا ذکر آیت ۲۲ میں ہو چکا ہے ام یولدون کیدا فالذین کفرو اھم المکیدون علاوہ انہیں جیسا کہ روح المعانی میں لکھا ہے نفخہ اولیٰ پر تو وہی لوگ مر جائیں گے جو اس وقت زندہ موجود ہونگے ان کفار

پر تو وہ نفخہ اولیٰ آنے والا تھا اور یہاں صاف لکھا ہے کہ ان کفار کو جو آپ کو کاسین شاعر مغتری و فیر کہتے ہیں اور آپ کے خلاف تدبیر کرتے ہیں آپ مجھ بڑوں یہاں تک کہ ان پر وہ دن آجائے جس میں وہ ہلک ہوجائیں یا ان پر عذاب آجائے اور بالکل کھلی

ہوتی بات ہے کہ یہاں اس عذاب دنیا کا وعدہ ہے جو ان کفار پر نہ لایا تھا اور جو فی الحقیقت ان کی تہذیب کا جوہ اسلام کے خلاف کر رہے تھے بتقریب تھا اور انہی کی تہذیب کا وبال ان پر آنے والا تھا جیسا کہ ہم المکیدون سے ظاہر ہے پس صحیح وہی قول ہے جو روح المعانی میں ہے کہ اس سے مراد یوم بدر ہے اور یہی وہ دن تھا جو لا ینفی عنہم کیدہم خبیثا کا مصداق ہوا اس لئے کہ وہ

اسلام کو تباہ کرنے کے لئے ایک نبرد سے تدبیر کے آئے تھے اور آخر خود ہلک ہو کر رہا جس ہونے۔

۲۶ یَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا

جس دن ان کی تدبیر ان کے کچھ کام نہ آئے گی اور نہ انہیں مدد دی جائے گی اور ان کے لئے جو ظالم ہیں

۲۸ عَذَابًا دُونَ ذَلِكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۚ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ

اس سے سوائے ایک اور عذاب ہے لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے عذاب اور اپنے رب کے حکم کیلئے صبر کر کہ تو ہماری آیتوں

۲۹ يَا عِيسَىٰ وَبَنِيَّاهُ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ۖ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ

کے سامنے ہے اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر جب تُو اٹھے عذاب اور رات کے کسی حصہ میں بھی اس کی تسبیح کر اور بتاؤں کہ تسبیح

۳۱۹ دُونَ ذَلِكَ - ہرگز اور جنگ بدر سے پہلے ہوا اور وہ یہاں کہ مجاہد نے کہا ہے قطع ہے جو سات سال کے لئے ان پر پڑا (۴۴)

اور یا دون یہاں صرف سوائے کے معنی میں ہے اور اشارہ عذاب قیامت کی طرف ہو۔

۳۲۰ بَاعِثْنَاهُ مَرَامٍ ہمارے مخالفت میں یعنی یہ جتنی تدبیریں چاہیں کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نقصان نہیں پہنچا سکتے

اور حین تقوم میں مراد بعض نے نیند سے اٹھنا اور بعض نے نماز کے لئے اٹھنا لیا ہے وجہ ۱ اور یا کسی مجلس سے اٹھنا مگر اگلی آیت

میں رات کی تسبیح کا ذکر ہے اس لئے یہیں تقوم میں تسبیح کی طرف اشارہ ہو اور ادب النجوم یا صبح کے وقت کا خصوصیت سے

ڈکڑ گیا کیونکہ وہ وقت خاص طور پر تہلیل دعا کا ہے *

لکن استدراک کے لئے آتا ہے۔ اور واؤ کے ساتھ بھی اور واؤ کے بغیر بھی استعمال ہوتا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بار بار زحمت کرنے والے کے نام سے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ بے انتہا رحم کرنے والے

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ

قرآن کا ہر جگہ گواہ ہے جب وہ اترتا ہے ۳۱۹

۲۵

تیسری سورت

اس سورت کا نام النجم ہے اور اس میں تین رکوع اور بائیس آیتیں ہیں اور النجم سے مراد یا اشارہ کر اور اس لفظ میں یہ اشارہ ہے کہ مخالفین کے اقبال کا ستارہ غروب ہونے کو ہے اور یا اس سے مراد قرآن کریم کا ہر حصہ ہے جو نازل ہوتا ہے اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامات عالیہ کی طرف توجہ دلائی ہے اور یہ دونوں باتیں اس سورت کے مضمون میں داخل ہیں اور پچھلی سورت میں اگر حضرت موسیٰ کی وحی کی طرف جو طور پر پہنچی بالخصوص توجہ دلائی تھی تو اس میں قرآن کریم اور اس وحی کے حامل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات کی طرف توجہ دلائی اور وہ سورت اباراجیم ختم ہوتی ہے تو اس کی ابتدا والنجم اذا هوى سے ہوتی ہے سورت کی ہی اور اس کا نزول پانچویں سال نبوت کا ہے یعنی ابتدائی نبی زمانہ کا کیونکہ یہ ثابت ہے کہ حبش کی ہجرت اور پہلی تھی جب یہ سورت نازل ہوئی اور ابن مردودہ نے ابن مسعود سے روایت بیان کی ہے کہ یہ پہلی سورت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوبات کے سامنے

علی الاعلان پڑھی ۳۱۹

۳۱۹ نجمہ - اصل میں چڑھتے ہوئے ستارے کو کہا جاتا ہے اور نجم بمعنی طالع یعنی چڑھایا جاتا ہے ہر ہفت روزہ نجم اس کا مصدر بھی ہے اور نجم بمعنی سبزی کے پھلے پر بھی بولا جاتا ہے اور یہاں بعض کے نزدیک کوکب مراد ہے اور بعض کے نزدیک ثریا مراد ہے اور بعض کے نزدیک قرآن مراد ہے جو تصور افق کوڑا کر کے نازل ہوتا تھا اور ہڈی سے مراد اس کا نزول ہے اور فلا اقم ہواقم النجوم میں دونوں معنی لئے گئے ہیں اور نجم سبزیوں میں سے وہ چیز ہے جس کی ساق نہ ہو بخ، اور اہل لنت کہتے ہیں کہ نجم بمعنی نجوم ہے یعنی کل ستارے۔ اور نجم اصل میں ہر ایک ستارے پر بولا جاتا ہے اور ثریا پر بالخصوص اور نجوم سے مراد ثریا کے وظائف بھی لئے جاتے ہیں یعنی رزق یا ذکر وغیرہ کے وہ حصے جو رور کیسے مقرر کئے جاتے ہیں اور نجم وقت مضروب ہے مینی جو کسی بات کے لئے مقرر کر لیا جائے دل،

نجم

ہو

نجم سے مراد

النجم کے معنی میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں۔ ۱۔ ستاروں کا قیامت میں بکھرجانا ۲۰۔ ثریا ۲۱۔ مشرقی اور کاہن اس کے طلوع کے وقت امویہ مذہبی کے متعلق باتیں کیا کرتے تھے۔ ۲۔ زہر و جس کی عبادت کی جاتی تھی ۳۰۔ اور ابن عباس مجاہد وغیرہ کا قول ہے قرآن کی مقدار جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتی تھی ۴۰۔ اور جعفر صادق کا قول ہے کہ اس سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ہوی سے مراد معراج کی رات آپ کا نزول ہے۔ (۵۰) یہ تو ظاہر ہے کہ یہاں نجم کو بطور گواہ پیش کیا ہے اس بات پر کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گمراہ نہیں ہیں پس اگر نجم سے مراد قرآن شریف کے نازل شدہ کلمے کے لئے جانتیں یا خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیا جاتے تو مطلب صاف ہے مینی قرآن کا ہر کلمہ جو نازل ہوتا ہے اس بات پر گواہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلت میں نہیں۔ کیونکہ ہر کلمہ اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کی شہادت لکھتا ہے اور اگر نجم سے مراد ایک خاص ستارہ لیا جائے یا ستارے لئے جائیں تو

فَاضْلٌ صَاجِدٌ وَمَا غَوَىٰ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا

متنارا ساعقی گمراہ نہیں ہوا اور نہ وہ بہکاتے ہیں اور نہ وہ خواہش نفس کے بولتا ہے یہ صرف دجی ہے جو

وَحْيَ يُوحَىٰ ۖ عَلَيْهِ شَهِيدُ الْقُوَىٰ

اس کی طرف کی جاتی ہے ۲۱۹۷۷ اے مضبوط قوتوں والے نے سکھایا ۲۱۹۵۷

انکے غروب ہونے سے صبح کا طلوع مراد ہے اور اشارہ ہے کہ جس طرح شمس غائب ہو جاتا ہے تو اس کی جگہ دن لے لیتا ہے اور آفتاب کی روشنی نمودار ہوتی ہے۔ اسی طرح دنیا پر ایک انجی رات کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے آفتاب نے طلوع کیا جو ادراغِ کیم کے غروب ہونے میں اشارہ و نگاہ کے رستے کے غروب ہونے کی طرف ہے۔

آنحضرت کی عصمت
علیٰ اور اعتقاد دور
پہلوؤں سے ثابت
ہے

۱۹۲۱ء تک وہ جہالت ہے جو اعتقادِ فاسد سے پیدا ہو کر کچھ مسئلہ پس ماحصل میں نفیِ ضلالت کہے یعنی آپ طریقِ حق کو نہیں پھرے اور معاویہ میں نفیِ اعتقادِ فاسد کی ہے یعنی آپ کا اعتقادِ دہی صحیح ہے یعنی علی طور پر بھی اور علی طور پر بھی آپ کا قدم صواب ہے اس سے زیادہ جامع اور ان الفاظ میں کسی کی عصمت کا ذکر نہ ہو سکتا تھا علوِ صرف گناہ سے بچنے کا نام عصمت رکھا جاتا ہے یعنی کسی فعل کا خلاف حکم اتنی صادر نہ ہو، مگر قرآن کریم نے ان عصمت پر صلوٰۃ صرف گناہ سے محفوظ قرار دیا ہے بلکہ عقیدہ کو بھی عقلی سے پاک بتایا ہے۔ یہ آیت آپ کی عصمت پر اصرار صریح ہے اور عنویٰ بمعنی خواب لیکر معاویہ میں پہنکائی بھی ہو سکتی ہے یعنی آپ کے عقلی پہنچنے کو یہ بات ثابت کر دی کہ آپ ناکام نہیں ہوئے۔

آپ کا قصہ سنا ہے
خانی پڑا

۳۱۹۴ وما یخلق عن الھوی عام یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اپنے نفسانی سے کوئی بات نہیں کرتے اور ان ھو میں غیر قرآن شریف کی طرف سے جس کا ذکر اور بد الخیسیں جو بد اور اگر کچھ سے مراد ستارہ لیا جائے تو غیر صحیح ان ھو میں غیر قرآن کی طرف ہی ہونگی کیونکہ قرآن کریم کا ذکر اس طرح پر بارہ آیا ہے۔ اور مبض نے یوں تو جیبہ کی ہے کہ یہ سوال مفرد کا جواب ہے یعنی جب یہ کہ گایا کہ آپ حرس دھو اسے کوئی بات بھی نہیں کرتے تو آپ پر سوال ہوتا تھا کہ پھر یہ قرآن کیا ہے تو اس کا جواب دیا ہے کہ یہ وحی ہے بلکہ حال غیر قرآن شریف کی طرف ہے خواہ اس کا ذکر کھیلے مانا جائے یا نہ۔ اور دوسرے کو قطع کی طرف لینا اس لئے درست نہیں کہ یہ کسی کے نزدیک بھی مسلم نہیں کہ آپ کا سارا کلام یا کم از کم نبوت کے بعد کا ہی سارا کلام وحی سے تھا۔ اے یہ بچے کہ آپ کا جتنا وحی وحی نفعی کی روشنی سے تھا۔ مگر پھر جس میں انفس کو مسائل دینی پر محدود کرنا پڑے گا۔ حالانکہ مبطل عام پر اور حرس دھو اسے آپ کا کوئی کلام قبل از نزول نہ تھا چاہے جانتیکہ بعد از نزول کسی کلام کو ایسا مانا جائے اور الفاظ بھی آپ کی عصمت پر صحیح دلیل ہیں کیونکہ گنہ و غیر ھو اسے نفس کے پر لیا نہیں رہتا۔

قُرَّة

۱۹۵ قوی - قُوَّة کا استعمال کسی قدرت کے معنی میں ہوتا ہے جیسے خدا و اما اتینکمل بقوۃ (البقرة ۱۲۸) اور کبھی اس سے مجتہد کہلے ہو کسی شے میں موجود ہر جیسے محض کرکٹا جائے کہ یہ باقوہ درخت ہے اور کبھی اس کا استعمال بدن میں ہوتا ہے اور کبھی تعب میں اور کبھی کسی خارجی معاون کے متعلق اور کبھی قدرت الہیہ کے متعلق قوت بدن میں سیئہ من استلذ منافعہ (حدر السجدة ۱۵) ناعینونی بقوۃ الکھف ۱۹۵) اور تعب میں قوت کی مثال یطیحي خدا انکتب بقوۃ رسولہ ۱۱۲) اور خارجی معاون کی مثال جیسے لوان لی بکم قُوَّة (ہود ۸۰) یعنی کوئی لشکر ہوتا یا لایا ہی شخص اول قوۃ لا تعزل ۳۲) اور قدرت الہیہ کی مثال ان اللہ قوی عزیز (الحادیثہ ۲۵) ان اللہ هو الرزاق ذو القوۃ المتین المذاریئہ ۵۸) جس میں وہ قوت بھی شامل ہے جو مخلوق کے لئے ہے اور ذی قوۃ عند ذی العرش (التکویر ۲۰) سے مراد جبریل ہے اور علمہ شدید القوی (الغیرہ ۵) میں لفظ جمع استعمال کیا گیا ہے (یعنی قوی قوۃ کی جمع ہے) موطب ہے کہ اس عالم کے لحاظ سے اور ان لوگوں کے لحاظ سے

ذُرِّمَتْ فَاسْتَوَى ۝ وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَى ۝

46

محکم دلائل سے مزین و متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

انفوار۔ مقوی

三

موت

三

انٹرنیٹ کے جلیلہ قوی
کامالات و امتثال
۲۰۲۰ء

۳۱۹ ذومرہ مرقومہ کے معنی ایک چیز سے گند جانا اور اس کے نکل جانا ہیں واذا هروا اھم یتمم امرؤنہ (المطفف: ۳۰) اذہوا و باللغوم واکلھا (الفرقان: ۲۰) میں یہ تفسیر ہے کہ جب انہیں نلوٹ کی طرف دیکھا جاتا ہے تو اس ایک ہرجا میں اور جب اسے سختے میں تو کان بند کر لیتے ہیں اور جب اسے دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور فلما کشفنا صہ صہ مرکان (الحدید: ۱۷) میں مراد ہے اعراض کرنا ہے اور امکوذ الخبل کے معنی میں میں نے سر کو بٹا اور اسی سے ذومرہ ہے گو کہ وہ مضبوط بنا ہوا ہے (دع) اور ذومرہ کے معنی میں صاحب عقل اور امانت اور احکام اور عفو قوت پر دل اور باطن میں قوت فعل کا ذکر ہے اور ذومرہ میں قوت نظری اور عقلی کا (دع) اور قوت زہد یعنی ایک بار اور مؤمنین (دع) اور ثلاثہ (دع) شہید القوی اور ذومرہ سے مراد جبریل نے گئے ہیں اور جبریل کا آنحضرت مسلم کو تسلیم کرنا اس لحاظ سے ہے کہ وہی حال وہی ہیں۔ جو آنحضرت مسلم تک وحی آئی کو پہنچاتے ہیں اور حق سے منقول ہے کہ شہید القوی اور ذومرہ الدنیا ہی ہے اور جمع (یعنی قوی) تسلیم کے لئے ہے (دع) تو اس صورت میں مراد صرف اسی قدر ہو گی کہ امتقائے نے آنحضرت مسلم کو سکھایا۔ اور فاستوی کے معنی میں اپنی ذات میں حالت اعتدال پر ہوا دیکھو ۱۰۹ اور اس کو عمرہ جبریل کے شعلی ہی سمجھا گیا کہ اور استوی سے مراد یہ گئی ہے کہ جبریل اپنی صورت حقیقی پر ظاہر ہوئے اور حسن فاستوی میں مفید امتقائے کی طرف ہی لی ہے۔ اور استواء اور افق اعلیٰ پر ہونے سے مراد امتقائے کی عظمت اور قدرت اور سلطان کا اظہار کیا ہے (دع) لیکن فاستوی دھو بالانفی الاعلیٰ۔ شہدنا امتقائے لی فکان قاب قوسین اودانی میں تمام ضمیر یہ ایک ہی طرف جاتی ہیں اور شہدونی میں حسن نے مفید آنحضرت مسلم کی طرف مانی ہے اور مبیا کہ آگے ظاہر ہوگا۔ ان الفاظ میں ذکر ہی کریم مسلم کا ہی ہے اور آپ کا ذکر ہی فاستوی میں ہے اور مراد یہ ہے کہ آپ اپنی تمام قوتوں کے لحاظ سے حالت اعتدال پر ہیں۔ گویا کوئی قوت ایسی نہیں کہ حد سے تجاوز کر گئی ہو نہ کوئی قوت ایسی ہے کہ دوسری قوتوں سے دب کر ناقص رہ گئی ہو اور قوتوں کا حالت اعتدال یہ ہونا آپ کے عملی کمال کو ظاہر کرنا ہے اور یہ گویا ماضی کے مقابل پر ہے یعنی آپ کی محنت عملی پہلو میں ماضی سے ثابت ہے لیکن چونکہ صرف نفعی منافع سے کوئی مثال ثابت نہیں ہو اس لئے یہاں فرمایا کہ آپ کی عملی قوتیں تمام حالت اعتدال پر قائم ہونے کی وجہ سے کمال کو پہنچ گئی ہیں۔

افق

۳۱۶ افق - افق وہ ہے جو انتہائے فلک اور اطراف زمین سے ظاہر ہے اور انحراف خط الجذہ وسلم کی مرع میں ہے وَاَنْتَ لَعَلَّ دِلِّیْتَ شَرْحَتِ الْاَرْضِ وَصَدَاتُ بِنُوْرِكَ الْاَفْقُ یعنی جب آپ پہنچے ہوتے تو زمین چمک اٹھی اور افق آپ کے نور سے روشن ہو گیا بدیعینی زمین کے انتہائی مقامات، اور آفاق زمینی افق میں جانے والا، وہ ہے جو علم اور کرم میں غایت کو پہنچ جائے اور جازز ہے کہ افق قُلَّتْ کی طرح واحد اور جمع دونوں پر استعمال ہو دل)

فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰ ۝ اَفَتَمُرُّوْنَ اَنْ

اس نے اپنے بندے کی طرف وحی کی جو وحی کی منت ۳۲ جس نے دیکھا وہ دل نے جھوٹ نہیں کہا تو کیا تم اس سے اس پر

عَلٰى مَلٰٓئِكَتِيْ ۝ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اٰخِرٰى ۝

۱۳

مجھ کو اپنے وجود وہ دیکھتا ہوں اور یقیناً اس نے اپنے آپ کو ایک اور نزول میں دیکھا ۳۳

ہو جس سے بڑھ کر قرب ممکن نہیں اسی لئے قاب قوسین کے مہداوادی کے لفظ بڑاٹے میں یہی گودکوں کے طائے
اولوں کا تعلق بھی بہت شدید ہوتا ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق اس دنیا سے اس سے بھی قریب تر تھا یعنی انسانی تعلقات میں
قدرب کو ظاہر کر سکتے ہیں اس سے بڑھ کر آپ کا تعلق ہے پس فاسطوی میں اخلاق کے کمال کا تذکرہ کیا ہے اور دنیا
فندلی میں قرب آتی کے کمال کا ذکر کیا ہے +

منت ۳۲ یہاں بھی مفسرین نے منیر جبریل کی طرف مانی ہے مگر عبد اللہ میں اس کی طرف منیر لی ہے۔ حالانکہ اگر ان سب مفسروں
کو امتدائی کی طرف لیا جائے تو سابق اور معنی دونوں کے لحاظ سے بہتر معلوم ہوتا ہے اور ما اوحی کا اسامہ اس کی تفسیر کے
سے ہے یعنی بڑی عظیم الشان وحی اور وہ وحی قرآنی ہے جس سے بڑھ کر طاقتور وحی کوئی نہیں ہوئی۔ اور اگلی آیت میں ما
کذب الفؤاد کہہ کر بتا دیا کہ اس وحی کا تعلق قلب رسول سے ہے جیسا کہ دوسری جگہ بھی فرمایا فانه نزله علی قلبک اور اگر
اسے مروج کے مشتق مانا جائے جیسا اکثر مفسرین کا خیال ہے تو اس سے ثابت ہے کہ مروج بھی اس جہ مغربی کے ساتھ نہ
تھا۔ کیونکہ جو کچھ دیکھا وہ دل نے دیکھا اور دل کا دیکھنا ان آنکھوں سے نہیں ہوتا حالانکہ اگر جہد جاتا تو چاہئے تھا کہ ان آنکھوں
سے دیکھے گا کہ ہوتا پہلی آیات میں یہ بتا کر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمات انسانی کا انتہائی مراتب کو طے کیا اور پھر قرب الہی کے ذات
مراج پر پہنچے۔ آخر پر فرمایا کہ تب امتدائی کے لئے آپ کی طرف اس قرآن کو وحی کیا اور یوں بتا دیا کہ اب اگر کوئی شخص کلمات
انسانی اور قرب الہی کے انتہائی مراج پر پہنچنا چاہتا ہے۔ تو اس کے لئے یہی راستہ ہے اور آیت ۱۲ انقلادہ علی ما یوحی میں اسی
وحی کی طرف ہی اشارہ ہے۔ اسی لئے مضامین کا صیغہ استعمال فرمایا ہے۔ اور کفار کا جھگڑا بھی قرآن کریم پر ہی تھا۔ اور یہ جو بعض
روایات ہیں کہ ما اوحی سے مراد وہ ہے جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر نہیں فرمایا۔ تو یہ بالبداهت غلط ہے اس لئے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کو وحی کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے ہی مبعوث ہوئے تھے +

نزلۃ - المرون الواحدة من المرون دل (یعنی ایک مرتبہ کا نزول)

نزلۃ

آج کے دیکھا حضرت عائشہ کا قول ہے کہ یہ حضرت جبریل تھے اور کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دومرتبہ اپنی اصل صورت
پر دیکھا اور ان کے چہرے سو پر تھے اور بت سے مفسرین اسی طرف گئے ہیں۔ اور حضرت ابن عباس سے ایک قول میں اس کی تفسیر
میں منقول لاری (بہ بالقبلہ) اپنے رب کو اپنے قلب سے دیکھا۔ (ج) اور جس سے بھی روایت ہے کہ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو
دیکھا۔ اور پھر مکرمین اٹھا چکا ہوں کہ اوپر کی آیات میں جبریل کا نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ذکر ہے اس لئے اسی ذکر کو باری
رکھا ہے۔ اور یہ تو یہ مطلب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امتدائی کو دیکھا اور یا مراد یہ ہے کہ اپنے آپ کو سمدۃ المعنی کے پاس
دیکھا۔ اور تو اس دوسرے معنی کے متعلق کوئی قول مروی نہیں۔ مگر میرے نزدیک اسے ترجیح ہے اور یہ مروج نبوی کی طرف اشارہ
ہے تو اس مقصود اس میں یہی ہے کہ آپ کے مقامات عالیہ بتائے جائیں اور جیسا کہ اگلے نوٹ سے ظاہر ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ
سمدۃ المعنی آسمان پر ایسا درخت ہے جیسے یہاں ہوتے ہیں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دلائل گئے بلکہ اس مقام ملائکہ پہنچا مراد ہے جس طرح ہو

آنحضرت کا اس وقت کا
کہ دیکھنا جس طرح
تھا

اِذْ يَغْشَى السَّيْلُ رَمَةً مَّا يَغْتَشَى ۝ مَا أَزَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى ۝ لَقَدْ رَأَىٰ

جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا ۳۲ آنکھ پھری نہیں اور نہ حد سے بڑھی ۳۲ یقیناً اس نے

مِنْ أَيْتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى ۝ أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ ۝ وَمَنْوَةَ

اپنے رب کی بڑی بڑی آیتوں کو دیکھا ۳۲ تو کیا تم نے لات اور عزی کو دیکھا اور منات

الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ ۝ أَلَمْ تَذْكُرْ ۖ وَلَئِنْ لَّمْ تَذْكُرْ لَنُحْثِرَنَّكَ إِذَا أَقْبَمْتُمْ ضِيزَىٰ ۝

تیسرے اور کو ۳۲ کی تمہارے لئے ہیں اور اس کے لئے لوگیاں یہ قسم تو بہت ہے الغنائی کی ہے ۳۲

کو باطل نہیں کر سکتی۔ بلکہ جس قدر علم دنیا میں ترقی کرے گا اسی قدر علوم قرآن کی صداقت ظاہر ہوگی۔ بلفاظہ دیگر تمام انسانوں سے بچے
آپ کو علم ہو گیا۔ اور یوں علم و عمل دونوں کے لحاظ سے آپ کی وہ تکمیل کی گئی جس سے آگے انسان کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ اسی وجہ
سے آپ خاتم النبیین بھی ہوئے کیونکہ جب آپ کا فرشتہ علم و عمل دونوں پہلوؤں سے کمال کو پہنچ گیا تو اب دنیا کو اور کسی نوک
حاجت نہ رہی۔ اور اگر راہ میں غیر مفعول اسد تھام لے گئے مانی جائے تو مطلب یہ ہو گا کہ معرفت الہی میں آپ کو وہ کمال حاصل ہوا
جو دوسرے کسی انسان کو حاصل نہیں ہوا۔ اور اگلی آیت میں عندھا جنتہ المادوی میں بتایا کہ ایسے علم یا ایسی معرفت کے حصول
سے انسان جنت کو بھی پورے طور پر پالیتا ہے۔

۳۲ احسن سے مروی ہے کہ وہ ڈانگنے والی چیز نور رب العزت ہے۔ اسی کے مطابق ابومرہ سے روایت ہو رہا
۳۲ بصرہ نظر کو کہتے ہیں اور بصیرت کو بھی دیکھو ۳۲ اور چونکہ اوپر کی آیات سے ظاہر ہے کہ جن باتوں کا یہاں ذکر ہے وہ بظہیر
سے تعلق رکھتی ہیں اس لئے یہاں مراد بصیرت ہی ہے۔ اور ما زاع میں بتایا کہ آپ اصل مقصد سے ادھر ادھر نہیں ہوئے
اور ما طغی میں یہ کہ حد سے متجاوز نہیں ہوئے۔

۳۲ ان آیات سے مراد وہ عجائبات ہیں جو معراج میں آپ کو دکھائے گئے جن میں نہ صرف آپ کے کمالات ہی ظاہر کئے گئے۔
بلکہ آپ کی اور آپ کے دین کی کامیابیوں کی بھی بشارت دی گئی۔ اور یہاں ربہ کا لفظ لکھ کر خود بتا دیا کہ مراد وہ آیات ہیں جن میں
آپ کی ربوبیت روحانی یا آپ کے ذبیحہ سے جو ربوبیت روحانی ہوئے والی قسمی اس کی طرف اشارہ تھا۔ اور ان آیات کبریٰ کے
دیکھنے کے لئے معجم آسان پر جانے کی ضرورت نہ تھی اسد تھام لے کر یہ عجائبات آپ کو اسی آنکھ سے دکھائے جو انبیاء کو دی جاتی
ہے۔ رہا معراج کا بعد عصری کے ساتھ ہونا یا نہ ہونا اس کے لئے دیکھو ۳۲ جہاں مفصل بحث گزر چکی ہے۔

۳۲ لات شقیہ کا بت طائف میں تھا اور عزی غطفان کا بت نجر میں تھا۔ اور منات خزاہ کا بت تھاراج، اور لات کو اللہ
کی اور عزی کو العزیز کی تائید سمجھئے تھے۔ رج، اور لات انسان کی شکل پر تھا اور عزی و منات کی صورت پر اور منات پتھر تھا
لئے اسے الگ بیان کیا ہے۔ اور الاخریٰ یہاں ذم کے لئے ہے دہر، یہ سب نام توحش پر ہیں گویا یہ ان کی دو زبانیں تھیں جنہما
وہ خدا کی بیٹیاں قرار دیتے تھے اس لئے اگلی آیت میں فرمایا کہ اپنے لئے بیٹے توحش نہ کہے ہو اور خدا کے لئے بیٹیاں۔

۳۲ ضیوی۔ ضنار کے معنی ہیں جاو ظلم کیا۔ اور ضیوی نا انصافی یا ظلم ہے۔
اس موثر پروردہ کی صلیحہ جو کساقی بیان کی گئی ہے وہ ایسی طرح ہے کہ قرآن کیم کے کھلے الفاظ کے سامنے وہ قابل
غور بھی نہیں۔ مگر چونکہ عیسائیوں نے اس پر بہت زور دیا ہے اور اسے بڑھا چڑھا کر بیان کیا ہے اس لئے مختصر اس کا ذکر کر دیا

معراج میں کیا دکھا

لات۔ عزی۔ منات

ضیوی
خزانہ کا صبر و ایثار

۲۳ اِنْ هِيَ اِلَّا اَسْمَاءُ مِمَّا كُنْتُمْ تُشْرِكُونَ وَاَبَاؤُكُمْ مَّا اَنْزَلَ اللَّهُ بِهِمْ مِنْ سُلْطٰنٍ

یہ صرف نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے رکھ لئے ہیں اللہ نے ان کے لئے کوئی روغنِ دلیل نہیں اتاری

اِنْ يَتَّبِعُونَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوٰى اِلَافْسُ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنْ رَبِّهِمْ

یہ لوگ من عن کی پیروی کرتے ہیں اور اس کی جڑ ان کے فہم سے ہے اور یقیناً ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت

۲۴ الْهُدٰى اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنٰى فَلِلَّهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُولٰٓئِ

آپ کی ہے کیا انسان کو وہ مل جاتا جس کی وہ آئندہ کرتا ہے تو آخرت اور پہلی زندگی اللہ کے لئے ہے

مزدی ہے کہ یہ جانتا ہے کہ جب نبی صلعم اس سورت کو پڑھتے ہوئے اس آیت پر پہنچے تو آپ نے بجائے الکفر الذکر دلہ الانثی تلت اذا قسمہ ضیوی کے یہ الفاظ پڑھ دیئے تلت الترائین العلی وان شفا حقہ لتوتجی یعنی یہ بلند مرتبہ دیو ہیں اور ان کی شفاعت کی امید بھی جاتی ہے ایسی خرافات اور قرآن میں پرمکت کلام! اس سورت کے متعلق یہ مسلم امر ہے کہ علی الاعلان کفار میں پڑھی گئی اور ابن مسعود کی ایک روایت میں ہے کہ یہ پہلی سورت ہے جو نبی کریم صلعم نے علی الاعلان کفار کو سنائی اور یہ پہلی سورت تھی جس میں سجدہ نازل ہوا۔ اور سجدہ کے وقت پر نبی صلعم نے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ ہی سب سامعین نے بھی جن میں مشرک بھی تھے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس خیال کو تو سورت کا لفظ لفظ دیکھ لے رہا ہے۔ اگر بالفرض وہ آیتیں چھوڑ کر ان کی بجائے یہ لفظ سمجھ لیں بھی جاتیں تو اعلیٰ تمام آیات پھر اس خیال کی کھلی ترمیم کر رہی ہیں۔ کیونکہ آیت ۲۳ میں صاف طور پر ان بتوں کو نام قرآن دیا ہے۔ جن کے نیچے کچھ حقیقت نہیں اور اس سے بھی آگے چل کر آیت ۲۶ میں فرشتوں کی شفاعت کو بھی اذن الہی سے مشروط کیا ہے۔ بتوں کی شفاعت کا اقرار یہاں کس طرح موندی ہو سکتا تھا اور آیت ۲۷ میں پھر وہی معنوں سے یہی طرف اشارہ الکم الذکر ولہ الانثی میں ہے۔ پھر اس سے آگے ساری سورت کو پڑھ جاؤ جن کفار کو یہ کہہ دیا کہ تمہارے بت بھی واقعی خدا کے ان سخاوت ہیں۔ کیا انہیں ایسے الفاظ میں غائب کیا جاسکتا تھا۔ ذلک مبلغہم من العلم (۳۰) لیجوز الذین اسأواہا علوا و یجوز الذین احسنوا بالحسنی (۳۱) افزیت الذی تولى (۳۲) الا توفروا زمرۃ و نرا خوی (۳۸) وان لیس للانسان الا ما سعى (۳۹) پھر اس سے آگے مختلف قوموں کی ہلاکت کا ذکر کرنا۔ بتوں کی شفاعت تسلیم کر لی تھی تو پھر باقی اختلاف کس بات پر تھا۔ جس پر اس قدر تہدیکفار سے کی جاتی تھی جو سورت میں موجود ہے یہاں تک کہ آخر میں انکو سنا دیا کہ ان کی ہلاکت کی گھڑی سر پہ آ پہنچی ہے۔ واقف ہی نے بہت ہی موضوع حدیثوں کو کلمہ دار سے اور محدثین اس کی سند کو کچھ بھی وقعت نہیں دیتے۔ کسی زندہ نبی نے ایک روایت بنا کر مشہور کر دی اور واقف ہی نے اسے قبول کر لیا۔ تو یہ اتنے اہم معاملہ پر کوئی دلیل نہیں۔ رسول اللہ صلعم کی زندگی نبوت سے پہلے بھی تاریخی طور پر مشرک اور بت پرستی کی آمیزش سے پاک ثابت ہے۔ چہ جائیکہ نبوت کے اندر ایسے واقعات کا وہم دل میں لایا جائے پھر ایسے وقت میں جب کفار کی طرف سے سخت ترین تکلیفیں پہنچ کر مسلمان نبوت کے مبلغ چاہتے تھے کسی محقق نے اس روایت کو قبول نہیں کیا اور حدیث کی کسی کتاب میں اسکو جگہ نہیں ملی۔ پھر یہ مسئلہ تاریخ کے خلاف ہے اس نے سوائے سخت تعصب یا حدود جہ کی سادگی کے کوئی ٹھنسی ایسی دیا

٢٤٧

وَكَمِ مِنْ مَّالِكٍ فِي السَّمَوَاتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا مِنْ يُعَذِّبُ أَنْ يُدَانَ اللَّهُ ۚ

اور کتنے فرشتے آسمانوں میں ہیں جن کی خفاحت کچھ کام نہیں دیتی مگر اس کے بعد کہ اللہ جس کے لئے چاہے

۲۷
مَنْ يَشَاءُ وَيَرْضَى إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ لَيَسْمُومُونَ الْمَلَائِكَةَ تَسْمِيَةً

اور پسند کے اجازت دے مسلمان وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ فرشتوں کے تمام عورتوں کے

الْأُنثَىٰ وَمَالَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي

رکھتے ہیں۔ ۳۲۰۹ اور انہیں اس کا کچھ علم نہیں وہ صرف غن کی پیروی کرتے ہیں اور ظن حق کے مقابل کچھ

مِنَ الْحَيِّ سَمِيعٌ فَأَعْرِضْ عَنْ مَّنْ قَوْلٍ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۚ ١٤

کام نہیں دیتا سو اس سے منہ پھیر لے جو بہارِ دُور سے پھر جاتا ہے اور سوائے دنیا کی زندگی کے اور کچھ نہیں چاہتا

ذَٰلِكَ مِثْلَهُمْ مِّنَ الْعَالِمِينَ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مِمَّنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ

ان کے علم کا منتہا یہی ہے تیرا رب اسے خوب جانتا ہے جو اس کے رستے سے گمراہ ہے اور وہ

أَعْلَمُ مِنْ هٰتٰى وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِىْنَ اَسَآءُوۤا ۝۳۱

اے خوب جانتا ہے جو ہدایت پر ہے اور اللہ کے نوحے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے تاکہ وہ ان لوگوں کو جو برا کرتے ہیں

بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِي الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى الَّذِينَ يَحْتَبُونَ كِبِيرَ الْأَتَمِ ۚ

اس کے مطابق بددے جو وہ کرتے ہیں اور انہیں جو نیکی کرتے ہیں اچھا بددے وہ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں

وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّغَمَ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْغُفْرَةِ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذَا أَنْشَأْتُمْ مِنَ الْأَرْضِ

سے بچتے ہیں سوئے اسکے کہ خیال دل میں گزرتے تیرا رب وسیع مغفرت والا ہے وہمیں خوب جانتا ہے کہ جب تمہیں زمین سے پیدا کرتا ہے

وَأَذَانُكُمْ لِحِجَّةٍ تُنِي بِطُوبَىٰ أُمَّهَاتِكُمْ ۖ فَلَا تَزُولُوا أَنْفُسَكُمْ ۚ هُوَ أَعْلَمُ بِبَيْنِ الثَّقَىٰ ۝

اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں بچے ہوتے ہو

۳۲۸ رضی کا لفظ لا کر بتا دیا کہ جب تک ایک شخص نے حصولِ رغبتِ الہی کی راہوں پر چلنے کی کوشش نہیں کی تو اسے شفاعت کو کوئی فائدہ نہیں دیتی کہ جو کہ شخصِ امدغالی کو راضی کرنے کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھاتا۔ امدغالی کی رضا جیسی اس شخص کے نہیں ہو سکتی۔

۳۲۹؎ لوگ ملائکہ کو اس کی بیٹیاں قرار دیتے تھے یہ سب بت پرستی کی تردید چلتی ہے۔ کہاں یہ تعلیم بود کہاں بتوں کی شفاعت!

۳۲۱۔ لَمْ يَكُنْتُ کے معنی ہیں مجھ کی تاملوں اللہ اکلوا (الفجر ۱۹) اور لَمْ يَكُنْتُ کے معنی ہیں مجھ کی تاملوں

۱۱

سج

۳۳ اَفَرَأَيْتَ الَّذِي قَوْلِي ۚ وَاَعْطٰی قَلِيْلًا وَاَكْثٰی ۚ اَعِنْدَهُ عِلْمُ الْغَيْبِ ۚ

کیا تو نے اسے دیکھا جو میرا تابع ہے اور غور اسادیتا ہے ہر ک جاتا ہے ۳۳ کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے

۳۴ ثُمَّ بَرٰی ۚ اَمْ لَمْ يَنْبَأْ بِمَا فِیْ صُحُفِ مُوسٰی ۚ

پس وہ دیکھتا ہے کیا اسے اس کی خبر نہیں ملی جو موسیٰ کے صحیفوں میں ہے

کو

بلکہ اس کے معنی ہیں اس پر آئی اور اس کے قریب ہوا بغیر اس کے کہ اس میں داخل ہوا اور لفظ نفی ہے جو ماضی کے لئے آتی ہے
گو فعل مستقبل پر داخل ہوتی ہے۔ (غ) اور اِلْمُ اِمْلعت میں یہ ہے کہ ایک چیز کے وقت پر تو آئے مگر اس کو کس نہیں اور بعض نے
اس کے معنی مفاخرے لئے ہیں۔ اور کلمہ نے کہا ہے کہ وہ نظریہ جو بغیر ارادہ کے پڑ جائے تو یہ لمکڑے ہیں لیکن اس کا دہرائم لکھ نہیں
بلکہ ذنب ہے دل،

تزکیہ

تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ فاعلم من نكحها الشمس ۹ اور درود رسول کیاتہ
اور یہ مذہم ہے کہ انسان آپ اپنا تزکیہ قول سے کرے یعنی اپنے آپ کو منزل قرار دے اسی سے یہاں منع کیا ہے کیونکہ عقلاً اور عرفاً
انسان کا اپنی مروج آپ کرنا ایک فعل قبیح ہے (غ)

جنہیں

جُنتَ

تزکیہ نفس کا وسیع تھا

اجنۃ۔ جنہیں کی جمع ہے۔ اور یہ بچے کا نام ہے جب تک کہ وہ اپنی ماں کے پیٹ میں ہے۔ اور یہ فنیل بمعنی مفعول ہے
(غ) یعنی نظریہ فنی۔ جتن سے جس کے معنی چھپانا ہیں۔ اور جُنَّة ڈھال کہتے ہیں کیونکہ وہ اپنے صاحب کو بچا لیتی ہے۔
اتخذوا ایمانہم جنة رالمجادلة ۱۶۔ مطلب یہ ہے کہ انسان کو تزکیہ نفس کے لئے سخت جدوجہد کی ضرورت ہے ہر ایک گناہ
سے اور ماحض سے بچنے کی ضرورت ہے۔ ہاں اگر کوئی خیال دل میں گذر جائے تو اسد قالی اپنی وسیع مغفرت سے کام لیتا ہے مگر
اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان برسے خیالات کو دل میں لاسکتا ہے بلکہ اس کے مدنظر توبہ کی ہوتی چاہئے کہ ہر ایک گناہ سے اور
ہر ایک بدخیال سے بچے لیکن اگر کزوری سے کبھی کوئی خیال دل میں گذر جائے تو اسد قالی اس پر گرفت نہیں فرماتا اور اسد سے
مراد یہاں خیال بدکار میں آتا ہی ہے۔ کیونکہ اہل لغت کا اس پر اتفاق ہے کہ اس سے مراد ایسی مفاربت گناہ ہے جس میں
فعل انسان سے کوئی۔ رز نہیں ہوا۔ پھر اس کے ساتھ ہی تزکیہ کے لئے ایک اور اصول بتایا اور وہ یہ ہے کہ انسان اپنے نفس
اور عاجزی کا مستر ہے۔ جو لوگ اپنے آپ کو پاک سمجھ لیتے ہیں وہ گناہ سے بچنے کی کوشش ترک کر دیتے ہیں۔ اور بدی کے مقابلہ
کی کوشش کا چھوڑ دینا آخر انسان کو بدی کے سامنے عاجز اور کمزور کر دیتا ہے۔ یوں کمزوری کا اعتراف اصل میں قوت کا موجب
ہے۔ اگلے کو ع میں اس سنی کے معنوں کو ہی جاری رکھا ہے۔ انشاء کہ من الارض سے بھی یہ ظاہر ہے کہ سارے انسان زمین
سے پیدا کئے جاتے ہیں +

انسان کا زمین سے
پیدا ہونا

اعطاء و سعطاء

۳۳ اعطٰی۔ (اعطاء کسی چیز کا دینا ہے۔ حتی یعطوا المجزية (التوبة ۹-۱۰) اور عطیۃ اور عطاء صلیب میں
سے نفس میں۔ ہذا اعطاء ونا ص ۳۹ فان اعطوها دفنوا (التوبة ۹-۱۰) اور اعطٰی البعیر کے معنی ہیں انقاد یعنی فرمانبرداری
تو اس نے اپنا سرسودہ دیا اور اٹھارہ نہیں کر (۲۸ غ)

اَلْاٰدٰی

اَلْاٰدٰی۔ کڈیۃ زمین کی تختی ہے کہا جاتا ہے حَضَرٌ نَّالِدٰی جب کہ وہ اسی زمین پر پہنچ جاتے جو سخت ہے اور رطلو اسقما
اپنے طالب کے لئے بولا جاتا ہے جو بے طرد واپس آجائے اور ایسے لینے والے پر جو حضور اوسے کر رک جائے (غ)
تصور دینے سے مراد یہاں تھوڑی تھوڑی فراخ بردی کرنا ہی ہے اور معسرین نے جن لوگوں کا ذکر اس کے شان نزول میں کیا ہے وہ

وَابْرِهِمُ الْآلِيَّ وَفِي ٱلْآثَرِ مَرْوَةٌ وَٱلْآخِرَىٰ لَأَن يَسْلَىٰ لِّلْإِنسَانِ ٱلْأَمَّا سَعَىٰ ۚ

اور ابراہیم کے جس نے وفا رکھا ماری ۳۲۱۲ کہ کوئی بوجھ اٹھائے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا اور کہتے ہیں کہ یہ نہیں گڑھی جو وہ کوشش کرے ۳۲۱۳

دلیلین ضعیفہ و باغیرین احرث یا خاص بن وائل وہ سب اسی قسم کے لوگ تھے کہ اسلام کی طرف کچھ جھک کر رہ گئے۔ اور یہ مرض آج بھی دنیا میں بہت ہے اکثر لوگ چند باتوں میں اس میں ملنے لگتے کو تیار ہوتے ہیں۔ لیکن کسی کام پر پورا زور لگانے والے بہت ہی کم تھے ہیں۔ اور اگلی آیت میں تھوڑی سی مراد ہے کہ کیا وہ نتائج کو دیکھتا ہے؟

۳۲۱۴ وَأَمَّا بَنِي إِسْرَٰءِيلَ فَٱلْأَكْثَرُ ٱلْمُفْسِقُونَ ۚ ۱۲۴ اذْ قَالَتْ لَهُ رَبِّهِ اِسلَمْ قَالِ اِسلَمْتُ لَوِبَ ٱلْعَالَمِیْنَ ۚ ۱۲۵ اذْ قَالَتْ لَهُ رَبِّهِ اِسلَمْ قَالِ اِسلَمْتُ لَوِبَ ۳۲۱۵ یہ وہ زین اصول ہیں جس پر نہ صرف مذہب کا بلکہ کل دنیا کے کاروبار کا دار و مدار ہے جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے لئے آخرت میں کوئی نتیجہ پیدا ہو وہ یہاں کوشش کرے۔ جو شخص چاہتا ہے کہ اسے دنیا میں کچھ نفع ملے وہ یہاں کوشش کرے اس کے لئے جو چیزیں استدلال کے فضل و رحم سے مل جاتی ہیں وہ ہیں اس کی بعض صفات کا تقاضا ہے مثلاً انسان کے لئے ہوا پیدا کر دی گئی پانی پیدا کر دیا گیا اور اس میں اس کی کوشش کا کچھ دخل نہیں مگر ان ہواؤں اور پانیوں سے اب میں قدر انسان اپنی سنی اور جہد و جد سے کام لیتا ہے۔ اسی قدر فائدہ اٹھا سکتے۔ اسی طرح استدلال کے لئے اپنے فضل سے اور اپنی رحمانیت سے ہمارے لئے قرآن بھیج دیا۔ لیکن یہ بھاری ترقی کا سامان ہے۔ جو استدلال کے لئے نہیں دیا ہے اس سامان سے جس قدر ہم اپنی سنی اور جہد و جد سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اسی قدر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ استدلال کی جو بہت بھی اسی انسان کو فائدہ دیتی ہے جو اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہو انفس ہے کہ آج مسلمان اس اصول سے بالکل غافل ہیں۔ اور سنی اور جہد و جد کا اصول دنیا میں بہت ہی نادر ہیں۔ اور اقوام یورپ اسی اصول کو اپنی کتاب کی تعلیم کے خلاف دنیا میں کام میں لاکر فائدہ اٹھا رہی ہیں۔

اصول ہی مدرس
کلیج منہم

سیت کو روپ

یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا جب انسان کے اعمال اس کی موت کے ساتھ منقطع ہو جاتے ہیں تو پھر دوسرے کے اعمال کا بھی اس کو کوئی فائدہ نہ ملے؟ ہم میت کے لئے نماز جنازہ پڑھتے ہیں۔ حدیث صحیحہ میں ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری ماں بیک فوٹ ہو گئی اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ بات کرتی تو صدقہ کرتی تو کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اسے جو ملے گا آپ نے فرمایا ہاں۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا میری بہن نے حج کی نذر مانی تھی اور وہ مر گئی ہے۔ تو آپ نے فرمایا اگر اس پر قرضہ ہوتا تو کیا تو ادا کرتا۔ کہا ہاں فرمایا پھر اللہ کا حق اور بھی زیادہ ضروری ہے کہ ادا کیا جائے اور مسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا محل منقطع ہو جاتا ہے۔ سوائے تین باتوں کے ایک دراصل جو اس کے لئے دعا کرتا ہے ایک صدقہ جاریہ جو اس کے بعد چلتا ہے۔ ایک علم جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں اور یہ باتیں فی الحقیقت اس کے اعمال میں ہی داخل ہیں۔ قرآن اعدیث سے معلوم ہوا کہ دوسرے کے عمل سے بھی انسان کچھ نفع اٹھا لیتا ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جیسا کہ یہ حدیثیں صاف بتاتی ہیں یہ ایسے تعلق شدید کی صورت ہے کہ گویا مل کرنے والا انسان اس دوسرے کا قاتل ہو جاتا ہے۔ اور ایسے امور ہیں جن میں حاصل نہیں کہ جو امر شریعت سے معلوم ہوتا ہے اسے اس قدر وسیع کریں کہ قیاس کر کے کہتے ہیں کہ ایک نیا اصول قائم کریں۔ اگلے وہ لوگ جو اجرت دیکر قبروں پر کسی میت کی خاطر قرآن پڑھواتے ہیں اس باطنی اختیار کے ہیں جو حلقہ فریضہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت نہیں اصرار معانی میں کہ وہ قرآن پڑھنے والے تو صرف اجرت کی خاطر قرآن پڑھتے ہیں اس کا ثواب کسی کو کیا پہنچے گا۔ اور اسی طرح یہ دعا کا فائدہ ایک مسلم مرے یعنی ہم کسی کی مغفرت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ جیسے جانہیں تو اس کا فائدہ اتنا پہنچتا ہے مگر یہ استدلال کی جو بہت کے سامانوں میں سے ہے کیونکہ وہ چاہے تو دعا کو قبول کرے اور چاہے نہ کرے اور علاوہ ان باتوں میں خودی کے سامانوں میں سے ایک سامان جس کا اثر استدلالی دوسرے پر بھی غالب دیتا ہے۔ اور یہی اصول شیعہ شاعت میں کام لیتا

وَأَنَّ سَعِيَّةً سَوْفَ يَرَىٰ تَمْجِيزُهُ الْجَزَاءُ الْكَافِي وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنْتَهَىٰ وَأَنَّهُ

انکس کی کوشش ظاہر ہو کر ہے گی مثلاً ۳۲۱- پھر اسے پورا پورا بدلہ دیا جائیگا۔ اور کہ انجام تیرے ہی کی طرف ہی ہے مثلاً ۳۲۱- اور کہ

هُوَ أَصْحَابُكَ وَأَبْنَىٰ وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتٌ وَابْنُ أَخِي وَأَنَّهُ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ

وہی ہنسنا اور ملاتا ہے اور کہ وہی ماما اور زندہ کرتا ہے اور کہ وہی دوساقتی پیدا کرتا ہے نر اور

الْأُنثَىٰ مِنْ نُّطْفَةٍ إِذَا تُمْنَىٰ وَأَنْ عَلَيْهِمُ النَّشَاطَةُ الْأُخْرَىٰ وَأَنَّهُ هُوَ أَغْنَىٰ عَنْكَ اللَّهُ هُوَ

اور نفقہ سے جیسا کہ اندازہ ہو گیا جانا ہو اور کہ کسی پر دوسرا تھا نا ہے اور کہ وہی خدا دیتا اور وہی رضا دیتا ہے مثلاً ۳۲۱- اور کہ

رَبُّ الشَّعْرِ وَأَنَّهُ أَهْلَكَ عَادًا الْأُولَىٰ وَثَمُودَ إِنَّمَا اتَّخَذُوا لَكُمْ نَمْرًا مِنْ قَبْلُ

شعری کا رب ہے مثلاً ۳۲۱- اور کہ اسی نے عاد اول کو ہلاک کیا اور ثمود کو سلا نہیں باقی نہ چھوڑا اور نوح کی قوم پہلے سے ہلاک کیا،

۳۲۱- موقوف فعل مضارع کو مستقبل کے لئے ضم کر دیتا ہے اور حال کے معنی سے اسے الگ کر دیتا ہے سوف استغفر لکم

ربی دیوسف ۱۳-۹۸ اور فسوف تعلّمون رالانعام ۶-۱۳۶ میں تنبیہ ہے اگرچہ جو وہ طلب کرتے ہیں اس وقت ہرجو

نہیں۔ مگر وہ لامحالہ ہو کر رہے گا (خ)

یُرَىٰ رَابِعَهُ الشَّيْءُ سَوْفَ يَرَىٰ یعنی میں نے اسے وہ چیز دکھائی ہو یا وہ کوشش اسے دکھائی جائیگی ہیں وہ اس پر ظاہر ہو چکا اور اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اگر وہ کوشش ٹھیک حد تک پہنچی ہے تو مطلوب نتیجہ پیدا ہو گا اسی کی طرف اگلی آیت میں اشارہ ہے۔

۳۲۱- اَلِیٰ رَبِّكَ الْمُنْتَهَىٰ کے معنی وہ طرح پر کے گئے ہیں اول یہ کہ انجام کار اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور وہی اعمال کے نتائج لینے والا ہے اسی لئے آگے فرمایا کہ وہی خوشی اور غم دیتا ہے جو جس کا اہل ہے وہ اسے پہنچا دیتا ہے۔ وہی کسی کو تائبہ اور کسی کو زندہ کرتا ہے وغیرہ دوسرے یہ کہ نجات دہنہ رات کی ذات ہے یعنی مخلوق کے بارہ میں غزو و محارکہ دیتا ہے نہ خالق میں کیونکہ محدود مدد بھی غزوہ فکر کر سکتا ہے غیر محدود میں نہیں اور ایک معنی یوں بھی ہو سکتے ہیں کہ دنیا میں ایک سلسلہ طاعت و معنوں کا ہے۔ ایک سبب ہے ایک نتیجہ۔ تو علت العلل ذات باری ہے اور یہ معنی بھی سیاق کے لحاظ سے موزون ہیں۔ گویا بتایا ہے کہ تمنا را پیدا کرنے والا وہی ہے جو علت العلل ہے۔

۳۲۱- اَقْنَىٰ قُنُوءَ اور قُنُوءَ کسبۃ یعنی کمائے کو کہتے ہیں اور قُنُوءَ الْمَالِ کے معنی ہیں اس کو اپنے نفس کے لئے لیا۔ اور حدیث میں ہے فَاثْمُوْهُرْ حَسْبُ سَرَادٍ کہ انیس علم سے قُنُوءَ دوسرے سے وہ اپنا کام نکال لیں جب اس کی ضرورت ہو۔ اور اتقوا اللہ کے معنی ہیں اصدقاے نے اسے اتنا دیا جو اس کے لئے سکون اور اطمینان کا موجب ہو اور یہاں اَقْنَىٰ کے معنی بھی ہیں جس کے لئے میں یعنی راضی کیا اور یہ بھی کہ اسے وہ دیا جسے بعد کفایت وہ ذخیرہ کرے (ل) اور اس کے لئے یوں بھی ہو سکتے ہیں جَعَلَ لَهُ قُنُوءًا مِنَ الرِّضَا وَالْكَفَا عَةِ (خ) یعنی اسے اپنی رضا اور طاعت کا مال دیا۔

۳۲۱- شَعْرَىٰ ایک شمارہ کا نام ہے اور اس کی تفصیل اس لئے کی ہے کہ ان کی ایک قوم اس کی عبادت کرتی تھی (خ) لہذا، شَعْرَىٰ بحث گرمی کے موسم میں شروع کرتا ہے اور جاہلیہ میں بعض عرب اس کی عبادت کرتے تھے۔ (ل)

إِنَّمَا كُنَّا نُهَمُّكُمْ وَأَطَعْنَا ۝ وَالْمَوْتُ فُكَّةٌ أَهْوَى ۝ فَشَبَّهَا عَشْيُ ۝ ۵۳

کیونکہ دو بڑے عالم اور بڑے سرکش تھے اور تباہ شدہ مینیوں کو تسہلارا سوانہیں ڈاکٹریا جبرینہ ڈاکٹریا

يَسْأَلُ الْكَافِرَ رَبُّكَ تَتَمَارَى ۝ هَذَا نَذِيرٌ مِنَ النَّذِرِ الْأُولَى ۝ إِنْ زَيْتُ لَأَزِيدَنَّ ۝ ۵۴

سو تو اپنے رب کی گفتگو پر جھگڑتا ہے یہ انگ ڈانٹنے والوں میں سے ڈرنے والے آسمانی (گھڑی، آگہی) ۳۲۱۵

لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ ۝ أَفَإِنَّ هَذَا الْحَيَاتِ تَجْعَلُونَ وَتَضَعُونَ ۝ ۵۵

اس کے سوائے اسے کوئی دور کرنے والا نہیں تو کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو اور مینے ہو

وَلَا تَبْكُونَ ۝ وَأَنْتُمْ سَامِدُونَ ۝ فَاسْجُدْ لِلَّهِ وَاعْبُدُوا ۝ ۵۶

اور روتے نہیں اور تم غافل ہو ۳۲۱۶ سو اس کے لئے سجدہ کرو اور اس کی عبادت کرو ۳۲۱۷

۳۲۱۵ آؤ فکے لئے دیکھو ۳۲۱۶ اور یہاں لڑنے والوں کی تباہی اور ہلاکت ہے نہ قیامت کہہ کر اس لئے کہ اول تو اوپر تمام قوموں کی عبادت کا ہی ذکر کیا ہے۔ اور ہذا نذیر من النذیر الاولیٰ لکھنا صاف بتا دیا کہ جس طرح وہ ہلاک ہوئے تم بھی ہلاک ہو گے دوسرے اعلیٰ آیت میں ہے لیس لہا من دون اللہ کا شفعہ یعنی اللہ سے دور کر سکتا ہے اور کوئی نہیں حالانکہ قیامت کو اسد تھا لی دور نہیں کرے گا۔ اس مسئل کی وجہ سے کا شفعہ کے معنی تانہ ذوالسنے والا بھی کہتے ہیں مگر صحیح یہی ہے کہ یہاں ساعت وسطیٰ کا ذکر ہے یعنی قوم کی تباہی کا۔

۳۲۱۹ سامد ون۔ سامد لاہی یعنی غافل کو کہتے ہیں جو اپنا سراٹھائے ہوئے ہو۔ (خ)

۳۲۲۰ بخاری میں ہے کہ سورۃ النجم پہلی سورت ہے جس میں سجدہ نازل ہوا تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے پڑھ چکے تو آپ نے سجدہ کیا اور جو لوگ سننے والے تھے ان سب نے بھی سجدہ کیا یعنی کفار بھی سجدے میں شامل ہوئے سوائے امیہ بن خلف کے جس نے بجائے سجدہ کرنے کے منیٰ کی ایک معنی لی اور اس پر سجدہ کیا۔ سو یہ بعد میں کافر ہونے کی حالت میں قتل ہوا۔

اس سجدہ کو اس جہی روایت کا مؤید سمجھا گیا ہے۔ جبکہ ذکر ۳۲۲۰ میں ہو چکا ہے حالانکہ بات بالکل صاف ہے یہ پہلی سورت ہے جس میں سجدہ نازل ہوا۔ کفار باوجود ہمت پرستی کے اللہ تعالیٰ کی ہستی کے قائل تھے۔ اور تہن کو صرف اس کی جناب میں سفارشی مانتے تھے۔ اس سے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسجد واللہ واعبدوا لکھنا سجدہ کیا تو وہ بھی ساتھ ہی سجدہ میں گر گئے چو کوئی ایسی عجیب بات نہیں کہ اس پر یہ خیال کر لیا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چونکہ بتوں کی تعریف اس سورت میں کر دی تھی اس لئے کفار نے سجدہ کیا۔ اور یہ ممکن ہے کہ کسی سبہ کرنے سے مسلمانوں نے یہ سمجھا ہو کہ اب یہ نعمت ترک کر دیں گے۔ اور اسی کی منہرت مجلس میں مہاجرین کو پہنچ گئی ہو جس کی وجہ سے بعض لوگ واپس بھی آ گئے ہوں۔

سورة القمر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين

باربار رحم کرے دے نام

۱۶

اِقْرَأْ بِرَبِّكَ السَّاعَةَ ۝

دور دور گھڑی قریب آگئی اور چاند بھٹ گیا ۳۳

تیسرے سورے

اس سورے کا نام القمربہ اور اس میں تین رکوع اور پچھن آیتیں ہیں۔ اس کا نام القمر بمعنی شمس القمر کے ذکر سے لیا گیا ہے۔ جس سے اس سورے کی ابتدا ہوتی ہے اور چونکہ اس سورے میں صراحت کے ساتھ عن الفین کی طاق کے خاتمہ کا ذکر ہے جس کا جنگ میں شکست کی صورت میں نمودار ہونا یا بلوریش کوئی بیان کیا گیا ہے اور چونکہ پانچ اہل عرب کے لئے بطور نشان تھا اس لئے شمس کا معجزہ اور اس سورے کا نام القمر ہوا۔ اس ایک ہی حقیقت کے انکار کیئے اختیار کئے گئے ہیں اور اس سورے میں مختلف قوموں کی مذہب انبیلکی و دہ سے ان پر ہلاکت کے آنے کا ذکر کر کے آخر صاف بتایا کہ اسی طرح تم کا فساد و مذب لوگ بھی ہلاک ہو گئے اور یہ بھی بتایا کہ قریش کی ہلاکت بذریعہ جنگ ہوگی۔ اور یہ گویا سورۃ النجم کا تتمہ ہے کیونکہ وہاں بھی کمالات نبوی کا ذکر کر کے آخر پر فرمایا تھا کہ آپ کی مخالفت کرنے والے ہلاک ہو گئے اور ان دونوں کا تعلق ایسا مشہور ہے کہ اس کا خاتمہ جن الفاظ پر کیا تھا انفت الازفة انہی سے اس کی ابتدا کی ہے اقول ثبت المسکت اور نام کا تعلق بھی نما ہے۔ اور نزول بھی ایک ہی زمانہ کا ہے جیسا کہ حضرت عائشہ کی بخاری کی روایت سے ظاہر ہے کہ میں چھوٹی سی تھی جب یہ آیت نازل ہوئی بل الساعۃ موعدهم والساعۃ اھم و امر و

لطف القمریہ روایات متواتر

۳۳ ابن اثیر و القساقی و غیرہ کے متعلق کہتے ہیں و رد فی الاحادیث المتواترة بالاسانید العیضیہ یعنی اس کا ذکر متواتر حدیثوں میں ملتا دیکھ کر یہ بخاری میں حضرت ابن مسعود کی روایت سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک محوہ پہاڑ کے اوپر تھا اور ایک نیچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہاں عباس کی روایت میں ہے کہ اہل مکہ نے نشان لگنا تھا تو آپ نے شمس کو کھینچ لیا۔ اور ایک روایت میں ہے یہاں تک کہ انہوں نے حرا کو ان دونوں کے درمیان دیکھا۔ اور مسند احمد کی ایک روایت میں ہے کہ ایک ٹکڑہ اس پہاڑ پر تھا اور ایک اس پہاڑ پر یعنی صفا اور مروہ پر طبرانی میں ابن عباس کی ایک روایت میں ہے کہ چاند کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کسوف لگا تو کفار نے کہا چاند پر جا دو کر دیا ہے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی اور کبھی روایت میں ہے کہ ایک ٹکڑہ پہاڑ کے پیچھے تھا۔ اور بعضی کی روایت میں ہے کہ جب کفار نے شمس کو کھینچ لیا تو کہا یہ ہم پر جا دو کر دیا ہے باہر سے آنے والوں کے دریافت کرو حیثیت کیا تو اہل عرب نے بھی اس کی شہادت دی +

ان تمام روایات سے جس تہ پر ہم پہنچے ہیں وہ اس حد تک یقینی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں انشقاق قمر کبھی لگا یعنی چاند کا پھٹنا دیکھا گیا۔ لیکن باقی امور جن کے دو ٹکڑے کہاں کہاں تھے روایات میں اتفاق نہیں اور فقہاء گروہوں نے یہاں تک ترقی کی کہ جو کچھ قصہ بھی بنالیا ہے جو کسی روایت میں نہیں کہ ایک ٹکڑہ انجی صلی اللہ علیہ وسلم کی جیب میں داخل ہو کر آپ کی آستین سے نکل گیا تھا۔ لیکن جہاں تک اصل واقعہ کا تعلق ہے ایک طرف احادیث اس بارے میں تو اتنے پہنچ گئی ہیں اور دوسری طرف قرآن کریم کے صریح الفاظ بھی اسی پر دلالت ہیں۔ کہ انشقاق قمر وقوع میں آیا۔ اور یہ بات کہ وہاں عباس اس وقت میدان ہوسے تھے اور اس چار سال کے تھے اور وہاں

وَأَنْ يَرَوْا آيَةً يُعَرِّضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ ۝

۲

اور اگر کوئی نشان دیکھیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں طانتور جادو ہے۔ ۳۲۲۶

مدینوں کے راویوں میں سے ہیں اصل واقعہ کو پا کر اعتبار سے نہیں کر سکتی اس لئے کہ ان کے سوائے بھی ایک جامع صماہ کی ان روایات کو بیان کرتی ہے اور عجرات کی تمام تاریخ میں کوئی معجزہ ایسی زبردست شہادت سے ثابت نہیں جیسے شق القمر کا معجزہ اور یہ جو بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ انشقاق قمر قیامت میں وقوع میں آئے گا۔ اور اس بنا پر انہوں نے اسے پیٹھ کو قرار دیا تو قیامت کے متعلق تو یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ چاند باقی بھی ہے گا یا نہیں اور یہ الفاظ اقربت المساعده سے غلطی لگی ہے ساعت سے مراد یہاں قیامت کبریٰ نہیں بلکہ قریش کی یا منافقین اہل عرب کی طاقت کی ساعت ہے۔ جیسا کہ کھلی سورت کے آخر پر اذنت الاذنت سے مراد بھی وہی ساعت وسطیٰ تھی۔ بلکہ ساعت سے یہ مراد قرآن کریم کی مراحت اور صبح حدیث سے ثابت ہے دیکھ ۳۲۲۷ بل المساعده عہد ۱۹۰۷ میں اسی ساعت کو ذکر ہے اور رسول الصلعم کا اسے جس کے دن پڑھنا جو بخاری سے ثابت ہے مشا بتا ہے کہ اسی ساعت کا ذکر کیا ہے۔ اور انشقاق القمر کے معنی جو وضع اللہ کے لئے ہیں رخ، تو وہ بھی اسی لحاظ سے ہیں جیسا کہ بل الصلعم علیہ السلام کا امر واضح ہو گیا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ قریشی چاند عرب کا نشان تھا جیسے سورج ایران کا نشان تھا اور اس کا انشقاق ان کی قوت کے ٹوٹنے کا نشان تھا پس یہ معجزہ صرف بجائے خود ہی ایک نشان صداقت نبوت نہ تھا بلکہ اس کے نیچے ایک حقیقت بھی تھی۔ یعنی کہ ان لوگوں کی قوت رسول الصلعم کے مقابل میں تو زور دی جاسے گی۔

قرب ساعده

الانشقاق القمر کے دو معنی اور سورج کے نیچے حقیقت

الانشقاق قمر کا وقوع خلاف قانون قدرت نہیں

رہا یہ کہ انشقاق قمر خلاف قانون قدرت ہے تو یہ اعتراض اس قدر زبردست شہادت کے ہوتے ہوئے قابل توجہ نہیں کسی قانون قدرت نے کوئی فیصلہ قطعی نہیں دیا یا کہ ان اجرام سماوی میں کوئی تغیرات یا بڑے بڑے انقلاب نمودار نہیں ہوتے بلکہ قانون قدرت کی شہادت تو اس کے خلاف ہے۔ آخر زمین پر جو یہ آئے بڑے بڑے ٹوکی یہ بیکر کسی انقلاب عظیم کے ہی بن گئے تھے اور خود سورج میں بڑے بڑے انقلاب آئے تھے ہیں اور بعض وقت بڑے بڑے داغ نمودار ہوتے ہیں جنہیں ظاہر بھی دیکھ سکتے ہیں۔ تو یہ کونسی بے بدلت ہے کہ کوئی عظیم الشان انقلاب چاند کے اندر نمودار ہوا جس نے انشقاق کی کیفیت اس کے اندر پیدا کر دی اور اسد قمر نے انشقاق عظیم کی قوت اعجازی کے اظہار کے لئے یہ تیز عظیم ان لوگوں کو بھی دکھا دیا جو آپ نے ظن مانگتے تھے انبیاء عظیم سلام کی قوت کشفی بعض وقت اس قدر زبردست ہوتی ہے کہ دور کی چیزیں انہیں پاس نظر آتی ہیں اور اسی قوت کشفی کا اثر بعض وقت دوسرے لوگوں پر بھی اعجازاً ڈال دیا جاتا ہے کہ وہ بھی اس نظارہ میں شریک ہو جائیں صرف سوال یہ رہ جاتا ہے کہ وہ خود انشقاق کو خاص مقام کا خوف ہی قرار دیا ہے غالباً وہ مگر من نصف چاند کا تھا یعنی نصف تاریک ہو گیا اور نصف روشن رہا اور شاید یہی وجہ ہو کہ وہ لوگوں کا ذکر الگ الگ بعض روایات میں آتا ہے۔

انشقاق قمر و زلزلہ

۳۲۲۶ مستقر۔ استقر الشیء کے معنی ہیں ایک چیز ایک طریقہ پر ہو کر پختہ ہو گئی۔ اور استقر بالشیء کے معنی ہیں اس کے سکھانے پر مضبوط ہو گیا۔ اور استقر صریح کے معنی ہیں اس کا عزم مستحکم ہو گیا اور حجت حلا خفیہ مذکور بہ را لا عرفت۔ ۱۹۰۷ میں مراد استقرت ہے یعنی اپنی عادت کے مطابق جیسی اشیاء رہی اور اس کے بعد کہ کمرس نہیں کیا اور کسی شخص کا کام جب خدا کے بعد مضبوط ہو جائے تو کہا جاتا ہے استقر اور ہر چیز کو مستقر کہا جاتا ہے جس کی روش متقاد ہو گئی ہو دل، اور یہاں مستقر کے معنی داہب بھی کہہ گئے ہیں یعنی ایسا جادو جو کدڑ جائے گا اور عرشہ دیکھ یعنی سمیت جادو (رج)

استقر

مقر

مستقر

۴ وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَكُلُّ أُمْمٍ مِّنَ الْآلِبَاءِ مَا

اور انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر کام اپنے وقت پر قرار پانے والا ہے ۳۲۲۳ اور یقیناً انہیں وہ ہیں جو سچے ہیں

۵ فِيهِ دُجْرٌ وَحِكْمَةٌ بِاللِّغَةِ فَمَا لَتَنَّ النَّذِيرِ فَنَقُولُ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِيَ إِلَىٰ

میں جن میں تنبیہ ہے کمال دہائی رکے بتیں مگر ڈرا کسی کام نہ آیا سوائے پروا نہ کر جس دن ملائے والا ایک سخت چیز

۶ شَيْءٍ تَذَكَّرُ ۚ خَشَعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَبِرٌ ۚ

کی طرف ہلے گا۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہونگی قبروں سے نکل چکیں گے گویا وہ کھجری ہوئی مڑیاں ہیں۔

۷ مُهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَذَا يَوْمٌ عَسَىٰ كَذَبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمٌ تُرْجَىٰ

پکارنے والے کی طرف دوڑے جاتے ہوئے کافر کہیں گے یہ تمہاری کا دن ہے ۳۲۲۴ ان سے پہلے نوح کی قوم نے جھٹلایا

۸ فَكَذَّبُوا وَعَبَدُوا قُلُوبًا وَآلِهَةً مِّن دُونِ اللَّهِ فَذَرْهُمْ لَا تُغْلِبُهُمْ فَبِئْسَ النَّفْثَةُ الْوَاسِلَةُ ۚ

سوا انہوں کے کچھ بھڑکھٹایا اور کہا دیوانہ ہے اور اسے ڈانٹا گیا سو اس نے اپنے رب کو پکارا مین منسوب ہیں سو تو میری مدد فرما میں تم سے

۹ السَّمَاءِ بِمَا يُمْرُّ مِنْهَا وَنُجُورُنَا الْأَرْضِ عِبُونَا فَاتَّقِيَ الْمَاءِ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ

برستے ہوئے پانی سے کھول نیے ۳۲۲۵ اور زمین میں چنے بانیے تو پانی ایک کام کیلئے جمع ہو گیا جہاں نازل ہو چکا تھا ۳۲۲۶

۳۲۲۳ مستقر یعنی قرار پانے والا اسٹیشن ہے جس کے معنی ہیں ایک چیز سے قرار پانا یا مضبوط ہو گئی۔ اور کھلی امر سے مراد امر امریت جو اس وقت کی طرف سے ہو کیونکہ پہلے ایک امر اس کی کذب کا ذکر ہے تو قانون کو عام کر کے بتایا ہے۔ ہر جہاں اس وقت کی طرف سے ہو ضرور ہے کہ وہ قائم اور ثابت ہو کر ہے۔

۳۲۲۴ یوم عیسٰی اور یوم عسیر وہ ہے جس میں اسٹیشن ہو جائے یوم عسیر المذکر ۹۔ وکان یوماً علی الدہ فیہ یوم عیسٰی والفرقان ۲۹۔ (خ) بلاشبہ یہ لفظ قیامت یہ بھی صادق آسکے ہیں لیکن جس چیز کی طرف یہاں توجہ دلائی گئی ہے وہ وہی ساعت وسطیٰ ہے یعنی مکہ میں کی ہلاکت کا وقت۔ قیامت کبریٰ اسی سے مراد ہے حق کو بار بار دہرایا جاتا تھا اور اسی لئے جوش ملیح پیش کی گئی ہیں وہ پہلی قوموں کی ہلاکت کی ہے جیسے آگے نوح کی قوم کا اور اس کے بعد عاد و ثمود وغیرہ کا ذکر مناسب اور داعی پیر مسلم ہیں۔ اور مشیٰ ذکریٰ کی طرف آپ کا بلانا یہی تھا کہ ان لوگوں کو جو آپ کو دنیا سے مٹا دینے کے وہ پہلے تھے تو آپ کی اطاعت اور اختیار کو پڑی اور اجداد سے مراد مجازاً ان کے گھر ہیں جو بوجہ فقدان روحانی زندگی قبروں سے مشابہ ہیں۔

۳۲۲۵ مضمحل۔ مضمحل آسمانوں اور پانی کا بہنا ہے اور انھوں کے معنی ہیں بے اوج، اور منسکے بہنے پر بھی بولا جاتا ہے (ل)

۳۲۲۶ فالنقی الماء میان منسریں سے فاد کی جگہ سادین یعنی وہ پانی بھر میں ایک اوپر سے ادا ہے پانی رستہ تھا اور دوسرا شیعہ سے زمین سے چھوٹا تھا۔ اور یہ دونوں پانی جمع ہوئے بالغاظہ دیگر پانی اوپر یاں تک چڑھ گیا کہ بالوں کو جانا گیا اور حاکم قدرت خداوندی کو کچھ بید نہیں مگر یہاں صرف مائے اور وہ پانیوں کا ذکر نہیں اور پانی کے انقباض سے مراد پانیوں کا اکٹھا ہونا ہے۔ اور ابو قحطیب نے اشارہ

انضم

لوقیان نوح میں اشارہ

وَحَمَلْنَاهُ عَلَىٰ ذَاتِ الْوُجْهِ ۖ وَسُورُۙ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا ۖ جَزَاءً لِّمَن كَانَ كُفِرًا ۖ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا

اور ہم نے اسے تختوں اور میزوں والی رشتہ پر سوار کر دیا۔ ۳۲۷ وہ ہماری سامنے چلتی تھی اسکے لئے بدلہ جس کا انکار کیا گیا تھا اور یقیناً ہم نے

آيَةٌ فَهَلْ مِنْكُمْ كَرِيهُونَ ۖ كَيْفَ كَانَ عَدَابُ ابْنِ وَنْدُرٍ ۝ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ ۝

اسے نشان (کے طور پر) چھوڑا تو کیا کوئی نصیحت قبول کرنے والا ہو سکتا ہے؟ درمیر اڑنا کیا تھا؟ ۳۲۲ اور یقیناً مجھے قرآن کو نصیحت کیلئے اس آیت کا

فَهَئِذَا مِنْ مُذَكِّرٍ ۝ كَذَّبَتْ عَادٌ يَكْفُفَ كَأَن حَدِيثِي وَنَذِيرِ ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ نَحْيًا ۝

تو کیا کوئی نصیحت حاصل کر لیا اس پر علانے جھٹلایا تو میرا عذاب اور میرا ڈر ان کیساتھ تھا ہم نے سن پر ایک تندرہ ایک سخت

صَوَّرَ اِيَّيْهِمْ يَوْمَئِذٍ مُّسْتَقِيمًا ۖ تَتَنَزَّلُ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۙ كُلُّ وَجْهٍ مَّخْضُوعٌ ۝۱۰۰

نُوست والے دن میں چلائی وہ لوگوں کو یوں اکھاڑ پھینکتی تھی گویا کہ وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے تنے ہیں۔ ۳۲۹

كَانَ عَدَابِيْ وَيُنذِرْهُ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلَّذِيْنَ كُفِرْهُ لِمَنْ مَّذْكُرْهُ كَذَّبَ

میرا عذاب اور میرا ڈر ان کیساتھ اور یقیناً ہم نے نصیحت کیلئے قرآن کو اسان کر دیا تو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہر شے دے دینے

تَوَدُّ بِالْإِنذِرِ فَقَالُوا ابْشِرْنَا مِنْهُ وَاحِدًا اتَّبِعْهُ إِنَّكَ إِذَا لَفِيَ ضَلَالٍ وَسُعِيرٍ ۝

داؤن کو جھٹلایا سو انہوں نے کہا کیا ہم جس ایک انسان کو جو ہم پہلی بار دیکھ کر اس صورت میں آج پہنچ رہے ہیں اور دیکھیں جو آج ۳۲۳

سے قوم فوج کی ہلاکت کی طرف اور ایک قوم کی ہلاکت کے لیے دلوں تک پانی پہنچانے کی ضرورت بھی نہیں۔

73

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ ۚ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالَّذِينَ ۖ إِنَّآ

اور یسنا ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کیا ہے تو کیا کوئی نصیحت مائل کو نہ دلا ہے۔ لوط کی قوم نے ڈرانے والوں کو جھٹلایا۔ ہم نے

أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا ۖ إِلَّا آلَ لُوطٍ إِنَّا جَعَلْنَا لُوطَ بْنَ هَارِئَةَ حَصِيَّةً ۖ يَتَعَمَّقُ مِنْ عِنْدِنَا كَذَلِكَ ۖ

ان پر ایک پتھر برسائے والی آندھی بھی مسمائے لوہے کوڑوں کے انہیں ہم نے صبح کے وقت بچایا (یہ) ہماری طرف سے نعمت (تھی) اسی طرح

بَجَرِيٍّ مِنْ شَكْرٍ ۚ وَلَقَدْ آتَيْنَاهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالَّذِينَ ۖ وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ

ہم نے بجریت میں جو شکر کہ ہے اور اس نے انہیں ہماری گرفت سے ڈرایا تھا پھر انہوں نے ڈرانے والوں سے جھڑپا کیا اور انہوں نے اسے اپنے

عَنْ ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذِرٍ ۚ وَلَقَدْ صَبَّحَهُم بُكُورٌ

مہانوں سے پھر ناپاکا سو ہم نے ان کی آنکھیں بند کر دیں سو میرا عذاب اور میرا ڈرانا چکھو اور ایک قایم ہونے والے عذاب نے

عَذَابٌ مُسْتَقَرٌّ ۚ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذِرٍ ۚ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ ۚ

انہیں صبح کے وقت آیا۔ سو میرا عذاب اور میرا ڈرانا چکھو اور یسنا ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کیا ہے

فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ ۚ وَلَقَدْ جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ النَّذِيرُ ۚ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ۖ

تو کیا کوئی نصیحت مائل کو نہ دلا ہے۔ اور فرعون کے لوگوں کے پاس بھی ڈرانے والے آئے۔ انہوں نے ہماری سب کی سب آیتوں کو جھٹلایا

فَاخَذْنَاهُمْ أَخَذَ عَزِيزٌ مُقْتَدِرٌ ۚ أَلْقَاكَ كُفْرًا مِّنْ أُولَئِكَ ۚ أَمْ لَكُمْ

سو ہم نے انہیں (ایسا ہی) پکڑا (ایسا) غاب قدرت والے کا پکڑنا جوتا ہے کیا تمہارے کافروں سے بہتر ہیں یا تمہارے

بِرَاءَتِي الزُّبُرِ ۚ أَمْ يَقُولُونَ خُذْ جَمِيعَ مَتَنِّهِ ۖ سَيُزَمُّ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ

معیذوں میں بریت (کھی ہوئی) ہے کیا کہتے ہیں کہ ہم ایک جمیعت ایک دوسرے کو مارنے والے ہیں (یہ) جمیعت شکست کھا چکی اور ہٹی

الدُّبُرَ ۚ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَذًى فَأَمِرُ

پھیر دیں گے بلکہ (دو) ٹکڑی ان کا وقت تشر ہے اور وہ ٹکڑی بہت مصیبت والی اور بہت تلخ ہے ۲۲۳۵

سے تو پتے وغیرہ کر کے راجا ہوجاتے ہیں اور ان سے مثال دینے میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی کچھ قدر و قیمت اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلت ہے۔

۲۲۳۵ ادمی - کہو اور دھارے عقل ہے اور دھاریہ تیرے امونکر کہتے ہیں دل، امور عرواقہ ضد عداوت کا اور مژ حلقی بینین

بخاری میں حضرت ابن عباس کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دن ایک خبر میں تھے اور آپ دعا کر رہے تھے اللہ شہر

المتعلقات منہ فوجدوا لعلہ ان یشتت لہن فبعد الیوم ابدا لعلہ امسین فہم سے چاہتا ہوں کہ اپنا عہد اور اپنا وعدہ پورا کرنا

د اہیہ۔ مژ

آلفہ کا جگہ

کائنات کے تفریق

۴۸ إِنَّ الْجُورِ مِثْلُ ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ۖ يَوْمَ يُسْعَوْنَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ

جور ہلاکت اور دکھ میں ہیں جس دن لوگ کے اندر اپنے منوں کے گم کیے جائیں گے

۴۹ ذُو قُرْأَسٍ سَقَرٍ ۖ إِنَّ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ۖ وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَّاحِدًا كَلِمَةً بَلْبَعٍ ۖ

دو رخ کا چروانا پکھو ہم نے ہر چیز کو ایک انداز سے پیدا کیا ہے ۳۲۳۲ اور ہمارا حکم تو ایک ہی ہے دیون کا بیجا کرنا اور ہلاکت

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ ۖ

اور ہم تم جیسوں کو ہلاک کر چکے ہیں تو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے

اسے اسد اگر تہا ہے تو آج کے دن کے بعد تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ ہو گا۔ یعنی اگر تے منی بھروسہ ان کفار کے ٹانہ سے لے گئے، تو تم ابو کرے آپ کا فائدہ پہنچا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ بس کچھ اپنے رب سے دعا کرنے میں آپ نے مدد نہ کرنا۔ زور لگا دیا اور آپ اس وقت زور پٹے ہوئے تھے۔ پس آپ نے اور آپ پڑھ رہے تھے سیجھم الجمع دیولون اللہ جبل الساعۃ موعدهم والساۃ ادھی وامر یعنی یہ آیات اور حکم کی ایک روایت میں ہے کہ جب سیجھم الجمع نازل ہوئی تو حضرت عمرؓ نے کہا کونسی جمیعت شکست کھائے گی کونسی جمیعت مغلوب ہوگی تو عمرؓ نے یہی جب بدکا دن آیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زور پٹنے ہوئے دیکھا اور آپ پڑھ رہے تھے سیجھم الجمع دیولون اللہ تو اس دن اس کے سینے مجھے سمجھ آئے اور بخاری میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ یہ آیت کہیں نازل ہوئی اور میں اس وقت چھوٹی سی لڑکی تھی جو کھیل کر تھی۔ حضرت عمرؓ کے علاوہ قتادہ، عکرمہ، ابوہریرہ، ابوسلمہ سے یہی روایت ہے کہ سیجھم الجمع لام بدر کے مشفق ہے۔

ان روایات سے بصراحت ثابت ہے کہ خود حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیات کو بدر کی جنگ پر چپان کیا اور اس نے الساعۃ جنگ بدر کی پہلی جنگ سے مراد بھی یقیناً قریش کی ساعت و ملی یعنی ان کی ہلاکت کی گھڑی ہے ذقیامت کبریٰ اور یہ بھی ثابت ہے کہ یہ آیت مکہ میں پانچویں چٹے سال بعثت میں نازل ہوئی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کا ابھی بالکل ابتدائی زمانہ تھا۔ اور جب کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ آسکتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کبھی اتنا ہی بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ کفار کے بالمقابل جنگ میں نکلیں اور بے کفار کی جمیعت کو جو سب ایک دوسرے کی مدد پر نہ ہوئے تھے (یعنی جمیع منتہر) شکست لے سکتے ہیں ایسے حالات میں جب کوئی بات بھی نہیں سننا یہ کھلی پیشگوئی کہ مسلمانوں اور کفار میں جنگ ہوگی اور اس جنگ میں کافر شکست کھائیں گے اور پیچھے ہٹ کر بھاگ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی اس قدرت اور علم غیب کا پتہ دیتی ہے اور خدا کی ہستی پر وہ ایمان پیدا کرتی ہے جس کے سلسلے تمام دنیا کے علوم عاجز ہیں اور معجزات میں بھی کوئی معجزہ اس کی برابر ہی نہیں کر سکتا۔ یہ وہ حقیقت تھی جو شق القمر کے معجزہ کے نیچے تھی اور اس نے سورۃ کی ابتدا اقنوت الساعۃ وانشق القمر سے کر کے یہاں صاف کر دیا کہ وہ ساعت جس کے فریب آنے کا نشان ظاہری شق القمر تھا سیجھم الجمع دیولون اللہ کی ساعت ہے اور یوں آفراس پیٹ گئی نے پورا ہوا کر شق القمر کی صداقت بھی ظاہر کر دی۔

۳۲۳۲ ہر چیز کو ایک انداز سے پیدا کیا ہے۔ عام قانون ہے جو بار بار بیان ہو چکا ہے۔ یہاں غافلین جن کی ہلاکت کا ذکر میں اس کا ذکر کیا ہے اور اس کا ذکر اس میں مقصود ہے جیسا کہ پہلے بھی اس کا ذکر چلا آیا ہے۔ اور آگے بھی یہی ذکر چلتا ہے وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعًا مطلب یہ ہے کہ یہ بھی اپنے اندازہ سے نہیں بڑھ سکتے۔ اور جب ان کا وقت آجائے گا تو ان کی صف بھی پیٹ دی جائے گی۔ اور

وَكُلُّ تَوَلَّى فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ۝ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُسْتَطَرٌ ۝ إِنَّ الشُّهَدَاءَ

اور ہر ایک بات جملہ لوگوں نے کی ہے چھینوں کے غلبہ ہے کلمہ ۳۲۲ اور ہر ایک چھوٹی اور بڑی بات (کلمہ) ہر ایک ہے مستقی باغوں

فِي جَنَّتٍ وَنَهْرٍ ۝ فِي مَقْعَدِ صَدِّقٍ عِنْدَ مَلِكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝

اور نراخی میں ہو گئے راستی کے مقام میں قدرت دالے بادشاہ کے پاس

اسی کی طرف اشارہ ما امونا الا واحد ہیں ہے اور حکم کے ایک ہوئے کا نفاذ ہے کہ اسے کوئی ٹال نہیں سکتا اور نہ وہ اپنی

قوت طاقت میں کوئی ٹھیکہ رکھتا ہے دیکھو کلمہ ۱ اور اسے آتے دیر نہیں لگتی +

۳۲۳ زبور پھینوں سے مراد یہاں نامراتے اعمال ہیں جہاں ہر کام چھوٹا ہو یا بڑا لکھا جاتا ہے +

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب دوم کرنے والے کا نام

اس کے انتہا کرنے والے

۱
۱۱

الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ خَلَقَ الْإِنْسَانَ عَلَ الْيَسَانِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَهُوَ اللَّهُ وَالتَّجْوِيدُ وَهُوَ

رحمن نے قرآن سکھا انسان کو پیدا کیا اسے بیان کیا سورج اور چاند صاب کے نیچے ہیں اور بھیاں اور درخت زراعت کی کرتے ہیں

اس سورت کا نام الرحمن ہے اور اس میں تین رکوع اور ۷۷ آیتیں ہیں۔ اس کا نام الرحمن پہلی آیت میں ہی مذکور ہے۔ چنانچہ کہ قرآن کریم کا بھیجا جانا متقاضی صفت رحمانیت ہے یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی ظاہری نعمتوں کے لئے ہر قسم کے سامان دنیا میں پیدا کر رکھے ہیں مگر پھر ایک وہ انسان ہیں جو ان سامانوں سے کچھ فائدہ نہیں اٹھاتے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ دکھ اٹھاتے ہیں اور دوسرے جو ان سامانوں سے کام لیتے ہیں اور راحت حاصل کرتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی باطنی نعمت کے سامان قرآن کریم میں دنیا کو دیا ہے پھر ایک وہ لوگ ہیں جو قرآن سے فائدہ نہیں اٹھاتے تو اس کا نتیجہ بھی یہ ہے کہ دنیا میں روحانی خود پر اور آخرت میں کھلے طور پر دکھائے ہیں اور مومن ان سامانوں کو کام میں لاتے ہیں وہ دنیا میں روحانی طور پر اور آخرت میں کھلے طور پر جنت حاصل کرتے ہیں۔ یہی مضمون اس سورت کا ہے اور کچھ سورت سے تعلق ظاہر ہے۔ اور یہ سورت بھی کی ابتدا فی زمانہ کی ہے۔

۷۷ بیان دیگر سورہ ۷۷ کسی چیز کی حالت کا ظاہر کرنا بیان ہے بعض لوگوں کا قول ہے کہ بیان دو طرح پر ہے۔ ایک حالت یعنی یہ کہ بعض اشیاء اپنی بنیاد کے آثار سے کسی حالت پر دلالت کریں۔ اور دوسرا خبر کے ذریعے اور یہ کبھی نطق یعنی بات کرنے سے اور کبھی کتابت یعنی لکھنے سے اور کبھی اشارہ سے ہوتا ہے۔ حالت سے بیان کی مثال ہے اللہ لکھو عدو مبین جو شیطان کے متعلق ہے یعنی اس کا دشمن ہونا حالت سے ظاہر ہے اور کلام کو بیان کہا جاتا ہے اس لئے کہ اس سے معنی مقصود کا اظہار ہوتا ہے اور جس چیز کے ساتھ اجمال و ابہام کلام کی تشریح کی جائے بھی بیان کہا جاتا ہے جیسے ان علینا بیانہ والقیامہ ۱۹۔

پہلی دعائیوں میں قرآن کے سکھانے کا ذکر ہے اور دوسری دوس میں بیان کے سکھانے کا۔ اور یہ دونوں باتیں رحمان نے سکھائی ہیں یعنی اس کی صفت رحمانیت کا تقاضا ہے اور انسان کے کسی عمل کا نتیجہ نہیں اور اگر قرآن سے کی گویا اسی کو سب سے بڑی نعمت قرار دیا اور اس سورت میں ذکر نعمتوں کا ہی ہے اور حق بھی یہی ہے اس لئے کہ اسی نے انسان کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی کیا نعمتیں اس کے لئے ہیں اور یہ ان سکھانے سے جیسا کہ اس سے پہلے خلق الانسان سے ظاہر ہے عرادی ہے کہ اسے اظہار دنیا لات کرنے کا طریق سکھایا اور نطق کی بجائے بیان کا لفظ اس لئے اختیار کیا کہ نطق صرف گویائی ہے مگر بیان میں نطق تحریر اور اشارت سب آ جاتے ہیں۔ اور انسان یہاں عام ہے۔

ایک قانون کا نمونہ
کہ قرآن الہامی ہی تھا
ہو سکتا ہے

۷۷ سورہ ۷۷ کے ابراہیم سواوی ایک طرف۔ چھوٹی چھوٹی بوٹیاں اور درخت دوسری طرف سب کے سب ایک قانون میں مجبوسے ہیں اور کچھ لکھنے والے کے وجود پر دلالت کرتے ہیں اور باہر میں یہ چیزیں ایک دوسرے پر اثر ڈالنے والی ہیں۔ جس سے معلوم ہو کہ ان کا بننے والا ایک ہی ہے سورج اور چاند کے آخر سے چھوٹی چھوٹی بوٹیاں اور درخت نطفہ فنا ہوتے ہیں اس مخلوق میں ایک عظیم الشان

وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ۚ أَلَّا تَعْلَمُوا فِي الْمِيزَانِ ۝ وَفِي مَوَازِينٍ ۚ

اور آسمان کو بلند کیا اور میزان کو قائم کیا، کیا تم میزان میں سرکشی نہ کرو اور وزن کو انصاف

بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ۝ وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ۚ فِيهَا فَالِكَلْبَةُ ۚ

سے قائم کرو اور تول میں کمی نہ کرو اور زمین کو مخلوق کے لئے رکھا، اس میں بھلہ ہے

وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ۚ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ ۚ وَالرَّيْحَانُ ۚ

اور گلابوں والی کمبوری اور بھس والا دانہ اور خوشبودار پھول

دلچسپ ہے اس کی طرف توجہ دلائی ہے پھر وہ خدا جو ان تمام چیزوں کو ایک قانون میں رکھ کر کمال تک پہنچاتا ہے کیا اس نے انسان کے کمال کو پہنچنے کے لئے کوئی قانون نہیں بتایا اسی کا ذکر اگلی آیات میں لفظ میزان میں ہے۔

۳۲۴ میزان کے معنی عدل ہیں دل، نیز و یکجہیت اور یہاں بھی مجاہد سے عدل ہی معنی مروی ہیں (رج) اور یہ وہ میزان یا عمل ہے جو تمام اجرام سماوی میں قائم کیا گیا ہے کیونکہ اس کا ذکر دینِ سماوی کے ساتھ کیا ہے۔ یعنی وہ قانون جس کی وجہ سے یہ تمام کچھ ایک نظم میں منسلک ہے چھوٹے سے چھوٹے ذرہ سے لیکر ان بڑے سے بڑے اجرام سماوی تک جس کے سلسلے سے ساری زمین بھی ایک چھوٹے سے گیند سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی سب ایک قانون کے ماتحت چلتے ہیں۔ تو جس طرح یہ ایک میزان ظاہری ہے اسی طرح انسان کو بھی، اللہ تعالیٰ نے ایک میزان دی ہے جس سے اس کا نظام صحیح طور پر قائم رہ سکتا ہے۔ یہ میزان اخلاق کے لئے ہے و انزلنا معهم الكتاب والميزان لالحديد ۲۵ اور اسی کا ذکر اگلی آیت میں ہے گویا ظاہری میزان سے جو مخلوقات کے اندر کام کر رہی ہے اسی باطنی میزان کی طرف توجہ دلائی ہے جس پر انسان کے اخلاقی اور روحانی نظام کا مدار ہے۔

میزان اجرام سماوی

بیزان جو انسان کے لئے قائم کی گئی ہے

۳۲۵ امام وہ ساری مخلوقات ہے جو زمین پر ظاہر ہے اور معجزین کہتے ہیں کہ نام سے مراد حق اور انسان ہیں۔ کیونکہ اللہ کا

انام

نے اس کے بعد جان اور انسان کا ذکر کیا ہے اور جن کا ذکر اس سے پہلے کوئی نہیں دل، اور حضرت ابن عباس سے اس کے معنی کل شئی فیہ السر ورح مروی ہیں یعنی تمام چیزیں جن میں روح ہے اور جن سے جن دانس اور مجاہد اور قتادہ اور ابن زبیر کل مخلوق (رج) اور ابن عباس کی ایک اور روایت میں ہے کہ اس سے صرف بنی آدم مراد ہیں (رحمہم اللہ) اور اشعارِ تہم انسان کے لئے بھی

۳۲۶ ریحان وہ ہے جس کے لئے راحۃ یعنی خوشبودار اور کہا گیا ہے کہ اس کے معنی رزق ہیں۔ پھر اس دانہ کو کہا گیا ریحان

ریحان

ریحان کہا جاتا ہے۔ ایک اعزازی کو کہا گیا تو کہاں جاتا ہے جواب دیا اُحْلِبُ مِنْ رِيحَانِ اللہ یعنی میں اللہ کے رزق سے طلب

کرتا ہوں۔ اور لہذا دو کبھی ریحان کہا جاتا ہے (رحمہم اللہ) اور ابن عباس کا قول ہے کہ قرآن میں جہاں جہاں ریحان آیا ہے اس سے مراد

رزق ہے اور یہی معنی مجاہد سے مروی ہیں اور ابن زبیر کا قول ہے کہ نبات سے ہر خوشبودار شے مراد ہے (رج) اور میرے نزدیک

ریحان سے مراد یہاں خوشبودار نبات ہی ہیں۔ اور بتانا یہ مقصود ہے کہ کسی کیسے عجیب چیزیں اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے زمین

سے پیدا کی ہیں ایک طرف اگر پھل یعنی دوسری طرف دانے جس کے ساتھ جانوروں کے لئے بھی سبھی ہوتا ہے پھر ان سب کے

بڑھ کر لطیف چیز خوشبودار پھول جو انسان کے کھانے کے کام میں نہ آئے مگر اس کی راحت کے عجیب ترین سامان ہیں

ہے اور اس کے دل کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔

۱۳ فَبَايَ الْاَوْدِيَّتُكُمَا تُكَيِّدَنَّ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝

۳۲۳۳ تم اپنے رب کی کس نعت کو جھٹلاؤ گے ۳۲۳۳ اس نے انسان کو ٹھیکری جیسی سوکھی ہوئی مٹی سے پیدا کیا ۳۲۳۳

۱۶ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِنْ نَارٍ ۚ فَبَايَ الْاَوْدِيَّتُكُمَا تُكَيِّدَنَّ ۝ رَبُّ الشَّرِّ قَيِّنٌ ۝

۱۶ اور جنوں کو آگ کے شے سے پیدا کیا۔ تم اپنے رب کی کس نعت کو جھٹلاؤ گے۔ وہ دونوں شرّوں کا رب ہے اور

۱۷ رَبُّ الْغَرِبَيْنِ ۚ فَبَايَ الْاَوْدِيَّتُكُمَا تُكَيِّدَنَّ ۝ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ۚ بَيْنَهُمَا

۳۲۳۴ دونوں مغربوں کا رب ہے ۳۲۳۴ تم اپنے رب کی کس نعت کو جھٹلاؤ گے اس نے دو دریا جاپاٹے میں جو باہم ملتے ہیں ان دونوں کے درمیان

۲۱ بَرَزَخًا لَّيَغِيغانِ ۚ فَبَايَ الْاَوْدِيَّتُكُمَا تُكَيِّدَنَّ ۝

ایک آڑھے جس سے آگھنیں گزر سکتے ۳۲۳۵ تم اپنے رب کی کس نعت کو جھٹلاؤ گے

۳۲۳۴ تنبیہ کا استعمال جن وائس کے خطاب کی وجہ سے سمجھا گیا ہے اور گوس میں ٹٹنہم کہ جن بھی اسد تعانی کی ایک مخلوق ہے اور انسان کی طرح وہ بھی ہمشکر گزارا کر کے فطرت سے اس لحاظ سے دونوں کو خطاب بھیج ہو سکتا ہے۔ لیکن اول تو اوپر جنوں کا ذکر نہیں کہ انہیں خطاب میں شامل کجا جائے اور دوسرے جن جنوں کا اوپر ذکر کیا گیا ہے ان سب سے انسان ہی فائدہ اٹھانے کے ہیں مثلاً اہل اور دانہ اور موتی اور کشتیاں وغیرہ اس لئے یا تو انسانوں کے دو گروہ مرد ہو سکتے ہیں جن کا ذکر قرآن شریف میں اکثر آتا رہتا ہے یعنی مومن اور کافر یا نبی اور عہدہ یا اہل مشرق اور اہل مغرب کہ یہ بھی بڑی بجاری تقسیم دنیا میں ہوئی ہے یا سپید اور غیر سپید اور یا تثنیہ کا استعمال محض تاکید کے لئے دیکھو ۳۲۳۴ اور اس فقرہ کا بار بار دہرنا اس کی عظمت کے لئے ہے اور یہ اسلوب کا ہے کہ جس بات کی بہت تاکید منظور ہو اسے بار بار دہرا جاتا ہے اور اس کی مثالیں عرب کے شراہیں بکثرت موجود ہیں ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوت کے پڑھنے وقت صحابہ کو فرمایا کہ اس آیت کے پڑھا جانے پر بارگاہ الہی میں یوں عرض کریں۔ لا یبشی من نعلنا ربنا لکذاب فذلک الحمد (۲۱)

غفار

۳۲۳۴ غفار گھڑے کو کہا جاتا ہے جو اس کی آواز کے جو گویا نثرت فخر کرنے والے سے شائبہ ہے (ع) دیکھو ۱۶۸۵

مشرقیں و مغربین

۳۲۳۵ سردی اور گرمی میں سورج کے طلوع اور غروب کے انتہائی نقطوں کو دو مشرق اور دو مغرب کہا ہے یا سورج اور چاند کے دو جائے طلوع اور انتہی کے دو جائے غروب مراد ہیں اور بعض کے نزدیک مطلع فجر اور مطلع سورج دو مشرق ہیں اور مغرب شمس اور مغرب شفق دو مغرب ہیں دوسرا اور اینج کل کی اصطلاح کے مشرق قریب اور مشرق بعید اور اُسے جانیں اور دوسری طرف پرانی دنیا ایک مغرب اور شرقی دنیا دوسرے مغرب سمجھا جاتا ہے توکل روئے زمین اسی تقسیم میں آجاتی ہے ۶

دوسرے

۳۲۳۶ دیکھو ۳۳۸ بعض نے مراد اہل براءض و بحر سماتہ ہیں۔ اور بعض نے بحر فارس اور بحر روم (۲) اور اظہار کے لحاظ سے یہ ذکر معنی بھی درست ہیں۔ ان دونوں کے درمیان ہی وہ قطعہ زمین ہے جو اقوام عالم کا اس وقت جولا جھہ بنا ہوا ہے اور ان دونوں کے درمیان کو اب طبعی دیو کیا ہے اور سمندوں کا طاقا بھی ہے کہ ان دونوں میں جہازوں کا راستہ کھل جائے اور انہی دو میں جہانوں کی جگہ دو بھی سب سے زیادہ ہے جن کی طرف آیت ۲۳ اشارہ کرتی ہے ۶

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۚ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ وَلَهُ الْجَوَارِ ۲۲
۲۳

ان دونوں میں سے کوئی اور کوئی نکلے ہیں نرم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے اور اس کے لئے کتنی

الْمُنَشَّاتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ۚ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ كُلُّ مَنْ حَمَلْنَا ۲۴
۲۵

ہیں جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اٹھی ہوئی ہیں۔ منشتات نرم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے سب اس کے اوپر ہیں

فَإِنْ وَبَقِيَ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۚ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۲۶
۲۸

خدا ہونے والے ہیں اور میرے رب کی ذات ایک ہی حالت پر رہتی ہے (جہاں جلال اور عزت والا ہے) منشتات نرم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے

يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ۚ ۲۹

اسی سے مانگتے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں ہر آن وہ ایک شان میں ہے منشتات

منشتات

منشتات نشا سے ہر دریا میں مراد مرفوعۃ الشمس ہے یعنی جن کے بادیان بلند ہوں دل، اور ہو سکتا ہے کہ وہ صرف
سمندر کے اوپر اٹھی ہوئی ہوں اور پہاڑوں کی طرح اٹھی ہوئی کشتیاں دی ہیں جو اس زمانہ میں نکل آتی ہیں اور انہی کے متعلق یہ کہا
گیا ہے کہ یہ بھی اسد قحط کے قبضہ قدرت میں ہیں نہ جیسا کہ ان کے ملک تصور کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو یہی خدا سمجھنے لگ گئے ہیں
اور ظاہر اس طرف بھی اشارہ ہو کہ آؤ کار یہ لوگ بھی اسد قحط کے آگے جھکیں گے +

فنا

۳۳۸ فان - فنا یعنی بجا ہے اور فناں اس سے اسم فاعل ہے اور فانی اس پر بھی بولا جاتا ہے جو موت کے قریب نہ اس لئے غریق
فان بہت بڑے آدمی کو کہا جاتا ہے اور کہا کہ فنا اس کے سامنے کے صحن کو کہا جاتا ہے اس لئے کہ وہاں ختم ہو جاتا ہے دل، اور چونکہ
بقا کسی چیز کا اپنی پہلی حالت پر رہنا ہے منشتات ۳۳۹ اس لئے فان سے مراد ہے کہ اپنی پہلی حالت پر قائم نہیں رہتی گویا ہر چیز پر فنا ہوتا ہے
جلل - جلالة عظم القدر یعنی مرتبہ کی بڑائی ہے اور جلال رتبہ ہونے کے، اس میں انتم کو پہنچ جاتا ہے اور یہ اسد قحط
کے وصف سے مخصوص ہے۔ اور اس کے غیر میں استعمال نہیں ہوا اور حاکم سے فقیر شے مراد لی جاتی ہے کل معصیت بعد از جلال
قریباً بیہی الفاظ سورة العنقش کی آخری آیت میں ہیں کل شئی هالک الا وجهہ جس پر منشتات ۳۴۰ میں گندہ چکر ہے

جلال

سب مخلوق قانون
خدا سے ماتحت ہے

یہاں بھی اگر وہی معنی لے جائیں تو سیاق کے مطابق ہیں اور چونکہ ظاہری نعمتوں کا سب تو یہاں بتایا ہے کہ یہ چیزیں باقی رہنے والی نہیں
باقی رہنے والے مرتبہ دی اعلیٰ ہیں جن میں رہنا ہے الہی مقصود ہو پس تم اس نعمت کا انکار کیوں کرتے ہو۔ اور دوسرے معنی وہاں
جو ترجمہ میں اختیار رکھے گئے ہیں یعنی ہر چیز پر ان ایک تنوع کے ماتحت ہے اور صرف اسد قحط کی ذات تغیر سے پاک ہے گویا قحط اور حق
ہیں یہ فرق کہ خالق کی ذات میں کوئی تغیر نہیں اور مخلوق کوئی بھی بعد کسی وقت بھی تغیر سے پاک نہیں ہیں تم مخلوق کی رخصت چاہو اور
اتنی بڑی نعمت کو جو رہنا ہے الہی سے نہ چھوڑو +

ان کے فی ان ہیں
ہونے سے مراد

۳۴۱ ان کے سوال سے مراد ان کا متعلق ہونا ہے اور اس احتیاج کا اکثر اظہار عارفانہ ہی ہوتا ہے اور کل یوم ہونی ظلی کے متعلق
ابن ماجہ میں ہے من شأنہ ان یخفف ذنباً ویغیر کم بما یؤفم قوماً ویضم احزین (دہ) اس کی شان سے یہ ہے کہ گناہ کو معاف
کرے معصیت کو دودھ کرے اور کسی قوم کو بند کرے اور کسی کو ذلیل کرے اور ایک روایت میں یہ لفظ ساتھ فرماتے ہیں ویجیب حاجیاد ما یؤف
والے کی دعا کو قبول کرے اور فی الغیبت ہر ایک کی احتیاج کی پورا کرنے والی اسد قحط کی ذات ہی ہے اور یہی اس کی شان ہے +

فَبَايَ الْاَكْثَرِيَّةَ لَتَكُنَّ بَنُو فِيهِمَا عَيْنُ تَجْرِبَةٍ ۚ فَبَايَ الْاَكْثَرِيَّةَ لَتَكُنَّ بَنُو ۙ
 تو تم پہنچے گی کہ کس گنت کو جھٹلاؤ گے ان دونوں میں دو چنے جتے ہیں۔ تو تم پہنچے گی کہ کس گنت کو جھٹلاؤ گے۔

فِيهِمَا مَنْ كُلٌّ فَالْهَيْهَةَ زَوْجٍ فَبَايَ الْاَكْثَرِيَّةَ لَتَكُنَّ بَنُو مُتَكِبِينَ عَلَى فَرْشِ ۙ
 ان دونوں میں ہر پہل کی دو قسمیں ہیں تو تم پہنچے گی کہ کس گنت کو جھٹلاؤ گے ایسے بھجڑوں پر تجھے لگائے ہوئے ہوں گے

بَطَانِهِمَا مَنْ اسْتَبْرَقَ وَجَنَّا الْبَحْثَيْنِ دَانِ فَبَايَ الْاَكْثَرِيَّةَ لَتَكُنَّ بَنُو ۙ
 جگے استر موٹے ریشم کے ہیں اور دونوں باغوں کے پھل قریب ہیں ۳۲۵۷ تو تم پہنچے گی کہ کس گنت کو جھٹلاؤ گے

فِيهِمْ قَوَارِطُ الطَّرَفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اَنْسُ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌ ۙ
 ان میں نکاحوں کو بچی رکھنے والی ہو گئی جنہیں ان سے پہلے نہ کسی انسان نے اٹھ لگایا ہے نہ جن کے ۳۲۵۸

نہیں لیا جاتا ہے جو ہر ہوا عرض اور یہ کلام عرب سے نہیں لڑا ذالک اذ میں اشارہ ہے معقول کی طرف یا محسوس کی طرف اور اس کے
 مقابل میں اس کے لئے جو کلام عربی طور پر دور ہو یا مرتبہ کے لحاظ سے بڑا ہو ذلک کہا جاتا ہے (دغ)

افنان - ذفن کی جمع ہے اس شمع کو کہتے ہیں جو تازہ پتوں والی ہو اور کسی چیز کی نوع کو بھی کہتے ہیں اور اس مصرعہ میں جمع فؤن
 آتی ہے اور ذوقا افنان سے مراد ہے شاخوں والے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد ہے مختلف رنگوں والے (دغ) اور ابن
 عباس نے یہاں معنی کئے ہیں ذوقا انواع من الاشجار والثمار درختوں اور پھلوں سے مختلف نوعوں (والے دہر)،
 ۳۲۵۸ بطان - بطانۃ کی جمع ہے استر یا کسی چیز کا اندر خفا اس کے ظاہر کے دیکھو ۳۲۵۹

استبرق کے معنی بیلچ یا مٹار ریشم ہی مگر اسے فارسی یا سریانی سے عرب خیال کیا گیا ہے حالانکہ اس کی تفسیر عربی زبان میں
 اُبتیق موجود ہے اور اس کا مادہ برن مروج ہے جس سے بہت سے مشتقات آئے ہیں اور تاج العروس میں استبرق کے معنی لکھے
 ہیں۔ بجلی سے روشن ہو گیا یا چمک اٹھا اور بطان کو استبرق کے کہہ کر یہ اشارہ کیا ہے کہ وہ اندر سے بھی چمک رہے ہوں گے اور ان
 نعمتوں کے ذکر میں ہل جزاء الاحسان والا للاحسان کا رنگ ہے۔

۳۲۵۹ یطش - یطش غن یعنی ہے اور اس کے معنی چھوڑنا یا غما کسی قسم کی چیز جو کہا جاتا ہے ما طشق ذلک المرقع فبقا احد
 یعنی اس پر کاہ کو کم سے پہلے کسی نے نہیں چھوڑا یا اس میں کوئی داخل نہیں ہوا اور یا ہی اوٹ کے متعلق کہا جاتا ہے ما طش احد
 جمل یعنی رے سے نہیں چھوڑا اور یہاں معنی لم یطش ہیں یعنی نہیں چھوڑا،

قاصرات الطرف ہیں وہ تو ہیں ایک یہ کہ وہ حوران بہشتی ہیں یعنی نعمت جنت میں سے ایک نعمت اور دوسرہ کہ وہ اس دنیا کی عورتیں
 ہیں اور مطلب یہ ہے کہ اس دوسری پیدائش میں انہیں جنت یا انسان نے نہ چھوڑا ہو گا اور یہ دوسرا قول شعبی اور کلمی کا ہے (دہر) اور
 ام سلمہ کی طرف میں ہے ذالک دنیا افضل من الحور العین دنیا کی عورتیں حوروں سے بڑھ کر ہیں (دہر) معمرین نے اس قول
 پر یہ سوال بھی اٹھا یا ہے کہ جنتوں کی نفی طش سے کیا مطلب ہے کیا حق اس بات پر قیاد رہی کہ انسانوں کے ساتھ ان کے قسم
 کے تمنا سے ہو سکیں، ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ اہل میں کی ایک قوم نے امام مالک کو کھٹا تھا کہ یہاں ایک جن مرد ہے جو ایک
 ان کی عورت سے علاج کرنا چاہتا ہے تو امام مالک نے کہا کہ اس میں کوئی برائی تو نہیں لیکن مجھے یہ نا پسند ہے کہ ایک عورت حاملہ

هذا

ذالك

ذین

بطانة

استبرق

لمش

قاصرات الطرف
سے کون مراد ہیںجنوں اور ان کی
تمنا سے نہایت

۵۵ قَبَائِرِ الْاَوَّلٰی رَبِّکُمَا تُکَذِّبَنِ ۚ کَاٰتِنٰنِ اِلٰی قَوْتٍ ۚ وَ الْمَرْجَانُ ۚ فَبَاۤیَ الْاَوَّلٰی رَبِّکُمَا

تو اپنے سب کی کس نیت کو جھٹلاؤ گے گویا کہ وہ یا قوت اور مرجان ہیں تو اپنے سب کی کس نیت کو

۶۱ تُکَذِّبَنِ ۚ هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۚ فَبَاۤیَ الْاَوَّلٰی رَبِّکُمَا تُکَذِّبَنِ

جھٹلاؤ گے نیلی کا بدلہ سوائے نیکی کے کچھ نہیں ۳۲۶۰ تو اپنے سب کی کس نیت کو جھٹلاؤ گے

۶۲ وَمِنْ دُوْنِهٖمَا جَنَّتٍ ۚ فَبَاۤیَ الْاَوَّلٰی رَبِّکُمَا تُکَذِّبَنِ ۚ

اور ان سے دوسرے دو اور باغ ہیں ۳۲۶۱ تو اپنے سب کی کس نیت کو جھٹلاؤ گے

جائے تو وہ کہہ دے کہ یہ جن کی طرف سے ہے اور اسلام میں فتنہ بڑھے (۴۸) یہ روایت بھی عجیب ہے کہ جن اس زمانہ میں ایسی مرتی ہستیوں میں جیسے انسان کے اہل میں سمجھے ہیں کہ ایک جن نکاح کرنا چاہتا ہے۔ بہر حال امام مالک کا جواب بتا ہے کہ یہ خیال صحیح نہیں کہ جنوں کے انسانوں سے اس قسم کے تعلقات ہو سکتے ہیں۔ ورنہ زمانہ کار عورتوں کا یہ عذر بنا بنایا تھا اور یہاں یہ بحث اس غلط فہمی کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے کہ طہلت کو خاص معنی میں لیا جاتا ہے حالانکہ نیت میں اس کے عام معنی چھوٹا ہی ہیں اور یہاں مراد فتنہ اسی قدر ہے کہ وہ نعمتیں ایسی محفوظ رکھی گئی ہیں کہ نہ انسان ان کے پاس چھٹکا ہے نہ جن۔ ایک اور سوال یہ پیدا ہوا ہے کہ کیا جنوں کو ثواب ملیگا۔ امام ابو یوسف محمد بن حاکم کا قول ہے کہ جنوں کو طاعت پر ثواب ملیگا اور وہ جنت میں داخل ہونگے اور امام ابو حنیفہ سے تین روایتیں ہیں اول یہ کہ ان کے لئے کوئی ثواب نہیں سوائے اسکے کہ وہ آگ سے نجات پا جائیں گے اور پھر انہیں حکم ہوگا کہ دوسرے جہنم کے مکمل طرح منی ہو جائیں دوسرا قول یہ ہے کہ وہ اہل جنت میں سے ہونگے مگر وہ جنت سے بڑھ کر انہیں کوئی ثواب نہ ملے گا۔ تیسرا قول توقف کا ہے اور جن ہی ہے کہ جنوں کے مذہب اور آگ میں جائے گا ذکر قرآن شریف میں ہے مگر ان کے بہشت میں جائے گا کوئی ذکر نہیں نہ ان نماز کے حاصل کرنے میں ان کا ذکر ہے جو اہل جنت کے لئے ہیں۔ اور ہونا بھی یوں ہی ہونا چاہئے تھا اس لئے کہ وہ ادنیٰ درجہ کی ہستیاں ہیں اور جنت کے اعلیٰ مقام کو حاصل نہیں کر سکتیں وہ انسان کی صفات بہیمی سے تعلق رکھتی ہیں اور بہشت میں جو کچھ یہ صفات بہیمی نہ ہونگی اس لئے جنات کا بھی وہاں کوئی کام نہیں اور وہ فرخ میں وہ اس لئے ہیں کہ صفات بہیمی کی وہاں اصلاح ہوگی اور جب تک وہ اصلاح نہ ہو جائے ایک نہ ایک رنگ میں ان ہستیوں کا باقی رہنا بھی ضروری ہے جو ان صفات سے تعلق رکھتی ہیں۔ لیکن بہشت میں وہی جائیگا جس کی صفات بہیمی کی اصلاح ہو چکی ہے :

۳۲۶۲ یہ امت صاف بتاتی ہے کہ یہ نعمتیں جن کا اوپر ذکر ہے جن میں باغ اور پہل اور قاضی الطرف ہیں یہ سب کچھ ان نیکیوں کا اجر ہے جو کسی انسان نے کی ہیں۔ پس ان نعمتوں میں ضروری ہے کہ مراد اور عورتیں دونوں شریک ہوں اس کے ساتھ ہی اس امت نے عمل کے لئے ایک نمایاں نوعومرور راہ بتائی ہے کہ جو شخص کسی کے ساتھ کچھ احسان کرتا ہے اس کا فرض ہے کہ وہ بھی اس کے ساتھ احسان کرے بہت لوگ ہیں جو یہ تو چاہتے ہیں کہ دوسرے ان کے ساتھ نیکی کریں۔ مگر خود دوسرے کے ساتھ نیکی کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ اور یا قوت جو ہر میں سے ہے جس کی جمع یواقیت ہے۔

یا قوت

مقرین اور اصحاب
الیمین کے لئے جنت

۳۲۶۳ یہ دو جنت ہر رنگ میں پہلے دو جنوں کی طرح ہی ہیں مگر صرف یہ ہے کہ ایک سابقین مقرین کے لئے ہیں اور دوسرے معمولی مومنین کے لئے اور اگلی سورت میں ان دونوں مردہوں کا بالتفصیل ذکر ہے یعنی سابقین یا مقرین کا اور اصحاب الیمین کا اور میں نے دیکھا میں اضافہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ ان سے کمتر ہیں۔ اس لئے پہلے سابقین کے لئے ہیں اور یہ اصحاب الیمین کے لئے اور ابن جریج اس کے

مُدَّهَا مَتْنٌ ۚ فَبَايَ الْاَکْثَرُ رَبِّکُمْ تَکْذِیْبًا ۚ فِیْہِمَا عِیْنٌ ۚ ۶۴

دو نوں بہت سرسبز ہیں ۳۳۱۳ تو تم اپنے رب کی کس کس نیت کو جھٹلاؤ گے ان دونوں میں دو چشمے جو ش

نَضَاحَتِیْنِ ۚ فَبَايَ الْاَکْثَرُ رَبِّکُمْ تَکْذِیْبًا ۚ فِیْہِمَا فَاکِہٌ ۚ وَ ۶۵

اور ہے ہیں ۳۳۱۴ تو تم اپنے رب کی کس کس نیت کو جھٹلاؤ گے ان دونوں میں پہل ہے اور کھمبہ اور

رُحْمًا ۚ فَبَايَ الْاَکْثَرُ رَبِّکُمْ تَکْذِیْبًا ۚ فِیْہِیْنِ خَیْرٌ حَسَنٌ ۚ فَبَايَ ۶۶

نارنگ ۳۳۱۵ تو تم اپنے رب کی کس کس نیت کو جھٹلاؤ گے ان میں اچھی خوبصورت ہو گئی ۳۳۱۵ تو تم اپنے

اَکْثَرُ رَبِّکُمْ تَکْذِیْبًا ۚ حُرٌّ مَّقْصُورٌ ۚ فَبَايَ الْاَکْثَرُ رَبِّکُمْ تَکْذِیْبًا ۚ ۶۷

رب کی کس کس نیت کو جھٹلاؤ گے حریف جو غیروں میں رکھی ہوئی ہیں ۳۳۱۶ تو تم اپنے رب کی کس کس نیت کو جھٹلاؤ گے

مطابق ایک مرفوع روایت بھی ہے اور بعض نے چھپے دو کو فاعل کہا ہے مگر پہلا قول ترجیح کے قابل ہے دیکھ ۳۳۵۵ اور اگر صورت میں جہاں دو نوں گردوہوں کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ سابقین کے ذکر کو ہی مقدم کیا ہے۔ اس لئے یہاں بھی یہی مقصود ناچاہئے اور یہ بھی دوسری جنت میں یعنی ایک اس دنیا کا اور ایک آخرت کا اور ان جنتوں میں چار چشموں یا دریاؤں کا ذکر ہے اور اس میں ایک طرف اشاد فتوحات ملکی کی طرف بھی ہے۔ چنانچہ حدیث مسلم میں مافی الدنیا من انعام اللہ جل جلالہ کے باب میں ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیحان وجحان والفرات والنیل کل من انعام اللہ جل جلالہ یعنی یحون اور جحون اور فرات اور دجلہ انیل کا لفظ یہاں وجہ کے لئے ہی معلوم ہوتا ہے جنت کی نہروں میں سے ہیں تو یہ بھی چار ہی دریا ہیں اور یوں ان چار دروہوں کے ذکر میں جو ان آیات میں مذکور ہیں ان چار کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ اور مسلمانوں نے پہلے اس علاقہ کو فتح کیا جس میں دجلہ و فرات ہیں اور بعد میں اس کو جس میں یحون اور جحون ہیں +

فتوحات ملکی کی طرف اشارہ

۳۳۱۷ مدھا متان کے قہقہہ رات کی بایا کہتے ہیں اور اس سے گھوڑے کی بایا بھی مراد لی جاتی ہے۔ اور ایسی سرزی بھی جس کا رنگ کمال سرسبز کی کو بیٹھا ہوا ہو۔ (خ)

دھتہ۔ مدھام

۳۳۱۸ نضاحتان۔ کنعن کے معنی پانی کے جوش مارنے کی شدت اور اس کا چشمہ سے پھوٹ کر نکلتا ہیں اور عین نضاحۃ و چشمہ جو پانی کے ساتھ جوش مار رہا ہو دل، گویا یہ ابتدا ہے اور پہلی حالت میں وہ چشمے بہہ رہے ہیں، اسی طرح یہاں صرف باغوں کی سرسبزی کی طرف توجہ دلائی ہے، اور پہلی صورت میں انہیں بہت مشاغل و اسے قرار دیا ہے +

نغض۔ نضاحۃ

۳۳۱۹ رُحْمَانُ انار ہے اور فاکہۃ کے بعد غل و دان کے ذکر میں عطف خاص علی العام ہے اور پہلے جنتوں میں ہر فصل کے دو نوع قرار دیئے ہیں اور یہاں اس کا ذکر نہیں۔

رُحْمَان

۳۳۲۰ خیرات۔ خیر کوئی کی جمع ہے وہی الفاضلۃ من کل شئی یعنی ہر قسم کی فضیلت والی چیز کو خیر کہا جاتا ہے، دل، اور اچھی عورت کو بھی امراۃ خیرۃ کہا جاتا ہے اور یہاں خیرات سے مراد خیرات ہیں اور خیر کہتے ہیں جو فاضل ہوا اور غیر غرض ہونے اور قرآن کریم میں ہے فاستبقوا الخیرات جہاں خیرات سے مراد خوبیاں اور بھلائی ہیں +

خیرات

۳۳۲۱ حِجَانٌ حَسَنٌ اور حَسَنَہ کی جمع بھی حِجَانِ آتی ہے اور حَسَنَہ کی بھی اور لفظ حسنہ خود بصورتِ جمع کو کہا جاتا ہے، دل، ۳۳۲۲ حِجَامٌ خَفِیۃٌ دیبا تین کا ٹکڑا ہے جسے وہ رختوں کی ٹہنیوں سے بناتے ہیں۔ اور عرب کے نزدیک وہ بیت اور منزل

حِجَان حَسَنَہ خفۃ

۴۷ لَمْ يَطْمِئِنَّا عَلَىٰ أَسْوَاقِهِمْ وَلَا جَانٌّ ۚ فَبَايَ الْأَكْبَرُ بَيْنَكُمْ تَكْنِيْنٌ

انہیں ان سے پہلے کسی انسان نے اٹھ لایا اور زمین نے تو تم اپنے رب کی کس نعمت کو جھٹلاؤ گے

۴۸ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فَرْقِ خُضِرٍ وَخُبْرِي حَسَّانٍ ۚ فَبَايَ الْأَكْبَرُ بَيْنَكُمْ

سبز قابیلوں اور خوبصورت فرشتوں پر تکیے لگائے ہوئے ہو گئے ۳۶۶ تو تم اپنے رب کی کس نعمت کو

۴۹ تَكْنِيْنٌ ۚ تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلِيلِ وَالْإِكْرَامِ ۚ

جھٹلاؤ گے تیرے رب کا نام بابرکت ہے جو جلال اور عزت والا ہے۔

کی طرح ہے اور بعض کا قول ہے کہ اگر فرشتوں کو نہ بنا ہو تو اسے خیر نہیں کہا جائیگا اور حدیث میں ہے۔ الشہید فی خیمۃ اللہ اور یہ بخیر ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نکلنے کے لئے یہ کلمہ دوسری حدیث میں ہے الشہید فی ظل اللہ (۱) اور یہاں جن نبیوں کا ذکر ہے وہ بھی استعارہ کا رنگ ہی ہو سکتا ہے اور یا شاید یہ مطلب ہو کہ ابھی وہ ظاہر نہیں ہوئیں۔

رفرف

۳۶۶ رفرف۔ رفیف الشجر درخت کی شاخوں کا انشمار ہے اور رُفُف الطیر پُرنڈے اپنے بازو پھیلائے اور رفرف بھیجے ہوئے پتے ہیں اور یہاں مراد ایک قسم کا پتہ ہے جو مفرار سے مشابہ ہوتا ہے (غ) اور رفرف ایک حدیث میں خیمہ کی چھت کے معنی میں اور آنحضرت مسلم کی وفات کی حدیث میں خیمہ کے پردہ کے معنی میں آیا ہے اور بعض کے نزدیک یہ جس ہے جس کا واحد رُفْرُفۃ ہے اور بعض نے یہاں رُفْرَف سے مراد دیا ہذا الجنة یعنی باغ کے قطعات لئے ہیں اور بعض نے فرش اور بچانے کی چیزیں دل،

عبقری

عبقری۔ عبقر ایک موضع کا نام ہے جس کے متعلق اہل عرب کا خیال تھا کہ وہ جنوں کی سرزمین میں ہے پھر اس کی طرف ہر چیز کو نسبت کیا جاتا ہے اس کی دہائی کی وجہ سے یا اس کے بنانے کی کمال خوبی اور اس کی قوت کی وجہ سے (۱) اور حدیث میں حضرت عمرؓ کے سلسلے میں ہے فذلّم اذ عبقر یا یعزّی فزایعہ اور عبقری القوم قوم کے سردار اور ان کے بڑے کو کہا جاتا ہے۔ چونکہ عرب عبقر کو جنوں کا مکان سمجھتے تھے اس لئے جس چیز کو دیکھتے تھے کہ دوسروں پر ذوقیت لگتی ہے اور نادار ہے جس کا کرنا مشکل ہے یا اپنے نفس میں غفلت رکھتی ہے اسے عبقری کہہ دیتے تھے اور حدیث میں عبقری یعنی دیباچہ یا ایسے فرش کے آداب جو نفلوں والا ہو (۲) اور وہ ایک قسم کا فرش ہے اور یہاں جنت کے فرشتوں کے لئے بطور مثال بیان کیا گیا ہے (غ) اس سے معلوم ہوا کہ عظمت یا اندرت کے لحاظ سے جن کی طرف نسبت دینے کا عرب میں عام محاورہ تھا +

سورة الواقعة مكية تسعون آيات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

امد بے انتہاء رحمہ

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۚ لَيْسَ لَهَا دُفْعَةٌ ۚ كَادِبَةٌ ۖ خَافِضَةٌ ۚ رَافِعَةٌ ۚ اِذَا جَتَّ

جب ہو جانے والی بات ہو جائیگی اس کے ہو جانے میں کوئی جھوٹ نہیں ۳۶۶۱ (دیکھی) بخیر نبوی (کے) ابن کریم (کی) حنین

الْاَرْضُ رَجًا ۚ وَاُتِيتِ الْجِبَالُ بَسًا ۚ فَكَانَتْ هَبَاءً مُنْبَثًا ۚ وَكُنْتُمْ

سخت و سخت سے ہٹ گئی ۳۶۶۲ اور پہاڑ ٹوٹ کر ٹوٹے ٹوٹے ہو گئے ۳۶۶۳ ہیں وہ اڑ رہا ہے ہوا میں ۳۶۶۴ اور تم

اَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ۚ فَاصْحَبُ الِیْمَنَةِ ۚ مَا اَصْحَبُ الِیْمَنَةِ ۚ

تین ستم ہو گا ۳۶۶۵ سو برکت والے برکت والوں کی کیا (راہی) حالت ہے ۳۶۶۶

اس سورت کا نام الواقعة ہے اور اس میں تین رکوع اور چھانوے آیتیں ہیں اس کا نام الواقعة پانی ہی آیت میں مذکور ہے اور
- وقوع میں آنے والی چیز جو اس کی گھڑی ہے اور اس دنیا کی جزا و سزا اور قیامت کی جزا و سزا دونوں کے امد آجاتی ہیں اور
میں انسانوں کے تین گروہوں کا ذکر ہے گروہ اول جو مقربین، بارگاہ الہی ہیں گروہ دوم عامہ مومنین گروہ سوم کذبین اور اعدائے
حق یہ سورت کی ہے اور اسی زمانہ کی ہے جس زمانہ کی اس سے پہلی سورت اور اس میں اسی کے معنی: ان کو جاری رکھ ہے وہاں بھی دراصل
تین گروہوں کا ہی ذکر تھا یہ واضح کر کے بیان کر دیا ہے۔

۳۶۶۷ کاذبہ اس موصوفہ پر مصدر ہے جیسے عاقبة - عاقبت (رج)؛ یا کذبہ نفس فعل کی طرف منسوب ہے جیسے فعلہ صادقہ فعلہ
کاذبہ اور ناصیہ کاذبہ (العلق ۹-۱۶) میں بیان ہے جیسے کذاب میں رخ؛ یا مخدوف موصوفہ نفس کی صفت اور ہم کامل ہے
الواقعة سے مراد قیامت کی گئی ہے لیکن اس کا اطلاق عام بھی ہے اور سختی اور ناپسندیدگی کے موقع پر بولا جاسکے مثلاً پس اس
میں اشارہ قیامت کی طرف بھی ہے اور اس سزا کی طرف بھی جس کا مانیعین کو وعدہ دیا جاتا تھا۔

۳۶۶۸ رجت - رکت کے معنی ہیں کسی چیز کو ہٹانا اور اسے اضطرب میں کروینا۔ اور اذا جت الارض رجاً کے وہی معنی ہیں جو اذا
ذلزلت الارض ذلزلت لہا کے معنی میں رخ،

۳۶۶۹ ہست - ہست کے معنی ہیں ایک چکر کرنا یا پسپا ہونا اور بعض کے نزدیک اس کے معنی تیز چلنا بھی ہیں رخ،

۳۶۷۰ ازواجاً ثلثہ - زوجہ کا استعمال وہاں بھی ہوتا ہے جہاں ایک چیز کا دوسری کے ساتھ ذکر کیا جائے خواہ بطا و طاقت اور خواہ
بطا و مقابلہ ان تین گروہوں کو جن چیز کو جو معنی ہیں اور ایک اہل ناسر کا خط سے ازواج کہا ہے کہ ایک ہی اصول پر عمل پیرا ہونے یا انکو
مچھوڑنے سے وہ تین نہیں بنتی ہیں۔

۳۶۷۱ مینۃ - اور مین کے ایک ہی معنی ہیں یعنی برکت۔ اور اصحاب المینۃ وہ ہیں جو اپنے فتنوں پر برکت کا موجب ہیں (ر)

سورة الواقعة

تمہید سورت

کاذبہ

رکت

ہست

زوجہ

مینۃ

۹. وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۖ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۖ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ۖ

اور جو پہلی رات سے پہنچنے والوں کی کیا بڑی حالت ہے مشائے اور آگے بڑھنے والے سب کے آگے ہیں

۱۱. أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ۖ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۖ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْأُولَىٰ ۖ وَكَثِيرٌ ۙ

وہی مقرب وہی نعمتوں والے باغوں میں ایک بڑی جماعت پہلے میں سے اور قوت سے

۱۵. مِّنَ الْآخِرِينَ ۖ عَلَىٰ سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ ۖ

پچھلوں میں سے مشائے جزاؤ تختوں پر مشائے

مشائے
ثَلَاثَةٌ

پہلوں میں سابقین
کیوں زیادہ ہیں

صحابہ میں سے اولین
مجاہدین کے کثیر حصہ کا
غریب اور گناہ اتنی ہوتا
اور مصائب اور آفات
تعلیق پر تمام محبت

۳۷۶۳ مشائے مشورہ شوم کے ایک ہی معنی میں اور یہ ضد میں ہے یعنی خوش (ل)
۳۷۶۴ ثَلَاثَةٌ تِلْكَ تَبَيَّرَ كَيْفِي جَمْعٍ پُر بلا جاتے ہیں اور بعض کے نزدیک بڑی جماعت سے مخصوص ہے اور ثَلَاثَةٌ اس قول کی جماعت پر
سابقین میں جو مقرران بارگاہ اتنی ہیں فرمایا کہ کثیر حصہ پہلوں میں سے ہوگا۔ اور قوت سے پچھلوں میں سے یہ اولین کون ہیں قرآن
کریم نے خود دوسری جگہ تبارک والہ السابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذاتون (۱۱۰) اور اس کی وجہ یہ ہے جیسا کہ ص ۳۷۶۳
میں دکھایا گیا ہے کہ جس قدر بتائیاں اس وقت لوگوں نے کیں کچھ زمانہ میں اس قدر بتائیاں نہیں کیں در نہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ
آئندہ کے لئے اس قدر بتائی نے دروازہ نکلیں بند کر دیا ہے یا تنگ کر دیا ہے اور بہت یا قوت سے مجاز نسبت میں یعنی جو لوگ پہلے پہلے اسلام
لائے انہیں چمکے ہوئے ہے کہ اس قدر بتائے کے لئے میں اٹھانے پہلے اس لئے ان کا بڑا حصہ مقربین بارگاہ اتنی ہیں داخل ہوا۔ اور
کچھ لوگوں میں سے کثیر حصہ کے کچھ کہ ایسا متاخر پیش نہیں آیا اس لئے ان میں سے قوت سے سابقین کے مرتبہ کو حاصل کرتے ہیں اہل بیت
جو اولین میں سے کثیر حصہ کو مقربین بارگاہ اتنی شہرتی ہے نہ صرف عیساہوں پر ہی تمام جنت کرتی ہے جو حضرت عیسیٰ کے متعلق من القرآن
قرآن میں ہر جگہ بتاتے ہیں کہ ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچے ہیں یہ آیت امت محمدیہ کے اولین گروہ یعنی اولین من المهاجرين والانصار
سے کثیر حصہ کو مقربین میں داخل کر کے صاف بتاتی ہے کہ مجاز در جات یہ لوگ بھی حضرت عیسیٰ سے نیچے نہیں رہے اور گروہ انبیاء
میں ہی داخل ہیں بلکہ ان اہل تشیع پر بھی یہ جنت طالع ہے جو اولین من المهاجرين والانصار کے کثیر گروہ کو نذر باسد متافق قرار دیتے
ہیں اور مومنین کی کثرت کو سدھی غائب کے ظہور سے وابستہ قرار دیتے ہیں قرآن کریم اپنے نہایت ہی کھلے الفاظ میں ان کی تردید کرتا ہے
اور فرماتا ہے کہ اولین میں سے مقربین کا حصہ کثیر ہے اور آخرین سے قلیل اسی طرح وہ لوگ جنہوں نے آج ایک نئی نبوت قائم کرنے
کی کوشش میں یہاں تک صحابہ کی شان میں گستاخی کی ہے کہ یہ کھ دیا ہے کہ انہوں نے کامل فرمانبرداری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں کی اسی
لئے ان میں سے کوئی نبی نہ بنا ان پر بھی یہ آیت تمام جنت کرتی ہے۔ اور صحابہ کے کثیر حصہ کو مقربین بارگاہ اتنی ہیں داخل کر کے یہ بتاتی ہے کہ انہوں
نے جس حد تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کی اس حد تک پچھلوں کو میسر نہیں آسکتا +

موضوعہ

۳۷۶۵ موضوعہ - وَهَنَ زَهْدًا بننا ہے اور ہر ایک مضبوط بننے پر استعمال ہوا ہے (غ) اور وَهَنَ کے اصل سے ایک چیز کے
بعض کا بعض پر دوہرتے پہلے جانا ہے جیسے اینٹوں یا پتھروں کا اور سر پر یا اور اسی قسم کی چیزوں کے جو اہل جنت یا پتھروں سے بننے پر بولا جاتا
ہے۔ (ل) اور اس کے معنی مضبوطی بھی کئے گئے ہیں (ج) یعنی قلعہ میں پکچائے ہوئے +

مُتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَقَبِّلِينَ ۝ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۖ بِالْأُوبَاءِ ۖ

ان پر تکیے لگاتے ہوئے آئے سائے (پرنگے) ان پر ہمیشہ ایک حالت میں رہنے والے (رکے) ہر لمحے پرنگے ۳۲۶۷ آجولہ اور

أَبَارِئِقٍ ۖ وَكَأْسٍ مِنْ مَّعِينٍ ۖ لَا يَصُدُّ عَنْهَا وَلَا يَزِفُّونَ ۖ وَ

لوٹے اور جاری باقی کا پہلا لے ہوئے ۳۲۶۸ اس سے انہیں درد سر نہ ہوگی اور نہ وہ مٹا لے ہو گئے اور

فَالِهَةٍ مِمَّا يَتَخَيَّرُونَ ۖ وَلِحْمِ طَيْرٍ مِمَّا يَشْتَهُونَ ۖ وَحُورٌ عِينٌ ۖ كَمْ تَشَاءُ لِلْأُولَىٰ ۖ

میدہ جیادہ پسند کریں اور پند کا گوشت جس کی نہیں خواہش ہو اور خواہست حوریں معنوی کے ہوئے ہوتی ہیں

الْمَكُونِ ۖ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۖ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ۖ إِلَّا

کی طرح اس کا بدلہ جو وہ عمل کرتے تھے وہ اس میں کوئی نغزبات نہیں سنیں گے اور نہ کوئی ننگ کی بات

قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ۖ وَاصْحَابُ الِئِيمِينَ ۖ مَا أَصْحَابُ الِئِيمِينَ ۖ فِي رُءُوسِهِمْ مَخَضُودٌ ۖ

ایک ہی بات سلامتی سلامتی اور برکت والے برکت والوں کی کیا راہیں، مالک، بیروں میں ہیں، جن کے کلمے نہیں

وَعَلِمٌ مِّنْضُودٌ ۖ وَحِلٌّ مِّنْذُرٍ ۖ وَمَاءٌ مَّسْكُوبٌ ۖ وَفَالِهَةٌ كَلِمَاتٌ ۖ لَا تَحْطُوعُ ۖ

اور کلمے (جملے) اور وسیع سایہ اور گڑھا ہوا بانی ۳۲۶۹ اور بہت چل رہے ہیں اور

وَلَا مَنُوعَةٌ ۖ وَفَرَشَ فَرْشُوكَ ۖ إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْسَاءً ۖ

نہ (میں سے) کوئی رکاوٹ اور بلند فرش ہم نے انہیں ایک نئی پیداوار میں اٹھا کر کیا ہے

۳۲۷۰ مخلدون۔ اپنی حالت پر باقی رہنے والے ان میں استعمال نہیں ہوگا۔ (یعنی حالت تبدیل نہیں ہوگی) یا نہ یوں سے تکرار

کیونکہ خَلَدٌ ایک قسم کی بالی ہے۔ (رغ)

۳۲۷۱ اباریق۔ رانہ پر تکیے کی چیز کو کوزہ یا کوزہ کی مثل۔ اور اکواب ادا اباریق میں فرق یہ کیا گیا ہے کہ اکواب میں دستے اور ٹوٹی

نہیں ہوتی اور اباریق میں ہوتی ہے (سج)

۳۲۷۲ مَخْضُودٌ مَخْضُودٌ گیل چیر کا یا خشک کا توڑا ہوا بے بغیر لکڑی الگ الگ ٹکڑے نہ ہو جائیں اور صرف کے کاٹے ٹوٹنے یا دور کر کے چھ

بولا جاتا ہے اور ایسے درخت کو مَخْضُودٌ کہا جاتا ہے (رل) اور یہ معنی ایک مرفوع حدیث میں بھی ہیں مگر مجاہد اور ضخاک سے اس کے معنی مروی ہیں

جو چل کے بوجھ سے شیش ٹوٹی پڑتی ہوں۔ یا دور ہری ہو گئی ہوں (رج) اور پہلے معنی سی قابل تر ج میں اس کے لکڑی کا ہرے کرنا ہے کہ

اس دنیا کی بیاں نہیں جن میں نہ کائے ہوئے ہیں کیونکہ جنت میں کوئی ایسا فیض دلی چیز نہیں اودمان کی بیاں بھی کہ اور حقیقت کی

۳۲۷۳ طلم۔ کچلے کے درخت کو کہتے ہیں۔

مَسْكُوبٌ۔ مَسْكُوبٌ الماء کے معنی میں پانی بایا۔ الماء مسکوب بایا ہوا یا گرا ہوا پانی۔

مخلد

ابریق

مخضود

طلم

مسکوب

ج ۱۵

ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ ۖ وَثَلَاثَةٌ مِنَ الْآخِرِينَ ۖ وَاصْبُ الشِّمَالِ ۖ مَا اصْصَبُ ۖ

ایک بڑی جماعت پہلوں میں سے اور ایک بڑی جماعت پچھلوں میں سے اور بائیں ہاتھ والے بائیں ہاتھ والوں

الشِّمَالِ ۖ فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ۖ وَظِلٍّ مِّنْ يَحْتُمُونَ ۖ لَا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ۖ

کی کیا دہری حالت کو میں اور اجنبی ہانی میں اور سیاہ دہری کے ساتھ میں ۳۲۸۸ نہ ٹھنڈا اور نہ غرت والا وہ اس

كَانُوا قَلِيلٌ ذَٰلِكَ مُتَرْفِعِينَ ۖ وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنثِ الْعَظِيمِ ۖ وَ

پہلے آسودگی میں حکمران ہو رہے تھے اور بڑے غنا پر اصرار کرتے تھے

كَانُوا يَقُولُونَ ۖ إِذَا امْتَنَّا وَكُنَّا آبَاءًا عِظَمَاءَ ۖ إِنَّا لَنَبْعَثُنَّ ۖ

تھے تھے کہ کیا جب ہم رجا میں آئے اور مٹی اور بٹیاں ہو جائیں تو کیا ہم اعلیٰ جائیں گے اور کیا ہم

الْأَوَّلُونَ ۖ قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ۖ لَجَمُوعٌ ۖ هَٰ إِلَىٰ مِيقَاتٍ ۖ

پہلے باپ دادا یعنی کس پہلے اور پچھلے میں ایک مقود کے مقررات پر آئے

يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ۖ ثُمَّ نُنَكِّسُهَا الصَّالُونَ الْمَكِينُونَ ۖ لَا يَكُونُ مِنْ نَّجْمٍ ۖ

کے جائیں گے چہرہ اس گرا ہوا جھٹلے والا مژدہ منور کے درخت سے

زَقُومٍ ۖ فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ۖ فَمَتَلَبُونَ عَلَيْهِمُ الْحِيمُ ۖ فَمَتَلَبُونَ ۖ

کھا دے پھر اپنے پیٹوں کو اس سے بھرو گے پھر اس کے اوپر اٹھا ہوا بانی جو گے پھر جو گے

شَرَبَ الْهَيْمِ ۖ هَٰذَا نَزَّلُكُمْ يَوْمَ الدِّينِ ۖ نَحْنُ خَلَقْنَكُمْ فَلَوْلَا تَصَدَّقُونَ ۖ

جھپٹا دے اونٹ چنے ہیں یہ جہنم کے دن ان کی ممانی ہے ہم نے تمکو پیدا کیا پھر کیوں تم (دوسری پیدا کرنا) چاہتے ہو

أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ ۖ ءَأَنْتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ۖ

تو کیا تم نے دیکھا جو تم نطفہ ڈالتے ہو کیا تم اسے پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرنے والے ہیں

سے ان کے لئے عقیقہ ہاتھوں کی راحت کے سامان کا ذکر ہے اور اصحاب الہیمین کی ابتدائی حالت کی وجہ سے ان کے لئے انہیں راحت کے سامان کا ذکر ہے جن سے ترقی کے ابتدائی مراحل کی قومیں زیادہ مانوس ہوتی ہیں +

۳۲۸۸ عجم کی قوم سے جس سے عجمیہ ہوں جو رحمت سیاہ جو غر حرات کی وجہ سے یہ نام ہے (غ) اور اس قل کو اگلی آیت میں لا بلا ولا کو ہم کہا کہ یہ سایہ میں بیٹھے سے ٹھنڈی بھی میل ہوتی ہے اور یہ رحمت کا مقام بھی ہے مگر اس سایہ میں ان دونوں باتوں کی نفی کی کہ

عجم

۶۱ لَخْنٌ قَدْ رَأَيْتُمْ الْمَوْتَ وَمَا خُنُّ بِمَسْبُوقِينَ عَلَى أَنْ يُبَدَّلَ

ہم نے تمہارے سامنے موت مقرر کر دی ہے اور ہم اس سے عاجز نہیں کہ تمہاری مثال بدل

۶۲ أَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئُكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ

کہا میں اور تمہیں اس صورت میں پیدا کریں جو تم نہیں جانتے ۳۲۸۲ اور پہلی بنیاد پہلی پیدا کر کے جانے ہو کر

۶۳ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ۝ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ ۝ ؕ أَنْتُمْ تَزْعَوْنَ ؕ أَمْ كُنْزُ الْآرَافِ ۝

پھر نصیب کیوں نہیں کرتے کیا تم نے دیکھا جو تم ہوتے ہو کیا تم اسے کہتے ہو یا ہم اگسٹے لے رہے ہیں

۶۴ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ۝ إِنَّا الْمَغْمُومُونَ ۝ بَلْ لَخْنٌ

اگر ہم چاہیں تو اسے چور چور کر دیں تو تم تعجب کرنے لگو (کہ) ہم پر چٹی پڑ گئی بلکہ ہم

۶۵ مُخْرَجُونَ ۝ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ۝ ؕ أَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ

مردم ہوتے کیا تم نے وہ پانی دیکھا جو تم پی پے ہو کیا تم اسے بارش کہتے ہو

۶۶ السَّمَاءِ أَمْ كُنْزُ الْمُنِيرُونَ ۝ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ لِحَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ۝

یا ہم اندازے والے ہیں ۳۲۸۳ اگر ہم چاہتے تو اسے کھادی بناتے تو کیوں تم شکر نہیں کرتے

۶۷ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ۝ ؕ أَنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ كُنْزُ

کیا تم نے آگ کو دیکھا جو تم روشن کرتے ہو کیا تم اس کا درخت پیدا کرتے ہو یا ہم

۶۸ الْمُنْشَوْنَ ۝ خُنُّ جَعَلْنَاهَا تَذَكُّرًا ۝ وَمَتَاعًا لِلْمُقْوِينَ ۝

پیدا کرنے والے میں ہم نے اسے نصیحت بنایا اور مسافروں کے لئے سامان ۳۲۸۴

اور میں نے گویم سے مراد فاقہ ہے کیونکہ یہی اس کا کریم ہے +

کوئیر
بٹ عبدالموت میں
یہ ہم نہیں

۳۲۸۵ میں بٹ عبدالموت پر ہی بحث ہے اسی سے کفار انکار کرتے تھے اسی پر اللہ تعالیٰ نے زور دیا ہے پس غفلت کی مالا متلون
میں ہی بٹ عبدالموت کا ذکر ہے اور یہاں صاف فرمایا کہ بٹ میں ہماری صورتیں ایسی ہو گئی جنہیں تم نہیں جانتے یعنی یہ صورتیں نہ ہو گئی
ہیں نہ جسم ہی نہ ہونگے نہ یاد نہ کوہر ایک دوسرے کو کس طرح پہچانیں گے تو اگر اس دنیا میں بھی ایک انسان اپنی آواز تک سے پہچاننا جاسکتا
ہے تو کہاں جہاں سب صاف شکل و صورت میں عیاں اور آشکارا ہو جائیں گے ایک دوسرے کو پہچاننا کون سا مشکل کام ہو گا +

۳۲۸۶ مرقی ہادی کو کہتے ہیں اور اس کا ایک کھڑا مرقی ہے (غ)

مرقی

۳۲۸۷ کن کرتے آگ کو فحاش کی آگ میں دھنکے لگا کر سے کہا اور معقوب سے مراد دیکھو ۳۲۸۸ مسافر ہی عبدالموت کا

معقوب

قوله
۱۶

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۖ فَلَا أُقِيمُ بِمَوْجِعِ الْجُحُومِ ۖ وَاللَّهِ لَنَقَسِمُ لَوْ تَعْلَمُونَ ۖ

مواضع رب عظمت واسے کے نام کو توحید کر لیا انہیں میں ترقی کے حصوں کے نزول کا قسم کھاتا ہوں ۳۲۸ اور یقیناً وہ مجاہد ہی قسم ہے اگر

عَظِيمٌ ۚ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ۚ فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ ۚ لَا يَسْمَعُ إِلَّا الظُّرُورُ ۚ

ترم ۲۱۰ یقیناً یہ قرآن نفع پہنچانے والا ہے محفوظ کتاب میں سوائے انہوں کے اسے کوئی نہیں پہنچاتا

قول ہے کہ محفوظ زبان عرب میں بھوکے کہتے ہیں (دج) اور سافر کا ذکر خصوصیت سے اس لئے کیا کہ وہ زیادہ قضا ہے حضرت علی کے متعلق روایت ہے کہ ان چاروں موتوں پر جہاں جہاں سوال کا لوگ ہے آپ پرستے تھے بل انت یلک۔

۳۲۸ لا عدم محض کے لئے استعمال ہوتا ہے اور تینوں زمانوں میں اودہم اودھل کے ساتھ استعمال ہوتا ہے اور بعض وقت لایک

کلام قبضت پر داخل ہوتا ہے اور وہ کلام غنوت کی نفی کرتا ہے جیسے ہا یغیب عن دلب من مشغال ذذۃ فی الاصل ولا فی السواء

(یہیں ۶۱) اور اسی معمول ہے لا اقسام بیوم القیامۃ (۱) فلا اقسام بہب المشرق (المعاد ۳۶) فلا وربک

لا یصنون (النساء ۶۵) اور جیسے یہاں اور بعض وقت دو متضاد باتوں پر کر لایا جاتا ہے اور دونوں میں انبات امر مراد ہوتا

ہے اور کسی ان کے درمیان کسی حالت کا اثبات ہوتا ہے مثلاً لا شرقیۃ ولا غربیۃ (النور ۳۵) جس سے مراد ہے کہ وہ شرقی بھی

ہے اور غربی بھی (رخ) اور لولا دو طرح پر آتا ہے کسی چیز کا امتناع اس کے غیر کے وقوع کی وجہ سے لولا انتم لکنا امو منین (الباقہ ۳۱)

اور دو سرا یعنی خلاف اور اس کے بچے فعل آتا ہے جیسے لولا ارسلنا رسولاً (رخ)

ابن عباس - مجاہد مکرر کے نزدیک مواقع النجوم سے مراد یہاں قرآن کریم کے نجوم یا محروم کا نزول یا وقت نزول ہی ہے (ج) ۱

دیکھو ۳۱۹ اور روح المعانی میں ہے کہ اس کے بعد انہ لقرآن کریم لکرا سے گویا حرام سے بیان کر دیا ہے کہ مواقع النجوم سے

مراد نزول قرآن ہی ہے اور اگر نجوم سے مراد ستارے لئے جائیں تو مواقع سے مراد ان کا فاش ہونا یا جائیگا اس کے لئے بھی ۳۱۹

دیکھو اور بخاری میں ہے کہ مواقع النجوم سے مراد حکم القرآن ہے یعنی قرآن شریف کی حکم آیات۔

۳۲۸ قرآن کے ہر حصہ کے نزول کو بعد شہادت یا شہر پیش کر کے جواب شہر میں تین باتیں بیان فرمائی ہیں ۱) یہ قرآن کریم ہے۔

(۲) یہ محفوظ کتاب ہے (۳) سوائے انہوں کے اسے کوئی نہیں پہنچاتا۔ اب ظاہر ہے کہ جواب قسم وہ ہے جسے تابع کرنا مقصود ہے

اور شہر جانے شہادت ہے پس قرآن کے ہر حصہ کے نزول کو بطور شہادت پیش کیا ہے کہ یہ قرآن کیسا ہے۔ یعنی اندر وہی شہادت کی

طرف توجہ دلاتی ہے۔ پہلی بات قرآن کا کریم ہونا ہے کریم کے لئے دیکھو ۳۱۹ قرآن کو کو لیدر لحاظ اس کے معزز اور ممتاز ہونے کے

بھی کہا جا سکتا ہے مگر ہر صرف ایک دعویٰ ہو گا کہ لیدر جب اسد قاضی کا وصف ہو تو مراد اس کا احسان و انعام ہوتا ہے پس کلام

آئی کے کریم ہونے میں بھی اس کے فدیہ سے احسان و انعام ہی مراد ہے یعنی دنیا کو اس سے نفع پہنچا اور قرآن کا نزول اس پر

یوں لگاؤ تھا کہ جو کچھ نازل ہوتا تھا وہ انسانوں میں ایک روحانی انقلاب پاکیزگی کی صورت پیدا کرتا تھا جاتا تھا وقیل الکرم ہم

من کثرة البذل والاحسان والاقتصاد بالیحی من الاوصاف کلثوة النعم (۲) فی کتاب مکنونین یعنی نئے گئے

ہیں کہ وہ احسان پر ہونے کی وجہ سے گد و فبار سے محفوظ ہے اور طہین اسے لیکر نہیں پارتے بلکہ لکھتے کرتے ہیں (ج) ۱۶ دونوں

باتیں قرآن شریف کی اس خاص عظمت پر کچھ دھنی نہیں ڈالیں جس کے ثبوت کرنے کے لئے اجماعی بڑی قسم کھائی گئی ہے جس طرح قرآن

کا کریم ہونا ایک عظیم الشان امر ہے جو باطنی ثبوت کو پہنچ گیا یعنی دنیا میں اس کی کائنات بھی اسی طرح فی الحقیقت باقی دوا اور بھی ایسے

ہی عظیم الشان امور ہیں جو قرآن کریم کی خصوصیت کو دیگر کتب پر ثابت کرتے ہیں اور مکنونین سے مراد یہ ہے کہ وہ دشمنوں کے حملوں

اور منصوبوں سے محفوظ ہے یعنی وہ اسے مہیا دشمن کر سکتے اور تیر و تبدیل سے بھی محفوظ ہے وقیل ای فی کتاب مصون

لا

نور

مواقع النجوم سے

قرآن کی عظمت

کو لیدر

۸۱ تَنْزِيلُ مِنَ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ فَبِهَذَا الْحَدِيثِ أَنْتُمْ مُدْهَنُونَ ۝ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ

جہاں کے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے تو کہاتم اس کلام کو جھوٹا قرار دیتے ہو اور اسے اپنا حشر اٹاتے ہو کرتم

۸۲ اَنْتُمْ تَكِيدُونَ ۝ فَلَوْلَا اِذَا بَلَغَتِ الْحُلُقُومَ ۝ وَاَنْتُمْ حِينِيذٍ تَنْظُرُونَ ۝

جھٹلاتے ہو ۳۲۸۵ تو کیوں نہیں ہوتا کہ جب دہلے لگے میں آنہی ہے اور تم اس وقت دیکھ رہے ہو تے ہو

۸۶ وَنَحْنُ اقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَكِنْ لَا تَبْصُرُونَ ۝ فَلَوْلَا اَنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ۝

اور ہم تمہارے نسبت اس سے قریب تر ہیں لیکن تم نہیں دیکھتے تو کیوں اگر تم کسی کے ماتحت نہیں ۳۲۸۵

عن التبتایط والتنبیہ وهو المصحف الذی بایدی المسلمین وتضمن ذلک الاخبار بالغیب لانه لم یکن اذا ذاک
مصالحف دسراہتیری باء یہ ہے کہ اسے پاکوں کے سوائے کوئی چھو نہیں سکتا تو اس میں ابن جریر میں ایک قول کے مطابق لاکھ کے
ساتھ رسول اور وہ لگ بھی مثال ہیں جو انہی کی طرح گھٹا ہوں سے پاک کئے گئے ہیں اور روح الحانی میں ایک قول ہے کہ معظموں سے
مراد کفر سے پاک یعنی یمن ہیں۔ اور بیسہ سے مراد یطلبہ ہے حقیقت یہ ہے کہ اوپر جو وہ باتیں بیان ہوئیں کہ قرآن
پاک کے منافع بہت ہیں جو لوگوں کو اس سے پہنچیں گے اور کہ یہ دشمنوں سے محفوظ ہے انہی کے ذیل میں یہ تیسری بات ہے کہ اس تک رسائی
سوائے پاک لوگوں کے اور کسی کی نہیں ہو سکتی پس دشمن جو نقصان نیچے کی نیت سے اس تک پہنچنا چاہتا ہے وہ اس تک نہیں پہنچ سکتا
اسے صوف ہی چھو سکیں گے جو پاک ہیں اور اس سے دو ذوق باتیں اخذ ہوتی ہیں ایک یہ کہ مسلمان کو بھی چاہئے کہ قرآن کریم کو طاعت کی
حالت میں چھوئے اور دوسرے یہ کہ اس کے معنائیں عاید تک رسائی انہی لوگوں کو ملتی ہے جو اپنے آپ کو گھٹا ہوں سے پاک کہہ لہد
تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں یہ مطہرین کے قرآن شریف تک پہنچنے کے دو رنگ ہیں ایک ظاہری ایک باطنی قرآن شریف کے ظاہری آداب
کا جو شخص پاس کرنا ہے وہی اس کے باطن تک بھی پہنچ سکتا ہے اور یہ حکم مسلمانوں کے لئے ہے اس کے یہ معنی نہیں ہو سکتے کہ لکھا کہ
قرآن شریف چھپنے کیلئے نہ دیا جائے کیونکہ اس طرح تبلیغ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور قرآن کے آئے کی اصل غرض ہی مفعول ہو جاتی ہے۔
البتہ ایک حدیث سے یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ دشمنوں کے ہتھک آمیز سلوک سے بچانے کے لئے آنحضرت صلیع نے مبارک حکم دیا تھا
کہ قرآن شریف کو نیکو دشمن کی سرزمین کی طرف سفر نہ کریں۔ بخاری میں ہے تھینا ان شافر بالقرآن الی ارض العرب ۝

۳۲۸۵ رزق۔ مجھ کو ملا نصیب دے کہ کسی کہتے ہیں کہ یہاں ہی مراد ہے رخ، اور اس کے معنی شکر بھی مراد ہے رخ، اور رزاق رزق کے حقیقی
اور اس کے حکم کرنے والے اور اس کے سبب کو کہا جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ ہے اور اس انسان کو بھی کہا جاتا ہے جو وصول رزق میں سبب بن جائے
ومن لستم له بوازقین والحجۃ ۲۷ اور رزاق صرف اللہ تعالیٰ کو کہا جاتا ہے ان اللہ هو الرزاق رالذی اودیت ۵۸ رخ

۳۲۸۵ مدینین۔ دان الناس کے معنی ہیں انہیں مغلوب کیا یا مات کیا اور حدیث ابی طالب میں ہے کہ آنحضرت صلیع نے فرمایا
اُذِلُّ مِنْ قَرَابَتِیْ کَلِمَۃٌ تَدْرِیْ اَلَمْ یَجِا الْعَرَبُ یَمِیْنِیْ مِنْ اَنْ سَے ایک بات چاہتا ہوں جس سے عرب ان کے ماتحت ہو جائے اور
آنحضرت کو ایک شاعر نے یاسید الناس و ذیقان العرب لکھ کر مخاطب کیا ہے۔ اور یہاں غنمہ مدینین کے معنی غنم ہلوکین ہیں
دل، اور عبد بن غلام کو اور مکہ بنیۃ لوندی کو کہا جاتا ہے رخ

ان آیات میں بتایا ہے کہ انسان کسی دوسرے کے حکم کے ماتحت ہے اگر وہ خود کا دوسرے قوامی موت پر کیوں قدرت مال
نہیں جیا دوسری جگہ فرمایا فادعوا عن انفسکم الموت ان کنتم صادقین رال عمران ۱۱۶

لا یسیر الا بالمطہرون
سے مراد

مست

رزق

دانشق

رزاق

دان۔ مدین

تَرْجِعُونَهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ كَذَلِكَ نَكْفِي الَّذِينَ كَفَرُوا ۝ فَذُرُوا

لے دیا نہیں لیجئے اگر تم سچ ہو ہر اگر وہ مغرور ہیں سے ہے تو رامت

وَرِيحَانٌ ۝ وَجَنَّتْ يُعِيمُ ۝ وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ فَسَلَامٌ ۝

اور رزق اور جنّت کا بارغ ہیں اور اگر وہ برکت والوں میں سے ہے تو تیرے

لَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمَكِيدِينَ الْفَاسِقِينَ ۝

تو سلامتی ہے تو برکت والوں میں سے ہے ۲۸ اور اگر وہ مہلتانے والوں گراہوں میں سے ہے

فَنَزِلُ مِنْ حَمِيمٍ ۝ وَتَصْلِيَةٌ جَحِيمٍ ۝ إِنَّ هَذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ ۝

تو کھوٹے پانی کی مہانی ہے اور دوزخ میں جلتا یہ یقینی سچ ہے

۹۶ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ

سو اپنے رب عظمت والے کے نام کی تسبیح کر

۳۲۸۹ فَنَزِلُ مِنْ حَمِيمٍ ۝ وَتَصْلِيَةٌ جَحِيمٍ ۝ إِنَّ هَذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ ۝

میں سے ہے اور ابن جریسنہ یوں بھی معنی کے ہیں فَنَزِلُ مِنْ حَمِيمٍ ۝ وَتَصْلِيَةٌ جَحِيمٍ ۝ إِنَّ هَذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ ۝

۹۶ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ

سلام

سورۃ النجم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اودے اسماء و اسم

بار بار ہم کریم کے نام سے

۱

سُبْحَنَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ لَهُ مُلْكُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ

اسد کی تسبیح کرتے ہو کچھ آسمانوں میں اور کچھ زمین میں، اور وہ غالب حکمت والا ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کی ہے

يُخْرِجُ الْحَيَّ وَيُمِيتُ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ

وہ زندہ کرتا ہے اور مار ڈالتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے پہلے اور (سب سے) پہلے اور (سب سے) ظاہر اور (سب سے) مخفی ہے

وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ

اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے ۶۲۹ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا

تسبیح سورۃ

اس سورۃ کا نام اللہ ہے اور اس میں چار رکوع اور انیس آیتیں ہیں اس کا نام الحمد الی اس تک ہے یا گیا ہو کہ جب ہم حق کو نیت دیا ہو کرنے چل جاتے ہیں تو پھر انبیاء بھی تلواریں اٹھانی پڑتی ہے۔ ورنہ ان کے آنے کی اصل غرض نہیں ہوتی اس لحاظ سے اس سورۃ میں اول اللہ تعالیٰ کے علم و قدرت کی دست کا ذکر ہے۔ پھر مسلمانوں کو انفاق کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ پھر منافقوں کا ذکر کیا ہے جو نصرت دین میں شال نہیں ہوتے۔ اور مسلمانوں کو بھی توجہ دلاتی ہے کہ نسا زما نہ گذر جائے پران کے دل پہلے اہل کتاب کی طرح سخت نہ ہو جائیں۔ پھر بتایا کہ دینی زندگی کو غرض بنانے کا نتیجہ رکھ ہے۔ اور آخر رسولوں کے رسال کے قانون کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حق کے قائم رکھنے کے لئے کیا کی ضرورت بھی پڑتی ہے۔ اہد سب سے آخر حضرت عیسیٰ کے تبعین کا ذکر کیا ہے

یہ سورۃ منی ہے اور اس کا نزول صلح حدیبیہ کے بعد کا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں ان لوگوں کی فضیلت کا ذکر ہے جو من قبل الفتح اپنے اموال کو اسد کی راہیں خرچ کرتے رہے۔ بعض لوگوں نے اس کے صدور کوئی کہا ہے۔ مگر یہ درست معلوم نہیں ہوتا اور تعلق اس کا پہلی سورۃ کے ساتھ اس لحاظ سے ہے کہ وہاں جن اچھے لوگوں کا ذکر تھا وہ دین الہی کی نصرت کرنے والا گروہ ہے اور جو لوگ نصرت دین الہی نہیں کرتے ان کا مشرک یا کفار کے ساتھ ہے۔ اور یہاں سے سورۃ تہریم تک دس سویتیں ملتی ہیں۔ سورۃ ہود کے بعد جو کئی سورۃوں کا سلسلہ چلا تھا اور اس میں صرف تین سویتیں ملتی درمیان میں ایک خاص تعلق کے لئے لائی گئی تھیں یعنی محمد الفتح۔ الحجرات۔ اسے یہاں بند کر کے مدنی سورتوں کا مجرہ شروع کیا ہے اور اس مدنی مجرہ کی اس سب سے پہلی سورۃ میں کچھ مٹافیقین کا اور بطور اشارہ ذکر کیا گیا ہے

۶۲۹ الاول والاخر والظاہر والباطن حدیث میں ایک دعا کی ذیل میں زمان نبوی سے ان صفات باری کی صبیح ذیل تفسیر مجرہ سے ملت الاول فلیس قبلک شیء وانت الاول فلیس بعدک شیء وانت الظاہر فلیس فوقک شیء وانت الباطن فلیس دونک شیء اور یہ سلم اور ترمذی کی حدیث ہے یعنی تو ادا ہے تجھ سے پہلے کوئی نہیں اور تو آخر ہے تجھ سے پیچھے کوئی نہیں یعنی

الاول - الاخر

ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يَعْلَمُ مَا يَلِيهِ فِي الْأَرْضِ ۚ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنْ السَّمَاءِ

پھر وہ عرش پر قابض ہے وہ جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہو اور جو کچھ اس سے نکلنا ہو اور جو کچھ آسمان کے اترتا ہو
وَمَا يَخْرُجُ فِيهَا وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۚ لَهُ مُلْكُ ۵

اور جو کچھ اس میں پڑتا ہے اور وہ ہماتے ساتھ ہے جہاں کہیں تم ہو اور امداد سے جو تم کو دے ہو دیکھتا ہے آسمانوں اور زمین

الْسَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَالِلَّهِ تَرْجَعُ الْأُمُودُ ۚ يُوجِبُ الْإِيلَافِ النَّهَارِ وَيُوجِبُ النَّهَارِ ۖ

کی بادشاہت اسی کی ہے اور امداد کی طرف سب کام لوٹتے جاتے ہیں وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات

فِي الْيَنبُوتِ ۚ وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۚ آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ وَأَنْفِقُوا مِمَّا ۶

میں داخل کرتا ہے اور وہ سینوں کی باتوں کو جانتے والا ہے۔ امداد اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس سے خرچ کرو جو میں

جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلِفِينَ فِيهِ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَأَنْفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ۚ وَامْكُمُ ۸

اُس نے تمہیں (اپنا) نائب بنایا ہے۔ سو جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں اور خرچ کرتے ہیں ان کے لئے بڑا اجر ہے ۳۲۹ اوتیس

لَا تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالرَّسُولِ يَدْعُوكُمْ لَتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۙ

کیا تم امداد پر ایمان نہیں لاتے اور رسول تمہیں بلاتا ہے کہ تم اپنے رب پر ایمان لاؤ اور وہ تمہارا عہد لے چکا ہے اگر تم ہوتا ۳۲۹

سب مخلوق کے کھانا کے سد باقی رہنے والا، اور تو ظاہر ہے تجھ سے اوپر کوئی نہیں اور تو ظن ہے تجھ سے دون کوئی نہیں اور ان آفرینی دو

فقروں کی تشہیر پر دو طرح پرکھی ہے۔ یعنی ظاہر کے ایک یہ معنی کو تو غالب ہے تجھ پر کوئی غالب نہیں۔ اور دوسرے یہ کہ تو سب

چیزوں سے زیادہ ظاہر ہے ظہور میں تجھ سے اوپر کوئی نہیں کہ نہ ہر چیز کا ظہور تجھ سے ہے اور باطن کے ایک یہ معنی کرتی ہے

کوئی جہاں اور کوئی نہا نہیں جس کی طرف التجا۔ باقی جاتے اور دوسرے یہ کہ تو سب چیزوں کا زیادہ باطن ہے اور ہر چیز کی حقیقت کو

اس کا غیر جانتا ہے۔ یعنی خود امداد تعالیٰ اور تیری حقیقت کو تیرا غیر نہیں جانتا یا ہر چیز کی حقیقت کی معرفت ممکن ہے۔ لیکن تیری ذات

کی حقیقت کی معرفت ممکن نہیں۔ اور تیرے معنی باطن کے یوں ہی کئے گئے ہیں کہ تجھ سے قریب تر کوئی نہیں والباطن اور ہا من

کل شئی (ہر) اور معرفت میں ہے کہ ظاہر سے اشارہ ہماری پیہمی معرفت کی طرف ہے کہ ہر نہ قدرت جس چیز کی طرف دیکھتی ہے یہی

نہید کرتی ہے کہ امداد تعالیٰ موجود ہے اور باطن سے اشارہ ہماری حقیقی معرفت کی طرف ہے جیسا کہ حضرت ابو بکر کا قول ہے یا خن

غَايَةُ مَعْرِفَتِهِ الْقَصْدُ عَنْ مَعْرِفَتِهِ ۖ يَأْتِي آيَاتُكَ مِنْ ظَاهِرِهَا وَبَنِيَّاتُهَا مِنْ بَاطِنِهَا ۖ يَأْخُذُكَ مِنْ حَاطَةِكَ كَمَا تَأْخُذُكَ مِنْ حَاطَتِكَ ۖ

کے ہوئے ہے اور باطن اس لحاظ سے کہ اس کا احاطہ نہیں کیا جاتا مگر کہ لا بصلا وھوید لا لبصار (رخ)

۳۲۹ گو یا حقیقی ملک ان اعمال کا امداد تعالیٰ ہے اور ان صرف بطور نائب یا امین ہے پس امداد کے ال کو امداد کی نام میں طرح کو

۳۲۹ یہاں کفار کو خطاب لیکر عیادت سے مراد نازل عقلی یا عداست ہو کہو لیا گیا ہے مگر اصل مخاطب یہاں ایمان لانے

والے ہیں۔ جیسا کہ آیت ۱۰ سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ اور ایمان سے مراد یہاں بات کا مان لینا یا ایمان کا ل ہے اور عیادت سے مراد

۹ هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَى عَبْدٍ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَإِنَّ اللَّهَ

دہی ہے جو اپنے بند پر کمال آیتیں اتارتا ہے تاکہ وہ تہیں اندھیرے سے روشنی کی طرف نکالے اور یقیناً

۱۰ بِكُمْ لَوُفٍّ جِدْمٌ وَمَا كُمْ إِلَّا تَنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاتُ السَّمَاءِ

نہ پر جان رکھنے والا ہے اور تمہارا کیا عند ہے کہ تم اس کی راہ میں خرچ نہ کرو اور اسدی ہی کے لئے آسمان اور

وَالْأَرْضِ لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَّنْ أَنْفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتِلْ أُولَٰئِكَ أَكْثَرُ

زمین کا رزق ہے تم میں سے وہ برابر نہیں جس نے فتح سے پہلے خرچ کیا اور لڑائی کی (اور جس نے پیچھے کیا) یہ تیرے

دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدِ وَقَاتِلُوا وَلَا تُلَاحِظُوا عَمَلَكُمْ وَاللَّهُ

میں ان سے بڑھ کر ہیں جنہوں نے بعد میں خرچ کیا اور لڑائی کی اور میرا یہ کہ ساتھ اسدے اچھا وعدہ کیا ہوا اسدے

۱۱ بِمَا تَعْمَلُونَ خَيْرٌ مِّنْ ذَٰلِكَ الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضْعِفُهُ لَهُ وَأَلَّ

اس سے جو تم کرتے ہو خیر دار ہے ۳۲۹۳ کون ہے جو اس کے لئے اچھا عمل کرے تو وہ اس کے لئے بڑھاتا ہے اور اس کے

۱۲ أَجْرُكُمْ يَوْمَ تَأْتِي الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتُ يَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ

عزت والا ہے جس دن تو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو کیجئے گا ان کا نور ان کے آگے دوڑا ہوگا اور ان کے دائیں

بَشَرِكُمْ يَوْمَ جَنَّتْ تَجْرَىٰ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خُلِدْنَ فِيهَا ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

آج تمہارے لئے خوشخبری ہے بلغ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں انہیں میں رہو گے یہیں بھاری کامیابی

۱۳ الْعَظِيمِ يَوْمَ يَقُولُ الْمُنْفِقُونَ وَالْمُنْفِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا

۳۲۹۴ جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں انہیں کہیں گے ہم ایمان لائے یہاں اظہار کرو

اقرار زبانی جو اسلام لاکر کیا۔ ان کلمت مضمون میں بھی اسے صاف کر دیا ہے اور یہ تنبیہ منافقوں کو ہے +

۳۲۹۳ الفتح سے مراد مجاہد اور قتادہ کے نزدیک فتح مکہ ہے اور عامر نے اسے فتح مدینہ کہا ہے اور حضرت ابو سعید خدری کی حدیث

میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے بھی اس آیت کو فتح مدینہ کے متعلق ہی بیان فرمایا اور قرآن کریم نے بھی اپنے اہل ایمان میں مدینہ کو ہی

فتح مدینہ کہا ہے اس لئے کسی قول کو ترجیح ہے +

۳۲۹۴ ابن جریر میں دو قول ہیں۔ ایک یہ کہ فوراً آگے اور دائیں ہوگا۔ دوسرا یہ کہ ایمان ان کے آگے ہوگا۔ اور ابھی کتاب ابھی

دائیں ہاتھ میں الیہ ضحاک کا قول ہے اور ابن جریر نے اسی کو ترجیح دی ہے۔ اور اصل بات یہ ہے کہ اعمال کی جزا تو اعمال کے مطابق

ہے جس شخص کی یہاں یہ حالت ہے کہ اس کا نور ایمان اس کے آگے آگے ہے۔ اور کتاب دائیں ہاتھ میں یعنی اس پر مضبوط ہو کر عمل

مومن کو نور کھڑا کر
سکتا ہے

نَقِيتُسْ مِنْ نُورِكُمْ قَبْلَ اِيْجْعَاوِ اَرْءَاكُمْ فَاَلْتَسَوُّوْا نُوْرًا فَضْرَبَ بَيْنَهُمُ السُّوْرَ

ہم بھی تمہارے نور سے (روشنی) لیں۔ کہا جائیگا اپنے پیچھے کوٹ جاؤ اور نور تلاش کرو پس ان کے درمیان الیہ پوراعلیٰ

لَهُ بَابٌ بِطَنُهُ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهَرُهُ مِنْ قَبْلِهِ الْعَذَابُ يُنَادُوْنَهُمُ التَّوَكُّنُ ۱۳

کڑی جائیگی اس کا ایک دروازہ ہو گا اسکے اندر کی طرف رحمت ہو اور اس کے باہر کی جسے عذاب ۳۲۹۵ انہیں پکاریں گے کیا ہم

مَعَكُمْ قَالُوْا بَلٰی وَلٰكِنْ كُنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَضَّيْتُمْ وَاْتَيْتُمْ وَغَرَّكُمْ اَلَمَلُ

تمہارے ساتھ نہیں تھے کیسے گے ان لیکن تم نے اپنی جانوں کو گھٹنے میں ڈالا اور انتظار کرتے رہے اور شک میں پڑے یہ اور تین کائناتوں کے

حَتّٰی جَلَمَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغُرُوْرُ ۝ فَاَلِیَعْمَ لَا یُؤْخَذُ مِنْكُمْ فَرْیَہُ ۱۵

میں لکھا بیان تک کہ امد کا حکم آگیا اور بڑے دھوکے بازی میں رہ گئے کیا سو آج تم سے فدیہ نہیں لیا جائیگا

وَلَا مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مَا دَکُمُ النَّارُ هٰی مَوْلٰیكُمْ وَیَبْسُ الْمَوِیْرُ

اور ان سے جنہوں نے کفر کیا تمہارا ٹھکانا آگ ہے وہی تمہاری مددگار ہے اور وہ بری جگہ ہے ۳۲۹۶

اَلَمْ یَاۤیْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِکْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنْ حَتّٰی ۱۶

کیا ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے وقت نہیں آیا کہ ان کے دل الشک کے لئے نرم ہو جائیں اور اسکے لئے جو حق ہے اُترے

کرتے وہی ایمان اور کتاب اس کے لئے قیام ہے دن و رات جاتے ہیں اور فی الحقیقت نور ہیں اسے ساتھ لے کر جاتے ہیں پھر جمع

من الظُّلُمٰتِ اِلٰی النُّوْرِ (البقرہ ۲۵۵) اور عالمی واقعہ ہونے سے یہ مراد نہیں کہ باقی طرفوں میں ظلمت ہوگی۔ بلکہ آگے بڑھتے ہوئے

بین کے لحاظ سے ان دو طرفوں کا نام لیا ہے اور جس کے دو جانب نور ہو گا۔ اسکے چاروں طرف روشنی ہوگی ظلمت اسکے کسی طرف بھی نہیں ہو سکتی

۳۲۹۷ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ منافق ظلمت میں ہونگے عدایات میں ہے کہ پہلے انہیں نور دیا جائیگا لیکن جب صراط پر جائیں گے تو مجباً

دیا جائیگا۔ یہ بھی جزاء و نفاق کا رنگ پڑا۔ وہ پہلے ایمان لائے مگر صراط مستقیم پر نہ پہنچے دیا ہی سادہ ان سے قیامت میں ہوگا اور ان مومنوں سے

نور آگیا اور مومنوں کو جواب سب اکٹھے انہیں احوال کی طرف اشارہ ہے۔ اور جمعوا اور مل کر کہہ یعنی یہ نور تو بذریعہ اعمال و نیامیں ہی مل سکتا

ظاہر اور درمیان میں دیوار کا مائل ہو جانا یا روک۔ یہ ظاہر کرنے کے لئے ہے کہ ان کا تعلق باہم منقطع ہو جائیگا۔ جس طرح دنیا میں

انہوں نے منقطع کر دیا تھا اور اس دیوار میں دروازہ بتاتا ہے کہ اس دروازہ سے وہ آخر کار داخل ہو جائیں گے مگر جب تک کہ لپٹاؤں

کی باوازش نہ حاصل کر لیں اس وقت تک نہیں یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جنت اور دنیا میں فرق بھی صرف ایک دیوار کا ہے حالانکہ ایک

اعلیٰ علیین پہ ہے اور دوسرا اسفل السافلین میں جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جنت اور دوزخ کے بیان میں ظاہری لمبندی و اور

پستی مراد نہیں۔ ایک ہی دیوار درمیان میں ہے اور عذاب ہے اور رحمت اور وہی دیوار ہے جسے انسان اپنے احوال سے کھڑا

کر دیتا ہے پھر ایک دفعہ اسے نور کا تو دوسری دفعہ اسے رحمت اور جنت قرار دیتا۔ اور جسے پہلے ظلمت قرار دیا اس کی کبھی عذاب نہیں ہو سکتا

۳۲۹۸ آگ یا دوزخ کو یہاں کفار اور منافقین کا مولیٰ یا مددگار کہا ہے۔ اور اس طرح صاف بتا دیا ہے کہ دوزخ آگ کے بطور علاج

اعمال اور جزا کا تعلق

برشت اور دوزخ

صغیر بطور علاج

وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَلُ فَنَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ

اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں پہلے کتاب دی گئی۔ پھر ان پر لمبا زمانہ گزر گیا تو ان کے دل سخت ہو گئے

وَكَيْفَ يَهْتَمُّ فِئْتَانٌ مِّنْهُمْ نَاقُصُونَ ۚ اَعْلَمُوا اَنَّ اللَّهَ يَحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا قَدْ

اور اُن میں سے دو ٹانگوں میں سے ایک ناقص ہے۔ کیا ان کو اسد زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرے گا۔ ہم نے

بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۚ اِنَّ الْمَصْدِقَيْنِ وَالْمُصَدِّقَاتِ وَ

بیان کیا ہے آیتیں کہول کر بیان کر دی ہیں تاکہ تم عقل سے کام لو صدقہ دینے والے صدقہ اور صدقہ لینے والی عورتیں اور

اَقْرَضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضَعْفُ لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا

جنہوں نے سدا صد کیلئے اچھے عمل کئے ان کے لئے بڑھایا جائیگا اور ان کے لئے عورت والا اجر ہے ۳۲۹ اور جو اسد اور اس کے

بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ اُولَٰئِكَ هُمُ الصِّدِّقُونَ ۚ وَالشَّهَادَةُ عِنْدَ نَوْمِهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَ

رسول پر ایمان لائے ہیں وہ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں اُن کے لئے ان کا اجر اور

نُورُهُمْ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَلَٰكِنْ بَرَأَيْنَا اُولَٰئِكَ صَحَابًا مِّنْ دُونِ اُولَٰئِكَ اَعْلَمُوْا اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

ان کا نور ہے اور جو لوگ کفار کرتے ہیں اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہ دوزخ والے ہیں ۳۳۰ جان لو کہ دنیا کی زندگی

ہے گو ایک ایسا علاج ہے جو ان کے لئے دیکھ کا موجب ہے مگر وہ اس قابل نہیں ہے کہ جب تک آگ کے ذریعے سے ان کی آلیشوں کو مٹا دیا جائے وہ جنت میں یا خدا سے قدامت کے حضور میں حاضر ہو سکیں +

۳۲۹ مقال اور کبھی نے اس آیت کو منافقین کے متعلق سمجھا ہے مگر یہ صحیح نہیں (دعا) اور ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ مکہ کی مکلفات کے بعد یمن میں صحابہ کو کچھ آسودگی میسر آئی تھی اس لئے اس آیت کا نزول ہوا (دعا) اور یہ بالبدایت غلط ہے مدینہ میں اگر مکہ سے زیادہ مکلفات کا شکار نہیں ہوا چڑا۔ اس کے بالمقابل امین جبریل نے قتادہ کی روایت بیان کی ہے جس میں شداوی اوس کا قول ہے کہ اول ما یقع من الناس الخسوف سب سے پہلے لوگوں سے خسوف اٹھایا جائیگا جس سے معلوم ہوا کہ انہوں نے اس آیت کو آئندہ زمانہ پر لگا دیا جب لوگوں کے درمیان میں سے خسوف اٹھ جائے اور قرآن کریم کے کچھ الفاظ اسی تفسیر کے نزدیک ہیں۔ اس لئے کہ یہاں طالع علیہم کا ذکر اہل کتاب کے متعلق ہے یعنی ان کے دل ایک لمبا زمانہ گزرنے کے بعد سخت ہوئے تھے تو اسی حالت سے مسلمانوں کو ڈرایا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ تم بھی لمبا زمانہ گزر جائے تو تمہارے دل سخت ہو جائیں اور ایمان میں کچھ مصائب کی طوت اشارہ معلوم ہوتا ہے یعنی ہر وقت مصائب آکر لایا کرتے ہیں انہیں سمجھا دیا نہیں کہ پہلی ضرورت ذکر اسد اور قرآن کے آگے اپنے آپ کو جھکا کر ہے۔ اور یہی وہ بات ہے جس کی طرف کچھ مسلمانوں کو توجہ کر کے ضرورت ہے +

۳۲۹ مضمون اصل میں مضمون ہے یعنی صدقہ دینے والا۔ خدا کی راہ میں دینے کو مشکلات کا علاج بنایا ہے۔

۳۳۰ مضمون اصل میں صدقہ دینے والا۔ لایان لوگ ہیں جو دین کے مقابل کسی چیز کی پروا نہیں کرتے چاہے وہ بدو اور

مصدق

مصدق

لَعِبَ وَلَهُمْ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ

کھیل اور تماشا اور زینت اور آپس میں فخر کرنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر کثرت چاہنا کی بارش کی

غَيْثٍ أَجْبَحَ الْكَفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيمُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُمْلًا مَاءً وَ

شال کی طرح جس کا دھبہ (کی) لگانا کہ ازل کو خوش گنت ہے پھر وہ خشک ہو جاتی ہے تو اسے زرد پڑی ہوئی دیکھا کر پھر وہ چوراسا ہو جاتی ہے اور

فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا

آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی مغفرت سے مغفرت اور رضا اور دنیا کی زندگی

الْأَمْتَارُ الْغُرُورُ ۚ سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَحَنَّةٍ عَرْضُهَا الْعَرْضُ

صرف دھوکے کا سامان ہے غش ۳۳ پہلے نبی کی مغفرت کی طرف سبقت کرو اور اس جنت کی طرف جس کی فراخی آسمان اور

السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ذَٰلِكَ فَضْلُ

زمین کی فراخی کی طرح ہے وہ ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے ہیں یہ اللہ کا فضل

اللَّهُ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۚ مَا أَصَابَ مِنْ

ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے کوئی مصیبت زمین میں نہیں

مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كَيْبٍ مِّنْ قَبْلِ أَنْ تَبْرَأَهَا

پہنچتی اور زمیناری اپنی جانوں میں گمراہ ایک کتاب میں پڑتی ہے اسے پہلے تو ہم اسے پیدا کرنا

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ قَرَّبَ بَيْنَ رَأْسِي إِلَى رَأْسِ مُحَمَّدٍ عَلَى الْفَنَاءِ عَلَى نَفْسِهِ وَدِينَهُ كَتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صَلَافًا
فَإِذَا مَاتَ قَبَضَهُ إِلَيْهِ شَهِيدًا وَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ... ثُمَّ قَالَ هَذِهِ فِيمَ تَعْرَأُونَ وَالْفَرَادُونَ بَيْنَهُمْ مِنْ رَأْسِي إِلَى رَأْسِهِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ فِي دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ يَعْنِي جَوْشَنُ كَبُورُ نَفْسٍ أَوْ دِينٍ بِرَفْعَتِهِ خَوْفٌ سَلْبَةٍ دِينٍ كَوْنِهِ
ایک ایک سے دوسرے ملک کو بھیجا گئے ہیں وہ اللہ کے نزدیک صدیق لکھا جاتا ہے اور جب مرتب ہے تو اللہ اسے شہید کے طور پر نفس کرتا ہے
پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُ اللَّهُ إِنَّهُمْ هُمُ الْمُتَّقُونَ اور اپنے دین کو لیکر ایک ملک سے
دوسرے ملک کی طرف جاتے دلتے تھے کہ دین میں اپنی کیا تھی انکے جنت کے درجہ میں ہونے جو ہر حضرت علی علیہ السلام کو لیکر ایک شام ہر ملک سے تھے۔

عَنْ ۳۳ مَثَلًا ۚ كَثْرَةُ ۚ اِسْتِمَالُ كَيْتٍ مُّغْفَلَةٍ شَلَا اَعْدَاوِ غَيْرِهِمْ هُوَ تَابَهُ اَوْ نَالَهُ كَثِيرَةً اَلْزُخُوفِ ۳۴ ۚ اِي
ہر نکتہ مدد کی طرف اشارہ نہیں بلکہ فضیلت کی طرف بھی اور حکایت اور کثرت مال اور عورت میں ایک دوسرے سے

بڑھنے کی کوشش ہے اللہ کے لکھا کثرت کا لکھا ۳۴ ۱) اے انا اعطيتك الكون فاسمك کما گیا ہے کہ وہ جنت میں ایک نر ہے جس سے نہ لیا
نکلتی ہے اور کما گیا ہے بلکہ وہ خیر کی طرف ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گئی اور کئی آدمی کو بھی کثرت کیا جاسکتا ہے (۲) اور اس کا لکھا لکھنے کی چیز کی کثرت چاہنا
دَلِيلٌ مِّنْ تَشْكُرُ (المدثر: ۶)

کثرت

مکات

کوش

استعمال

۲۳ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۚ لَيْكَلَّا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا

یہ اللہ پر آسان ہے ۲۳ تم کو تم اس پر غم نہ کھاؤ جو تم سے جا تارا اور نہ اس پر اتراؤ

۲۴ بِمَا آتَاكُمْ ۚ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۚ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ

جو تمہیں دیا ہے اور اللہ کسی شکر خیز کرنے والے کو دوست نہیں رکھتا جو بخل کرتے ہیں

وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبَخْلِ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ السَّامِيُّ

اور لوگوں کو بخل کا حکم دیتے ہیں اور جو پھر جاتا ہے تو اللہ بے نیاز تو فرین کیا گیا ہے

۲۵ لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ

ہم نے اپنے رسولوں کو دلائل کے ساتھ بھیجا۔ اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان اتاری

لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ

تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں اور ہم نے لوہا اتارا اس میں سخت طاقت ہے

وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ ۚ

اور لوگوں کے لئے تاکہ اللہ جان لے کہ کون اس کی اور اس کے رسولوں کی غیب میں مدد کرتا ہے۔

یہ دنیا کی زندگی کو عرض بنا ہے کہ متوجہ رہیں اس لئے آخر پر فرمایا کہ آخرت میں سخت عذاب ہے کیونکہ یہاں آخرت کے لئے کوئی نیکی نہیں کی اور اس کے مقابل میں غفلت اور رضا کا ذکر کیا کہ اس کے لئے ہے جو آخرت کو غرض بنا کر ہے۔ آج ان الفاظ کو بالخصوص سن لکھنے کی ضرورت ہے جب چاروں طرف ہی لوہے اور نیکو اور نیکو شکر کا نثارہ نظر آتا ہے۔

آخری زمانہ میں مصائب
اہل اسلام

۲۳ کتاب سے مراد علم الہی ہے اور نیکو بھی کی ضمیر مصیبت کی طرف جاتی ہے اور ہر مصیبت کے کتاب میں ہونے سے مراد ہے کہ بعض اسباب کا نتیجہ ہے۔ ان اسباب کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور فی الامراض سے مراد قطع زلزلے وغیرہ ملے گئے ہیں اور فی افئسکم سے مراد بیماریاں وغیرہ مگر ہو سکتا ہے کہ یہاں خطاب مسلمانوں کو ہے اور مراد فی الارض سے دنیا کی اور قوموں کی مصائب ہیں اور فی افئسکم سے مسلمانوں کی مصائب۔ اور دینی میں ایک سعایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیف فخر علی امتی باب من اللہ فی اخوان الزمان لا یسید الا شیء یکفیکم منه ان تلقوا بھذا الا یہ لیس بینہم امرت پر ایک مصائب کا دوا دہ آخری زمانہ میں کھولا جائیگا۔ اسے کوئی چیز نہیں روک سکے گی تمنا کے لئے کافی ہوگا کہ اس آیت ماصاب من مصیبتہ سے اس کا مقابلہ جس میں یہ اظہار فرمایا جاتا ہے۔ کہ یہ آیت آخری زمانہ کے متعلق ایک پیشگوئی اپنے ائمہ کھتی ہے اور فی القیمۃ آج کے مسلمانوں کے مصائب مفصل احادیث نبوی میں موجود ہیں اور اس آیت میں تسلی ہے۔ اور امام احمد کی حدیث میں ہے کہ دو شخص حضرت عائشہ پر داخل ہوئے اور عرض کیا کہ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتے تھے کہ عورت اور چارہائے اور گھر میں شگون ہے۔ تو انہوں نے کہا یہ نہیں بلکہ آپ یوں فرماتا کرتے تھے کہ اہل جاہلیت کہا کرتے تھے کہ ان چیزوں میں شگون ہے اور آپ نے یہ آیت پڑھی۔

شگون بینہما نہیں

ع

۲۶ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ۚ وَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا

اسد قوت والا غالب ہے عزت اور ہم نے ہی نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور ان کی نسل میں

النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ فَمِنْهُمْ مُهْتَدٍ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَسِقُونَ ۝ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَىٰ

نبوت اور کتاب (کے سلسلہ) کو رکھا اور ان میں کچھ ہدایت پر ہیں اور بہت سے ان میں سے نافرمان ہیں پھر ہم نے ان کے تدبیر پر

أَثَرِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ وَجَعَلْنَا فِي

ان کے پیچھے راہد (اور بھیجے) اور بھیجے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور اسے انجیل دی اور ان لوگوں کے دلوں میں

قُلُوبَ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً ۚ وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ

جنہوں نے اس کی پیروی کی مروتی اور رحم ڈالا اور رہبانیت انہوں نے خود نکالی ہم نے اسے ان پر لازم نہیں کیا

إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانٍ لِّلَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ عَاقِبَتِهَا ۖ فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ

ہاں اس کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے نکالی پر ان کی اور نیکداشت ذکر کے جو اس کی غلطی کا حق تھا سو ہم نے ان میں سے ان لوگوں کو ایمان کا

أَجْرَهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَأَمْلُوا رَسُولَ

ان کا اجر دیا اور بہت سے ان میں سے نافرمان ہیں ہم نے ان کو جو ایمان لاتے ہو اس کا تقویٰ کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ

۳۳ مَظْهَرًا مِّنْهُ سِرَاجٌ مِّنْ نُورِ اللَّهِ ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ

میزانِ حق اور حق

۳۴ كَذِبًا ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ

لہذا کہنا

۳۵ كَذِبًا ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ

۳۶ كَذِبًا ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ

۳۷ كَذِبًا ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ

۳۸ كَذِبًا ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ

۳۹ كَذِبًا ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ

۴۰ كَذِبًا ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ

۴۱ كَذِبًا ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ

۴۲ كَذِبًا ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ

۴۳ كَذِبًا ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ

۴۴ كَذِبًا ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ

۴۵ كَذِبًا ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ

۴۶ كَذِبًا ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ

۴۷ كَذِبًا ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ وَجِئْنَا بِكَ بِالْبَيِّنَاتِ ۚ

يُؤْتِكُمْ كُفُلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

وہ تمہیں اپنی رحمت کے دو حصے دیگا اور تمہارے لئے نور پیدا کرے گا جس سے تم چلو گے اور تمہاری مغفرت کرے گا۔

ان کی رہبانیت کا ذکر کیا جو انہوں نے بطور بدعت اختیار کر لی یعنی نری اور بخت کی تعلیم تو اس وقت تھے دینا ہے مگر یہ کبھی اس نے کسی قوم کو تعلیم نہیں دی کہ علین دینی سے بھی منقطع ہو کر عبادت میں مصروف ہو جائیں اور الا ابتغاء رضوان اللہ میں انوار استنساخ منقطع ہے یعنی یہ بدعت حصول رضائے الہی کے لئے قلمی مسلمانوں نے بھی اسی قسم کی بہت سی بدعات نکالی ہیں جیسے مختلف قسم کے اذکار اور سچے جن کا کتاب و سنت میں کوئی نام و نشان نہیں۔ اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل میں ان کا یہ متنا ہے۔ حمران کی غرض بھی تزکیہ نفس ہی تھی اور غار عوہا حق دعائیں تھیں یا کہ ایسی باتیں جو لوگ ایمان دکر یہیں نہ پھران پر قائم نہیں رہ سکتے۔ اور انجام کار ان کا نقصان بہ نسبت ان کے نفع کے بڑھ جاتا ہے۔ اگر کچھ لوگ اسے فائدہ اٹھا کر منہم لھتدا کا مصداق سمجھتے ہیں تو کثیر حصہ فسق میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ رہبانیت کا انجام بھی یہی ہوا کہ ایک طرف تو خود رہبانیت اختیار کرنے والے کو چشمہ دمی زہد و عبادت میں ترقی کرنے کے لئے کثیر حصہ اسی رہبانیت کی وجہ سے خفاک فسق و فجور میں مبتلا ہو جس کا اعتراف خود میاں میں کو ہے۔ اور دوسری طرف کثیر حصہ جو دنیوی مشاغل کو ترک نہیں کر سکتا تھا۔ ان کی زندگیوں میں مذہب پرستہ نام باقی رہ گیا۔ اور وہ بھی فسق و فجور میں مبتلا ہو گئے +

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بدعت گو حصول رضائے الہی کے لئے ہی ہو مگر نتیجہ اس کا اچھا نہیں ہو سکتا۔ اور بدعت بعض ہر ایک ایسے کام کا نام نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو بلکہ کسی ایسی بات یا کسی ایسی رسم کو دین کا جزو قرار دینا ہے جو کتاب یا سنت نبوی سے ثابت نہ ہو۔ مثلاً بعض بزرگوں نے بدعت کی تعریف کو وسعت دے دی ہے کہ وہ جو عبادت و غیرہ کو اور تصنیف کتب علم اور بنائے مدارس کو بھی بدعت میں داخل کیا ہے اور پھر اسے بدعت کی واجب۔ اور مندوب قسم قرار دیا ہے اور بعض نے مختلف اقسام کے کھانوں یا لباس کو بدعت قرار دے کر پھر اسے بدعت کی قسم مباح قرار دیا ہے۔ ایسا بھی بعض لوگ خطبہ جمعہ میں سامعین کی زبان میں دخل کرنے کو بدعت سمجھتے ہیں۔ اب باطل کا رد کرنا خواہ کسی جائز طریق پر ہو نہ صرف بدعت نہیں بلکہ اولین فرض ہر مسلم کا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود ساری عمر وہاں کرتے رہے اور اس رو کرنے میں کوئی تقریر کرے یا کتاب لکھے اس سے فرق نہیں پڑتا ایسا ہی خطبہ جمعہ میں دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرنے تھے اور اس کی غرض سامعین کو فائدہ پہنچانا تھا اب اگر کوئی خطیب عربی زبان میں خطبہ پڑھ چھوڑتا ہے تو وہ خطبہ کی اصل غرض سے بے خبر ہے اور خطبہ کا حق وہی ادا کرتا ہے جو سامعین کو وعظ و نصیحت دے اور اس کے لئے ان کی زبان میں تقریر کرنا ضروری ہے یہ سوال کر کوئی شخص کو نہ کھانا کھاتا ہے یا کس طرح کھاتا ہے یا کونسا لباس پہنتا ہے یا کس مکان میں رہتا ہے ان پر بدعات کا نام نہیں آسکتا۔ اور کل بدعة ضلالة کا ارشاد بھی ہے۔ اور حضرت عمر کا یہ قول فاذرا وجع کے مستحق نعمت البدعة هذه بطور فرض معلوم ہوتا ہے یعنی تم اگر اسے بدعت کہو تو یہ اچھی بدعت ہے کیونکہ صلوة ترمذیہ کا اصل بزرگ تہجد شریعت میں موجود ہے۔ اور یہ بھی حدیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں نماز تہجد کا خاص اہتمام فرماتے تھے اس لئے حضرت عمر نے اس کی اہمیت کی خاطر اسے اول شب میں کر دیا تاکہ جو لوگ پچھلے وقت نماز کے لئے اٹھ نہیں سکتے وہ بالکل محروم نہ رہ جائیں اور اس کی ایک نظیر خود تہجد میں موجود ہے جو حالانکہ اصل میں نماز تہجد کا ہی حصہ ہے مگر عام لوگوں کی خاطر اسے اول شب میں رکھ دیا گیا۔ اور اس کی اول شب میں رکھنا خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے پس نماز تراویح پر بدعت نہیں البتہ افضل بھی ہے کہ رمضان میں نماز تہجد کا خاص تہاہ کیا جائے +

اسلام میں بدعت
کے کچھ نام

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۹ اَلَا يَعْلمُ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَا يَغْدِرُوْنَ عَلٰی شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۝۲۰

اور اللہ مغفرت کرنے والا رحیم ہے ۱۹۔ کیا اہل کتاب جانیں کہ وہ اللہ کے فضل میں سے کسی چیز پر غدرت نہیں کرتے

وَاِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَن يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝۲۱

اور کہ فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اللہ اللہ بڑے فضل والا ہے ۲۱۔

بِسْمِ الْحَمْدِ لِلّٰهِ وَحْدَهُ سُبْحَانَ رَبِّنَا اِنَّهٗ هُوَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالتَّوْحِيْدِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بارگاہِ حق کے نام سے

اللہ کے نام سے

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ تِلْكَ الْفَرِيقِ الَّذِي نَزَعُوا مِنْكُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَالُوْا لَا يَنْصُرُنَا اللّٰهُ ۝۲۲

اللہ نے اس دورے کی بات کو سن لیا جو تم کو اپنے خاندان کے لیے نکلے ہوئے تھے اور اللہ کے حضور شکایت کرتے تھے۔ اللہ تمہارے دشمنوں کی نظر کو سن رہا ہے۔

۳۳۰۴ کھلیں سے مراد کھل دنیا اور کلل آخرت ہیں۔ چونکہ اوپر عیسائیوں کا ذکر تھا جنہوں نے رہبانیت اختیار کی۔ تو یہاں بتایا کہ

مسلمان اگر تعلیم قرآن پر پیش تو وہ دین و دنیا دونوں کو اپنے اندر جمع کر لیں گے رہنا امتناع فی الدنیا حسنة و فی الاخرۃ حسنة

۳۳۰۵ تھلا یہاں بھی کہ معنی میں ہے کیونکہ عرب ہر کلام میں لا کو بطور مصدر داخل کرتے ہیں جس کے اول اور آخر میں انکار

ہو اور عرض اس کی تصریح ہوتی ہے جیسے ما صنعتك الا تستجد اذا امرتك (الاعراف ۱۲) وحدا علی قریہ اهلکنا

انہم لا يرجعون (الانبیاء ۹۵) (ج)

اس سورت کا نام المجادلۃ ہے اور اس میں تین رکوع اور بائیس آیتیں ہیں یہ نام اس سورت کا ایک مسلمان عورت

تہذیب سورت

کے آنحضرت صلی علیہ وسلم کے ساتھ مجادلہ سے لیا گیا ہے مگر مصدر سورت میں اس کا ذکر کر کے باقی ساری سورت میں غنی لغین کی منصوبہ بازی

اور خیریتوں کا ذکر ہے۔ اور یہ ہر گز وہی ایک یہودی اور ایک منافق اسیہ دونوں اندرونی دشمن اسلام تھے کیونکہ یہود نے مسلمانوں

کے ساتھ معاہدہ کیا ہوا تھا۔ اور منافق برائے نام مسلمان کہلاتے تھے اور یہ ذکر مقابلہ کے رنگ میں ہے ایک عورت بھی رسول

اللہ صلی علیہ وسلم سے جھگڑتی ہے۔ مگر اس کے جھگڑنے کی اللہ تعالیٰ اس قدر عورت کرتا ہے کہ ذرا سا ہے کہ اس کی بات کو ہم نے نہ لیا اس

نے کہ وہ حق پر جھگڑتی تھی مگر منافق اور یہودی ناحق پر جھگڑا کرتے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ لوگ ذلیل ہونگے اور اللہ کا مال

غالب آئیگا۔ اور پچھل سورت میں جب ذکر کیا تھا یہاں اس کو زیادہ واضح کر دیا ہے۔ اس سورت کے نزول کے زمانہ کے متعلق اس قدر وثوق

سے کہا جا سکتا ہے کہ یہ مدنی ہے اور سورۃ احزاب سے پہلے کی ہے۔ کیونکہ سورۃ احزاب کے صدر میں بھی ظہار کا ذکر ہے اللہ اس میں

بھی اور یہاں جو ذکر ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ احزاب والا حکم بھی نازل نہ ہوا تھا۔ اور چونکہ سورۃ احزاب کا نزول چوتھے

سال ہجرت سے شروع ہوتا ہے۔ اس لئے یہ سورت اس سے پیشتر کی ہے +

الْبَزَّازَاتُ (الْبَزَّازَاتُ)

تھلا

۲ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ الَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْكُمْ نَسَايِمَهُمْ مَا هُمْ اَمْتُهُمْ اِنْ

اسنے والا دیکھنے والا ہے ۳۳۵ تم میں سے جو لوگ اپنی عورتوں کو باتیں کر دیتے ہیں وہ انکی باتیں نہیں ہیں ان کی باتیں

امتہم الا الی ولکنہم ولانہم لیکفولون منکر امین القول زور اولن للہ

مرف وہی میں جنہوں نے انہیں جنا اور وہ یقیناً نامعقول بات اور جھوٹ کہتے ہیں اور اسد یقیناً

۳ لَعَفُوْهُ غُفُوْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْ نِّسَايِمِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا

ساق کرنے والا مغفرت کرنے والا ہے اور جو لوگ اپنی عورتوں کو باتیں کر دیتے ہیں پھر اس کی طرف واپس لٹتے ہیں جو کہا تھا

فَتَجِدُوْهُمْ رَّجُوْمًا ۝ قَبْلَ اَنْ يَّتِمَّ سَآءُ ذٰلِكُمْ تُوْعَضُوْنَ بِهٖ ۝ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

تو ایک غلام کا آزاد کرے اس سے پہلے کہ وہ ایک دوسرے کو چھڑیں اسکے ساتھ نہیں دے دیا جائے اور اسد اس سے جو تم کہتے ہو

۴ خَيْرٌ ۝ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَوَيْلًا ۝ ثُمَّ يَخْبَرُوْنَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتِمَّ سَآءُ

جو دوسرے ۳۳۶ پھر جو کوئی (غلام) نہ پائے تو دوسرے کے پے درپے روزے ہیں اس سے پہلے کہ وہ ایک دوسرے کو چھڑیں

خولہ بنت اشبلہ کا واقعہ

۳۳۵ اَللّٰہی یا آیات کا نزول خود را خلیل جو اس کی تفسیر ہے بہت غلبہ کے متعلق ہے اور یہ کسی تدریج اختلاف کے ساتھ متعدد روایات میں

ہے۔ ان کا خاندان اس میں صامت پوشعا آدمی تھا۔ اور طبیعت میں کچھ بدخلق آگئی تھی کسی بات پر ناراض ہو کر بی بی سے نکلا کر گیا اور

جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ جب بی بی کو اس کہہ دیا جاتا تو وہ اس پر قلعہ حرام ہو جاتی لیکن اس عید بن جبر سے مروی ہے کہ ایلا اور رطلار دونوں

جاہلیت میں طلاقیں تھیں رثا (م) اور ان کا بال بچہ بہت تھا رتب وہ بی بی رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنا ماجو بیا

کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ تو اس پر حرام ہو گئی رہ بعض روایات کے الفاظ میں بعض میں لفظ کچھ اور ہیں اس پر وہ

بار بار عرض کرتی رہی کہ میرے بچے چھوٹے چھوٹے ہیں اسی حالت میں رسول اللہ صلی علیہ وسلم پر حالت وحی طاری ہوئی جب وہ حالت

جاتی رہی تو آپ نے اسے ہلا کر یہ آیات سنائیں اس مشد کا ذکر اگلی آیت میں ہے +

یہ آیات بتاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر انسان کی بات کو سنتا ہے۔ اور جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انکے بات پہنچانے کے

لئے درمیان میں کوئی واسطہ ہوتا چاہئے وہ سخت غلطی پر ہیں۔ یہاں خود رسول صلی علیہ وسلم سے ایک معمولی عورت بحث کر رہی ہے اور اللہ

تعالیٰ دنیا کو کہ ہم نے اس کی بات کو سن لیا۔ تو اس میں عاجز سے عاجز اور گنہگار سے گنہگار رہنے کے لئے خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ

اس کی دھوکہ نہیں سننے کیلئے یہاں بشریک خود خلیل اول رسلنے مولیٰ کا طالب اسکے سینہ میں جو حضرت عمر کے عہد میں بی بی ایک دفتر سے میں نہیں مل گئیں

جب بہت سے سوزناکوی کے ساتھ تھے اسکے خطاب کرنے پر آپ ایک طرف اسکے ساتھ کھڑے ہو کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر باتیں کر سکتے تھے یہاں

نیک کہ بہت دیر ہو گئی آخر جب وہ گئی تو ایک شخص نے کہا لے امیر المؤمنین ایک بڑھیا کی خاطر آپ نے اتنے بڑے ہنسے آدمیوں کو روک

رکھا آپ نے اسے سلامت کی اور فرمایا یہ وہی خولہ ہے جس کی بات کو اللہ تعالیٰ نے سنا +

۳۳۶ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا لَیْسَ اَوَّلُ تُوَا سَے ان کا پھر لوٹ کر اس سے بی بی کا تعلق قائم کرنا چاہتے ہیں گویا جس چیز کو اپنے

اوپر حرام کر دیا تھا اب اس کی طرف لوٹتے ہیں تو اس کا کفارہ ایک غلام کا آزاد کرنا ہے۔ وہ دیکھ سکتے تو ساتھ روزے وہ نہ ہو سکتے تو ساق

انسان اور خدا میں جو
دوسروں کے لئے
کوئی واسطہ بنائیں

ممانعت ظاہر

فَمَنْ لَّمْ يَسْتِطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّينَ مَسْكِينًا ذَلِكَ لَتَوْمُنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَتِلْكَ

پھر جسے (یعنی طاقت نہ ہو) تیسٹھ مسکینوں کو کھانا کھانا ہے اس لئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور میرا اس کی

حُدُودِ اللّٰهِ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ اَلِيمٌ اِنَّ الَّذِيْنَ يَحَادُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ۝

(تاکم کردہ) حد میں ہیں اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں

كَبِتُوْا كَمَا كَبَتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَا اٰيَاتٍ يَّبَيِّنُهَا وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ

ذلیل کے بتائیں گے جس طرح ان سے پہلے (مخالفت حق کرنے والے) ذلیل کئے گئے اور ہم نے تو کھلی آیتیں اتاری ہیں اور کافروں کیلئے سزا کھڑی

مُهِينٌ ۝ يَوْمَ يُبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا اَخْصَاهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۝

عذاب ہے مبتلا ۳۲ جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا پھر انہیں اس کی خبر دیگا جو انہوں نے کیا انہیں اسے محفوظ رکھا اور وہ بھول گئے

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى

اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو

اَلْاَرْضِ مَا يَكُوْنُ مِنْ جَنْبِىْ ثَلَاثَةٌ اِلَّا هُوَ رَآبِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٌ اِلَّا

زمین میں ہے کوئی تین خفیہ مشورہ کرنے والے نہیں ہوتے مگر وہ ان کا چوتھا ہوتا ہے اور نہ پانچ مگر

هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْثَرُ اَلَا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا

وہ ان کا چھٹا ہوتا ہے اور نہ اس سے کم اور نہ زیادہ مگر وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جہاں کہیں وہ ہوں

ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

پھر انہیں قیامت کے دن ان کی خبر دے گا جو انہوں نے کیا اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے ۳۳

مسکینوں کو کھانا جیسا کہ اعلیٰ آیت میں ذکر ہے اس معلوم ہوا کہ اسلام ظہار سے روکتا ہے اور جو شخص ظہار کرتا ہے اس کے لئے یہ خاص

مزا قرار دیا گیا ہے اور عزرائلی انہما پر ذی قیامت ہے جن کا روکنا مد نظر ہو۔ اور بعد سے منکوحہ دوم بھی کہا ہے پس کسی مسلمان کا

اپنی بیوی یا اس کا تعلیم اسلامی کی رو سے ناجائز ہے آیت ۵ سے بھی یہی ظاہر ہے اس لئے کہ وہاں اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت

کا ذکر ہے پھر اگر اسے بھی مخالفت حکم الہی قرار دیا جائے

۳۳۱ بقرہ آن کریم کی نہایت ہی لطیف ملزمتاں معنوں کی ہے شروع صورت کو یہاں سے کیا تھا کہ ایک عورت اپنے خاوند کے

باہر میں گھر سے جھگڑتی ہے اسی اثنا میں ان لوگوں کا ذکر کیا جو عورتوں پر ظلم اور زیادتی کرتے ہیں گویا یہ بھی ایک گونہ مخالفت حق ہے تو

اس سے اب اس عظیم الشان مخالفت حق کی طرف انتقال معنوں کیا جو احکام اسلام کرتے تھے +

۸ اَلَمْ تَرَاۤلِی الَّذِیۡنَ هُوُوْا عَنِ الْجَحۡوِیۡیۡ ثُمَّ یَعُوْذُوْنَ لِیَا هِنُجُوْا عَنۡہٗ وَیَسۡجُوْنَ

کیا تو نے انہیں نہیں دیکھا جنہیں غفیرہ مشورہ سے روکا گیا پھر وہ لوٹ کر اس کی طرف جاتے ہیں جس سے روکے گئے اور

بِاِلٰہِہِمْ وَالْعُدُوِّ اِیۡنَ وَمَعَصِیۡتِ الرَّسُوْلِیۡ وَ اِذَا جَاۤءُوْکَ حِیۡوٰکَ بِمَا

گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کا غفیرہ مشورہ کرتے ہیں اور جب تیرے پاس آتے ہیں تو تجھے اس دیکھ رہے ہا

لَا یُحِیۡکَ بِہِ اللّٰہُ وَ یَقُوْلُوْنَ فِیۡ اَنۡفُسِہِمْ لَا یَعِیۡذُ بِنَا اللّٰہِ مَلَنَقُوْلُ حَسِبَہُمۡ مَّہۡمُ

یہ ہیں جس سے اللہ نہ بچائے گا انہیں ہی اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں اس کیوں ہمیں اس پر عذاب نہیں دیتا ہم کہتے ہیں انکے لئے دوزخ کافی ہے

۹ یَصۡلُوْنَہَا فِیۡسُ الْمَصِیۡیۡنِ یَاۤیہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوْا اِذَا تَنَاجَیۡتُمْ فَلَا تَنۡجَۡوِا بِالْاِثۡمِ وَ

وہ اس میں داخل ہو گئے سو وہ بری بات سے منع ہو کر ایمان لائے ہر جب تم ایک دوسرے کی بات چیت کر دو گناہ اور زیادتی اور

اَلْعُدُوِّ اِیۡنَ وَمَعَصِیۡتِ الرَّسُوْلِیۡ تَنَاجَۡوِا بِالۡبِرِّ وَالتَّقٰوٰی اَللّٰہِ الّٰہِیۡ لَیۡخۡشَرُوْنَ

رسول کی نافرمانی کی بات چیت نہ کرو اور نیکی اور تقویٰ کی بات چیت کرو اور اس کا متوی کر دوس کی طرف نہ کھٹکتے گئے جانگے

۱۰ اِنَّمَا الْجَحۡوِیۡیۡ مِنَ الشَّیْطٰنِ یُخۡرِجُوْنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوْا وَاِلَیۡسَ بِضَارٍّ لَّہُمۡ شَیۡءًا اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰہِ

یہ غفیرہ مشورہ شیطان کی طرف سے ہے جو تاکہ انہیں تم میں ڈالے جو ایمان لائے اور وہ انہیں سوائے اللہ کے دین کے کوئی نقصان پہنچانے والا نہیں

اسلام کے خلاف
غفیرہ مشورہ

۳۳۹ ان آیات میں غفیرہ مشورہ کا ذکر ہے۔ جو یہود اور منافقین اسلام کی بربادی کے لئے کیا کرتے تھے جیسا کہ اگلی آیت

ہیں صاف کر دیا اور جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا کہ خیر فی کلّیہ من یجوزہم (النساء: ۱۱) یعنی ان کے غفیرہ مشورہ کسی بھلے کام کے لئے

نہیں دیکھو ۳۴۰ تو یہاں ان منافقین حق کو غفیرہ مشورہوں سے اسلام کو تباہ کرنا چاہتے تھے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مشوروں کے

حالات سے واقف ہے۔ اور ثلاثۃ اور خمسۃ چونکہ مطلق ہیں اس لئے تین افراد بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ اور تین تو ہیں بھی اور لا اذنی من

ذٰلک دوسری بات کا تو یہ ہے کہ نہ کہ قوموں کی حالت میں ایک یا دو قومیں بھی منصوبہ بازی اور غفیرہ مشورہ کر سکتی ہیں۔ اور آج تین قوموں نے

بھی اسلام کے خلاف غفیرہ مشورہ کئے اور پانچ لائے بھی اور اس سے کہنے بھی اور زیادہ سے بھی گزرا وہ تینوں اور پانچ کے ہی ہے مگر اسکا

کچھ نہ بگاڑ سکے اور بچے اپنی طرف سے مارچ گئے اسے اعجازی زندگی اللہ تعالیٰ نے دوبارہ عطا فرمائی اور اسلام کا نام پہلے سے بڑھ

کر روشن ہوا تینوں اور پانچ کے خاص عدد اختیار کرنے میں اسی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔

۳۳۹ حضرت عائشہ کی روایت بخاری مسلم وغیرہ میں ہے کہ کچھ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو بجائے اسلام

کے کہ اسلام علیکم جس کے معنی ہیں تم پر موت آئے تو حضرت عائشہ نے کہا علیکم السلام ولعنکم اللہ وغضب علیکم تو پر موت آئے

اللہ اللہ کی لعنت ہو اور اس کا غضب ہو۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ اللہ تعالیٰ اس قسم کی لعنت کوئی کو پسند نہیں کرتا اور

مسند احمد کی روایت میں ہے کہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو اسلام علیہم ہی کہا کرتے تھے (۳۴۰) اس سے صاف معلوم ہوا

کہ ان آدمیوں میں یہودیوں کا ذکر ہے اور یہ لوگ منافقوں کے ساتھ ٹکرا اسلام کی تباہی کے لئے غفیرہ مشورہ کیا کرتے تھے۔ اور بھلا

یہ دونوں جو پانچ
قوموں کے غفیرہ مشورہ

وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَذْ قِيلَ لَكُمْ تَفْتَنُوا فِى

اور اللہ پر ہی چاہئے کہ مومن توکل کریں ۳۳ لے لوگو جو ایمان لائے ہو جب تمہیں کہا جائے کہ تمہیں میں کٹ

الْجَلِيسِ فَأَسْكُوا فِىْهِ ۖ اللَّهُ لَكُمْ وَادَّاعِيلُ الْكُفْرِ وَافْتَشُوا فِىْهِ ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا

ہو جاؤ تو کشادہ ہو جاؤ اور اللہ تمہارے لئے کٹاؤں کر دے گا اور جب کہا جائے کہ تمہیں میں کٹاؤں کر دے گا تو کشادہ ہو جاؤ اور اللہ تمہارے لئے کٹاؤں کر دے گا

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۖ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۖ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اور وہ جنہیں علم دیا گیا اور اللہ تمہارے لئے درجہ دے گا اور اللہ تمہارے لئے کٹاؤں کر دے گا اور اللہ تمہارے لئے کٹاؤں کر دے گا

إِذَا نَادَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِمْوا بَيْنَ يَدَيْ جُحُومِكُمْ صَدَقَ ذَلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ

جب تم رسول سے اگ ہو کر بات چیت کرو تو اپنے مشورہ سے پہلے صدقہ دے لیا کرو یہ تمہارے لئے بہتر اور زیادہ

أَطْهَرُ ۖ فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۖ ءَأَسْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا

پاکیزہ اور سچے پھر اگر تم نہ پاؤ تو اللہ مغفرت کرنے والا ہے کیا تم ڈر گئے کہ اپنے مشورہ سے پہلے

بَيْنَ يَدَيْ جُحُومِكُمْ صَدَقَتْ ۖ فَادْلُمُ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَاقِيمُوا الصَّلَاةَ

صدقہ دینا کرو تو جب تم دلیا نہ کرو اور اللہ نے تم پر بھروسہ کر لیا ہے تو نماز کو قائم کرو

یٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا دُعِیْتُمْ لِمَا لِلّٰهِ وَرَحْمَتِہٖ فَادْعُوْا ۚ وَذٰلِکَ اَدْبَارُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

۳۳ یہاں صاف بتا دیا کہ یہ خفیہ مشورہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے تھے اور اسی لئے انہیں شیطان کی طرف منسوب کیا

۳۴ تفسیر: فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ وسیع مکان کو کہتے ہیں اور تَفْعَلُوا کے معنی توسیع یا کشادہ ہو جانا ہیں

۳۵ مجلس: مجلس کے معنی میٹھا اور مجلس اس جگہ کو کہتے ہیں جس میں انسان بیٹھتا ہے

۳۶ اوپر امداد اسلام کے خفیہ منصوبوں کا ذکر تھا اور یہاں آداب مجلس میں ایک بات کا ذکر کر دیا ہے یعنی مجلس میں اپنے بھائیوں

کے نام کا خیال رکھنا۔ اور دوسروں کی خاطر خود بخفیہ تھا لینا۔ تو وجہ تعلق یہ ہے کہ جب ان مجلس خفیہ کا ذکر کیا جہاں گناہ اور زیادتی

اور مصیبت رسول کے مشورہ ہوتے تھے اور اس کے بالمقابل مومنوں کو تعلیم دی کہ وہ جو مجلس قائم کریں انکی اور تقویٰ کے قائم

کرنے کے لئے کریں۔ تو اب ان مجلس میں کچھ آداب کا بھی ذکر کیا اور گویہ حکم عام ہے مگر خصوصیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کا ذکر

ہے جہاں کثرت سامعین کی وجہ سے اور اس شوق کی وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب بیٹھا جائے بھیر زیادہ ہو جاتی تھی۔ اور

بعض نے مجلس قتال صراحتی ہیں جہاں شوق شہادت کی وجہ سے ہر ایک آگے بڑھنے کی کوشش کرتا تھا۔ اور اندازاً اسے مراد بھی

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے اٹھ جانا ہے تاکہ آپ تنہا بھی ہو سکیں اور جن وقت وہ اور صحابہ کے نزدیک مراد جنگ یا نماز یا

خاصیت رسول کے لئے اٹھتا ہے۔ دوسرا اور واللہ ین اوتوا العلم سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس علمی

کا ذکر ہے۔ جہاں علم اور معرفت اور روحانیت کا سبق ملتا تھا۔ اور ترمذی وغیرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی ہے فضل العالم

تفسیر

جلس مجلس

آداب مجلس

۲

۱۴ وَأَتُوا الزَّكَاةَ وَاطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَاللَّهُ خَيْرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۚ أَلَمْ تَرَ إِلَى

اور زکوٰۃ دو اور اسد اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اس سے خیر دے جو تم کرتے ہو ۳۳ کیا تو نے نہیں

الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَاهُمْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَخْلَفُونَ عَلَى

نہیں دیکھا جو ان لوگوں سے دوستی کا بننے ہیں جن پر اسد ناراض ہے نہ وہ تم سے ہیں اور نہ ان میں سے اور وہ جھوٹ پر

الْكِبَابِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۚ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا

کھین اٹھاتے ہیں اور وہ جانتے ہیں ۳۴ انکے لئے اسد نے سخت عذاب تیار کیا ہے برا ہے جو وہ

يَعْمَلُونَ ۚ اخذُوا أَيْمَانَهُمْ جَنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ

عل کرتے ہیں انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا ہے پس اسد کے رستے سے روکتے ہیں سو ان کے لئے رسوا کرنے والا

مُحَمَّدٌ ۚ لَنْ يَغْنَى عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ

عذاب ہے ان کے مال اور نہ ہی انکی اولاد اسد کے مقابلہ پر ان کے کسی کام میں لگے یہ آگ دلتے ہیں

النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۚ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ

وہ اسی میں رہیں گے جس دن اسد ان سب کو اٹھائے گا تو ان کے سامنے سب کچھ نہیں کھائیں گے جس طرح تیرے سامنے

لَكُمْ وَتُحْسَبُونَ أَنَّكُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ مَّا لَكُمْ بِهِمْ لَكِنْ بَیِّنٌ ۚ اسْتَحْوِذْ عَلَيْهِمْ

تھیں کھاتے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ کسی بات پر ہیں۔ دیکھو یہ جھینا جھوٹے ہیں شیطان نے ان پر

علی العابد کفضل القمر ليلة البدر علی سائر النواکب دس، عالم کی نفیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چاند کوں کے چاند کی سب روک
۳۳ اس سے پہلے آیت میں تھا کہ رسول اسد مسلم سے مشورہ کرو تو کچھ صدقہ لے لو اور یہاں ہے کہ اگر تم دو تو وہی ہرج میں تو کیا
کچھ آیت دوسری سے منسوخ ہے اور بعض کے نزدیک وہ آیت حکم کو ہے منسوخ ہو گئی کتنا ہی آیت کا حکم دین میں تہم یا تھا کوئی کتنا ہی وصف کیا گئی
کوئی کتنا چل کر نے سے پہلے ہی اس پر غلط نہ کیا تھا۔ اگر ضرر کیا جاتے تو دونوں آیتوں میں اختلاف کوئی نہیں بلکہ دوسری آیت پہلی کے مطلب کو
ہی واضح کرتی ہے پہلی آیت میں صدقہ لینے کے حکم کے ساتھ ہی فرمایا فان لم یجدوا فانی اگر نہ پاؤ تو اسد ضرر دینا ہے اور دوسری آیت میں بھی یہی بتایا کہ
اگر تم ایسا نہ کرو تو اسد فانی اس پر گرفت نہیں کرنا چاہو فاذا لم تفعلوا کے بعد ہے وخاب اللہ علیکم تو دونوں کا حاصل ایک ہے۔
جو دینا چاہو ہے نے دینا افضل ہے لیکن اگر کوئی شخص نہ دے تو مواخذہ اس پر نہیں +

۳۴ قومًا غَضِبَ اللہ علیہم۔ یہودی ہیں۔ اور ان سے دوستی کرنے والے منافق انہی کا ذکر پچھلے رکوع میں تھا +

الشَّيْطَانُ فَانْسَهُمْ ذَكَرَ اللَّهُ أُولَئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ

قابو پایا ہے۔ سرانیں اسکا ذکر صلا دیا۔ یہ شیطان کا گروہ ہیں۔ دیگر شیطان کا گروہ ہی

الْخَيْرُونَ إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ فِي الْأَذِلَّةِ ۚ كَتَبَ اللَّهُ فِي

نقصان اٹھانے طلب ہیں جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ سخت ذلیل لوگ ہیں اللہ کے

لَا غِلْبَانَ أَنَا وَرَسُولِي إِنَّ اللَّهَ تَوَكَّلْ عَلَى عَزِيزٍ لَا يَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ

دیا کہ یقیناً میں غالب ہوں گا میں اور میرے رسول اللہ صراطہ تعالیٰ کے ساتھ تو ان لوگوں کو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں

الْآخِرِينَ ۚ وَكَانُوا آبَاءَهُمْ وَأَبْنَاؤُهُمْ وَأُخْوَانُهُمْ

دایا، نہ پانچا گروہ اس سے دوستی رکھیں جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہو اور گروہ انکے باپ ہوں یا ان کے بیٹے یا انکے بھائی یا

أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِنْهُ

انکے گروہ کے لوگ ۳۱۵:۱۱ جنی کے دلوں کے اندر (اللہ نے) ایمان لکھ دیا ہے۔ اور اپنی روح سے ان کی تائید فرماتا ہے

وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا بِرِضَى اللَّهِ

اور وہ انہیں باغوں میں داخل کرے گا جنکے نیچے نہریں بہتی ہیں انہی میں رہیں گے اللہ اُن سے

عَنْهُمْ وَرِضْوَانَهُ ۚ أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ

راضی ہے اور وہ اس سے راضی ہیں اللہ کا گروہ ہیں

۳۱۵:۱۱ جن اور باطل کے مقابل میں آخر حق غالب آتا ہے گو یہ عہد و جد سکتے عرصہ تک بھی جاری رہے اور یہی رسولوں کا غالب آنا

رسولوں کا غلبہ

ہے کیونکہ وہ حق کو قائم کرنے کے لئے ہی آئے ہیں۔ عرب میں جن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی غالب آگیا۔ اور باطل نا بود ہو گیا خود

دنیا میں اسی حق کے آگے ہستہ آہستہ سر جھکا کر پیلی جا رہی ہے +

۳۱۵:۱۲ یومنون باللہ والیوم الاخر بیان صاف بتا دیا کہ اس سے مراد صرف مسلمان ہیں اور ان الفاظ کا مطلب یہ نہیں کہ کوئی

کفار سے موالات

مسلمان کسی کا فر سے کسی قسم کا تعلق محبت کا رکھ نہیں سکتا۔ اگر یہ فضا ہوتا تو اہل کتاب کی بیسیوں سے تعلق کی اجازت کیوں دی جاتی

جو جعل بینکم مودۃ ورحۃ (الرحمۃ-۲۱) کا مصداق ہوگی۔ بلکہ کفار میں سے یہاں ان لوگوں کا ذکر ہے جو حاد جلیلہ و رسولہ

کا مصداق ہیں یعنی دشمنی میں دوسری حد پہنچے گئے ہیں۔ حالت جنگ میں ایک قوم کی کل اس کا مصداق ہو جائیگی۔ خواہ اس کے

بعض افراد اس حد پر پہنچیں ہوں مگر اس کے علاوہ ہر فرد سے عہدہ معاملہ اس کی حالت کے مطابق ہوگا۔ اور دوسری طرف لفظ

یوادون کا استعمال فرمایا ہے اور وہ میں محبت کے علاوہ اس چیز کے ہونے کی خواہش کا پایا جاتا ہے مثلاً میں دشمنان اسلام کے

ساتھ مودت نہیں ہو سکتی۔ لیکن جو لوگ اسلام کے دشمن نہیں اور اسلام کا استعمال کرنے کے درپے نہیں ان سے تعلقات محبت

اَلَا اِنَّ مَدِيْنَةَ اللّٰهِ لَهِيَ الْفَيْحُورُ

دیکھو اس کا گروہ ہی کا سیلاب ہے غلبہ

سَيِّدُ الْحَشْرِ يَدُوْنِ اَيُّهٖ فِيْ شَرِّكَ بَدَلْتُكَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

امد ہے انشاء رحم والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

۱

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ هُوَ الَّذِيْ اَخْرَجَ

امد کی تسبیح کرتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور وہ غالب مکت والا ہے وہی ہے جس نے اہل کتاب

وَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ
السلام

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ يَّارِهِمْ لَا وَّلَ الْاَحْشَرُ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ تَخْرُجُوْا

میں سے ان لوگوں کو جو کافر ہیں اپنے گھروں سے پہلے جلا وطنی کے لئے نکالا تہذیب اُکرتے ہوئے مکہ مکرمہ میں گئے

وَقَضٰوْا اَنْتُمْ مَّا نَعْتَمِدُكُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰهُمْ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا

اور وہ سمجھتے تھے کہ ان کے قلعے انہیں امد (دکھلا دے گا) سے بچائیں گے سو امد ان پر دھاوا سے آیا جہاں سے انہیں گمان بھی نہ تھا۔

وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرَجُوْنَ بِيُوْتِهِمْ بِاَيِّدِي الْمُوْمِنِيْنَ

اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا وہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے خراب کر گئے تھے اور مومنوں کی امد بھی

یا صلاحت بھی ہو سکتے ہیں +

مومنوں کا ہاتھ
روح القدس سے

۱۳۱۱ ایدھم روح منہ - روح کلام اسی کو بھی کہا جاتا ہے اور جبریل کو بھی ملا اور جبریل مراد جبریل ہی ہیں جیسا کہ

اکثر مسلم نے حضرت حان کو کہا تھا وروح القدس معک روح القدس تیرے ساتھ ہے اور ایک روایت میں ہے۔ وجہ شہید

صاحب کا مرتبہ

معک جبریل تیرے ساتھ ہے۔ پس امد کا تعلق حضرت جبریل کے ساتھ مومنوں کی تائید فرماتا ہے اور یہاں بالخصوص صحابہ کا ذکر ہے

اور رضی اللہ عنہم ورفقاہ عنہ کی سند سے اس بات کا فیصلہ کر دیا ہے کہ یہ پاک جماعت انتہائی مراتب قرب اسی کو ملے کہ جبریل

ان کو برا کھٹے والے اہل تفسیع اور ان کو ناقص قرار دینے والے ختم نبوت کے بعد جڑے نبوت کرنے والے غور کریں +

تیسرے سورت

اس سورت کا نام الحشر ہے اور کلمہ سبب نبی تغیر بھی کہا گیا ہے۔ اور اس میں تین رکوع اور چوبیس آیتیں ہیں خشش

سے مراد یہاں جلا وطنی ہے اور اس سورت میں بنی نغیر کی جلا وطنی کا ذکر ہے۔ اور یہ گویا ان کی ان مضموبہ بازوئیں اور شرابوں کی سزا

تھی جن کا ذکر پہلی سورت میں ہے اور یہی وجہ تعلق ہے۔ یہ سورت مدنی ہے اور اس کا نزول چوتھے سال ہجری کا ہے۔ ربیع الاول ۱۱ھ

میں بنی نغیر کے ہمارے کا واقعہ پیش آیا اور اس کے ساتھ ہی اس سورت کا نزول ہوا +

٦ أَوْ تَكْفُرُوا قَائِمَةً عَلَىٰ أَوْرَاقِهَا يَبْذُلُونَ لِلَّهِ وَالْيَوْمِزِيِّ نَفْسَيْنِ وَمَا أَفَاءَ

یا اسکا ہنی جڑوں پر کھڑا مچھڑا

اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْهُم مَّا أُوجِفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خِيَلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ

اس نے اپنے رسول کو ان سے مل غنیمت دلایا تو تم نے اس پر گھوڑے نہیں دوئے اور نہ لوٹ لیکر اپنے رسول کو

رَسُولَهُ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ مَا آفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ

میں پرچہ تیار کر لیا ہے دیکھا ہے اللہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے عطا فرما۔ جہاں نے اپنے رسول کو بستیوں والوں سے

أَهْلَ الْقُرَىٰ لِلدَّعْوَىٰ قُلْ إِنِّي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَمَىٰ وَالْمَسْكِينُ وَالرَّسُولَ لَا يَحْزَنُونَ

ہاں غنیمت دلایا تو وہ اللہ کے لئے اور رسول کے لئے اور قرطبہ کے لئے اور غنیموں اور مکیوں اور مسافروں کے لئے ہے، تاکہ تم میں سے

دَوْلَةُ بَيْنِ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ وَأَتَمُّ الرُّسُولِ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَكُمُ عَنْهُ فَأَسْتَوْا

دولت مندوں کے اندر نہ پھرتا ہے ۳۳۲ اور جو تمہیں رسول دیتا ہے ۳۳۳ اور جس سے وہ نہیں روکتا ہے رک جاؤ

گزشتہ طرح کیا تاکہ لکڑی وغیرہ ان میں سے نکال کر سہارے جائیں ایدہی الموصنین اس لئے فرمایا کہ محاصرہ کرنے میں مسلمانوں کو بھی ہے

مردوت پیش آئی کہ ان کے گھروں کو دیران کر رہا +

۳۳۱۸ لینۃ زین زمی کو کہتے ہیں اور لینۃ ترومازہ کھجور کے درخت کو کہتے ہیں اور کسی ایک نوع سے خاص نہیں (رغ) لینۃ

معاذ اللہ! ضرورت کے لئے مسلمانوں نے بعض دجست کھجور کے کات دیئے تھے۔ ان کی نیت ہر باد کرنا نہ تھا بلکہ کسی آڑ کو دور کرنا

تھا۔ اگر محض بربادی کی نیت ہوتی تو کوئی بھی درخت باقی نہ چھوڑتے۔

۳۳۱۹ افادہ دیکھو ۲۳۳۳ ایسے مال کا ملنا جس میں مشقت نہ ہو اور بعض کے نزدیک فتنی کے لفظ میں جس کے معنی سایہ ہیں اس طرف افادہ۔ فتنی

شاہد ہے کہ دنیا کا بیش قیمت مال بھی ایک سایہ کی طرح ہے جو زایل ہو جاتا ہے (غ)

وَجَعَلْتُ سَاحِلَ الْبَحْرِ كَسَاحِلِ الْأَرْضِ كَرِيمًا وَأَعَدْتُ لَهَا قُلُوبًا يَوْمُئِذٍ وَاجِفَةً (الذَّارِعَةُ ١٠) سَائِمِينَ وَاجِفَةً كَسَاحِلِ الْبَحْرِ كَسَاحِلِ الْأَرْضِ (دع)

رکاب - راکب تعارف میں اونٹ کے سوار سے مختص ہے اور رکاب مرکوب ہے (غ) یعنی سواری کا اونٹ۔

۳۳۲۰ جو حکم ان غنیمت کے پانچویں حصہ کے بارے میں ہے وہی یہاں کل مان لے کے متعلق ہے دیکھو ۱۳۱۳ اور بنامی میں ہے کہ رسول میر

اسم سے یہاں اپنے اہل سے ہم سے مل گیا تھا آپ اس میں سے ایک سال پہنچے اب اس سے جیسے بانی ہمسایوں کو

و غیر وہی پیاری پرہیزگار ہے کہ حضرت علی اور ابو داؤد میں ہے کہ حضرت عباس حضرت عمر کے پاس ایک بھلا لاکے جو اس

ان کے سنی گئے۔ اللہ اور مسیحی بھی وہاں سے کوٹھڑی کر کے سب سے ستم دے کر پھینک دیا۔ یہ سولہ ستم کے لئے لکھا گیا تھا۔ ان کو سزا

ہم نے انبیاء و ائمہ میں پورے جوہر چھوڑ دیے وہ صمد ہے پھر مویا انکوں بی میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جیساں ہے

کے ایساں کارپا رہے تیار کے اور ہائی بیس اسٹوڈیو کے آپ کے چرب و نرم کے روپ چاروں کے اور تیار

ایسا ہی ہوا تھا۔ پھر آپ کے سر پر جو وہ دریا سا حق سے ٹیکہ ہوئے پڑ حضرت جبریل اپنا اور حضرت علی اور حضرت فاطمہ کا حصہ

وَقَعَلَانِمْ

وَأَتَقُوا اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أَخْرَجُوا ۝

اور اللہ کا تقویٰ کرو اللہ سزا دینے میں سخت ہے (۳۳۲) وہ مہاجر ناداروں کے لئے ہے جو اپنے گھروں سے

مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ

اور اپنے دیاروں سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور رضا پاتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول

وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّيَارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ

کی مدد کرتے ہیں یہی سچے ہیں (۳۳۳) اور وہ جنہوں نے ان سے پہلے ہجرت کی، مگر اور ایمان میں مجب بنائی

يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُفْرِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أَوْتَوْا

وہ اس سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کے لیے آئے ہیں اور اپنے سینوں میں اس کو کوئی حاجت نہیں پاتے جو انہیں دیا جائے اور

يُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُوقِ

وہ اپنے آپ پر دانیوں ترجیح دیتے ہیں گروائیں تنگی ہی ہو اور شخص اپنے نفس کے

فَنَفْسِهِمْ فَإُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

نفل سے بچ جائے تو وہی کامیاب ہیں (۳۳۴)

طلب کرنے آئے تو حضرت ابوبکر نے یہ فیصلہ کیا اور آپ نے فرمایا واللہ اعلم انہ لصادق باؤا شد پھر فرمایا کہ میرے خلیفہ ہونے پر تم میرے آئے تو میں تم کو وہ مال اس شرط پر دے دیا کہ اسے اسی طرح پر خرچ کرو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرچ کرتے تھے سو اگر تم اس شرط پر قائم ہو تو اس مال کو رکھو ورنہ واپس کر دو۔ اور اس کے خلاف میں ہرگز فیصلہ نہیں کر سکتا +

(۳۳۳) ما اظہم الرسول فخذ وہ حکم ایک خاص موقع پر ہی دیا جاتا ہے مگر اس کے الفاظ کی غریب صاف بتاتی ہے کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کل احکام و نواہی آجاتی ہیں پس عمل بر حدیث کے لئے یہ آیت بھی حجت ہے۔ بشرطیکہ اس حدیث کی صحت ثابت ہو +

(۳۳۴) للفقراء بدل ہے لذی القربی سے یعنی ذی القربی اور یتامی و خیرین کا ذکر پہلی آیت میں گذر چکا ان کو مرد و عورتیں یکساں

(۳۳۵) خصاصة یا اختصاص مخصوصیت عام کے خلاف ہے یعنی کسی چیز کا کسی بات میں الگ ہونا جس میں دوسرے

شریک نہیں اور خاصۃ مدعاۃ ہے لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصة (الانفال: ۲۵) واللہ یختص برحمۃ من

یغناہ (ال عمران: ۳۵) اور فقراء میں کوئی روک نہیں خصاصة کہا جاتا ہے (غ)

والذین تبوء الدیارس والایمان سے مراد انصار ہیں۔ اور الدار سے مراد ہجرت یعنی مدینہ ہے اور ایمان میں مجب بنانے

سے مراد ایمان میں مضبوط ہونا ہے۔ دیکھو (۵) اور یا مراد اخلصوا الایمان یا لنزمو الایمان ہے (۵) اور یہی انصار رکے

خصصیت سے تشریف کی ہے کہ وہ باوجود اپنی تنگی کے مہاجرین کو ترجیح دیتے ہیں اور اسی کو شکر ہے بچا قرار دیا ہے کہ یہ شکر علی اور

حرص کے اکتھا ہونے کا نام ہے۔ احوال بنی نضیر میں ہے انصار کو کوئی حصہ نہیں ملا گیا سوائے تین کے اس لئے کہ مہاجرین کے پاس کچھ بھی تھا

مہاجرین کی زمین
بے زمین تھی

۱۰ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا

اور وہ جو ان کے بعد آئے کہتے ہیں ہمارے رب ہماری مغفرت کر اور ہمارے بھائیوں کی جو ایمان ہیں

بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ

ہم سے رحمت سے لگے اور ہمارے دلوں میں ان کے لئے جو ایمان لاتے حد نہ پیدا کرنے لے ہمارے رب تو رہبان رحیم کرنے

رَحِيمٌ ۱۱ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ

والہ ۳۲۲ کیا تو نے انہیں نہیں دیکھا جو منافق ہیں وہ اپنے بھائیوں کو جو اہل کتاب ہیں سے کافر ہیں

أَهْلِ الْكِتَابِ لَيْنٌ أَخْرَجْتُمُوهُمْ مِنْ مَعَكُمُ وَلَا تُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا

کہتے ہیں اگر تمہیں نکال دیا گیا تو ہم تمہارے ساتھ نکلیں گے اور ہم تمہارے معاون بھی کسی کی اطاعت نہ کریں گے

۱۲ قُلْ قَدْ تَلَّيْتُمْ لَكُمْ وَرَدُّكُمْ ۚ وَاللَّهُ يُشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاِبُونَ ۝ لَئِنْ

اور اگر تم سے جنگ لگتی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں اگر

أَخْرَجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا يَنْصُرُونَهُمْ ۚ وَ

انہیں نکال دیا تو یہ ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور اگر ان سے جنگ ہو تو یہ ان کی مدد نہ کریں گے اور

لَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُولِيَنَّ الْأَدْبَارُ ثُمَّ لَا يَنْصُرُونَ ۝

اگر یہ ان کی مدد کریں تو پیشیں پھیر دیں گے پھر ان کی کوئی مدد نہ ہوگی ۳۲۵

اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے دریافت کیا کہ چاہو تو تم مجاہدین کو اپنے مکانات میں سے حصہ دینا اور اپنی غنیمت کی عکس میں تقسیم کر دی

جائے اور چاہو تو یہ جگہ مجاہدین کو دے دی جائے تو انہوں نے عرض کیا کہ پہلے اموال میں سے بھی مجاہدین کو حصہ دینے ہیں پھر

اموال بخیر بھی آپ انہی کو دے دیں یہ وہ پاک گروہ تھے جن کے دلوں میں ان دنیا کی محبت ایک دال کی دانے کے برابر بھی نہ تھی۔ اس آیت

کی تفسیر میں بخاری میں اس شخص کا قصہ لکھا ہے جس کے سپرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہمان کو کیا تو اس کے گھر میں سوائے بچوں کے کھانے

کے کچھ نہ تھا تو میاں بیوی نے بچوں کو بھوکا سلا دیا اور آپ چار بجھا کر جو کچھ تھا وہ مہمان کو کھلا دیا اور آپ بھی بھوکے رہے اور کھانے کو نہ ملا

۳۲۲۵ مجاہدین اور انصار کی تعریف کے بعد فرمایا یہ ہیں اُن کے لئے دعا ہے ترقی درجات کرتے ہیں اور اپنے دلوں میں اہل بیعت کے عزیز ہیں

ہن کے کسی قسم کا حسد یا کینہ نہیں رکھتے اہل تشیع اور خوارج اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے

۳۲۲۵ ان آیات میں مومنین کا ذکر ہے جو خفیہ طور پر منافقوں کا نہیو دیوں سے کٹے تھے اور انہیں کتا کتا کر تم بمقابلہ ہارے رہو

ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ اور اس آیت میں فرمایا کہ جو مغفرت کی غرض سے وہ تو بہ حال پوری نہیں ہو سکتی

لَا تَنفَرُوا شَرُّهُ فِي صُدُورِهِمْ مِنَ اللَّهِ ذَلِكِ بَأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ۱۳

اللہ کی نسبت تمہارا ڈر ان کے دلوں میں بہت زیادہ ہے یہ اس لئے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھتے نہیں

لَا يَفْقَهُونَ لَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قَوْمٍ مُّحْصَنَةٍ أَوْ مِنْ ذُرِّيَةِ جُلَدٍ بِأَسْمِهِمْ ۱۴

یہ انکے دل میں تم سے نہیں لڑیں گے سوائے اس کے کہ تمہوں سے محفوز کی جاتی بستیوں میں ہوں یا وہ لوگ ہیں جن کی لڑائی انہیں

شَدِيدٌ تَحْسِبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّى ذَلِكِ بَأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ۱۵

معت ہے تو انہیں اکٹھا سمجھتا ہے اور ان کے دل علیحدہ علیحدہ ہیں یہ اس لئے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے ۳۲۶

كَثِيرٌ لَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ لِيمٌ ۱۶

ان کی حالت، ان لوگوں کی حالت کی طرح جو ان سے پہلے قریب ہی اپنے کام کی سزا کھ چکے ہیں۔ وہ ان کے لئے وہاں عذاب ہے ۳۲۷

كَثِيرٌ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكَ ۱۷

شیطان کی حالت کی طرح جب وہ انسان کو کہتا ہے کفر کر پھر جب وہ کہتا ہے تو کہتا ہے میں تجھ سے بے تعلق ہوں

إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا ۱۸

میں اللہ جہانوں کے رب سے ڈرتا ہوں ۳۲۸ سو ان دونوں کا انجام یہ ہے کہ وہ دونوں آگ میں ہیں اسی میں ہیں گے

وَذَلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ۱۹ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا

اور یہی ظالموں کی سزا ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ کرو اور ہر نفس غور کرے کہ

قَدْ مَتَّ لِعِغْيَرٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۲۰ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ

اس نے ان کے لئے کیا آگے بھیجا ہے اور اللہ کا تقویٰ کرو اس سے خبردار ہے جو تم عمل کرتے ہو اللہ انکی طرح نہ ہو جائے جہنم

۳۳۱ لا فرق ہے اب بھی قلعہ گرین ہو کر یا خندقوں میں گھس کر رہی لڑائی کرتی ہیں کچھ میدان میں کھینے کی جرأت نہیں اس لئے کہ اصل

جو شرمناک حالت مفقود ہے اور تحسبہم جمیعاً وقلوبہم مغنی کا مسداق آج بھی عیسائی اقوام نظر آ رہی ہیں ۳۳۲

۳۳۳ عباد کہتے ہیں کہ مراد اس سے اہل بدہی۔ مگر اہل عباس کا قول کہ مراد بنی قینقاع ہیں ترجیح کے قابل ہے یہ بھی مدینہ

میں یہودیوں کا ایک قبیلہ تھا اور سب سے پہلے اسی نے اہل اسلام کے ساتھ معاہدہ توڑا اور لڑائی کا فیصلہ کر کے قلعہ گزین ہو گئے آخر

پندرہ دن کے محاصرہ کے بعد حلاوتی اختیار کی اور شام میں جا آنا وہاں سے بدہی کے ایک اہل بعد کا واقعہ ہے۔ دونوں بھی مراد ہو سکتے ہیں ۳۳۴

۳۳۵ پہلی آیت میں مشابہت بنی نصیر کی ہے اور یہاں منافقین کی جو انہیں شیطان کی طرح چھوٹے وعدے دیتے ہے۔

۲۰ نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمْ أَنْفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ

اسد کو بھلا دیا۔ اس نے انہیں اپنا آپ بھلا دیا۔ یہی ۴۰ قرآن ہیں۔ ہنگ واسے اور جنت واسے

۲۱ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝ لَوْ أَنزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ

برابر نہیں۔ جنت واسے ہی۔ ہمزاد ہیں۔ اگر ہم اس قرآن کو پہاڑ پر

جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُمْ غَائِبَةً مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۚ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ لِنُضِرَّهُمُ النَّاسِ

اتارے تو انہیں اسے اندک خوف سے گرا ہوا چٹا ہوا دیکھتا۔ اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں

۲۲ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۚ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ عِلْمُ الْغَيْبِ شَاطِئُهُ هُوَ

تاکہ وہ متفکر رہیں۔ ۲۲۹ وہی اسد ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پوشیدہ علم ہر کجا جانتا ہے ۱۱

۲۳ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۚ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ ۚ سَلَامٌ عَلَىٰ الْمُرْسَلِينَ

بے انتہا رحم والا۔ بار بار ہم کہتے ہیں ۱۱ وہی اسد ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ بادشاہ پاک سلامتی والا امن لینے والا

۲۴ الْمُهَيَّمِينَ الْعِزِّ ۚ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَنَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۚ هُوَ

تجہان غالب سب سے اوپر سب بڑائیوں کا مالک اسد اس سے بڑکے جو وہ شرک کرتے ہیں ۲۳۳ وہی

اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ ۚ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ

اسد خدا (کا) پیدا کرنا والا روح کا پیدا کرنا والا (مختلف نہیں بلکہ خدا) اس کے لئے سب اچھے نام ہیں جو کچھ آسمانوں

قرآن کی ہر بات کو
لے لے کر لیتے ہیں

۲۵ ۳۳۲۹ یہ بیان تو بطور مثال ہے جیسا کہ خود فرمایا۔ مگر قرآن کریم کی مثالیں بھی ایک تحریری حقیقت اپنے اندر رکھتی ہیں جبیل دیکھو

۲۶ ۱۹۲۳۱۱ جہاں نشات ایک انسان پر بھی بولا جاتا ہے اور عرب کے اندر ایک کی ہزار ہا جہاں تھے جو اپنے عقاید و اعمال پر ایسے کہتے تھے کہ

انہیں نہ یہودیوں کی تعلیم تو حید اپنی جگہ سے ہلا سکتی نہ مسیحائیت کا عروج اور اس کی پر زور تبلیغ پانچ سو سال تک ان کی مٹان

پر دو قوسوں کے منہ زور لگایا مگر یہود و نصاریٰ کی تبلیغ اگر زبردست آئندہ بھی تھی تو عرب کے لوگ پہاڑ تھے جن پر اس کا کچھ اثر نہ تھا

لیکن قرآن نے میں سال کے اندر ان پہاڑوں کو گرا کر محوئے عکس کر دیا۔ اور علوم اور اخلاق کے دنیا ان سے بہا کرے ۱۱ وان

من الجبالۃ لما يتغير منه الانهار

الحشر دس

۲۷ ۳۳۳۳۳۳۳۳ تقدیس کے لئے دیکھو ۳۳۳ اور القدوس کے معنی طاهر اور معصوم سے منزہ ہیں اور برکت والا بھی معنی کہتے

گئے ہیں دل، یہاں اسد حق تعالیٰ کے چند اسمائے حسنی کا ذکر کیا ہے کیونکہ جتنی غلطیاں خدا ہی میں ملتی ہیں وہ اسد تعالیٰ کے اسمائے حماد

سے ہی ملتی ہیں۔ بلحاظ اپنی حکومت اور تصرف کے وہ بادشاہ ہے۔ مگر وہ دنیا کے بادشاہوں کی طرح دوسروں کا محتاج نہیں کیونکہ وہ ہر نقص سے

پاک یا قدوس اور ہر عیب اور آفت سے سلامتی یا سلام ہے بلکہ وہ دوسروں کو اس دینے والا اور ان پر نگران ہے۔ پھر وہ غافل نہیں ہے

خود اس کا کمال کی حقیقت سب سے اوپر ہے اور ہر شے سے بڑی عظمت اور کبریا کی کا مالک ہے ۱۱

وَالْأَرْضُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

اور زمین میں ہے اسی کی تسبیح کرتے اور وہ غالب مکت والا ہے ۳۳۳

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بار بار دہر کر کے نام سے

اللہ سے انشاء دہر واسے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا أَعْدَاءَكُمْ أَوْلِيَاءَ تَتْلُونَ أَلْفَم

اے لوگو جو ایمان لائے ہو میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ کہ ان کے سامنے

بِالْمُودَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ

محبت پیش کر دے حالانکہ وہ اس کا کفر کرتے ہیں جو تمہارے پاس حق سے آیا وہ رسول کو اور تمہیں نکالتے ہیں

۳۳۳ المصنوع - تصویق کے لئے دیکھو ۳۳۳ اور المصنوع اسماۃ باری میں سے ہے جس نے تمام موجودات کی تصویر بنائی اور انہیں ایک ترتیب دی ہے ہر چیز کو ایک خاص صورت اور عیوہ و حقیقت ملی کی جس سے ہر ایک کا اختلاف اور کثرت کے اس کی تیز نگاہی ہے پہلی آیت میں ان اسماء کا ذکر کیا تھا جو قدرت و عظمت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور یہاں ان اسماء کا ذکر کیا ہے جو ایجاد سے تعلق رکھتے ہیں یعنی اشیا کے وجود میں لانے سے اور یہاں تین صفات بیان کی ہیں الخالق - الہادی - المصنوع۔ الخالق اور الہادی کے ذرا کئے دیکھو صفحہ ۱۱۱ پر ترجمہ کیا گیا ہے اور المصنوع کو ذکر کیا وہ یا مادہ اور روح کی مختلف ترکیبوں سے مختلف صورتیں بناتا والا۔ اگر یہ سماج واسے ہدایت دہی کو صرف المصنوع کہتے ہیں اور اس کے مادہ اور روح کا خالق ہونے سے الگ کرتے ہیں۔ گویا ان دو صفات کے متکرم ہیں۔ اور چونکہ کسی آدمی کا اظہار روح شرک ہے اس لئے توحید مانج بھی ایک مشرک فرتہ ہی ہے کامل توحید سوائے اسلام کے کسی کو نصیب نہیں ان اسماء آئی کے اظہار کا نتیجہ یہ ہے کہ مادہ اور روح کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خود بخود اور ازلی ہونے میں کامل شریک مانتے ہیں چھوٹے چھوٹے اگر تیشیں کو رو دیتا پھوڑ دیتے تو کیا۔ وہ بڑے خدا بنا گئے۔ صفات آئی کا جو کامل اور مکمل نقشہ قرآن کریم نے کھینچا ہے کسی آسمانی کتاب میں تلاش کرنا بحث ہے۔

المصنوع

ایسی سماج کا فرق

کتب سورت

اس سورت کا نام المختصة ہے اور اس میں دو رکوع اور تیرہ آیتیں ہیں اور اس میں مسلمانوں کے کفار کے ساتھ تعلقات پر بحث اور ایک طرف اگر ان کفار سے جو جنگ کرتے ہیں ہر طرح پر حرم مالات کا حکم ہے تو دوسری طرف جو غیر مسلم جنگ نہیں کرتے ان سے احسان کر لے اور انصاف کرنے کا حکم ہے انہی تعلقات باہمی میں یہ بھی ذکر ہے کہ جب ایسی غزویں فائدہ مندوں سے الگ ہو کر آجائیں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہیں۔ تو ان کے متعلق ان کا امتحان لے کر پورا اطمینان کر لینا چاہئے اگر وہ صحیح معنوں میں مسلمان ہوں تو پھر ان کے تعلقات مطلق چلے خاندانوں سے قائم نہیں رہ سکتے۔ اسی امتحان سے اس سمت کا نام لیا گیا ہے یہ سورت مدنی ہے اس کا نزول صبح ۵۔ پہلی اور فتح مکہ کے درمیان ہے۔

اَنْ تُوْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ حَرَجْتُمْ جِهًا ذٰلِیْ سَبِيْلٍ وَّابْتِغَاءَ مَرْضٰی

اس لئے کہ تم اللہ اپنے رب پر ایمان لاتے ہو ۲۲ اگر تم میرے رستوں کو ترک کرنے کے لئے اور میری رضا کو طلب کرنے کے لئے نکلتے ہو

تُسْرُوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْحُدُوْدِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَا اخْفَيْتُمْ وَّمَا اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ

کیا تم دلدروہ ان سے دوستی رکھو گے اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو کوئی

یَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيْلِ اِنْ يَتَفَقَّوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ

تہیں سے ایسا کرے گا وہ سیدھے رستے سے ہٹ گیا اگر وہ تمہیں پالیں تو تمہارے

اَعْدَاءٌ وَیَبْسُطُوْا اِلَیْكُمْ اَیْدِیْہُمْ وَاَلْسِنَتُہُمْ بِالْسُّوْرِ وَاَلْوُتْکُفْرُوْنَ

دشمن ہوں اور اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں تمہاری کے ساتھ چلائیں اور وہ چاہتے ہیں کہ تم کافروں کا

لَا تَنْفَعْکُمْ اَحَامُکُمْ وَلَا اَوْلَادُکُمْ یَوْمَ الْقِیَمَةِ یَفْصَلُ بَیْنَکُمْ وَاللّٰہُ

تمہارے رشتے اور تمہاری اولاد قیامت کے دن تمہیں نفع نہ دیں گے وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور اللہ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بِصِیْرٍ قَدْ کَانَ لَکُمْ اَسْوۃٌ حَسَنَۃٌ فِیْ اِبْرٰہِیْمَ وَالَّذِیْنَ

اسے جو تم کرتے ہو دیکھتا ہے۔ تمہارے ابراہیم اور ان لوگوں میں جو ان کے ساتھ تھے اچھا نمونہ

مَعَهُ اِذْ قَالَ الْقَوْمُ مِنْہُمْ اِنَّا بَرٌّ وَاَمِنْکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ

ہے جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا ہم تم سے بے تعلق ہیں اور اس سے ہمیں کی تم اللہ کے سوائے عبادت کرتے ہو۔

۲۲ بخاری میں حضرت علی کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور نبیر اور مقداد کو بھیجا اور فرمایا کہ دو منہ خاغ پڑھیں ایک عورت اونٹ پر سوار ملے گی اس کے پاس ایک خط ہوگا اسے لے لینا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ خط عاقل بن ابی بکر کے ہاتھ سے سفر میں لے کر گیا تھا جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کی فراہمیں پہنچائی تھیں دریاخت عاقل نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو سب کے اہل مکہ میں رشتے ہیں اور میں قریش میں سے نہیں میں نے خیال کیا کہ میں ان سے کوئی احسان کر چھوڑوں تاکہ وہ میرے رشتہ داروں کو نہ تیشیں اور میں نے یہ کفر و بتاد سے نہیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عاقل نے سچ کہا ہے اور عمرو بن دینار نے جو اس حدیث کا پہلا راوی ہے۔ کہا یہ آیت اسی کے بارہ میں نازل ہوئی +

یہ واقعہ فح کے پیشتر کا ہے۔ اور عاقل نے قریش کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمر پر چڑھائی کرنے کے ارادہ کی خبر دی تھی۔ یہی وہ وقت بھی اسی آیت کے وقت تھا کہ۔ مگر اس قسم کی حمایت نہ ہوا نہ مسلمانوں کے لئے باہر میں کہہ سکا کہ اسلام کی دشمنی کا سلسلہ ختم نہیں ہو گیا اور جو لوگ مسلمانوں کو اپنے گھروں سے نکالتے ہیں اس لئے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں تو ایسے لوگوں سے تعلقات محبت قائم کرنا مسلمان کا کام نہیں کھولیں کہ اس معنوں کو دوسرے دعوے میں بیان کیا ہے یہاں اور پھر اگلی آیت میں کفار کا

لَقَدْ نَابَكُمْ رَبُّدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ لِيَدَّ حَتَّى تُوْمِنُوا بِاللَّهِ

ہم تم سے پیار میں اور تمہارے اور ہمارے درمیان دشمنی اور نفرت ہمیشہ کھل چکے گی یہاں تک کہ تم اکیسے اللہ

وَحَدَّثَاكَ الْقَوْلَ بِرُؤْهِيمُ لَا يَبِيْهُ لَا تَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ

پر ایمان لاؤ سوائے ابراہیم کے اپنے بزرگ کے حق میں تو کہ میں تیرے سے بخشش انگاہوں گا ادھر اللہ کے مقابل پر تیرے کے

مِنْ شَيْءٍ طَرَبْنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنْبَأْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ رَبَّنَا لَا

بھی اختیار نہیں رکھتا اے ہمارے رب ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری طرف انجام کا پھر کر آئے ہے ۳۳۳۳۳۳۳۳

تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاعْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

ہمیں ان لوگوں کے امتحان سے جو کافر ہیں دکھ نہ پہنچا اور اے ہمارے رب ہماری حماقت فرما تو غالب مکت ۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ

یقیناً تمہارے لئے ان میں اچھا نمونہ ہے اس کے لئے جو اللہ کے سامنے جانے والا ہو پچھلے دن کی

الْآخِرَةِ وَمَن يُتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ

امید رکھتا ہے اور جو کوئی نہ پھیر دیتا ہے تو اللہ ہی بنا تو تعریف کیا گیا ہے قرعہ کہ اللہ تمہارے اور

وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً وَاللَّهُ قَدِيرٌ وَاللَّهُ عَفْوٌ رَّحِيمٌ

ان لوگوں کے درمیان جن کے ساتھ ان میں سے تمہاری دشمنی ہو محبت پیدا کرے اور اللہ قادر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ۳۳۳۳۳۳۳۳۳۳

حالت کا نقشہ کشی ہے کہ وہ جلا وطنی نقل قید بدلتی ہر طرح سے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے تیار ہیں اور وہ راضی نہیں ہو سکتے

جب تک کہ اسلام کا نام مشا کر ان چند نفوس کو بھی کافر نہ بنالیں جو مسلمان ہو چکے تھے ۴

۳۳۳۳۳ کفر ناپاکم۔ کفر بعض وقت معنی برادہ بھی آتا ہے یعنی کسی چیز سے بے تعلقی یا بیزارسی انی کفرت بما اشکرکم من قبل

دا جہاہیم (۱۲۰) دل اور کواضہ دایت (۱۸) کھانڈا کی جگہ ہے۔

حضرت ابراہیم کا نمونہ پیش کیا ہے کہ جب ان کی قوم کی دشمنی اور نفرت ان کے ساتھ علی الاعلان ظاہر ہو گئی تو وہ بھی قوم سے الگ ہو گئے

اور اب کو مستثنیٰ رکھنا شاید اس وجہ سے ہو کہ وہ اسے ایسا دشمن نہ سمجھتے تھے کیونکہ وہ دوسری جگہ ہے فلما تبین لہ انہ عدو

للہ تبرأ متہ (التوبۃ ص ۱۱) اور حضرت ابراہیم کو یہاں صرف اس امر میں بطور نمونہ پیش کیا ہے کہ باوجود عدم ہجرت کے حکم کے انہیں

بھی آخر عداوتے دین سے قطع تعلقی کرنا پڑا۔ کیونکہ خدا کی محبت کے سامنے آخر سب محبتوں کو قربان کرنا پڑتا ہے ۴

۳۳۳۳۳ باری میں جو عبادت ہے لا تجعلننا فتنۃ لا تقدر بنا یا یذاہم یعنی میں ان کے ملاحوں سے عذاب نہ دے۔

۳۳۳۳۳ یہ بیوقوفی صاف بتاتی ہے کہ ان کفار کی تباہی ہونے والی نہیں تھی بلکہ اصلاح ہو کر آخر وہی مسلمانوں کے دوست بننے والے

ع

کفر
کافر

قرش کے سردار
کی جھڑپ

۸ لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الدِّیْنِ لَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ وَلَمْ یُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ

اور تمہیں ان سے نہیں روکتا جنہوں نے تمہارے ساتھ دین کے بارہ میں لڑائی نہیں کی اور تمہیں اپنے گھروں سے نہیں نکالا

۹ اِنْ تَبَرَّوْهُمْ وَتَقَسَّطُوا الَیْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ اِنَّمَا یَنْهٰكُمُ اللّٰهُ

کہ تم ان سے بڑے اہسان کرو اور ان سے اخفا نہ کرو اور ان سے محبت نہ کرتا ہے علامہ ۳۳۳ اور تمہیں مرنانہ گوشت

عَنِ الدِّیْنِ قَاتِلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ اَخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ وَظَاهِرٌ وَّاَعْلٰی

روکتا ہے جنہوں نے دین کے بارہ میں تم سے لڑائی کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے معاملے میں لاہر وک

۱۰ اَخْرِجْكُمْ اِنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ ۝ یٰۤاَیُّهَا

مد کی کہ تم ان سے پہنچ کر اذہ جو ان سے دوستی کرتا ہو تو وہی ظالم ہیں علامہ ۳۳۳ اسے لوگو

الدِّیْنِ اٰمَنُوْا اِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَجَّرَاتٍ فَاَمْتَحِنُوْهُنَّ ۝ اللّٰهُ اَعْلَمُ

جو ایمان لائے ہو جب مومن عورتیں تمہارے پاس ہجرت کرتی ہوئی آئیں تو ان کا امتحان لے لیا کہ اللہ ان کے ایسے

یٰۤاَیُّهَا مَنِیْنٌ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ لَیْلِ الْكُفٰرِ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهِمْ

کو خوب جانتا ہے۔ پھر اگر تم انہیں مومن نہ جانو تو انہیں کافروں کی طرف نہ لوٹناؤ نہ وہ عورتیں ان کے لئے حلال ہیں

کفار سے احسان اور
انصاف کی تعلیم

۳۳۳ آیت اور اس آیت کا ہر تعلق کے متعلق بطور اصول حکم ہیں اور جہاں جہاں کفار سے موات یا عدم موات کا ذکر آتا ہے

اس کے حل کر کے ہی سہی کچھ ہے۔ کفار کے ساتھ بڑے بڑے اہسان بھی ہو سکتے ہیں انصاف کا معاملہ بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ اس

آیت میں بتایا بشرطیکہ وہ مسلمانوں سے دین کی وجہ سے جنگ نہ کر رہے ہوں نہ مسلمانوں کو دین کی وجہ سے گھروں سے نکالتے ہوں جو

احسان کا مستحق ہے اس سے احسان کرنا چاہئے جو انصاف کا مستحق ہے اس سے انصاف کرنا چاہئے۔ اہل عرب کے کہتے کافر قبیلے تھے جیسے

خزاعہ۔ بنی الحریث۔ کنناذیرینہ وغیرہ جن سے نبی کریم صلعم کے معاہدات تھے اور عبداللہ بن ربیع نے اس میں کفار کی عورتوں اور بچوں کو

شامل کیا ہے۔ وہ لوگ ظالم ہیں جو اسلام کی تعلیم کو تشنگی کی تعلیم قرار دیتے ہیں کفار کے ساتھ انصاف ہی نہیں حسن سلوک کی تعلیم عمل کی

میں گروی ہے تو اسلام نے دی ہے یہ اگر آزاد کافروں کے لئے تو ذمیوں کے حقوق تو اس سے بھی بڑھ کر ہیں +

۳۳۶ اگر یہ حدیث مذہبی جاتی تو مسلمان نہ مذہب کیونکر رہ سکتے تھے جو لوگ مسلمانوں کے ساتھ لڑائی کرتے ہیں ان سے دوستی اپنی قوم

سے کھلی دشمنی ہے آج جب دو قوموں میں جنگ ہوتی ہے تو کیا کوئی مذہب توہم اپنی قوم کے افراد کو ایسی قوم کے ساتھ کسی قسم کا تعلق رکھنے یا

کاروبار کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ اسلام کی تعلیم اصول صحیحہ پر مبنی ہے اس آیت نے صاف بتا دیا کہ ترک موات کبھی طور پر صرف

جنگ کرنے والی قوم کے ساتھ ہو سکتا ہے +

ترک موات

وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ وَاتَّوَهُمَ مَا انْفَقُوا وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذَا

اور وہ ان عورتوں کیلئے حلال ہیں اور جو انہوں نے خرچ کیا انہیں دے دو اور تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ان سے نکاح کرو جب

أَتَيْتُمُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْئَلُوا مَا انْفَقْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمُ

تم انہیں اُنکے مرد سے دو اور کافر عورتوں کے عقد کا نکاح کر روک نہ رکھو اور تم طلب کرو جو تم نے خرچ کیا ہے اور اگر تم

مَا انْفَقُوا ذَلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ وَإِنْ فَاتَكُمْ

جو انہوں نے خرچ کیا ہے۔ امد کا حکم ہے۔ وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے اور امد علم والا حکمت والا ہے ۳۳۳ اور اگر تم

شَيْءٌ مِنْ أَرْوَاحِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَابْتُمْ فَاُولَٰئِكَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ

بیسوں کے مردوں، جسے تم نے تمہاری طرف چلا گیا ہے پھر تمہاری باری آئے تو ان لوگوں کو جن کی بیسیاں

أَرْوَاحُهُمْ مِثْلَ مَا انْفَقُوا وَانْقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ ۝

پہنچی گئی ہیں اس کی نسل سے دو جو انہوں نے خرچ کیا ہے اور امد کا تقویٰ کرو جس کے ساتھ تم ایمان لے رہے ہو ۳۳۴

۳۳۳ عَصَم - عَصَمَہ کی جیسے یعنی ان کا عقد نکاح کیونکہ عَصَمَہ النکاح کے معنی عقد کا النکاح میں (ل)،

یہ سورت صلح حدیبیہ کے بعد کے زمانہ کی ہے اور جو عورتیں اسلام لے کر کہیں تکلیف اٹھاتی تھیں وہ ہجرت کر آئی تھیں کیونکہ شریعت صلح حدیبیہ کے بعد جاری ہوئی تھی اور کفار کی اصل غرض یہی تھی کہ مسلمانوں کی جنگی طاقت نہ بڑھ جائے۔ تو ان عورتوں کے بارے میں پہلے یہ حکم دیا گیا کہ ان کا امتحان لے لیا کرو حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ یہ امتحان ہوا تھا کہ عورت کا حلق بیان لیا جاتا تھا کہ نہ وہ خاندان کے بعض کی وجہ سے نکلی ہے اور نہ صرف ایک زمین کو چھوڑ کر دوسری زمین میں جانے کے لئے اور نہ دنیا کی کسی غرض کے لئے بلکہ صرف اللہ اور اس کے رسول کی محبت کے لئے (رحمہ) اور حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ آپ ان عورتوں کا امتحان بیت سے لیتے تھے جس کا ذکر آگے آئے ہے۔ لایشرکن باللہ شیعہ (رحمہ) اور درست یہ معلوم ہوتا ہے کہ دونوں باتیں ہوتی تھیں +

چونکہ مسلمان عورت کا نکاح کا ضرر دے نا جائز تھا اس لئے ایسی عورتوں سے جو کافر خاندانوں کو چھوڑ کر ہجرت کر آئیں مسلمانوں کو نکاح کر کے لے آجائیں دی۔ مگر وہ شرطیں ساتھ لگائیں اول یہ کہ کافر خاندانوں نے جو مہر ان کو دیئے تھے وہ انہیں واپس کئے جائیں اور دوسری یہ کہ اس بی بی کو مہر بھی دیا جائے۔ کفار کے ساتھ یہ معاملہ کہ مہر نہیں واپس کرو وہ اسلام کی تعلیم میں کمال انصاف کو ظاہر کرتا ہے۔ اور پھر جس طرح یہ کہا کہ مسلمان عورتیں اگر کفار کے گھروں سے نکلی آئیں تو نکاح باقی نہیں رہتا اسی طرح مسلمانوں کو حکم دیا کہ جو عورتیں اپنے کفر و شرک پر قائم ہیں انہیں تم قید نکاح میں روک کر نہ رکھو اور یہاں کو افسانے سے مراد یہی کافر شرک عورتیں ہیں ورنہ اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح جائز ہے +

۳۳۴ عَابَتُمْ - عَابَتُمْ کے معنی زبہ یا باہی ہیں اور عَابَتُمْ الرجل کے معنی یہی کسی کام میں اسے آمادہ دیا اور دوسرے نے اپنی

باربی لی اور آعَاقَبَ اور عَاقَبَ دونوں کے معنی ہیں تو اونٹ سے اتر جانا کہیں اپنی باری لول (ل)، اور یہی معنی یہاں ہیں مگر بعض مفسرین نے یہاں عَابَتُمْ کے معنی غلط سے یہی معنی تم کوئی مال غنیمت حاصل کرو (ل)، اور معذرت اول میں مطلب یہ ہو گا کہ مہر صلح

عَصَمَہ

عورتوں کی کہ ہے؟

مہر عورتوں سے نکاح کی شرط

عَابَتُمْ

۱۲ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَبْكِينَكَ عَلَىٰ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ

لے نبی جب تیرے پاس مومن عورتیں آئیں تجھ سے بیعت کریں اس بات پر کہ امد کے ساتھ کسی کو شریک

شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِهْتَانٍ

نہیں کریں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ کوئی بہتان باندھ

يَفْتَرِيَنَّهُ بَيْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَأَجْهُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ

لا تہمگی جے انہوں نے اپنے ہاتھوں اور اپنے پاؤں کے درمیان افترا کیا ہو اور نہ کسی بھی بات میں تیری نافرمانی کریں گی

۱۳ فَيَايَعُهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ يَا أَيُّهَا

تو ان سے بیعت لے اور ان کے لیے امد سے استغفار کر امد بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ ۳۳۳ لے نوگو

الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَسْؤُمَنِ

جو ایمان لائے ہو ان سے دوستی مت کرو جن پر امد ناراض ہوا ہے وہ آفت سے ایسے ہی

النصف

الْآخِرَةُ كَمَا بَيَسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ ۝

نا امید ہیں جیسا کہ کافر قیوم والوں (کے جی اسٹھے) سے نا امید ہیں ۳۳۴

کسی مسلمان کی بی بی کا فرض اور وہ علیحدہ ہوتی ہی طرح تمہاری بی بی آجائے اور کسی کافر کی بی بی مسلمان ہو کر آجائے تو جو مکران کی طرف تون، تھا لے اس مسلمان کو دے دو

۳۳۴ فتح مکہ کے بعد رسول امد مسلم نے انہی الفاظ میں عورتوں سے بیعت لی تھی انہی میں ہند بنت عتبہ اور سفیان کی بی بی بھی تھی جو عورتوں سے بیعت

درمیان میں بعض باتیں بھی کہی جاتی تھیں اور عورتوں کی بیعت کے متعلق حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ نبی کریم مسلم ہاتھ میں ہاتھ نہ

لیتے تھے (ج) اور احمد ترمذی وغیرہ کی روایات میں بھی ہے کہ نبی کریم مسلم عورتوں سے مصافحہ نہ کرتے تھے جس طرح مردوں سے کہتے

تھے اور طبی سے روایت ہے کہ رسول امد مسلم جب عورتوں سے بیعت لیتے تھے تو اپنے ہاتھ پر کڑا رکھ لیتے تھے (د) ممکن ہے کہ

دونوں طرح آپ نے بیعت لی ہو۔ اور لڑیا تین بھٹکان یفتقرینہ بین ایدھن واراجلھن کہ مراد لی گئی ہے کہ عورتیں بائیں

میں فرضی صل قرار دے کر خداوند کو ہر کا دے یہ لیا کرتی تھیں مگر اس کے معنی محض ہتھان باندھنے کے بھی ہو سکتے تھے اور اید اور

رجل ذات سے کہنا یہی کہیو کہ زیادہ تر افعال انہیں سے کئے جاتے ہیں۔ یا یہ مراد ہے کہ اپنے دلوں میں ہتھان نہ بنائیں کیونکہ دل

کا مقرب ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان ہے۔ (د)

۳۳۴ علیؓ تو یہود و نصاریٰ سے دونوں کی یہ حالت ہے کہ آخرت پر ان کا ایمان کچھ نہیں صرف دنیا کے چپے پڑے ہوئے ہیں مگر میوے

میں بالخصوص ایک فرقہ بھی ایسا ہے یعنی صدوقی جو آخرت کے عقیدہ کا بھی منکر ہیں

سُورَةُ الصَّفَاتِ وَحَمْدُ رُبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مِنْ الرِّجْزِ

اللہ بے انتہا رحم والے

باب بارہم کہنے والے کے نام ہے

نَسَبُہُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَہُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۱

۱

اللہ کی تسبیح کرتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے اسے لوگو

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَمْ یَقُولُوْا مَا لَا تَعْمَلُوْنَ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا

جو ایمان لائے ہو تم کہیں وہ بات کہتے ہو جو کرتے نہیں اللہ کے نزدیک یہ بحث میرا ہی کی بات ہے کہ تم وہ کہو جو

لَا تَعْمَلُوْنَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یَقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًا کَانَتْہُمْ ۲

تم کرتے نہیں اللہ ان لوگوں سے محبت رکھتا ہے جو اس کے رستہ میں صف باندھ کر جنگ کرتے ہیں گویا کہ وہ

بَنِیَّانٌ مُّرْصُوْنَ وَاذَقَالَ مُوسٰی لِقَوْمِہٖ یَقُوْمُوْا لِقَوْمِہٖ لَیُّوْذُوْنِیْ وَقَدْ تَعْلَمُوْنَ ۵

مضبوط دیوار ہیں مرصوع اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم تم مجھے کیوں ایذا دیتے ہو اور تم جانتے ہو

اس سورت کا نام الصف ہے اور اس میں دو رکوع اور چودہ آیتیں ہیں اس سورت کا اصل معنون غلبہ دین اسلام ہے جو اسے تمام مذاہب پر حاصل ہوگا۔ مگر اس کے لئے بتایا کہ مسلمانوں کو بڑی بڑی قربانیاں کرنی چاہئیں۔ یہاں تک کہ ضرورت ہو تو خدا کے رستے میں مستحکم دیوار کی طرح کھڑے ہو کر جنگ بھی کریں اور دوسری طرف عیسائی کے حواریوں کی طرح دین اسلام کے لئے کڑی نیناں گل جائیں کیونکہ یہی غلبہ کی اصل راہ ہے۔ یہ سورت مدنی ہے اس کی تاریخ نزول کے تعین کے لئے کوئی یقینی واقعات نہیں ہیں مگر غالباً اجرائی مدنی زمانہ کی ہی ہے۔

تفسیر سورت

۲۳۴۷ مرصوع۔ (رہن البنیان) دیوار کو پختہ کیا۔ اور مضبوط کیا اور اس کے بعض کو بعض سے ملایا۔ اسی دیوار مرصوع، اور حدیث میں آئے ہے خواصا فی القسوف یعنی منان کی صفوں میں ایک دوسرے سے مل کر رہو۔ اور (صاھب سید کہتے ہیں دل) پہلی آیتوں میں ان لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے اظہارِ غمگی فرمایا ہے۔ جو منہ سے کہہ دیتے ہیں مگر کرتے نہیں۔ اور یہاں بتایا کہ اللہ تعالیٰ رحمت تو اس سے کرتا ہے کہ جب اس نے ایک بات منہ سے نکالی تو پھر اپنے دوسرے بھائیوں سے مل کر حفاظت دین میں ایک مضبوط دیوار کی طرح کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور ان پر تیرا اور تمہاری اس طرح پڑتی ہے جیسے دیوار پر تول جو عمل میں نہیں آکا وہ کہنے والے کو اللہ تعالیٰ کے غضب کا عمل بنا دیتا ہے۔ اور جب کہنے والا اس کے عمل میں لانے کے لئے اپنی جان بھی حاضر کر دیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے بارہا بنیان مرصوع کا نقشہ جنگ میں دکھایا اور باخصوص جنگ اھدیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد صحابہ کی ایک دیوار قائم ہو گئی اور بعض صحابہ دشمن کی طرف پیٹھ پھیر کر کھڑے ہو گئے کہ تیرا سامنے آنا ہوا دیکھ کر

مرصوع

إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ فَلَمَّا ذَاغُوا أَزْغَا اللَّهُ قُلُوبَهُمْ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

کریں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں سو جب وہ ٹیڑھے پڑے تو اس نے ان کے دل ٹیڑھے کر دیئے اور اس نے ان لوگوں کو منزل مقصود

الْفَاسِقِينَ ۖ وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَدِينِي إِلَهُ سَرْبِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا

میں نہیں پہنچاتا اور عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں ایک تصدیق کرتا ہوں

لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ

جو میرے سامنے توریت سے ہے اور ایک رسول کی خوشخبری دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمد ہے

فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝

سو جب وہ ان کے پاس کھلی دلیلیں لے کر آئے تو انہوں نے کہا یہ صرف جادو ہے۔ ع ۲۳۴

صاحب کا کہنا کہ یہ

مکہ سے پہلے جاتے ہیں اس گروہ کے اللہ تعالیٰ کا محبوب ہونے پر یہ آیت نص قطعی ہے۔ اگلی آیت میں حضرت موسیٰ جس کا اپنی قوم کے آقا

سے ذکر کرتے ہیں۔ وہ ان کا انکار جنگ ہی تھا۔ اور وہاں بھی انہیں قوم فاسق ہی قرار دیا ہے۔ فلا تأس على القوم الفاسقين

الماائد ۴۰-۲۶

۲۳۴ احمد یہاں احمد میں اشارہ ہے نبی مسلم کی طرف آپ کے نام اور آپ کے کاموں کے ساتھ اور اس بات پر تفسیر ہے کہ جب

آپ کا نام احمد ہے اسی طرح آپ اپنے اہل و عیال اور احوال میں محمود سمجھے اور لفظ احمد کو عیسیٰ کی بشارت سے خاص کیا۔ اس بات کے

جاننے کیلئے کہ آپ عیسیٰ کے بڑھ کر قابلِ حرمین مرغ اور آنحضرت صلی علیہ وسلم کے پہلے کوئی شخص نہیں گذرا جس کا نام احمد رکھا گیا ہو

سوائے اس کے جو بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت کا یہ نام تھا رت، اور محمدؐ محمد سے ہے گویا کہ اس کی بار بار تکرار کی جاتی ہے (۱)

اور لفظ احمد یا تو معارض شکم سے مشغول ہے اور یا حادیت سے افضل التفضیل ہے یعنی بہت بڑھ کر نہ والا اور یہ بھی جائز ہے کہ

محمدیت سے جو یعنی بہت زیادہ قابلِ حمد اور یا اس جلیل ہمارے نبی محمد صلی علیہ وسلم کے لئے علم ہے جیسا کہ حسان کے شعر میں ہے۔ صلی

الاله ومن يحف بعمره - والطيبون على المباركة احمد *

احمد

محمد

احمد آنحضرت کا اسم
علم ہے۔

حضرت عیسیٰ کی بشارت
آنحضرت صلی علیہ وسلم کے
مصدق

حضرت عیسیٰ کی جس بشارت کا یہاں ذکر ہے وہ انجیل کے حرف تبدیل ہونے کا ہے اور آپ کی اس میں باری جاتی ہے۔ چنانچہ ذیل کے

مقالات پر یہ بیوقوف ہے (۱) اور آپ باپ سے دعا است کروں گا تو وہ تمہیں دو سرا مددگار بنے گا کہ ادبیک تمہارے ساتھ ہے (۲) (یوحنا ۱۴-۱۶)

(۲) لیکن جب وہ مددگار آئے گا جسکو میں تمہارے باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی چاہی کہ روح جو باپ کی طرف سے نکلتا ہے تو وہ

میری گواہی دیگا (یوحنا ۱۵-۲۶) (۳) اگر میں جھاڑوں کو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر جھاڑوں کو تو اسے تمہارے پاس

بھیج دوں گا (یوحنا ۱۶-۱۷) (۴) مجھے تم سے ابھی بہت سی باتیں کہنی ہیں مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ بھیجی

جائی کہ روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے دیکھایا گیا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا۔ اور یہی

آئندہ کی خبریں دے گا (یوحنا ۱۶-۱۳)

روح القدس اس
بیوقوف کی تصدیق
کے لئے

جس لفظ کا ترجمہ یہاں مددگار کیا گیا ہے وہ یونانی میں پیرا کیٹ ہے اور بائبل کے پہلے اردو ترجموں میں اس کا ترجمہ تفسیر دینے

والا کیا گیا ہے۔ اور ترمیم شدہ ترجموں میں مددگار کا لفظ اختیار کر کے حاشیہ میں دیکھنا یا مطلق کا لفظ دیا گیا ہے یعنی اس کا ترجمہ دیکھنا یا

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ هُوَ يُدْعَىٰ إِلَى الْإِسْلَامِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ افتر کرتا ہے اور اسے اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے اور اللہ بڑا بڑا ہے

شفیع بھی ہو سکتا ہے۔ عیسائیوں کو اس پیشگوئی کے بارہ میں بہت مشکلات پیش آتی ہیں۔ اس لئے کہ جب اس کا مصداق آیا تو انہوں نے اسے قبول نہ کیا اور کہا یہ جاسا ہے کہ اس دوسرے تسلی دینے والے سے مراد روح القدس ہے جو عیسائیوں کے نزدیک خدا ہی کا تیسرا اقوم ہے اس میں شک نہیں کہ اس دوسرے شفیع کو روح القدس اور سچائی کی روح بھی کہا گیا ہے مگر اس ساری پیشگوئی میں کھلے قرآن موجود ہیں کہ اس سے مراد وہ روح القدس نہیں جو عیسائیوں کی ضلالتی کا تیسرا اقوم ہے اول۔ اسے دوسرا مددگار یا شفیع کہا ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کی طرح کا ہی شفیع یا مددگار ہے یعنی عبودت انسان۔ دوسرا پیشگوئی میں انطا ربیک نبی کا نواجا جاتا ہے۔ جیسا کہ اسقنقا ۱۸-۱۹ کی پیشگوئی کا انطا رب حضرت مسیح کے وقت تک پایا جاتا ہے یعنی شیل موسیٰ نبی کے آنے کی پیشگوئی لیکن روح القدس کے آنے کی کوئی پیشگوئی بائبل میں کہیں نہیں۔ سوم۔ اس کے متعلق لکھا ہے کہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ تباہی سے پاس نہ آسکا۔ اب روح القدس کے متعلق یہ کسی صحت میں نہیں کہا جاسکتا کہ حضرت عیسیٰ کے جانے سے اس کا آنا واجب تھا کیونکہ روح القدس کا نزول پہلے بھی انبیاء پر ہوتا رہا۔ خود حضرت عیسیٰ پر بھی حضرت یحییٰ سے بہت سے لینے کے وقت روح القدس کا نزول ہوا اور حضرت عیسیٰ کے جانے کے جس شفیع کا آنا واجب ہے وہ وہی موعود نبی ہے جس کا ذکر اسقنقا ۱۸-۱۹ میں ہے یہ قلمی دلیل ہے اس بات پر کہ یہاں روح القدس کے نزول کی پیشگوئی نہیں۔ چہاں۔ اس کے متعلق صاف الفاظ میں لکھا ہے کہ وہ اپنی طرف سے آگیا۔ لیکن جو کچھ سے صراحت دی گئی ہے۔ اب روح القدس کہاں سے آئے گا اگر نبی کی پیشگوئی اسے اس تو ثابت صاف ہو کہ نبی جو کچھ اللہ کے لئے سننا ہے وہی کتا ہے مگر روح القدس کہیں سے نہیں سنا وہ خود خدا کی اقوم ثالث ہے۔ پنجم۔ وہ باتیں جو حضرت عیسیٰ نہیں کہہ سکتے اس لئے کہ اس قسم میں ان باتوں کی بشارت نہیں وہ دوسرا شفیع اگر کہے گا۔ روح القدس نے نہ کوئی ایسی باتیں کہیں نہ کہہ سکتا تھا نہ حضرت عیسیٰ کے رخصت ہونے ہی ان کی اقوم کوئی نئی طاقت پیدا ہو گئی تھی بششتم۔ اس کے متعلق صاف لکھا ہے کہ وہ آئندہ کی خبریں دے گا۔ اور آئندہ کی خبریں لینے والے کو نیت میں نبی کہتے ہیں۔ پس صاف معلوم ہوا کہ نبی کی پیشگوئی ہے۔ روح القدس نے کوئی آئندہ کی خبریں عیسائیوں کو نہیں دیں اور نہ آج عیسائیوں میں کوئی ایسا شخص پایا جاتا ہے جو روح القدس کے اثر سے آئندہ کی خبریں لینے کے لیکن مسلمانوں میں بطریق متابعت آنحضرت صلعم ایسی خبریں لینے والے آج بھی ہیں۔

حضرت عیسیٰ کی پیشگوئی کے مصداق آنحضرت صلعم میں

اگر یہ پیشگوئی روح القدس پر صادق نہیں آتی تو ہمارے نبی کریم صلعم پر نہایت مغفائی سے صادق آتی ہے آپ ابوبکر ہمارے سچے ہیں اس لئے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور آپ کی نبوت کا وہن قیامت تک پھیلا ہوا ہے آپ نے حضرت عیسیٰ کی صداقت کی گواہی اس وقت دی جب دنیا انہیں رو کر رہی تھی۔ آپ کا آنا حضرت عیسیٰ کے جانے سے واجب تھا۔ آپ نے سچائی کی تمام ماہیں دکھائیں البوم اکملک لکھ دینے کہ۔ آپ جو کچھ سنتے تھے وہی کہتے تھے۔ وما یطق عن الہوی ان ہوا لا دوی یوحی آپ نے آئندہ کی خبریں دیں اور آج تک آپ کی آئندہ کی خبریں پوری ہو کر آپ کی صداقت کی ضمانت دے رہی ہیں۔ رہا یہ کہ اس آئندہ کے روح القدس یا روح حق کا گیا ہے تو یہ بلحاظ اس کے تقدس اور اس کے حق ہونے کے ہے اور قرآن کریم نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو الحق ہی کہا ہے۔ تہا جالہ الحق پھر روح القدس نے کبھی نہ کہا کہ وہ مسیح کی اس پیشگوئی کی مصداق ہے مگر قرآن نے صاف طور پر اس پیشگوئی کو آنحضرت صلعم پر لگا دیا کہ اس آیت میں یا جیسا کہ پیچد وہن ہکتو با عند ہم فی التوراة والا انجیل میں۔ یا جیسا کہ اس حدیث میں اناد دعوت ابی ابراہیم وبشارتہ عیسیٰ میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں اور عیسیٰ کی بشارت۔

اب صرف ایک بات رہ جاتی ہے۔ کہ قرآن شریف میں ہے کہ حضرت عیسیٰ نے احمہ کے آنے کی غوغری دی تھی۔ اور انہیں میں کچھ

احمد کا نفاذ اختیار کرنے کی وجہ

۸ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ يَرْيَدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَنُورِهِمْ ۖ وَاللَّهُ مُمِيتُ نُورِهِمْ وَلَوْ

کہ منزل مقصود پر نہیں پہنچنا ممکن ہے کہ جسے میں کہ اس کے نور کو اپنے مومنوں کی چھٹکوں سے بجھا دوں اور اللہ اپنے نور کو پورا کر کے لے گا

۹ كِرِهَ الْكَافِرُونَ ۝ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ

کافر برائت میں لے گا ۳۳۵ وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے

۱۰ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۝ يَأْتِيَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلَّكُمْ

سب دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرک برا متائیں اے لوگو جو ایمان لائے ہو میں تمہیں ایسی

۱۱ عَلَى تِجَارَةٍ يُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ ۝ تَوَكَّلُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَجَاهِدُوا

تجارت بتانا ہوں جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دے ۳۳۶ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کے راستے

۱۲ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ۖ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۖ يَغْفِرُ لَكُمْ

میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو دو تمہاری گناہوں

ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسْكِنَ

کی تمہارے لئے جنتیں باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور پاکیزہ

۱۳ طَيِّبَةً ۖ فِي جَنَّاتٍ عَدْنٍ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۖ وَآخِرُ تَجْوَدِنَهَا

کافروں میں جو ہمیشگی کے باغوں میں ہیں ۳۳۷ بڑی کامیابی ہے اور ایک اور چیز ہے تم پسند کرتے ہو

اور الفاظ میں جو اصل بات ہے کہ ترجمہ میں ایک لفظ کب سے کہیں پہنچ جاتا ہے جیسا کہ موجودہ تراجم سے بھی ظاہر ہے پس جب حضرت علی

کی اصل الخیر مدنی یا عبقری یہ ہو گئی کہیں دنیا میں موجود نہیں تو ہم دلوں کے ساتھ نہیں کہہ سکے کہ حضرت مدنی نے کیا لفظ بولا تھا۔

سوائے اس کے کہ قرآن کی مشادات کو قبول کریں۔ اور وہ مشادات احمد ہے اور احمد حضرت مسلم کا اسم علم تھا اور حدیث صحیح میں آپ

نے خود فرمایا ہے کہ انا محمد وانا احمد اور احمد کا لفظ یہاں اس لئے اختیار کیا گیا ہے کہ یہ آنحضرت مسلم کا جالی نام ہے اور حضرت عثمان

علیہ السلام بھی چونکہ جلال صفت کے منظر ہی تھے اس لئے وہی نام ان کی بشارت میں ہونا لازم تھا۔

۳۳۴ یہ جیسا تیروں کا ذکر ہے جو اللہ پر جھوٹ افرار کرتے ہیں کہ اس نے یہ تعلیم بھیجی تھی کہ خدائیں ہیں اور کہ مینی بیج بھی خدا ہے حالانکہ

انہیں اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے اور آگے بھی انہیں کی کوششوں کی طرف اشارہ ہے کہ یہ اللہ کے نور کو بجھانے کی کوششیں کر چکے

مگر اللہ اس اپنے نور کو کمال تک پہنچا کر چھوٹے گا اور وہ کمال تک پہنچا تا صرف تکمیل دین نہیں بلکہ دین اسلام کو کمال دینوں پر غالب کرنا ہے۔

۳۳۵ لِيُظْهِرَهُ لِبَنِي إِسْرَءِيلَ أَنَّهُ مَرْسُولُ اللَّهِ ۚ وَأَلَّا يَكْفُرَ بِنِعْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ كُفْرَ بِنِعْمَةِ اللَّهِ عَظِيمٌ ۚ

۳۳۶ تجارت۔ اس معاملہ میں تصرف ہے تاکہ اس سے ناغہ نہ اٹھا جائے (دفع) اور یہاں تجارت اللہ اور رسول پر ایمان لانے کا

اتمام فرمود

اطفاء

تجارة

نَصْرَ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنْصَارَ اللَّهِ ۝۱۷

اللہ کی طرف سے مدد اور نزدیک فتح اور مومنوں کو خوشخبری ہے ۳۳۴۳ لے لو جو ایمان لاتے ہو اللہ (کے دین) کے مددگار بن جاؤ

حَمَاقَانَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِحَوَارِيِّتِهِمْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ قَالَ حَوَارِيُّوهُمْ لَحْنُ

جس طرح عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا اللہ کے لئے ہیں کون سی مددگار ہیں حواریوں نے کہا ہم اللہ کے ہیں

أَنْصَارُ اللَّهِ فَأَمْنَتْ طَائِفَةٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَكَفَرَتْ طَائِفَةٌ ۝

کے مددگار ہیں سو بنی اسرائیل سے ایک گروہ ایمان لایا اور ایک گروہ نے انکار کیا

فَأَيَّدَ الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ ۝

سو ہم نے انہیں جو ایمان لاتے انکے دشمنوں پر مدد دی سو وہ غالب ہو گئے ۳۳۴۶

گیا ہے کیونکہ انسان کے قوائے رعیانی بھی ایک دوسرے کے احوال کا حکم رکھتے ہیں۔ سو جو شخص انہیں اسے طریق پر کام میں لاتا ہے کو کام سے فائدہ اٹھائے تو وہ بھی گویا ایک قسم کی تجارت ہی کرتا ہے۔

۳۳۴۳ اوپر چونکہ نمازے جنت کا تذکرہ کیا تھا اس لئے یہاں نصر من اللہ وفتح قریب میں اس دنیا کی کامیابیوں کا ذکر ہے۔

۳۳۴۶ حضرت عیسیٰ نے جگہ میں کہا جسے یہاں انصار واعداء ہونے سے مراد اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت بذریعہ اشیاء وفس ہے اور عداوت

نصرت دین ہندو
اشاعت

کو کہتا ہے کہ ان کی کامیابی بھی اسی میں ہے کہ جس طرح حضرت عیسیٰ نے حواری اپنے دین کو لیکن مختلف مکوں میں پھیل گئے۔ اسی طرح

مسلمان بھی دین اسلام کو دنیا کے اطراف و اکناف میں پہنچا دیں۔ گویا اللہ تعالیٰ نے سورت میں اگر یہ بتایا تھا کہ مسلمان کھلا کر اگر ضرورت ہو

تو دین اسلام کی خاطر مسرت ہونے کے لئے بھی تیار رہو۔ اور آخر پر بتایا کہ دین کا فہرہ اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ اسے اطراف

و اکناف عالم میں پہنچاؤ۔ شاید اس پچھلے زمانہ کی زیادہ تر ضرورت بھی یہی ہے صحابہ نے تو دونوں گھمبوں کی تمہیل کی اور توحید کو لیکر

تمام دنیا میں پھیل گئے۔ مگر آج اسلام ساری دنیا میں بدنام ہو رہا ہے اور ان کے نام لیوا ان غلط فہمیوں کو بڑھاتے رہے ہیں بھی گھروں

سے نکلنے کا نام نہیں دیتے۔

سورة الجمعة وروحها واحد عشر نيز فيه ما كونا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله المتواضع والحمد لله المتواضع

بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

ع ۱۱

۱ يَسْمُحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ

اس کی تسبیح کہ جسے جو کہ آسمان میں ہے اور جو کہ زمین میں ہے (جو) بادشاہ پاک غالب حکمت والا ہے

۲ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَ

وہی ہے جس نے ایہوں کے اندر انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اسکی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور

۳ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ الْحَكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ وَآخِرِينَ مِنْهُمْ

انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے گو وہ پہلے کھلی گمراہی میں تھے اور ان میں سے اور

۴ لَعَلَّ الْحَقُّ أُولَاهُمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

کہ جس پر اجماعی انوکھیں ملے اور وہ غالب حکمت والا ہے ۳۲۴۵ : اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے

تفسیر سورت

اس سورت کا نام الجمعة ہے اور اس میں دو رکوع اور تیس آیتیں ہیں اصل مضمون اس سورت کا یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی آپ تاقیامت دنیا کے معلم اور مرکز ہیں گے اور جس قدر علم دنیا میں پھیلے گا اور جس قدر لوگوں کا تزکیہ ہو گا آپ کی شاگردی سے ہی پھیلے گا۔ اور ہو گا اور جو حکم مسلمانوں میں تعلیم اسلامی کو زندہ رکھنے کے لئے جمعہ کے دن اجتماع نہایت ضروری ہے اس لحاظ سے اس سورت میں نماز جمعہ کی اہمیت کو بیان فرمایا ہے۔ اور اسی پر اس سورت کا نام رکھا گیا اصل غرض تو یہ ہے کہ تعلیم اسلامی ہی دنیا میں زندہ رہے گی۔ اور اس کی زندگی کے سامانوں میں سے جو ایک عظیم الشان سامان تھا اس کا خصوصیت سے ذکر کیا ہے۔ اور اسی پر سورت کا نام ہے پچھلی سورت میں مسلمانوں کو بتایا تھا کہ دنیا کو دنیا کے کتاؤں تک پہنچائیں کیونکہ یہی دین سب دینوں پر غالب آئیگا۔ یہاں بتایا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شاگردی سے ہی اب دنیا کی پیاس بجھ سکے گی۔ یہ سورت مدنی ہے اور اس کا نزول بھی ابتداء ہی مدنی زمانہ سے ہی تعلق رکھتا ہے۔

آخرین منہم سے راو

۳۳۴۸ : داخلین منہم عطف امیہین پر ہے یا تعلیم میں منہم پر یعنی یا تعلیم الکتاب والحکمة وبعلم اخوین منہم اور وہ لوگ ہیں جو صحابہ کے بعد آئے اور تعلیم کا سلسلہ جو یوں آؤر زانہ تک پہنچے گا تو وہ سب کا سب اول کی طرف ہی منسوب ہو گا۔ دوسرا اور ابن جریر سے دو قول نقل کئے ہیں ایک یہ کہ یہ عاجم ہیں اور دوسرا یہ کہ اس میں وہ سب لوگ داخل ہیں جو مدنی صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک اسلام میں داخل ہوتے ہیں گے خواہ کوئی ہوں اور بخاری میں پہلے قول کی تائید میں حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے تو آپ پر سورت جمعہ نازل ہوتی تو میں نے پڑھا کہ یا رسول اللہ داخلین منہم میں کن کا ذکر ہے تو آپ نے تین دفعہ سوال دہرایا کہ وہ اپنا نامہ مسلمان فارسی کے کندھے پر لکھا اور ذرا گھبراہٹ میں فرمایا کہ ہوتا تو ان میں سے آدمی اس تک نہ پہنچ جاتے یا ایک آدمی پہنچ جاتا۔ اور

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ مَثَلُ الَّذِينَ يَحْمِلُوا الثَّوْرَةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا ۝

اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ ان لوگوں کی مثال جن پر ثوریت کا بوجھ ڈال گیا پھر انہوں نے اسے نہ اٹھایا

كَشَلِ الْحَمْدَ يَحْمِلُ أَثْقَارَهُ بِمَثَلِ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا

گرہے کہ شکر کی طرح جو کہن میں اٹھائے کیا ہی رہی مثال اُن لوگوں کی ہے جو اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور اللہ

يَهْدِ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا وَإِنْ زَعَمْتُمْ أَنَا أَنَا أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ ۝

ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ۳۳۹ کوسلے دوگو جو یہودی ہو اگر تم سمجھتے ہو کہ اور لوگوں کو چھڑ کر تم

مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمْنُوا الْوُتَّ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ وَلَا تَمْنُونَهُ أَبَدًا ۝

ہی اللہ کے دوست ہو تو موت کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو ۳۴۰ اور کہیں اسکی آرزو نہ کریں گے اسکی وجہ سے

قَدْ مَتَّ أَيْدِيَهُمْ وَاللَّهُ عَلَيْهِمُ بِالْظَالِمِينَ ۝ قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّوهُ مِنْهُ فَإِنَّهُ

جوان کے ہاتھوں نے آگے بھجھا ہے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے کہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ نہیں

مُلَاقِيكُمْ ثُمَّ تَرْدُّونَ إِلَىٰ عِلْمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

مل کر پہنچے گی پھر تم پھریدہ اور اللہ ہر کے جاننے والے کی عزت لٹائے جاوے گا۔ سو وہ تمہیں اس کی خبر دے گا جو تم عمل کرتے تھے ۳۴۱

حدیث کا فضا یہ نہیں کہ اخترین منہم موت فارسیوں میں سے ایک یا چند آدمی ہیں۔ بلکہ یہ آخرین کی سرح کے حوالہ پر فرمایا ہے کہ وہ دوسرے

لوگ جنہوں نے براہ راست مجھ سے تعلیم نہیں پائی بلکہ وہ بعد میں آئیں گے اور میری تعلیم سے فائدہ اٹھائیں گے تو ان میں ایسے ایسے

کامل ایمان والے بھی ہونگے۔ اولیوں یا اخترین منہم میں کل اصف صحابہ کے بعد اول سے لے کر آخر تک مٹاں ہے تو یا ایک تو نبی کریم

صلیہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں جن کی تعریف قرآن شریف میں بار بار آچکی اور ایک اخترین جی ان کی تعریف میں آنحضرت صلیہ علیہ وسلم نے یہ لفظ فرمائی

کہ ان میں بھی بڑے بڑے کامل ایمان والے لوگ ہونگے اور یہ آیت نص صریح اس بات پر ہے کہ آنحضرت صلیہ وسلم کے بعد دوسری نبی نہیں آسکتی

اور نہ ہی حضرت عیسیٰ آسکتے ہیں۔ اس لئے کہ اگر ایسا ہوتا پھر اخترین کے صلیہ علیہ وسلم نہ ہونگے بلکہ وہ نبی ہوگا یا حضرت عیسیٰ ہونگے کیونکہ

نبی براہ راست اللہ تعالیٰ سے بوساقت جبریل تعلیم حاصل کرتے ہیں وہ کسی نبی کا شاگرد نہیں ہوتا اور حضرت عیسیٰ کے متعلق تو خود

قرآن شریف کی عبادت موجود ہے۔ کہ انہوں نے تعلیم براہ راست اللہ تعالیٰ سے حاصل کی۔ آنحضرت صلیہ وسلم سے نہیں کی وچلے

الكتاب والحكمة والتوراة والانجيل (والعمل والعلوم)

۳۳۹ توبہ کا بوجھ ڈالنے سے مراد اس عمل کے خلاف کیا جاتا ہے۔ اور نہ اٹھانے سے مراد اٹھا اس پر عمل نہ کرنا ہے اور ان کو گدھے سے ڈال

دی۔ اس لئے کہ انسان جو نفع کتاب سے اٹھا سکتا ہے وہ نہ اٹھایا نہ بوجھ اس پر نہ گیا وہ مسلمان غور کریں جو قرآن کریم عمل نہیں کرتے۔

۳۴۰ یہ آیتوں موت بڑھ مبالغہ ہے۔ دیکھو مثلاً

۳۴۱ آیت کا مطلب یہ ہے کہ یہودی جو مبالغہ سے گریز کرتے ہیں تو کہیں تو کہیں آٹھانے کے کی سزا پڑ کر رہیں گے لیکن اس آیت

آنحضرت کے بعد کوئی
نبی نہیں

صحابہ کے مقام پر
نہیں

۱۲

۹ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمٍ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا

لے لو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کے دن نماز کے لئے بلایا جائے تو اسد کے ذکر کی طرف جلدی آ جاؤ اور کاروبار کو

۱۰ الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي

چھڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو ۳۳۵ پس جب نماز ہو چکی تو زمین میں

الْأَرْضِ فَاِتَعَوْنَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَادْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○

پھیل جاؤ اور اسد کے فضل سے تلاش کرو اور اسد کو بہت یاد کرو تاکہ تم کا پیاب ہو ۳۳۵

سے یہ غلط استدلال کیا گیا ہے کہ جہاں طاعون پڑ جائے وہاں سے بھاگنا نہیں چاہئے حالانکہ صحابہ سے طاعون کی جگہ سے فرج کا چواڑہ بھی ہے
شکھڑوں، انعام سے کہ انہوں نے کہا کہ طاعون رجب ہے اس سے وادیوں وغیرہ میں یعنی کھلے میدان میں پھیل جاؤ اور ایسوی اشتر سے
کہ انہوں نے طاعون کے پڑنے پر کہا کہ کھلے میدانوں میں پھیل جاؤ یہاں تک کہ یہ دور ہو جائے البتہ یہ خیال کرنا کہ طاعون کی جگہ سے نکل جانا
انسان کو موت سے بچاتا ہے اچھا نہیں۔ اور نہ ہی دوسری آبادی میں جانا مناسب ہے کیونکہ اس طرح دہاں بھی طاعون پھیل جائیگی رہا
موت کا خوف سو اس میں شک نہیں کہ دنیا پرست کفار موت کے نام سے گھبراتے ہیں اور دوسری طرف ادنیٰ ادنیٰ ناکامیوں پر خوشی
بھی کر لیتے ہیں۔ ایسے لوگ اس زندگی کی قدر و قیمت جانتے ہیں نہ دوسرے عالم کی۔ اسلام نے دونوں کی قدر و منزلت سکھائی ہے اس
زندگی کی قدر و منزلت تو یہاں تک ہے کہ خودکشی کرنے والا گویا مسلمان ہی نہیں رہتا اور اس کی موت کفر کی موت ہے اور دوسرے عالم
کی قدر و منزلت یہاں تک کہ جب انسان کے لئے پیغام اجل آجائے تو فحشی سے اس زندگی کو انوداع مکر نہ دوسرے عالم کی طرف قدم رکھے
ہاں اس زندگی سے بھی بڑھ کر جس چیز کی قدر سکھائی ہے وہ انسان کا فرض ہے اگر کسی شخص کے سامنے یہ سوال ہو کہ اپنے فرض کو سرفرام
لے اور موت قبول کرے یا فرض کو چھوڑ دے اور زندگی کو بچالے تو برے تعلیم اسلام ہے دوسری بات ایک مومن کے شایان شان نہیں۔

۳۳۵ علامہ ابن حجر کہتے ہیں کہ نماز جمعہ مکہ میں فرض ہوئی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں جمعہ نہیں پڑھایا۔ تو اس لئے کہ کافی تعداد تھی اور
یا اس لئے کہ جمعہ کے لئے اظہار مضرع تھا اور مکہ میں آپ کو چھپ کر نماز پڑھنی پڑتی تھی اور مدینہ میں اول اول اسعد بن زرارہ نے جمعہ پڑھا
مگر یہ صحیح نہیں ہو سکتا کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے ایسا کیا اور بعض روایات میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مصعب بن عمیر کو اہل
کی تعلیم کے لئے بھیجا تو اسے جمعہ پڑانے کا حکم دیا تھا اور مدینہ میں سب سے پہلے جمعہ انہوں نے قایم کیا اور اسعد ایک گاؤں میں جمعہ پڑھا
کرتے تھے۔ جو مدینہ سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے جب تشریف لائے تو دوشنبہ کے دن قبائیل اُترے
اور پھر جمعہ مدینہ میں جا کر پڑھا۔ اور یہ پہلا جمعہ تھا جو آپ نے پڑھا اور کہتے آدمی ہوں تو جمعہ فرض ہوتا ہے۔ اس میں اختلاف ہے ایک
قول میں وہ ایک میں تین ایک میں چار چار ہی طرح بڑھاتے بڑھاتے چالیس اور اتنی تک تہہ اوپنچا ہے اور ایک قول میں ہے
کہ جماعت کثیر ہو تو تعداد کی قید کے اور صحیح بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ دوسرے جب جماعت ہو جاتی ہے تو جمعہ کے لئے بھی ہر گز کافی نہیں اور جمعہ
کے تک کرنے پر احادیث میں سخت ممانعتیں اور جمعہ کا غلبہ و عظمت و نصیحت کے لئے ہے اس لئے اگر سامعین نے اسے سمجھا نہیں تو اصل
مقصد جمعہ کا فوت ہو گیا۔ عربی میں خطبہ پڑھ دینا جب سامعین عربی کا حرف بھی نہ جانتے ہوں مگر عربی کو ہی کا عدم کر دینا ہے۔
ایسا ہی اسد کا ایک گاؤں میں جمعہ پڑھنا صاف بتاتا ہے کہ جمعہ شریعت میں ہو سکتا ہے اور گاؤں میں بھی اور چٹان میں بھی اور جمعہ کے
بہر جو لوگ نماز کو دہرا رہے ہیں اور اس کا نام احتیاطی رکھتے ہیں تو یہ طریق بالکل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے عمل کے خلاف ہے۔

زندگی کی تعداد
موت کا خوف

پہلا جمعہ

جمعہ کی فرضیت

وَاِذَا رَاوُتِجَارَةً اَوْ لَهْوًا اَنْفَضُوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا مَّعْنَدًا ۝۱۱

اور جب تجارت یا کھیل دیکھیں تو اس کی طرف جاگ جاتے ہیں اور تجھے کھڑا چھوڑ جاتے ہیں کہو جو اللہ کے پاس

اللّٰهُ خَيْرٌ مِّنَ اللّٰهِو وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرِّزْقَيْنِ ۝

ہے وہ کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ بہترین رزق بخینے والا ہے ۳۳۵

سَمِعَ مَبِيتُونَ نَذْرَهُ هِيَ اَحَدٌ عَشْرَةَ اَلْبُرْدِ بَاكُمَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

اللہ کے انتہا رحم والے

اِذَا جَاءَكَ الْمُنْفِقُونَ قَالُوا لَنْ نَبْدُلَكَ رَسُوْلًا ۙ اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَلَمْ نَعْلَمْ اَنَّكَ رَسُوْلٌ ۙ

جب منافق تیرے پاس آتے ہیں کہتے ہیں ہم تو اسی دیتے ہیں کہ تو یقیناً اللہ کا رسول ہے اور اللہ جاننا ہے کہ تو اس کا رسول ہے

یہ سورت مدنی ہے اور بعد کی فرضیت نماز کی فرضیت کے اندر آ جاتی ہے اس آیت میں مسلمانوں کو یہی ہدایت دی کہ جب اللہ کے دن مانگے وقت کا دیا کہ چھوڑ کر خطبہ دے اور نماز جمعہ میں ضرورت شامل ہوں کیونکہ یہ ایک ضروری اجتماع ہے اور اگر اسے ترک کر دیا جائے تو قوم کے ائمہ پند و نصیحت کا سلسلہ باقی نہ رہ کر قوم مردہ ہو جاتی ہے۔ گویا جمعہ ایک نہایت ضروری رکن دین تعلیم اسلام کو زندہ رکھنے کے لئے ہوا اذ انودی سے یہ مانوینا کہ اگر ذنن نہیں سنی تو کفر ہی نہیں۔ بلکہ اس کا دقت مراد ہے۔ اور مع میں یہاں ہر قسم کے معاملات یا کلامہ باشراف ہیں۔

۳۳۵ جمعہ پڑھ کر بار بار گنا جانا جائز ہے اللہ کا بار صرف نماز جمعہ کے لئے چھوڑے جاتے ہیں۔ آگے چھپے نہیں یہودیوں یا عیسائیوں کے سبب کے خلاف کہ وہ سب کا سارا دن دنیوی کاروبار کرنا منع سمجھتے ہیں۔

۳۳۵ بخاری میں جاہلین عبد اللہ کی روایت ہے کہ ایک قافہ جمعہ کے دن آگیا۔ اور ہم آنحضرت صلیم کے پاس سے تو لوگ اس کی طرف دوڑ گئے اور آپ کے ساتھ صرف بارہ آدمی رو گئے اور بعض روایات میں ہے کہ اس وقت آنحضرت صلیم خطبہ پڑھ رہے تھے تب یہ آیت نازل ہوئی یہ بات کہ قافلہ کی خبر سن کر صحابہ اور صحابہ بھاگ گئے ہوں اور خطبہ چھوڑ گئے ہوں کسی طرح قابل قبول نہیں۔ اور کوئی موقعہ ہو تو جمعہ وہ بات ہے اور قرآن شریف کے الفاظ میں تجارت اور سود باتیں ہیں۔ لہذا کوئی طرف جانے والا کوئی مسلمان تھا۔ اصل میں یہ ذکر منافقوں کا ہے۔ کہ ان کی یہ حالت ہے کہ وہ تجارت اور کھیل کو ذکر اللہ پر ترجیح دیتے ہیں۔ اور اعلیٰ سورت انہی منافقوں کے ذکر پر ہے۔ اور عموماً ایک سورت کا خاتمہ اس ذکر پر ہوتا ہے جو اعلیٰ سورت کا مضمون ہو۔

اس سورت کا نام المنافقون ہے اور اس میں دو رکوع اور گیارہ آیتیں ہیں اور اس میں منافقوں کا ذکر ہے جو منہ سے کچھ کہتے تھے اور دل میں کچھ رکھتے تھے اور یہ پچھلی سورت کے مضمون کا ہی تھوڑے سا کہ مومن کسی قسم کی مشابہت ایسے لوگوں سے پیدا کرنا اسی لئے دوسرے رکوع میں مومنوں کو ان کا اصل مقصد زندگی ذکر اللہ یاد دلانا کہ منہ کیا ہے کہ اموال و اولاد میں اس قدر مغفول نہ ہوں کہ اصل غرض زندگی کو بھول جائیں۔ یہ سورت بھی مدنی ہے اور اسی زمانہ کی ہے جس زمانہ کی پچھلی سورت ہے۔

ع ۱۳

جو کہ دن کا روایات کی ناطت نہیں

شہید سورت

۲ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكِنَّ بُرُوْنِ اَخٰذُوا اٰيٰتِنَا مِنْ جَنَّةٍ قَصْدًا

اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق یقیناً جہنم میں ۳۲۵۵ انہوں نے اپنی منہوں کو دھال بنا رکھا ہے سودہ اللہ

۳ عَنْ سَيِّدِنَا لِلّٰهِ اِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُوْنَ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا

کے رہنے سے ت روکتے ہیں براہے جو وہ کرتے ہیں یہ اس لئے کہ وہ ایمان لاتے پھر کافر ہوئے

۴ نَطْبَعُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَمِنْهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاٰتَهُمْ تُجَبِّدُ اَجْسَادَهُمْ

پھر انکے دلوں پر مگر گھٹی سوز، کھینچے نہیں ۳۲۵۶ اور جب تو انہیں دیکھتا ہے تو ان کے جسم بچے سلوم ہوئے ہیں

وَاِنْ يَقُوْلُوْا سَمِعْنَا لِقَوْلِهِمْ كَاَنَّهُمْ خَشِبٌ مُّسْنَدٌ لَا يُخْبِتُوْنَ كُلَّ صِيْحَةٍ عَلَيْهِمْ

اور اگر وہ بات کریں تو تو ان کی بات کو سنتے ہو گا کہ وہ کھڑیاں ہیں (جنہیں) لباس پہنا گیا ہو وہ سب کو اپنے اور بتا ہی خیال کرتے ہیں

۵ هُمْ الْعَدُوْۤا فَاحْذَرُوْهُمْ قَالَتْ لَهُمْ اَللّٰهُ اَنۡیَ یُّوَفِّقُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعٰلَوْا یَسْتَغْفِرْ لَكُمْ

وہ دشمن ہیں سو ان سے بچنا رہ۔ اللہ انہیں ہلاک کسے کس طرح لئے پھرتے ہیں ۳۲۵۷ اور جب انہیں کہا جاتا ہے آؤ اللہ کا رول

رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوْ اَرَادُوْا سَهْمًا وَّرَاٰتِهِمْ یَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ

تمہارے لئے مستحضر کرے وہ اپنے سر پھیر لیتے ہیں اور تو انہیں دیکھ کا کہ وہ (دوسروں کو بھی) روکتے ہیں اور وہ تکبر کرتے رہتے ہیں ۳۲۵۸

منافقین کا بیان

۳۲۵۵ رسول کی گواہی دینے سے مراد اس پر ایمان لانا ہے۔ یعنی شہید اذلت رسول اللہ سے مراد ہے کہ ایمان لاتے ہیں کہ آپ

اللہ کے رسول ہیں۔ مگر منافق ایمان نہ لاتے تھے دھن الناس من یقول اٰمنّا باللہ وبالیوم والآخر ومانہم بمؤمنین (البقرہ: ۸)

اس لئے انہیں جھوٹے کہا ہے۔ اور یہ ان کے جھوٹا ہونے سے مراد عام طور پر ان کی جھوٹ ہونے کی عادت۔ نہ عیب کہ بخاری میں اس

آیت کی تفسیر میں زید بن ارقم کی حدیث ہے جو کہتے ہیں کہ میں نے کسی سفر میں عبد اللہ بن ابی کو یہ کہتے سنا کہ ان لوگوں پر روپیہ خرچ نہ کرو

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہیں تاکہ یہ لوگ عمل جائیں اور یہ بھی کہ مدینہ جب ہم وہاں جائیں گے تو عورت واسے وقت ذیل لوگوں کو نکالیں

دیں گے۔ زید کہتے ہیں میں نے یہ آقا سے پہلے بیان کیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ آپ نے عبد اللہ بن ابی کو بلایا تو اس نے

اٹھا کر دیا اور تم اٹھائی کہ میں نے یہ نہیں کہا۔ زید کہتے ہیں مجھ پر یہ بہت ہی دشوار گذر تا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیات افریں۔ اور ان کو خبر

صمیم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری تصدیق کرتا ہے +

منافقین کا بیان

۳۲۵۶ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا۔ یعنی نے اسے ان لوگوں کے متعلق لیا ہے جو مرتد ہو گئے۔ اور یا مراد یہ کہ قتل سے ایمان لاتے ہیں اور رول

سے کفر کرتے ہیں۔ یا مومنوں کے سامنے ایمان لاتے ہیں اور اپنے شیاطین سے مل کر کفر کرتے ہیں +

خشب

۳۲۵۷ خشب۔ خشب کی جمع جس کے معنی لکڑی ہیں اور اس سے مراد ایسا گھس لیا جاتا ہے جسے جیانہ ہو رنخ،

مسند

مسند کا۔ مسند اصل میں وہ بلند زمین ہے جو پھاڑوں وغیرہ کے سامنے ہو۔ اور مسند اسٹند کسی چیز کو کسی پتھر پر بیٹھنے

کے معنی میں آتا ہے اور حدیث کہ اسناد اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہنچا نا ہے۔ اور مسند ایک قسم کی چالہ ہے اور مسند الہرہل کے معنی

سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ

ان پر برابر ہے کہ تو ان کی استغفار کرے یا ان کے لئے استغفار نہ کرے اللہ انہیں نہیں بخشنے والا

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝ هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عِمَّا غَدَاةٍ

نافران لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا وہی ہیں جو کہتے ہیں کہ ان پر خرچ نہ کرو جو اللہ کے رسول

رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى يُنْفِضُوا لِلَّهِ خَزَائِنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكِنَّ الْفَاسِقِينَ

کے پاس میں یہاں تک کہ وہ بٹے جائیں اور اللہ کے لئے ہی آسمانوں اور زمین کے خزانے ہیں لیکن منافق

لَا يَفْقَهُونَ ۝ يَقُولُونَ لَيْسَ رِجْعُنا إِلَى الْمَدِينَةِ لِخُورِجِ الْأَعْرَضِهَا الْأَذَلَّةِ

نہیں سمجھتے کہتے ہیں اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو عزت والے ذلیل لوگوں کو اس سے نکال دیں گے

وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْفَاسِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝ يَا أَيُّهَا

اور اللہ کے لئے ہی عزت ہے اور اس کے رسول کے لئے اور مومنوں کے لئے لیکن منافق نہیں جانتے ۳۳۵۹ ۱

الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ ۝ وَمَنْ يَفْعَلْ

وگو جو ایمان لائے ہو وہ متاثر نہ ہو مال اور نہ ہی تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل کریں اور جو کوئی ایسا کرے

ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ وَأَنْفِقُوا مِنْ مَّا رَزَقْتُمْ مِنْ قَبْلِ

تو وہ نقصان اٹھانے والے ہیں ۳۳۶۰ اور اس سے خرچ کرو جو ہم نے تمہیں دیا اس سے پہلے

ہیں اس نے وہ لباس پہن لیا جسے سُنَد کہا جاتا ہے دل اور بیاں گوعام ہو پر ٹیک لگانے کے معنی لئے گئے ہیں مگر دوسرے معنی بایو
موزون ہیں یعنی ظاہر و ذیل دونوں اچھے ہوں باتیں بھی خوب بنا کر کرتے ہیں مگر جو کچھ ہے باہر ہی باہر ہے گویا وہ انسان نہیں بلکہ کڑواں
ہیں جو اچھے لباس میں لباس کی گئی ہیں اور عیسویوں کی صیغہ علیہم سے یہ مراد ہے کہ دشمن کی چڑھائی وغیرہ کی جو آواز آتی ہے
اس سے انہیں خیال گذرتا ہے کہ اب مارے گئے

۳۳۵۹ تَوَدُّ لَوْ رَأَوْا سَهْمَهُ مَعْنَى هِيَ أَمْوَالُهُ اِیْک طرف کر لیا یہی معنی بیاں ہیں رِغْ لَوْی رأسہ کے معنی ہیں صرفہ اسے بچھ لیا
اور تشدید ہانڈا کئے ہے اور یہ مثال ہے ترک مکالمہ کے لئے اور معروف سے الگ ہونے کے لئے اور اچھی بات میں کوتاہی کرنے سے لگا
اچھی آیت کا معنوں اس کے مطابق ہے جو سورۃ توبہ میں گذر چکا دیکھو ۳۲۵۰

۳۳۵۹ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ عبداللہ بن ابی نے یہ باتیں کہی تھیں ذہب بن ارقم کی حدیث ۳۳۵۵ میں گذر چکی ہے۔
۳۳۶۰ تھک کر لکھتے ہاں لکھتے ہیں اس چیز میں مشغول ہو کر دوسری سے غافل ہو گیا اور لکھتے ہیں عن الشیء اس کے ذکر کو

چھوڑ دیا اور اس سے غافل ہو گیا اور اٹھا کہ ذلک اس چیز نے اسے غافل کر دیا۔ (ل) اَلْهَکْمُ الْهَکْمُ اِثْرُ الْهَکْمِ (۱)

أَنِّيَأْتِي أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولُ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصْدَقْتَ

کہ تم میں سے کسی کی موت آجائے تو کہے اسے میرے رب تو نے مجھے ایک قریب وقت تک کیوں ملت نہ دی تو میں صدقہ

وَإَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ وَلَن يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا ۚ

اور نیکیوں میں سے ہوتا اور اللہ کسی شخص کو موت نہیں دیتا جب اس کا وقت مقرر آجائے

وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝

اور اللہ اس سے خبردار ہے جو تم کرتے ہو

سَعَةِ التَّغَابُنِ بِرُحْمَىٰ عَشْرًا بِرُحْمَىٰ رُحْمَىٰ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بہار رحم کرنے والے کے نام سے

اللہ بے شمار رحم والے

۱۵

يَسْبِغُ اللَّهُ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ

اللہ کی تسبیح کرتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے ترغیب اور عہد ہے

شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

دہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا سو تم میں سے (کوئی) کافر ہے اور کوئی تم میں سے مومن اور اللہ اس کے ہر کام میں بصیر ہے

گواہ الفاظ عام میں۔ مگر یہاں صاف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ مومنوں کو بھی کثرت سے اعمال اور جتنے ملیں گے اور نصیحت کی ہے کہ اس

وقت اللہ کے ذکر کو نہ چھوڑ دیں اور اصل مقصد زندگی سے غافل نہ ہو جائیں +

تنبیہ سورت

اس سورت کا نام التغابن ہے اور اس میں دو رکوع اور ۸ آیتیں ہیں۔ تغابن کے معنی ہیں اس کی کاغذ پر جو جان و جانان

اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں دکھاتا ہے اور اس سورت کا معنوں میں ہے کہ جو کچھ انسان خدا کے حق میں کی دکھائیگا اس کا نتیجہ دیکھ لے گا۔

چونکہ پچھلی سورت میں منافقوں کا ذکر تھا اور مومنوں کو متنبہ کیا تھا کہ وہ مال و اولاد میں اسی طرح مبتلا ہو کر ذکر اللہ سے غافل نہ ہو جائیں

اس لئے اب اس معنوں کو اور کھولا ہے۔ اور اتفاقاً فی سبیل اللہ کی طرف توجہ دلائی ہے تاکہ اسے قول میں یہ سورت مدنی ہے اور بطریق

معنوں میں مدنی ہی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اتفاق پر زیادہ دور میں سورتوں میں ہی پایا جاتا ہے +

سبب انگریزی

یعنی اللہ تعالیٰ تمہارا خالق ہے تو چاہئے تو یہ تھا کہ تم سب ایمان لائے مگر بعض لوگ کفر کو اختیار کر لیتے ہیں اور عکس کرنت نہیں کرتے

چنانچہ آیت کے آخری الفاظ واللہ بما تعملون بصیر اس معنی کی وضاحت کرتے ہیں۔ اور اس سے یہ معنی گراہ کہ اللہ تمہارے لئے

پیدا کرنے میں ہی بعض کو کافر اور بعض کو مومن بنادیا ہے۔ صحیح ملیں۔ مان یہ سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پیدائش کے وقت کیا اس سے بھی

۳ خَلَقَ السَّمَوَاتِ الْأَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ

اس نے آسمانوں اور زمین کو حق کیساتھ پیدا کیا اور تمہاری تصویریں بنائیں سو تمہاری تصویر کی خوبصورت بنیاد اور ہی کی طرف لوٹنا ہے

۴ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسَبِّحُونَ وَمَا تَعْلَنُونَ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْغُفُورِ

وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور اللہ سب کی باتوں کو جاننے والا ہے

۵ أَلَمْ يَأْتِكُمْ بَوَالِدَيْنِ كُفْرًا مِنْ قَبْلُ فَذُنُو أَيْدِيَ الْآرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

کیا تمہارے پاس ان دونوں کی خبر نہیں آئی جنہوں نے پہلے تم کو کیا پھر انہوں نے اپنے کام کی سزا بھی اور ان کے لئے دھماکا عذاب ہے

۶ ذَلِكَ بِأَنَّهُ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالُوا أَبَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَنَزَّلْنَا فَكْرًا

یہ اس لئے کہ ان کے پاس آنے والے رسول مکملی دلیل لیا کرتے تھے تو وہ کہنے لگے کیا انسان میں راہ دکھائیں گے

۷ وَلَوْ لَا وَاسْتَخَفَى اللَّهُ وَاللَّهُ غَفِيٌّ حَمِيدٌ ۝ رَعِمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ تَبْعَتُوا

تم کو کیا اور تمہارے کفار کی فوج تھا اور اللہ بے نیاز تشریف لیا گیا ہے ۳۳۳ جو کفار ہیں وہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ تمہارے نہیں جائیگا

۸ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَنَّ ثُمَّ لَتَنْبُوَنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۖ وَذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ

کو ہاں میرے رب کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر تمہیں ضرور اس کی جزا دی جائیگی جو تم نے عمل کی اور یہ اللہ پر آسان ہے

۹ فَاِمْرُؤًا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنَّوْرُ الَّذِي اَنْزَلْنَاهُ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ

سوالد اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس نور پر جو تم نے اتارا اور اللہ اس سے جو تم کرتے ہو خبردار ہے۔

۱۰ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذَٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۚ وَمَنْ يُؤْمِنِ بِاللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا

جہاں وہ نہیں جمع ہونے کے دن کے لئے اکٹھا کر لیا گیا کی کے ظاہر ہو جانے کا دن ہے اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرتا ہے

پہلے علم ہوتا ہے کہ ایک شخص کیسے ہو گا مگر اللہ تعالیٰ پیدا اس کو صمیم فطرت پر کرتا ہے۔ فطرت اللہ التي فطر الناس علیہا۔

(المرآۃ ۳) اور وہ پیش میں ہے کل مولود یولد علی الفطرۃ۔ اور کفر صریحان باریہ کتاب میں اور حدیث میں جو کہا ہے کہ پیش میں جب بچہ پڑتا ہے تو ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے جو اس کا رنق اور اس کی اجل اور اس کا عمل اور اس کا شقی اور سعید سونا لکھ لیتا ہے تو یہ سب کچھ علم الہی سے تعلق رکھتا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کی پیدا میں کوئی ایسا فرق کر دیا جاتا ہے کہ وہ خاص قسم کے اعمال کئے بغیر ہوتا ہے یہ قرآن شریف کی تعلیم کے اصول کے خلاف ہے۔

۳۳۶۲ بغیر بیان بلجو میں استعمال ہوا ہے۔ اس نے یہ جہد دن جمع لایا گیا ہے۔

طبی رسید کا ان کے پیش میں لکھا جاتا

يُكَفِّرُ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيَدْخُلُهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا

اسکی برائیاں اس سے دور کر دیتا ہے اور اسے باغوں میں داخل کرتا ہے جن کے نیچے سیریں بہتی ہیں ہمیشہ انہی میں رہے گا

۱۰ اَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَلَٰكِنْ بَوَّابُنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ

۱۰ بڑی کامیابی ہے ۳۳۶۳ اور جو انکار کرتے ہیں اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں وہی ان کے واسطے

۱۱ النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ وَبَشِّرِ الْمَصِيرُ ۖ مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَمَنْ

۱۶

ہیں اسی میں رہیں گے۔ اور وہ بری جگہ ہے کوئی مصیبت نہیں پہنچتی سوائے اسکے کہ اللہ کی اجازت سے (ہو) اور جو

۱۲ يَأْتِيهِمْ بِاللَّهِ يَهْدِي قَلْبَهُ ۖ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ وَاطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ

اللہ پر ایمان لانا ہے وہ اسکے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اسے ہر چیز کو جاننے والا ہے ۳۳۶۴ اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو

۱۳ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ۝ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۖ

پھر اگر تم پھر جاؤ تو ہمارے رسول پر صرف کھول کر پہنچا دیتا ہے۔ اللہ وہ ہے کہ اس کے سوائے کوئی معبود نہیں اور

۱۴ عَلَىٰ اللَّهِ قِيلَتَوْكُلُ الْمُؤْمِنُونَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّا مِنْ أَرْوَاجِكُمْ

اللہ پر ہی مومنوں کو چاہئے کہ بھروسہ کریں لئے تو جو ایمان لاتے ہو تمہاری بیٹیوں میں سے

وَأُولَٰئِكَ مِمَّنْ دُونُكُمْ وَأَلَّكُم مِّنْهُمْ ج

اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن بھی ہیں سوائے ان کے بچتے رہو

۳۳۶۳ تغابن۔ عجب یہ ہے کہ تم اپنے ساتھی کا کسی معاملہ میں کامتا ہے اور اس کے دربار ہوا خفا کے طریق پر تم کم کرو۔ اور

یہ مال میں بھی ہوتا ہے اور رائے میں بھی غمناک کنڈ اسکے معنی ہیں اس سے غافل ہوا پس اسے نہیں سمجھا اور یوم التغابن قیامت

کا دن ہے جو ہر اس سبابت میں غور نہیں کے جس کی طرف آیات میں اشارہ ہو ومن الناس من يغيره نفسه بتمنائه

مروضات اللہ لان اللہ اشتد من المؤمنین انفسهم واموالهم ربان لم الجنة۔ الذین بیشتر وین بہمذا

واہم انہم تمنا قلیل اور بعض کے نزدیک یوم التغابن اسے اس نے نکال گیا ہے کہ دنیا میں جو کچھ ان کا اندازہ تھا اس کے خلاف

ہاں ظاہر ہو گا۔ دغ، پس کا فر کی وہ کسی ظاہر ہو جائیگی جو ترک ایمان کی وجہ سے ہو اور زمین کی وہ جو جنگ کی کمی کی وجہ سے ہے

۳۳۶۴ ایمان کا تعلق اول قیامت سے ہی ہے۔ اور قیامت مرکز ہے۔ پس ایمان سے دل ہدایت پاتا ہے۔ اور دل کے ہدایت پانے

ہدایت کا تعلق قیامت سے ہے

سے سب اعمال درست ہو جاتے ہیں +

وَأَنْ تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ إِنَّمَا ۱۵

اور اگر تم معاف کرو اور درگزر کرو اور بخش دو تو احد بخشنے والا رحیم کرنے والا ہے ۲۴۶۵ تمہارے

أَمْوَالِكُمْ وَأُولَاكُمْ فِتْنَةٌ وَاللَّهُ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ فَانْقَرُوا لِلَّهِ مَا ۱۶

مال اور قریبی اولاد وراثت ایک آزمائش ہیں اور اللہ وہ ہے کہ اس کے پاس بڑا اجر ہے سوا اللہ کا تقویٰ کرو

أَسْتَطَعْتُمْ وَأَسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنْتُمْ خَيْرٌ لَّأَنْفُسِكُمْ وَمَنْ يُؤَقِّ شَيْئًا

جہاں تک ہو سکے اور سنو اور اطاعت کرو اور خرچ کرو تمہارے اپنے لئے بہتر ہے اور جو اپنے نفس کے لئے

نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ إِنْ تُقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضَاعِفْهُ ۱۷

بخش جائے تو وہی کامیاب ہیں اگر تم اللہ کے لئے کوئی اچھا کام کرو وہ اسے تمہارے لئے

لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ ۝ عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۱۸

بڑھاتا ہے اور تمہاری مغفرت کرتا ہے اور اللہ قدر کرنے والا بردبار ہے پرہیزگار اللہ ظاہر کا جاننے والا

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

غالب مکت دالا ہے۔

۲۴۶۵ اس سے پہلے مطلب نہیں کہ بعض بیہوشیاں خاندانوں کی دشمن ہو جاتی ہیں اور ان کے قتل کے منصوبے کرتی ہیں۔ اور بعض اولادوں

باپ کی دشمن بن جاتی ہیں۔ بلکہ ان کا دشمن ہونا اس لحاظ سے کہ جس کی تصریح آئے خود کر دی ہے۔ کہ وہ فتنہ یعنی آزمائش ہیں بی بی اور

اولاد کی محبت انسان سے نہ صرف اللہ تعالیٰ کی معصیت کے بڑے بڑے کام کر دیتی ہے بلکہ جب خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی ضرورت پڑی

آئے تو بڑی رکاوٹ یہی ہو جاتی ہے یعنی یا بی بی اور اولاد کا خیال یا وہ چاہتے نہیں کہ تمہارا مال اللہ تعالیٰ کے رستہ میں خرچ ہو اور یوں

اتفاق فی سبیل اللہ میں مدد ملے ہو جاتے ہیں۔ اور یہی ان کا دشمن ہونا ہے یعنی وہ انسان کے آخر کار نقصان کا موجب ہو جاتے ہیں اور ایک

حدیث میں ہے کہ میری امت پر ایک زمانہ آئیگا کہ ایک شخص کی ہلاکت اس کی بی بی اور اس کی اولاد کے ہاتھ پر ہوگی۔ یعنی وہ ان کے لئے

مال کمانے کی خاطر رکاب معاصی کر لینگا۔ اور ہلاک ہو جائیگا۔ اور آخر چرچر آیا وان تعفوا و تصفحوا و تغفروا تو یہ مراد ہے کہ یہی یوں

اور اولاد سے اگر تمہیں کچھ تکلیف پیش آئے۔ اس لئے کہ وہ چاہتے ہیں کہ تم انہیں ناجائز مال لا کر دیا تمہارے اتفاق فی سبیل

اللہ پر تم سے ناراض ہو جاتے ہیں یا تکلیف پہنچاتے ہیں۔ تو تم ان سے عضو درگزر و فیروہ کر دو اور اگلی آیت میں صاف کر دیا کہ مال اور

اولاد انسان کے لئے فتنہ ہے۔ یعنی اس ذریعہ سے اس کا کھراپا اور کھوٹا پن پر کھجا جاتا ہے کہ کون اولاد اللہ کی بی بی کی محبت پر اللہ تعالیٰ

کی محبت کو قربان کر کے اتفاق سے رک جاتا ہے۔ اور کون اللہ کی محبت کو سب پر مقدم کر لیتا ہے اور اس مضمون کو آیت ۱۶ میں سب کا نتیجہ

انفقوا لاکر صاف کر دیتا ہے۔ اور ساتھ ہی من یوق شیعہ نفسہ بھی بڑھا دیا ہے تاکہ معلوم ہو کہ اصل غرض یہی ہے ۴

ج

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَقْتُمُ الْمَرْأَةَ فَطَلَقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ وَ

لے نبی جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت رپو یا کر سنے کے لئے طلاق دو اور عدت کی حفاظت کرو ۳۳۶ اور

اتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ لَا تَخْرُجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ

اللہ اپنے رب کا تقویٰ کرو انہیں اپنے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ غریبیں سوائے اس کے کہ کھلی جائی

بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَبَلَكَ حَدُّهُ وَاللَّهُ وَرَثَتُهُ فَمَنْ طَلَقَ امْرَأَتَهُ فَإِنَّ حُجَّتَهُ عَلَى اللَّهِ وَأَنْتُمْ لَا تُجِبُونَ

کا ارتکاب کریں اور اللہ کی حدیں ہیں اور جو شخص اللہ کی حدوں سے آگے بڑھتا ہے تو وہ اپنی جان پر ظلم کرتا ہے

۳۳۶ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص ہے اور حکم عام ہے۔ گویا نبی کو خطاب کر کے فرمایا کہ تم اپنی امت کو یوں کہو اور اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام جو ایسے مسائل میں ہوں وہ سب واجب العمل ہیں۔

طَلَقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ یعنی ایسے طور پر طلاق دو کہ وہاں سے وہ اپنی عدت کا استقبال لکے

والی ہوں۔ اور کثافت نے اس کی وضاحت یوں کی ہے۔ والمراد ان يطلقن في طهر لم يجأ معن فيه ثم يغتسلن حتى تغتفلي

عدتھن۔ یعنی مراد یہ ہے کہ انہیں ایسے طہر میں طلاق دی جائے جس میں غائذ آن کے قریب نہیں گیا۔ اور پھر انہیں چھوڑ دیا جائے

یہاں تک کہ اس کی عدت پوری ہو جائے اور یہ طلاق جس کلمات سے ہے۔ اور ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں

ایک ہی طلاق تھے پھر اس کے بعد کوئی طلاق نہیں تھے تھے یہاں تک کہ عدت گزر جائے اور بختی میں ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے اپنی بی بی کو

عالمہ حبیبہ میں طلاق دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تاراض ہوئے اور مراجعت کا حکم دید اور فرمایا کہ جب وہ غسل کرے اور پھر ایک طہر گزرنے

کے بعد حبیبہ آئے پھر غسل کرے تو اگر چاہے تو طلاق دے قبل اسکے کہ اسے چھوئے۔ وہ عدت ہے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ اس

صاف معلوم ہوا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے طلاق کا طریق بتا دیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ طلاق صرف طہر میں دی جا سکتی ہے بشرطیکہ

اس طہر میں مقاربت نہ ہوئی ہو۔ اور جب طلاق دی جائے تو اس سے عدت شروع ہو جائیگی اور پھر اس عدت کا شمار رکھا جائے یعنی

تین طہر گزریں۔ پس ان طہروں کے اندر کوئی دوسری طلاق نہیں دی جا سکتی۔ صحابہ کا بھی یہی عمل تھا۔ مگر جہاں قرآن کریم کے الفاظ متنا

موجود ہیں۔ وہاں کسی عمل کا بھی کوئی سوال نہیں۔ البتہ یہ سوال ہو سکتا ہے کہ اس حکم قرآنی کے خلاف کیا جائے تو کیا ہو گا سو اگر کوئی شخص

حالت حیض میں طلاق دے تو مگر جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے جیسا کہ ابن عمر کی حدیث میں اور پر گزر چکا ہے۔ اس کا طہر میں طلاق

لیکن تین طلاق ایک ہی وقت دے جسے طلاق بدی کہا جاتا ہے۔ یا تین طہروں میں تین طلاقیں دے تو اس کا اثر صرف اس قدر ہو گا۔

کہ پہلی طلاق پر عدت شروع ہو جائیگی اور باقی طلاقیں خواہ اسی وقت کسی گنتی ہوں خواہ بعد کے طہر میں ہے۔ اگر ہو گئی۔ کیونکہ وہ حکم قرآنی

کے خلاف ہیں۔ گویا یہ طلاق ایک ہی طلاق کے حکم میں ہوگی اور صحیحین میں ہے کہ ابو الصعباء نے حضرت ابن عباس سے کہا تھا کہ کیا آپ

نہیں جانتے کہ تین طلاقیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ میں ایک ہی قرار دی جاتی تھیں تو آپ نے جواب میں فرمایا ہاں۔ اور باقی جو لوگوں نے شان

نزدل میں باتیں بیان کی ہیں تو قریبی علمائے حدیث کا قول نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ صحیح بات یہی ہے کہ یہ ابتداء ایک حکم شرعی کے

بیان کے لئے نازل ہوئی اور اسباب نزدل میں جو باتیں بیان کی جاتی ہیں وہ صحیح ثابت نہیں ہوئیں دمر،

قرین طلاق

تین طلاق

ثَلَاثَةٌ أَشْهُرٌ بِرَوَاتِي ثُمَّ يَحْضُنُّ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ

تین مہینے ہیں اور ان کی پسینہ نہیں جھین نہیں آتا اور حمل والی عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنے حمل وضع کریں

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا ۚ ذَٰلِكَ أَفْرَأُ اللَّهُ أَنْزَلَهُ إِلَيْكُمْ ۚ

اور جو شخص اللہ کا تقویٰ کرتا ہے وہ اس کے معاملہ میں آسانی کر دیتا ہے ۳۳ = اس کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا ہے

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَكْفِرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ ۖ وَلِعَظُمَ لَهُ أَجْرًا ۖ أَسْكِنُوهُمْ مِنْ حَيْثُ

اور جو شخص اللہ کا تقویٰ کرتا ہے وہ اس کی برائیوں کو اس سے دور کر دیتا ہے اور اس کو بہت بڑا اجر دیتا ہے انہیں اپنے مقدور کے مطابق دیں

سَكَنْتُمْ مِنْ وَجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُمْ لِتُصَيِّقُوا عَلَيْهِمْ ۖ وَإِنْ كُنَّ أُولَاتُ حِمْلٍ

رکھو جہاں تم رہتے ہو اور انہیں تکلیف نہ دو تاکہ انہیں تنگ نہ کر دو اور وہ حمل دیاں ہیں

فَاتَّقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۖ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاتَّقُوا ۚ

تو ان پر خرچ کرتے رہو یہاں تک کہ اپنے حمل وضع کریں پھر اگر وہ تمہارے لئے دودھ پلائیں تو انہیں ان کی

أُجُورَهُنَّ ۚ وَاتَّبِعُوا بَيْنَكُمْ بَعْرُوفٍ ۚ وَإِنْ تَعَاَسَرْتُمْ فَمَنْ رَضِعَ لَكُمْ أُخْرَىٰ

اجرت دو اور آپس میں پسندیدہ طور پر مشورہ کرو اور اگر تم ایک دوسرے سے ٹکی ہو تو اس کے لئے دوسری پلائی

دیتے ہیں اور رزق بھی ایسے ذریعوں سے ہم پہنچاتا ہے کہ اسے ان ذرائع کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ اور اس کے باوجود امر یہ ہوتا ہے کہ یہ مطلب

کہ جس بات کا وہ مادہ کرے یا جو نہیں سکھ کر وہ پوری نہ ہو بلکہ کسے دیکھو نہ

۳۳ طلاق کی اصل عدت تین قوس ہے جیسا کہ سورہ بقرہ میں گذر چکا۔ لیکن یہاں تین قسم کی عورتوں کا ذکر کیا جو قرآن سے عدت شمار

نہیں کر سکتیں ایک وہ جس قدر بوزھی ہو گئی ہے کہ انہیں حیض آنا موقوف ہو گیا ہے۔ اور یہاں ان امر بہتم اس نے بڑھایا کہ بعض وقت

بیماری کی صورت ہو جاتی ہے جسے استعمال نہ کیا جاتا ہے اور اس پر ایام نہیں ہوتے۔ دوسری وہ جنہیں ابھی حیض آیا ہی نہیں۔ اور تیسری حاملہ

عورتیں۔ اور حاملہ کی صورت میں حکم یہ ہے یعنی خواہ مطلقہ ہو خواہ بیوہ اس کی عدت وضع حل ہے اور جس طرح حل کی صورت میں اگر بیوہ

کی معمولی عدت چار ماہ دس یوم گذر جائیں اور وضع حل نہ ہو تو نکاح جائز نہیں۔ بلکہ وضع حل کا انتظار کرنا ہو گا اسی طرح اگر چار ماہ دس یوم

سے پہلے وضع حل ہو جائے تو عدت وضع حل کے ساتھ ختم کبھی جائیگی اور اس بارہ میں صریح بخاری میں حدیث بھی ہے کہ حضرت اسم

نے فرمایا کہ شہیدہ اسلمہ کا غاند مرگیا اور وہ حاملہ تھیں اور چالیس دن کے بعد ان کے ہاں بچہ ہوا تب انہیں نکاح کا پیغام آیا۔ اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح پڑھا دیا

۳۴ وحید۔ وُجُود یا پانچویں طرح پر ہے مثلاً اس قسم میں سے کسی سے یا قوت شہویہ یا غصیہ سے یا عقل سے اور کسی چیز

پر قدرت پالنے کی وجہ سے وجود سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جیسے فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموہم (التوبہ ۵۰)، اور فذلّم تجدوا

مائدہ النساء ۳۴، میں مراد ہے کہ پانی پر قدرت نہ پاؤ اور وُجُد کے معنی بھی ملنگن ہیں اور فنا کہ بھی وُجُد ان یا وُجُد کہا جاتا ہے اور

حیض نہ آنے کی صورت میں عدت

حاملہ کی عدت

وجود

وُجُد

لَيُنْفِقُ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ ۚ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ

ہائے کہ دوست والا اپنی دست کے مطابق خرچ کرے اور جس بہاس کی معذی تنگ ہے آہائے کہ اسے خرچ کرے جو اسے دیا ہے

۸

لَا يَكْفُ اللَّهُ نَفْسًا ۖ أَلَا مَا أَنْتُمْ بِأَسْبَحُونَ ۚ اللَّهُ بَعْدَ عَمْرِؤَ يُسْرًا ۚ وَكَانَ مِّن

اللہ کسی شخص پر کچھ لازم نہیں کرتا اگر کسی کے مطابق جو اسے دیا ہے اور اللہ کے بعد آسانی بھی کر دے گا اور کئی بہتیاں ہیں

قَرِيَّةٍ عَتَتْ عَن آيْرِ رَبِّهَا وَرَسُولِهِ ۚ فَحَاسِبْنَهَا حِسَابًا شَدِيدًا وَعَدَّ بَنُهَا

جنوں نے اپنے رب کے حکم اس کے رسولوں سے کرکشی کی تو ہم نے اس کا حساب سختی سے لیا اور اسے سخت سزا

عَدَّ أَبَا نَكْرًا ۚ فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا ۚ أَعَدَّ اللَّهُ

سے عذاب دیا ۱۰ اس نے اپنے کام کی سزا کھی اور اس کے کام کا انجام گھانا ہی ہوا ۱۱ اللہ نے ان کے

لَهُمْ عَذَابٌ بِأَشَدِّ يَدًا ۚ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِيَ الْأَلْبَابِ ۚ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ قَدْ أَنزَلَ

۱۲ سخت عذاب تیار کیا ہے تو اس کا تقویٰ کرو اے عقل والو جو ایمان لائے ہو اللہ نے تمہاری طرف

اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۚ رَّسُولًا يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ لِّخُرُوجِ الَّذِينَ

ذکر اتارا ہے رسول جو تم پر اللہ کی کھلی آیتیں پڑھتا ہے تاکہ انہیں جو ایمان لائے

آمَنُوا ۚ وَلِلَّهِ الصَّلَاتُ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا

۱۳ اور اچھے عمل کرتے ہیں سخت اندھیرے سے روشنی کی طرف نکلتے اور جو ایمان لاتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے

يَدْخُلْهُ جَنَّتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ أَبَدًا ۚ قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لِرَبِّكَ

۱۴ لے دہن میں داخل کرتے ہیں کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ اتنی میں رہے گا اللہ نے اسے اچھا قرار دیا ہے ۱۵

یہاں ملا ہے اپنے خدا کے اندازہ پر (ع)

تفسیقوا۔ دیکھو ۱۶ اور یہاں نفقہ کی تنگی اور سید کی تنگی دونوں شامل ہیں۔ (ع)

اُتَمُّوا۔ دیکھو ۱۷ اور اُتَمُّوا مشورہ کو اس نے کہا جاتا ہے کہ اس میں ایک دوسرے کے امر کو قبول کرتا ہے (ع)

تَعَاثُرُوا۔ تعاضد الغوم کے معنی ہیں طلبوا انفسہم ولا امر ایک امر کو شکل کرنا چاہا (ع)

۱۸ پچھلے رکوع میں طلاق کا ذکر ہے اور دوسرے میں رسولوں کے حکم سے انحراف کا ذکر متعلق یہ معلوم ہوتی ہے کہ جس طرح خدا نے

ڈالنے کا اور زور دیا ہے اور قبول کرنے کا اور ہوتا ہے اسی طرح دعویٰ طور پر رسول میں اثر ڈالنے کا اور ہوتا ہے امداد میں قبولیت انکا

اور ان کی ایک عیلت متعلق حوریت کی خاندان سے عیلت کی تعلیم رسول سے انحراف میں ہے اور اس معنوں کو سورہ توبہ کے آفریز قرآن شریف نے

تفسیق

اُتَمُّوا

تعاثروا

حوریت امت کے

شمال سے

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِائَاتٍ يُبَازِلُ الْأَرْضِينَ لِيَعْلَمَ أَنَّ

انشاء اللہ جس نے سات آسمان پیدا کئے اور زمین سے انہیں کی مانند ان کے درمیان حکم نازل ہوتا ہے تاکہ تم جان لیا کہ

اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ لِلَّهِ قَدْرَ حَاطٍ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا

اعد ہر چیز پر قادر ہے اور کہ اعد نے ہر چیز کا اپنا علم سے احاطہ کر رکھا ہے ۳۳۶

سَمِعَ الْحَكِيمُ قَدْرُوبَ إِذَا حَسَرَ يَدَهُ فِيهَا كَوْنًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رحم کرنے والے کے نام سے

بابر

العید بے انشا رحمہ دالے

خود واضح کر دیا ہے جہاں کفار کی مثال دو عورتوں سے دی ہے اور مومنوں کی مثال بھی دو عورتوں سے دی ہے دیکھو ۳۳۸

۳۶۴ (سولہاں پہلی آیت میں ذکر اسے ہل ہے اور آنحضرت معلوم کیے بیچے کو یہاں انزل سے تعبیر کیا ہے (مہر،

[illegible]

رسول کا نزول

سات آسمان اور
زمینیں اور ان میں
امراتی کا نفوذ

تمت بحمد الله

[illegible]

ع

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

اے نبی! کیوں اسے حرام کرتا ہے جو اللہ نے حلال کیا تو اپنی بیویوں کی رضا چاہتا ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ ۲۴۵

لم تحرم ما احل الله
لك من کس و اھلک
طرف اشارہ ہے

۲۴۵ ان الفاظ میں کس چیز کی تحریم کا ذکر ہے؟ ایک پر قصہ بار یہ قبیلہ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے جس کے متعلق اسی قدر کہ دنیا کا فی ہے کہ وہ قصہ کسی صحیح طریق پر ردی نہیں دیکھو روح المعانی دو سراقصہ شہد پینے کا ہے۔ یعنی نبی مسلم زینب بنت جحش کے گھر طہر پیا کرتے تھے تو حضرت عائشہ اور حفصہ نے یہ معلوم کیا کہ آپ کو کما جلتے کہ آپ کے منہ سے مغانہ کی بو آتی ہے یہ ایک بہ ہودار گوند ہے جو رخت سے بھڑتا ہے، چنانچہ ایسا کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں آئندہ طہر نہیں پیں گا۔ یہ روایت گہواری میں ہے مگر مصنف نے معلوم نہیں ہوئی اس لئے کہ اس پانچویں کریم مسلم اس خاص شہد پینا تو چھوڑ سکتے تھے مگر یہ بات کہ مطلق طہر ہی چھوڑ دیتے جس کے مستحق قرآن شریف میں ہے فیہ شفا للانس قابل قبول نہیں۔ اور نبی حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کے شلق یہ باہت قابل قبول ہے کہ انہوں نے ایک جھوٹ بنایا ہو سکتا ہے کہ اس قصہ کی کچھ حقیقت ہو اور وہ صرف اس قدر ہو کہ کوئی خاص قسم کا شہد پینا ہو جو اور حضرت عائشہ یا حفصہ نے ایسا محسوس کر کے ہی یہ بات کہی ہو اور نبی کریم مسلم نے آئندہ اس کے پینے سے انکار کر دیا ہو اور بلاشبہ آپ کی طبیعت نفاست پسند تھی اور یوہا سیل سے آپ کو سخت نفرت تھی لیکن یہاں یہاں اس واقعہ کا ذکر نہیں ہو سکتا اس کی تفصیل آگے آتی ہے۔ تیسری بات جس کی طرف یہاں اشارہ ہو رہا ہے بھی گہواری میں اور دیگر صحیحین مذکور ہے۔ بخاری نے باب تبتغی مَرْضَاتِ أَزْوَاجِكَ تَذْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحْلَةَ أَيْمَانِكُمْ کے تحت ایک حدیث نقل کی ہے۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر سے دریافت کیا کہ وہ دو عورتیں کون ہیں جن کا ذکر ان آیات میں ہو وان تظاہر علیہ آپ نے فرمایا حفصہ اور عائشہ پھر فرمایا کہ ہم جاہلیت میں عورتوں کی کچھ منزلت نہ سمجھتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارہ میں قرآن کریم میں احکام اُتارے اور ان کے حصے مقرر کئے تو ایک دن میں ایک معاملہ میں کچھ فکر کر رہا تھا تو میری بی بی نے کہا کہ آپ یوں کریں تو میں نے کہا تمہیں اس معاملہ میں کیا دخل ہے۔ تم کہیں خواہ مخواہ بولتی ہو تو اس نے کہا تم غیب آدمی ہو تم میری بات کو برداشت نہیں کرتے اور قمار ہی پہنچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا جواب کرتی ہو۔ یہاں تک کہ آپ بعض وقت ناراض بھی ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت عمر نے بیان کیا ہے کہ وہ کس طرح حفصہ کے پاس اور پھر ام سلمہ کے پاس گئے کیونکہ اُن سے بھی کچھ تعلق قریب تھا تو انہوں نے فرمایا کہ تم ہرات میں داخل دیتے ہو یہاں تک کہ رسول اللہ ان کی بیسیوں میں جو کوئی معاملہ ہو۔ تم اس میں بھی دخل دینے لگے اس جواب پر آپ خاموش ہو کر واپس آ گئے۔ پھر اس کے بعد ہی بعد ان کا ہمسایہ ایک دن آیا اور فرمودی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیسیوں سے اٹھ ہو گئے تو کتے میں سے نہ کہا کہ اب حفصہ اور عائشہ کو غفلت اٹھانی پڑی تب میں رہنے آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُٹھ کر اس بلا خانے میں گیا۔ جس میں آپ نے علیحدگی اختیار کی تھی اور وہاں آپ سے وہ پہلا ذکر بھی کیا۔ اور احمد کی روایت میں یہ لفظ آتے ہیں کہ خبر مشہور ہو گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیسیوں کو طلاق دے دی ہے۔ تو میں نے جاکر پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیسیوں کو طلاق دے دی ہے۔ تو آپ نے فرمایا نہیں اور اس کے آخر پر یہ لفظ آتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھالی تھی کہ آپ ایک ایک اپنی بیسیوں کے پاس نہیں جائیں گے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر اظہارِ راضی فرمایا (وٹ)، اور بخاری نے آگے اذ اسرار النبی اور ان بتوا بالی اللہ کے باب باندھ کر اسی حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے۔

داقہ ایلاد

جب ہم سابق کو دیکھتے ہیں تو اس سے بھی اس بات کی تاثیر ہوتی ہے۔ اگر یہ شہد کا قصہ ہوتا تو اظہارِ راضی صرف دو بیسیوں پر ہوتا یعنی حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ پر حالانکہ یہاں آگے چل کر عسی ربہ اظہارِ راضی میں سب بیسیوں کو شامل کیا ہے اور یہ قطعی شہادہ اس بات پر ہے کہ یہاں ذکر اس ایلام کے واقعہ کا ہے۔ جس میں سب بیسیاں شامل تھیں اور مطالبہ مال بھی سمجھا گیا تھا اور اس کا مفصل ذکر سورۃ احزاب میں گزر چکا ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج نے زیادہ نفعت طلب کیا تھا جس پر یہ آیات انہی تھیں یا چاہا النبی

۲

قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ

اللہ نے تمہارے لئے تمہاری قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا ہے اور اللہ تمہارا کارساز ہے۔

قل لا ادرى ارجل ان كنتن ترون الحيوة الدنيا وزيينتها فتعالين امتعنن واسرهن سراحا جميلا ويحرم ۲۷۴ پھر دوسرا قرینہ ہے کہ پہلی سورت کی ابتدا میں ہوتی ہے۔ یا ایھا النبی اذا طلقتم النساء۔ اور اس کی ابتدا میں ہوتی ہے یا ایھا النبی لمرحوم ما احل الله لك من صلات اس واقعة ایلیک طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ اور روایات سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ امی کہ امی کے آؤں سے لفظ ہی حتی حاجتہ اللہ اور وہ متن بسم اللہ اس آیت کے اور کہیں نہیں ہیں یہ آیت اسی وقت کے متعلق ہے تیسرے ابن جریر میں حضرت عایشہ کی روایت صاف ہے عن عائشة قالت الی رسول الله صلعم وحم فامر فی الاصل بکفارۃ وقیل له فی المحرم لمرحوم ما احل الله لك یعنی آپ فرمائی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ایلا کیا۔ اور حرام ٹھہرایا تو ایلا کے متعلق کفارہ کا حکم دیا گیا۔ اور توحیم کے متعلق فرمایا گیا لمرحوم ما احل الله لك حضرت عایشہ سے بہتر سند اس بارہ میں نہیں مل سکتی۔ اور ثانی میں حضرت ابن عباس کے متعلق ہے کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہا میں نے اپنی عورت کو لپٹے اور حرام کر لیا ہے تو آپ نے فرمایا تو مجھ کو کتا ہے وہ تجھ پر حرام نہیں ہے یہ آیت بھی لمرحوم ما احل الله لك (مرجس سے معلوم ہوا کہ بی بی کے اپنے اور حرام کر لینے کے متعلق ہی ہے۔ اور اہل سنت کے نزدیک حرام اور توحیم کا لفظ بالخصوص ایسے موقع پر بولا جاتا ہے جہاں پر لسان العرب میں ہے کہ حضرت عمر کی حدیث میں کہ فی الحرم کفارۃ یعنی حرام میں کفارہ ہے جس کی توجیہ یہ کی گئی ہے کہ زکوٰۃ کی تحریم مراد ہے جس میں نیت طلاق نہ ہو اور آگے لکھا ہے کہ اسی سے ہے یا ایھا النبی لمرحوم ما احل الله لك اور اسی سے حدیث عایشہ ہے الی رسول الله صلعم وحم فاجعل المحرم حلالاً جس سے مراد ہے کہ جو اپنے نفس پر ایلا کر کے اپنی بیبیوں کو حرام کر لیا تھا اس کو لوٹا یا یعنی حلال کیا۔ لہذا تبیینی موضوعات ازواج اب صرف ایک سوال باقی رہ جاتا ہے کہ بیبیوں کی رضامندی چاہنے سے کیا مراد ہے۔ شہد چاہنے کا واقعہ جس رنگ میں بیان کیا جاتا ہے اس میں اگر حضرت صلعم کا شہدینا چھوڑ دینا ایک بی بی کو خوش کرنے کے لئے مانا جائے تو دوسری بی بی کو ناخوش کرنے والا تھا۔ اس لئے اس پر یہ لفظ صادق نہیں آسکتے کہ تو اپنی بیبیوں کی رضامندی کو چاہتا ہے۔ بظاہر یہ رضامندی کل کی ہے یا کم سے کم بہت بڑے حصہ کی۔ اب ہم ایلا کے واقعہ کو دیکھتے ہیں تو تبیینی موضوعات ازواج کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ تو اپنی بیبیوں کی رضامندی چاہتا ہے یعنی اگر تو ایسا چاہتے ہو تو چہرہ ان کو انگ کرنا ٹھیک نہیں کیونکہ ان کی رضامندی اسی میں ہے کہ وہ تمہاری زوجیت میں رہیں اور حضورؐ سے مال پر بھی خوش ہیں۔ ذلک ادنیٰ ان تقر اعینین ولا یحزنو۔ یرضین بما اتیتھن کلھن (الا حزاب ۳۔ ۵۱) یا میں معنی ہو سکتے ہیں کہ تم تو اپنی بیبیوں کی رضامندی کو چاہتے ہو پھر بیبیوں کیوں بھٹکا دیتے ہو۔ اور یہ گویا آپ کے حق میں سلوک کا نقص سمجھا ہے جو آپ اپنی بیبیوں سے کرتے تھے جیسا کہ آپ کے اپنے کلام سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ خیر کہ خیر کہ لا ہلہ وانا خیر کہ لا ہلہ اور یا موضوعات ازواج سے مراد بیبیوں کے لئے رضامندی ہے یعنی بیبیوں کے لئے رضائے الہی چاہتے ہو۔ تو گویا اس صورت میں یہ بتایا کہ آپ نے جو اپنی بیبیوں سے متعلق کو منع کیا جس پر لمرحوم نازل ہوا تو یہ اپنی خوشی کے لئے نہ تھا نہ غرض غلبہ کی وجہ سے بلکہ اصل بات یہ تھی کہ آپ چاہتے تھے کہ یہ بیبیوں رضائے الہی کو حاصل کریں کیونکہ ان کا مطالبہ زیادتی نفعہ کا رضائے الہی کے حصول کے خلاف تھا۔ تو پس یہ صاف کر دیا کہ آپ کا اپنے آپ کو ایک حلال چہرہ سے روکنے غرض خیر خواہی کے لئے ہے اور آپ نہ چاہتے تھے کہ جن لوگوں کا آپ سے متعلق ہے ان کا کوئی قسم رضائے الہی کے خلاف پڑے اس لئے آپ نے اپنے نفس پر تکلیف برداشت کی کہ ایسا یہ اندہ اختیار کیا کہ آپ کا یہ فعل کوئی بھی معنی لئے ہاتھیں غرض حصول رضائے الہی کے لئے تھا۔ مگر اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے نہایت اور گراں گاہی اللہ تعالیٰ نے نہایت کلمہ و کلمہ ۲۸۵ مگر جو کلمہ ایلیک ایک خاص صورت تھی جس میں بیبیوں کو صرف ایک دفعہ

توحیم مذکور ہے

حرام۔ تحریم

آپ کے ازواج سے جن سلوک پر مباحات

۳ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ وَإِذْ أَسْرَأَ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَاتَ

اور وہ علم والا حکمت والا ہے ۳۳۶۵ اور جب نبی نے اپنی ایک بی بی سے ایک عہد کی بات کہی پھر صبر اس بی بی نے

بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَئِمَّا بَنَاهَا بِهِ قَالَتْ

اس کی خبر دے دی اور اس نے اس پر آگاہ کر دیا تو اس کا کچھ حصہ بتا دیا اور کچھ حصہ سے اعراض کیا سو جب اس بی بی کو اس کی خبر دی تو چونکہ

مَنْ أَيْتَاكَ هَذَا قَالَ نَبَاتِي الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ إِنَّ تَوْبًا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَعَتْ قُلُوبُكُمْ

آپ کو کس نے بتایا کہ مجھے علم والے خبر دے رہے ہیں ۳۳۶۶ اگر تم دونوں اللہ کی عزت جھک جاؤ تو تمہارے دل ناس ہی رہے

وَأَنَّ تَظَاهَرَ عَيْنَاكَ لِلَّهِ هُوَ مَوْلَاهُ وَجَبْرِيْلُ صَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةِ بَعْدَ ذَلِكَ هُوَ خَيْرٌ

میں اور اگر تم اس کے خلاف ایک دوسری کی مذکور تو اس ہی اس کا دوست ہے اور جبریل اور صلح مومن بھی اللہ سب زینے اسکے بعد وہ جبریل ۳۳۶۷

کے لئے اپنے نفس پر حرام کر لیا تھا۔ جب کہ حضرت عایض کی دعایت میں وہ وہاں لفظ آتے ہیں۔ الی و حرم اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

لَعَنَ مَنَاحِلَ اللَّهِ اور اپنے نبی کے لئے پسند نہ فرمایا کہ ایک حلال چیز کو اپنے لئے حرام کر لیں کیونکہ نبی صلح میں اگر ایسا نہ نہ جائز

رکھا جاتا تو امت میں اس قسم کی افراط و تفریط کے لئے گناہیں نکل آتی جس طرح پہلی امتوں نے افراط و تفریط کی راہیں اختیار کر لیں۔

۳۳۶۸ خُتْلَةٌ۔ حُلّ سے مصدبہ وہ چیز جس سے قسم کی قید دور ہو جائے یہاں وہ کفارہ ہے رُخ،

۳۳۶۹ یہ بات کیا تھی؟ طہ کے واقعہ کے متعلق یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ آنحضرت صلح نے حضرت حمصہ سے کہہ دیا تھا کہ میں طہ کو تین بار

توک کر دوں گا مگر یہ بات کسی نے نہ سنی اور حضرت حمصہ نے حضرت عایض کو بات بتا دی اور ابن مردیہ اور ابن ابی حاتم نے بعض روایات

بیان کی ہیں کہ یہ بات حضرت ابوبکر اور عمر کی خلافت کے متعلق تھی۔ اور رشید لکھتے ہیں کہ یہ حضرت علی کی خلافت کے متعلق تھی اور جس بات کو اللہ تعالیٰ

نے مخفی رکھا ہے اس کے پیچھے بڑا بھی صحیح معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن یہ کہ وہ کوئی ایسی بات ہی ہو جس کا دوسروں پر ظاہر کرنا مصلحت نہ ہو

میاں بی بی میں بعض ایسی راز کی باتیں بھی ہوتی ہیں جن کا دوسروں پر ظاہر کرنا تحقیک نہیں ہوتا اور ایسی بات کا اسی واقعہ ایلا میں ہونا

قرین قیاس بھی ہو۔ نیز دیکھو اگلا نوٹ۔ اور اس بات کے میاں بیان کر سکتے ہیں کہ یہ کریم صلح کے اخلاق فاضلہ کا دکھانا مطلوب ہے

کہ آپ اپنی بیبیوں کی قدر و منزلت کر سکتے تھے اور اپنے راز کی باتیں ان سے کہنے تھے اور پھر ساتھ ہی یہ کہ جب اس راز کو ظاہر کر لیا

تو آپ نے ساری بات بتائی بھی نہیں ایک تنگ دل آدمی ایسے موقعہ پہنچی ہی سے بڑی درختی سے پیش آئے اور دوسری طرف سلام لایا

کو یہ تسلیم دی ہے کہ وہ بھی اپنی بیبیوں سے حسن سلوک میں آپ کے نقش قدم پر چلیں۔

۳۳۷۰ یہاں دو صورتوں کا ذکر ہوا ہے اول یہ صحت کہ وہ دو بیبیوں کو بہ کر لیں۔ اور دوسری یہ کہ نبی کریم صلح کے خلاف ایک دوسری کی

پیش بھری۔ اب یہ ایک دوسری کی بیٹھ بھرا اس واقعہ اللہ کے متعلق ہے۔ اللہ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس نفعتی زیادتی کے خلاف

میں ابتداء و میلانی یعنی حضرت عایضہ اور حضرت حمصہ شامل تھیں۔ حضرت علی حدیث جو اوپر نقل ہو چکی ہے اس سے بھی یہ معلوم

ہوتا ہے کہ وہاں حضرت عمر اپنی بیٹی حمصہ کو جو نہایت کرتے ہیں کہ عائشہ کے پیچھے تم نہ لگواؤ۔ اور یہ امر واقعہ ایلا کے باطل تو یہ کہ اگر

پس تو یہ بھی اسی معاملہ کے متعلق ہے۔ اور غالباً وہ مخفی بات بھی اسی معاملہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور تو یہ کہ صحت میں جو فرما لیا تھا صحت

خُتْلَةٌ

انحضرت ابوبکر کی بی بی
میں عادی بات

صنی

عَسَىٰ رَبُّنَا أَنْ يُنْفِثَ عَلَيْنَا لُؤْلُؤًا مِّمَّا فِي الْأَرْوَاحِ أَمْ إِنَّا لَأَعْدَاءُ مَعْنٍ مُسْلِمَاتٍ ۝

شاید اس کا سبب اگر وہ تمہیں طلاق دے دے تو اسے تم سے بہتر بیبیاں ہوں گیں

قَتَلَتْ نَيْبَتٌ عَمِيدًا سَيِّحَتِ نَيْبَتٌ وَأَبْكَرًا ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا

فرمانبردار تو تم کرنے والیاں عبادت کرنے والیاں، اپنے رکھنے والیاں بیوہ اور کنواریاں ۳۳۷ لے دو گمراہان لائے ہو اپنے

أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ

آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو نال سے کپاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں اس کے اوپر فرشتے درقدار ہیں سخت

يَشَدَّدُونَ ۝ لَا يَصْنَعُونَ اللَّهُ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝

طاقتور وہ اللہ کی ہدفی نہیں کرتے جو وہ انہیں حکم دے اور جو حکم دینا حکم ملتا ہے کرتے ہیں ۳۳۸

جی خواہ ابھی بات کی طرف ہوا برسی بات کی طرف اور جگہ جگہ پہلو کا ذکر دوسری صورت میں ہوگی وان تغافل علیہم اس نے
فقد صفت قلوبکم میں اچھے پہلو کا ذکر پر مبنی قضا سے دل چھڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور انبرواری کی طرف مائل ہیں اور دوسری
صورت میں فرمایا کہ اللہ اس کا سوا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ پیغمبر کا حقیقی تعلق تو اللہ سے ہے اور جبرئیل سے جو آپ پر وحی لاتا ہے۔
اور پھر صراحت مومنوں سے جو آپ کے پیغام کو قبول کرتے ہیں اور بیبیوں سے جو تعلق ہے وہ بھی جو ان کے صالح ہونے کے سوا کہ وہ پیغام
حق کے پہنچانے میں معاون بنتی ہیں پس جب اس کا حقیقی تعلق اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ سے ہو تو اگر بیبیاں پیغام حق کے پہنچانے میں
مدد پیدا کرنے لگیں تو اسے اعلیٰ کیا پرہیزاں سے تو گویا ایک طرف آپ کے بیبیوں سے تعلق اور محبت وغیرہ کا ذکر کیا تو دوسری طرف
یہ بھی بتا دیا کہ محبت اور تعلق اسی صورت میں ہے کہ وہ بیبیاں پیغام حق کے پہنچانے میں معاون ہیں۔ اگر وہ مدد دینے لگیں تو پھر وہ
تعلق بھی قائم نہیں رہ سکتا۔ اور یہی سبق مسلمانوں کو دیا کہ وہ اپنی بیبیوں سے اعلیٰ درجہ کے تعلقات محبت اور حسن سلوک رکھیں لیکن اگر
وہ حق کے رستہ میں مدد دینے والی نہ ہوں تو ان کی کوئی پرہیزاں نہیں ہے۔

آنحضرت کا اصل تعلق
محبت صوفیہ اور غریب
سے تھا

۳۳۹ نَيْبَتٌ نَيْبَتٌ کی جیسے امیدہ ایسی محبت کو کہا جاتا ہے جس نے نکل گیا ہو پھر بعد میں کسی وجہ سے الگ ہو گئی ہو
یعنی خواہ غافلانہ کی وفات سے یا اس کے طلاق لینے سے لی، اور اس کا مادہ نَيْبَت بھی قرآن مجید اور تفسیر معنی مرجع میں۔

نَيْبَت

ان طلکین میں اب تمام بیبیوں کا ذکر ہو گیا کہ مطاہرہ باقہ فرما کی طرف سے تھا۔ اور یہاں بتایا ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
تمام ہوا اور اس کی صورت دوسری جگہ پر بیان کی ہے ان کثرت تردد ان الحیوة الدنیا و زینتها فتعالی عنہم استعین و ہر حکم
سرا حاکم جیلان کا خلاصہ ج ۲ ص ۲۸۰) تو اللہ تعالیٰ اسے اور بیبیاں ان اوصاف کی دے دیگا کہ اصل فرض جس کے لئے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی ضرورت ہے۔ وہ دین حق کا دوسروں کو پہنچانا ہے۔ لیکن چونکہ ازدواج مطہرات نے اللہ واس کے رسول کو اختیار کیا
اس لئے معلوم ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ سب اوصاف ان انطباع میں ہی موجود تھے انہوں نے دل و دنیا پر ملاقات اسی اور رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں رہنے کو ترجیح دی ہے۔

آنحضرت کی ازدواج
کے اوصاف

۳۴۰ اصل فرض اس صورت میں اور کچھ سورت میں مومنوں کی تعلیم اور توبہ ہے اللہ ازدواج کے ذکر سے
شروع کرتے ہیں جو اشارہ ہے اس کے لئے دیکھو ۳۴۱ اور قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا میں جو بیبیاں اور بیبیوں کی

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطَ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدٍ

۱۰ اور ان کے لئے جو کافر ہیں نوح کی عورت اور لوط کی عورت کی مثال بیان کرتا ہے وہ ہمارے بندوں میں سے دو

مِنْ عِبَادِنَا صَالِحِينَ فَخَاتَمَهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَقِيلَ دَخُلَا

صالح بندوں کے ماتحت تھیں پھر انہوں نے انکی خیانت کی پس وہ اللہ کے مقابل میں ان دونوں کے کچھ بھی کام نہ آئے اور کہا گیا کہ تم

النَّارَ مَعَكُمْ ۝ وَلِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ إِذْ

وقف لازم

دونوں آگ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل ہو جائیں ۳ اور اس لئے کہ ان کے لئے نوح کی عورت کی مثال بیان کرتا ہے جب

قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَبِخُيٍّ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمِلْهُ وَبِخُيٍّ

اس نے کہا اے میرے رب میرے پاس جنت میں میرا گھر بنا اور میرا بھائی اور اس کے محل سے بخت دے اور مجھے

مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ وَرَيْمَ ابْنَةِ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا ۝

ظالم لوگوں سے بخت دے ۴ اور ریم عمران کی بیٹی جس نے اپنی عصمت کو محفوظ کیا

فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتِبَ لَهَا

تو ہم نے اپنا کلام اس میں پھونکا اور اس نے اپنے رب کی باتوں کی تصدیق کی اور وہ

۳۳۸۳ اس آیت میں کفار کی مثال عورت سے دی ہے اور اگلی دو میں مومنوں کی مثال عورت سے دی ہے۔ اور پہلی بتا دیا کہ عورتوں کے

عورت اور امت کی

ذکر میں بھی امت کا ذکر مقصود ہو سکتا ہے۔ کفار کی مثال حضرت نوح اور حضرت لوط کی بیبیوں سے دی ہے اور اب لوط کی بی بی کا ذکر تو قرآن

شریف میں ہے۔ اور اس کی تہا کی یاد رکھی ہے۔ لیکن نوح کی بی بی کا ذکر نہ قرآن شریف میں ہے اور نہ حدیث میں اور تفسیر میں بھی ایسا ذکر

نہیں مثلاً حضرت نوح کے ایک بیٹے کا ذکر قرآن شریف میں بھی ہے۔ اور تفسیر میں بھی جو تہا ہو گیا اور قرآن قیاس ہے کہ اس نے اپنی والدہ کی

تربیت کے شیخے عقاید کفر میں تربیت پائی ہو۔ اور ان عورتوں کی خیانت کے مراد ان کا کفر یا نفاق ہی ہے اور راعب نے خیانت اور نفاق کو

ایک ہی کہا ہے ۵ اور یہاں نفاق ہی معنی لئے ہیں۔ اور مطلب یہ ہے کہ یہ کفار کو رسولوں کے پیروی ہوں لیکن اگر ان رسولوں کی تعلیم حاصل

نہ ہوں۔ تو بعض براے نام پیرو ہوتا انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچتا اور اس میں سمجھا یا مسلمانوں کو ہے کہ اگر وہ رسول کی پیروی نہ کریں تو جو

ایمان سے انہیں کوئی فائدہ نہ پہنچے گا

۳۳۸۴ اس آیت میں مومنوں کی مثال فرعون کی بی بی سے دی ہے اور اگلی میں مریم بنت عمران سے اور فرعون کی بی بی حضرت موسیٰ کی

مومن کی مدد غائی قرآن کے دوسرے

تربیت کرنے والی تھی اور مریم حضرت عیسیٰ کی اور شاید ان دو مثالوں میں یہ اشارہ بھی ہو کہ حضرت موسیٰ اور حضرت مریم جیسے انسان انحضرت

صمد کی امت میں سے پیدا ہوئے اور حدیث میں ہر لوکان موسیٰ و عیسیٰ جیسے ملام و ستمنا الا اتباعی لیکن اصل میں مومن کے

دو مرتبوں کی طرف ان دو مثالوں میں توجہ دلائی ہے۔ یعنی اس پہلی مثال میں اس مومن کے مرتبہ کی طرف جو فرعون کے بچے پہنچتی اس کا شکیلا

ابھی مسلم نہیں ہوا اور اسے ہر ہی کی طرف تحریک کرتا ہے۔ مگر مومن اس کے بالمقابل جدوجہد میں لگا رہتا ہے من فرعون وعلیہ میں اسی جدوجہد

مَنْ الْقَيُّوْنُ ۝

فرانہواروں میں سے کسی ۳۳۸۵

بِسْمِ الْمَلِكِ يَكْبَرُ عَلَى ثَمَنٍ اَيْتَرُ وَفِيهَا كَوْنُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اسم بے انتہا رحم والے

بار بار

روح کر کے دالے کے نام ہے

۱۸۶۹
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۸۶۹

۱ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ

وہ ذات، ہر برکت میں کے ہاتھ میں ہر شے پر قادر ہے جس نے موت اور زندگی کو

۳ الْحَيَوَاتِ يُبْلِغُهُمْ أَحْسَنَ عِلْمًا وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ ۝ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا

پیدا کیا سات کہتیں انعام دے جو کوئی نہیں سے علیٰ ہر چہ اور وہ غالب ہے دالے ۳۳۸۶ جس نے سات آسمانوں کو یکساں پیدا کیا۔

کی طرف اشارہ ہے اور اس کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ وہ جنت میں داخل ہو یعنی جہاں شیطان کا مقابلہ ختم ہو جاتا ہے اور اس حالت کے لئے اگلی مثال بیان کی ہے۔ اور اس دوسرے مرتبہ کا ٹکرا گئے ٹوٹ میں ہے۔

۳۳۸۷ یہ دوسری مثال سورن کی اس اعلیٰ مرتبہ کے لئے ہے جب وہ احصائت فرما جائے کہ اس کا معدن ہوتا ہے یعنی شیطان کسی جگہ سے اس پر حملہ آور نہیں ہو سکتا اور اس کا شیطان فائز دار ہو جاتا ہے تب اس میں اسد تعالیٰ کی روح یا اس کا پاک کلام پھونکا جاتا ہے اور وہ نفس مطمئن بن جاتا ہے چونکہ اصل ذکر نفس سورن کا تھا نہ مریم کا اس لئے جسے نفخنا تھا اس کے نفخنا فیہ فرمایا حالانکہ دوسری جگہ ایسے ہی مقرر تھا جہاں مریم کا ذکر مقصود تھا فرمایا جو دیکھو الانبیاء ۹۱ جس سے معلوم ہوا کہ یہاں ذکر سورن کا مقصود ہے اور اسی میں نفخ روح کا ذکر ہے اور بعض نے تفسیر کو حدیث عیسیٰ کی طرف دیا ہے۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پہلی مثال میں مراد یہ ہو کہ جس طرح لوح اور لوح کی بیویاں تباہ ہو گئیں اسی طرح پہلے نبیوں کی امتیں آخر کار ہلاکت کا شکار ہو گئیں جائیں گی اور دوسری مثال میں یہ کہ امت محمدیہ ایک وقت فزعین کے بیچے ہو کر جنتائے مصیبت ہو جائیں گی لیکن آخر کار وہ اس مصیبت سے نکل جائیں گی۔ اس سورت کا نام الملک ہے اور اس میں دو کوعہ آیتیں ہیں اور اس کے نام الملک میں یہ اشارہ ہے کہ ایک خدا کا قانون ہی ساری دنیا میں چلتا ہے اور اس سے شریعت میں توجہ دلائی ہے کہ وہ عظیم الشان مخلوقات سماوی جس کو دیکھ کر نظر بھی متیرہ جاتی ہے۔ وہ بھی سب ایک قانون کے ماتحت ہے۔ اور اسی سے انسان کو توجہ دلائی ہے کہ وہ بھی جب تک اپنے آپ کو اسد تعالیٰ کے قانون کے ماتحت نہیں چلاتا نہ صرف اس کی زندگی کی غرض پوری نہیں ہوتی بلکہ اس کا نتیجہ دکھ ہوتا ہے۔ یہاں سے نیکو آؤنگ سب موت میں کی ہیں۔ سو اسے سورہ النعر کے اور ہر ایک سورت میں ایک خاص امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔

۳۳۸۸ موت اور زندگی کا پیدا کرنا اسد تعالیٰ کی بادشاہت کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ جن قوانین کے ماتحت زندگی پیدا ہوتی ہے اور جن قوانین کے ماتحت موت پیدا ہوتی ہے وہ اسد تعالیٰ کے تصرف نام میں ہیں کوئی ان قوانین کو ایک ذرہ بجا دھرا دھریں کر سکتا اور موت اور

موت و حیات پر اسد تعالیٰ کا تصرف تمام

مَا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ مِن تَفَوتٍ فَإِذْ هِيَ الْبَصَرُ هَلْ تَرَىٰ مِنْ فُتُورٍ ثُمَّ ارْجِعْ ۝

تو رحمان کی پیدائش میں کوئی اختلاف نہ دیکھے گا۔ پھر نظر کو لوٹا تو کوئی فتنہ نہ دیکھے گا۔ پھر نظر کو بار بار

الْبَصَرَ تَلْتَلِينَ يَنقُوبُ آلِ الْبَصَرِ حَاسًا وَهُوَ حَسِيرٌ ۝ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ ۝

وہا نظری طرف حیرت سے دہرا آئینے اور وہ نقی ہوئی ہوگی ۲۳۸۸ اور ہم نے وہ آسمان کو

الَّذِينَ آمَنُوا بِهِمْ وَجَّهْنَاهُمُ أَجْزَامًا لِّلشَّيَاطِينِ وَلَعَدَّ ذَٰلَهُمُ عَذَابَ السَّعِيرِ ۝

انہوں سے زینت دی اور انہیں شیطانوں کے لئے اہل بازی کا ذریعہ بنا دیا اور ان کے لئے جہنم کا عذاب تیار کر رکھا ہے ۲۳۸۹ اور

لِّلَّذِينَ كَفَرُوا بِهِمْ عَذَابٌ جَهَنَّمُ وَيُسْأَلُ الْمَصِيرَ ۝ إِذَا الْقُورُوفَةُ سَمِعَتْ اللَّاهُتَاتِ شَيْعًا ۝

ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کا عذاب ہے اور وہ بری جگہ ہے جب اس میں دے جائیں گے اس کا جہنم سنیں گے

زندگی ان کے لئے انجام کا موجب ہی نہ تھی اسے اچھے کام کا موقع دیا ہے اور موت اچھے کام کے نتائج کو ظاہر کرتی ہے

۲۳۸۷ طباقاً۔ مطابقتاً اس لئے کہ جی میں سے ہو اور وہ یہ ہے کہ ایک چیز کو دوسری کے اوپر اس کے انداز سے کچھ اور طباق کا

استعمال بھی اس چیز میں ہوتا ہے جو دوسری کے اوپر ہو اور کبھی اس میں جو دوسری کے موافق ہو۔ اور لفظ کتب طباقاً طباقاً لفظاً

۱۱۱ اس مطلب یہ ہے کہ ان کو جمع دہرہ ترقی کرتا ہے (خ)

تَفُوتٍ۔ فوت۔ دیکھو مثلاً اور تَفُوتٍ اوصاف میں اختلاف ہے گویا کہ ایک دوسرے کے وصف کو دور دیتی ہے (خ)

فُتُورٍ۔ اُفُتُورٍ سے مصدر ہے اور فُتُورٍ کے لئے دیکھو مثلاً اور فُتُورٍ کے معنی اختلاف ہیں (خ)

جب اپنا موت و حیات کا قانون بیان فرمایا کہ اس میں کسی کو کوئی تعریف حاصل نہیں تو اب اپنی عظیم الشان مہادی مخلوق کی طرف

توجہ دلائی۔ سات آسمانوں کو ایک دوسرے کے موافق پیدا کیا خواہ یہ سات نظام شمسی کے سیارے ہوں اور خواہ ساتوں کے سات سیارے ایک

دوسرے کے اوپر ہیں مگر کیا ان کے ایک ہی قانون کے تحت ہونے کا ذکر ہے اس سے فرمایا کہ تم اس مخلوق میں تفاوت نہیں پاؤ گے یعنی

اور مصلحتاً اختلاف نہیں پائیں گے ایک ایک قانون کا کام کو باہر دوسری جگہ کے خلاف قانون کا کام نہ کرنا اور اس سے پہلے قانون کو باہر لایا ہو اور یہی قانون

عظیم پر دولت کرنے والی یہ بتائی کہ اس قانون میں ضل کوئی واقعہ نہیں ہوتا۔ یعنی یہ کبھی نہیں ہوتا کہ قانون کسی حالت میں اپنا کام کرنا چھوڑ دے

یہ دو باتیں اسد تنہا کی عظمت قدرت پر دلالت کرتی ہوئی اس کی توحید پر بھی شہادت ہیں اپنی عظیم الشان مخلوق میں کہ جہاں انسان کی

نقد و جرح ہوتی اور شک جاتی ہے جیسا کہ آگے آیت میں بیان فرمایا ایک ہی قانون کا کام کرنا جسے سائنس بھی آج ہی بتاتا ہے کہ ایک ذرہ سے

لے کر ان عظیم الشان کروں تک جن کی عظمت کا انسان کے دہریں آج بھی شکل ہے ایک ہی قانون کا کام کر رہا ہے ۲۳۸۸

۲۳۸۹ کو تین۔ تین سے مہادی پر کثرت ہے۔ یعنی بار بار ایک فعل کا کرنا جیسے بلیک سے بلیک لکھیں اور مہادی رجعت بعد رجعت

میں دہرے سے دہرے نظر تک جائیگی مگر قانون ایک ہی کام کرتا نظر آئے گا ۲۳۸۹

۲۳۸۹ اس پر ۱۹ میں متصل جھٹ گھٹ پکلی پکلی۔ اور مصباح شائے کو بھی کہتے ہیں دیکھو ۲۳۸۹

طباق

طباق

تَفُوتٍ

فُتُورٍ

تمام مخلوق پر ایک
ہی قانون مہادی ہے
اور یہ توحید پر دلیل ہے

تثنیہ ہاں استعمال کثرت
کے لئے

۸ وَهِيَ تَقُورٌ ۖ تَكَادُ تَمَيِّرُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا أَلْقَىٰ فِيهَا قَوْهٌ سَأَلْتَهُمْ خَزَنَتُهُ أَمْ

اسدہ جوش مادی ہوگی۔ تڑپ ہے کہ جوش سے بھٹ پڑے۔ جب کہی اس میں ایک گروہ ڈالا جائیگا، کہہ کہید ساق پوچھیں کیا تبار

۹ يَا تَكْمُ نَذِيرٌ ۚ قَالُوا بَلَىٰ ۚ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرُهُ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ

پس ڈلسنے والا ذیبتا کیوں ہاں ہمارے پاس ڈلسنے والا آیت گروہ نے مبتلا یا اہلک اس سے کچھ نہیں اتارا

۱۰ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فُضِّلُ كَيْدٍ ۚ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي اَصْحَابِ السَّعِيرِ

تم بڑی غلطی میں ہو اور کس کے گمراہ ہونے یا عقل سے کاپیے تو ہم دماغ والوں میں نہ ہوتے

۱۱ فَاعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ فَمَعًا لَا تُصِيبُ السَّعِيرِ ۚ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ

سو اپنے گناہ کا اقرار کریں گے پس دماغ والوں کے لئے دہی ہے وہ لوگ جو غائبانہ پلے بے ڈرتے ہیں

۱۲ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ ۖ وَاجْرٌ كَبِيرٌ ۚ وَاَسْرَوْا قَوْلَكُمْ اَوَاخِرُ وَاَوَّلُهُ ۚ اِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ

ان کیلئے مغفرت اور بڑا اجر ہے اور انہی بات کو چھپاؤ یا اسے ظاہر کرو وہ سینوں کی باتوں کو

۱۳ الصُّدُورِ ۚ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۖ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۚ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ

جاننے والا ہے کیا وہ نہیں جانتا جس نے پیدا کیا اور وہ ایک باتوں کا جاننے والا خود ہے ۳۳۹ دی جس نے زمین کو تیار

الْاَرْضَ فَنَزَّلْنَا مَاشِوَانِ مِنْهَا لِبَهَا وَاَكْلُوا مِنْ رِزْقِهِ ۚ وَلِيْلَهُ الشُّعُورُ

ماقت کر دیا سوس کی اطراف میں چلو اور اس کے دیئے سے کھاؤ اور اس کی طرفت کے بند اٹھک جائیں ۳۴۰

۳۳۹ پہلی آیت میں سوال صرف نذیب کے متعلق تھا۔ مگر یہاں سے اور عقل دونوں کا ذکر کیا پر اہل اس میں اشارہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ خبر کی آواز کسی جگہ پہنچی ہو جسے انسان سن سکتا ہو تو عقل تو اس وقت اس نے ہر ایک انسان کو دی ہے اس لئے فرمایا لو کہنا انہم لو عقل یعنی اگر ہم دماغ والے کی آواز کو سن لیتے یا وہ آواز کو نہ سنی تھی تو عقل سے ہی کام لیتے +

۳۳۹ میراں خلق کو دلیل علم قرار دیا ہے۔ اس لئے کہ ایک چیز کا پیدا کرنا۔ اُس کے تمام حالات پر پیدا کرنے والے کو حاوی کو بتا کر + ۳۳۹ مناکب - منکب واند اور کند سے کہنے کی جگہ ہے اور زمین کے مناکب سے مراد اس کے بستے یا اس کی حواشیا ہیں + اعلیٰ نے اپنی رحمانیت سے انسان کے سب سامان پیدا کئے ہیں مگر ایک مدق حاصل کرنے کے لئے اسے کس قدر جدوجہد اختیار کرنے کی ضرورت ہے جب اس رزق ظاہری کے لئے یہ موضوع ہو کہ زمین کی اطراف و جوانب کو چھان سمجھنا تو اللہ تعالیٰ کا رزق دینا بیوجہ و جد کہ کس طرح حاصل ہو سکتا ہے۔ توکل کے متعلق جو غلط خیال پھیلا ہوا ہے اسے یہ آیت جڑ سے کاٹی ہے +

مقل سے کام لینے پر کرنے

خلق سے علم و دلیل منکب حصول مدق کے لئے جدوجہد

وَأَمْنُكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخِفَّ بِكُمْ الْأَرْضُ فَإِذَا هِيَ تَمُوتُ أَمْ لَكُمْ مَنْ فِي

کیا تم اس سے ڈر ہو جو آسمان میں ہے کہ وہ تمہیں زمین میں نابود کرے سو وہ نامکمل کہنے والے کی بات ۳۲۹۲ تا تم اس سے ڈر ہو

السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرٍ ۝ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ

جو آسمان میں کہ وہ تم پر عذاب بھیجے سو تم جان لو گے کہ میرا ڈرنا کیا تھا اور یقیناً انہوں نے بھی مصلایا

مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرٍ ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَفًى يَقْضِي

جو ان سے پہلے تھے سو میرا اس پر اٹھا کر کیا تھا کیا وہ اپنے اوپر پرندوں کو نہیں دیکھتے (جو) پر پھیلانے جتے ہیں اور یکسر بھیجے گئے

مَا يُسْكِنُ إِلَّا الرَّحْمَنُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ۝ آمَنَ هَذَا الَّذِي هُوَ جَدُّكُمْ

ساتے رحمان کے انہیں کو نہ رکھتا ہو وہ ہر چیز کو دیکھنے والا ہے ۳۲۹۳ بھلا وہ کون ہے جو تمہارے لئے لشکر ہو کر

يَنْصُرُكُمْ مِنْ دُونِ الرَّحْمَنِ إِنَّ الْكَافِرَ فِي عُتُوٍّ ۝ آمَنَ هَذَا الَّذِي

رحمان کے مقابلہ میں نہیں مدد دے کافر صرف دہوکے میں ہیں بھلا وہ کون ہے جو تمہیں فتح

يَزِدُّكُمْ أَنْ أَسْكَنَ رِزْقَهُ بَلْ لَجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ۝ أَنَسْنَىٰ مِكْبَاحَهُ وَهَمَّ

لے اگر وہ اپنا رزق رکھ لے کہہ کر کٹی اور نفرت میں پھر پھر کرتے ہیں تو کیا جو اپنے من پر اندھا ہے

أَهْلَ آمَنَ عِشَىٰ سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ كُلُّ هَؤُلَاءِ أَتَشَاكُرُ وَجَعَلْ لَكُمْ أَسْمَاءَ

ہر ایت ہے ۱۰۰ جو جمع سالم سہ ہے رستے پر چلے ۳۲۹۴ کو وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لئے کان

۳۲۹۴ مَنْ فِي السَّمَاءِ مَنْ يَنْزِلُ عَمَّا ارَادَ السَّمَاءُ نَزَلَ بِهَا يَوْمَئِذٍ تَبَدَّدَ وَأَمَّا السَّمَاءُ فَكَانَتْ سُوءًا ۝

بلکہ محض بدی اور صو کی نسبت کی ہے۔ اور دوسری جگہ ہے دھوالہ فی السموات و فی الارض (الانعام ۳۰) بعض نے یہ توہم

ہے کہ اس کا امر آسمان میں نافذ ہے بعض نے یہ کہ وہ خالق من فی السموات ہے بعض نے وہ اولیائے ہیں کہ ہر امر کا ذکر ہے اور خود ہر

کی نسبت بھی آسمان کی طرف ہی کی جاتی ہے اور جن عذابوں کا یہاں ذکر ہے وہ بھی غنی بن کر یہ صدمہ پر آئے ان کا خوف ان کی ذلت تھی اور زمین

کا لاپرواہان جگہوں کی وجہ سے تھا جو اس پر توہین اور اگلی آیت میں حاصب کا ذکر ہے جس کے معنی عذاب بھی ہو سکتے ہیں اور بت آمد بھی

جنگ احزاب میں ان پر آمد بھی کا عذاب ہی آیا تھا

۳۲۹۵ دیکھو ۳۲۹۵ ہند ہے پھر یہاں بھی آسمان کی تسبیح کرتے ہیں اور ہر حال میں اسد قاسم کے ایک قانون کے تحت ہیں۔

اسی کی طرف انسان کو توجہ دلائی ہو کہ وہ بھی قانون کی فرمانبرداری اختیار کرے اور عذاب کے متعلق پرندوں کے ذکر پر مفصل بحث

میں گزری ہے اور یہاں آگے چلے عذاب کا ہی ذکر ہو

۳۲۹۶ مگر کے لئے دیکھو ۳۲۹۶ اور سوتلی کے لئے ۱۹۷۰ وہ جو اخلاق میں خلعت میں افراد و تلو سے موقوف ہو اور متکبر اور

فی قیامہ
فی قیامہ
فی قیامہ

اس کے آسمان پر
موسلا سے مراد

ہندو کی تعظیم
پر آئے

قانون کی تعظیم
اور بت آمد بھی

۲۴ وَالْأَبْصَارَ وَلَا فِدًا قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَلَّكُمْ فِي الْأَرْضِ

اور آنکھیں اور دل بنائے۔ کیا ہی کم تم شکر کرتے ہو کہ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا

۲۵ وَلِيَّوْهُ تَشْكُرُونَ ۝ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا الْوَعْدُ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ قُلْ

اور اسی کی طرف تم کہنے کے باوجود اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب ہے اگر تم سچے ہو کہ

۲۶ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سَيِّئَتْ

علم تو صرف اس کے پاس ہے اور میں صرف کھلا ڈرنے والا ہوں سو جب اسے قریب دیکھیں گے ان کے

۲۸ وَجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا قِيلَ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ ۝ قُلْ أَرَأَيْتُمْ

منہ جو کافروں پر ہے ہو جائیگا اور کہا جائیگا یہ وہی ہے جو تم بلاتے تھے کہو کیا تم دیکھتے ہو

إِنِّي أَهْلَكُنِي اللَّهُ وَمَنْ مَعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابِ

اگر اللہ مجھے ہلاک کر دے اور انہیں جو میرے ساتھ ہیں یا ہم پر رحم کرے تو کافروں کو دردناک عذاب سے کون بچا

۲۹ إِلَيْهِ ۝ قُلْ هُوَ الرَّحْمَنُ أَمَّنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ

دیکھو ۲۹ کہ وہ رحمن ہے جس پر ایمان لاتے اور اسی پر ہم بھروسہ کرتے ہیں سو تم جان لوگے کون

۳۰ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنِ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَنُتَبَكِّمُ بِهِ مَعَ عَيْنٍ

کھلی گڑھی میں ہے کہو کیا تم دیکھتے ہو اگر تمہارا پانی نیچے چلا جائے تو کون تمہارے پاس جاری پانی ہاتھ لگائے ۳۰

سستی دروڑوں کا تعلق عمل سے ہر شخص قانون پر چلتا ہے وہ افراد و تعریف سے بچا ہوا سیدھے راستے پر چلتا ہے اور جو شخص قانون کی

فرمانبرداری نہیں کرتا وہ گویا اونٹن اپنے منہ پر چلتا ہے۔ یعنی قدم قدم پر ٹھوکر کھاتا ہے۔ نوان دونوں میں سے منزل مقصود پر پہنچا جائیگا

قانون سے بچنے والے کا نتیجہ لازماً دکھ ہے یہی مثال مومن اور کافر کی ہے۔

۳۱ یعنی تمہاری آرزو تو یہ ہے کہ پہنچو اور اس کے ساتھ ہی ہلاک ہو جاؤ اور ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ ہم پر رحم

کرے گا اور ہماری نصرت کرے گا۔ تو دونوں صورتوں میں سے کوئی بھی صورت ہو لیکن ہر حال کفار کو جو ان کی نافرمانی کی سزا ملنے والی ہو اس کے

وہ کس طرح بچ سکتے ہیں۔ لیکن بات کو مومنوں پر اللہ تعالیٰ کا رحم ہی ہو گا اگلی آیت میں واضح کر دی ہے۔

۳۲ ظاہر طور پر بھی یہ بات صحیح ہے کہ جب بارش بند ہوتی ہے تو زمین کا پانی یعنی دھتے جو زمین کے اندھادری میں وہ بھی نیچے چلے

جالتے ہیں۔ اور خشک ہو جاتے ہیں۔ اور یہی قانون اس کا عالم روحانی میں ہے اگر اللہ تعالیٰ کی وحی نازل نہ ہو تو اخلاق خود بخود مردہ ہو

جاتے ہیں اسی اگلی سورت کے شروع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر جو ایک لبا

زاد حضرت گمراہ ہے اس میں تمام دنیا کے اخلاق مردہ ہو گئے تھے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس امت میں اپنے کلام کو بند نہیں کیا اور نہ اخلاق

مردہ ہو کر پھر نبوت کی ضرورت پڑے اور جس قدر اللہ تعالیٰ سے کسی کا تعلق ہوتا ہے اسی قدر اس کے اخلاق بھی ہر قسم کی آلائش و پاک ہوتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ خَمْسُونَ آيَاتُهَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

اللہ ہے انتہا رحم کرنے والا

ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ۝ مَا أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَحْنُونٍ ۝ وَلَئِنْ لَكَ

دوات (لکھنا ہے) اعلیٰ علم جو کچھ وہ کہتے ہیں تو اپنے رب کے نفل سے دلوں میں نہیں اور یقیناً تیرے لئے

لَا جَزَاءَ لَغَيْرِ مَسْنُونٍ ۝ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خَلْقٍ عَظِيمٍ

اگر ہے جو کبھی مسنون نہ ہو گا اور تو یقیناً عظیم الشان اصناف پر وقایم ہے ۳۳۹

اس سورت کا نام القلم ہے اور اس میں دو سو گیارہ آیتیں ہیں۔ یہ دونوں نام پہلی ہی آیت میں آئے ہیں۔ اور ان دونوں فقرہوں میں یہ توجہ دلائی کہ قلم اللہ وادوات کی مدد سے جس قدر علوم دنیا میں پھیلے وہ سب آخر دنیا کو اس نتیجہ تک پہنچائیں گے کہ جیسا کہ علمی نظموں نے خیال کر لیا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے آپ کو ایسا اجر لیا جو کبھی منقطع نہیں ہو گا۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ تمام علوم میں بھی مضامین ہیں گے کہ آپ اخلاق کے بلند ترین مقام پر پہنچ گئے ہیں۔ اور اس سورت کی غرض یہی بتانا ہے کہ ایک طرف اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق تعلق باللہ سے کمال تک پہنچ گئے ہیں۔ تو دوسری طرف دنیا فاعلوں اور طالبان مال کے اخلاق گمراہ کرتے آؤں گا کہ ان تک پہنچ جاتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوا کہ اخلاق کا خلد صرف تعلق باللہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور دوسری اسی کا نزول اخلاق کے نشوونما میں وہی کام دیتا ہے جو بارش زمین کی موئیدگی کے نشوونما میں دیتی ہے۔ اور یہی تعلق اس سورت کا پچھلی سورت سے ہے۔ دیکھو ۳۳۸ گویا جو انسان اپنے آپ کو ایک خدا کی رضا کے ماتحت کر دیتا ہے اس کا نتیجہ بھی قانوں انہی کے ماتحت ہی ہو کہ وہ ہر قسم کی خوبیوں کو اپنے اندر جمع کر لیتا ہے اور جس قانون کے خلاف چلتا ہو وہ ہر قسم کی بدیوں کو اپنے اندر جمع کر لیتا ہے اس سورت کا نزول بہت ہی ابتدائی زمانہ کا ہے حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ پہلے سورۃ اقصا نازل ہوئی پھر یہ سورت پھر منزل پھر مرقم۔

۳۳۹ ن - نون کے معنی بھی ہیں اور نیاں ن کے معنی حسن اور نیا وہ سے دوات اور ابن عباس سے حوت مروی ہیں اور انہی کا قول ہے کہ اگر اس سے مراد وہ دوات یا حوت ہوتی تو نون لکھا جاتا نہ ن دل، مگر صرف یہ وجہ اس معنی کو رد کرنے کے لئے کافی نہیں۔ کیونکہ قرآن شریف کا علم لفظ کنی باتوں میں مولیٰ پہلے سے اختلاف لکھا ہے بعض مفسرین نے نون کو بھی ایسی ہی درستی ایک ہی معنی دوات کو چاہا ہے پس یہی معنی یہاں ہے اور ابن جریر میں ایک قول ہے کہ اس سے مراد لوح نور ہے یعنی نورانی تختی۔

دوات اور قلم اور تمام تحریروں کی قسم کھانی کی معنی انہیں بطور لہجہ پیش کیا ہے اور جو اب قسم میں فرمایا کہ پہلے جنہوں نے نہیں تو گویا تمام دنیا کے علم اس بات پر گواہی دے گا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے آپ کو اس قسم کی بات کہی ہے اور علم کی بات اس کے منہ سے نہیں نکل سکتی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر احسان و علم پر ہو گا کہ وہ علوم ہی آفرین شلوات دے اٹھیں گے کہ یہ ان جنہوں نے لکھا اور اس کے ساتھ وہ باتیں اور بیان فرمائیں ایک کہ آپ کا اجر بے منتقطع ہو اور دوسری یہ کہ آپ خلق عظیم پر ہیں اور یہ دونوں باتیں بھی بطور جو اب قسم میں اور ان میں ایک بیٹھو گی بھی ہے یہ سورت بہت ہی ابتدائی

۱۸

تیسرے سورت

ن

آیت کی صراحت
پر شلوات علوم

اِنْ كَانَ ذَا قَالٍ وَبَيْنَ ۚ اِذَا امْتَلٰ عَلَيْهِ اِيْتْنَا قَالِ اَسَاطِيرُ الْاَوَّلِينَ ۝ ۱۸

اس نے کہ وہ مال اور بیٹوں والا ہے ۱۸ جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں کہتا ہے پہلوں کی کہانیاں ہیں

سَنِيْمُهُ عَلَى الْخُطُوْمِ اِنَّا بَلَوْنَهُمْ كَمَا بَلَوْنَا اَصْحَابَ الْجَنَّةِ اِذَا قَسَمُوا لِيَقْرَأُوْهُمْ ۝ ۱۹

ہم انکی ناک پر داغ لگائیں گے ۱۹ ہم انہیں آزمائیں گے جس طرح ہم نے باغ والوں کو آزمایا جب انہوں نے نصیر کہائیں کہ وہ سچ ہوئے

مُصِحِّينَ ۚ وَلَا يَسْتَشْنُوْنَ ۚ فَلَا تَعْلَمُ عَلَيْهَا ظَافِرٌ مِّنْ رَّبِّكَ ۚ ۝ ۲۰

ہی اسکا صلہ کریں گے اور حق سائیں گی، استغناء نہ کرتے تھے ۲۰ سو اس پر تیرے رب کی طرف سے پھر جانے والی آفت، پھر گئی اور

هُم نَآيِبُونَ ۚ فَاصْبَحْتَ مَا تَصْرِفُ ۝ ۲۱

وہ سو ہی ہے تھے اور وہ کھیتی کاٹی ہوئی زمین کی طرح ہو گیا

جس ہنس کر تھے ہیں اندر سے جڑیں کا شے بیجے جاتے ہیں اللہ سے تعلق رکھنے والے کے اخلاق اس آلایل سے پاک ہوتے ہیں وہ اندر

بہت سے ایک ہوتا ہے اخلاص اور سچائی اسکے ہند ہوتی ہے دنیا داروں کے اخلاق ظاہری گو بعض وقت خدا پرستوں کے اخلاق کی طرح نظر

آئیں مگر یہ سب کچھ دکھا دے حکمتے ہوتا ہے یہ ایک قسم کے کذب ہیں دوسرے وہ ہیں جن کا ذکر اگلی آیت میں ہے ۲۱

۲۱ حلاف۔ حلاف اصل میں وہ قسم کر جس کے ذریعہ سے کسی سے عہد کیا جائے پھر قسم پر بولا گیا ہے اللہ حلاف ہستے ہیں

حلاف۔ حلاف

کھانے والا ہے (غ)

مشاء۔ مٹھی، ارادہ سے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا ہر اہل کائنات پر مغزوری مراد لی جاتی ہے جیسے بیاں (غ)

مشی

نمیم۔ نمیمۃ۔ اصل میں خفیف و کثرت ہر اور چھٹی یا بات کو جھوٹ کے ساتھ آداسہ کر کے ظاہر کرنے کو کہتے ہیں (غ)

میم

زنیم۔ جو ایک قوم میں سے نہیں مگر ان کی طرف منسوب کیا جاتا ہے (غ) اللہ زنیم موسوم ہوا کو کہتے ہیں اللہ زنیم کی اولاد کو بھی دل لہ

زنیم

سید بن جبر سے اس کے معنی شرارت میں مشہور مروی ہیں (ج) چونکہ یہ سب باتیں اخلاق کے رنگ کی ہیں اس لئے معنی بھی چپاں ہیں۔

۲۲ اخلاق ان کی کادیں ترین پہلو ہے جو خلق عظیم کی صند کے طور پر بیان کیا گیا ہے اور اندر اسے حق کی نوبت آخریاں تک پہنچ جاتی

بند لایم ہند کے ساتھ

ہے اور اس سب کی وجہ بتائی ہے کہ وہ صاحب مال اور اولاد پر یعنی مال دنیا اور مجھے پر غور کرنا آخر اخلاق کو بندہ ہم و زبنا دیتا ہے۔ تب اس کے

اخلاق کی یہ حالت ہو جاتی ہے اور بداشت کا بھی خاتمہ ہو جاتا ہے جو اندر بھرا ہوا تھا وہ آخر باہر نکل آتا ہے لہذا وہ قسمیں کھانے کو بھی بیاں دین

اخلاق میں رکھا گیا ہے کہ وہ جھوٹ بولے یا کج ۲۲

۲۳ خطوط۔ ۱۰۔ جس میں فاضی داور شوش کے متعلق بولا جاتا ہے اور بیاں اخلاق کا حث کے لئے ملک کو خطوط کہا اور بیاں وسم

خطوط
ملک پر داغ لگانے
کے مراد

علی الخطوط سر پر ہو۔ ایسی عمارتوں کو کہ جو اس سے محو ہو جیسے ملک کاٹ دینا کہ دیکھتے ہیں (غ) یہ مولد نہیں کہ ہر ملک ایسے انا

کی ملک کے کوئی نشان ملک جاتا ہے کہ جن باتوں کے ذریعہ سے وہ اپنی عتقاد کو کرنا چاہتا ہے وہی آخر اس کی دلت ہر جگہ جاتی ہے ۲۳

۲۴ یصر من۔ صدم قطع کرنا ہے۔ اور انصلاط القطع ہے اور مدین میں ہر لای یعمل المسلم ان یصلا دم مسلما فوق

صرم

ثلاث۔ یعنی اس سے مکہ قطع نہ کرے اور پھر یمۃ کسی اس کے قطع کرنے پر عزمیت ہے اس لئے صارم میں سے مراد ہر عازمین علی صدم

صادم

الغفل یعنی کھانے پر عزم کرنا ہے۔ اور صبر ایسا ہے کہ صبر یمۃ وہ قطع زمین ہے جو بڑے عرصہ رب سے ایک عوادہ صبر زمین بھی جس میں جتنی

صریر

۲۲ قَتَادُوا مُصِيبِينَ ۝ اِنَّا نَعْدُوْا عَلٰی حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاَنْطَلِقُوْا وَهَمُّ

اگر جمع ہوتے ہی انہوں نے ایک دوسرے کو ہاراکہ سو رہے ہی تھے کھیتی پر چلو اگر خدا سے کاٹنے والے ہو سو وہ چلے اور آپس میں چکے چکے

۲۵ يَتَخَفَتُوْنَ ۝ اِنْ لَا يَدَّ خَلْقُهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مَّرْصِيْنَ ۝ وَعَدَوا عَلٰی حَرْثِ

کھتے جاتے تھے کہ آج تمہارے پاس اس میں کوئی سکین داخل نہ ہونے پائے اور وہ سو رہے ہی تھے چلنے والے

۲۶ قٰدِرِيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْا اِنَّا لَصٰلُوْنَ ۝ بَلْ نَحْنُ مُخْرَجُوْنَ ۝ قَالَ

پر قادر تھے ۳۲۵ و سبب اسے دیکھا کھنے لگے بلاشبہ ہم بھولے ہوئے ہیں بلکہ ہم محروم ہیں ان میں سے بہترین

۲۹ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْ لَا تَسْتَحْيُوْنَ ۝ تَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝

اخص بولا کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ تم کو نہیں بیج کرتے کھنے لگے ہمارا رب پاک ہے ہم ہی ظالم تھے

۳۱ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ۝ عَسٰى رَبَّنَا اَنْ

پھر ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر ایک دوسرے کو مات کھنے لگے ہم پرامنوں ہم کرشن تھے امید ہے کہ ہمارا رب ہمیں

۳۳ يُّبَدِّلْ لَنَا خَيْرًا مِّنْهَا اِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لٰرٰغِبُوْنَ ۝ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۝ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ

اس کی بہتر تبدیلی ہے ان ہم اپنے رب کی طرف رغبت کرنے والے ہیں اسی طرح عذاب آئے گا اور آخرت کا عذاب

۳۵ الْكِبْرُ لَوْ كَاوَلُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّتِ النَّعِيْمِ ۝ اَفَجَعَلَ الْمُسْلِمِيْنَ

فیضان سے بڑا ہے کاش یہ جانتے ۳۳ متقیوں کے لئے ان کے رب کے پاس نعمتوں کے باغ ہیں تو کیا ہم فاجر ہونے کی وجہ سے

۳۷ كَاٰلِ يَوْمِئِذٍ ۝ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِیْهِ تَدْرُسُوْنَ ۝

کی طرح کر رہے ہیں تمہیں کیا ہوا تم کیا فیصلہ کرتے ہو کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو

کاؤنی جی ہو اور رات بھی اس نے کو وہ دن سے منقطع ہوتی ہو دل

یستغنون۔ استغنا کے معنی انفلکند کہنا اور الگ کرنا آتے ہیں۔ یہاں دوسری جہی مراد ہیں۔ اور فسادہ کو یہی معنی دے رہے ہیں۔

یعنی جن سکین کو الگ کر دیتے تھے +

حرد

۳۸ حَرْدٌ تِزْرِيْ اَوْ غَضَبٌ سَے روکنا (یعنی اس قدر جوش تھا کہ سکین کو پاس نہ رکھتے وہی) +

۳۹ اس مثال میں غافلین کے دونوں عذابوں کا کھلا کھلا ذکر کر دیا ہے یعنی ایک عذاب دنیا اور ایک عذاب آخرت اور عذاب دنیا کی نوعیت بھی صراحت سے بتادی جس طرح باغ والوں کی کی گرائی پر اسد تھانے پانی پھیر دیا۔ اس نے کو وہ ساکین کا حق نہیں تھے اس طرح ان کا عذاب عذاب آئینہ یعنی ان کی تمام کمزوریاں جو وہ کریں گے برباد کر دی جائیں گی۔ اور یہ بھی بتا دیا کہ آخر وہ لوگ سداں ہو گئے۔ انا الیٰ جہا

غافلین کے عذاب کی نوعیت کی صراحت اور عین کون کی گزیر سنا ہو گئے

مع
عبدالستار

۳۹ اِنَّكُمْ فِيْهِ لَمَّا خَيْرَوْْنَ ؕ اَمْ لَكُمْ اِيْمَانٌ عَلَيْنَا بِالْعَاثَةِ اِلَّا يَوْمَ الْقِيَمَةِ اِنَّ

کہتا ہے تم میں وہ ہے جو تم پسند کرو یا تم نے ہم سے کوئی تفسیر لکھی ہے جو قیامت کے دن تک پہنچے دلی ہیں کہ

۴۰ لَكُمْ لَمَّا خُكِّمُوْنَ ؕ سَلِّمُ اِيْمَانُكُمْ بِذَلِكَ رَعِيْمُكُمْ اَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فَيَلْتَمِزُوْنَ

تمہارے لئے یہی ہے جو تم کو فیصلہ کر دے ۱۸۷۸ ان کو چھ کو ان میں اس کا ذمہ دہ ہے یا ان کے کوئی شریک ہیں تو اپنے

۴۱ بِشُرَكَائِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ؕ يَوْمَ يَكْشِفُ عَنْ سَاقِيْ وَيُدْعُوْنَ اِلٰى

شریکوں کو تاہیں اگر وہ سچے ہیں جس دن شدت ظاہر ہوگی اور وہ سمجھ کے کی طرف

۴۲ السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرَهُّقُهُمْ ذٰلِكَ مَوْقِفٌ كَانُوْا

ہائے جاہلین کے لڑکھائیں کے ۱۸۷۸ ان کی نظروں میں کوئی ہوگی ذلت ان کو آئے گی اور کبھی انہیں

۴۳ يَدْعُوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ؕ قَدْ رَنٰى وَمَنْ يَكْنِبْ بِهَذَا الْحَدِيْثِ

سجدہ کی طرف بلایا جاتا تھا اور وہ صلیح سلامت کے سچے چھوڑ دے اور اسے جو اس بات کو چھللاتا ہے

۴۴ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ نِّجْمٍ اِلَّا يَعْصِمُوْنَ ؕ وَاَمِلْ لَهْمُ اَنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ اَمْ تَشْكُرُوْنَ

ہم انہیں درجاً اس طرح سے پڑھیں گے جو انہیں علم نہیں اور یہ انہیں ملت دیتا ہوں میری تدبیر مضبوط ہے جھلٹاؤں سے ابراہیم ہے

راغبون اور اس بارغ سے بہتر نہیں لے گا۔ فی الواقع عرب میں ان کی طاقت نابود ہوئی تو دنیا پر حکومت دے دی اس قدر راحت کہ نہایت ہی ابتدائی زمانہ کی بیوقوفی میں کس قدر زبردست دلیل صداقت اسلام پر اس مثال سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو جو ہر ظلم تھا نا تھا وہ مساکین کی حالت تھی اور یہی اسلام کا سب سے بڑا مقصد تھا کہ غریب اور مساکین کی خبر گیری ہو ضعیفوں اور کمزوروں کی تحسین ۱۸۷۸ اور ان کی آیات میں بتایا کہ جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ مجرموں اور مسلمانوں سے اللہ تعالیٰ کا ایک ہی معاملہ ہوگا۔ وہ صحیح نہیں مسلم وہ ہر جو ایک قانون الہی کی فرمانبرداری کرتا جو مجرم وہ ہر حرزات باری سے قطع تعلق کر لیتا ہے۔ قانون پر چلنے والا امتحان کو توڑنے والا یحسان نہیں ہو سکتے تو پہلے ان کے اس فیصلہ کو غلط قرار دیا پھر فرمایا کہ کوئی کتاب اللہ تعالیٰ نے ایسی نہیں اتاری جس میں یہ لکھا ہو نہ اللہ تعالیٰ نے کسی قوم سے کوئی ایسا عہد کیا کہ جو وہ چاہیں اختیار کر لیں۔ مگر نتیجہ کہ یہی مسئلہ ہے جو کہ لٹا ہے آئندہ سے نہیں ملتا اور یہ جو ایمان کے متعلق بالغۃ الی یوم الفیقاۃ ۱۸۷۸ تو مطلب یہ ہے کہ ہمارا عہد اگر تو پھر نہایت سے دن تک یہی عہد ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی سنتیں ہمیں نہیں لیکن یہ فیصلہ کرنے والے خود دوسروں کے لئے ان کی آرزوں کے وہ نتائج تسلیم نہیں کرتے جو اپنے لئے تجویز کرتے ہیں ۱۸۷۸

۱۸۷۸ کشف عن الساق کے لئے دیکھو ۱۸۷۸ اور ایک جماعت صحابہ اور تابعین نے یکطرفہ عن ساق کے معنی کے ہیں اور حضرت ظاہر کا رج اور ابن عباس سے یہی معنی مروی ہیں کہ سخت امر کل جائیگا اور احوال ظاہر ہو جائیں گے اور جابر سعید بن جریج کا وہ معنی شدت الامر مروی ہیں۔ اور حضرت ابن عباس کا نقل ہے کہ جاہلیت میں اسی معنی میں یہ عادیہ استعمال ہوتا تھا۔ اور عرب کے لوگ جب کسی امر کی شدت کو ظاہر نہایتا تھا کہتے تھے کشف هذا الامر عن ساق (رج)

کشف عن الساق

۴۸ فَمِنْهُمْ مَنْ عَمِيَ أَصْفًا لَهُمُ الْغَيْبُ فَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ لَا

تو وہ جن کی بوجہ سے دیکھ نہیں ہیں یا ان کے پاس غیب ہے تو وہ کلمہ لیتے ہیں سو اپنے رب کے حکم کا صبر سے انتظار کر اور صبر

۴۹ تَكَفُّرًا لِّمَا كُفِّرُوا بِهِ وَهُمْ كَافِرُونَ ۝ وَلَوْلَا أَنْ تَدْرِكَهُ نَجْمَتٌ مِنَ رَبِّهِ بِالْعُرَّةِ

حالت کی طرح نہ ہو جا جب اس نے کہا اور وہ برج سے بھاگتا تھا ۱۱ اگر اسے اپنے رب کی نعمت نہ پالیتی تو وہ کلمہ میدان میں لڑتا

۵۰ وَهُوَ مَنْ مَّوَدَّ فَاجْتَنِبْهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ

اور وہ دوست کی طرح ہوتا سو اس کے رہنے سے بھاگنا اور لے کر نکال دینا اور فریب کے جو کافروں وہ تجھے اپنا ٹھکانہ سمجھتا ہے

۵۱ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ ۝ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ۝

۵۲ سے ہادیں جب وہ نصیحت سنتے ہیں اور کتنے میں نصیحت دیتا ہے اور وہ تو (تمام) قوموں کیلئے موجب شرف ہے ۱۲

فلایستطیعون - حدیث میں بھی آتا ہے کہ ان کی بچیس ایسی سو جائیں گی کہ وہ سجدہ نہ کر سکیں گے۔ گویا ان کی وہ حالت ہو جائی

جو اپنے اندر اپنے عمل سے یہاں پیدا کر لی تھی۔ اس دنیا میں جب انہیں سجدہ کی طرف بلایا جاتا تھا تو باوجود اس پر قدرت رکھنے کے وہ اس

طرف متوجہ نہ ہوتے تھے جیسا کہ آیت میں بتایا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ نہ جھک سکیں نہ جھک سکیں گئے۔ اور وہ اس قابل نہ رہے کہ جھک سکیں

تو جھک جائیں اس قدر اس کے آگے یہاں جھکنے سے اخلاق فاضلہ پیدا ہوتے ہیں انہیں انہوں نے حاصل نہ کیا اور جو کلمہ یہاں آگے

تھے وہاں بھی آگے رہیں گے۔ اسی اصول کی طرف توجہ دلائی ہے کہ راحت اخلاق فاضلہ سے اخلاق فاضلہ سے حاصل ہوتے ہیں ۱۳

۱۳ صاحب لغت حضرت یونس میں اور یہاں صبر سے مراد یہ ہے کہ ان لوگوں سے بوجہ ان کی بد اخلاقی کے یا ان کے دکھ دینے کے صلہ کی کا

خیال دل میں نہ لانا جیسے حضرت یونس کی دیکھئے ۱۴ یعنی انہوں نے طاعت کی اور اگلی آیت میں بتایا کہ پھر بھی اس قدر اگلی کے فضل

نے ان کی دشگیری کی کہ نہ اس طرح ہجرت کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ کامیابی سے محروم نہ جاتے مگر وہاں میں اشارہ ان کی طرف ہی ہے اور کلمہ میدان

میں ڈالنے کے لئے اسے مطلوب ایسی جگہ ہے جہاں انہیں چاہہ نہ تھی۔ اور آیت ۵۱ کا بھی یہی مطلب ہے کہ کافروں سے قدری نگاہوں سے آپ کی طرف دیکھیں گے

ان کے بڑے تیوروں کو دیکھ کر ہی ایک شخص اپنی جگہ چھوڑ جائے۔ مگر جسے اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پر رکھ رکھا ہے وہ ان چیزوں کی پروا نہیں کرتا ۱۵

۱۵ ۱۶ گویا وہی آیت سے صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کو ہی کمال کو نہیں پہنچا یا نہ وہ صرف ایک قوم عرب کو ہی مقام عزت پہنچا دیا بلکہ اس کے اندر اس قدر وسعت و کثرت ہے کہ تمام دنیا کی قوموں کو مقام عظمت تک پہنچا دے گا ۱۷

عمل کے مطابق ہونا

حضرت یونس کی ہجرت
طاعت

قرآن سب توہیں کیلئے
عزت کا موجب ہے

سُوْرَةُ الْحَاَقَّةِ وَهِيَ اَشَارَاتُ خَمْسِيْنَ وَفِيهَا اَكْبَرُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اگر بار بار مجھ کو سننے کے نام سے

اگر بار بار مجھ کو سننے کے نام سے

الْحَاَقَّةُ ۝ مَا الْحَاَقَّةُ ۝ وَمَا اَدْرَاكَ مَا الْحَاَقَّةُ ۝ كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطُغْيَانِهِ

جن پر کھینچنے والی حق پر کھینچنے والی کیا بات ہے اور تمہیں کیا معلوم حق پر کھینچنے والی کسی بات ہے ۳۲ ثمود اور عاد نے بڑی مصیبت کو

بِالْقَارِعَةِ ۝ فَاَمَّا ثَمُودُ فَاتَّبَعُوْا اِبْرٰهِيْمَ ۝ وَامَّا عَادُ ۝

مہملایا سوئو مد سے بڑھی ہوئی سزا سے ہلاک کئے گئے ۳۳ اور عاد

سورت کا نام الحاقۃ ہے اور اس میں دو کورع اور باون آیتیں ہیں۔ اور اس کے نام میں اشارہ اس طرف ہو کہ کچھ بدی کا اور اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کا نتیجہ ہے۔ وہ کسی صورت میں نہیں سکتا۔ ہاں یہ نتیجہ پہلے اس دنیا میں بڑھک عذاب ظاہر ہوتا ہے جیسے عاد و ثمود و فرعون کی حالت میں اور آخر کھلا انکشاف اس کا قیامت میں ہوگا۔ جب تمام مٹتی قومیں اور مٹتی نسل خفا ہوں جائیں گے اور آخر پھر تسبیح یا تعلق یا سدر کی طرف توجہ دلائی یہ بھی ابتدائی ناسخ سورت ہے اور اس کا تعلق پچھلی سورت سے یوں کہ اس میں ایک خاندان کی خلاف ورزی کا جو نتیجہ بنا تھا۔ تو یہاں اس کے متعلق فرمایا کہ نتیجہ ایک مذہب اس دنیا میں اور آخر کمال طور پر قیامت میں ظاہر ہو جائیگا۔

نہایت سورت

۳۴ الحاقۃ حاقۃ تہ۔ فحققتہ میں نے حق میں اس کے ساتھ چھوڑ کیا۔ اور اس پر غالب آیا اور الحاقۃ قیامت کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ یوم یوم الناس سے اس کی تفسیر کی کہ چونکہ اس میں جو ثابت ہوگی دغ، دل الحاقۃ القارۃ وہی الداہیۃ ایضاً دل، بین حاقۃ مصیبت یا بحار مصیبت کو بھی کہا جاتا ہے۔ اور قیامت کو الحاقۃ اس لئے کہا کہ وہ ہرگز ان کو خیر یا شر سے کچھ واجب کرے گی یا اس لئے کہ اس میں امور کی حقیقت کھلے گی۔ یا اس لئے کہ اس کے دین میں سربا مل کے ساتھ چھوڑ کرنے والے بدوہ غالب آئیں گے دل، اور ہر ایک معنی کے لحاظ سے جس طرح یہ لفظ قیامت بڑی پر صادق آتا ہے اسی طرح کمزورین کی ہلاکت یا قیامت وسطی پر بھی صادق آتا ہے اور دونوں اس کے معنوم میں شامل ہیں۔ جیسا کہ ایک طرف ثمود اور عاد کی ہلاکت سے کمزورین رسول کی ہلاکت کی طرف اشارہ کیا اور دوسری طرف قیامت بڑی کا بھی ذکر کیا اور قیامت وسطی قیامت بڑی کے لئے ایک نشان کے طور پر قرار دی گئی ہے۔ جیسا کہ ابھی پچھلی سورت میں مذکور کیا کہ لذت العذاب و لعذاب الآخرۃ اکبر اور اگر غلب نے ما ادریک اور ما ید ریک میں فرق کیا ہے کہ ما ادریک جہاں آیا ہے وہاں ساتھ ہی بتا بھی دیا ہے کہ وہ کیا چیز ہے وکل موضع ذکر فی القرآن وما ادریک فقد عقب ببیانہ اور اس کی شائیں دی ہیں وما ادریک ما یدہ نار حامیۃ بالقارۃ ۱۱۰ وما ادریک ما لیلۃ القدر، لیلۃ القدر، خیر۔ وما ادریک ما الحاقۃ شعرا ودریک ما یوم الدین اور یہاں جس بات کا مشابہ بیان آیا ہے وہ ثمود اور عاد کا جھلنا تھا اور ان کا ہلاک کیا جانا ہے اور اگر غور کیا جائے تو ملکب قوم کی ہلاکت بھی فی الحقیقت جزا و سزا کے قانون کو ظاہر کرتی ہے ہاں قیامت میں انکشاف تمام ہو کر بیان کا پختل صرف اہل بعیرت کے لئے ہے۔

حاقۃ

الحاقۃ سے مراد

ما ادریک سے مراد

۳۴ طاعیۃ۔ طغی سے ہوا اور ان الحاقۃ الملوا میں مراد باقی کا حصہ تھا ورنہ کما تہم۔ اور طاعیۃ طوفان کی طرف اشارہ ہے اور طغوی اسم ہے کہ بت ثمود یا طغی تھا اور الطغی ۱۱ جس میں یہ نتیجہ ہے کہ جب انہیں ان کی کرشمی کی سزا سے ڈھایا گیا تو انہوں نے اس کو

طغی۔ طاعیۃ طغوی

۷ فَاٰهْلُكُمْ اِبْرٰهٖمَ مَرَصِدًا ۚ وَتَمَّتْ لَكُمْ لَيْلٌ وَنَهْيَةٌ ۚ اَيَّامٌ حُصُوًّا

مد سے بھی ہوئی تیز ہوا سے ہلاک کر دیے گئے۔ اس نے اسے ان پہنات راتیں اور آٹھ دن چلائے رکھا اور ان کے اشیائی کوئی

۸ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۚ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ ۚ

سوت لوگوں کو اس میں گرے پڑے دیکھتا ہوا کہ وہ کھوکھلی کھجوروں کے تنے ہیں ۱۱۱۱۱ تو کیا تو ان میں سے کسی کو باقی دیکھتا ہے

۹ وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ وَالْمُؤَيَّفَتْ بِالْخَاطِئَةِ ۚ فَغَصَّوْا سُوْلَیْمٰنَ

اور فرعون نے ادا انہوں نے جو اس سے پہلے تھے اور الٹی ہوئی بستیوں نے خطا کا ریاں کہیں ۱۱۱۱۱ سوانہوں نے اپنے رجبے ہول کی نازاں

۱۱ فَاَخَذَ مِنْ لَحْدَةٍ رَّابِيَةٍ ۚ اِنَّا لَنَّا طَغٰی الْمَآءُ حَمَلْنَاكُمْ فِی الْجُرَادِیَةِ ۚ لِنَجْعَلَهَا

ہیں اس نے انہیں شنت کی گرفت سے بچا دیا جب ہانی مد سے بڑھنے لگا ہونے میں کشتی پر سوار کیا تاکہ اسے نہایت

۱۲ لَكُمْ تَذْكُرَةٌ ۚ وَفِیْهَا اٰذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۚ فَاِذَا الْفَجْرُ فِی الصُّورِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۚ قُلْ

نصبت نہایت اور یاد رکھنے والے کان لے یاد رکھیں ہیں جب صبح میں ایک چوہک سے چونکا جائے گا۔ اور

۱۵ حُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُکَّتَا دُکَّةً وَّاحِدَةً ۚ فِیَوْمَیْنِ وَقَعَتِ

زمین اور پہاڑ اٹھائے جائیں گے پھر ایک ہی مرتبہ توڑ دیے جائیں گے سوس دن ہونے والی بات

۱۶ الْوَاقِعَةُ ۚ وَلَنَشَقَّی السَّمَاءَ فِیْ یَوْمَیْنِ وَّاهِیَةً ۚ وَالْمَلٰٓئِکَةُ عَلٰی اَجَابِہَا

ہو جائیں اور آسمان پھٹ جائیگا سو وہ اس دن کمزور ہوگا ۱۱۱۱۱ اور شے اس کے کناروں پر ہونے

جھلکا، رخ، اور طغیانی کے معنی طغیان بھی کہنے میں دل) مگر یہاں ثمود کے طاغیہ سے ہلاک ہونے کا ذکر ہے۔ اور ثمود کا عذاب پانی کا ٹوٹنا

نہ تھا اور زجاج کے نزدیک طاغیہ طاغیہ کی طبع اسم ہے اور اور طغیان پر اور قتادہ کے نزدیک اس سے مراد صیحتہ العذاب ہوں

پھر میں طغیان اور کھنڈ آدمی دونوں معنی لئے ہیں، مگر درحقیقت یہ صحتہ زلزلہ تھا۔ دیکھو الاعراف ۴-۸، فاخذتم السرجفہ

۱۱۱۱۱ حُصُوْمٌ حُصُوْمٌ حُصُوْمٌ کسی چیز کا اثر دکرنا ہے قطعہ فُصْمَةٌ یعنی اسے کاٹنا پھر اس کا مادہ بھی دو کر دیا اور یہاں حُصُوْمٌ سے مراد ہے

اُن کے اثر کو مٹانے والی ایوان کی چیز کو مٹانے والی یا ان کی عمروں کو قطع کرنے والی اور یہ سب باتیں اس کے عموم میں داخل ہیں رخ، اور حُصُوْمٌ کے معنی

الدائِمۃ فی الشرع بھی کہتے ہیں، اور ایک دوسرے کے پیچھے آنے والے بھی جن کا اول ان کے آخر سے منقطع نہیں رہا،

صہبی صہبی کی معنی بھی ہے کہ وہ نہیں بگاڑ دیتا ہیں اور مصارعة کشتی ہے دل) صہبی صہبی کی معنی بھی ہے کہ وہ نہیں بگاڑ دیتا ہیں اور مصارعة کشتی ہے دل)

۱۱۱۱۱ خالطۃ خالطۃ وہ ہے جو ان کا قصد کرے والا الخاطون ۱۳، اور کسی شے کے کو بھی خالطۃ کہا جاتا ہے رخ،

۱۱۱۱۱ واهیۃ۔ وہی چڑے یا پرے میں فتن ہو جائے اور ہر ایک چیز کو جس کی مضبوطی و صلبیت پڑ جائے گا یا جو بھی رخ، اور وہی

الخطاۃ کے معنی میں مفید و صحت گیا۔ اور وہی الخطاۃ کے معنی ہیں دیوانہ و بھول، یا گرنے والی ہو گئی دل)

صہبی

خالطۃ

دھی

وَيَجْعَلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَلَاثِينَ ۝ يَوْمَئِذٍ تُرْمَضُونَ تَلَوْنَهَا ۝ ۱۸

اور تیرے رب کا عرش اس دن آٹھ سو اسی بار اٹھائے ہوئے ہونگے ۱۸ اس دن تم سارے آجاؤ گے تبارہ کوئی بھی بات

مِنْكُمْ خَافِيَةً ۝ فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ۖ فَيَقُولُ هَٰؤُلَاءِ مِرَّةٌ ۖ وَأُوْتِيَ الْكِتَابَ ۖ ۱۹

بھی نہ بھگے ۱۹ سوچے اس کی کتاب اس کے دائیں میں ملے گی تو دوسرے کے لیے دوسری کتاب پڑھو ۱۹

إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي مُلَاقٍ حَسْبَاءٍ ۖ فَمِنْ غُشَّةٍ ۖ رَاضِيَةٍ ۖ فِي حُجَّةٍ ۖ عَالِيَةٍ ۖ تَقُولُ هَٰؤُلَاءِ لِي ۖ ۲۰

میں جانتا تھا کہ میرا حساب مجھے ملے گا سو وہ خوشی کی زندگی میں ہوگا بلند بلوغ میں جیسے میرے تیرے ہیں ۲۰

كُلُّوْا وَاشْرَبُوا هَٰؤُلَاءِ مَا سَلَفْتُمْ ۖ لِي ۖ الْيَوْمَ الْخَالِيَةِ ۖ وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ ۖ ۲۱

خوشگوار سے کھاؤ اور پیو اس کی وجہ سے جو تم نے گندے ہوئے دنوں میں کیا اور جسے اس کی کتاب اچھے بائیں میں ہی ملے گی

یہ ذکر احوال قیامت کا ہے اور دنیا ہر زمین اور پہاڑوں کا کب مرتبہ توڑا جانا اور آسمان کا کڑور پڑ جانا یہ سب موجودہ نظام کے قائم نہ ہونے پر دلالت کرتا ہے جس طرح یہ ہوگا اس کیفیت کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے ۶

۱۸ ارجاء۔ رجاء کی جگہ ہے اور کوئین یا آسمان وغیرہ کا رجاء اس کا مکان رہے۔ (رخ)

فرشتوں کے کناروں پر ہونے سے کیا مراد ہے؟ بعض نے کہا وہاں پناہ ملیں گے بعض نے کہا نزول کے لئے وہاں اجتماع ہوگا اور ممکن ہو کہ یہ اشارہ ہو کہ وہ ملکہ جو درجات اسی دن وہاں پر ہونگے کیونکہ کسی چیز کے کنارے پر ہونا گویا اس کی ہڈی ہو جانا ہے ۶

صلیٰ عرش سے کیا مراد ہے۔ عرش کے لئے دیکھو ۱۹۹ اس پر محل عرش سے یہ مرد دنیا کو واقعی کوئی عظیم الشان وقت بنا ہوا ہے جس کو کسی اور نے

سہارا ہوا ہے صحیح نہیں وہ الغیوم ہے یعنی ہر چیز کے قیام کا موجب اور کوئی چیز اس کے قیام کا موجب نہیں پس یہاں مراد لغتاً فاروقی صلیٰ ہے

رہا یہ کہ اس کے محل کو آٹھ سے کیا تعلق ہے سو اس کا حقیقی علم صرف امت کو ہی ہے لیکن چونکہ ایک حدیث میں یہ لفظ آئے ہیں کہ اس عرش کے اٹھ

دلعاب چار ہیں اور سورۃ فاتحہ میں چار صفات لکھی ہیں کہ یہ صفات کیسے بطور ائمہ قرار دی گئی تو یہ کہتا ہے کہ چار کے لفظ میں انہی چار صفات کی طرف اشارہ ہو

جن پر موجودہ نظام عالم کا انحصار ہے یعنی ربوبیت۔ رحمانیت۔ رحیمیت۔ مالکیت اور تبارک کے دن آٹھ کے لفظ میں یہ اشارہ ہو کہ

ان چار صفات کا ان ایک نیا تصور ہوگا ان چار صفات پر ہمارے اعمال اور نیک اعمال کا انحصار ہو اور چونکہ ان اعمال کے نتائج وہاں ایک ہی رنگ

کی صورت میں رونما ہونگے۔ اور وہی زندگی جو موجودہ کیفیت کو اپنے اندر نہیں رکھتی ہوگی اس لئے وہاں ربوبیت۔ رحمانیت۔ رحیمیت

مالکیت کا بھی ایک نیا رنگ ظاہر ہوگا اور یہ تو میری حضرت محمد صلیٰ علیہ وسلم کے لئے ہے اور بعض نے ثناء نبیہ صلیٰ علیہ وسلم کے اوصاف میں لکھا ہے

۱۹۹۱ گویا حقائق کا انکشاف کامل ہو جائیگا۔ اور تمام غفی نتائج غفی توحید پر ہو جائیں گی ۶

۱۹۹۲ ہاؤم۔ ہاؤم یعنی اخذ ہے ہاؤم کا تفسیر ہاؤم اوما اوماؤم اوماؤم اوماؤم آتے ہیں رخ اور کتابیہ حسابیہ۔ مالیہ

وغیرہ میں مالیہ یا مالیہ (القارۃ ۱۹۹۲) میں ہاؤم کے لئے یہی دفعہ کے لئے۔

۱۹۹۳ قَطَوْنَ۔ قَطَوْنَ بیل کا ہٹنا ہے اور قَطَفَ وہیل ہے جو چٹکیاں ہر کی جمع قَطَوْنَ ہے (رخ)

رجاء

فرشتوں کے کناروں پر ہونے سے

حاصل ہونے کی طرف

ہاؤم۔ ہا

قَطَفَ

۲۷ فَيَقُولُ لِيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ أَوْتَكُمْ كِتَابِيَّةٌ ۖ وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَّةٌ ۖ يَلَيْتُمَا كَانَتْ

تو وہ کہہ لے کاش میری کتاب مجھے مذہبی جاتی اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے لے کاش وہ (موت)

۲۸ الْقَاضِيَةَ ۖ مَا عَنِّي غَيْرَ مَالِيهِ ۖ هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَّةٌ ۖ خَذُوا فَعَلُوهُ ۖ

کام تمام کرنے والی ہوتی ہے میرے مال نے مجھے کام نہ دیا میرا خلیفہ مجھ سے جاتا رہا اسے پکڑو پھر اسے طوق پہناؤ۔

۲۹ ثُمَّ الْحَجِيمَ صَلَوَةً ۖ ثُمَّ تَمَنَّى سُلَيْسَةً ۖ ذَرَعَهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَأَسْلَكَ كَوْهَهُ ۖ رَأَىٰ

پھر اسے دو رخ میں داخل کرو پھر اسے ایک ایسی زنجیر میں جس کی ناپ ستر ہاتھ ہے داخل کرو ۳۰

۳۰ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ۖ وَلَا يَحْضُ عَلَىٰ طَعَامِ الْمُسْكِينِ ۖ فَلَيْسَ لَهُ

اور عظمت واسے ہر ایمان نہ آتا تھا اور مسکین کو کھانا کھانے کی ترغیب نہ دیتا تھا ۳۱

۳۱ الْيَوْمَ هُمْ تَحَمُّيمٌ ۖ وَلَا طَعَامُ إِلَّا مِنْ غُسْلَيْنِ ۖ لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ ۖ

آج یہاں کوئی ملنا درست نہیں اور نہ دہون دھان کے سوائے کوئی کھاتا ہے سوائے خدا کا دوس کے کوئی نہیں کھاتا

۳۲

۳۲ فَلَا أَسِيْمٌ يُبَايِعُ رُونَ ۖ وَمَا لَا بُصْرُونَ ۖ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۖ

سو نہیں میں اس کی قسم کھاتا ہوں جو تم دیکھتے ہو اور جو تم نہیں دیکھتے ۳۳

۳۳ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلًا مَّا تُوْمَنُونَ ۖ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيلًا مَّا تَدَّكُرُونَ ۖ

اور وہ شاعر کی بات نہیں کیا ہی تم ایمان لاسے ہو اور نہ کاهن کی بات ہے کیا ہی تم نصیحت پڑھتے ہو

۳۴ تَنْزِيلُ مَرْبٍّ عَلِيمٍ ۖ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضُ الْأَقَاوِيلِ ۖ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۖ

جہاں کے رب کی طرف سوا گواہ کیا ہے اور اگر ہم پر بعض باتیں افرا کے طور پر بنالیا تو ہم سو اسے دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے

۳۵ يَلَيْتُمَا كَانَتْ الْقَاضِيَةَ - اشارہ موت کی طرف ہے اور قاضیہ قاطعہ ہے یا مردہ کو دنیا کی زندگی نہ ہوتی ہوتی۔

۳۶ سَبْعُونَ اسْتِغْفَالِ مَدَّ كَالِ طُورٍ ہوتا ہے یعنی ایک لمبی زنجیر میں جس طرح اس نے دنیا کی زندگی میں اپنے آپ کو ایک لمبی زنجیر کے اندر ڈالا ہوا تھا حضرت مجاہد نے ایک لطیف بات بیان کی ہے کہ جس طرح ان کی اوسط عمر ستر سال ہے اسی کے مقابل یہ ستر ہاتھ کی زنجیر ہے گویا اس کی ہر کڑی انسان نے اپنے ہاتھ سے تیار کی ہے۔

۳۷ حَضَّ حَضَّ حَضَّ کی طرح ہے یعنی ایک چیز کی ترغیب دانا (غ)

۳۸ شام و قاتب کو بطور مشادہ پیش کیا ہے یعنی ایسے نشانات صداقت جو تمہیں نظر آ رہے ہیں اور ایسے جو آئندہ دیکھ لو گے اور اس کے

جواب میں جو فرمایا کہ وہ رسول کریم کا قول ہے تو اس سے سزا اکثر کے نزدیک آنحضرت صلی علیہ وسلم ہیں (رس)

حَضَّ

لَمْ يَلْقَظْنَا مِنْهُ الْوَيْتَيْنِ ۝ فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ۝ وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّهِ

پھر اس کی رگ جان کاٹ دیتے پھر تم میں سے کوئی نہیں، اس سے روکنے والا نہ ہوتا ۳۴۲۲ اور وہ یقیناً متقیوں کے

لِّلْيَقِينِ ۝ وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِينَ ۝ وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝

یہ نسبت ہے۔ اور یہ شک ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے جھٹلانے والے ہیں اور یقیناً وہ کافروں کے لئے حسرت ہے

وَإِنَّهُ لَحَقُّ الْيَقِينِ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۝

۵۱
۵۲

اور وہ یقینی حق ہے سو اپنے غفلت والے کے نام کی تسبیح کر ۳۴۲۳

۳۴۲۲ ویتین۔ وہ رگ ہے کہ جب اسے کاٹ دیا جائے تو ان مر جائے۔

دیتین

حاجزین۔ تجزئہ۔ دو چیزوں کے درمیان کسی ناصل سے روک ڈالنا، جعل بین البحرین حاجزاً (النمل ۲۱) اور حجاً (انعام اور بادیہ کے درمیان روک کر رخ، اور افاقہ دینا۔ قول یا اقوال کی جمع ہے۔

حاجز

۱۔ چار آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنا قانون بیان فرمایا کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ پر انحراف کرے اور کہے کہ میں جوئی ہو، حالانکہ اللہ تعالیٰ نہیں بھولی تو ایسے شخص کو وہ زیادہ صحت نہیں دیتا بلکہ جلد اس کا کام تمام کر دیتا ہے اور اس قانون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر مبنی دلیل پیش کیا ہے کہ گویا اللہ تعالیٰ نے صادق کسے نہ پرکھ رکھی ہے۔ اگر وہ مغتری پر گرفت نہ کرتا تو نبوت کے معاملہ میں امن اٹھ جاتا۔

غفری گرفت

۳۴۲۳ ان پانچ آیات میں اصل مضمون کی طرف توجہ دلائی کہ اول قرآن کا ذکر ہونا پھر اس کے جھٹلانے والوں کا ذکر ہے کہ جھٹلانا ان کے لئے موجب حسرت ہو گا۔ اللہ حسرت پر مبنی ان کے فعل تکذیب کی طرف جاتی ہے۔ پھر فرمایا کہ اس کا وقوع حق الیقین پر اسی لئے اسے شروع کیا الحاقۃً کہا تھا اور ان سب کا مقصد یہ کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرو گویا اصل غرض تو تسبیح ہی تھی مگر لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کرتے ان کے لئے دکھ اور حسرت کا آنا یقینی ہے۔

حق الیقین یقین کا سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے اس سے اکثر معین الیقین اس سے اکثر علم الیقین علم الیقین ایسا ہے جیسا کہ ہمیں سے آگ کے وجود کا یقین۔ معین الیقین گویا اس آگ کا خود ہی لینا ہے۔ اور حق الیقین اس کے اندر داخل ہو جاتا ہے۔ یہی کے بدستار آتش و دلیل سے بھی ہا سکتا ہے۔ دیکھ بھی سکتا ہے۔ لیکن اگر اس طرح غافل نہ اٹھائے تو پھر ان کا جھٹلنا ضروری ہے۔

علم کے تین مراتب

بِسْمِ الْمَعَارِجِ وَهِيَ رَبُّ رُوحِنَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله انتقام دے

با با بے گم کرنے والے کے نام سے

۱

سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ۝ لِّلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ مِّنَ اللَّهِ ذِي الْعَلَمِ ۝

ایک مانگنے والا وہ عذاب نامتناہی ہے جو کافروں پر آکر رہے گا کوئی اسے ہٹانے والا نہیں اس کی طرف سے کچھ پاس بند رہے ہیں

تَعْرِجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَرُهُ خُمِيسِينَ ۝

فرشتے اور روح اس کی طرف چڑھتے ہیں ایک دن میں جس کا اندازہ پچاس ہزار سال ہے

تیسرے

اس سورت کا نام المعارج ہے اور اس میں دو رکوع اور چھ ایس آیتیں ہیں اور اس کا معنوں اس کے نام کے مطابق یہ ہر قوموں کے لئے جو بعض اعلیٰ درجہ کی صفات کو جس کا ذکر اس سورت میں ہے اپنے اندر لیکر رکھ کر نفس کہتے ہیں جسے بڑے بلند مراتب مدد ملے گی کی جناب میں کیا اور عین لطیف کو بھی یہی سمجھایا ہے کہ وہ بجائے عذاب مانگنے کے ان ایک صفات کو اپنے اندر لیں اور ترقیات روحانی کا مشاہدہ کریں اور آخر پر یہ بھی بتایا ہے کہ آخر کار یہ لوگ اس طرف رجوع کریں گے پچھلی سورت میں اسد تعالیٰ سے قطع تعلق کا قیصر عذاب بتایا تھا تو یہاں اسد تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والوں کے مراتب عالیہ کا ذکر ہے ہ

معارج

معارج بمعنی جگہ کے معنی آتے ہیں ترقی کی مانند ہوا اور معارج بمعنی جگہ کی جمع ہے اور اس سے مراد تہادہ کے نزدیک فوہل اور عرش اور مصعد جہاں کے معنی ہیں اور اس سے مراد بھی مراتب عالیہ ہیں اور ان چوبیس کے ذی المعارج کے معنی ذی العلو والدرجات و الغواضل والنعیم کہتے ہیں اور اس پر ان عباس اور تہادہ کی سند پیش کی ہے اور مراد ذی المعارج سے یہ ہے کہ اس کے پاس انسان کے لئے بڑے بڑے بلند مراتب ہیں یعنی جہاں ان ترقی کرنا چاہتا ہو اسکے لئے اس کے پاس بڑے بڑے درجات ہیں

مراتب عالیہ حال کرنے کی ترقی

یہاں سوال کرنے والے کا فرض یہودہ قلم میں جو زہل میں دوسری صحت ہو کفار کو صاف وعدہ دیا تھا کہ فلان العذاب ولخذأ الاخرة الکبر لقب وہ سوال کرتے ہیں کہ وہ عذاب آگاہیں نہیں جو اس کی طرف سے آئے والے ہے اس کا جواب دیا ہے کہ لیس لہذا فم وہ آکر رہے گا اور ہر آیت کا کوئی اسے بھی نہیں دے گا لیکن یہ اپنے لئے تکلیف کریں لگتے ہیں اسد ذی المعارج ہے جس کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے انسان بڑے بڑے بلند درجات کو حاصل کر سکتا ہے

روح سے مراد

روح کے معنی کئی جگہ بیان ہو چکے ہیں یہاں مسفرین نے روح کے معنی میں ذیل کے اقوال دیئے ہیں ہول جہل دوم جہاد کا تذکرہ بین وکرم طبع ملک میں جو ان ملک کے تعلق میں ہے اور یہ ملک کے طور پر مقرر ہیں حفظہ کا حکم کہتے ہیں گویا جس میں ہم ان ملک کو نہیں دیکھتے ملک کو ملک کو نہیں دیکھتے سوم ایک ملک عظیم القوت ہے چارم ابو صلع کا قول کہ وہ ایک مخلوق ہے انسان کی طرح ان میں عینیں پیچیدگی کی روح جب قبض کی جائے اور درو خاں موہن بیت کی لوح ہے دسوا یہاں سیاق میں حق کو چاہتا ہے وہ آفرین ہے کہ چونکہ اسد تعالیٰ کے ذی المعارج ہونے میں تو جہد و فانی تھی کہ کافر عذاب مانگتے ہیں حالانکہ اگر وہ اسد تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں تو بڑے بڑے درجات حاصل کر سکتے ہیں یہاں ہر جہ سے مراد بھی ہر قوموں کا معراج ہی ہے کہ ان کی روحانی ترقی اور ملک کا ذکر ساتھ اس لئے کیا کہ ملک ان کے دلی غرض ہیں

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا ۝ اِنَّهُمْ يَدْرُوْنَ اَعِيْدَ ۝ وَنَرِيْهِ قِيٰمًا يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمٰوٰتُ ۶

سربرگ فریاد سے خیر نہ میری حالت ۲۴۲۔ وہ اسے دور سمجھتے تھے اور ہم نے اسے قریب سمجھنے پر آمادہ کیا ۳۲۲ جن دن آسمان پٹ

کالمہ ۱۱ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝ وَلَا يَسْئَلُ حِمِيمٌ حِمِيْمًا ۝ يَبْصُرُوْنَهُمْ ۱۱

کی طرح ہو جائیگا اور پہاڑ ان کی طرح ہو جائیں گے ۳۲۲ اور دوست کو نہ پوچھے گا (کی وہ انہیں دکھانے جائیگے)

يَوْمَ الْاٰخِرِ ۝ لَوْ يَفْقِدُوْنَ مِنْ عَذَابِ يَوْمَيْنِ بَيْنِيْهِ ۝ وَصَارَ جَبْتُهُ ۱۲

بزم چاہے گا کہ لاشہ اس دن کے عذاب کا (کوئی سا) ذریعہ دے سکے اپنے بیٹے اور اپنی جود

وَاٰخِرُ ۝ وَفَصِيْلَتُهُ الَّتِي تُؤَيِّه ۝ ۱۳

اور اپیل جانی اور اپنا کتبہ جو اسے پہنہ دیتا ہے ۳۲۳

کے عذاب میں جس طرح اہل نار کے شوق ان کے تڑپنے یعنی شیطان کا ذکر کیا اسی طرح مومن کے عروج کے ذکر میں ملائکہ کا ذکر ساتھ کیا جو اس عروج میں ان کے معاون ہیں۔ اور دوسری جگہ آتا ہے۔ یوم یقوم الرحمن والملكوت صفات الیہ کلعمون الا من اذن له الرحمن وقابل صوابا (الغلبہ) ۳۸، اور یہاں بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ مومن ہی ہیں۔ اور مومن کو روح اس لحاظ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی روح یعنی کلام الہی سے وہ نئی زندگی حاصل کر لے گا۔ یہ نئی زندگی میں تو کفار بھی ان کے ساتھ اشتراک رکھتے ہیں۔ بلکہ دیگر جماعت بھی لیکن وہ زندگی جو مومن کو ملتی ہے صرف کلام الہی سے بنتی ہے اس لئے ان پر الرحمن کا لفظ بولا ہے۔

رہا یہ کہ یوم کاوم مقدار ۳۴۴ تحسین الف مسئلہ سے کیا مراد ہے تو یہ انسان کی ترقیات روحانی کی طرف اشارہ ہے کہ ان کا میدان اس قدر وسیع ہے کہ اتنی مدت تک بھی وہ ترقی کرتے چلے جائیں تو وہ ترقیات ختم نہیں ہوتیں اور اس مراد بھی محدود کرنا نہیں کہ اس کے بعد کو ترقی نہ ہوگی بلکہ یہ صرف ایک منزل ترقی ہے اور یہ بتانا مقصود ہے کہ انسان کی ترقیات کا وہ زمانہ ایسا وسیع ہے کہ اس کا ایک ایک دن گویا پچاس پچاس ہزار سال کا ہے۔

۳۴۴ صبرا جمیلا۔ جمیل کے لئے دیکھو مسئلہ ۱۴۸ کہ یہاں کفار کی ایذا رسانہیں پر صبر کا ذکر ہے اس لئے اشارہ فرمایا کہ صرف صبر کو برداشت کر لینا کافی نہیں بلکہ صبر جمیل جو جس میں سب قسم کی بعلائیات جمع ہوں اور دوسروں کو اس کو فائدہ پہنچے۔ اور یہاں مراد یہ نہیں کہ صبر کردہ آخر قیامت آئیگی بلکہ کفار کی ایذا رسانہوں پر صبر کرنا ہے۔

۳۴۴ یرونہ بعید یعنی اس سنہ یا عذاب کو بعید سمجھتے ہیں۔ اور بعید سے مراد امکان کو بعید ہے یعنی سمجھتے ہیں کہ عذاب نہیں آسکتا۔ ۳۴۴ عھن۔ رنگی ہوئی اون کو کہتے ہیں اور رنگ کی خصوصیت ایسی ہی ہے جیسے ذکانت و روقۃ کا لالہ ہاں میں رخ، اور بعض کے نزدیک ہارون کو عھن کہا جاتا ہے، عذاب کے ذکر میں عذاب قیامت کا بالخصوص ذکر کیا ہے اس لئے کہ عذاب دنیا صرف اسی کے لئے بطور پیش خیمہ ہے اور یہی لفظ بھارت عذاب پہنچا رہی صادق آتے ہیں۔

۳۴۴ فصیلۃ۔ فصل کے معنی جدا بھی ہیں اور فصیلۃ انسان کا نسب جو اس کو الگ ہوا ہوا ہوا، مطلب یہ کہ جس کی خاطر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی قیامت وہاں کام نہ آسکیں گے۔ اسی واسطے اس دنیا کے عذاب اور آخرت کے عذاب دونوں پر صادق آتی ہیں۔

پچاس ہزار سال کا دن

صبر جمیل سے مراد

عھن

فصیلۃ

بِشَهَادَتِهِمْ قَائِمُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَّمَةٍ ۝۳۵

شاہدوں پر قائم ہیں اور جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں یہی باغوں میں عورت دے دیں ۳۳۵

فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ لِّعِزِِّ الْيَمِينِ وَعِزِِّ الشِّمَالِ عِزِِّ ۝۳۶

گرا نہیں کیا ہوا جو کافر ہیں تیری طرف دوڑے آتے ہیں دائیں (عاجب) سے اور بائیں سے گردہ گردہ ہرگز ۳۳۶

الْحَمْدُ كُلُّ اَمْرِ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخِلَ جَنَّةً يَّعْلَمُ ۝۳۷ اَنَا خَلَقْنَاهُمْ مِّنْ اَيَّامِنَا فَلَا اَقْبَمُ ۝۳۸

کیا ان میں سے ہر شخص آرزو رکھتا ہے کہ نشوونما الٰہی جنت میں داخل ہو ہرگز نہیں ہم نے انہیں اُس غرض سے پیدا کیا کہ جو جنت میں رہیں یہ

رَبِّ الشَّرْقِ وَالْمَغْرِبِ اَنَا الْقَادِرُ ۝۳۹ اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۝۴۰ وَمَا نَحْنُ

مشرقی زمینوں اور مغربی زمینوں کا سب کی قسم کھاتا ہم انہیں اُس بات پر قادر نہ کہتے ہیں کہ بدل کر ان سے بہتر کریں اور ہم

ذُكِّرْتُمْ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتُ فِيهِمْ (المائدہ ۱۱۷) الا مادمتم عليهم فانها (الاحقاف ۱۴) (غ)

۳۳۷ میں جو صفات مومنوں کی بیان کی ہیں ان میں سے بہت سی ایسی ہیں جو سورہ مومنوں کی ابتدا میں گزر چکی ہیں۔ دیکھو ۳۳۷ ۳۳۸

اور یہ مومنوں کی وہ صفات ہیں جو ان کے تزکیہ و تطہیر کا موجب ہیں۔ اور یہی اصل غرض نزول کتاب الہی کی اور انہی صفات کو اپنے اندر

لیکر انسان وہ ترقی کرتا اور وہ فضائل حاصل کرتا ہے جن کی طرف ذی المعارج میں اشارہ ہے

۳۳۷ عن ابن عباس: قال: كان في بني اسرائيل رجل كان يكثر في الصلاة والعبادة وكان يكثر في الصدقة وكان يكثر في الجود وكان يكثر في

جو عتیں ایسی ہیں جو ایک دوسرے کی طرف منسوب ہیں خواہ عادت میں ایک دوسرے کی مدد کرنے میں اور اس سے اعتناء فی الحبس (غ)

کما تپا ہے کہ اس سے مراد کوکا کا کثرت صام کے گرد استرا کے لئے جمع ہونا ہے جو آپ کہہ میں نماز یا ترائن پڑھتے مگر مھطمین میں

یا فون کا ہوا یا عافوی و دیکھو ۳۳۷ اور عزت کا لفظ بھی اس قسم کے جناب کا پتر نہیں دیتا جو استرا کے لئے ہوتا ہو کہ اس میں تفریق

گردہ یا تو یہاں بننے کی ضرورت نہیں۔ اور دوسری جگہ مھطمین الی الداع (المکرہ ۵۰) دیکھو ۳۳۷ یہاں بھی بطور پیشگوئی اس کا

کا نہ تھینا ہے جب وہی لوگ جو حق کو نیست و نابود کرنے کے چھپے تھے آخر کار گردہ گردہ بن کر دوسرے دوسرے رسول الہی کی خدمت میں حاضر

ہوتے تھے اور یہ جماعت متفرقہ عرب کے تمام کونوں سے مدینہ میں پہنچیں جس کے سے عن الیمن وعن الشمال کے لفظ زیادہ موزن ہیں

ی پیشگوئی کے پورا ہونے پر فرمایا وایت الناس ید خلون فی دین اللہ افواجا امدائے جو فرمایا ایطعم کل امرئ منہم ان یدخل

جنتہ غنیمت تو اس کا مطلب ہے کہ حصن کے لئے سے یہ کہ دینے پر کہ ہم ایمان لئے جنت نہیں مل جاتی ہے بلکہ اصل غرض تو تزکیہ و تعمیل

نفس ہے جب تک الصدق الی وہاں عبادت شائستہ اختیار کریں اور اپنے آپ کو جلی من اسلم و حیدرہ اللہ کا مصداق بنیں یہی اسی طرف

نوبہ دلائے کے لئے فرمایا انا خلقکم مایعلمون جہاں میں اجل کے لئے ہی اور جن میں ہیں انا خلقکم من اجل مایعلمون وہ تکمیل

انفس بالاربابان والاطاعہ دم، گویا انہی صفات مومنین کی طرف توبہ دلائی جن کا ذکر کیا اور آگے تبدیل خیر اصنام میں بھی اسی طرف

اشارہ ہے اور تہجد علی حالت کی بھی ہو سکتی ہے اور آخری آیت میں خاشعۃ الیصادم ترہقہم ذلۃ کے بعد ذلت الیوم الذی کا فوا

یو عن دن کو کرامت بتا دیا کہ اس عذاب کے دن کا نقشہ ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے جس کا کچھ ذکر بھی سورہ قلم میں گذر چکا ہے اور وہ

بھی ان کی عاجزی اور ذلت کا ذکر تھا اور یہ وہی عاجزی اور ذلت تھی جو رسول الہی کے کیا پائی سے آخر میں حاصل ہوئی اور جس کے بعد

کن صفات کو اندر پیر
مومن ترقی کر سکتا ہے

عزۃ - عزیز

کما تپا کے ذکر کا گواہ اور
روئے کثرت کی طرف
آئے کہ پیشگوئی

ت

٢٢ يَسْبِقُونِ فَإِنْ هُمْ خَوْضًا وَابِلَعُوا حَتَّى يَلْقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوْعَدُونَ

عاجز نہیں سوائیں چھوڑے ہیروزہ بانوں میں گلے رہیں اور کھیلیں میان تک کہ اپنے اس دن کو پائیں جکا نہیں وعدہ دیا جاتا،

٢٣ يَوْمَ يُخْرَجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَانَهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ۖ

جس دن وہ قبروں سے تیزی سے نکل پڑیں گے گویا کہ وہ کسی نشان کی طرف دوڑے جا رہے ہیں ۳۴۲۵

٧٧ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهُقُهُمْ ذُلَّةٌ مِثْلَ مَا فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ

ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہونگی ذلت انہیں آئے گی

سورة نوح مكية ثمان وعشرون آيات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

السبب انتہاء رحم دانی

بابر بابر رحم کرنے والے کے نام سے

۱۰۰

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کو ڈرا اس سے پہلے کہ ان پر دردناک عذاب آجائے۔

قَالَ يَقُومُ إِلَيَّ الْكُفْرُ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَمْلَأَ قُلُوبَهُمْ قُوَّةً وَأُضِلُّهُمْ لَعَلَّهُمْ يُفْعَلُونَ

اس کمال میری قوم: براہ میں نہا ہے کھل، ڈرنے والا ہوں کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کا تقویٰ کرو اور میری طاعت کرو وہ نہا ہے گناہ

دو گزہ درگاہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی طرف چلے آئے۔

نصب

۳۲۳ نصب۔ نصب بمعنی کسی چیز کا قیام رکھنا اور بلند کرنا ہے اور نصب اور نصبیۃ اور نصبیہ جو عربی جملے تھے میر تقی میر نے ان کے ساتھ

ایہاَض

اور بعض نے نَصَب کو نصیبیۃ کی جمع کہا ہے اور وہ ملاطمت ہے جو قوم کے لئے نَصَب کی جائے (۱) اور فُضُول۔ و فُضْل سے ہے اور اِیْقَاض کے معنی اِصْرَاع یعنی جلدی کرنا ہیں (غ)

تہذیب و سورت

اس سورت کا نام نوح پر ادا جس میں دو رکوع اور اٹھائیس آیتیں ہیں اور سورت کا نام حضرت نوح کے ذکر سے لیا گیا ہے جو اس کا واحد مضمون ہے حضرت نوح کے ایک عرصہ دراز تک لوگوں کو نصیحت کرنے اور جن کی طرف بلانے میں بھلائی پر مقصود ہے کہ دنیا کی اصلاح ایک زمانہ چاہتی ہے لوگ ان باتوں کو فرما..... قبول نہیں کر لیتے اور آخراں قوم کی ہلاکت میں یہ نشان ہے کہ جو لوگ اس حق کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی قبول نہ کر لیا ہے اور کفر اور بدی پر اصرار کر رہے ہیں تو وہ آخر کار ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ پھر سورت میں ان بلند مراتب کا ذکر تھا جو انسانی حاصل کر سکتا ہے مگر ان کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ یہاں سب سے پہلے تاریخی نبی کے حالات میں ایک مثال دی کہ کوئی نیکو متقی کی راہ میں لوگ کس طرح سزاؤں دیتے ہیں۔

دفع لازم

مَنْ ذُنُوبَكُمْ وَيُخْرِجُكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ أَجَلًا لَا يُمْسِرُونَ

تمہیں بخش دے گا اور تمہیں ایک وقت مقرر تک ملت دے گا ہاں اللہ وقت مقرر جب آجائے تو پیچھے نہیں آتا جاسکتا ہے

كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَنَهَارًا ۝ فَلَمْ یُزِدْهُمْ

تم جانتے تھے اس نے کہا ملت میرے اب میں نے اپنی قوم کو رات اور دن بلایا مگر میرے بلانے سے

دُعَاۤیَیْهِ اِلَّا فِرَارًا ۝ وَ اِنِّیْ كَلَّمَدَعُوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْا اَصَابِعَهُمْ

انہیں بھاگنے میں ہی بڑھایا اور جب کہیں میں نے انہیں بلایا کہ تراشیں بخش دے انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے

فِیْ اِذَا نَرَمُ وَاسْتَشْوَیْتَابَهُمْ وَاصَرُوا وَاسْتَكْبَرُوا السِّتْکَارًا ۝ ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ

کانوں پر ملے لیں اور اپنے کپڑے لوڑھ سے اور (گھڑے، ڈھکے) اور بڑا تکبر کیا پھر میں نے انہیں کھلے

جَهَادًا ۝ ثُمَّ اِنِّیْ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اَسْرَارًا ۝ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا

مبار پر بلایا پھر میں نے ان سے ظاہر باتیں کہیں اور چھپکر میں ان سے کہتا تھا میں نے کہا اپنے رب بخش

رَبِّكُمْ ۚ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ یُّسِلُّ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ وُدْرَارًا ۝ وَیَبْدُ ذُرَّكُمْ

بالمو وہ بڑا بخشنے والا ہے وہ تم پر زور کا میز برساتا ہوا بادل بھیجے گا اور تمہیں مال اور

بِاَمْوَالٍ قَبِیْنٍ وَیَجْعَلْ لَّكُمْ جَنَّتٍ وَیَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهَارًا ۝ مَا لَكُمْ لَا تَرْجِعُوْنَ لِلّٰهِ

مٹیوں سے مدد مانگا اور تمہارے لئے بارش بنائے گا اور تمہارے لئے نریں بنا دے گا تمہیں کیا ہو اگر تم اللہ سے عزت کی

وَقَارًا ۚ وَفَدَّخَلْكُمْ اَطْوَارًا ۝ اَلَمْ تَرَوْا کَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طَبَقًا ۝

ابید نہیں رکھے اور اس نے تین مختلف حالات میں گذر کر پیدا کیا ہے جس سے وہاں تم نہیں دیکھتے کس طرح اللہ نے سات آسمانوں کو یکساں پیدا کیا

۱۳۱ اصابع - اعلان طوس

۱۳۲ اصابع - اصابع کی چیز کی گنتی - اِخْلَاط - اسم لاری صرہ بنی ظاہر اور اس کا اکثر استعمال حال ہی میں ہوا ہے جس میں

۱۳۳ طوس طوس کی جمع اور طول کے معنی تارہ بھی آتے ہیں اور حال ہی میں اس کا استعمال بھی ہو رہا ہے جس میں احوال مختلفہ اور فوار

کا قول کرکس مراد ہے پہلے لفظ پھر عقدہ وغیرہ اور بعض کے نزدیک صورتوں اور احوال کا اختلاف مراد ہے۔ (ل)

انسان کی خلق احوال سے مراد اس کا مختلف حالات سے گذرنا جو جیسا کہ میں عباس مجاہد قندہ جس سے مروی ہے اور بعض

مختلف ہیں جنہیں قرآن کریم نے مختلف جگہ پر بیان کیا ہے مثلاً پہلے مٹی کی حالت پھر اس سے کئی حالتوں میں تبدیلی ہو کر مٹی کی حالت

میں سے گذر کر جس کا ذکر آگے آئے ہیں جو لفظ کی شکل پھر اس کے بعد حالات مختلف اور ہر ممکن ہے کہ ابتدا سے آخر تک سے جو حالات

مختلف انسان پر گذرے ہوں ان کی طرف اشارہ ہوا اور اس حد تک سہل و آسان کا مان لینا یہ آیت کریم کی کسی تفسیر کے خلاف نہیں بلکہ اس

مسئلہ کا تجاویز سے پیش کیا جاتا ہے اس میں بہت سی فرضی باتیں ہیں ہاں یہ ممکن ہے کہ انسان کو ابتدائی حالت سے موجودہ شکل تک صرف

اصابع - اعلان

طوس

انسان کا مختلف

مٹی کی حالت

مٹی کی حالت

مٹی کی حالت

مٹی کی حالت

مٹی کی حالت

مٹی کی حالت

وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ نُورٍ وَجَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا ۝ وَاللَّهُ أُنْتَبِذَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ

اور چاند کو ان میں نور بنایا اور سورج کو چراغ بنایا اور اندھ نے تمہیں زمین سے نبات کے طور پر

۱۹ ﴿بَلَّغْنَاكَ اللَّهُ ثُمَّ نَعِيدُكَ فِيهِ﴾ وَأَوْخِزْهُمْ إِخْرَاجًا ۝ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا

اگلا: پھر وہ نہیں اس میں لوٹنے کا ارشاد نہیں ایک (نئی) پیدائش میں نکال کر رکھا گیا ۲۲۳ اور اس نے کہا ہے میں نے کبھی نہیں سنا ہے ۲۲۴

٢١: لَتَسْلُكُنَّ مِنْهَا سَبِيلًا خِجَابًا ۖ قَالَتْ نُحْمُ رَبَّنَا إِنَّهُمْ عَصَوْنَا وَأَنبَغُوا ۖ مِمَّنْ تَنَزَّلُ

تاکہ تم اس کے کھلے رستوں میں چلو

نوح نے کہا پیرے رب، انہوں نے میری نافرمانی کی اور اس کی پہڑی کی جس کے مال

٢٢ مَالُهُ وَذَلِكَ الْاِخْسَارُ وَمَكُرُ وَاْمُرُ الْبَارِئِ وَقَالُوا لَا تَنْدُبُنَا اِلٰهَتَكُمْ وَلَا

اور اولاد نہ اسے نقصان میں ہی بڑھایا اور انوش بڑی بھاری سازش کی تدبیر کی ۳۳۶۹ اور کہتی ہیں اپنے مہبودوں کو نہ چھوڑو اور

تَذَرْنَ وُدًّا وَلَا سَوْاعًا وَلَا يَغُوثٌ وَيَعُوقُ وَنَسْرًا ۝

دذکونہ تھوڑو اور نہ سماع کو اور نہ بیوقوف اور بیوقوف اور نہ بیوقوف

نیک پہنچے ہیں ایک لہذا نہ لگا ہو۔ لیکن حالات مختلف کی طرف توجہ دلا کر کہ تم کیا کہتے اور کن کن حائزین سے گذار کر تمہیں اس موجودہ حالت تک پہنچا پایا ہے کہ تم اسد سے دو قاری امید کیوں نہیں رکھتے مینی اس بات کی امید کہ اسد مخالفی قہیں اس سے بھی بلند تر مقامات عطا فرما سکتا ہے اور چونکہ کچھ پہلی سہولت کا یہی معنوں تھا اس لئے یہی معنی زیادہ معزز ہیں اور یہاں ہی توجہ دلائی ہے کہ انسان باوجود اس علم کے اسد قلعے نے کس کس حالت سے اٹھا کر کس حالت تک پہنچا پایا آئندہ کے متعلق پھر کیوں یہ امید نہیں رکھتا کہ اسد قلعے اس سے بھی بلند مقامات عطا فرما سکتے ہیں۔

پہلی زندگی اور دوسری
زندگی میں مشرق

۳۴۳ یعنی پہلی زندگی کی ابتدا تو زمین سے نبات کے رنگ میں ہوتی ہے کیونکہ نبات حیاتِ حیوانی کی دنیٰ ترین صورت ہے پھر اسی زمین میں انسان لونا جاتا ہے۔ گردو بارہ مائے کو نبات سے تعبیر نہیں کیا۔ بلکہ چند جگہ اجڑا کر کہا دیکھ دو ایک خاص رنگ کا مٹیلا ٹھٹھا کرنا ہوس رنگ کی حیوانی زندگی میں ادا اس میں اضافہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا طرے اس زمین میں، اسی جان کی ترقی کا اتنا سامان رکھا ہر کھٹکی کی حالت سے ترقی کر کے وہ اس مرتبہ کو پہنچا ہے تو دوسری زندگی میں ترقی کے اس سے بھی بلند تر مرتبہ ہونا بالکل فریقِ قیاس ہے +

کتاب بیاض

۳۴۳۹۔ بساط۔ بسط پھیلا نا اور بساط ہر پھیلائی ہوئی چیز ہے اور بساط کے معنی وسیع زمین بھی ہیں۔ (رغ)

۳۴۳۹ کبار۔ کبیر سے بڑھ کر کُبار اور کُبار سے بڑھ کُبار سے یعنی بہت سی بڑا (غ)

و دیسوع. یحییٰ
یعقوب - شہ

۳۹؎ انجانی میں حضرت ابن عباس کی دعا بت ہے کہ کوئی بت جو قوم نوح میں تھے بعد میں ملک عرب میں آئے۔ درود و دعا ابوالبکرؓ کا بت تھا اور سوانح نبویؐ کا تھا اور بیوث مروا کا تھا پھر بنی غطفان کا ہو گیا۔ جو بت میں سب کے پاس ہے اور بیوثی ہمدان کا تھا اور منہر خیز کا تھا اور یہ اصل میں قوم نوح میں صلح لوگ تھے جب وہ مر گئے تو اس قوم نے ان کے نام کے بت بنائے اور پہلے یہ صرف بطور یادگار بنائے گئے تھے بعد میں ان کی پرستش شروع ہو گئی اور ملک عرب میں آئے کی کوا بت سے یہ مرادیں کوئی بت اٹھا کر

وَقَدْ أَضَلُّوا الْبَتَّةَ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ۝ وَمَا خَلَقْنَاهُمْ إِلَّا نُفُورًا فَأَعْمَلُوا ۲۵

اور انہوں نے بتوں کو گمراہ کیا اور تو ظالموں کو ہلاکت میں ہی بڑھائیو اپنی خطا کاروں کی وجہ سے وہ غرق ہوئے پھر اگلیا

نَارًا فَلَمْ يَجِدْ وَالْهَمَّ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْصَارًا ۝ وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ لَا تَذَرْنِي ۲۶

داخل کئے گئے سوانہوں نے اللہ کے سوا کسی کو مددگار نہ پایا اور نوح نے کہا میرے رب زمین پر

عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ۝ إِنَّكَ إِن تَذَرْنَاهُمْ يَضِلُّوا لَعِبَادَكَ ۲۷

کافروں میں سے کون بنے والا نہ چھوڑو ۳۳ اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ کر دیگا

وَلَا يَكِلُكَ إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ تَخْلُقُ بَيْنِي ۲۸

اور ان کی او نادھی سوائے بیکار ناسکروں کے نہ ہوگی میرے رب میری صفات غمنا اور میرے ماں باپ کی اور اسکی جو ایمان لانا

مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۝

النصف

ہو ایسے گھریں داخل ہو اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کی - اور ظالموں کو صرف ہلاکت میں ہی بڑھائیو

دعاں لائے گئے بلکہ یہ مطلب ہے کہ ایسے ہی بت اہل عرب نے بھی بنائے اور ان کے وہی نام رکھتے۔ اور بعض نے کہا کہ وہ درود کی شکل

پر سماع عورت کی شکل پینٹ ڈی کی شکل پر یعوق گھوڑے کی صورت پر اور شہرہ نقاب کی شکل پر تھا۔ مگر پہلی روایت کا بل ترجیح ہے

۳۴ دیار - دیار داسر سے وزن فعیال ہے یعنی ساکن یا جسے الارغ، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ کفر میں بوھشت و فحور میں

دیار

اس حد تک ترقی کر گئے تھے کہ اگر انہیں تباہ نہ کیا جاتا تو حق کا نام و نشان دنیا سے مٹ جاتا۔

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَشْرَعُ اِنْتِهَارِ حَمْدِ وَالِهِ

بَارِبَارِ رَحْمَتِ كَسَمَةِ وَالِهِ كَسَمَةِ

۱۱

قُلْ دُعِیْ اِلَیَّ اِنَّہٗ اَسْمَعُ لِمَنْ دَعَا لِحِیۡنٍ فَقَالَ اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنَ عَجَمًا لَا یَهْدِیْ

کرمیری طرف دھکی گئی ہر کہ جنوں کی ایک جماعت نے سنا تو کہنے لگے کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا جو ۳۴۱۱ سورہ بھلائی

۳ اِلَیَّ الرَّشٰدِ فَاَمْنَابِہٖ وَلَنْ نُّشْرِکَ بِرَبِّنَا اَحَدًا ۚ وَاِنَّہٗ تَعْلٰجِدُ بَيْنَنَا لِمَا لَمْ یَخْلُصْ لَکَ وَلَکَ اَلَمٌ

کیونکہ ہمت کرتا ہو سو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم اپنے رب کے شامیکو شرمینہ کی گئے اور کہ ہمارے رب کی غفلت بہت بلند ہے جس نے جو بدنامی پر نذر

تفسیر سورہ

اس سورت کا نام الرحمن ہے اور اس میں دو رکوع اور اٹھائیس آیتیں ہیں اور بت سے مراد جیسا کہ ۳۶۶ میں دکھایا جا چکا ہے کہ

انسان ہی ہیں۔ چونکہ وہ ابھر کے لوگ تھے جو اہل عرب کی نظر سے غنی تھے اسلئے انہیں جن کا گیا ہو اور یہ جن عیسائی تھے اور اس سورت میں

ذکر ہے کہ یہ لوگ بھی آنحضرت صلی علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ چونکہ کچھ سورت میں حضرت نوح کا ذکر تھا جن کی مخالفت پر قوم اس قدر کرسبتہ ہوئی کہ آخر

ان کی طاقت کے سوائے اور کوئی رستہ نہ رہا اور اس میں بھی نبی صلی علیہ وسلم کو تسلی دینا تھا کہ جن سخت مشکلات کے ساتھ دنیا میں قائم ہوئے ہوں تو اب

اس سورت میں یہ بتایا ہو کہ اگر اہل عرب مخالفت کرتے ہیں تو اور لوگ ہیں جو اس پیغام حق کو نہ کہ قبول کرتے چلے جاتے ہیں اور اس میں اسلام کی

آئندہ کامیابیوں کی بشارت تھی ۛ

اس سورت کا نزول آنحضرت صلی علیہ وسلم کی طاعت سے واپسی کے وقت کا مانا گیا ہے اگر سورہ اہتلاف میں اسی واقعہ کا ذکر سمجھا جائے

تو یہی تاریخ نزول ہوگی۔ اور اسی سفر میں ایک عیسائی غلام بھی مسلمان ہوا تھا۔ اور اگر اس میں کسی اور واقعہ کا ذکر ہو دیکھو ۳۴۳ تو اس کا

زمانہ نزول ابتدائی کی زمانہ ہو گا جس زمانہ کی یہ سورتیں نظام معلوم ہوتی ہیں ۛ

مومن جنوں کا فخر ان کی ہے ہونا

۳۴۴ اس پختل بحث ۳۴۵ میں ذکر چکی ہے اور اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں اور آیت ۷ میں جو وسعت مدنی یا مال کثیر کا ذکر ہے

وہ بھی بتاتا ہے کہ مراد انسان ہی ہیں اور وہیں ذکر بھی مال کثیر سے آزمائے کا ہے اور مال سے آزمایا جانا انسانوں کے لئے ہر اور دنیا ہی سہی

کا ذکر آیت ۸ میں اسی کا نوید ہے اور دوسرا ماحول تو صراحت سے بتاتا ہے کہ انسانوں کا ہی ذکر ہے جن میں سے کچھ ایمان لائے اور کچھ مخالفت کو

ہیں اور انہی مخالفت کرنے والوں کا ذکر پہلے رکھ میں بھی ہے اور دوسرے میں بھی اور یہ امر کہ آنحضرت صلی علیہ وسلم کی طرف دھکی ہوئی اس بات کے

مثالی نہیں کہ وہ انسانوں کی طرح ہوں اسلئے کہ یہ وہ واقعات ہیں جو ان لوگوں کو اپنی قوم سے پیش آئے جب وہ واپس گئے جیسا کہ سورہ

الاحقاف میں ذکر ہے فلما رجعوا الی قومہم اور ان کے فخر انسان سے ہونے پر آیت میں لفظ وجہ استعمال بھی شامہ ہو دیکھو ۳۴۳ ۛ

عیسائی جن

۳۴۴ میں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ عیسائی ہیں اور ممکن ہے کہ یہ سب ذکر بطور پیشگوئی کے ہو اور مطلب یہ ہو کہ عیسائی اقوام جو جو

اپنی عقیدے کے کچھ جن کی حیثیت حاصل کرینگے آخر ان کا ایک حصہ بھی قرآن کریم کی صداقت پر ایمان لے گا اور کوئی کعبیدات نہیں کر وہ

احقاف میں جنوں کا ذکر اسی کے ذکر کے الگ واقعات ہوں اور اگر ایک ہی واقعہ سمجھا جائے تو ان الفاظ میں اشارہ یہودیوں کے عقیدہ

کی طرف ہو سکتا ہے جو عزیر کو بن اشد تکلف تھے ۛ

وَاَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سِفْهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ۚ وَاَنَا ظَنُّنَا اَنْ لَّنْ نَقُولَ الْاِنْسُ ۝

اور کہ ہم میں سے بعض، یوقوف اللہ پر حق سے دور بات کہ کر جھوٹ بناتے تھے اور کہ ہم نے خیال کیا کہ انسان

وَاِجْنُ عَلَى اللَّهِ كِدْبًا ۚ وَاَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالِهِ

اور جن اللہ پر جھوٹ نہیں بولتے اور کہ انسانوں میں سے کچھ مرد جنوں میں سے کچھ مردوں کی پناہ کیٹھنے

مِّنَ الْاِنْسِ فَرَادَوْهُمْ رَهَقًا ۚ وَاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَبْعَثَ اللَّهُ

تھے مسلمانوں نے انہیں جہالت میں بڑھایا ۳۲۴۳ اور کہ انہوں نے خیال کیا جیسے تم خیال کرتے ہو کہ اللہ کسی کو نہیں

اَحَدًا ۚ وَاَنَّا لَمُسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَاهَا مُلْتَأَ حُرُوسًا شَدِيدًا وَفِتْنَةً ۚ وَاَنَّا

اُتَيْنَا بِهَا ۳۲۴۴ اور کہ ہم نے آسمانوں کو ٹٹولا تو اسے سخت پہرے اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا ۳۲۴۵ اور

اَنَّا لَمَّا نَقَعْنَا مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمِيعِ فَمَنْ يَسْمَعُ الْاَن يَجِدْ لَهُ شَهَابًا رَّصَدًا ۝

۳۲۴۶ کہ ہم اس کی شیخے کی جگہوں میں سے کچھ بیٹھا کرتے تھے مگر جو کوئی اس کی کوشش کرتا ہوا وہ اپنے لئے شعلہ تیار پاتا ہوا

۳۲۴۷ رَجُلٌ نَزَعَ الْاِنْسَانُ مِنْ سَرْدٍ دَرَبًا ۚ وَاَنَّهُ كَانَ يَدُلُّ اَوْرَاسَ آيَةٍ سَيِّئَةٍ يَخْتَفِرُ لَهَا نَفْعٌ رَجُلٌ جَنَّتْ

رجل

ذکر پر بھی بولا جا سکتا ہے اور کہا گیا ہے کہ ذکر جنت پر اس کا استعمال درست نہیں (د) +

رَهَقًا ۚ وَاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَبْعَثَ اللَّهُ ۝

رہق

یہاں رجال کا لفظ جنوں پر لا کر صاف بنا دیا ہے کہ یہ جنت فخر انسان سے ہی ہیں جیسا کہ لفظ رجل کی لغت سے ظاہر ہے اور اس شکل

سے کچھ کیٹھنے بعض لوگوں نے یوں تاویل کی ہے کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنوں سے پناہ مانگ کر رجال یعنی انسانوں کی پناہ میں آتے ہیں

جو بہت بعد تاویل پر اور سیدھی بات یہی ہے جیسا کہ ۳۲۴۸ میں دکھایا جا چکا ہے کہ یہ انسانوں کی قسم سے ہی تھے۔ اور جھوٹے آدمیوں کا

بڑے آدمیوں کی پناہ تلاش کرنا معمولی بات ہے +

۳۲۴۹ اَسْ كَسَنِي دُونِي طَلْعَ يَرْكُضُ ۚ اَسْ كَسَنِي دُونِي طَلْعَ يَرْكُضُ ۚ اَسْ كَسَنِي دُونِي طَلْعَ يَرْكُضُ ۚ اَسْ كَسَنِي دُونِي طَلْعَ يَرْكُضُ ۚ

۳۲۵۰ اَلَسْنَا دَكِجِيرٌ ۚ اَلَسْنَا دَكِجِيرٌ ۚ اَلَسْنَا دَكِجِيرٌ ۚ اَلَسْنَا دَكِجِيرٌ ۚ اَلَسْنَا دَكِجِيرٌ ۚ اَلَسْنَا دَكِجِيرٌ ۚ اَلَسْنَا دَكِجِيرٌ ۚ

لس

کے معنی میں ہر دل، اور یہاں طلب خبر اور ہر دل، (د) +

حُرُوسًا حُرُوسًا ۚ وَاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَبْعَثَ اللَّهُ ۝

حرس

یہاں اشارہ انہی باتوں کی طرف ہے جو کہ ہیں یا اس قسم کے دوسرے لوگ کہتے ہیں اس زمانہ میں عیسائی ممالک میں پہنچ کر ٹھہرتے ہی

ذیل میں آتے ہیں فیصل بحث ۱۹۹۹ میں گزری ہے اور جس سے مراد ہر کہانہ بنی ایک ہماری رسائی نہیں +

۳۲۵۱ اَسْ كَسَنِي دُونِي طَلْعَ يَرْكُضُ ۚ اَسْ كَسَنِي دُونِي طَلْعَ يَرْكُضُ ۚ اَسْ كَسَنِي دُونِي طَلْعَ يَرْكُضُ ۚ اَسْ كَسَنِي دُونِي طَلْعَ يَرْكُضُ ۚ

شبابوں کا گنا

ہو تاہم کہ وہ شباب جن کا بیان ان کا تعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ ایک شباب آگے سے

گرا تو اپنے دریافت فرمایا جاہلیت میں شباب کی گئے پر تم خیال کیا کرتے تھے تو صحابہ نے عرض کیا کہ ہم کہتے تھے کوئی بڑا آدمی مر جائیگا یا

۲۴ حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا بُرْعَانِ فَمَعْلُومُونَ مِّنْ أَصْعَفِ نَاصِرٍ وَأَوْقَلِّ عَدُوٍّ قُلَانِ

یہاں تک کہ جب اسے دیکھیں گے جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے تو جان لیگے کہ وہ کاکڑ کا رنگ و رنگی میں (کون) تھوڑے ہیں ۲۴ کوہیں

۲۶ اَدْرِىْ اَقْرَبُ مَا تُوْعَدُونَ اَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّيْٓ اَمَدًا ۚ عَلِمَ الْغَيْبُ فَلَا يَظْهَرُ عَلٰٓيْهِ

نہیں جانتا کہ وہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے قریب ہے یا میرا رب اس کی مدت لینی کہو گیا غیب کا جاننے والا ہے سو وہ اپنے غیب پر

۲۷ اَحَدًا ۚ اَلَّذِيْنَ اَتَقْنٰ مِنْ رُّسُوْلِيْٓ اَنۡ يَّسْئَلُكَ مِنْ يَّدِيْهِ وَمِنْ خَلْفِكَ ۚ صَدَقَ

غالب نہیں کرتا میں جسے رسول بنا پسند کرے ۲۷ سو وہ اس کے آگے اور اس کے پیچھے پہرہ لگا دیتا ہے۔

۲۸ لِّيَعْلَمَ اَنۡ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسَالَتِيْۤ اِيَّاهُمْ وَكَلَّطَ بَالَدِيْہِمۡ وَاَحْصٰٓى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۚ

۲۸ تاکہ انہیں علم ہو جائے کہ انہوں نے اپنے رکے پیغاموں کو پہنچا دیا ہے اور وہ اسکا احاطہ کئے ہوئے ہے جو کچھ اس میں ہے اور ہر چیز کے

۲۹ اِذَا رَاۤ اٰمَآءُ بَعْدَ اٰتِیۡہِمْ وَرَکِبَ عَلَیۡہِمْ عِلَآءُ السَّجٰۃِ وَکَانَ لَہُمْ مِّنۡ ہَا جُنُودٌ مِّمَّنۡ لَّا یُحِیۡوُنَ ۚ

۲۹ اگر وہ دیکھیں کہ ان کے بعد ان کے آگے اور اس کے پیچھے پہرہ لگا دیتا ہے۔

۳۰ اِذَا رَاۤ اٰمَآءُ بَعْدَ اٰتِیۡہِمْ وَرَکِبَ عَلَیۡہِمْ عِلَآءُ السَّجٰۃِ وَکَانَ لَہُمْ مِّنۡ ہَا جُنُودٌ مِّمَّنۡ لَّا یُحِیۡوُنَ ۚ

۳۰ تاکہ انہیں علم ہو جائے کہ انہوں نے اپنے رکے پیغاموں کو پہنچا دیا ہے اور وہ اسکا احاطہ کئے ہوئے ہے جو کچھ اس میں ہے اور ہر چیز کے

۳۱ اِذَا رَاۤ اٰمَآءُ بَعْدَ اٰتِیۡہِمْ وَرَکِبَ عَلَیۡہِمْ عِلَآءُ السَّجٰۃِ وَکَانَ لَہُمْ مِّنۡ ہَا جُنُودٌ مِّمَّنۡ لَّا یُحِیۡوُنَ ۚ

۳۱ تاکہ انہیں علم ہو جائے کہ انہوں نے اپنے رکے پیغاموں کو پہنچا دیا ہے اور وہ اسکا احاطہ کئے ہوئے ہے جو کچھ اس میں ہے اور ہر چیز کے

۳۲ اِذَا رَاۤ اٰمَآءُ بَعْدَ اٰتِیۡہِمْ وَرَکِبَ عَلَیۡہِمْ عِلَآءُ السَّجٰۃِ وَکَانَ لَہُمْ مِّنۡ ہَا جُنُودٌ مِّمَّنۡ لَّا یُحِیۡوُنَ ۚ

۳۲ تاکہ انہیں علم ہو جائے کہ انہوں نے اپنے رکے پیغاموں کو پہنچا دیا ہے اور وہ اسکا احاطہ کئے ہوئے ہے جو کچھ اس میں ہے اور ہر چیز کے

۳۳ اِذَا رَاۤ اٰمَآءُ بَعْدَ اٰتِیۡہِمْ وَرَکِبَ عَلَیۡہِمْ عِلَآءُ السَّجٰۃِ وَکَانَ لَہُمْ مِّنۡ ہَا جُنُودٌ مِّمَّنۡ لَّا یُحِیۡوُنَ ۚ

۳۳ تاکہ انہیں علم ہو جائے کہ انہوں نے اپنے رکے پیغاموں کو پہنچا دیا ہے اور وہ اسکا احاطہ کئے ہوئے ہے جو کچھ اس میں ہے اور ہر چیز کے

۳۴ اِذَا رَاۤ اٰمَآءُ بَعْدَ اٰتِیۡہِمْ وَرَکِبَ عَلَیۡہِمْ عِلَآءُ السَّجٰۃِ وَکَانَ لَہُمْ مِّنۡ ہَا جُنُودٌ مِّمَّنۡ لَّا یُحِیۡوُنَ ۚ

۳۴ تاکہ انہیں علم ہو جائے کہ انہوں نے اپنے رکے پیغاموں کو پہنچا دیا ہے اور وہ اسکا احاطہ کئے ہوئے ہے جو کچھ اس میں ہے اور ہر چیز کے

۳۵ اِذَا رَاۤ اٰمَآءُ بَعْدَ اٰتِیۡہِمْ وَرَکِبَ عَلَیۡہِمْ عِلَآءُ السَّجٰۃِ وَکَانَ لَہُمْ مِّنۡ ہَا جُنُودٌ مِّمَّنۡ لَّا یُحِیۡوُنَ ۚ

۳۵ تاکہ انہیں علم ہو جائے کہ انہوں نے اپنے رکے پیغاموں کو پہنچا دیا ہے اور وہ اسکا احاطہ کئے ہوئے ہے جو کچھ اس میں ہے اور ہر چیز کے

۳۶ اِذَا رَاۤ اٰمَآءُ بَعْدَ اٰتِیۡہِمْ وَرَکِبَ عَلَیۡہِمْ عِلَآءُ السَّجٰۃِ وَکَانَ لَہُمْ مِّنۡ ہَا جُنُودٌ مِّمَّنۡ لَّا یُحِیۡوُنَ ۚ

۳۶ تاکہ انہیں علم ہو جائے کہ انہوں نے اپنے رکے پیغاموں کو پہنچا دیا ہے اور وہ اسکا احاطہ کئے ہوئے ہے جو کچھ اس میں ہے اور ہر چیز کے

۳۷ اِذَا رَاۤ اٰمَآءُ بَعْدَ اٰتِیۡہِمْ وَرَکِبَ عَلَیۡہِمْ عِلَآءُ السَّجٰۃِ وَکَانَ لَہُمْ مِّنۡ ہَا جُنُودٌ مِّمَّنۡ لَّا یُحِیۡوُنَ ۚ

۳۷ تاکہ انہیں علم ہو جائے کہ انہوں نے اپنے رکے پیغاموں کو پہنچا دیا ہے اور وہ اسکا احاطہ کئے ہوئے ہے جو کچھ اس میں ہے اور ہر چیز کے



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ بے انتہا رحم والے بار بار رحم کرے دوسرے کے نام سے
يَا أَيُّهَا الْمَرْزُوقُ ۝ قُمْ الْيَقِلَ الْأَقِيلَ ۝ نَصْفَهُ أَوْ انْقُصْ مِنْهُ ۝

۱۱۳

اے اور پھرنے والے ۳۴۵۹ رات کو قیام کر سوائے تھوڑے دھڑکے (یعنی آپس کا آدھا) یا اس سے کچھ کم

قِيلَ ۝ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ۝

کرے یا اس پر بڑھائے اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھ ۳۴۵۹

یہاں یہاں نہیں کسی کی طرف ہوا اور مروا دینا جو ایک قول ہو کہ تارسل جان لے کر پچھلے رسولوں نے اپنے رب کی رسالتوں کو پہنچا دیا دوسرے جو کہ تارسل جان لے کر رسولوں نے اپنے رب کے پیغام کو پہنچا دیا اور تیسرا جو کہ تارسل جان لے کر رسولوں نے اپنے رب کی رسالتوں کو پہنچا دیا (ج) اور ابن جریر اور ابن کثیر دیتے ہیں لیکن دوسرا قول جیسے نزدیک قابل نتیجہ ہر اس لئے کامل غرض تو مخالفین پر انعامِ جنت تھی اور اس سورت میں مخالفین کا ذکر اسی طرح آیا ہے اور احاطہ بالمال ہم بھی مخالفین کے متعلق ہی ہو سکتا ہے اور رسول کے آگے بھیجے ہوئے ہونے سے مراد معرفت یہ ہے کہ رسول کی اللہ تعالیٰ حفاظت کرتا ہے اور کوئی اسے ہلاک نہیں کر سکتا۔ یہاں تک کہ آؤ گا مخالفوں کو بھی یہ پینڈنگ جانا ہے کہ اس کی حفاظت کرنے والا خدا ہے اور کہ اس نے اپنے پیغام کو پہنچا دیا +

رسول کے پہرہ سے ملو

اس سورت کا نام المارتل ہے اور اس میں دو رکوع اور بیس آیتیں ہیں اور مؤمل کے معنی ہیں لباس اور پھٹنے والا اور اشارہ نماز کی تیاری کی طرف ہے اور اس سورت میں یہ بتایا ہے کہ طحاظ قیام و طحاظ حضور قلب رات کی نماز یعنی نماز تہجد بہترین نماز ہے اور اسلئے انسان میں قوتِ علی پیدا ہوتی ہے اور اس کے قول میں تاثیر پیدا ہوتی ہے کہ گویا نماز انسان میں اعلیٰ درجہ کا حسن روحانی پیدا کرتی ہے جیسا کہ حدیث میں نماز کو مومن کا معراج کہا گیا ہے اور اس میں اشارہ یہ ہے کہ تعلق بالشد سے ہی جس کے لئے نماز ایک ذریعہ ہے انسان کا قدم ترقی کی طرف اٹھتا ہے۔ اس سورت کے زمانہ نزول کے متعلق کہا گیا ہے کہ انشاء کے بعد سورہ مدثر نازل ہوئی اور اس کے بعد منزل۔ گو یہ ترتیب صحیح نہ ہو لیکن اس میں شک نہیں کہ سورہ مدثر انجیل کی نزول کے بعد نازل شدہ ہے +

تہجد سورت

۳۴۵۹ منزل۔ زمّل کے معنی ہیں دوڑنا اور جلدی کی اور زمّل الشی کے معنی ہیں اسے چھپایا اور زمّل کے لڑوں کا لیٹ لینا ہے

زقل

اور زمّیل اصل میں مؤنث ہے یعنی اپنے آپ کو کپڑوں میں لیٹ لینے والا (ل) اور تقادہ کے نزدیک تیاری نماز کیلئے اپنے آپ کو کپڑوں میں لیٹ لینے والا مراد ہے اور مگر کے نزدیک امر بنوہ و رسالت کا تزلزل مراد ہے (ج) +

مؤنث

۳۴۵۹ نصف۔ کسی چیز کا آدھا ہے اور اسی سے انصاف ہے گویا وہ جتنا فائدہ دوسرے اٹھاتا ہے اسی قدر دوسرے کو پہنچاتا ہے

نصف

اور تھوڑے حکم قیام سے مراد نماز یا عبادت ہے اور نصف پہلے قلیل سے بدل ہے +

۵ اِنَّا سَلَّمْنٰ عَلَیْكَ قَوْلًا نَّفِیْلًا ۚ اِنَّ نَافِثَةَ الْاِیْلِ هِيَ اَشَدُّ وُطْأً وَّاقْوَمٌ

ہم تجھ پر ایک عظیم الشان بات (کا جوہر) ڈالیئے ۳۴۶ ایک رات کا اٹھنا قیام میں مضبوط تر اور قول میں درست تر

۶ قِیْلًا ۚ اِنَّ لَکَ رَفِی النَّہَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا ۚ وَاذْکُرْ اِسْمَ رَبِّکَ وَتَبْتَئِلْ لِلَّہِ

۳۴۷ دن کو تیرے لئے نسا شغل ہے اور اپنے رب کے نام کی بڑائی کو اور سب، الگ ہو کر

۹ تَبْتَئِلْ لِرَبِّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَکِیْلًا

طرف متوجہ ہو جا ۳۴۸ مشرق اور مغرب کا سب اس کے سوا کوئی معبود نہیں سو اسے کارساز بنا

۳۴۶ ثقیل - قول ثقیل سے مراد یہاں وحی جو رسول اللہ پر اتاری گئی اور سے ثقیل اس کے عظیم الشان مرتبہ کی وجہ سے اور اس کی

غظیم الشان جلالت کی وجہ سے کہا ہوا اور وہ صغیر کی قسم کا کلام نہیں جس کا استخفاف کیا جا سکتا ہو ہر ایک نفیس اور بیش بہا چیز کو ثقیل کہا جاتا ہے (د) اور وحی جب آتی تھی تو رسول اللہ صغیر کی حالت متغیر ہو جاتی تھی یا تنگ کر ایک حدیث میں زمین ثابت کے متعلق ہے کہ انہوں نے کہا قریب تھا کہ میری ران کھل جائے جس کے اوپر پشت میں رسول اللہ صغیر کی ران تھی اور اس حالت میں نزول وحی شروع ہوا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ وحشی پر آپ سوار ہوتے تو وحشی جو جھ سے ٹھہر جاتی اور ایک میں ہر کھت ترین ہر وحی کے دن میں بکی پیشانی پر پسینہ چل پڑتا یہ واقعات بتاتے ہیں کہ نزول وحی کی خاص کیفیت تھی اور یہ کوئی فرضی بات نہ تھی +

۳۴۷ وطاء - وطاء کے اصل معنی پامال کرنا ہیں اور یہاں بعض نے وطاء پڑھا ہے اور اس صورت میں اس کے معنی مواطاة یا موا

ہیں یعنی زبان اور ذول کی مواضع اور وطاء کے معنی قیام ہو گئے یعنی قیام میں زیادہ مضبوطی پیدا کرنے والا۔ اشد قیاماً (د) +

نافیثۃ الیل - دیکھ ۳۴۸ اور بعض نے اس کے معنی کئے ہیں وہ نفس جو رات کو اپنی خواہ گاہ سے عبادت کے لئے اٹھتا

اور جاہلے اور وہ بقیہ کے اس قیام کو سو کر اٹھنے کے بعد جو قیام ہوا اس سے مخصوص کیا ہے گویا یہی نشانیوں کی طرف اضافت کا ہے (د)

مطلب یہ ہے کہ رات کو عبادت کیلئے اٹھنا قیام کی غرض کو زیادہ عمدگی سے پورا کرنے والا ہے اور قول میں درست تر ہونے سے یہ مراد ہے

کہ اس میں حضور صلی علیہ وسلم جو تاسے - یا مراد یہ ہے کہ شب بیداری سے انسان میں قوت عمل بھی مضبوط ہوتی ہے اور اس کی بات بھی زیادہ

مؤثر ہوتی ہے اور یہی وہ چیزیں ہیں جن کی ضرورت اصلاح خلق کیلئے ہے یعنی انسان کے اندر خود قوت عمل کا ہونا اور اس کی

بات کا مؤثر ہونا اور یہ دونوں صفات نماز متوجہ سے پیدا ہوتی ہیں اس لئے جب پہلی آیت میں فرمایا کہ ہم تیری طرف عظیم الشان

وحی بھیج رہے ہیں جس کی غرض اصلاح عام ہے تو اب اس غرض کو پورا کرنے کیلئے یہ طریق بتایا اور اس سے اگلی آیت میں بتایا کہ دن کے

وقت وعظ و نصیحت اور لوگوں کی تعلیم کا شغل بھی ہوا کیلئے اپنی قوت عمل اور تائید کو بڑھانے کیلئے رات کا وقت ہے جو شخص متوجہ

اپنی عادت کر لیتا ہے اس میں یہ فرمایا بھی پیدا ہو جاتی ہیں +

۳۴۹ تَبْتَئِلْ - تَبْتَئِلْ کے معنی قطع ہیں اور تَبْتَئِلْ دنیا سے انقطاع کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جانا ہے اور یہی معنی تَبْتَئِلْ کے

ہیں اور تَبْتَئِلْ کے معنی عورتوں سے قطع تعلق اور ترک نکاح بھی ہوا اور اس معنی میں اسلام میں کوئی تَبْتَئِلْ نہیں جیسا کہ حدیث میں ہے (د) +

وَلَا تَبْتَئِلْ وَلَا تَبْتَئِلْ کے معنی ایسی عورت بھی ہیں جو نزدیکی سے منقطع ہو اور ایسی بھی جو اللہ تعالیٰ کی طرف منقطع ہو (د) اور یہاں

معنی عبادت میں انقطاع اور اخلاص نیت ہیں اور یہی اشارہ تم ذمہ میں ہے کہ دعا اور مراد یہ ہے کہ تم دو سے اشغال کو چھوڑ

اللہ تعالیٰ کا جلال نظر کر کے میں لگ جاؤ +

ثقیل

وحی کے وقت آنے کی حالت میں تبدیلی

وطاء

نافیثۃ

تجد کی برکات

تَبْتَئِلْ

تَبْتَئِلْ

وَأَصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَبِيلًا ۚ وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ ۚ

اور اس پر صبر کرو یہ کہتے ہیں اور غی سے کنارہ کشی کرتا ہوا انہیں جھڑوے اور بجھے جھڑوے اور صاحب دولت

أُولَىٰ النِّعْمَةِ وَمَهْلِكُمْ قَلِيلًا ۚ إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَجَحِيمًا ۚ وَطَعَلْنَا أَعْصِيَةَ ۚ

جھٹلے والوں کو اور انہیں تھوڑی سی مدت دے گا ۲۴۶۳ ہمارے پاس بیڑیاں اور جتنی ہوئی آگ ہو اور کلا گھونٹ دینے والا کٹا

وَعَنَّا بِأَلْيَمَلَةٍ ۚ يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا ۚ

اور روزِ ناکِ مذبذب ہو گا ۲۴۶۴ جس دن زمین اور پہاڑ کانپ اٹھیں گے اور پہاڑ پراگندہ ریت کا تودہ

مَهِيلًا ۚ إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا ۖ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ ۖ

ہو جائیگے ۲۴۶۵ ہم نے تمہاری طرف رسول بھیجا جو تم پر گواہ ہو جس طرح ہم نے فرعون کی طرف رسل

رَسُولًا ۖ فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا ۖ فَكَيْفَ تَتَّقُونَ ۖ

بھیجا ۲۴۶۶ تو فرعون نے رسول کی نافرمانی کی سو ہم نے اسے سخت گرفت سے پکڑا سو اگر تم انکار کرو

إِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ۚ ۖ السَّمَاءُ مَطْفِئَةٌ ۖ كَانُوعٌ مُّفْعِرَةٌ ۚ

تو اس دن سے کس طرح بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا آسمان اس سے جھٹ بیٹنے والا ہو گا اور اس کا وعدہ پورا ہو کر رہیگا

۲۴۶۷ ان کو چھوڑنے سے مراد وہی ان کی ایذاؤں پر صبر کرنا ہے اور ذرفی والکد بین یعنی ہیں ان کی سزا دہی کے لئے

کافی ہوں +

۲۴۶۸ اٹال - بخل کی جمع ہے اور یہ چار پائے کی قید یعنی جسے منہ میں ڈال کر اسے قابو کیا جاتا ہو، یا لنگم کا ٹوٹے ہوئے کیونکہ

وہ روک لیتی ہیں اور تکل عن الشئ کے معنی ہیں کمزور ہو گیا اور عاجز آ گیا (غ) +

غصۃ - وہ بڑی چیز جس سے خلق بند ہو جاتا ہو (غ) +

۲۴۶۹ - کثیب - کتب کے معنی قرب ہیں اور پھر امتاع کے معنی ہیں آسمان ہے اور کثیب ریت کے تودہ کو کہتے ہیں - جمع

کتب سے دل، +

مہیلہ - حال علیہ التراب اس پرستی ڈالی - اور تھیل وہ ریت ہے جو اپنی جگہ پر نہ رہے اور یہی مہیل ہو (دل) +

۲۴۷۰ سورہ مزمل کا نزول نہایت ابتدائی زمانہ کا ہے موت بھی کس صراحت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شیل موسیٰ کی چنگوٹی کا مصداق

شہر ایسے دیکھو استثناء ۱۸: ۱۸ میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھے صابک بنی برہا کروں گا دنیا کی تاجپوشی میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوائے کسی ہی نے موسیٰ جیسا بنی ہوئے کا دعویٰ نہیں کیا +

۲۴۷۱ فرعون بوجہ انکار موسیٰ اسی دنیا میں پکڑا گیا اس لئے شیل موسیٰ کا ذکر کر کے - فرعون کے منہوں کو خطاب کیا کہ تم

ایسے ہی گرفت کے دن سے کس طرح بچ سکتے ہو اور بچوں کو بوڑھا کر دے والا دن بوجہ اپنے احوال کے ہے کیونکہ تودہ کفار

نیل

عصۃ

کثیب

صیل

آنحضرت کو شیل موسیٰ
ذرا دتا

۲
۱۳

۱۹. اِنَّ هٰذَا تَنْزِيْلٌ مِّنْ سَيِّدِنَا اِلَىٰ رَّبِّهِ سَبِيْلًا ۚ اِنْ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ

یہ ایک نصیحت ہو سوجو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف رستہ اختیار کرے تیرا رب جانتا ہو کہ تو وہ تہائی رات کے قریب

تَقُوْمُ اَدْنٰی مِنْ ثُلُثِي الْلَيْْلِ فَنُصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَرِيفًا مِّنَ اللَّيْلِ مَعَكَ وَاللّٰهُ

قیام کرتا ہے اور (کبھی) اس کا نصف اور (کبھی) اسکی تہائی اور ان میں سے ایک گروہ جو تیرے ساتھ ہیں اور اللہ

يُقَدِّرُ الْبَيْلَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنْ لَّنْ تَخْصُوهُ فَاَقْرَأْ وَاَمَّا نَسِيْرٌ

رات کو (وہ) اُتار دے گا تیرا جو وہ جانتا ہو کہ تم اس کی حفاظت نہ کر سکو گے سو وہ تم پر (یعنی رحمت) کرتا ہو سو تو ان کو جو آسانی

مِّنَ الْقُرْاٰنِ طَعْمًا اَنْ سَبِّحُوْهُ مِنْكُمْ مَّرْضٰی وَاٰخَرُوْنَ يُصْرَبُوْنَ فَاِذَا الْاَرْضُ رِيْثًا

پڑھ سکتے ہو پڑھو۔ وہ جانتا ہو کہ تم میں سے کیا ہونگے اور اور جو زمین میں سفر کریگے اللہ کے فضل

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاٰخَرُوْنَ يَقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَقْرَأْ وَاَمَّا بَشِيْرٌ مِّنْهُ وَاَقِيْمُوا

کو تلاش کرتے ہو گئے اور جو اللہ کی راہ میں جنگ کریگے سو پڑھو جو اس سے آسانی ہے پڑھ سکو اور ناز

الصَّلٰوةِ وَاَتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوْا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا وَّاَمَّا نَقِيْرٌ مِّنْهُ لَا تَنْفُسُكُمْ مِنْ خَيْرٍ

کو ناپم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کیلئے اچھے عمل کرو اور جو کچھ تم اپنی بناؤں کیلئے ٹیلے سے آگے بھیج گئے

يَخْلُ مِنْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ وَّاَعْظَمُ اَجْرًا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اسے اللہ کے پاس پاؤ گے بہتر اور اجر میں بڑھ کر اور اللہ کی حفاظت کریو اور اگر تم کوئی الائی ہو

کی ذلت کا دن ہے۔ قیامت کے دن میں نیچے پوڑے نہ ہونگے وہ ایک ہی حالت پر رہیں گے اور فرعون کی گرفت دنیا کا رکھنا

قریب ہو کہ یہاں بھی اس دنیا میں گرفت ہی مراد ہے اور السماء منقسطا بہ آسمان کے ہیں کچھ پڑنے سے مراد اس کا

ظاہر ہونا ہے +

۳۶۶۸ حضرت عائشہ سے ایک روایت میں ہے کہ اس سورت کے پہلے اور آخری حصہ کے نزول میں بارہ بیٹھ کا وقفہ تھا اور

اس آخری حصہ میں بتایا کہ قیام میں کا حکم وجوب کے طور پر ہے اور حسب استطاعت ہو۔ یہاں یہی شعر جا دکو بطور غرض بیان

کیا اور قاعدہ اُما یسما متہ میں بتایا کہ جس قدر انسان سہولت سے رات کو اُٹھ سکے اُٹھے اور عقیقہ وہ عند اللہ ہو

خیراً وَاَعْظَمُ اجْزاً میں خیر اور اعظم اجزا مفعول ثانی ہے اور دھوکہ کی ضمیر فصل کے لئے ہے۔۔۔

سورة المائدة كريمة في بيت حسن وادب روماني

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ ہے انتہا رحم والے بار بار رحم کرنیوالے کے نام سے

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۖ قُمْ فَأَنْذِرْ ۚ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۖ

اے اور سننے والے ۱۳۶۹ھ اور ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی کر

۱۵

اس سورت کا نام اللہ تعالیٰ اور اس میں دور کوغ اور چھپن آیتیں ہیں اور کچھ ادا ہے والے بنی کریم صلعم ہیں جسے پہلی سورت میں اور اس میں آپ کو انداز کیلئے امر کیا ہوا اور ادا ہے حق کوئی کی مخالفت نہ کرنا یا کچھ بھی سورت میں نماز کے ذریعے سے کسی شخص کا فکر بگاڑ نہ کیلئے جس کے بگاڑ یا بے پروا کر دوں کی تکمیل کر دھالنا کہ نزول میں اس سورتوں کی ترتیب اور ہر بیسی سورہہ در شہد ہے اگر اور زل بعد کی مگر یہاں لحاظ مضمون ان کی ترتیب رکھی ہو کر یا پہلے اپنے نفس کی تکمیل کی فکر کر دھو دھو کی تکمیل کی فکر نہ کر دھو اس سورت کا بیسی طور پر ابتدا کی ہو بلکہ بعد قدرت یہ پہلی سورت ہو حضرت کے فناء سے مراد وہ زمانہ جس میں پہلی وحی انا نزل ہو کر پھر وحی کا آنا کچھ عرصہ کے ملا لک گیا غالباً یہ عرصہ کوئی چھ ماہ کے قریب تھا۔ اور اس قدرت میں یہ حکمت معلوم ہوتی ہو کہ وحی کی عظمت اور جلال کی روداشت کی قوت بنی کریم صلعم میں پیدا ہو اور بتدریج اس عظمت اور جلال نظر سے آپ کی طبیعت مانوس ہو خود بنی کریم صلعم کی تشریف آوری سے پہلے ایک نہایت انہماک نہ قدرت وحی کا دنیا پر نگہداری میں لال چھ حدیاں جس کا نظیر پہلے کسی زمانہ میں نہیں ملتا اور یہ زمانہ قدرت ایسا ہی تھا جیسے ایک نسا عرصہ اساک باوق اور گری کا غلیم شان بادش کے لئے پیش خیمہ ہوتا ہے +

۳۶۶ مدثر دودو کے اصل معنی دودوس یا شانا ہیں جیسا کہ حدیث عائشہ میں ہے دَثَرُ مَكَانِ الْبَيْتِ فَلَمْ يَجِدْهُ هُوَ دِينِي فَأَنَابَ
 کافشان مٹ گیا اس لئے حضرت جوئے اسکا چ نہیں کیا اور دَثَرُ ثَرَا لُزْزِیْلُ کے معنی ہیں کپڑے میں داخل ہو کر اپنے آپکو اس میں بپیٹ لیا
 اور دَثَرُ دَوَّاهُ کپڑا ہے جو اندر کے کپڑوں کے اوپر سے پہنا جاتے انصار کے متعلق حدیث میں ہے اِنْ تَمَّ الشُّعْرُ وَالْمَنَاسُ الْاِلَیْ تَارِ مَعْنٰی تَمَّ
 اندر کے لباس کی مانند یا غوام ہیں اور دَثَرُ ثَرَا لُزْزِیْلُ اصل میں مَمْتَدُّ ثَرَا یعنی سرسے کے وقت
 کپڑا اوپر سے لینے والا دل، اور اس کے معنی بعض نے کٹے ہیں سوئے کیلئے کپڑا اور دَثَرُ ثَرَا لُزْزِیْلُ والا اور بعض نے نبوت اور اس کی ذمہ داریوں
 کے لباس کو اور دَثَرُ ثَرَا لُزْزِیْلُ والا (ج) +

صحیح حدیث سے بلکہ احادیث کے اتفاق سے ثابت ہو کر آیا یہ المداثر ہے پہلی وحی جو فترت الوحی کے بعد نازل ہوئی تھیں پہلی وحی اقامتی اس کے بعد وحی کچھ عرصہ کیلئے رکی رہی پھر ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں جا رہے تھے کہ اپنے آسمان سے ایک آواز آئی اور وحی فرشتہ دیکھا ہے اپنے غار میں دیکھا تھا تو آپ اس کے عجب سخت عائف ہوئے اور گھر میں آئے اور حضرت خدیجہ سے کہا کہ مجھے کپڑا اڑھا دو تب نازل ہوا آیا یہ المداثر یہ جابریں عبد اللہ کی روایت صحیح بخاری میں ہے اور بعض نے جو اسے اقامت کے مقابل میں ہے کہ پہلی وحی کا یہ تو انکو غلطی لگی ہے یہ فترت کے بعد پہلی وحی تھی اور مدت کا خطاب بلحاظ حالات ظاہری بھی صحیح ہے یہاں کہ حدیث میں مذکور ہے اور مطلب اس سے یہ ہے کہ آپ درعجب ہو کر کپڑا کیوں اڑھتے ہیں اٹھو اور مخلوق خدا کو بدی کے بدنامی سے محفوظ

تمہید سورت

زمانہ قدرت

دندور

مَدَنِي

بِقَارِ

میں نے

بعدِ قمرت پہلی دہائی

وَيُنَابِكَ فَطَهَّرَهُ وَالرَّحْزَ فَاجْهَرَهُ وَلَا تَسْنَنْ تَسْتَكْبِرُ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ

اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھنا ۱۲۷ اور تپاکی سے دور رہنا ۱۲۸ اور اس لئے احسان نہ کرنا زیادہ لئے ۱۲۹ اور اپنے رب کے لئے صبر کر

فَاذْأَقِرْنِي النَّاقُورُ فَلَاكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمَ عَسِيرٍ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ

پس جب بجلی بجایا جائے ۱۳۰ تو اس دن وہ ایک عسیت کا وقت ہو گا (یعنی) کافروں پر سہل نہیں ہو گا

ذُرْنِي وَمِنْ خَلْقَتٍ وَجِدًا وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَمْدُودًا وَبَيْنَ يَدَيْهِ

میرے چھوڑ دے اور اسے جسے میں نے اکیلا پیدا کیا ۱۳۱ اور اسے مال فراوان دیا اور میرے سرِ وجود

۱۳۲ کے سامنے میری طرح ہی میں آگے جو لباس نبوت اور کمالات نفسی کا لباس اڑھا یا گیا ہو تو اب اٹھو اور اپنے کام میں لگ جاؤ اور دوسروں میں بھی یہ کمالات پیدا کرو +

۱۳۳ ثیاب۔ ٹوٹ کی بیج و جیس کے معنی کپڑا ہیں اور یہاں ثیاب سے مراد لباس بھی ہو سکتا ہے اور دھنس سے کٹنا بھی ہو سکتا ہے (۱۳۴) نظیر ثیاب کے معنی بن لباس اور مکر سے مروی ہیں کہ ان کی معصیت پر لباس مت اڑھو اور ابن عباس وغیرہ سے یہ معنی بھی مروی ہیں کہ مراد ذوقِ تعبیر ہے اور لکھا ہے کہ وہ بطن الثیاب اس شخص کو کہتے تھے جو عہد کو وفا کرے اور لوگوں میں اصلاح کرے اور اچھے عمل کرنے والے کو بھی ظاہر الثیاب کہتے تھے (۱۳۵) اور مراد دونوں معنی ہیں۔ ظاہر کو پاک صاف رکھنا بھی اس طرح ہر صدمہ پر جیسے باطن کو پاک و صاف رکھنا۔ اور ہر مسلمان کے لئے یہ دونوں حکم ہیں کہ اپنے لباس ظاہری کو بھی پاک و صاف رکھے اور اپنے اعمال یعنی باطن کو بھی پاک و صاف رکھے اور حکم کا نشا اس عمل پر مداومت اختیار کرے کا ہے +

۱۳۶ دجن۔ دجن کے اصل معنی اضطراب ہیں اور دجن اور دجن کے ایک ہی معنی ہیں یعنی ناپاکی یا عذاب۔ اور بتوں کی بھشتش یا شرک کو بھی کہا جاتا ہے یا ایسے عمل کو جس کا نتیجہ عذاب ہو دل، گو یا پچھل آیت میں اپنے ظاہر و باطن کو پاک رکھنے کا حکم ہے تو یہاں اس کا طریق بھی بتایا کہ ہر قسم کی ناپاکی سے دور رہو ظاہری ہو یا عمل کی +

۱۳۷ اس کے معنی اور کسی طرح پر بھی گئے تھے ہیں مثلاً یہ کہ اگر احسان کو اسے بڑا دیکھو یا یہ کہ اپنی حسرت سے اللہ تعالیٰ پر احسان نہ رکھو مگر ظاہر معنی جو ترجمہ ہیں اس موقع پر موزوں ہیں اور احسان کرنے میں ایسے احسانات بھی داخل ہیں جو انسان مالی امداد کے طور پر یا حسن سلوک و سکرے کرتا ہو اور وہ احسان بھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں کو ہدایت پہنچا کر لوگوں پر کرتے تھے۔ اور مطلب یہ ہے کہ ترجمہ و نصیحت قرآن کو دوسروں تک پہنچاؤ تو اسلئے نہیں کہ تمہیں بڑا اجر ملے بلکہ اسے اپنا فرض منصبی سمجھ کر اور یعنی ابن زبیر سے ہتھیا کہتے ہیں

۱۳۸ نا قور۔ فقہائے زبان کی آواز کو بھی کہتے ہیں کیونکہ زبان کی طرف کو بچ فون کے ساتھ لگا کر اور اونا تو قصہ یعنی بگل ہر دل، نقار۔ ناقور

۱۳۹ لکھا گیا ہو کہ یہ آیات ولید بن مغیرہ کے متعلق نازل ہوئیں اور اسامہ اس واقعہ کی طرف سمجھا گیا ہے جو کئی سال بعد کا ہے اور یہ ممکن ہے کہ یہ آیات بہت دیر بعد نازل ہوئی ہوں مگر یہاں سے سارا مضمون آخر کو تک سلسلہ پر اسلئے یہ قرہی قیاس نہیں اور افغانی عام ہیں میں ہر ایک متکبر مکرش کا ذکر ہے جو حق کی پروا نہیں کرتا اور اسنے مال و دولت پر مغرور ہوتا ہے اور وحید خدا اس کے متعلق بھی ہو سکتا ہے جو پیدا کیا گیا یعنی اسے اکیلا پیدا کیا (۱۴۰) عدوت منافقت کا کچھ میں نے دیا۔ اور پیدا کر کے اس کے متعلق بھی ہو سکتا ہے جو یعنی میں نے لکھا ہے اسے پیدا کیا تو مطلب یہ ہے کہ اسے اکیلا ہی اسے پاک کرنے کیلئے بھی کافی ہوں اور یا ذوق کے متعلق ہو سکتا ہے جو یعنی مجھ تنہا اس کی مزا کیلئے چھوڑ دو +

وَمَهَّدَتْ لَهُ تَمِيمًا ۖ ثُمَّ طَمَعُ أَنْ يُزِيدَ ۖ كَلَامًا إِنَّهُ كَانَ لَا يَتِمُّنَا ۚ

اور اس کیلئے خوب سامان تیار کیا۔ پھر وہ آزدور کتھار کی میں بڑھاؤں ہرگز نہیں وہ ہماری آیتوں کا

عَنِيدًا سَارُهُقُهُ صَوَّودًا إِنَّهُ تَكْرُوقَدَّرَ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ثُمَّ رُفِئَ

دشمن ہر . میں اسے سخت مشقت میں مبتلا کروں گا اس نے فکر کیا اور امتحانہ کیا پس ہلاکہ ہو گیا اندازہ کیا . پھر

قِيلَ كَيْفَ قَدَّرَ ثُمَّ نَظَرَ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ فَقَالَ إِنْ هَذَا

اطلاؤں کو کیا اندازہ کیا پھر دیکھا پھر توڑی چڑھائی اور سنبہ بنایا۔ پھر ۳۶۵ میٹر پھر پھر ۱۷۰ میٹر کیا پھر کیا یہ کچھ نہیں

الْأَسْحَرُ يُؤْثِرُهُ إِنَّ هَذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ سَاصِلِيهِ سَقَرٌ

۳۴۷
مگر جادو ہر جہل آتہ ہے ۳۴۸ یہ کچھ نہیں گمراہ انسان کی (بنانی ہوئی) بات ہر
میں اسے دہلیز میں داخل کروں گا۔

وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرٌ ^٩ لَا يَقُولُ إِلَّا نَذْرٌ ^{١٠} لِّلْوَحْيِ ۖ لِّلْبَشَرِ ^{١١} عَلَيْهَا تِسْعَةُ عَشْرَ ^{١٢}

اور تجھے کیا خبر ہو دفن کیا ہو وہ باقی نہیں رہتی اور نہ چھوڑتی ہے جسے کو کھسٹ دینے والی ہر شے ۳۲ اس پرانیس (داروغے) ہیں

۳۶۵ عَبَسَ عَبُوسٌ - سینہ کی تلخی سے ہر پریشانی یا ترشی کے نشان پیدا ہوتا ہے اسی سے عبوس ہے یوں عبوساً
 (الذکر - ۱۰) (غ) +

بہس۔ کسی چیز کے وقت سے پہلے اس کے لئے جلدی کرنا بے نسبت ہے اور یہاں مراد یہ کہ عہدس کو اس کے وقت سے پہلے ظاہر کیا۔ وجہ یوں بتلانا باسحاق (الحقیقۃ - ص ۲۴) میں بھی یہی مراد ہے (۲) اعلیٰ نسبت کے معنی ابراہیم حاکم نے کئے ہیں سخت کثرت سے دکھایا۔ اور باسحاق کے مراد یہ ترش روک ظاہر کرنے والے اس لئے کہ انہیں یقین ہو جائے تاکہ مذاہب ان پر نازل ہونے والے (د) +

۳۶۶ ولید بن مغیرہ کے متعلق روایت ہو کہ حضرت معلم سورہ حم پر پڑھ رہے تھے اور وہ سن رہا تھا جب اپنی قوم میں واپس گیا تو قرآن کریم کی صداقت کا اس پر اثر تھا ابو جہل کو یہ بات پہنچی تو اس نے دریافت کیا۔ ولید نے کہا کہ شکر مجھ سے زیادہ کوئی نہیں جانتا مگر یہ شہر نہیں۔ اور ہم کراہتوں کو بھی خوب جانتے ہیں یہ کائنات نہیں اور یہ کذب بھی نہیں کیونکہ آپ نے کبھی جھوٹ بولا نہیں لیکن ابو جہل کے اصرار پر کہ کوئی ایسی بات کہے جس کی وجہ سے قریش آپ کے مستنصر رہیں آخر کہا کہ یہ محمدؐ جو ایک شخص کو اس کے اہل و عیال سے الگ کر دیتا ہے (۱)۔

۳۷۶ یسقا۔ یسقا تہ الشمس سورج نے اسے متغیر کر دیا اور چلا دیا اور سقا و یسقا کا نام ہے (۴) + یسقا

۲۲۶۸ اَوَاحَةُ: بُح. ۳۲۲۶ اور لَوْحَةُ الْحَمْدِ کے معنی میں اُمی نے اسے متفق کر دیا یعنی سہا کہ دیا یا مجلس دیا، (ف) +

بَشَرًا - بَشَرًا ة چرٹ کے باہر کے حصے کو کہتے ہیں اور بَشَرًا اس کی جمع ہے (شرف)۔

۳۱ وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا

اور ہم نے ان کے دروغے و فرشتوں کو ہی بنایا اور ہم نے ان کی گنتی صرف انکی آزمائش کیلئے ٹھہرائی ہو کر کا نہیں

لَيَسْتَفِيقَنَّ الَّذِينَ أَتَوْا الْكِتَابَ بِزَادٍ مِنَ الْإِيمَانِ أَتَمَنَّا وَلَمْ يَزَادَ لَنَا إِلَّا أَنْوَاعُ الْكِتَابِ

تاکہ وہ لوگ یقین کریں جنہیں کتاب دی گئی اور جو ایمان لائے وہ ایمان میں بڑھیں اور وہ جنہیں کتاب دی گئی

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دُونِ الْإِيمَانِ لَتَنْفَخُنَّ فِيهِمْ رُسُفًا مِمَّا كَفَرُوا فَمَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا مَثَلًا

اور مومن تنگ میں نہ پڑیں اور تاکہ وہ لوگ جن کے دلوں میں پیاری ہو اور کافر کیسے اللہ نے اس مثال کے ساتھ کیا اور کیا

لَكَذَلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنِ يَشَاءُ وَهُوَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ وَمَا

اسی طرح اللہ جسے چاہتا ہو گمراہی میں چھوڑتا ہو اور جسے چاہتا ہو راہِ راست دیتا ہو اور تیرے رب کے لشکر کو کوئی نہیں جانتا کہ وہی اور

هِيَ الْأَنْزَارُ لِلنَّبِيِّ وَالْقَبْرُ وَاللَّيْلُ إِذَا دُبُرُوا الصُّبْحُ إِذَا اسْتَفْرَجَ أَمَّا الْكَلْبُ

۱۶

صرف انسان کیلئے نصیحت ہو ۳۲۶۹ ہرگز نہیں چاند گواہ اور رات جب جاگے اور صبح جب روشن ہو وہ ہماری جیسے ہی ایک

۳۲۷۹ اصحاب النار سے مراد یہاں دوزخ کے داروغے ہیں اور انکی گنتی انہیں اور انکی آیت میں بیان ہوئی ہو اور ہو سکتا ہو کہ انہیں

دوزخ کے داروغے

فرشتے ہوں یا انہیں جاقیتیں اور خاص ان گنتی کے متعلق فرمایا کہ یہ کافروں کیلئے آذنائیں ہو اور آیت کے آخر میں ما ذاراد اللہ جھٹلا مثلاً

نکلسے ایک مثال فرمادیا جس کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہو اور ممکن ہو کہ کسی اس کے متعلق کوئی ایسا انکشاف ہو جو مومنوں کیلئے

اثر وادایاں کا موجب ہو جب ہم اس میں سیکڑوں باتیں علم غیب کی ہستی پاتے ہیں جتنا جانتا انسان کی طاقت میں نہیں اور انکی صداقت

آج اظہر من الشمس ہو تو دوزخ پر انہیں فرشتوں کا ہونا کوئی اتنی بڑی بات نہیں جو کسی عقلمند کیلئے ٹھکر کا موجب ہو سکے۔ وما یعلم جنودہ

اللاہو جانتا ہو کہ فرشتوں کی تو کوئی انتہا نہیں یہ انہیں کسی خاص کام کے لحاظ سے ہیں ممکن ہو کہ ان میں کوئی انہیں قوی ایسے ہون سکے

جس سے متعال سے آگ بھرا ہو تو اگر وہ یہ بھی ہو سکتا ہو کہ وہ جھٹلا عنہم لافتنہ للذین کفر واصرہ جملہ مضمر کے طور پر ہوا اور

باقی مضمون صرف دوزخ کے ذکر سے تعلق رکھتا ہو +

۳۲۸۰ احدی الکبر۔ کبر کبریٰ کی جمع ہو۔ انہا میں ضمیر ستھرا کی طرف سے۔ تو مطلب یہ ہوا کہ اور بھی بڑی ہی مصیبتیں ان کیلئے ہیں

دوزخ بھی ان میں سے ایک ہو البتہ احدی کے لفظ میں یہ اشارہ ہوا کہ اس کی نظیر اور کوئی نہیں دیکھو ۳۲۸۱ وضریر کفر

کی طرف بھی مانا گیا ہو اور حال قصہ یا ساعت کی طرف بھی اور گئی آیت میں مذکور بعضی انداز مانا گیا ہو بعضی وہ انداز ہیں مثلاً کہ

یابعضی منفرد یا ذات انفرادی اور یہاں فکر و بطور شدات پیش کرنے میں یہ اشارہ ہو کہ جس طرح چاند پھلے چھوٹا سا ہوتا ہو اور ٹھٹھٹا

چلا جاتا ہو یہی مثال حق کی ہو کہ وہ تدریجاً ترقی کرتا اور رات کے دور ہوئے اور صبح کے روشن ہونے میں بھی باطل کی تاریکی کے

دور ہونے اور حق کی روشنی پھیلنے کی طرف اشارہ ہو اسلئے جواب قسم میں فرمایا کہ حق کی مخالفت کا نتیجہ احدی الکبر ہو +

نَزِيلَ الْبَشَرِ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ ۚ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۚ

انسان کیلئے ذرا نیوالی اس کیلئے جو تم میں سے چاہتا ہو کہ آگے بڑھے یا پیچھے رہے ہر شخص اس کے بدلے جو اس نے کمایا

رَهِيْنَةً ۚ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِيْنِ ۚ فِيْ جَنَّتِ يَتَسَاءَلُوْنَ عَنِ الْجُرُمِيْنَ ۚ مَا

گرفتار رہا ہوگا سوائے دائیں ہاتھ والوں کے وہ بہشتوں میں ایک دوسرے سے سوال کریں گے مجرموں کے بارے میں تمہیں

سَأَلَكُمْ فِيْ سَقَرٍ ۚ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصْطَلِيْنَ ۚ وَلَمْ نَكُ نَطْعُمُ الْمُسْكِيْنَ ۚ

کیا چیز دوزخ میں لائی کہیں ہم ناز پڑنے والوں میں سے نہ تھے یا وہ ہم سکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے

وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِيْنَ ۚ وَكُنَّا نَكْذِبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۚ حَتَّىٰ آتَيْنَا الْيَقِيْنَ ۚ

اور ہم تہیں کرنا والوں کیساتھ لکھ رہے تھے یا ہم جزا دینے والے دن کو کھلاتے تھے یہاں تک کہ ہمیں موت نہ آئی

فَمَا سَفَعْنَاهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِيْنَ ۚ فَمَا لَكُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ۚ كَانَتْهُمْ جُحُورٌ

سوائے شفاعت کرنے والوں کی شفاعت خاندانہ نہ دے گی تو انہیں کیا ہوا کہ وہ نصیحت سے سنبھلنے والے ہیں گویا کہ وہ دیکھ کر

مُسْتَفْرِفَةٌ ۚ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ۚ بَلْ يُرِيدُ كُلُّ اٰمْرِئٍ مِنْهُمْ اَنْ يُّوْتِيَ مِثْلًا مِّثْلَهُ ۚ

گدھے ہیں شیرے بھاگ رہے ہیں ۳۳۸۱ بلکہ ان میں سے ہر شخص چاہتا ہو کہ اسے کچھ ہوتے میٹھے دیئے جائیں

كَلَّا بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۚ كَلَّا اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَاءَ ذَكَرْهَا ۚ وَمَا

ایسا نہیں ہو سکتا بلکہ وہ آخرت سے نہیں ڈرتے ایسا نہیں یہ ایک نصیحت ہے سو جو کوئی چاہے اسے یاد رکھے اور وہ

يَذْكُرُوْنَ ۚ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ ۚ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۚ

یاد نہیں رکھتے سوائے اس کے کہ اللہ چاہے وہ تقویٰ کا اہل ہے اور وہ مغفرت کا اہل ہے ۳۳۸۲

۳۳۸۱ مستغفرہ لغہ ۱۶۰ استغفار کے معنی ہیں طلب النفاذ اور لڑائی سے بھاگنے کیلئے لگانا اور یا مستغفر یعنی نافرمانی (غ)

قصورۃ قسم کے معنی غلبہ یا تو ہیں اسی سے قصورۃ ہر جس کے معنی نہیں ہیں اور تیر انداز اور شکاری بھی کہے گئے ہیں (دینی حق سے

ان کے بھاگنے کی وجہ سے انہیں لگی گھونٹیں تشبیہ کی گئی ہیں کیونکہ یہ حدود کی حفاظت حق کی سیدھی سیدھی باتوں سے پہنچ بھاگتے تھے

۳۳۸۲ یعنی ہر شخص یہ چاہتا ہو کہ خود اسے کچھ ہوتے میٹھے نہیں ہی رسول کی معرفت کتاب کی بجائے ہر ایک کو ایک ایک لکھا ہی گئی تھی

بعض قصص خوار و کبار کے لئے کہ ہم تو آپ کی پیروی کرنے کیلئے لکھی گئی تھیں ہمارے پاس آج جس کا سر نامہ دیں ہو کہ وہ عالمین

فلاں شخص کے نام درود سری جگہ پر حق تعالیٰ نے اہلنا کتنا با نفاذ و ذوق دینی اس (آیل ۳-۹) +

۳۳۸۳ استغفار کی کیفیت سب مشیتوں پر غالب ہو اور اس کی مشیت ان کیلئے تباہی ہو جب یہ اسے آپ کو اس کا اہل بنائیں

عند التاخرین ۱۲

الثلة

استغفار

قصود

سَمِعْتُ الْعِمَامَةَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنَّ فِيهَا كَوْنًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ بے انتہا رحم والا ہے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

لَا أَقِیْمُ یَوْمَ الْقِیَمَةِ ۝ وَلَا أَقِیْمُ بِالنَّفْسِ الْتَوَامَةِ ۝ یَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ یُجْمَعُ عِظَامُهُ ۝

نہیں میں قیامت کے دن کی قسم کھا تا ہوں، اور نہیں میں ملاست کر پٹے لافس کی قسم کھا تا ہوں ۳۳۳۳ کیا انسان خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ڈیڑھ گھنٹہ میں

۱ اہل التقویٰ ۲ اہل المغفۃ ۳ تنبیہ سورت

اور اس کی خوشخبری بھی ہو کر آخر کار یہ اسے قبول کرینگے اہل التقویٰ یعنی بہت کا حقدار کہ اس کے اعمال کم نہ گشت کجیائے اور اس کی غفلت یعنی اس بات کا اہل کہ مغفرت کرے اس میں یہ اشارہ ہو کہ اگر انسان مغفرت پانچا حقدار نہ ہو مگر اللہ تعالیٰ مغفرت کرے اس کا حقدار ہو اس سورت کا نام القیامۃ ہے اور اس میں دو رکوع اور چالیس آیتیں ہیں اس میں قیامت کا ذکر ہے اور قیامت پر قیامت کو بطور شہادت پیش کیا ہے یعنی اس قیامت روحانی کو جو بذریعہ نبی صلعم پیدا ہوئی تھی اور اس روحانی قیامت سے مراد انسان کے اندر ایک نئی زندگی کا احساس پیدا ہوتا ہے اور نبی کریم صلعم کے ذریعہ سے نہ صرف وہ احساس پیدا ہوا بلکہ اس قدر قوت کو پہنچا کہ اسکے سامنے بڑے بڑے پہاڑ ٹکٹے اور یہی تعلق اس سورت کا پچھلی سورت سے ہے جس کے آخر پر فرمایا تھا کہ قرآن ایک تمکدہ ہے جس میں یہی اشارہ تھا کہ اس سے ایک روحانی قیامت برپا ہوگی اور اس سورت میں اسی روحانی قیامت کو بطور شہادت قیامت لکھری پیش کیا ہے یہ بھی ابتدائی کی دہی ہے +

۴۴۴۴ لَوَاۤیۡۃٌ ہست ملاست کر نیو الا۔ النفس التوامۃ وہ ہے کہ اس نے کچھ فضائل کو اپنے اندر لے لیا ہے مگر جب اسکے صاحب کوئی امر کر دے کہ وہ مرد ہو تو اسے اس پر ملاست کرتا ہے اور نفس مطمئنہ سے کمتر ہے اور بعض کے نزدیک یہ وہ نفس ہے جو اپنی ذات میں مطمئن ہے اور سوئی تاویک لے انہیں ملاست کرتا ہے گو یا نفس مطمئنہ سے بالاتر ہے (غ) تین قسم کے نفس کیلئے دیکھو ۱۵۵۳ +

قسم سے پہلے نقطہ لا پر دیکھو ۱۵۵۳ اور یہاں قیامت کے دن اور نفس کو بطور شہادت پیش کیا ہے اور جو ابستم کا ذکر ایچسب الانسان ان لن یجمع عظامہ میں ہے یعنی بٹ بٹ بعد الموت ضرور ہوگا بالفاظ دیگر قیامت کے دو در پر ایک تو خود قیامت کو ہی بطور شہادت پیش کیا ہے اور وہ نفس لوامہ کو۔ قیامت کیلئے قیامت کس طرح دیں ہے؟ قیامت کے معنی ہیں ایک ہی مرتبہ کھڑا ہونا اور ساعت اور قیامت میں فرق یہ ہے کہ ساعت تباہی کا وقت ہے اور قیامت زندگی کا۔ دیکھو ۱۵۵۳ یعنی ساعت میں اس تباہی کی طرف اشارہ ہے جو پہلے عالم پر آئے گی اور قیامت میں اس زندگی کی طرف جو بعد میں قائم ہوگی۔ اب یہ زندگی جو بعد الموت ملے گی کی حقیقت اعمال کا نتیجہ ہے اچھے عملوں والوں کی زندگی بستی ہوگی یعنی خوشی کی اور بے عملوں فالوں کی زندگی جہنمی ہوگی یعنی دکھ کی۔ اس زندگی کا کھلے طور پر نمودار ہونا ہی قیامت ہے لیکن ایک باریک رنگ میں یہ زندگی ہمیں پیدا ہو جاتی ہے۔ نیک اعمال کے نیک نتائج بد اعمال کے بد نتائج ضمنی طور پر یہاں بھی ظاہر ہو جاتے ہیں بستی زندگی اسی دنیا میں شروع ہو جاتی ہے اور جہنمی زندگی بھی یہیں اپنا اثر دکھائے لگتی ہے۔ گو یا ایک چھوٹی قیامت یہاں بھی برپا ہو جاتی ہے۔ وہ زندگی جو کامل طور پر بعد موت نمودار پذیر ہوگی اس کا احساس یہیں سے شروع ہو جاتا ہے اور یہ دونوں قیامتیں برپا کرنے والے نبی ہی ہوتے ہیں اپنی کھلی قیامت کی ذمہ داریاں اٹھنے کے ذریعہ سے لیتی ہے اور روحانی قیامت کا احساس بھی وہی پیدا کرتے ہیں اور اسی احساس کا پیدا کر دینا حقیقت ہے کھلی قیامت کے دو در پر ایک تین شہادتیں اور اس کی طرف

بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَنْ نَسُوْا بَنَانَهُ ۖ بَلَىٰ يُرِيدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ ۚ

۳۳۸۶

ہاں ہم سب بات پر قادر ہیں کہ اس کے سامنے، اضافہ پورا کریں ۳۳۸۵ بلکہ انسان چاہتا ہے کہ آگے بڑھ کر ہی کرنا چاہتا ہے

يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ۚ فَذَا بَرْقٌ أَلْبَسَ وَخَفَا لَقَمَرٌ ۖ وَجُمَعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۚ

۳۳۸۷

پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہے؟ سو جب نظر خیر ہو جائیگی ۳۳۸۶ اور چاند تاریک ہو جائیگا اور سورج اور چاند کٹھے ہو جائیگے

آگے بل انسان عین غنیمت بصیرت ہے توجہ دلائی ہے یوں قیامت کو قیامت پر بطور شہادت پیش کیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اسے نفس لوامہ سے معذور کیا ہے۔ کیونکہ نفس لوامہ ہی اس روحانی زندگی یا روحانی قیامت کے احساس کی ابتدائی حالت ہے نفس لوامہ کی حالت میں یہ احساس بالکل غفلت ہوتا ہے اور نفس طہنت کی حالت میں وہ احساس بہت قوی ہو جاتا ہے مگر ابتدا اس کی اس وقت ہے جب انسان بدی کے بد نتائج کو محسوس کرے لگے اور اس کا نفس اسے ہر ایسے امر پر ملامت کرے لگے جس میں روحانی زندگی پیدا ہونے میں روک ہو اور اگر نفس لوامہ کے دوسرے معنی لئے جائیں تو مراد خدا و انحضرت معلّم ہو گئے گو یا قیامت کے وجود پر بھی شاہد ہے اور نبی بھی شاہد ہے جس کی خبر دیتا ہے۔

نفس لوامہ

۳۳۸۵ بنان۔ دیکھو ۱۲۱۶ واضعاً ہوا منہ ہم کل بنان (الانفال ۱۶) کی تعبیر کرتے ہوئے ابراہیم حق نے لکھا ہے کہ بنان سے مراد سارے اعضائے بدن ہیں جن میں انگلیاں بھی شامل ہیں کیونکہ یہ اعضاء بالکمال سے ماخوذ ہیں جس کے معنی میں مکان میں اقامت اختیار کی اور اقامت اور حیات کیلئے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ بنان سے تیار ہوتی ہیں یعنی کل اعضاء اور ہاں بنان کے معنی بعض نے انگلیاں یا انگلیوں کے پورے اور بعض نے اطراف بھی لئے ہیں دل +

بنان

ان دو آیتوں میں بحث بعد الموت کا ذکر کیا ہے پہلی میں فرمایا کہ کیا انسان خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی پٹیاں جمع نہیں کریں گے اور دوسری میں فرمایا کہ ہم اسکے سارے اعضا کے پورا کرنے پر قادر ہیں۔ تو ہڈیوں کے جمع کرنے سے یہ منشا تو ہو نہیں سکتا کہ ہڈیاں سب کیسے موجود ہوں گی ان کا جمع کرنا کوئی دشوار کام ہے ہڈی چل میں وہ ہے جو انسان میں سب سے دیر پائے ہوئے اور ہڈیوں کے جمع کرنے میں اشارہ انہیں چیزوں کے جمع کرنے کا ہے جو دیر پائے ہیں یعنی شاخ، اعلیٰ، قرآن کریم میں مودت ہڈیوں کے اٹھانے کو ہی زندگی سے تعبیر کیا گیا ہے جبہ و انظار الی العظام کیف ننشأھا ثم نکسوها لھا (البقرہ ۲۵۹) یا میں بھی العظام دھو دھیم (یس ۳-۷۸) اور نسوی بنانہ میں پہلی ساخت جسم انسانی کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے اور یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ دوسری پیشین گوئی کے اعضا کو مکمل کرنے پر قادر ہیں +

ہڈیاں جمع کرنے سے

۳۳۸۶ لیغز اناہ فجود دیکھو ۱۱۸ اور اناہ کے معنی ہیں آگے لیغز ماہ کے معنی ہیں زندگی کا ارادہ کرتا ہے تاکہ اس میں فخر کرتا چلا جائے اور بعض نے معنی لئے ہیں تم اس میں گناہ کرے یا معنی ہیں گناہ کرے پھر کہ کل کو توہ کر لوں گا پھر نہ کرے دفع مطلب یہ ہے کہ انسان چاہتا ہے کہ آگے معاشی میں تلبہ ہو سکے چلا جائے اس سے کوئی چیز اسے روکنے والی نہ ہو (ج) +

فجور۔ اناہ

۳۳۸۷ برق۔ برق بادل کی چمک کو کہتے ہیں اور برق جب آنکھ کے متعلق کہا جاتا ہے تو مطلب ہوتا ہے کہ وہ مضطرب ہوگی

برق

۳۳۸۸ خف قرے مراد اگر گرین یا جائے تو جیسے شمس و قرے سورج گرہن اور چاند گرہن کا اکٹھا واقع ہونا یا جاکنا۔ اور چونکہ

سورج اور چاند کا جمع ہونا

چاند گرہن مہینہ کے وسط میں ہوتا ہے اور سورج گرہن آخر میں اسلئے مراد اس سے کسی خاص مہینہ میں دو ٹوٹا اکٹھا ہونا ہو گا جیسا کہ

ایک روایت میں ہمدی کے ظہور کی علامت رمضان میں کسوف و خسوف کا اجتماع ہے اور ایسا ایک اجتماع ۹۳۳ء میں ہو چکا ہے

اور حضرت ابن مسعود نے مراد دونوں کا ظہور مغربے لیا ہے اور اگر مراد اس سے محض چاند کا تاریک ہونا لیا جائے تو سورج اور چاند

۱۱ یَقُولُ لَإِنْسَانٍ يُؤْمِنُ إِنَّ الْمَفْزِعَ كَلَّا لَا وَزَرُهُ إِلَىٰ بَيْتِكَ يُؤْمِنُ الْمُشْتَرِ

اس دن انسان کہیگا کہاں بھاگ کر جانا ہے ہرگز نہیں کوئی جائے پناہ نہیں تیرے رب کی طرف ہیں دن ٹھکانے

۱۳ یَبْنُوْا الْاِنْسَانَ يُؤْمِنُ بِمَا قَدَّمَ وَآخَرَ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰۤی نَفْسِهٖۤ اَبْصِرُۙ

اس دن انسان کو اس کی جزویائی جی جی اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا بلکہ انسان اپنے نفس پر آپ دیں ہے

۱۵ وَلَوَالْقٰی مَعٰذِیْرَہٗ لَا تَحْزٰکَ بِہٖ لِسَانَکَ لِتَجْعَلَ بِہٖۤ اِنْ عَلٰیٰ جَمْعَہٗ

دروگ وہ اپنے عذر پیش کرے ۳۳۸۹ اس کے ساتھ اپنی زبان کو مت ہلانے جلدی لے لے ۳۳۹۰ ہمارے ذمے اس کا جمع کرنا

۱۷ قُرْآنَہٗۙ فَاِذَا قُرْآنَہٗۙ فَاَتَمَّ قُرْآنَہٗۙ ثُمَّ اَنْ عَلٰیٰ بَیٰٰنَہٗۙ

اور پکا پڑھنا ہے پس جب ہم اس کو پڑھیں تو تو اس کے پڑھنے کی پیروی کر پھر ہمارے ذمے اس کا کھول کر بتانا ہے ۳۳۹۱

کے اجتماع سے مراد دونوں کا تاریک ہو جانا یا جانشین اور چاند تہ ہی تاریک ہو گا جب سورج تاریک ہو جائے گیو کہ چاند کی روشنی سورج کی روشنی

سے ہر اور دونوں کا تاریک ہو جانا گویا جو وہ نظام عالم کا درہم برہم ہو جانا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ زمین سے چاند کے سورج میں جائے +

۳۳۸۹ انسان کے اپنے نفس پر دلیل ہونے کے یہی معنی ہیں کہ اس دوسری زندگی کی شہادت تو خود کے اندر سے ملتی ہے جیسا کہ نفس و امر میں اشارہ

تھا۔ مگر انسان طرح طرح کے عذر پیش کرے اس احساس زندگی سے دور ہوتا چلا جاتا ہے معاذیر معاذیر یعنی عذر کی جمع ہے +

۳۳۹۰ تحریک - حرکت سکون کی ضد ہے - اور یہ صرف جسم کیلئے ہے اور وہ ایک جسم کا انتقال ایک جگہ سے دوسری جگہ پر ہے +

بخاری میں ہے کہ ابتدا میں جب آنحضرت صلعم پر وحی آئی تھی تو آپ اسے جلدی جلدی لینے کی کوشش کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے

اس سے روکا اور مسئلہ دی کہ اس کا جمع کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمے ہے کوئی چیز ضائع نہیں ہو سکتی لیکن جو حکم قیامت کے ذکر میں غافلین کی

ہلاکت کی طرف بھی اشارہ ہوتا ہے اسلئے زبان کو ہلاسنے سے مراد ہو سکتی ہے کہ ان کے عذاب کے بارہ میں زبان کو مت ہلانے کہ جلدی نہیں

عذاب آئے اور اس کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ کچھ سورت میں اسی عذاب کے ذرا یا تھا قدم خاندن اور آگے جو قرآن کی جمع کا ذکر ہے تو وہ

اس لحاظ سے ہے کہ مخالف تو اس کوشش میں تھے کہ قرآن کو نابود کر دیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کے عذاب کے لئے جلدی نہ کر تو قرآن

شریف کو یہ مشا نہیں سکے اس کا پڑھنا اور جمع کرنا ہمارے ذمے ہے +

۳۳۹۱ ان آیات میں قرآن کریم کے متعلق تین باتوں کا بیان ہے - اول قرآن کا جمع کرنا - دوم اس کا پڑھنا - سوم اس کا واضح کرنا اور یہ تینوں

الگ الگ باتیں ہیں اس کا پڑھنا تو ذریعہ وحی اس کا آنحضرت صلعم کو سنبھالنا ہے لیکن چونکہ جو حصہ نازل ہوتا تھا وہ بظاہر ضروریات و فائدہ

مکمل سے مکمل سے ہو کر نازل ہوتا تھا اس لئے اس کو ایک ترتیب میں لانا بھی ایک عظیم الشان کام تھا اسلئے تھوڑا سا کہ اس کا جمع کرنا بھی ہمارے

ذمہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ ترتیب قرآن کریم ذرا آنحضرت صلعم نے اپنی راستہ سے کی اور نہ کوئی اسے تبدیل کرے گا یا زعماء بلکہ یہ ترتیب اللہ تعالیٰ

کی طرف سے تھی - اس لئے آنحضرت صلعم ہر ایک آیت اور سورۃ کے متعلق خود حکم دیتے تھے کہ اسے فلاں موقع پر پڑھو اور ایت میں جمع کو

پڑھنے پر اسلئے مقدم کیا کہ اصل قرآن جو ہمیشہ کیلئے دنیا میں رہنا تھا وہ جمع شدہ قرآن تھا اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس قرآن میں سے کوئی

چیز ضائع نہیں ہوئی کیونکہ جسکی جمع کا کام اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے رکھا ہے اس طرح ہو سکتا تھا کہ اس میں کوئی انسان کچھ کمی بیشی کر دے

اور متعلق بل شیعہ بھی قرآن کریم کو کال لے لے تھے اس میں کوئی تصریح ضائع شدہ نہیں مانتے - جیسے سید مرتضیٰ - محمد بن حسن طوسی - ابوعلی حلی

انسان کی اپنے نفس پر

معدنہ

حرکت

جمع قرآن

ترتیب اور جمع قرآن

كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ۖ وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ۚ وَجُوهُ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۚ

ہرگز نہیں بلکہ تم دنیا سے محبت کرتے ہو اور آخرت کو چھوڑتے ہو (کچھ) منہ اس دن تروتازہ ہو گئے ۳۲۹۲

إِلَىٰ يَمَانٍ نَّاضِرَةٌ ۚ وَجُوهُ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ۖ تَظُنُّ أَنْ يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۚ كَلَّا ۚ

اپنے رب کی طرف (کچھ) سر ہو گئے اور (کچھ) منہ اس دن بے ہوش ہو گئے جان بیگے کو نہ پڑے تو بڑی مصیبت بڑی آئی ۳۲۹۳

إِذَا بَلَغَتِ الْمَرْأَتُ الْوُسْطَىٰ وَقِيلَ لَهَا رَاقٍ ۚ وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ ۖ وَالتَّقَىٰ السَّاقُ ۖ وَالسَّاقُ

جب وہاں گئے کہ پہنچ جائے ۳۲۹۴ اور کہا جائے کہ نکاح کی طبیعت اور یقین کر لیا کہ یہ جانی ہو اور شدت پر شدت جمع ہو تی جائیگی

جمع البیان - محمد بن ابی جعفر نے کہا کہ یہ قول پر اعتقاد مانا ان القرآن الذي انزلہ اللہ علی نبیہ ہر ما بین الیہ فیہ
لیس بالکثر من ذلک ومن منسوب الینا مانا نقول انه اکثر من ذلک فهو کاذب یعنی ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ قرآن جو اللہ تعالیٰ نے اس پر فرمایا
وہ وہی ہے جو بین الذین موجود ہے اور جو لوگوں کے ہاتھ میں ہے اس سے بڑھ کر نہیں اور جو شخص ہماری طرف یہ بات منسوب کرے کہ ہم کہتے ہیں وہ
اس سے بڑھ کر وہ جھوٹا ہے اور یہی قسمی ہے ایسی روایات کو ضعیف قرار دیا ہے جن میں قرآن میں کسی کی کسی کا ذکر ہو اور وہ اہل سنت کی
کتاب احادیث میں بھی ایسی بعض ضعیف روایات ہیں +

بیان قرآن

تیسری بات جس کا یہاں دعویٰ کیا ہے کہ قرآن کی تفسیر بھی اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے یعنی بعض مسائل میں جو عمل منقطع رکھتے تھے
اللہ تعالیٰ نے خود ہی ان مقامات کی وضاحت فرمادی ہے۔ اور جس طرح جن قرآن میں قرآن کے پڑھنے سے الگ امر تھا اسی طرح بیان قرآن میں
الکے جس طرح جن قرآن میں قرآن کی تفسیر تھی کہ جس طرح جن قرآن اللہ تعالیٰ کی وحی تھی سے آپے کیا اس طرح بیان قرآن میں اللہ تعالیٰ
کی وحی تھی سے آپے کیا پس نازیبا بعض دیگر امور کے متعلق جو کچھ آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم پاکر ہی بیان فرمایا اور یہ
بیان قرآن ہی ہے یہی حدیث ہے اور ان لوگوں پر افسوس ہے جو خود توقیر قرآن کرتے جیسے جاتے ہیں لیکن اگر یہ کہا جائے کہ نبی صلی علیہ وسلم نے یوں اس حکم
قرآن کی وضاحت فرمائی تو اسے قبول نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے تین باتوں کو اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ قرآن کا بیان کرنا۔ قرآن کا جمع کرنا
قرآن کا بیان کرنا۔ اور یہ تینوں الگ الگ امور ہیں۔ جو شخص ان تینوں میں سے کسی ایک چیز کو چھوڑتا ہے وہ قرآن کی نصیبی کو روکتا
۳۲۹۵ کلام میں تہدید کا لکھتے ہیں جو حقیقت کرتے ہیں۔ اصل مضمون کی طرف توجہ دلائی ہے اور یہ کہ ترفع عاجل کے پیچھے پڑتے ہوا
جس بات میں انجام کار نفع ہو اس کی طرف توجہ نہیں کرتے +

۳۲۹۶ ناضرة ناضرة کے معنی حسن ہیں۔ نضرة النعیم (التلطیف) ۲۲۷ فقاہم نضرة (۲۲۷) ورا (اللہ) ۱۱۰ (غ) کو یا رب رحیم کی طرف
نظر ہانکے چروں کی تروتازگی کا موجب ہے اور جو باصفا ہیں تو اللہ تعالیٰ کی جناس کے دوری ہی انکے چروں پر سایہ کا موجب ہے +

نضرة

۳۲۹۷ فاقرة فاقرة کے معنی کمزوری ہیں اور فاقرة وہ مصیبت ہے جو نقصان کو توڑ دے (غ) +

فاقرة

۳۲۹۸ راقی راقی کے معنی بے ہوش ہیں اور راقی وہ ہے جو گنگے کی کڑائی اور کندھے کو لاتی ہے (غ) یا فاقرة اسے اس لحاظ سے کہا کہ اس میں ایک

راقی

چھٹا ہے (مادہ رقی سے) اور راق بھی رقی سے ہے جس کے معنی ہیں من برفیہ یعنی کون اس پر فوس کرے گا اور اس عباس نے من راق کے معنی
کہتے ہیں کون اس کی روح کو لیکر چھٹے محلات کے فرشتے یا خدا کے فرشتے (غ) اور دقہ پڑھ کر پھرنے کو کہتے ہیں اور راق اس کے راق
اور حدیث میں دقہ پڑھ کر پھرنے کا جو انبی پایا جاتا ہے اور اس سے بھی اور ان دونوں میں تعلیق اس طرح ہو سکتی ہے کہ قرآن پڑھتے
لکھی کو پڑھ کر پھرنے کا جو انبی پایا جاتا ہے اور اس سے بھی اور ان دونوں میں تعلیق اس طرح ہو سکتی ہے کہ قرآن پڑھتے

راق

۱۲

إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسَاقَاتُ ۖ فَالْأَصْدَقُ ۚ وَلَا صِلَةَ لِّلَّذِينَ كَذَّبُوا تَوَلَّىٰ ۚ ثُمَّ

تیر رب کی طرف اس دن چلنا ہمارا لکھا آتو نہ وہ تصدیق کرتا ہمارے نماز پڑھتا ہمارے لیکن جھٹلاتا ہمارے اور بھرتا ہمارے پھر

ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَمِطُ ۚ أَوَّلُ لَكَ فَاوَلَىٰ سَمِيعٌ أَوَّلُ لَكَ فَاوَلَىٰ أَحْسَبُ لِنَاسٍ

اپنے ساتھیوں کی طرف اترتا ہوا چلا جاتا ہے۔ ۱۲۹۹ء فوس ہر تچہ پروا فوس پھر فوس ہر تچہ پروا فوس کیا انسان خیال کرتا ہے

ان يترك سدا البريك نطفه من ميني ينفى ليركان علقه فخلق فسوى ۝

۱۹۳۴ء کی دہائی کا ایک نطفہ تھا جو ڈالی جاتی پر پردہ ایک کو تھڑا تھا سو (اسے) پیدا کیا پھر ٹھیک بنایا

جَعَلَ مِنْهُ الرُّوحَيْنِ لَذِكْرًا لِلَّذِينَ آمَنُوا لَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَدِيرٍ عَلَىٰ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

تب اس سے دو زوج بنائے مرد اور عورت کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ مردوں کو زندہ کرے ۳۴۹

ہوئی یہی جی بے شرع کا وقت آ جاتا ہے تو پھر کوئی طیب نہیں ملتا جو بچا سکے +

۳۴۹۶ التفت الساق بالساق۔ کے معنی حضرت ابن عباس سے شدت پر شدت کا بڑھنا منقول میں اور عطاء سے ہر کر الو ساق

چیزوں کی مفارقت کی شدت کے ساتھ دوسرے عالم کی طرف انتقال کی شدت مل جائے گی۔ اور رب کی طرف مساوی ہونے کے

۳۴۵۶ اے نبی! اگر تیرے رب کی طرف ہر دلیویر سے اپنا سوت کا نقشہ بھیجی، تو یہ بھی ایک قیمت ہے، من مائے قضا، قیامتہ

مطالعہ میٹھی، مطوچے میں کوسٹ اور جلد کا ہر اور میٹھی کے منہ سے بھڑکیں (دل) یا (از گلیاں) اسی مطوچے میں بیہ وادراحتی، فطری

جلال خاں اور خیر اور انہیں کہتا اور اس کے اکٹھے سے داد دے گا، کہ انہیں روش ہو کہ باہر سے آئے ایک استاد سمجھتا ہے کہ کس فنی

کو اسے اندر رسد کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔

۳۹۹ بڑا ترکو کسی چیز کا جھوڑنا ہر ارادہ اور اختیار سے یا قہر و اضطرار سے اول سے ہی و ترکنا بعض ہم پر

مجمع فی بعض الکہف (۹۹) واترک البحر رھا (الدخان - ۲۴) ودمر ے ہر کھتر کو امن جنت (الدخان - ۲۵)

اور ہر ایک فعل کے متعلق کہا جاتا ہے جس سے وہ اپنے حال کی طرف منتہی ہوتا ہے، مگر لکھنا (کذا) اور تڑک (بغنی) ایسا بھی تھا۔

ہر دو کو اعلیٰہ فی الاخرین (الصفات - ۸۷)، اور ترک الشیء کے معنی ہیں خلیتہ یعنی اس سے الگ رہا (د)، ۴

سیدی - سیدی کے معنی نکل ہیں یعنی ایسی حالت میں کہ اسے کچھ کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اور نہ کسی چیز سے روکا جا

۳۶۹۹ لیوں بلا پھل لازم ہے اور بلا کسی چیز سے روکے ہمیں چھوڑا جاوے اس کی وجہ الکی سورت میں بیان کی ہے +

صلح حبشہ تکمیل سے آگے لے کر اہل بیت و اہل بیت کے لیے روایت کر کے آگے بڑھنا

مختص سورۃ النور ہے تو اللہ با حکم الحاکمین کے بعد کہ علی و ابنا علی ذلکم من الشہدین اور مختص

یہ سورت پڑھے تو ان بھی اللہ تعالیٰ کے ہمارے اور جو دالہا سلت پڑھے تو فبای حدیث بعد لا یؤمنون پر کہ امانا باللہ۔

سورة الذَّهَرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اے بے انتہا رحم والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّا كُنَّا نُورَاهُ ۖ اِنَّا خَلَقْنَاهُ

یقیناً انسان پر زمانے کا ایک وقت آچکا ہو کہ وہ کوئی چیز قابل ذکر نہ تھی ہم نے انسان کو

الْإِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ۚ اِنَّا هَدَيْنَاهُ

سے ہوئے نطفہ سے پیدا کیا ہو اسے ہم آزمائے ہیں سو اسے ہم نے سننے والا دیکھنے والا بنائے ہم نے اسے رستہ

السَّبِيلَ ۚ مَا شَاكَرَآوَا مَا كَفُرُوا ۖ اِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلًا وَأَغْلَاوَسَعِيرًا ۚ

دیباہی چاہے وہ شکر گزار بنے اور چاہے ناشکرا ہم نے کافروں کیلئے زنجیریں اور طوق اور طنقی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے

اس سورت کا نام الانسان ہو اور اللہ ہم بھی آیا ہو اور اس میں دو رکوع اور اکتیس آیتیں ہیں اور لحاظ مضمون یہ نام الانسان نہایت ہی موزون ہے اسلئے کہ یہاں انسان کی روحانی ترقیات کا ذکر ہو اور بتایا ہو کہ پہلے انسان کی روحانی ترقی کا یہ ہر کہہ دی کی حالت کو دہاتے اور دوسرا یہ کہ نئی کی قوت اپنے اندر پیدا کرے۔ اور تعلق بھی بچلی سورت کے صاف ہر کہہ نکر دیاں فرمایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے دنیاس ایک روحانی قیامت قائم ہوگی یہاں بتایا کہ اس روحانی زندگی کے دو مدارج ہیں۔ پہلا سورت حمود کے نزدیک مکی ہر اور عقادہ اور مجاہد سے مدنی تھے ہیں اور بعض سے اسے کچھ کی اور کچھ مدنی قرار دیا ہو مگر ان دونوں باتوں کیلئے کوئی دلیل نہیں اور صحیح یہی ہر کہہ سورت اس حصہ کی باقی سورتوں کی طرح ابتداء کی کی زمانہ کی ہر کہہ

تہذیب سورت

۳۵۰۰ مشاج۔ مشجہ دو رنگوں کا باہم ملنا ہر یا دو چیزوں کا ملنا و کشیدہ مرد اور عورت کے ماء کا ملنا ہر ادا مشاج کے معنی ہیں فرائض کا ہر وہ ماء الرجل اور ماء المہثۃ اور خون اور علقہ کا باہم ملنا ہر ادا ہر اسحاق کا قول ہر کہہ مشاج معنی اور خون کا اختلاط ہر پھر ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہوتا رہتا ہر اور نطفۃ مشاج مرد کا پانی ہر جو عورت کے پانی اور اسکے خون سے ملتا ہر اولیٰ اور علیہ ابن عباس وغیرہ اسے مشاج کے معنی اختلاط ماء الرجل و ماء المہثۃ مروی ہیں ۵۵۱ اور مشاج مشجہ کی جمع ہر کہہ

مہتمم

اسلئے آرائش سے یہاں مراد اس کا ابتلا خلیف سے ہر یعنی بعض احکام کے اس پر لازم کرنا سے اور ہر نکر انسان کو اس فرض کیلئے بتایا تھا اسلئے فرمایا کہ ہم نے اسے سمیع و بصیر بنایا اور کوسنے اور دیکھنے کی صفات دوسرے جانداروں میں بھی پانی جاتی ہیں مگر انسان اس سننے دیکھنے سے جن نتائج پر پہنچتا ہر وہ نہیں پہنچتے ہیں اس کا سننا اور دیکھنا ایک نیا رنگ اپنے اندر رکھتا ہر جس کی طرف انگوٹیاں ہر اشارہ ہو کہ وہ چاہے تو شکر گزاری کی راہ اختیار کرے اور چاہے کفران کی۔ گویا اسے اختیار دیا گیا کہ وہ اپنے قویٰ کو جس موقع پر چاہے استعمال کرے اور جس موقع پر چاہے روکے بالفاظ و دیگر وہ جذبات پر حکومت کرے کا اہل ہر کہہ

انسان کیونکہ مکلف احکام دہا ہر ہر

۵۶ إِنَّ الْأَبْرَاطِيَشَرُّونَ مِنْ كَاسِ لَنْ مَزَجْنَاهَا كَافُورًا عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ

نیک اس پیار سے پیتے ہیں جس کی مونی کافر ہے ۳۵۰ چتر ۱۱ جس سے اللہ کے بندے پیتے ہیں

يَقْعُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۖ يَوْمُ الْقِيَامِ بِالنَّارِ وَيَخْلَأُونَ يَوْمًا كَانَتْ شَرًّا مُسْتَطِيرًا ۖ أَوْ يَطْعَمُونَ

وہ اسے چاٹ کر بے غماضتے ہیں۔ نذر کو پورا کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی مصیبت پھیل جائے گی اور اس کی محبت

٩ الطَّعَامَ عَلَىٰ حَيْثُ مَسْكِنَاتِهِمْ وَأَسِيرِهِمْ ۖ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نَرْيَدُ

کی وجہ سے مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں ۳۵۰۲ ہم نہیں صرف اللہ کی رضا کیلئے کھانا کھلاتے ہیں

اَلَمْ يَنْكُرْ جَزَاءَ وَلَا شُكْرًا ۚ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا وَمَا عِبُودُ سَاقِطُونَ ۝ فَوَقَّعَهُمُ اللَّهُ

ہم نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکر یہ سہم اپنے رب کی ننگی اور سختی کے دن کا خوف رکھتے ہیں ۳۵۰؎ سوائس نے انہیں

۱۳ شَرِّ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَجَرِيرًا

اس دن کی مصیبت بچا لیا اور انہیں تازگی اور خوشی سے ملا دیا اور انہیں ان کے صبر کرنے کی وجہ سے بخشنے اور ریشم بدلہ میں دیا

۳۵۰/۱ مناجح منہج کے معنی اختلاط یعنی ملانا ہیں اور منہج وہ ہے جس سے کوئی چیز ملا دی جائے (دغ) +

کافور۔ کفر سے ہر جس کے معنی ڈھانکنا ہیں اور کافور ایک خوشبو ہر (غ)

مضاج

کافور

کاس کا فوری

برادر کیلئے یہاں جن باتوں کا ذکر کر گئے آتا ہے یوں بظہور الطعام۔ وہ سب اس دنیا میں انکے کام میں پس پناہ میں
تیاں اس بات کو چاہتا ہے کہ دنیا بون من کا میں بھی اسی اندیکے مستحق ہوں۔ اور اگے الفاظ بھی دہنا اختیار کر کے جسٹے کو وہ خود ہی
نکالتے ہیں اسی طاف اشارہ کرتے ہیں لیکن اگر اسے بہشت کا وعدہ بھی سمجھا جائے تو چونکہ ان تمام سورتوں میں اصل غرض یہی تھا
کہ بہشت کی زندگی اس دنیا سے شروع ہوتی ہے اگر ان نعمتوں کا یہاں اور رنگ ہے اور بہشت میں اور رنگ ہوگا اسلئے یہ کہہ سکتے ہیں
کہ یہ کافوری پیالہ مومن کو یہاں بھی ملتا ہے۔ اور کا فور کے چرکھل معنی ڈھانکنے والا ہیں اور کا فوری خاصیت بھی زہروں کو دہانا
ہے اسلئے اس کا فوری پیالے میں اشارہ روحانیت کی پہلی منزل کی طرف ہے جس میں ہر آدمی کی قوت کے زور پر حالی ہے اور وہ جاتی ہے اور پھلے
اسے کاش کہ کھر بھڑا یا جینا پیشاب پہا ہباد اللہ جہاں عینا کا فور سے بدل چس سے معلوم ہو کہ کا فوری پیالہ انسان کی جدوجہد سے
آزاد کی جٹھ مہا کھتا ہے اور اسی جدوجہد کی طرف بغیر پناہ میں اشارہ ہے +

۳۵۰۲ مستطیلہ طائر کا اصل پرندے اُڑنے کے متعلق ہی مکرر تفتق پر بھی اس کا استعمال ہوتا ہے اور استنطاق اور تھاپ کے معنی استظار

تفاتی یعنی پھیل جانا اور ذہاب ہیں۔ استطارد الخبار وغیرہ میں پھیل گیا۔ اور مستطیر پھیل جانوالی جیسے مستطیر (ک)۔

۳۵۰۳ مکین بیتیم۔ اسیر کوئی ہوسلم کی شرط نہیں۔ آنحضرتؐ خود بھی شتر تکین پر خنجر کر دیتے تھے صحابہ بھی یہ وسعت اسلامی ہوں غیرو مسلم پر بغیرات

مسلم بھائی! اول حقہ اہل اسلام کی تعلیم کا اصل الاصول ہی غرباد و مساکین کی خبر گیری کر کے انہیں اٹھانا ہے +

۴۵۰۴ قطر پر ابراق قطر مسخت ہو گیا۔ اور قطر بڑھ رہا ہے اور غلیظ کو کہتے ہیں جو انہی شدت سے مائع تر ہو جائے ڈال کے قطر پر

دن کو عبوس اور قہر پر کسنا جن کا تعلق اخلاق میں مانتے یہ تہودی ڈالنے سے ہر ان اخلاق کی طرف بھی اشارہ ہے +

مُتَكِينٌ فِيهَا عَلَى الْأَرْبَابِ لَا يُرَوْنَ فِيهَا شَمْسٌ وَلَا قَمَرٌ وَلَا نَهْرٌ وَدَانِيَةٌ عَلَيْهِمْ

اس میں تختوں پر کئے لگائے ہوئے ہونگے نہ اس میں دھوپ (کی حد) دیکھینگے اور نہ سخت سردی نہ ۳۵ اور اسکے ساتھ ان پر

ظَلَمُوا أَوْذَلَّتْ قُوفُهَا تَذَلُّلاً وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِأَيْنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَ

جبکہ ہوتے ہوئے اور اس کے پھل ان کیلئے سہولت کے سر آغوا بنائے گئے اور ان پر چاندی کے برتن پھرائے جاتے ہوئے اور

الْأَوَّابُ كُنْتُ قَوَّارِيراً قَوَّارِيراً مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ۖ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا ۱۶

آج بھر جو شیشے کے ہیں شیشے کے چاندی کے

كَأْسَاكَانَ مِرَاحًا زَجْجِيًّا ۖ عَيْنَايَاهُمَا تَمْسُ سَلْسِيًّا ۖ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّ

پلایا جائیگا جس کی طوفانی سونہ کی ہوگی اس کے ایک چشمے سے جس کا نام سلسبیل ہے ۳۵۰ اور ان پر ہمیشہ ایک حالت پر رہنے والے

مُخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَنثورًا ۝ وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمْرَهُ رَأَيْتَ رِيعًا وَمَلَأُكَ الْكِبْرَ ۝

لڑا لکھوئیے جب تو انہیں دیکھے گا تو انہیں بکھرا ہوا توئی سمجھے گا اور جب تو اوپر دیکھے تو فتمتیں اور ایک برسی بادشاہت کی

۳۵۵ شمس۔ سو بچ اور روشنی جو اس سے نکلتی ہو (غ)؛ اور زمیں پر شدت سرسوی (دل)؛ حریر بارہ یک کپڑا (غ)؛ +

۳۵۶ فضة فضی توڑنا اور پرانگندہ کرنا ۱۵۵ اور فضة چاندی یعنی جواہر میں سے ادنیٰ ترین چیز جس سے عالم کیا جاتا ہے؛

یہاں ان برتنوں کو قرار یعنی شیشے کے بھی کہا ہوا اور ان کا چاندی سے ہونا بھی بیان کیا ہو گا یا بلحاظ اپنی صفائی کے وہ شیشے

کے ہیں اور بلحاظ بے دریغ اور سفید ہونے کے چاندی کے یا شیشے کا نقش جو ٹٹ جانا ہو وہ ان میں سوجھ دھنیں گویا وہ چاندی کے ہیں اور

مچاندی کا نقص جو شفاغ نہ ہو ناہر و ماہر میں نیں گویا شیشے کے ہیں اور اصل میں نعلائے بہشت کی کمال خوبی اور بے عیب اور خالی اور

ہونی کا ذکر آیات میں ہے، دوسری دونوں کا دل نہ ہونا بھی اسی کمال کی طرف اشارہ کرتا ہے اور اس دنیا کی زندگی میں لمبا

اخلاق انسان کامل کا یہی نقشہ ہوتا ہے اس میں نہ حدیث ہو تو نہ سر و دھری وہ آئینہ کی طرح صاف بھی ہوتا ہے اور چاندی کی طرح بے عیب

بھی اور قندوہا فقید پر اسے بتایا کہ انہوں نے خود ہی اسکا اندازہ کر لیا ہے جس میں ان کے اخلاق اور اعمال حسنہ کی طرف اشارہ ہے۔ قندوہا بے باک لہجہ میں

از انجیل سوخا کرتے ہیں اور عرب کے نزدیک وہ نہایت اعلیٰ درجہ کی چیز ہوتی ہے۔

سلسبیل ہسل۔ لہذا تیزی سے چلنے والا اور بعض اے اسے سلا اور سبیل سے مراد کیا اس اور بعض کے نزدیک ہر تیز چار ہی سمجھ کر لیتے

بہت میں یہ کہیں ہوگی ان سب کا دل بالیقین دہلیز میں آیا جن چند چیزوں کا ذکر کیا ہے وہ سب خاص غرض کیلئے ہی

چھ ایک کاس کا درلبا تھا جس کی لمبائی کا درہر میں ایک کاس کا درہر جس کی لمبائی سویتھ ہر دماں اس وقت یطرب اشارہ ہاجو

بدین لود بانی ہر خیال اس قوت بے طرف اسارہ ہر جوش کی حالت پیدا کر لی کہ کہیں نہ کہیں لکھا مصرعہ کی کڑوہ موت دی کی کڑوایا دو

روحانی مرتبہ کی عمرات شریفہ استاذ الیازہ و بیگم بدری کی فوت و باب جاری کی ازبائی کی فوت میں (برہنہ) حریف پیدہ ہوئی کی فوت و

ان ہی دو حالتوں کے تحت اختیار ہو +

ان ہی دو حالتوں کی طرف اشارہ ہے۔

شمس-زہریر
حریر
فضة

نعمابھشتی میں اعمال
حسنہ کا نقشہ

زنجبیل

سالمیہ

کام زنجبیلی

۲۱ عَلَیْہُمْ نِیَابٌ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَاسْتَبْرَقٌ زَوْجَانِیَّۃٌ وَفِضَّةٌ وَسَقَمٌ

انکے اور سبز ایک ریشم اور سونے ریشم کے کپڑے ہونگے اور وہ چاندی کے لنگن پہنے ہوئے ہونگے اور ان کا لب انہیں

۲۲

۲۲ رَمَہُمْ شَرَّ اَاطْہُورٍ اِنْ هَٰذَا كَانَ لَکُمْ جَزَاءٌ وَکَانَ سَعِیْکُمْ مُشْکُورًا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا

پاک کرنا والی چیز کی چیز بلا نیگا ۳۵۰ یہ تمہارے لئے بدلہ ہو اور تمہاری کوشش کی تدر ہوگی ہمیں نے تجھ پر قرآن کو

۲۳ عَلَیْکَ الْقُرْآنَ تَنْزِیْلًا ۚ فَاَصْبِرْ وَحُکْمَ رَبِّکَ وَلَا تُطِعْ مِنْہُمْ اِتِنَا وَلَقُورًا

عزیزاً تمہارا کر کے اُتار اسے سواپے کے حکم کیلئے صبر کرو اور ان میں سے کسی گندگار یا شکرے کی اطاعت ذکر

۲۴ وَاذْکُرْ اِسْمَ رَبِّکَ بَکْرَةً وَّاٰمِیْلًا ۚ وَمِنَ الْیَلِیْلِ فَاٰبِجِدْ لَہٗ وَسِجْہَہٗ لَیْلًا

اور اپنے رب کا نام صبح اور شام یاد کرو اور رات کے کچھ جھ میں اس کے آگے سجدہ کرو اور بستی رات

۲۵ طُوْنِیْلًا اِنْ هَٰؤُلَاءِ یَجُوعُونَ الْعَاجِلَةَ ۚ وَیَذُرُوْنَ وَّرَآءَہُمْ یَوْمًا تَقْبِلُ

اکیسیج کر یہ لوگ جلد ملنے والے نفع سے محبت رکھتے ہیں اور اپنے آگے ایک بھاری دن کو چھوڑتے ہیں

۲۶ نَحْنُ خَلَقْنٰہُمْ وَشَدَدْنَا اَسْرَہُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا اَمْتَالَہُمْ بِتَدْرِیْلًا اِنْ هَٰذَا

ہم نے انہیں پیدا کیا اور انکی بناوٹ کو مضبوط بنایا اور جب ہم چاہیں گے تو ان کی شل بدل کر اور لے آئیں گے ۳۵۰ یہ

۲۷ تَذِکْرَةٌ لِّمَنْ شَاءَ اَلْخِذْ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیْلًا ۚ وَمَا تَشَآءُوْنَ لَا اَنْشِئَ اللّٰہُ اِذَا نَشَآءَ اللّٰہُ كَانَ

نصیحت ہو سو جو کوئی چاہے اپنے رب کی طرف رستہ اختیار کرے اور تم نہیں چاہتے سوائے اسکے کہ اسے چاہی اور نہ جانے والا

۲۸ عَلَیْہَا حَکِیْمٌ ۚ لَا یَدْخُلُ مِنْ اَنْشِئَ اِنِّیْ رَحْمَتِہٖ ۚ وَالظَّالِمِیْنَ اَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا

حکمت والا ہے ۳۵۰ وہ جسے چاہتا ہو اپنی رحمت میں داخل کرتا ہو اور ظالموں کیلئے اس نے دردناک عذاب تیار کیا ہے

۳۵۰ اَلِیْ عَلٰی یَعْلُوْہُ عَلٰی ہر دو چوٹی یعنی سے علی اور مکانوں اور اجسام میں زیادہ بتعال علا کا حرف، اور بیان علی کی علی بتعال ہوا ہے

۳۵۰ اَلِیْ عَلٰی یَعْلُوْہُ عَلٰی ہر دو چوٹی یعنی سے علی اور مکانوں اور اجسام میں زیادہ بتعال علا کا حرف، اور بیان علی کی علی بتعال ہوا ہے

۳۵۰ اَلِیْ عَلٰی یَعْلُوْہُ عَلٰی ہر دو چوٹی یعنی سے علی اور مکانوں اور اجسام میں زیادہ بتعال علا کا حرف، اور بیان علی کی علی بتعال ہوا ہے

۳۵۰ اَلِیْ عَلٰی یَعْلُوْہُ عَلٰی ہر دو چوٹی یعنی سے علی اور مکانوں اور اجسام میں زیادہ بتعال علا کا حرف، اور بیان علی کی علی بتعال ہوا ہے

۳۵۰ اَلِیْ عَلٰی یَعْلُوْہُ عَلٰی ہر دو چوٹی یعنی سے علی اور مکانوں اور اجسام میں زیادہ بتعال علا کا حرف، اور بیان علی کی علی بتعال ہوا ہے

۳۵۰ اَلِیْ عَلٰی یَعْلُوْہُ عَلٰی ہر دو چوٹی یعنی سے علی اور مکانوں اور اجسام میں زیادہ بتعال علا کا حرف، اور بیان علی کی علی بتعال ہوا ہے

سورة المرسلات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ بے انتہا رحم والے
بار بار
رحم کرنے والے کے نام سے

وَمَا تَشَاءُونَ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ دُونَ جُلُودٍ مَّرْتَدٍ تَوَيَّرَ وَيَا يَكْذِبُ حَيْثُ يَخْتَارُ
جنت تک کہ اللہ نہ چاہے۔ اور اسی سورت کی ابتدا میں فرمایا تھا کہ رستہ ہم نے دکھا دیا ہے اب جو چاہے رستہ اختیار کرے جو چاہے
انکار کرے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انسان کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ چاہے خدا کی طرف آئے چاہے اس کی طرف سے پھر رہے لیکن
انسان کا پیختہ یا پھر کسی حد بندی کے ماتحت ہوا اور وہ حد بندی اللہ تعالیٰ کی مشیت پر اور یہ واقعات کے بالکل مطابق ہی
مثلاً انسان کو اختیار دیا گیا ہے کہ چاہے تو اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قوانین سے فائدہ اٹھا کر اپنے لئے معاش کی صورت پیدا
کرے اور چاہے نہ کرے۔ اس عام قاعدہ سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ لیکن پھر بھی یہ انسان کا اختیار کئی طرح پر محدود ہے۔
اور یہ بھی ہو کہ انسان کا علم اس کا ارادہ۔ اس کی طاقت سب ایک حد بندی کے ماتحت ہیں۔ نہ اس کا علم غیر محدود طریق
پر کام کرتا ہے نہ اس کی طاقت اور نہ اس کا ارادہ دیکھو ۳۳ دوسرے انسان کی مشیت جتنا شک و حقیقتی کا سوال ہو گا
بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت ہو گا اگر اللہ تعالیٰ وحی الہی نہ بھیجتا تو پھر انسان وہ رستہ ہی اختیار نہ کر سکتا تھا جتنے مشیت
الہی ہوئی وحی بھیجتے تو پھر انسان کے اختیار کا سوال کیا کہ اس وحی پر چلے یا نہ چلے مآتشاؤون الا ان یشاء اللہ یوں بھی
مجھے تسیری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت فی الحقیقت بعض افعال پر بعض نتائج مترتب کرتی ہے وہ حق ہر اس کی ہر
حکمت اور مصلحت کے ماتحت ہے گو انسان کو معلوم نہ ہو لیکن من یشاء و یعذب من یشاء و یعذب من یشاء اسی قانون کے تحت
میں کام کرتی ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں بکثرت ہے کہ اعمال صالحہ کا نتیجہ مغفرت ہے اور اعمال بد کا نتیجہ عذاب۔ ہاں یہ ہو سکتا
ہے کہ جو ہماری نظر میں ایک وقت عمل صالح ہو وہ کسی باریک ہماری نظروں سے مخفی وجہ کے سبب سے خدا کی نظر میں عمل بد
ہو جیسے یا کاری کے اعمال یا جیسے وہ اعمال جن میں کبر ل جائے اسی طرح ایک شخص جب ذکر کی طرف کان نہیں دھرتا تو
الہی کا یہ تقاضا ہے کہ اس کو ذکر و ہدایت سے محروم کر دے +

اس سورت کا نام المرسلات ہے اور اس میں دو رکوع اور پچاس آیتیں ہیں۔ مرسلات سے مراد رسولوں کی
جاہلیہ ہیں۔ اور اس سورت میں بتایا ہے کہ رسولوں کی تکذیب کا ثمرہ کیا ملتا ہے پچھلی سورت میں انسان کی ان تردیات
روحانی کا ذکر تھا جو رسول کے نفع روح سے پیدا ہوتی ہیں اور اس میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو اس نئی زندگی کو قبول نہیں
کرتے بلکہ تکذیب رسول سے حق کا نام بھی مٹانا چاہتے ہیں +

بخاری مسلم وغیرہ میں حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ ہم غازی میں تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر سورہ مرسلات نازل ہوئی اور آپ پڑھتے تھے اور میں آپ کے منہ سے اے لے رہا تھا۔ پس یہ سورت نکلنے لگی اور
ابتدائی زمانہ کی ہے +

۱۹

وَالرَّسُولُ عُرِفَ ۖ فَالْحَصْفُ عَصْفًا ۖ وَالنَّشْرُ نَشْرًا ۖ فَالْفِرْقَةُ

گواہ ہیں ایک پھیلنے کیلئے بھی چوٹی پھرخ دغا شک کو اڑا دینے والی (جامعیتیں) اور دوسرے پھیل دینے والی پھر الگ الگ

فِرْقًا ۖ فَلِلْقَبِیَّتِ ذِكْرُهَا عُدْرًا وَنُدْرًا ۖ إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَوَاقِعَ

کرنے والی پھر نصیحت کو پیش کرنا (جامعیتیں) اہل کلمہ کے لئے کڑا اور نادر کلمہ کو اڑا دینے والی (جامعیتیں) عہد دیا جاتا ہے وہ ضرور ہو کر رہیگا

۳۵۱ عرف - معرفت کے معنی وہی ہیں جو موعود کے معنی ہیں واصل بالعرف (الاعراف ۱۹۹) +

عُرف

بچے رسول اور معین
کے حالات سے شہادت

موسلاط کے بارے میں تین قول ہیں یعنی ہوا میں یا فرشتے یا رسول۔ عاصفات کے بارے میں ایک ہی قول ہے یعنی ہوا میں۔ ناشبات کے بارے میں تین قول ہیں۔ ہوا میں۔ بارش۔ فرشتے خادقات کے بارے میں دو قول ہیں۔ فرشتے۔ قرآن کریم طقیات سے مراد فرشتے لئے گئے ہیں (ج) اور بعض کے نزدیک پہلی دو لفظوں کی جامعیتیں ہیں اور کھلی تین قرآن کریم کی صفات ہیں (د) فرشتے یا رسول یا قرآن اگر مطلب ہو تو مراد ایسی جامعیتیں ہوں گی۔ اور جو اب ہم پر جو وعدہ دیا جاتا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ پس مراد ایسی جامعیتیں ہو سکتی ہیں جو وعدہ آسمی کے وقوع پر پھوگواہ ہوں۔ ہوا میں یا بارش بھی ایک باریک رنگ میں یہ دلائل کئی ہیں ایک جیسا کہ آگے بالتصريح مذکور ہے اہل غلط الاولین یعنی پہلوں کی ہلاکت کا ذکر ہے اور پھر دوم الفصل کا ذکر اور دلیل یہ مسئلہ لاکھنؤ میں کو دو ہزار یا ہر تو یہ تمام باتیں ایک قطعی شہادت ہیں کہ واللہ سلطت میں مراد رسولوں کی جامعیتیں ہیں یعنی جس قدر رسول گزر چکے ان سب کی زندگیوں اس بات پر شاہد ہیں کہ کذب ہلاک کئے جاتے ہیں انما توعدون واقع اور رسول ہی موسلاط عدا ہوتے ہیں جو موعود کو لے کر آئے اور معرفت کو دنیا میں پھیلانے ہیں اور دوسری صفت ان کی یہ بیان کی ہے کہ وہ عصف کو یعنی وہ چھٹکا یا پتے وغیرہ جو چورا ہو جاتے ہیں جنہیں بالفاظ دیگر خس دغا شک کہنا چاہئے اس کو اڑا دیتے ہیں کیونکہ کج خلق آتا ہے تو باطل چلا جاتا ہے اور اس میں اشارہ ان لوگوں کی ہلاکت کی طرف بھی ہے جو زندگی سے محروم یعنی مردہ اور اخلاق کے لحاظ سے خس دغا شک کے حکم میں ہوتے ہیں اور باطل کو بھی خس دغا شک سے مثال دی جاتی ہے۔ پس یہ دونوں رسولوں کی صفات ہیں اور اس کے بعد بجائے خاک کے واقعے شروع کیا یعنی والناشبات نشما۔ تو یہ گویا اور قسم کی جامعیتیں ہیں جو رسولوں کے ساتھ ملحق کو دور دور پہنچا دیتی ہیں اور ان ناشبات یعنی حق کو پھیلانے والی جامعیتوں کی دو صفات بیان کیں۔ ایک یہ کہ وہ خادقات ہیں یعنی اپنے اعمال کے لحاظ سے حق و باطل میں فرق کرنے والی ہوتی ہیں اور ان کی زندگیوں میں فرق کا ایک نمونہ بن جاتی ہیں اور دوسرے یہ کہ وہ ذکر کو لوگوں کے سامنے پیش کرتی ہیں یعنی ان کا کام بھی یہی ہوتا ہے کہ جو بات رسولوں پر نازل ہوئی اسے دوسرے لوگوں تک پہنچا دیں گویا ان پانچ آیتوں میں رسولوں اور ان کے ساتھیوں کی زندگیوں کو بطور شہادت پیش کیا ہے اور ساتھ ہی گو یا رسول کریم صلعم اور اپنے صحابہ کی زندگیوں کی طرف توجہ دلائی ہے کہ یہی کام کر رہے ہیں جو رسول اہل کلمہ کے سامنے دنیا میں کیا کرتے تھے +

عَدْرًا ۖ اَوْ نُدْرًا ۖ یہ دونوں مصدر ہیں۔ عَدْرًا عَدْرًا سے گناہ کی خواہش کو دور کیا دیکھو ۱۳۱ اور

نُدْرًا یعنی ڈرانے کے لئے۔ گویا ان کا وہ ذکر پہنچانا دو غرضوں کے لئے ہوتا ہے بعض سے گناہ کی خواہش کو دور کر دیتا ہے اور بعض کو ڈراتے ہیں کہ اگر وہ یہی اہل حق کی مخالفت پر اصرار کریں گے تو ہلاک ہو جائیں گے +

فَإِذَا الْجُودُ طَمَسَتْ ۖ وَإِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ ۖ وَإِذَا الْجِبَالُ سُفِفَتْ ۖ وَإِذَا الرَّسْدُ ۙ

پس جب تاروں کی روشنی جاتی ہوگی اور جب آسمان بکھٹ جائے اور جب پہاڑ اڑا دیئے جائیں اور جب رسولوں کا

اِقْتَت ۖ لَّآئِي يَوْمٍ أُخِلَّتْ لَّيْلُ الْفَصْلِ ۖ وَآذُنُكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۖ وَيَلَّيْ يَوْمِذٍ ۙ

مقرر آجائے گا کہ اس دن کیلئے اہل تبارک کی ہی فصل کے دن کیلئے اور تجھ کی معلوم کی فصل کا دن کیسا ہو اس دن جہلائیوں کو

لِّلْمُكِنِّينَ ۖ يَوْمَ الْفَصْلِ ۖ الْأَوَّلِينَ ثُمَّ نَبْعُهُمُ الْآخِرِينَ ۖ كَذَلِكَ نَفْعُ الْبَاقِينَ ۙ

افسوس ہو کیا ہم نے پہلو کو ہلاک نہیں کیا پھر ہم بچھڑا کر دے گئے ہیں اسی طرح ہم غمخواروں سے سلوک کرتے ہیں

وَيَلَّيْ يَوْمِذٍ ۙ لِّلْمُكِنِّينَ ۖ أَلَمْ تَخْلُقْهُمْ مِّنْ مَّاءٍ مَّهِينٍ ۖ فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَارٍ ۙ

اس دن جہلائیوں کیلئے افسوس ہو کیا ہم نے انہیں ہیرا پانی سے پیدا نہیں کیا پھر اسے ایک محفوظ جگہ میں

فَلَيْكِن ۖ إِلَىٰ قَدَرٍ مَّعْلُومٍ ۖ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقِيَارُونَ ۙ

رکھا ایک مقرر اندازہ تک سو ہم اندازہ کرتے ہیں تو کیا ہی اچھا ہم اندازہ کرنے والے ہیں

مطلب ۳۵۱۳ فوجت تخرج دو چیزوں کے درمیان شکی ہو اور فوجت کے معنی میں انشقت (خ) +

اقتت۔ وقت غایت زمانہ ہے جو کسی عمل کے لئے مقرر کیا گیا ہو وقت لکن اس کے لئے میں نے وقت مقرر کیا کہ تا
موقوفہ النساء ۱۰۳) ہنر اور وقت الشئ کے معنی میں اس کی حد بیان کر دی اور فوجت تحدید اوقات ہر دن
اور ہاں یوں بھی معنی کئے گئے ہیں بلغت میققاتھا الذی کا مت تنظر کا (د) یعنی اس وقت مقرر کو پہنچ گئے جس کا
انتظار کرتے تھے +

یہ چاروں باتیں اس وعدہ عذاب پر بھی صادق آتی ہیں جو منافقین حق کو اس دنیا کے شعلوں دیا گیا تھا۔ اور آخرت
پر بھی اور تباروں کی روشنی جاتے رہنے سے اور آسمان کے بچھڑنے سے اور پہاڑوں کے اڑنے سے لحاظ قیامت تو معنی ظاہر
ہیں اور اس دنیا کے وعدے کے لحاظ سے مراد رات کی تاریکی کا دور ہونا اور آسمان کا روشنی سے بکھٹ پڑنا اور مخالفت
کا اڑ جانا ہو گا اور رسولوں کے وقت مقرر کا آجانا ایک صورت میں قیامت اور دوسری صورت میں باطل کی شکست
اور یا اشارہ آخری رسول کے آنے کی طرف ہو جس کی پیشگوئی سب نبیوں نے کی تھی +

۳۵۱۴ انہیں سے مراد یہاں آخری رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہیں۔ خواہ وہ سائے سورج ہو
یا کچھ آنے والے مطلب یہ ہے کہ سب کے ساتھ ایک ہی معاملہ ہوتا رہے گا اور مغربین سے اہل مکہ مراد لئے ہیں۔ مگر
دیکھو ۳۵۱۵ یہاں مراد انہیں سے بالخصوص کچھ زمانہ کے لوگ ہیں یعنی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کچھ
زمانہ میں آنے والے ہیں +

فُجَّ

وَقْتُ وَقْتُ

نفس نجوم وغیرہ

۳۴ ۳۵ ۳۶
وَبَلَّغْنَا يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ الْآثِمَ الْجَحَلَ الْأَرْضَ كَفَاتًا أُنْجِيَاءً وَأَمْوَانًا وَجَعَلْنَا

اس دن جہلانے والوں کیلئے افسوس ہو گیا ہر زمین کو سیٹ لینے والی نہیں بنایا کریا، زندوں کو اور دیکھا، مردوں کو اور سیٹ

۳۷ ۳۸
فِيهَا رَوَاسِي شُحُوتٍ وَأَسْقَيْنَكُم مَّاءً قَرَاتًا ۚ وَبَلَّغْنَا يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ الْإِظْلَاقَ

بٹے اونچے پہاڑ بنائے اور تھیں بٹھا پانی پلایا ۳۷ اس دن جہلانے والوں کیلئے افسوس ہو اس کی طرف

۳۹ ۴۰
إِلَى مَا كُنْتُمْ بِهِ تُكِيدُّونَ ۚ أَنْطَلِقُوا إِلَى ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ لَا ظُلِيلٍ وَلَا يُغْنِي عَنْ

جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے تین شاخوں والے سایے کی طرف چلو ۳۹ نہ سایہ دے والا اور نہ شعلہ

۴۱ ۴۲
اللَّهِيبِ ۚ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرِّكَ الْقَصْرِ ۚ كَأَنَّهُ جُمُلَتْ صُفُوفٌ ۚ وَبَلَّغْنَا يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ

جگتا ہر وہ چنگاریاں پھینکتا ہر جیسے حمل ۴۱ گویا وہ زرد اونٹ ہیں ۴۲ اس دن جہلانے والوں کیلئے افسوس ہو

۴۳ ۴۴
هَذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُونَ ۚ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَدِنَ رُؤُونَ ۚ وَبَلَّغْنَا يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ

یہ وہ دن ہے کہ وہ بات نہ کریں گے اور نہ انہیں اجازت دی جائے گی کہ مذہب کریں اس دن جہلانے والوں کیلئے افسوس ہو

۳۵۱۵ کفات - کفٹ کے معنی قبض یعنی لینا اور جمع یعنی اکٹھا کر لینا ہیں اور زمین کو کفات کہنے سے مراد ہر کسب

لوگوں کو جمع کئے ہوئے ہو خواہ مردے ہوں خواہ زندے اور کہا گیا ہے کہ اس کے معنی ہیں کہ وہ زندوں کو اپنے ساتھ

لگاتے ہوئے ہے یعنی اپنی طرف کھینچے ہوئے جیسے انسان حیوان وغیرہ اور مردوں کو جیسے جادات اور کفات نہایت

تیسرے چلنے کو بھی کہتے ہیں اور کفٹ سخت چلانے کو بھی کہتے ہیں (غ)، توڑوں بھی معنی ہو سکتے ہیں کہ زمین کو ایسا

بنایا کہ تمام چیزیں اس کی طرف کھینچی رہتی اور اس کے ساتھ گلی رہتی ہیں اور اس کے کشش قوت کی طرف اشارہ ہے اور یوں بھی کہ اجساد و اموات

کو ساتھ لے کر جاتی رہتی ہر دونوں صورتوں میں یہ بھی قرائی کریم کے ان انکشافات علمی کی ایک مثال ہے چنگا اس کے نزول کے وقت دنیا کو علم نہ تھا

۳۵۱۶ شُحُوت - شہم الجبل پہاڑ بہت بلند ہوا اور شاخ بہت اونچے پہاڑ کو کہتے ہیں اور تنگ سر کو

بھی شاخ کہتے ہیں (ل) +

۳۵۱۷ ظِلّ - ہر ایک ڈھانک لینے والی چیز کو بھی کہا جاتا ہے خواہ وہ محمود ہو یا مذموم جیسے یہاں اور ظِلّ من

محوم (الواقعة ۴۴) یہ مذموم ہو (غ) +

شُعَب - شُعْبَة کی جمع ہر در در شُعْب کی جمع شُعُوب ہر دیکھو ۳۱۲ اور تنہ کا شُعْبَة شاخ ہے اور

شاخ کا شُعْبَة اس کی اطراف ہیں اور اس میں اختلاف کے معنی کی طرف رجوع ہے اور شُعْبَة ہر شے سے ایک ٹکڑا یا ٹھ

ہر جیسے الحیاء شُعْبَة من الایمان (ل) +

لُحْب - لُحْب کا جمل لُحْبنا یا شعلہ مارنا ہے اور لُحْب شعلہ ہے اور دھوئیں اور دھواں کو بھی لُحْب کہا جاتا ہے (غ)

شمار - واحد شمار دہنے اور شمار ادا نہ کر دہ چیز سے جو آگ میں سے اڑتی ہے یعنی چنگا ریاں کیونکہ ان سے

شر بہتی ہے (غ)

کفٹ - کفات

شہم - شاخ

ظِلّ

شُعْبَة

لُحْب

هَذَا يَوْمَ الْفَصْلِ جَعَلَكُمْ وَالْأَوَّلِينَ فَإِنْ كَانَتْ لَكُمْ كَيْدٌ فِكَيْدُكُمْ وَإِنْ

یہ فیصلے کا دن ہے تمہیں اور پہلوں کو اکٹھا کیا ۳۵۲۸ سواگر تہا ہے اس کوئی تدبیر کو قہیرے خلاف کرلو اس دن

يَوْمَ مِثْلِ الْمَكِيدِ بَيْنَ الْأَتَّقِينَ فِي ظِلِّ قَعِيُونَ وَفَوَاكِهَ مَا يَشْتَهُونَ كُلُّوا

جھٹلائیوں کیلئے انوس ہر شقی سایوں اور پھوس میں ہیں اور پھلوں میں جن کو وہ چاہیں خوشگوار کھا

وَأَشْرَبُوا هَيْثُ بَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ إِنْ كُنْ لَكَ بَحْرِي الْمُحْسِنِينَ وَإِنْ يَوْمَ مِثْلِ الْمَكِيدِ بَيْنَ

کھاؤ اور پیو اس کا بدلہ نہ کر سکتے اس طرح ہم بھی کریں انہوں کو بدلہ دیتے ہیں اس دن جھٹلائیوں کیلئے انوس ہر

كُلُّوا وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُمْ تُجْرَمُونَ وَإِنْ يَوْمَ مِثْلِ الْمَكِيدِ بَيْنَ الْأَتَّقِينَ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ

کھاؤ اور تمناؤ فائدہ اٹھاؤ کیونکہ تم مجرم ہو اس دن جھٹلائیوں کیلئے انوس ہر اور جب انہیں کہا جائے

أَكْعُوا أَلَا تَرْكَعُونَ وَإِنْ يَوْمَ مِثْلِ الْمَكِيدِ بَيْنَ قِبَائِي حَدِيثٌ بَعْدُ يُؤْمِنُونَ

جھک جاؤ مجھے نہیں اس دن جھٹلائے والوں کیلئے انوس ہر سوا کے بعد کس بات پر ایمان لائیگے۔

قصہ - بخاری میں ہے کہ ابن عباس نے اس مغلطہ کی تفسیر میں فرمایا کہ ہم تین تین اٹھ کی یا اس سے کم جلا

کی لکڑیاں جاڑوں میں جلائے کے لئے رکھ چھوڑتے تھے انہیں قصہ کہتے تھے اور قصہ محل کو بھی کہتے ہیں اور ابن

جریر کہتے ہیں کہ زبان عربی میں اونٹوں کو محلوں سے تشبیہ دیکھائی ہے +

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ یہ صلیب کے پرستاروں کو کہا جائے گا (و) اور تین شاخوں والے سائے کا ذکر

تشلیٹ کا عقیدہ رکھنے والی قوم کے لئے موزوں بھی ہے۔ اور یہاں ظن کو تین شاخوں والا کہلے اور فی الحقیقت تو وہ سایہ

نہیں بلکہ کوئی عذاب ہو ہر گز بدین حق کو ڈھانک لیتا ہے پس اس کی تین شاخوں سے مراد اس کے اندر تین قسم کی تکلیف ہے

اور ان تین شاخوں کا ذکر بھی خود قرآن کریم سے لے کر دیا ہے۔ ظن کے لئے دیکھو ۷۷ لا اس کے تین معنی ہیں سایہ حفاظت

آسائش تو تین شاخوں کے ذکر میں انہی تین باتوں کی نفی کی ہے چنانچہ اول فرمایا کہ وہ ظلیل نہیں یعنی سایہ کا کام نہیں دیتا

دوسرے میں کوئی ٹھنڈک ہے اور حفاظت کے معنی کے مقابل پر فرمایا کہ وہ آگ سے بھی نہیں بچاتا یعنی حفاظت کا کام نہیں

دیتا اور آسائش کے معنی کے مقابل پر فرمایا کہ اس سے شرارے نکلے ہیں اور ان کو محلوں سے اور زرد اور نمونہ تشبیہ دی ہے

یہ تشبیہ بھی مجاہدان شراروں کی جسامت اور ان کے رنگ کے صحیح ہے اور ان لفظوں کے اختیار کرنے میں یہ اشارہ بھی ہے

کہ وہ آسائش جو وہ محلات میں چاہتے تھے اب شراروں کے رنگ میں وہی محلات ان کے دکھ کا موجب ہیں اور وہ دولت جو

وہ اونٹوں میں خیال کرتے تھے اسی سے انہیں عذاب ملے گا +

۳۵۲۹ قیامت کے دن تو سب اکٹھے ہونگے۔ مگر اس دنیا میں بھی ایک یوم الفصل آتا ہے جب حق و باطل الگ الگ

ہو جاتے ہیں اس دن پہلوں اور پھلوں کا اکٹھا کرنا بالکل منہ کے ہر یعنی ذات و عذاب میں وہ اکٹھے ہو جاتے ہیں +

۲
۱۶
۲۲

قصہ

پرستان صلیب کھا

تین شاخوں والا

سورة النبأ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اشبہ استعارہ واسے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيمِ الَّذِي لَهُمْ فِيهِ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝

کس ربات کے متعلق ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں بڑی بجا بھی خبر کے متعلق جس کے بارے میں وہ اختلاف کر رہے ہیں ۳۵۱۹ یوں نہیں

سَيَعْلَمُونَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مَهْدًا ۝ وَبِجَالٍ مُّوَدَّلًا ۝

یہ جان لیگے ان یوں نہیں یہ جان لیگے کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا اور پہاڑوں کو میخیں ۳۵۲۰

وَخَلَقْنَاكُمْ اَزْوَاجًا وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝

اور ہم نے تمہیں جوڑے جوڑے پیدا کیا اور تمہیں تہلہ دی زندہ کو آرام کا مہرب (بنایا اور سیرت کمرہ وہ بنایا اور دن کو ہم نے معاش کیلئے بنایا

اس سورت کا نام النبا ہے اور اس میں دو رکوع اور چالیس آیتیں ہیں۔ النبا اس خبر کو کہتے ہیں جس سے عظیم الشان فائدہ حاصل ہو۔ اور یہاں اس لفظ میں اشارہ اسی یوم الفصل کی طرف ہے جس کا ذکر پہلی سورت میں تھا اور یہ بیان صراحت سے بیان بھی کر دیا ہے۔ یوں پچھلی سورت کے مضمون کو جاری رکھا ہے۔ یہ سورت بھی ابتداء کی مکہ زمانہ کی ہے۔

۳۵۱۹ النبا العظیم سے مراد قرآن پا امر نبوت بھی لیا گیا ہے اور بحث بعد الموت بھی اور کفار کا باہم اختلاف قرآن کے متعلق ہی تھا کہ یہ کیا کلام ہے کوئی اسے سحر کہتا تھا کوئی شعر۔ کوئی افسانہ کوئی پریشان خواب کوئی کائن کا قول۔ مگر اختلاف سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اختلاف بھی ہو سکتا ہے یعنی آپ کی مخالفت نبی عظیم وہی یوم الفصل ہے جس کا ذکر پہلی سورت میں بھی تھا اور آگے بھی آتا ہے اور آگے کلمہ اسی مخالفت پر نجر کے طور پر ہے۔

۳۵۲۰ زمین کو مہد کہا ہے یعنی تیار کی ہوئی جگہ یا وہ جگہ جس پر پھرا جاتا ہے (خ) اور پہاڑوں کو میخوں سے تشبیہی

ہے (و) و تاد کے لئے دیکھئے ۳۵۲۱ اس لئے کہ وہ ظاہر صورت میں سطح زمین پر میخوں کی طرح ہیں اور پہاڑوں کے ساتھ ہی اس کی ابتدائی حالت تزلزل کا مظاہرہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں مختلف چیزوں کے وجود میں اپنی حکمت کا بیان کیا ہے حتیٰ کہ دن اور رات بھی اپنی اپنی جگہ کام دیتے ہیں اور نیند کو سبات کہا ہے اسکے قریب لفظ الغرقا ۳۵۲۲ میں ہیں مگر دن دن کو نشور کا ہے اور یہاں معاشا اور نشور کے لفظ میں جی اٹھنے کی طرف اشارہ کر کے بتایا ہے کہ موت نیند کی طرح ہے اور اس نیند کے بعد ضرور ہر کہ بھر دن آئے اور وہی قیامت یا جی اٹھنا ہے +

النباۃ الثانیۃ

تمہید سورت

نبأ عظیم

وَبَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شَدِيدًا ۚ وَفَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا ۚ وَأَنزَلْنَاهُ ۱۲
۱۳

اور ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے اور ہم نے سوچ کو روشنی اور گرمی دینے والا بنا دیا ۳۵۲۱ اور ہم بادلوں سے

الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا ۚ لَنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا ۚ وَجَنَّتٍ أَلْفَافًا ۚ إِنَّ ۱۵
۱۶

زور سے برتا ہوا پانی آمارے ہیں ۳۵۲۲ تاکہ ہم اسے ساتھ واں اور بڑی غلیں اور گئے باغ ۱۵

يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ۚ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ۚ وَ ۱۸
۱۹

فیصلہ کا دن وقت مقرر ہے جس دن صویریں پھونکا جائیں گی تو تم بھی فوج ہو کر آؤ گے اور

فُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ۚ وَسِيرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۚ ۲۰

آسمان کھول دیا جائیگا سو دروازے ہو جائیں گے اور پہاڑ اڑائے جائیں گے سو وہ بے حقیقت ہو جائیں گے ۲۰

إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۚ لِلطَّغْيِينِ مَابًا ۚ لِّبَتْنِ فِيهَا أَحْقَابًا ۚ ۲۱
۲۲

دوزخ انتظار میں ہے وہی سرکشوں کا ٹھکانا ہے اس میں برسوں رہیں گے

۳۵۲۱ وہاج - وہم آگ سے روشنی اور گرمی کا حاصل ہونا ہے۔ اسی سے وہاج روشنی دینے والا ہر دغا یا روشنی

اور گرمی پہنچانے والا +

۳۵۲۲ معصات - معصی وہ بادل ہے جو مینہ برسانے کے قریب ہو اور ابن عباس نے معصات ہواؤں کو کہا ہے

اور بعض نے خود بارشوں کو (ل) +

غجاج - بچ بہت بہانا یا بہت پانی کا بہانا ہے اور مَطَّأُ غَجَّاجٌ زور سے برتنے والی بارش ہے +

سَبْعًا شَدِيدًا نظام شمسی کے سات سیارے ہیں علاوہ زمین کے۔ اور اس کا ذکر کر کے پھر سوچ کا ذکر کیا

اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ملکہ کی طرف توجہ دلائی کہ کس طرح ایک چیز دوسری سے وابستہ ہو سوچ کی گرمی مینہ برسات

کا موجب ہے اس لئے کہ سوچ کی گرمی سے سمندروں کا پانی بخارات کی صورت میں منتقل ہوتا ہے اور تب پانی برستا

ہے پھر پانی سے سبزیاں نکلتی ہیں اور باغوں کے باغ بن جاتے ہیں اس لئے سب باتوں کا نتیجہ فرمایا کہ یوم الفصل

بھی ایک وقت مقرر ہے چھ سو سال کی گرمی نے زمین کے بخارات کو اٹھا کر ابر رحمت محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی صورت

میں برسایا اور اس سے مردہ دلوں میں باغات بنا دیئے +

۳۵۲۳ یہ دوسری حالت کا نقشہ کھینچا ہے یعنی یوم الفصل کا۔ سورت کے آخر پر انا انذرتکم عذاباً قاتلاً قاتلاً

بتاتا ہے کہ ان آیات میں عذاب و نبی کا بھی ذکر ہے جو عذاب قیامت کا پیش خیمہ ہے۔ تو اس صورت میں فوج

ہو کر ناپید خلون فی دین اللہ افواجا کا مصداق ہو اور آسمان کا کھولا جانا جو مَشَقَّقُ السَّمَاءِ بِالْغَمَامِ (الفراغ - ۲۵)

کا مصداق ہو اور پہاڑوں کے اڑائے جانے پر دیکھو ۳۵۲۳ +

وہاج

معصات

غجاج

نظام شمسی

عذاب و ناکا نقشہ
عذاب پھر پھر عذاب

۲۴ لَا يَدُوقُونَ فِيهَا بُرْدًا وَلَا شَرَابًا إِلَّا خَمِيمًا وَغَسَّاقًا ۖ جَزَاءُ وِفَاقِهِ ۚ

خامس میں راحت پائینگے اور نہ پینے کی چیز صرف اُبلتا پانی اور شدت کا ٹھنڈا جہلوانی دراصلی

۲۵ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ۖ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَابًا ۖ وَكُلُّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ

کیونکہ وہ حساب کی امید نہ رکھتے تھے اور ہماری آیتوں کو جھوٹ قرار دیتے ہوئے جھٹلاتے تھے اور ہر چیز کو ہم نے گنت کیا

۲۶ كِتَابًا ۖ فَذُنُوقُوا فَلَنْ تَزِيدَ كُمْ إِلَّا عَذَابًا ۖ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ۖ حَدِّيقِ

محفوظ کر لیا سوچو ہم تم پر عذاب ہی بڑھاتے جائینگے متقینوں کے لئے کامیابی ہے

۲۷ وَأَعْنَابًا ۖ وَكَوْاعِبَ آتْرَابٍ ۖ وَكَأْسًا دِهَاقًا ۖ لَا يَبْلُغُونَ فِيهَا عُذَابًا ۖ وَلَا كَذَابًا

اور انگور اور نوجوان ہمسر اور پاک پیالہ ۲۵۷ وہ اس میں نہ تو نہیں نہیں ہے اور نہ جھٹلانا

۲۸ جَزَاءُ مِمَّنْ رَّبَّنَا عَلَّمَا حِسَابًا ۖ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَنُ لَا يَمْلِكُ مَعْنَاهُ

تیرے رب کی طرف بدلہ عطاے کافی ۲۵۸ آسمانوں اور زمین کا بوجھ رکھے درمیان ہے ہمارا رحم والا وہ اس سے کوئی

۲۹ غَسَّاقًا ۖ دیکھو ۲۸۵ وفاقی ۷۵۷ جَزَاءُ وِفَاقًا ۖ ایک اصول عذاب کے معاملہ میں قیام کرتا ہے عذاب

میں ایک طرف حمیم یعنی اُبلتا ہوا پانی ہے دوسری طرف غَسَّاق یا شدت کا ٹھنڈا یہ حقوق میں افراط و تفریط کا نتیجہ ہے یا نفرت و محبت میں حد سے غل جاتے کا نتیجہ اور پہلی آیت میں برد کے لئے دیکھو ۲۳۳ کہ مراد اس سے راحت کی زندگی

۳۰ كَذَابًا ۖ كَذَابًا ۖ كَذَابًا ۖ اور تکذیب کے ایک ہی معنی ہیں اور آیت ۳۵ میں لَا يَبْلُغُونَ فِيهَا عُذَابًا ۖ وَلَا كَذَابًا ۖ

میں ہی معنی ہیں یعنی وہ ایک دوسرے کو نہیں جھٹلائینگے اور نفی تکذیب نفی کذب خود لازم آتی ہے

۳۱ يَوْمَ يَخْرُجُ الَّذِينَ كَفَرُوا يُرِيدُونَ مَجْدًا ۖ وَهُمْ لَا يُفْلِحُونَ ۖ وَهُمْ لَا يُفْلِحُونَ ۖ وَهُمْ لَا يُفْلِحُونَ ۖ

۳۲ يَوْمَ يَخْرُجُ الَّذِينَ كَفَرُوا يُرِيدُونَ مَجْدًا ۖ وَهُمْ لَا يُفْلِحُونَ ۖ وَهُمْ لَا يُفْلِحُونَ ۖ وَهُمْ لَا يُفْلِحُونَ ۖ

۳۳ يَوْمَ يَخْرُجُ الَّذِينَ كَفَرُوا يُرِيدُونَ مَجْدًا ۖ وَهُمْ لَا يُفْلِحُونَ ۖ وَهُمْ لَا يُفْلِحُونَ ۖ وَهُمْ لَا يُفْلِحُونَ ۖ

۳۴ يَوْمَ يَخْرُجُ الَّذِينَ كَفَرُوا يُرِيدُونَ مَجْدًا ۖ وَهُمْ لَا يُفْلِحُونَ ۖ وَهُمْ لَا يُفْلِحُونَ ۖ وَهُمْ لَا يُفْلِحُونَ ۖ

۳۵ يَوْمَ يَخْرُجُ الَّذِينَ كَفَرُوا يُرِيدُونَ مَجْدًا ۖ وَهُمْ لَا يُفْلِحُونَ ۖ وَهُمْ لَا يُفْلِحُونَ ۖ وَهُمْ لَا يُفْلِحُونَ ۖ

۳۶ يَوْمَ يَخْرُجُ الَّذِينَ كَفَرُوا يُرِيدُونَ مَجْدًا ۖ وَهُمْ لَا يُفْلِحُونَ ۖ وَهُمْ لَا يُفْلِحُونَ ۖ وَهُمْ لَا يُفْلِحُونَ ۖ

۳۷ يَوْمَ يَخْرُجُ الَّذِينَ كَفَرُوا يُرِيدُونَ مَجْدًا ۖ وَهُمْ لَا يُفْلِحُونَ ۖ وَهُمْ لَا يُفْلِحُونَ ۖ وَهُمْ لَا يُفْلِحُونَ ۖ

۳۸ يَوْمَ يَخْرُجُ الَّذِينَ كَفَرُوا يُرِيدُونَ مَجْدًا ۖ وَهُمْ لَا يُفْلِحُونَ ۖ وَهُمْ لَا يُفْلِحُونَ ۖ وَهُمْ لَا يُفْلِحُونَ ۖ

۳۸ **خَطَابًا ۚ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا ۖ لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ**

اعتبار نہیں کئے ۳۵۲۹ جس دن روح اور فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہونگے وہ کوئی بات نہ کر سکیں سوائے اُنکے

۳۹ **إِذْنًا لَهُ الرَّحْمَنُ ۖ وَقَالَ صَوَابًا ۖ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۖ فَمَنْ شَاءَ**

جسے رحمان اجازت دے اور وہ درست بات کہے ۳۵۳۰ یہ دن حق ہے سو جو کوئی چاہے

۴۰ **اتَّخِذْ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا ۖ إِنَّا أَنذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا ۖ يَوْمَ يَنْظُرُ**

اپنے رب کی طرف ٹھکانا بنائے ہم نہیں ایک قریب عذاب ڈراتے ہیں جس دن انسان وہ

النَّمْرُ مَا قَدَّمَتْ يَدَهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا

دیکھ لیگا جو اس کے دونوں ہاتھوں نے اٹھائے ہیں اور کافر کہے گا کاش میں مٹی ہوتا ۳۵۳۱

۳۵۳۲ صواب - ایک شے کے اپنے نفس کے اعتبار کے لحاظ سے بھی ہوتا ہے جب کھڑے ہوئے مقل و شریعت پسند اور مجر و ہوتو اسے صواب کہا جاتا ہے۔ اور صواب یہ بھی ہوتا ہے کہ اپنے مقصود کو پالے خواہ غموم ہو یا محمود (۱) لے دیکھو ۲۸۳۲ یہاں پہلے معنی مراد ہیں +

صواب

زشتوں اور روح کے کھڑا ہونے پر دیکھو ۳۵۳۳ اور یہی کی روایت میں الاسماء والصفات میں ابن عباس سے ہے کہ الروح سے مراد ارواح الناحی ہیں (۲) اور جیسا کہ نوٹ مذکور میں دکھایا گیا ہے اصل مراد مومنین کے ارواح ہیں اور زشتوں کا ان کے ساتھ کھڑا ہونا اسی طرح ہے جس طرح حق و شیطا طین بدکاروں کے ساتھ حاضر کے جائینگے +

زشتوں سے روح کا قیام

۳۵۳۴ عذاباً قریباً سے مراد عذاب آخرت بھی لیا گیا ہے اور اس کا قرب اس کے تحقق کے لحاظ سے ہے اور قتادہ کے نزدیک یہ گناہ کی پاداش ہے جو قریب تر ہے اور تعالیٰ نے یوم بدر مراد لیا ہے (۳) اور ظاہر الفاظ اسی آخری معنی کو چاہتے ہیں یعنی عذاب دنیا کی طرف اشارہ ہے اور یوم یفطر اللہ اس پر بھی صادق آتا ہے اسلئے کہ یہ بھی ایک رنگ نتیجہ اعمال کا ظاہر کر دیتا ہے اور کافراں وقت بوجہ ذلت کے چاہتے ہیں کہ مرکز مٹی ہو چکے ہوئے ناکل سورت کا مضمون بھی اسی معنی کو چاہتا ہے +

سَبَّحْ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اشارے انتہاء رحم والے
بار بار
رحم کرنے والے کے نام سے
وقف لازم
ع
وَالزُّعَاتِ غُرُقًا وَالشَّيْطَانُ نَشْطًا وَالسَّحَابُ السَّمِيُّ سُبْحًا وَالْمَسْكُونَةُ كَلْبًا وَبَنَاتُهَا كَلْبًا
عواہ میں کبر خال لینے والی اور غشی سے آگے چلنے والی اور نیز میں لگائی ہوئی پرستش کی جوفی کے لئے جہ جانی میں عا ملکہ ہیں

اس سورت کا نام الزُّعَات ہے اور اس میں دو رکوع اور چھیالیس آیتیں ہیں نازعات کے معنی اپنے آپ کو کھینچ کر نکال لینے والی جاتیں ہیں اور اشارہ اس نام کے اختیار کرنے میں یہ ہو کہ مدارج روحانی کا یہ پہلا مرتبہ ہو کہ انسان اپنے آپ کو خواہشات نفسانی سے کھینچ کر باہر نکال لے پھر اس کے آگے دو سر مراتب ہیں جو انسان کو اس کے کمال روحانی تک پہنچاتے ہیں اور دوسری طرف یہ بھی اشارہ ہو کہ اعدائے اسلام کے لئے سزا جو آئے والی ہر توبہ جنگوں کے دنگ میں آئے والی ہو۔ سورت ابتدائی کی نازک کی ہر نعمت کا تعلق ظاہر ہے +

۳۵۳۲ زُعَات - نَزْع کے اصل معنی جذب یعنی کھینچنا اور قلم یعنی جگہ سے نکال دینا ہیں نَزْعُ الْقَوْمِ کمان کو کھینچنا اور نَزْعُ الْكَلْبِ کے متعلق جب وہ کسی چیز سے محبت کرے اور اس کا نفس اسے اسکی طرف کھینچتا ہو ایسا ہے کہا جاتا ہے يَنْزِعُ إِلَيْهِ نَزْعًا اور نَزْعُ الْأَشْيَاءِ إِلَى أَهْلِهَا کے معنی ہیں حُب و اشتاق یعنی اپنے اہل کی طرف سے آرزو کی اور اشتاق ہوا اور نَزْعُ الْقَبَائِلِ لِكَيْ يَخْلُصُوا كَمَا جَاءَتْ بَعْضُ النَّاسِ لِكَيْ يَخْلُصُوا جوں قتال کی بناہ میں ہیں مگر ان میں سے نہیں اور اس کا دامن نازع ہوا اور حدیث میں ہو کہ انحضرت معلّم نے فرمایا طبعاً لغز باہ اور فرمایا کعبہ نازع یا یعنی جو شخص اپنے اہل اور کنبہ سے دور ہو گیا اور غائب ہو گیا تو یا نَزْع سے مراد وہاں جہیں ہیں جنہوں نے اشدّ تعلق رکھتے اپنے وطن کو ترک کر دیا۔ اور نَزْعُ فِي الْقَوْمِ و تَرْقُوس کو کھینچنا اور نازع را می یعنی تیر ملائیولے کوکتے ہیں (د) غرقا - غرق پانی میں ڈوبنا ہوا اور قرضہ یا اور مصائب میں مبتلا ہو جانے پر بھی بولا جاتا ہوا اور آخرُ الْبَدَل کے معنی ہیں بلبہ غایۃ المدّۃ الْقَوْمِ یعنی کمان میں جس قدر تیر کو کھینچا جاسکتا تھا کھینچا اور کہا جاتا ہے نَزْعٌ فِي قَوْسِهِ فَأَعْرَقَ - اور اَعْرَقَ کے معنی طہار بھی کئے گئے ہیں یعنی تیر کو شدت نزع سے بہت دور پھینکا اور یہاں غرق یعنی اغراق ہوا اور حضرت علی کی حدیث میں ہے لَقَدْ اَعْرَقَ فِي النَّزْعِ جِسْمَ بَالِغٍ فِي الْأَمْرِ وَانْتَهَى فِيهِ لِعَنِي أَيْکِ امْرُؤٍ کَمَا لَوْ كُنْهُنَّ يَأْوُرُ اس کے انجام کو پہنچا دل،

نَشْطٌ - نَشْطٌ ضد کسل ہر سَبَّحُ الْإِنْسَانُ عَلٰی کِلْبَةٍ اُسے نفس کو طیب بنایا یعنی خوشی سے ایک کام کو کیا اور نَشْطٌ الْجَبَلُ رَمْلٌ کو کھول دیا اور نَشْطٌ لَدُنْ لَوْحِنَ الْعَرِيقِ یعنی بغیر وقفہ کے ایک ہی وقفہ ڈول کو کنوئیں سے کھینچ لیا (د) اور نَشْطٌ کی تخصیص اس بات پر تنبیہ ہو کہ ان پر وہ امر سہل ہر اسے کہ نَشْطٌ وہ کا نٹھ ہر جس کا کھونا آسان ہو (د) +

مفسرین کے اقوال حسب ذیل ہیں نازعات سے مراد فرشتے ہیں جو کافری جان نکالتے ہیں یا موت یا ستارے جو افق ان کی طرف جاتے ہیں یا گمبیں۔ اور نازعات سے مراد فرشتے ہیں مومن کی روح قبض کرتے ہیں یا موت یا ستارے یا موت اور نازعات سے مراد ستارے یا فرشتے ہیں اور سابقات سے مراد فرشتے یا موت یا گھوڑے یا ستارے ہیں۔ اور ملات سے مراد فرشتے ہیں

يَوْمَ تَرْجُ الرَّاغِبَةُ ۖ تَتَّبِعُهَا الرَّاغِبَةُ ۖ قُلُوبُ يَوْمِيْنَ وَاخِةٌ ۝ ۶

جرمن کانپے والی کانپ اٹھائی دیکھو ان کے پیچھے آئے گی ۳۵۳ (کچھ) دل اسدن پریشانی کی حالت میں ہونگے

یہ سارے (ج) اور ناذعات کی تفسیر سدی سے مروی ہے جو کہتے ہیں کہ یہ نفوس انسانی کی جماعت ہے جو موت کے ساتھ اپنے رب کی طرف غلطی ہو جاوے اور ناذعات کی تفسیر ابن عباس سے مروی ہے کہ یہ وہ نفوس ہوتی ہیں جو موت کے وقت خوشی سے دوسرے عالم کی طرف انتقال کرتے ہیں اور سابقات کی تفسیر ابن مسعود سے مروی ہے جو کہتے ہیں کہ یہ وہ نفوس انسانی ہیں جو قبض کے وقت ملائکہ کی طرف سبقت کرتے ہیں (د) تو یہ سب بزرگ ناذعات۔ ناذعات کی تفسیر نفوس انسانی سے کرتے ہیں اس لئے ان سے حرا و نفوس انسانی کی ترتیبات روحانی بھی لی گئی ہیں جو سلوک اور تطہیر ظاہر و باطن میں انہیں پیش آتی ہیں یعنی وہ شہوات سے اپنے آپ کو باہر نکالتے ہیں اور عالم قدس کی طرف نشاط سے چلتے ہیں اور مراتب ارتقاء میں تیرتے ہیں اور کمالات کی طرف سبقت کرتے ہیں یہاں تک کہ دوسروں کی تکمیل کرنے کے ہل ہو جاتے ہیں (د) اور ناذعات سے مراد لڑنے والے ہونا بھی عطاء سے مروی ہے جو کہتے ہیں کہ یہ کافروں کو کھینچنے والے ہیں (د) اور باقی مقامات بھی انہی کی ہوسکتی ہیں۔ اور جواب قسم یہاں بخیر و غایت ہے کہ اس کی طرف اشارہ یوم ترجف المراجعة میں ہے اور اگر جواب قسم حقانیت بعثت کو بھی مانا جائے تو اس میں قبسات روحانی اور قیامت کبریٰ دونوں آجائیں گی اس لئے شہادت میں مومنین کی جماعتوں کو پیش کیا ہے اور لفظ ایسے اختیار فرماتے ہیں جو ان کے ظاہری اور باطنی دونوں قسم کے کمالات کی طرف اشارہ کرتے ہیں معنی ظاہری رنگ میں جنگ کی طرف اشارہ ہے۔ اور ناذعات سے مراد زبردست تیر چلانے والے ہیں اور ناذعات سے مراد خوشی سے دشمن کے مقابلہ کے لئے نکلنے والے اور مساجبات سے مراد تیزی سے کام میں لگ جانے والے۔ اور سابقات سے مراد دشمن کی طرف سبقت کرنے والے اور مدبرات سے مراد امور جنگ و امور ملکی کی تدبیر کرنے والے۔ اور کمالات روحانی کی رو سے وہ مطلب ہے جو اوپر بیان ہو چکا ہے اور ایک اور رنگ میں ہر انسان کو توجہ دلائی ہے کہ اس کی کامیابی کا رستہ کیا ہے اس کی سب سے پہلی سرطی ناذعات کی ہے یعنی ایک امر کے اشتیاق میں ترقی کر کے اس شوق کو کمال تک پہنچانا جو غرق کا مصداق ہے اور دوسرا مرتبہ اس کا ناذعات ہے یعنی وہ بوجہ کے رنگ میں انسان نہ اٹھارہ بلکہ نشاط خاطر سے اس کی طرف متوجہ ہو اور تیسرا مرتبہ مساجبات کا ہے یعنی جس طرح پر پانی یا چوہا میں ایک جسم تیرتا ہے کہ رکاوٹ بہت کم ہوتی ہے اس طرح وہ عمل میں لگ جاتے کیونکہ سہم کے منہ میں تیزی کو گزرنا ہے اور یہ گویا مین ضروریات ہر امر کی ہیں امر دین ہو یا امر دنیا۔ پہلا کمال اشتیاق اور محویت۔ دوسرا نشاط خاطر کا حاصل ہونا تیسرا عمل میں تیزی سے لگ جانا۔ اور باقی دو نتائج ہیں یعنی ایسے نفوس سبقت لیجاتے ہیں اور تدبیر امر کرنے کے بھی قابل ہو جاتے ہیں اور اصل فرض تو مومنوں کو توجہ دلانا ہے کہ دنیا میں خدا کا نام پھیلانے کیلئے کیا ضروریات ہیں اور دنیا ضمناً ان کے اندر آ جاتے ہیں +

انسان کی ترتیبات روحانی

کاسبانی کا رستہ

راجفہ رادفہ

۳۵۳ مغربین نے ترجف المراجعة سے مراد نفع اولیٰ اور تتبعہا الرادفہ سے مراد نفع ثانیہ یا ہر گز کے تباہی قلوب یومئذ واجفۃ ابصار دھا خاشعۃ ملائکہ نفع ثانیہ کے ساتھ تو تباہی ہے اس وقت قلوب واجفۃ اور ابصار خاشعۃ کہاں۔ پس مراد دجف سے جنگ کے ساتھ زمین کا کانپ اٹھنا ہے کیونکہ رجف کے اصل معنی اضطراب شدید ہیں دیکھو ۱۱۳ اور تتبعہا الرادفہ میں بتایا کہ ان جنگوں کے بعد وہ عظیم الشان مصیبت ان پر آئے گی جس سے ان کے دل پریشان اور آنکھیں بھی ہو جائیں گی یعنی ان کی ذلت اور مغلوبیت +

لَبَّاسًا مَّا خَالِيَةً ۖ يَقُولُونَ إِنَّا لَرُدُّوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۖ عَادَ الْكَذَّابُ مَا يُخْفَرُ ۚ

۱۲۵۵
ان کی نظیریں بھی ہوں گی
کہتے ہیں کیا ہم اٹے پاؤں لوٹتے جائیگے ۱۲۵۴
کیا جب ہم کھوکھلی پتیاں ہو جائیگے ۱۲۵۵

وتفلازم

کہتے ہیں یہ لوٹنا نقصان والا ہے وہ تو صرف ایک ہی ڈانٹ ہوگی اور وہ زمین کے اوپر ہونگے ۳۵۳۲

وقف لازم

تختہ موسیٰ کی خبر پہنچ چکی ہو

جب اس کے رہنے والے داؤدی مقدس طوی میں پکارا (کہ) فرعون کی طرف

۲۰۱۳
۹ ختم

جا کہ وہ حد سے نکل گیا اور کہہ کر کیا تو چاہتا ہوں کہ تو پاک ہو اور میں تجھے تیرے رب کی طرف رستہ دکھاؤں سو تو ڈر

فَقَالَ إِنَّا

سراسر نے اسے بڑا نشان دکھایا مگر اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی پھر وہ کوشش کرتا ہوا پھر گیا پھر لوگوں کو گمراہ کیا اور پکارا اور کہائیں

الحشر

۱۰
 تمہارا بڑا رب ہوں سوا اللہ نے اسے آفت اور دنیا کی قربت کا نغمہ میں پڑا اس میں اس شخص کیلئے عبرت بڑھ ڈرتا ہے

حضرت حفصہؓ

حافرة

ہیں اُمِّتٌ فَلَا تَأْتُمُّ رَجْعَتٌ عَلٰی حَاضِرَتِیْ یعنی میں فلاں کے پاس گیا پھر ساری رستہ پر واپس لوٹ گیا اور حاضراۓ

عقبتِ اولیٰ یعنی پہلی پیدائش ہے۔ اور حاقہ کا کسی چیمین میں عود کرنا ہے یہاں تک کہ اس کا آخراں کے اول پر ٹوٹا جاسکے اور یہاں مراد زندگی کی طرف ٹوٹا یا جانا ہے (ل)، اور عا نام لہ دو دونوں سے نیا کلا مشرق

۵۳۔ غُخْرَہ : غُخْرَہ نام کی ایک اور کھجور کہتے ہیں اس کا وزن الغُخْرَہ سے مراد ہے بڑی یا لی ہو گئی اور پوسیدہ ہو گئی یا اندر
غیر خُجْرَہ

عَمَّ

وَأَنْتُمْ أَشَدُّ خُلُقًا أَمِ السَّمَاءُ بَنَاهَا رَفَعَهُ سَمَكُهَا فَسَوَّاهَا وَأَغْطَشَ لَيْلَهَا

کیا پیدائش میں تم زیادہ مستحضر ہو یا آسمان جس سے بنایا اس کی بندی کو اور نکالیا پھر سے ٹیک بنایا ۳۵۳۳ اور کی رات کو دیکھو

وَأَخْرَجَ مَخْضَاهَا وَالْأَرْضُ بَعْدَ ذَلِكَ دَحَاهَا أَخْرَجَ فِيهَا مَاءَهَا وَفَرَعَهَا

اور اس کی روشنی نکالی ۳۵۳۸ اور زمین کو اس کے بعد پھینکا ۳۵۳۹ اس سے اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا

وَالْجِبَالُ أَرْسُهَا مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ فَاذْجَأَ تِلْكَ الطَّامَّةُ

اور پہاڑوں کو مضبوط بنایا تمہارے لئے اور تمہارے چاروں کیلئے سامان سہجی غالباً نرالی مصیبت

الْكُبْرَى يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ مَا سَعَى وَبَرَزَتْ الْجَحِيمُ لَمَنْ يَرَى

۳۵۴۱ اور جس دن انسان یاد کرے گا جو اس نے کوشش کی اور دفعہ اس کیلئے ظاہر ہو جائیگا جو دیکھتا ہے

۳۵۴۲ سمک - سمک پھل ہے اور سمکۃ آسمان میں ایک بچ کا نام ہے اور سمکۃ بندی ہے (دل)

یعنی تم کیا چیز ہو۔ وہ بلند آسمان جن کی بندی کی انتہا کو بھی تم نہیں پاسکتے وہ بھی اللہ تعالیٰ کے زیرِ فرمان اور اس کے قانون کے ماتحت ہیں۔ انسان اس کی فرمانبرداری اور اس کے قانون سے کس طرح نکل سکتا ہے؟

۳۵۳۸ اَغْطَشَ اَغْطَشَ کے معنی ہیں تارکب بنایا۔ اَغْطَشَ سے ہے جس کے معنی ہیں وہ شخص جس کی آنکھ میں ایک قسم کا اندھا پن ہو گیا،

۳۵۳۹ دَحَى کے معنی ہیں اُڑا لیا عن مَقَرِّهَا اس کی جائے قرار سے اسے ہٹایا جیسے کہتے ہیں دَحَى الْمَطَرِ الْحَصَى

مِنْ وَجْهِ الْأَرْضِ بارش نے لنگریوں کو زمین کی سطح سے ہٹا دیا (دَحَى) اور دَحَى کے معنی بسط یعنی پھیلا نا بھی ہیں اور پتھر

و غیرہ کے پھینکنے پر بھی دَحَى لفظ بولا جاتا ہے ہونا دَحَى بالبحی کے معنی ہیں اس سے پتھر پھینکا (دَحَى) اس لفظ سے اختیار کرنے میں ایک

عظیم الشان علمی بات کی طرف توجہ دلائی ہے جس کا علم آج دنیا کو ہوتا ہے یعنی یہ کہ زمین اصل میں کسی شے جرمِ سادی کا ایک

حصہ ہے جو اس سے الگ ہو گیا اور پھر آہستہ آہستہ اس کے گرد حرکت کرتا کرتا ٹھنڈا ہو گیا۔ دَحَى کے لفظ میں یوں علم حاصل کرنے

کی طرف اور پتھر کی طرح پھینک دینے کی طرف اشارہ ہے۔ اور پھر بعد ازاں دَحَى لفظ لکھ کر یہ بھی بتا دیا کہ زمین کا بننا بعد میں وقوع میں آیا

اور پھر لگتی آیت میں ایک اور علمی انکشاف کی طرف توجہ دلائی ہے یعنی یہ کہ پانی اور چارہ یعنی سبز پانی وغیرہ جو اس زمین

پر ہیں وہ اسی زمین سے نکالے اور یہی آج علمی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ اول زمین پر پانی الگ ہوئے اور پھر پانی پانی

سے سبز پانی وغیرہ پیدا ہوئیں اور پھر پہاڑوں کو قائم کر کے اس پانی کے برسنے کا انتظام فرمایا جس پر انسان کی زندگی

اور معاش کا مدار ہے۔

۳۵۳۹ طَمَّ طَمَّ الْمَاءُ پانی چڑھ گیا اور بہت ہو گیا۔ اور ہر ایک چیز جو بہت ہو جائے اور غالب آجائے تو کہے

سُتْقِطَ طَمَّ کہا جاتا ہے اور طَمَّ وہ داہیہ یا عظیم الشان مصیبت ہے جو ہر چیز پر غالب آجائے۔ اور الطامة قیامت کا

نام بھی ہر دل اس نام کے اختیار کرنے میں یہ اشارہ ہے کہ وہ کامل انکشاف حقائق کا وقت ہو گا اور جو حالت انسان

سے اس دنیا میں اپنے اندر پیدا کی ہو وہی حالت تمام باتوں پر غالب آکر کامل نمود پکڑے گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے

سمک

اغطش

دَحَى

زمین کی نگرانی

زمین کا پانی زمین سے

طَمَّ طَمَّ

فَأَمَّا مَنْ ظَنَّ أَنَّهُ مِنَ الْفُتَنِ ۖ وَاتَّخَذَ الْجَنَّةَ مَثَلًا لِّمَا هُوَ لَمْ يُؤْمَرُ بِهِ ۖ وَأَمَّا مَنْ

سوج کوئی حد سے غل گیا اور اس نے دنیا کی زندگی کو مقدم کیا تو وہ فتنہ ہی ٹھکانا ہے اور جو کوئی اپنے

خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ ۖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ۖ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ۖ يُسَلُّوْكَ

رہے مقام سے ڈرتا رہے اور نفس کو خواہش سے روکتا ہے نہ ہوا تو بہشت ہی ٹھکانا ہے وہ تجھے اس گھر کی

عَنِ السَّاعَةِ ۖ أَيَّانَ تُرْسَبُهَا ۖ فَيَلْمُكَ إِلَىٰ رَبِّكَ مُنْتَهَبًا ۖ

کے متعلق سوال کرتے ہیں کب اس کا قیام ہو گا تو اس بارے میں کہ تو اس کا یاد دلائیو لاہر لڑا ہے کہ تیرے رب کی طرف ہٹا ہوا ہے

إِنَّمَا أَنْتَ مُنذِرٌ مَّنْ يُخَشِّصُكَ ۖ كَانِمْ يَوْمَ تَرَوْنَهَا لَا يُلْهَوْنَ بِالْأَعْيُنِ ۖ وَأَصْحَابُ

تو صرف اسے ڈراتا ہے جو اس سے ڈرتا رہے جس دن وہ اسے دیکھ لیں گے گویا کہ صرف ایک شام با صبح ہی بھرے تھے

کہ اس میں اشارہ مصائب و فتنوں کی طرف بھی ہو۔ الفاظ بروزت الجحیم لمن یری اس دنیا کے مصائب کی طرف ہی اشارہ

کرتے ہیں اس صورت میں فاما من ظنی سے نیا کلام شروع ہوتا ہے +

۳۵۴۷ اس سے معلوم ہوا کہ اس سورت کی اصل فرض ہی نفس کو خواہشات سے روک کر اس کو ترقی دینا ہے اور

والننازعات غرقا میں انہی ترقیات روحانی کی طرف اشارہ ہے +

۳۵۴۸ اس کے ایک معنی یوں ہو سکتے ہیں کہ فتنہ علیحدہ بظہر سوال ہو یعنی پچھلی آیت کے سوال کی طرف اشارہ

کے فرمایا فی ما ھذا السؤال یہ سوال کس لئے ہے انت من ذکر لکھا تو یعنی تیرا بیچنا اس ساعت یعنی قیامت کے یاد دہانی

والی چیزوں میں سے ہے یعنی قرب ساعت کی آپ علامت میں اور دوسرے معنی وہ ہیں جو میں نے ترجمہ

میں اختیار کئے ہیں اور اس صورت میں دینیم گویا تمہارے قایم مقام ہے اور تمہا میں ما الساعة سے بدل ہو

یعنی اس چیز کے بارے میں کہ کب آئے گی بخود سے سوال کرتے ہیں جس کے لئے تو یا تیرا ارسال ذکر ہی یعنی علامت

ہے۔ اور اگلی آیت میں انی ربی متعہا میں بتایا کہ اس کا علم اللہ تعالیٰ کی طرف ہی رہتی ہوتا ہے +

روحانی ترقی کی پہلی چیز

آخفت اور تربیت

سُورَةُ عَبَسَ بِمَا رَأَىٰ يَوْمَ الْآزْمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَبَسَ قَتُولٌ ۚ اَنْ جَاءَهُ الْاَنْعَمُ ۚ وَمَا يَذُرِيكَ لَعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ ۚ اَوْ يَذْكُرُ ۚ
 اشد بے انتہا رحم والے بار بار رحم کہنے والے کے نام سے
 برا مانا یا دوسرے پھیر لیا اس نے کہ اس کے پاس اندھا آیا ۱۲ اور تجھے کیا خبر ہے کشادہ دہی پکڑی اختیار کریں تو جو

فَتَنَقَّلَ الَّذِي ذُكِرَ ۚ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰ ۚ

تو نصیحت سے فائدہ دے جو پروا نہیں کرتا

اس سورت کا نام عبس ہے اور الصاخرۃ اور مغناقا بھی اسے کہا جاتا ہے اور اس میں بیالیس آیتیں ہیں
 سورت کا نام اس واقعہ سے لیا گیا ہے اہل مکتوم کے ساتھ پیش آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رؤسائے قریش سے
 بات کر رہے تھے تو ابن ام مکتوم آگے اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ کو اپنی طرف پھیرنا چاہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے تائید کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ سورت اتاری اور بتایا کہ بڑے آدمیوں کی اتنی پروا نہ کرو کہ ان کی طرف توجہ
 کرنے سے اس کی طرف سے بے توجہی ہو جائے جو خود کچھ سیکھنا چاہتا ہے اور بتایا کہ غریب اور چھوٹے چھوٹے لوگ
 اس قرآن کریم کی بدولت عظیم الشان مرتبہ پر پہنچاتے جائیں گے اور یہی اس سورت کا اصل مطلب ہے۔ یہ سورت
 ابتدائی کی زمانہ کی ہے۔

متحدہ سورت

۳۵۴ ابن جریر نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ عبس وقول ابن ام مکتوم کے بارے میں نازل
 ہوا وہ آیا اور کھنے لگا مجھے ہدایت دیجئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت چند مشرک رؤساء سے باتیں کر رہے تھے پس آپ نے
 اس کی طرف منہ پھیر لیا اور دوسروں کی طرف منہ جو رہے تب یہ آیات نازل ہوئیں۔ یہ واقعہ تو باطل ایک عجوبہ کی نوع
 ہے ابن ام مکتوم نابینا تھے۔ انہیں معلوم نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس سے باتیں کر رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی
 اس کے دخل دینے کو برا مانا بلکہ اللہ تعالیٰ نے سمجھا یا کہ آپ بڑوں کی پردا کر کے چھوٹوں کی طرف سے بے توجہی نہ کریں اس لئے
 کہ قرآن کریم انہی چھوٹے چھوٹے لوگوں کو بلند مقام پر پہنچا دے گا۔ اور آپ کی غرض چونکہ اصلاح ہو اس لئے آپ کو اس بات کا خیال
 نہ ہونا چاہیے کہ سوال کرنے والا بڑا ہے یا چھوٹا۔ جو کوئی قرآن کریم کو اپنا ہادی بناے گا جو کوئی نفس کو ہوا و حرص سے روکے
 اللہ تعالیٰ کے احکام کے سامنے سر جھکا دیگا وہی دنیا میں بھی بڑا ہو جائے گا۔ یوں ان الفاظ میں یہ خوشخبری دی کہ قرآن
 شریف انہی چھوٹے چھوٹے آدمیوں کو بلند مقامات تک پہنچا دے گا اور انہیں دنیا کے ہادی اور رہنما بنا دے گا۔ اس فقرہ
 سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ وحی کا سرچشمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا قلب مبارک نہ تھا۔ ورنہ اپنے متعلق ایسے الفاظ کو کون پسند کرتا ہے
 کہ ہمیشہ کیلئے دنیا میں بڑھے جائیں۔

ابن ام مکتوم کا قصہ

فَأَنْتَ لَهُ تَصَدَّى ۖ وَمَا عَلَيْكَ أَلَا يَدْرَأَ ۚ وَآمَنَ جَاءَ لَيْسَ ۖ وَهُوَ

تو اس کی طرف تو متوجہ ہوتا ہے اور تجھ پر کیا لازم ہو کر وہ پائین کی اختیار نہ کرے اور جو تیرے پاس وہ ڈرتا آیا اور وہ

يَخْشَى ۖ فَأَنْتَ عَنْهُ تَلَهَّى ۚ كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۚ فَنَسِ شَاءَ ذِكْرَهُ ۖ فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۖ

ڈرتا ہے تو اس سے توبہ نہ کرتا ہے تو نہیں چاہتا ہے تو بڑائی کا موجب ہر سو جو کوئی چاہو اسے یاد رکھے عزت دے صحیفوں میں

فَرُوعُهُ مَطْهُورَةٌ ۖ يُبَاسِي سَفَرَةٍ ۖ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۖ قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ ۖ

(جو) بلند (اور) پاک (ہیں) لکھنے والوں کے اہقوں میں (جو) مغز نیک (ہیں) انسان ہلاک ہو کیسا ناشکر ہے

مِنْ أَيْ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۖ مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَرَهُ ۖ ثُمَّ السَّبِيلَ يَسْرَهُ ۖ

اسے کس چیز سے پیدا کیا نطفہ سے اسے پیدا کرتا ہے پھر اسے طاقت دیتا ہے پھر سرت دس کیلئے انسان کو کیا

ثُمَّ لَمَّا تَهُ فَاقْبَرَهُ ۖ ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشَرَهُ ۖ كَلَّا لَئِنْ قَضَىٰ مَا

پھر لے کر اتارے پھر قبر میں ڈالتا ہے ۲۵۴۵ پھر جب چاہو گا اسے اٹھ کھڑا کرے گا۔ یوں نہیں وہ پورا نہیں کرتا جو اسے

أَمْرَهُ ۖ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ ۖ

حکم دیتا ہے پس انسان کو چاہئے کہ اپنے کھانے کی طرف دیکھے

۲۵۴۳ تصدی - دیکھو ۲۵۴۴ اور تصدی کے معنی ہیں اپنے آپ کو اس کے سامنے پیش کیا یا اس کی طرف تصدی

متوجہ ہوا دل، +

۲۵۴۴ ان چھ آیات میں یہ عظیم الشان خوشخبری ہے کہ قرآن چونکہ خود ایک مکرم و معلم چیز ہے اس لئے اس کے لکھنے والے

بھی نہ صرف کلام یعنی مغز ہونگے بلکہ اس کے درجہ کے ہمتیاز بھی ہونگے۔ نبوی مرتبہ کے ساتھ اس کے اور جلی مانتہا ہی کو اگر کسی

قوم نے جمع کیا ہے تو وہ صرف مسلمان قوم ہے حضرت ابو بکر و عمر و عثمان و علی سب قرآن کریم کے کاتب تھے اور اللہ تعالیٰ

نے ان کو ان کے ساتھ والوں کو کرام برہ بنا کر دکھا دیا کہ وہ قرآن کے خدمت گزاروں کو کہاں تک پہنچا دیتا ہے۔ ابن عباس نے سفیرا سے مراد کاتب قرآن ہی لئے ہیں اور قتادہ نے قاری اور بعض نے ملائکہ بھی مراد لئے ہیں اور

وہب بن منبہ نے سفیرا سے صحابہ کو مراد لیا ہے کیونکہ وہ سفیر ہیں آنحضرت معلم اور امت کے درمیان (ر) +

۲۵۴۵ قبر - قبر وہ جگہ ہے جہاں میت کو رکھا جاتا ہے۔ اور اقبرتہ کے معنی ہیں اس کے لئے جگہ بنائی جس میں

وہ دفن کیا جائے اور کہا گیا ہے کہ اس کے معنی ہیں کہ اسے الہام کی یک طرح دفن کرے۔ اور مقبرۃ قبروں کی جگہ ہر

جمع مقابر ذرتم للمقابر (النکا ۳-۲) اور یہ موت سے کنایہ ہے اور امانت بمعنی من فی القبور (فاطر ۲۳)

میں مراد وہ لوگ ہیں جو مردوں کے حکم میں ہیں الذین فی حکم الاموات یعنی جاہل (ج) اور اقبر سے مراد

حالت قبر میں رکھا بھی ہو سکتا ہے جسے برزخ سے تعبیر کرنا چاہئے یعنی وہ حالت جو موت اور قیامت کے درمیان

خود قرآن مجید
عظیم الشان و بزرگ

قبر - اقبر
مقبرۃ

سُورَةُ التَّكْوِيْمِ مَكِّيَّةٌ ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُونَ آيَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ بے انتہا رحم والے بار بار رحم کرے ذرا کے نام سے

۱ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ وَاِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ ۝ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝

جب سورج پلٹ لیا جائیگا اور جب تارے جھڑ جائیگے اور جب پہاڑ دوڑ کر دیے جائیگے اور

۲ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ وَاِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ۝ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝ وَاِذَا

جب اونٹیاں بیکار ہو جائیگی اور جب وحشی اکٹھے کئے جائیگے اور جب شہر بھر جائیگے اور جب

۳ النُّفُوسُ رُجِرَتْ ۝ وَاِذَا الْمَوْءُودَةُ سُيِّمَتْ ۝ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۝ وَاِذَا الصُّحُفُ

لوگ باہر ملا دیئے جائیگے اور جب زندہ درگور کی ہوئی ہے پوچھا جائیگا کس گناہ پر وہ قتل کی گئی اور جب صفحے پھیلا دیئے

۴ نُفِثَتْ ۝ وَاِذَا السَّمَاءُ كُفِطَتْ ۝ وَاِذَا الْجِبَالُ سُعِّرَتْ ۝ وَاِذَا الْعِشَارُ ذُلِفَتْ ۝

جائیگے اور جب آسمان کا پردہ اتارا جائیگا اور جب دوزخ بھڑکائی جائے گی اور جب بہشت قریب لائی جائیگی اور

اس سورت کا نام التکویر ہے اور اس میں اٹنیس آیتیں ہیں اور اس میں پہلے تہا رب کی صفت پسینے کا ذکر ہے جس کے محافطے اس کا نام التکویر ہے اور اسلام کے ساتھ جو علمی ترقیات دنیا میں پیدا ہونے والی تھیں انہیں یہاں بطور مشکوٰۃ بیان کیا ہے اور خلاصہ مضمون اس سورت کا یہی ہے کہ قرآن کریم کے ذریعہ سے دنیا میں علم و شرف پھیلنے کو اپنی سورت کے مضمون کو ہی جاری رکھا ہے۔ یہ سورت بھی ابتدائی مکی زمانہ کی ہے۔

۵۴۹ انکدرت۔ انکدر صفا کی ضد ہے اور انکدر کا بالخصوص رنگ میں ہوتی ہے اور کن وودۃ پانی میں اور زندگی میں اور کنکدر۔ انکدر اردو تغیر ہے جو ایک چیز کے کبھر جانے سے ہو (غ)۔

عشدار۔ عشاء کی جمع ہے جس ماہ کی حاملہ اونٹنی (غ) اور اسے اعلیٰ درجہ کا مال سمجھا جاتا ہے۔

وحش۔ وحش کی جمع ہر جان جو انسان سے انسان نہیں رکھتے (غ)۔

موءودۃ۔ داندہ سخت آواز رکھنے والی اور زندہ درگور کسے کو اور موءودۃ وہ ہے جو زندہ درگور کی گئی ہو (د)۔

کسٹط۔ کسٹط کے معنی ہیں ایک چیز کو کھینچ دیا یا کھینچ لیا یا اس کا پردہ اتار دیا (د)۔

جہاں جاں قیامت کے متعلق یا موجودہ نظام عالم کے دہم برہم ہونے کے متعلق ذکر قرآن کریم میں آتا ہے تو وہ الفاظ ایک رنگ میں اس دنیا کے بعض واقعات پر بھی صادق آتے ہیں جیسا کہ کئی جگہ دکھایا جا چکا ہے۔ یہاں قرآن کریم نے اس حقیقت کو آشکارا کر دیا ہے کہ دونوں قسم کے متعلقوں کو ملا دیا ہے یعنی ایک وہ نشان ہے جو قیامت کبریٰ سے تعلق رکھتے ہیں اور صرف مجازاً اس دنیا

عشراء

وحش

داند

کسٹط

قیامت کبریٰ اور دنیا کے واقعات کی قرینہ کو ملانے میں حکمت

عَلَّتْ نَفْسٌ مَّا حَصُرَتْ ۖ فَلَا أَيْمٌ بِالْخَيْشِ ۝ الْجَوَارِ الْكُنْشِ ۝ ۱۴

ہر شخص جان لے گا جو وہ لایا ہوگا نہیں ہیں پیچھے بننے والوں کی قسم کھاناہوں چلنے والوں چھپنے والوں کی

کے بعض واقعات پر چپان ہو سکتے ہیں اور ایک وہ نشان جو ہر قسم سے اس دنیا کے بعض واقعات کے متعلق ہیں اور اس دنیا کے ظاہر ہونے والے امور غیبی کے متعلق ان نشانات کا ہونا آیت ۳۴ سے صفائی سے ثابت ہے جہاں یہ بتایا ہے کہ ان آیات میں بہت سے امور غیبی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے سوچ کی تکویر اور ستاروں کا جھڑ جانا اس نظام عالم کا درم بہم ہونا ہو گیا جانا اس سے مراد ہو سکتی ہے نظام روحانی میں ایک ظلِ عظیم کا واقعہ ہونا جیسا کہ بعض احادیث میں ہے کہ آخری زمانہ میں علم اٹھایا جائے گا اور تمام کائنات جھڑ جائے گا اسی کا نتیجہ ہے کہ اس کی طرف اشارہ ہے یعنی علمائے دین کی حالت کا خراب ہو جانا یا سوچ کے لپیٹ لینے اور ان کے جھڑ جانے میں پہلے نظام روحانی کی صف کا لپیٹ لیا جانا اور اس کی جگہ ایک نیا نظام قائم کیا جانا جو جس کے نشانات وہ ہیں جن کا ذکر آگے آتا ہے۔ پہاڑوں کے دور کیا جانے پر دیکھو ۱۶۲۳ و ۱۶۲۴ اور دشمنوں کا بیکار ہو جانا قیامت کی تیاری سے کوئی غلط فہمی نہیں رکھ سکتا۔ کیونکہ جب نظام عالم ہی تباہ ہو جائے تو دشمنوں کے بیکار ہونے کے کیا معنی ہوتے بلکہ یہ صرف اس دنیا کے متعلق ایک پیشگوئی ہے اور اس کا وہی مطلب ہے جو حدیث میں آتا ہے لیکن انقلاب فلاحی علیہ السلام دشمنوں کو کچھ نہ بچا اور ان پر سوری نہیں کی جائیگی اور یہ ایک پیشگوئی ہے کہ ایک زمانہ آئے گا کہ سوری نکلے گی اور دشمنوں سے وہ کام لیا جائیگا جو وہ پیشگوئی کے وقت دے رہی ہیں۔ چنانچہ خود ملک عرب میں ریل کے بن جانے سے یہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے اور قریب زمانہ میں باطل و مانع ہو جائے گی۔ دشمنوں کے اکٹھا کرنے سے مصرین نے مراد ان کی موت کی ہو کر ظاہر ہو کر اس ذکر کی ضرورت کچھ نہ تھی دشمنوں کی موت کا ذکر کیوں ضروری ہوا یہاں حشر سے مراد ان کا اجتماع معلوم ہوتا ہے اور دنیا کی اس حالت کی طرف اشارہ ہے جب انسان وحشی جانوروں کو بھی اکٹھا کر کے کاغذی بچے جگہ جگہ چڑا گھروں میں وہ اکٹھے کئے گئے ہیں اور پھر اداستعارہ وحشی تو ہیں اور اشارہ یہ ہے کہ ان میں بھی خلیفہ پھیل کر وہ مذہب ہو جائیگی اذالہا بھلائی کے معنی یوں بھی ہو سکتے ہیں کہ دریا بھر جائیگی یا خشک ہو جائیگی۔ اور یوں بھی کہ شہر بھر جائیگی اور ان کے بھرنے سے مراد دنیا زندگی کا ترقی کر جانا ہے۔ اور اسی کی طرف دشمنوں کے حشر میں بھی اشارہ ہے۔ اور دنیا کا سیلان اسی طرف بڑھتا جا رہا ہے کہ شہر میں کثرت سے لوگوں کا اجتماع ہوتا چلا جائے۔ اور اس کا اذالہ الغفوس زوجت ہے اور بھی صاف کہہ سکتے ہیں کہ معنی مفردات میں دو طرح کے گئے ہیں ایک یہ کہ روحیں جسموں کے ساتھ ظانی جائیں اور دوسرے یہ کہ ہرگز وہ اپنی شکل کے ساتھ لایا جائے گا۔ اور دوسرے معنی یہ زیادہ موزوں ہیں۔ اور یہ الفاظ بھی حالت زمانہ پر صادق آتے ہیں کہ ہر قسم کے کھلکھل ایک گروہ بن چکے ہیں۔ یا دنیا کے لوگوں کا باہم میل جول مل رہا ہے اور ان کے ہر ذمہ دہی کا ذکر ہے۔ عرب میں یہ نہایت کھلکھل کو زندہ دھن کہہ دیتے تھے۔ اس میر جی کی رسم کو اسلام نے دور کیا اور سوال کرنے سے مطلب اس کا روکنا ہی ہو رہا اگرچہ آزاد منہ کا ذکر جو سوال کاٹنے والے سے ہوتا چاہئے اور اس کی ابتدا گو رسول اللہ صلعم کے زمانہ سے ہی ہو گئی لیکن اسکو آخری زمانہ کے نشانات میں رکھا جو اس لئے کہ اسی قسم کی بعض اور رسوم کا نشانہ بن میں انسان کو بے گناہ مارا جاتا ہے اس زمانہ سے تعلق رکھتا ہے یا بالخصوص سنی کی رسم یعنی بیوہ عورت کا خاوند کے ساتھ جلا جانا جو ہندوؤں میں بھی آتی تھی کہ وہ زندہ دھن کو کہنے کی سی ہی رسم تھی اور یوں بھی ان نشانات کا ذکر کرنا جن کی ابتدا آنحضرت صلعم کے زمانہ سے ہو گئی انا وانا کھا پیتا کی طرف اشارہ ہے اس کے بعد صحیفوں کا پھیلنا ہے۔ سو جس قدر کتابیں اور رسالے اور اخبارات بچ پھیلے ہیں وہ اذالہ الصغیر نشانات کی حقیقت کو اس قدر واضح کر رہے ہیں کہ مزید تشریح کی ضرورت نہیں اور پھر آسان کے پردے کے دو

آئندہ زمانہ کی حدیث
پیشگوئی

۱۹
۱۸
۱۷
وَإِلَّا إِذْ أَعْسَسَسَ ۖ وَالصَّبِيرُ إِذَا تَنَفَّسَ ۚ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۖ ذِي قُوَّةٍ

اور رات کی جب وہ جانے لگے اور صبح کی جب وہ طلوع کرے ۳۵۵ یقیناً مقرر رسول کی بات ہر طاقت والے

۲۱
عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ۖ مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ۚ وَمَا صَلَاحُكُمْ بَعْجَتُونَ ۚ

صاحب عرش کے نزدیک مرتبے والے کی جملی اطاعت کی جاتی ہر اہمایت کی اور تبار اسامی دیوانہ نہیں

کرنے کا ذکر ہے۔ اور مراد اس سے یہ ہے کہ آسمان کی حقیقت مشکف ہوتی چلی جائے گی۔ اور یہ علوم کی ترقی کی طرف اشارہ ہے اور اس کے بعد پھر قیامت کے ذکر کی طرف منتقل کر دیا یعنی دو رخ کی آگ کا بھڑکایا جانا اور جنت کا قریب لایا جانا جس طرح پہلے دو آیتوں میں قیامت کا ذکر ہی اصل مقصود تھا اسی طرح یہاں آخری دو آیات میں اس ذکر کو دہرا دیا ہے اور جاننا یہ بھی اس دنیا کے واقعات پر لگ سکتے ہیں۔ دو رخ کی آگ کا بھڑکانا یہی ہے کہ حرص و ہوا تیز ہو جائے اور مال دنیا کی محبت ایک دو رخ کی طرح انسانوں پر حاوی ہو جائے اور اس کے ساتھ ہی جنت کا قریب لایا جانا ہے کیونکہ دنیا کی محبت کا وہ رخ خود بخود انسانوں کی طبائع کو رو حانیات کی طرف پھیرے گا اور پھر اصل حقیقت ان پر مشکف ہو جائیگی۔ اور ذکر قیامت کے ساتھ ان نشانات کا بطور پیشگوئی بیان کرنا جو اسی دنیا میں واقع ہونے والے تھے۔ قرآن کریم کے اس اسلوب کے مطابق ہر کہ آخرت کے وعدہ و وعید کے ثبات کیلئے اس دنیا میں کچھ وعدہ و وعید کرے انہیں پورا کر دیتا ہے اسی طرح وہ نشانات جو اس آخری زمانہ میں ظہور پذیر ہونے والے تھے ان کے متعلق عریض کا اظہار کر کے یہ بتا دیا ہر قیامت کے متعلق جو کچھ فرمایا وہ بھی واقع ہو کر رہے گا اور خصوصیت سے جن باتوں کا ذکر انہی زمانہ کے متعلق کیا ہے وہ نئی سواریوں کا ٹھکانا۔ وحشیانہ قوام کا اجتماع بزرگ تمدن و تہذیب (یورپ کے لوگ اس وقت جب یہ پیشگوئی کی گئی وہ وحشیوں کے کم ہتھے) شہروں کا بھر جانا۔ لوگوں کا باہمی میل جول و وحشیانہ نظام کا جو عورتوں پر کئے جاتے تھے دور ہونا۔ اخباروں کتابوں کا دنیا میں پھیل جانا۔ علوم کی ترقی ہیں۔ اور ان تمام باتوں کے لحاظ سے جیسا صاف فطرہ اس زمانہ کا قرآن شریف نے آج سے تیرہ سو سال پیشتر کھینچا وہ اس کی حقانیت پر ناقیامت گواہ رہے گا نیز دیکھو اگلا نوٹ ان عجیب تر قیامت علمی کا یہاں کیوں ذکر کیا؟ اس لئے کہ فی الحقیقت قرآن کریم کا ان ترقیات کے ساتھ ایک عظیم الشان تعلق ہر اودان کی بنیاد قرآن کریم نے ہی رکھی ہے کیونکہ جس قدر علوم کو قرآن کریم نے دنیا میں پھیلایا اور کسی آسمانی کتاب نے اس کا لا کھوں جہی کر کے نہیں دکھایا۔ علوم کا دنیا میں پھیلانا یہ قرآن کریم کے عظیم الشان کارناموں میں سے ہے اسی لئے سورت کے آخر پر فرمایا کہ قرآن تمام قلوب کیلئے ذکر یعنی موجب شرف ہے۔

حنس۔ خاص

۳۵۵ حنس۔ حنسن ہٹ گیا اور بچے رہ گیا اور حدیث میں ہر الشیطان یومئوس الی العبد فاذا ذکر اللہ

حنس شیطان بندے کی طرف دوسرے ڈانٹتا رہتا ہے پھر جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو قہقہے ہٹ جاتا ہے اور شیطان کو حناس اسی لحاظ سے کہا ہے کہ شا الوسما من الخناس والناس (۴۷) حنسن۔ خاص یعنی جہی بچنے والے ۵۰

کنس۔ کنس الظبی ہرن غائب ہو گیا اور اپنے کناس میں چھپ گیا۔ اسی سے کناس ہے جس کی جمع کنس ہے یعنی غائب ہو جانے والے (دل) +

عسس۔ کے معنی آقبل بھی ہیں یعنی آئے اور اذ ب۔ بھی یعنی چلی جائے۔ کیونکہ عیساس اندھیرے کے ہلکا ہونے

کا نام ہے (د) +

قرآن کا دنیا کی ترقی
علم سے تعلق

وَلَقَدْ رَاوْبَا لَا فِی الْمَیْمَنِ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَیْبِ بِضَدِّیْنِ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ ۚ

اور یقیناً اس نے اپنے آپ کو کھلے اتمائی مقام پر دیکھا اور وہ غیب پر بخیل نہیں ۳۵۵۱ اور یہ مرد و شیطان کی

تَجِیْمٌ فَاَیْنَ تَذٰهَبُوْنَ ۚ اِنْ هُوَ اِلَّا ذٰکِرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۚ لَیْسَ شَآءٌ مِّنْکُمْ

بات نہیں سو تم کدھر جاتے ہو ۳۵۵۲ وہ صرف توہوں کیلئے ادیب، شرف ہی اس کیلئے جو تم میں سے چاہے

اَنْ یَّسْتَقِیْمَ ۚ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۚ

کسی بھی راہ پر رہے اور تم نہیں چاہتے سوائے اس کے کہ اللہ جہانوں کا رب چاہے

تنفس - نفس کشادگی کو کہا جاتا ہے۔ حدیث میں ہے لَا تَسْبُوْا الرِّیْحَ فَاِنَّهَا مِنْ نَّفْسِ الرَّحْمٰنِ یعنی ایسی چیز جس سے کرب دور ہوتا ہے اور دن کا تَنَفُّسُ اس کا موسم ہے یعنی فراخ ہونا اسی سے یہاں جو ورمنا فسۃ نفس کا مجاہدہ ہو جو محلہ: جب کے لوگوں کے ساتھ تشبہ کے لئے کیا جائے اور ان کے ساتھ ملنے کے لئے بغیر کسی کو مفر بہ پہنانے کے وفی ذلک فلیتتألف نفس المتألفون والتطفیف ۸۳ (۲۶) +

نفس - تنفس

تألف

۱ کتاب مردت کا
۲ طوع اور حشر کی آیت کی
کا وہ رہنا

خسں - جو ارکشی تینوں سیاروں کے لئے ہیں۔ خسں میں اشارہ ان کی عجیب حرکت فطری کی طرف ہو کر آگے بڑھتے بڑھتے پیچھے ہٹنے لگتے ہیں جو ارمیں ان کے تیز گزرنے کا ذکر ہے کنسں میں اشارہ ان کے غائب ہونے کی طرف ہو کر ارمیں سے زحل - مشتری - مریخ - زہرہ - ورعطاروں کے لئے ہیں۔ یا نظام شمسی کے سب سیارے مراد ہو سکتے ہیں۔ اور اصل نشا سیاروں کا غائب ہونا ہی جو طوع فجر سے تعلق رکھتا ہے جیسا کہ رات کے پیچھے ہٹنے اور صبح کے نمودار ہونے کا ذکر کر کے خود ہی بتا دیا ہو گا یا بتایا کہ آفتاب صراقت طوع ہو گیا ہے اور سب تاریکیاں اس کے سامنے کا ڈر ہو جائیں گی چھپے ہٹنے والے خناس شیاہیں بھی اسی تاریکی کے ذریعہ نظر نہ آسکتے۔ اور کاہن وغیرہ بھی اور الجوا الکفس سے مراد زہا جب ہو سکتے ہیں جگہ اب غروب ہونے کا وقت آگیا تھا اور ایک تول میں مراد اس سے بقدر خوشی یا ہرن ہیں اور ہو سکتا ہے کہ مراد وہ چیزیں ہوں جن کا تاریکی سے تعلق ہے اور جو اب شرم ہے کہ یہ قرآن صول کیلیم کا تولی یعنی آنحضرت کا دیکھو طوع ۱۳۷۲ اور رسول کریم صلعم کی صفات - کریم - ذی قوت - مکین - مطاع - امین کے ذریعے مفصود یہ ہے کہ یہی صفات یہ دوسروں میں پیدا کرے گا۔ اور دنیا میں اس قرآن کی بدولت علم اور قوت کی ترقی ہوگی چنانچہ ایسے ہی نشانات کی طرف پہلی آیات میں توجہ بھی

۱ کہ لہی صفات

۳۵۵۱ دلائی ہے +

ضنۃ ضنین - ضنۃ نفس غے کے متعلق نقل ہے اور ضنین بخیل ہے (غ) یہ اشارہ ان اور ضنی کی طرف ہے جو ادب پر بیان ہوئے اور داہیں دونوں ضنیریں آنحضرت صلعم کی طرف ہی جاتی ہیں اور مراد آپ کا اعطائے اعلیٰ مقام پر پہنچنا

ضنۃ ضنین

۳۱۹۶ سے دیکھو +

۳۵۵۲ یعنی اپنی عزت اور شرف کی باتوں کو چھوڑ کر کدھر جا رہے ہو؟ فکما للعالمین میں اس کو اور بھی کھل دیا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱
ع ۲
اَشْهَدُ اَنْتَ اَرْحَمُ رَحْمَةٍ
اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ ۝ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ اُنْتَثَرَتْ ۝ وَاِذَا الْاِبْهَارُ فُجِّرَتْ ۝

جب آسمان پھٹ جائے گا اور جب ستارے پھیل جائیں گے اور جب دریا بہا دینے جائیں گے

وَاِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝ يٰۤاَيُّهَا

اور جب قبریں کھول دی جائیں گی ۳۵۳ ہر نفس جان لے گا جو اس نے تنگے بھیجا اور جو پیچھے رکھا ۱

الْاِنْسَانُ مَا غَرَّبَكَ رَبِّكَ الْكَرِيمُ الَّذِي خَلَقَكَ فَسُوِّكَ فَعَدَلَكَ ۝

انسان تجھے اپنے رب کریم کے بارے میں کس چیز نے دھوکا دیا جس نے تجھے پیدا کیا پھر تجھے مکتبے بنایا پھر تجھے اعتدال پر بنایا ۳۵۴

اس سورت کا نام الانفطار ہے اور اس میں انیس آیتیں ہیں۔ ابتدائی کئی زمانہ کی سورت ہے اور لفظ انفطار میں سورت کے مضمون کی طرف اشارہ ہے کہ کس طرح روحانی بارش سے قوائے انسانی نشو و نما پا کر کمالات انسانی کا ظہور ہوتا ہے +

۳۵۵ بعثت یہاں فراء نے اس کے معنی کہتے ہیں سونا اور چاندی جو اس کے پیٹ میں ہے وہ نکالا جائے گا اور مردوں کا ٹھکانا اس کے بعد ہے اور یہ اشراط الساعۃ میں سے ہے کہ زمین اپنے اقدار جو معدنیات ہیں انہیں نکال دے اور زجاج سے بعثت کے معنی کہتے ہیں ان کی مٹی اٹا دی جائے گی اور بُعْثِرَتْ الشَّیْءُ کے معنی ہیں اسے نکال دیا اسے ظاہر کر دیا اذا بعثت ما فی القبور (الحدیث ۹) کے معنی ہیں جو ان میں سے نکالا جائے گا دل اور یہ مؤخر الذکر بعث کی طرف اشارہ ہے اور کہا گیا ہے کہ مازوں کے ظاہر ہونے کی طرف کیونکہ انسان کی حالت جب تک وہ دنیا میں ہے ستور سے گویا کہ وہ قبر میں ہے پس قبور استعارہ کے طور پر ہے اور یہ بھی معنی کئے گئے ہیں کہ جہالت موت کے ساتھ دور ہو جائے گی (دفع) اور یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ جہالت علم کے ساتھ دور ہو جائے گی۔ تہذیب دیکھو ۳۵۴ +

ہو سکتا ہے کہ ان تمام سور میں استعارہ ہو انسان کے پھٹنے سے مراد بارش کا نزول ہے اور مراد بارش روحانی ہے ستاروں کے پھیلنے سے مراد علم دین کی روشنی والوں کا دنیا میں پھیل جانا ہے۔ دریاؤں کے بہانے سے علوم کے دریاؤں کا بہنا مراد ہے اور قبروں کے کھول دینے سے ان لوگوں کا روحانیت کی زندگی پالینا جو گویا قبروں میں دبے ہوئے تھے اور ہو سکتا ہے کہ یہ سب قیامت کے متعلق ہو +

۳۵۶ عَدَلٌ کسی چیز کے برابر کیا یا پھیرا۔ اور عَدَلْتُ الشَّیْءَ فَاَعْتَدَلْتُ کے معنی ہیں سَوَّیْتُہُ فَاَسَوَّیْتُ یعنی حالت اعتدال پر بنایا دل، تنسویۃ میں اشارہ کمال کی طرف ہے اور عدل میں اعتدال کی طرف غزاف میں توجہ دلائی ہے کہ ایسے

فِي آيَةِ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَبُّكَ ۚ وَلَا يَلْبَسُ الْكُلْبُ بِلَبِّ بْنِ ۚ وَلَٰكِنَّ

جس صورت میں چاہا تجھے ترکیب دی ۳۵۵۵ یوں نہیں بلکہ تو دین کو جھٹلاتے ہو اور یقیناً

عَلَيْكُمْ لَخُطِيطِينَ ۚ كَرَامًا كَاتِبِينَ ۚ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ۚ إِنَّ الْكَرَّارَ

تم پر مخالفت کرنے والے ہیں سب سے کھینچنے والے وہ جانتے ہیں جو تم کرتے ہو ۳۵۵۶ یقیناً ایک

لَفِي لَعِينٍ ۚ وَإِنَّ الْأَجْرَ لَفِي حِجَابٍ ۚ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ۚ وَمَا لَهُمْ

نعتوں میں ہونگے اور بدکار یقیناً دوزخ میں ہونگے جن کے دن اس میں داخل ہونگے اور وہ اب

عَنْهَا بَاغِيئِينَ ۚ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمَ الدِّينِ ۚ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ

بھی اس سے غائب نہیں ۳۵۵۷ اور تجھے کیا معلوم ہے جزا کا دن کیا ہے پھر تجھے کیا معلوم ہے جزا کا دن

الدِّينِ ۚ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۚ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ ۚ

کیا ہے جس دن نفس کیلئے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا اور حکم اس دن اللہ کا ہی ہوگا ۳۵۵۸

کمال کی حالت پر پیدا کیا۔ مگر تم اپنی زندگی کی غرض محض کھاتے پیئے تم کو مدد دے سکتے ہو۔ ربک الکرم بشارت

اسی مکرمت کی طرف ہے۔

۳۵۵۵ رُكْبَ - رُكْبَ الشَّيْءِ ایک چیز کے بعض کو بعض پر رکھا۔ اور یہی معنی تَرَكَبَ کے ہیں جہاں متراکبا

رُكْبَ - تراکب

والانعام - ۱۰۰، دل +

۳۵۵۶ یہ حافظ وہی اعمال کی مخالفت کرنے والے ہیں جن کا ذکر ۳۵۵۵ میں گزر چکا۔ اعمال کی ذمہ داری کی طرف

کراما کا نہیں

توجہ دلائی ہے۔ یہ نشانیں کہ ہماری طرح قلم دو دوات سے لکھتے ہیں۔ اہل غرض مخالفت اعمال ہے۔

۳۵۵۷ وہ دنوں طرح معنی کئے گئے ہیں وہ اس سے غائب نہیں ہوں گے یعنی ہر وقت دوزخ میں رہیں گے

اس دنیا میں بھی
دوزخ ہو کر

یادِ خزلِ جہنم تو اسی وقت ہوگا مگر پہلے بھی اس سے غائب مانتے۔ اور اشارہ عذابِ قہر کی طرف سمجھا گیا ہے۔

مگر دوزخ کی ابتدا اسی دنیا سے ہوتی ہے۔

۳۵۵۸ حکم تو ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ہے مگر توجہ اس طرف دلائی ہے کہ یہاں تو اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ اختیار

قائم رکھا ہے
تجھے ہر وقت

دیا ہے کہ ایک کام کو کرے یا نہ کرے لیکن وہ نتائج کا وقت ہوگا اس وقت یہ اختیار کسی کو نہیں ہوگا کہ اپنے کئے

کا نتیجہ جیتے یا نہ جیتے +

سُورَةُ التَّطْفِيفِ مَكِّيَّةٌ مَثْنٍ مَبْنُوعَةٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ ہے انتہا رحم والا بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

۱

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ۝ وَإِذَا كَالُوهُمْ

کمی کرنا ہوں کیلئے انہوں سے ہر گز جب دلوں سے ماپ کیلئے ہیں تو پورا کیلئے ہیں اور جب انہیں ماپ

۶ اَوْزَوْهُمْ خِيَرُونَ ۝ أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ يَوْمَ يَقُومُ

یا توں کو دیتے ہیں تو کم کر دیتے ہیں کیا یہ خیال نہیں کرتے کہ وہ اٹھائے جائیگے ایک جگہ دن کیلئے جس دن لوگ

۸ النَّاسُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَارِ لَفِي سِجِّينٍ ۝ وَمَا أَزْدُرُكَ فَاسِيعِينَ ۝

جانوں کے رب کے سامنے ٹھہر ہوئے ہرگز نہیں بدکاروں کے اعمال قید خانہ میں ہیں نہ ۳ اور تو کیا جاتا ہر قید خانہ کیا ہر

۱۱ كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝ الَّذِينَ يَكْنُفُونَ يَوْمَ يُؤْتَىٰ بِحُكْمِ

دہ ایک لکھی ہوئی کتاب پر اس دن جھٹلائوں کیلئے انہوں سے ہر گز جو جرات کے دن کو جھٹلاتے ہیں

تہذیب سورت

اس سورت کا نام التطفیف ہے اور اس میں چھتیس آیتیں ہیں تطفیف معاند یا دھنگی حقوق پر کسی کرنا ہر

اور اس سورت میں بتایا ہے کہ وہ قوی جہاد تھا تعالیٰ نے انسانوں کو دیتے ہیں انہیں مناسب محل پر استعمال کرنے کا نتیجہ

ہو تب کہ ایسے آدمیوں کے اعمال ایک قید خانہ میں رہ جاتے ہیں یعنی ترقی کے قابل نہیں ہوتے اور جو ان قوی کو استعمال

کرتے ہیں وہ بلند سے بلند ترقی کے مقامات پر پہنچ جاتے ہیں یہ سورت بھی ابتدائی کی زمانہ کی ہے ۶

۳۵۵۹ مَطْفِيفِينَ - كَلَفَ الشَّيْءُ اَوْ رَاحَظَ شَيْءٌ قَرِيبٌ هُوَ كَيْفٌ - اَوْ رَاحَظَ فَلَانَ لَفْلَاحٌ اے دھوکہ دینے والا ارادہ کیا

اور طُفِفَ عَلَى الْحِجْلِ اے اس سے کم دیا جتنا اس سے لیا تھا اور ماپ اور تول میں کمی التطفیف ہر آدمی ایک شخص نے نام

سے غفلت کا عذر کیا تو حضرت عمرؓ نے اسے کہا طُفِفْتَ جَسَ سَعْنٍ ہنس نصفت یعنی تو نے ادائیگی حق میں کمی کی دلی اور گوئی

ماپ اور تول کا ذکر ہر گز اس کا استعمال بھی تمام معاملات پر ہو مطلقا ہر جگہ ہر قسم کی کمی کرنے والے مراد میں حقوق اللہ میں

ہو یا حقوق العباد میں ویل سے مراد ہر گز کام ان کا اچھا نہیں ۶

۳۵۶۰ سِجِّينَ - سِجِّینَ قید کیا سِجِّینَ قید خانہ رجب السجین احب الی (بوسلف - ۳۳۰) اور سِجِّینَ اسی سے فعیل ہے

اور اس کے معنی سِجِّینَ یا قید خانہ ہیں اور جہنم میں ایک دوا دی ہے اور ہر چیز سے سخت کو سِجِّینَ کہا جاتا ہے اور یہاں معنی کئے گئے

ہیں کہ ان کی کتاب قید خانہ میں ہوگی بوجہ ان کی خاست مرتبہ کے جو اشد تعالیٰ کی نگاہ میں ہر آدمی رکھا گیا ہے کہ ایک پیچہ

میں ہوگی جو ساتویں زمین کے نیچے ہے اور حساب بھی معنی کئے گئے ہیں ابن عرفہ کہتے ہیں وہ ان پر درک رکھی گئی ہے اگر اس کے مطابق

سجین - سِجِّینَ

وَمَا يَكْنَبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدِلٍ ۖ إِذْ أَتَيْنَاهُ عَلَىٰ أَثْنَاءِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ۚ

اور اسے کوئی نہیں چھلتا تا کہ ہر حد سے بڑھنے والا نہ ہو۔ جب اس پر تیسری آیتیں پڑھی جاتی ہیں کہتا ہے پہلوں کی

الْأُولَىٰ ۚ كُلًّا بَلَّغْنَا رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۚ كَلَّا لَا تَتْلُوهُمْ حَتَّىٰ تَتْلُوهُمْ

کہاں ہیں ہرگز نہیں بلکہ وہی ان کے دلوں پر رنگ بیٹھ گیا ہو جو وہ کاسے کے لئے لے کر نہیں دے رہے تھے

يَوْمَئِذٍ يَخْبَهُونَ ۚ ثُمَّ أَنَّهُمْ لَمَّا رَأَوْا الْجَذِيَّةَ لَمَّا تَرَكَالَّذِي نَكَبَ

اس دن اس میں ہونگے پھر وہ ضرور دماغ میں داخل ہونگے پھر کہا جائیگا وہ ہر جیسے تم

بِهِ تَكْنَبُونَ ۚ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ۚ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ ۚ

جھلاتے تھے ہرگز نہیں انہوں کے اعمال بلند مقامات پر ہیں ۳۶۲ اور کچھ کیا معلوم ہے یہ مذہبات کیا کیا

كِتَابٌ مُّقْرَوْنَ ۚ يَتَّبِعُهُ الْمَفْرُوقُونَ ۚ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۚ عَلَىٰ الْأَرَائِكِ

وہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے جسے مقرب موجود پائیں گے یقیناً نیک نعمتوں میں ہونگے تختوں پر

يَنْظُرُونَ ۚ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ۚ

دیکھ رہے ہونگے تو ان کے چہروں پر نعمتوں کی تازگی معلوم کرے گا

جلد دیا جائے۔ اور حدیث ابو سعیدیں ہر مؤلفہ کتابہ مختوما فی صم فی السجین دل ۱۰

فاجر و دیوگ ہیں جو حقوق اللہ اور حقوق العباد میں کمی کرتے ہیں اور دنیا پر جھگڑتے ہیں۔ ان کی کتاب کے مراو گئے اعمال میں جیسا کہ کھلی سورت میں ذکر تھا کہ اگر ان کا نتیجہ جو کچھ انسان کرتا رہتا ہے اسے لکھتے جاتے ہیں۔ تو جن لوگوں کے اعمال صرف ہی دنیوی زندگی تک محدود ہوتے ہیں وہ گویا ایک قید خانہ میں رہ جاتے ہیں جیسی کسی ترقی کے قابل نہیں رہتے گویا ان کا ترقی کے کرنا ہی ممکن ہے۔

۳۶۲ دان۔ ذوق طبعی اور دماغی اور وہ رنگ جو ملو اور شیشہ پر میٹھ جاتا ہے۔ اور ذوق دل کی سیاسی اور حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی علیہ وسلم اس کے متعلق سوال کیا گیا تو اپنے فرمایا کہ جب ایک گناہ کرتا ہے تو ایک سیاہ نقطہ کے دل پر پیدا ہوتا ہے پھر اگر اس سے توبہ کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر کبیر گناہ کرے تو ایک اور نقطہ پیدا ہوتا ہے یا کبیر گناہ کرے تو ایک سیاہ ہو جاتا ہے دل ۱۰

میاں بنایا کہ گناہ سے انسان کا دل سیاہ ہوتا چلا جاتا ہے اور اسکی صفائی اور جلا باقی نہیں رہتا۔ اسلئے اگلی آیت میں اس کا نتیجہ بتایا ہے کہ وہ اپنے رب کے محبوب ہیں کیونکہ ان کے دل سیاہ ہو چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کیلئے اعلیٰ درجہ کا صاف دل بکار ہے اور وہ کمال کا ہضم داخل ہونا ضروری ہے تاکہ وہ رنگ جو انہوں نے خور اپنے اعمال سے لگا لیا ہے دور ہو جاسکے۔

۳۶۳ علیین کہ کیا ہے کہ یہ سب اعلیٰ درجہ کا بہشت ہے اور کیا ہے کہ یہ فی الحقیقت اس کے رہنے والو کا نام ہے اور یہ عرب میں قریب تر ہے اسلئے کہ یہ جمع (یعنی وہاں) مافوق سے مخصوص ہے اور اس کا واسطہ ہے کہ یہ مطلب یہ ہے کہ نیک لوگ ان اعلیٰ درجہ کے لوگوں کے ہونگے جیسے اولئک الذین انعم اللہ علیہم (غ) اور علیین سے مراو اعلیٰ الاملۃ ہیں جیسی اعلیٰ درجہ کے مکان اور اسکی صفائی کے ساتھ اسکی

کتاب فارسی میں ہے
موسے نے۔ ۱۰

ران

دل پر نیک کلمہ

علیون

يُسْقُونَ مِنْ لَدُنْهُمْ وَخَيْرٌ مِمَّا يَشْتَبُونَ ۚ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَبَّأُوا النَّاسَ ۝

انہیں ایک خاص پینے کی چیز ملائی جائے گی جیسے مرنگی ہوئی ہیرا ۳۰۶۳ اسکی ہر شک ہر اور اس میں چاہے کہ رغبت کرنے والے رغبت کریں

وَمَزَاجُهُ مِنْ سُنَنِهِمْ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَدُّونَ إِنَّ الَّذِينَ أُجِرُوا أَكَلُوا

۱۳۱ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَصْحَكُونَ ۖ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْمَعُونَ ۖ وَلَئِنْ لَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَا يَذْكُرُونَ ۖ

ایمان لائے ہنساکرتے تھے اور جب ان پر گزرتے تو اشارے کرتے تھے ۳۶۹ اور جب اپنے ساتھیوں کے

أَهْلِيهِمْ أَتَقْلِبُوا فِيكُمُ ۖ وَإِذَا رَأَوْهُمْ تَبَٰرَكُوا هَٰؤُلَاءِ أَضَلُّونَ ۚ وَمَا

لوٹ کر جاتے اترتے ہوئے لوٹتے اور جب انہیں دیکھتے کہتے یہ یقیناً گمراہ ہیں اور وہ

٣٥ ارسلوا عليهم جنيناً ۝ فالיום الذين آمنوا من الكفار يضحكون على

ان پر عائد مقرر کے نہیں بھیجے گئے سو آج جرایمان لائے وہ کاغذوں پر ہستے ہیں ان کاغذوں

٣٤ الْآرَائِكِ سَيُظْمَرُونَ ۚ هَلْ تُؤْتِي الْكُفَّارَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۚ

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب سنا ہے۔

کوکس و سیم و زامہ و تینڈا کرنا نہ تو اسے ذرا سے جو کہ گاہ آری و مطلب طلبہ کے پیش نظر ہے و قیاسی و شرعی و فرائض کے قواعد و احکام و اہل کلمہ و عقیدہ و مشائخ و اولیاء و اہل کلمہ و عقیدہ و مشائخ و اولیاء

یہاں پر ایک اور حقیقت یہ ہے کہ جو انسان اپنے لیے دنیا کی زندگی کو مقصد بنا کر رہتا ہے وہ دنیا کی زندگی میں ہی اپنے لیے جہنم بنا کر لے جاتا ہے۔

محیط و بنیاد دیکھے اعمال فیدعائے میں رہا ہے کیونکہ اعمال ترقی پر ترقی کرتے چلے جاتے ہیں اور یہ گویا مقرر میں بارگاہی ہیں کیونکہ اصل ذکر مقصود علیٰ حق ہے اور

۱۲۱۱ (حقیق) - زجاج کہتے ہیں یہ وہ شہر ہے جس میں کوئی غائب نہیں یعنی اعلیٰ درجہ کی صاف اور اسے غنیمت کہا جائے یعنی وہ محفوظ رکھا گیا ہوگا۔

اگلے اعال حاصل اور بخود ہیں ویسے ہی جائز اور دین شرب و مجتہد تسمی وہ اس دیا میں بھی پیسے ہیں اور اعلیٰ امت میں اسکی ہر کو میسٹ بھی ملک کیا

۱۶۴۲ سنہ ۱۰۸۰ء کو ان کو کہا گیا تھا اور جو کچھ سنہ ۱۰۸۱ء کے اچھا حصہ اور ہریانہ سنہ ۱۰۸۱ء کے متعلق کہا گیا اس کو وہ ختم میں اپنی جگہ

یہ نام رکھا گیا ہے اس لئے کہ وہ چاروں اور علامت کے ادب سے بیک اور بعض نے اسے جنت میں ایک خیمہ کا نام بھی دیا لیکن اگر یہ درود تورات وغیرہ میں صرف ہوتا تو اس کے معنی

ایسا پانی جو میندیوں سے انکے اوپر بہتا ہو، اور پانی جو کہ حیات کا موجب ہے اسلئے ادا نکالنے سے بچے و لے پانی میں بھی شذرہ انکے رطب عالم کی طرف

۳۵۶۹ یتخانہ وقت - آنگہ اور اردو اور پاک کے ساتھ اشارہ کرنا ہر دل، بیدہ اشارہ ہے جو ہنر اور عیب جوئی کیلئے ہر۔ غنم

۱۵۶۱ یرکلام بطور مجاز ہی فی الحقیقت ہوتا مراد نہیں کیونکہ مومن کو اس دنیا میں بھی کاد کی مصیبت پہنچتا ہے۔ بلکہ اس کا چھوٹا سا
موسے کا پر ہے
سعد

سُوْرَةُ النِّسَاءِ بِكَوْنِهَا اَرْبَعَةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شعبہ انتہاء رحم والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

إِذِ السَّمَاءُ أُسْطُتْ ۖ وَذُنُوبُهُمْ حُوتَتْ ۖ وَإِذِ الْأَرْضُ مُدَّتْ ۖ وَ

جب آسمان پھٹ جائیگا اور اپنے رب کی بات سنیں گے اور وہ اسی لائق ہے اور جب زمین پھیل جائے گی اور

الْقَتِّ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ۖ وَادْمَتْ لِرَبِّهَا وَحَقَّتْ يَأْكُمُهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ ۙ

جہاں کے اندر ہر جودہ غافل دیگی اور خالی چہ جائیگی اور اپنے رب کی بات سنیں گی اور وہ اسی طریق پر کہ ۳۵۶ کے انسان تو اپنے رب کی طرف

كَادِحٍ إِلَىٰ رَأْسِكَ فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ يَمِينًا ۖ فَسُوفَ يُجْزَىٰ جُزَاءً يُسِيرًا ۝

کوشش کر کے پہنچنے والا پھر ملنے والا ہے۔ ۳۵۶۔ جو کئی کتاب اسکے دین میں لکھی گئی تو اس کا حساب بھی آسان حساب ہو گا

کڑواہوا اس پراسوس کرتا کہ مطلب یہ کہ جس طرح وہ اپنے کچھ دینیوں کے عالمی مرتبہ درون کو حقیر سمجھتا ہے۔ قیامت کے دن یہ حالت تبدیل ہو جائیگی مومن تو مراتب عالیہ پر پہنچے اور کافروں کی حالت میں ہو گئے گویا وہ خود ہنسی کا مقام بن گئے۔

تہذیب و سورت

اس سورت کا نام الافشاق جو درس پنجویں آیت میں اشتقاق کے لفظ میں اشارہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام تعلقات کسی انسان سے وابستہ ہیں جو افسوس سے جو باد سے واقع ہیں انہیں نہ کہ غنی حائثیں رزقی پر مبنی ہیں بلکہ اشتقاقی کی طرح ایک اشتقاقی وحی کے رنگ میں واقع ہوتا ہے تو انسان کا غنی حائثیں نہیں پذیر ہے کہ وہ ایک قیامت رومانی کا قیام ہو کہ قیامت کبریٰ کے وجود پر نشان مقرر ہے

اسی طرح آخر کا کل انسانوں کے قتل غرضی نہیں ہو گئے یہ سورت بھی ابتدائی کی زمانہ کہہ کر اور اس میں بات کی غنی حائثیں کے ساتھ یہ سورت کی شان

ایک نشانات قیامت کبریٰ کے ہو سکتے ہیں اور اس صفت میں میں نے کہیں جانے سے مراد دیکھ لی ہو کہ اسکی دست بردھادیا کی جیسی اور اعلیٰ کا نہیں ہے یہ کہ مرد سے مخالف ہے۔ مگر ہو سکتا ہے کہ یہ قیامت روحانی کے تمام پر بطور شہادت ایک اور پیش کیا گیا ہو اور اس کے متعلق سے مرد و عورت کا ارتقاء اور جن کے کچھنے سے مرد اس کا سبزیوں وغیرہ سے لطفنا اور پھر عورت جو عیسے دوسری جگہ یہ فاذا نزل الہام الصلوٰۃ

ماتِ ہن کی کھن
ظلماتوں کے زنی
پیر ہوئے کا نتیجہ
ہے

ذہبی (الحج ۱۵۲) اور مطلب یہ کہ اس طرح انسان کے بانی برصغیر سے زمین کی محنتی طاقتیں باہر نکل آئی ہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ کی روحانی ماضی سے انسان کی محنتی طاقتیں باہر نکل آئی ہیں اور وہ مہیا کر رکھی، آیت میں یہی خدا کے وعدے میں پوشش رکھ کر اللہ تعالیٰ کو پایا ہے۔ اور اس معنی کی تائید لوگوں جھٹکا طبقہ کے لیے معنی سے ہوتی ہے اور فی الحقیقت ان محنتی طاقتوں کا ترقی پذیر ہونا قیامت روحانی کہ یہاں سے بلکہ قیامت کہہ کر ہی کہی جا رہا ہے کہ اس کے کرب لگوں میں یہ طاقتیں اس عالم میں ترقی پذیر نہیں ہو رہیں، چھوٹی سے چھوٹی تھاکہ دو مدرسہ عالم میں ان کی کامل ترقی ہو رہی۔

اور مافیہ اسے مراد میں کی اندونی طاقتوں کا یہ سرکل آتا ہے اور بعض سے القاس خزانوں کا دھال کے وقت میں باہر نکلتا ہے۔
مراد یہ ہے کہ اور اجزاء سے کائنات کی قیادت کے ساتھ اسے پرکھو گئے اور اس کی ترکیب عیناً عیناً کے دو حصوں سے مشتمل ہے کہ

کاج: کھانہ کے معنی کو کش اور شفت ہیں (۲۰) یعنی اشتعالی کا حرف نام لے لینے سے اس میں متعلقہ بیان بھی جا چکی ضرورت ہے۔

نکد:

سورة البروج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مذہب انتہا رحم واسے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے
وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ۝ وَالْيَوْمِ النُّعُودِ ۝ وَشَٰهِدٍ مَّشْهُودٍ ۝ قِتْلَ صَٰلِحٍ ۝ لَّا خُلُودَ لَہٗ
ستاروں والا آسمان گواہی اور دے کا دن اور گواہ اور جس کی گواہی دگنی خندق واسے ہلاک ہو گئے۔

۲۵۴

سے روکتے ہیں اور یہ لوگوں کے لیے معنی کے مطابق ہوا اور بہت زبردست اعمال سے روکا جہن رکھنا مراد لیا ہو (د) اور عذاب الیم کی شدت میں یہ اشارہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ عذاب الیم روحانی و قیامت کا راستہ کھولنے کیلئے ایک ضروری چیز جو یعنی جو لوگ ایمان و ترقیات کیلئے مجاہد نہیں کرتے جیسا کہ کلمہ کے غلط میں اشارہ ہوا انہیں دوسرے عالم میں ان مجاہدات کی جگہ عذاب میں سے گزرنا پڑے گا۔
اس سورت کا نام البروج ہوا اس میں انیس آیتیں ہیں لفظ بروج میں اشارہ ایک قوم کے ملک عرب میں پیدا ہوئے کی طرف ہے جو ملک کو اس طرح ببرد سے گزرتی ہیں ستاروں سے آسمان کی نگہرا ہو کر کیونکہ ستارے رات کے وقت روشنی کا مروجہ ہوتے ہیں اور صبح کے بھی روشنی کو دنیا میں پھیلا یا اور فیاضین کا دکھائی دیا کیونکہ وہ اس قوم کو شانے کی کوششیں کر رہے تھے یہ سورت بالاتفاق کی ہے اور ابتدائی زمانہ کی ہے ۳۵۶۲ بیان یہ چیزوں کو گواہ کے طور پر پیش کیا۔ اول برجوں والا آسمان اور برج سے مراد ستارے ہیں دیکھو ۱۶۹ وہاں مجاہد سے یہی معنی مروی ہے (ج) دوم ہم ہم موجود ہیں جس سے فصل قضاء کا دن مراد لیا گیا ہو مگر فصل قضاء سے مراد اس دنیا میں حق و باطل کے فیصلہ کا وقت ہی ہو سکتا ہے یا وہ دن جب حق ظاہر ہو جائے اور اسکے رتے سے رکاوٹیں دور ہو جائیں اگر قیامت کا دن مراد لیا جائے تو اسے گواہ کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا سوم شاہد اور مشہور ہیں اول سے مراد عہد کا دن یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا خود تعالیٰ لیا گیا ہے دوم سے مراد یوم فردا یا قیامت کا دن اور ان میں کی شہادت کو اسباب کے متعلق پیش کیا گیا ہے کہ خندق والے ہلاک ہو گئے خندق والوں کے متعلق غلط قول ہیں بعض کے نزدیک جن مومنوں کے انکے اہل سے قتل کا ذکر ہو رہا ہے بقایا ہے جس میں سے اہل کتاب تھے اور بعض کے نزدیک جنی مشرک تھے کہ لوگ تھے اور خیال کیا جاتا ہے کہ دنیا ہی ان میں سے تھے (ج) اور صحیب کی روایت مسلم و غیر میں ہے کہ ایک رطل کا ایک لہسن کے پاس جایا کرتا تھا پھر اسے ایک راجب مل گیا اور اسکے پاس جانے لگا بالآخر بادشاہ نے ان سب کو مراد دیا اور جب لوگوں کا رعب انکی باتوں کی طرف دیکھا تو ایک خندق کھدوا کر اہل میں آگ جلا کر دیے لوگوں کو اس میں ڈال دیا اور بعض کے نزدیک دونو اس ایک یہودی بلو شاہ تھا جس نے خیانتوں میں جلوہ بازی اور بائبل میں ایک واقعہ ذکر ہے کہ تختہ النوشہ بابل سے تین یہودیوں سدرک بیک اور صبیحہ جو کو اس قصہ پر کردہ بادشاہ کے بننے ہوئے بت کو سمجھ نہ کر سکتے تھے آگ کی جلتی ہوئی جھٹی میں ڈال دیا گلاں کا کچھ نقصان دہوا دیکھو دانیال تیسرا باب ۱۰ اور بیان تو یہودیوں بھی کہ کسی ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعدا بھی اسی طرح ہلاک کئے جائیں گے جس طرح خندق والے ہلاک ہو جنہوں نے پہلے خدا پرستوں کو تحقیف پہنچائی۔ پس ہو سکتا ہے کہ اصحاب الاخذ و دیں انہی واقعات کی طرف اشارہ ہو۔ اور ہو سکتا ہے کہ یہ آئندہ کے متعلق پیش گوئی ہو ورنہ شہادت کا پیش کرنا بے معنی ہے ایک اصحاب الاخذ و دیں تھے جن کے مقابل پرہیزگاریم مسلم کو مدینہ کے گرد خندق کھود کر اپنے آپ کو محفوظ کرنا پڑا اور ایک اصحاب الاخذ و دیں ہیں جن کی تمام مجلس آج خندق میں ہو رہی ہیں اور وہ فوجی مومنوں کو تحقیف سمجھنے پہنچائی جاتی ہے کہ وہاں یہودیوں کی لاجبانی قوم ہے۔

عذاب کی شدت میں روحانی حیثیات کا ہونا

تفسیر صوف

خندق والوں کا رعب

النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ اِذْهُمْ عَلَيْهَا يَمُودُونَ وَهُمْ عَلَى مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ

جنگ دے جس میں انہیں ڈالا جائے گا یہ جب وہ اس پر بیٹھے ہونگے ۳۵۴ اور وہ اس پر گواہ ہونگے جو وہ مومنوں کے ساتھ

شہود و مَا نَقْمُوا مِنْهُمْ اِنَّ اَنْ يُّؤْمِنُوا بِاللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ الَّذِي لَهُ

کوتہ ہیں اور وہ ان سے صرف اس بات کو برا مناتے تھے کہ وہ اللہ غالب تعریف کے لئے زبان لاتے ہیں وہ جس کی بادشاہت

۱۰ مَلِكِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ اِنَّ الَّذِيْنَ قَتَلُوا

آسمانوں اور زمین کی ہر اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے وہ لوگ جو مومن مردوں

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَمُوتُوْا اَنْفُلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ

اور مومن عورتوں کو دکھ دیتے ہیں پھر تو یہ نہیں کرتے تو ان کیلئے دوزخ کا عذاب ہر اور ان کے لئے جہنم کا

الْحَرِيْقُ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرٰى

عذاب ہر ۳۵۵ وہ لوگ جو ایمان لاتے اور اچھے عمل کرتے ہیں ان کیلئے بلیں ہیں جگہ نیچے نہیں

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ

یہ بڑی کامیابی ہے

ہستی میں

اور یا احاب الاحقاد دسے مراد احاب انسانوں ہیں اور مطلب یہ ہو کہ مومنوں کو دکھ دینے کی وجہ سے آخر انہیں دوزخ

کے عذاب کا مزہ چکھنا پڑے گا اور اس صورت میں آیت ۷ میں ان کے شہود ہونے سے مراد ہوگی کہ جو دکھ وہ مومنوں کو

دیتے رہے تھے اس کا مزہ بڑگ عذاب چکھ رہے ہونگے اور ستاروں والے آسمان کی طرف توجہ دلا کر یہ موعود کے

ذکر میں یہ اشارہ ہے کہ جس طرح یہ ظاہری آسمان ستاروں سے بھرا ہوا ہے اسی طرح ملک عذاب پاک اور نیک لوگوں سے بھرا ہوا

جو لوگوں کے لئے نوزاد و پدایت کا موجب ہونگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو نجوم سے مشابہت بھیادی

ہے صحابی کا نجوم پس اس مراد یہ ہے کہ وہ وعدے کا دن آ رہا ہو جب ملک عذاب اسی طرح نیک لوگوں سے بھر جائے جس

طرح آسمان ستاروں سے بھرا ہوا ہے۔ اور شاہن حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں اور مشہود وہ امر جس کی گواہی آپ نے

دی یعنی حق کا غالب آنا یا مشہود وہ لوگ ہیں جو آپ کی تعلیم کو اپنے اندر لے لیجئے کیونکہ یہی وہ امر بھی تھا جس کی گواہی نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے کہ عذاب جہنم آخر میں ہے اور جہنم کا عذاب دنیا میں ہے (۱) آگے بطن میں ہی عذاب دنیا کی طرف اشارہ ہے کہ

۳۵۶ وَقَدْ اَنۡزَلْنَا مِنْ قَبْلُ اٰیٰتٍ لِّاٰمِلِيْنَ اَلۡحَادِثِیْنَ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَقَدْ اَنۡزَلْنَا مِنْ قَبْلُ اٰیٰتٍ لِّاٰمِلِيْنَ اَلۡحَادِثِیْنَ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَقَدْ اَنۡزَلْنَا مِنْ قَبْلُ اٰیٰتٍ لِّاٰمِلِيْنَ اَلۡحَادِثِیْنَ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

نار الابد ۱۱۱) اور قذلی یا امانان واقعتاً ۳۵۸) نار الابد ۱۱۱) اور قذلی یا امانان واقعتاً ۳۵۸) نار الابد ۱۱۱) اور قذلی یا امانان واقعتاً ۳۵۸)

ہو جسے جیے تاکہ استعمال ہوئے کہ لکھا اور قذلی نار الحروب (المانکۃ ۶۴) اور قذلی اندہ میں کو بھی لکھا جاتا ہے جس سے عالم بطن

اور طہ کو بھی جس سے نکلتے تھے عالم الناس الحیات (البقرۃ ۴۳) یعنی لوگوں کے لئے عالم مرد و عورت کی جگہ یا ایسی جگہ میں لینے نہ تھا بلکہ اسے جہنم

رکھا جاتا ہے +

وقد انزلنا

وقد

۱۲ اِنْ يَبْطِشْ رَبُّكَ لِشَيْءٍ لِّدُّ ۙ اِنَّهُ هُوَ يَكْبِتُ وَيُخَسِّدُ ۙ وَهُوَ ۙ

یقیناً تیرے رب کی گرفت سخت ہے وہی پہلے بار بٹاتا اور بار بار بٹاتا ہے اور وہ

۱۵ الْغَفُورُ الْودُودُ ۙ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ۙ فَعَالٌ لِّمَا يُرِيدُ ۙ هَلْ أَتَاكَ ۙ

بخشنے والا محبت کرنے والا ہے عرش کا مالک بڑی شان والا کرگزر نیرالا جو وہ چاہتا ہے کیا تجھے شکر دئی

۱۸ حَدِيثُ الْجُنُودِ ۙ فِرْعَوْنٌ وَشُوْدُهُ ۙ بَلِ الْاِنِّ كَفَرٌ مُّرِافٍ ۙ لِّكَذِبٍ ۙ

خبر پہنچے فرعون اور شورو کی بلکہ وہ جو کافروں جھلنے میں لگے ہوئے ہیں

۲۰ وَاللّٰهُ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمْ مُّخِيطٌ ۙ بَلْ هُوَ قَوْنٌ مَّجِيدٌ ۙ فِي لَوْحٍ مَّحْضُوطٍ ۙ

اور اللہ انکے گروہ کی نسل کا احاطہ کیا ہوا ہے بلکہ قرآن بڑی شان والا ہے محفوظ تحفہ میں ۲۰

۳۵۶۵ لوح محفوظ مشہور ہے اور حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ اس کا طول ما بین السماء والارض ہے اور اس کا عرض ما بین المشرق والمغرب ہے (ر) اور یہاں قرآن مجید کے لوح محفوظ میں ہونے سے ایک مراد یہ لی گئی ہے کہ وہاں تک شاہین نہیں پہنچ سکتے اور ایک یہ کہ قرآن شریف بعد اُتارا جانے کے تغیر و تبدل اور کسی زیادتی سے محفوظ ہے جیسا کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون کا منشا ہے (ر) اور چونکہ یہاں اور پر ذکر ان لوگوں کا تھا جو مکہ میں اور مخالفت کے درپے ہیں اور قرآن مجید کو گویا نابود کرنا چاہتے ہیں تو اس لئے لوح محفوظ میں ہونے سے خاصا اشارہ اسی طرف معلوم ہوتا ہے کہ دشمن اسے نیست و نابود نہیں کر سکتے اور لوح محفوظ کا تعلق علم الہی سے ہے لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کیا ہے اور کیا نہیں ہے *

قرآن کے لوح محفوظ میں ہونے سے مراد

سورة الطارق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اے خداوند انتہا رحم والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

۱۱

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ۝ النُّجُومُ الثَّاقِبُ ۝

آسمان گواہ ہو اور رات کو آنروا اور تجھے کیا خبر ہو کہ رات کو آنے والا کیا ہو چلتا ہوا ستارہ ہر ۲۵۶

تہید سورت

اس سورت کا نام الطارق ہے۔ ہمیں تہہ آستین ہیں اور طارق رات کے وقت آنے والے کو کہتے ہیں اور وہ اس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت کے وقت دنیا میں ظاہر ہوتا اور اس ظلمت کو دور کرنا ہو اور کچل سورت کے مضمون کو جاری رکھا ہو کہ طرح آپ کے آنے کے تاریکی دور ہو کر نور و ہدایت پھیل جائے گی یہ سورت بھی بلا تفاق کی ہو اور ابتدائی زمانہ کی ہو +

۳۵ طارق طریقہ رستہ ہر ۱۲ اور طارق رستہ پر چلنے والا لیکن تعارف میں رات کے وقت آنے والے سے مخصوص ہو گیا اور ہم کو بھی اس کے رات کی موقت ظہور کرے گی وہ سے طارق کہا جاتا ہو (دغ) اور رات کے آنے والے کو طارق اسلئے کہا جاتا ہو کہ اسے دروازہ کھٹکھٹانا پڑے کہ کیونکہ طارق کے معنی مارنا ہیں اور یہاں طارق سے مراد وہ بچہ بھی لیا گیا ہو جسے صبح کا سیرہ کیا جائے ہو اور یہاں کہ قول پر مضمون ثبات الطارق ہم ملانے کی سیٹیاں ہیں یہاں آپ شرف اور جوش ہمارے کی طرح ہو اور نہ لگایا ہو کہ ہماری ہر ٹوکوں میں ہو صاحب کی سیٹیاں ہیں گویا کہ وہ علو قدر کے لحاظ سے بچہ ہے اور طارق بچہ کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ رات کو نکلتا ہے اور دنیا جہاں بطریقہ اللہ (۶۳) میں طریقہ کے معنی رحال شرف بھی کہتے ہیں کہ یہ عرب لوگ ہرے صاحب فضل کو کہتے ہیں کہ یہ اپنی قوم کا طریقہ ہے (د) +

طارق

طریقہ

آنحضرت کی مشابہت
میں کیا پیارہ سے

یہاں آسمان اور طارق کو شہادت میں پیش کر کے خود ہی بتا دیا ہو کہ طارق چمکتا ہوا ستارہ ہو اور لفظ ثاقب میں اشارہ ہو کہ اس کی روشنی ایسی تیز ہے کہ تاریکی کو پاش پاش کر دے گی اور چونکہ طارق کا لفظ عربی زبان میں عظیم الشان لوگوں پر ہوتا جاتا تھا اس لئے یہاں اس میں خاص اشارہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے اور آپ کو طارق اس لحاظ سے کہا کہ آپ ایک سخت تاجیک رات میں آتے جیسا کہ دوسری جگہ بھی آپ کی آمد کے زمانے کو لیل سے ہی تعبیر کیا ہو ۳۰۲ کیونکہ ساری دنیا پر تاریکی اور جالت پھائی ہوئی تھی اور بچہ تاجب اس لحاظ سے کہ آپ کی قوت قدسی کی تیز روشنی اس جالت کی تاریکی کو دور کر دے والی تھی اور انجیل میں اس لطیف استعارہ کو ایک بدنام رنگ میں پیش کیا ہو جاں سیح کے آنے کو ایک چور سے مشابہت دی ہو جو رات کے وقت آتا ہو ۴۲ ۴۳ ۴۴ اور تو قن کریم نے آنحضرت کو طارق کہہ کر صبح کے سیرہ سے مشابہت دی ہو اسلئے کہ گودہ رات کو آتا ہو گراس کے بعد علیہ السلام پر چڑھ جاتا ہو اور جواب قسم ان کل نفس لما علیہا حافظہ ہو اور بعض نے انہ علی ابعہ نقا کو جواب قسم کہا ہو اور حقیقت میں دونوں کا مطلب ایک ہو کیونکہ گویا بعض نے حافظہ سے مراد یہاں اللہ تعالیٰ کی حفاظت کو لیا ہو کہ اگر اصل مطلب حفاظت اعمال سے ہو جیسا کہ ابن سرین اور ابن عباس کی روایت ہے یہ جملہ ملامت دھبی علیہا ما نکسب من خیر اذ شہد دج اداو یہ حافظہ ہی ہے نہ کہ حافظین لکھا تاکہ متین میں ہو اور عمل کے لحاظ کر لینے کا نتیجہ دوسری زندگی میں اس نے علی وجہ لقا اس کا نتیجہ ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت یا بشت کی شہادت ٹھہرایا ہو اسلئے کہ آپ کے وجود سے اس دنیا میں قیامت روحانی قائم ہو کر قیامت کبریٰ کی صداقت پہنچا کر ابراہیم ہو گئی +

آپ کے وجود سے قیامت
پر شہادت

۱۰۱ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّنَّا حَافِظٌ ۖ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۚ

کوئی جان نہیں مگر اس پر حفاظت کرنے والا ہے۔ پس انسان دیکھے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے وہ گراے

۱۰۲ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ ۖ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ۚ اِنَّهٗ عَلٰی رَجْعٍ ۙ

ہوئے پانی سے پیدا ہوا ہے وہ پیچھے اور سپریں کے بیچ میں سے نکلتا ہے ۳۵۳۷ یقیناً وہ اس کے ٹوٹنے پر

۱۰۳ لَقَادِرُ ۚ يَوْمَ تَبْکُ السَّرَایِرُ ۚ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ ۚ وَالسَّمَاءُ ۙ

بھی قاصر ہے جس دن راز ظاہر ہو جائیگے ۳۵۳۸ تو اس کیلئے نہ کوئی قوت ہوگی اور نہ کوئی مددگار آسان گواہ ہے

۱۰۴ ذَاتِ الرَّجْعِ ۚ وَالْاَرْضُ ذَاتِ الصَّدْعِ ۚ اِنَّهٗ لَقَوْلُ فَضْلٍ ۚ وَمَا هُوَ ۙ

جو واپس کوٹا ہوا ہے اور زمین جو دو دوس سے بکھٹ پڑتی ہے ۳۵۳۹ یہ یقیناً فیصلہ کی بات ہے اور یہ

۱۰۵ بِالْهَزْلِ ۚ اِنَّهٗمْ یُکَيِّدُوْنَ کَيْدًا ۚ وَاکْیِدُ کَيْدًا ۚ فِیْهِلُ الْکٰفِرِیْنَ اَفَلَمْ یَرْوُکُوْا ۙ

بیہوشی میں نہیں ۳۵۴۰ یہ بھی ایک تدبیریں لگے ہوئے ہیں اور میں بھی ایک تدبیر کر رہا ہوں پس تو کافر کو مصلحت ہے نہیں تو مصلحت

۳۵۴۱ دَافِقٌ ۚ دَافِقُ پانی کا گڑا ہوا ہے اور وہ متعدی ہے اور ماء دافق ہو رہا ہے ذُو دَفْنٍ ایک ہی مرتبہ گرا یا ہوا دل ۱۰۶

صلب صلب سخت کو کہتے ہیں اور عجمی طعنی کے پیچھے کو صلب کہا جاتا ہے جمع اَصْلَابِ ہر من صلا کھلا لاشکلو ۳۵۴۲ (۳۵۴۲)

یہاں صلب اور ترائب کے درمیان کہہ کر ایک لطیف پیر میں بتایا ہے کہ انسان کی ابتدا کہاں سے ہوئی ہے ایک مرتبہ میں ہر من

یضعن لی ما بین یخنیہ وما بین وحلیہ فاضعن له الجنة جہاں ما بین وحلیہ یعنی اس کے دونوں باؤں کے درمیان سے مراد اس کی سرنگ

ہو اور امام راغب نے فرج کے معنی میں ایسے ہی غلط لکھے ہیں۔ ما بین الرجلین۔ بعدت بعد الموت کو بعد خیال کرنے والوں کو تو جو دہائی ہے

کہ انسان کی پہلی پیدائش میں کیا کم قدرت کا نظارہ ہو کر دوسری کو نصیب سمجھ رہا ہے ۳۵۴۳

۳۵۴۴ اِیَّانَ تَبَاکُجِسْ اِنْسَانٌ لِّطَعْنٍ ۚ مَا لَکَ مِنْ سِرٍّ ۚ اِنْ سِرَّتْ لَکَ اِسْرَاحٌ ۚ اِسْرَاحٌ ۚ اِسْرَاحٌ ۚ اِسْرَاحٌ ۚ اِسْرَاحٌ ۚ

حالت میں رہی ہے اور تباکج اعمال محفوظ ہوئے تھے جاتے ہیں یہی امر اقیامت کے دن ظہور پذیر ہو جائے گا ۳۵۴۵

۳۵۴۶ اِنَّمَا اِسْرَاحٌ ۚ اِسْرَاحٌ ۚ اِسْرَاحٌ ۚ اِسْرَاحٌ ۚ اِسْرَاحٌ ۚ اِسْرَاحٌ ۚ اِسْرَاحٌ ۚ اِسْرَاحٌ ۚ اِسْرَاحٌ ۚ اِسْرَاحٌ ۚ

ذات الرجوع اس کے گمراہی کے زمانے سے بخارات آئی اٹھتے ہیں تو آسان انہیں بارش کے رنگ میں لوٹا دیتا ہے اور ان دونوں آیتوں میں آسان اور

زمین کی زوجیت کی طرف توجہ دلائی ہے کہ آسان کے بارش برساتے زمین میں سے کیا کیا نکل کر آہوتا ہے اس طرح قرآن ایک بارش روحانی ہے

جو انسان کے اندر ایک اعتدال عظیم پیدا کر دے گا اور ان کی نفسی طاقتوں کو زندہ کر دے گا اسی لئے جو اب تم پر انہی قول فصلی یعنی غیث کو پھل سے

الگ کر دیتا ہے حق زندہ ہوگا اور باطل مر جائیگا ۳۵۴۷

۳۵۴۸ اِنَّمَا اِسْرَاحٌ ۚ اِسْرَاحٌ ۚ اِسْرَاحٌ ۚ اِسْرَاحٌ ۚ اِسْرَاحٌ ۚ اِسْرَاحٌ ۚ اِسْرَاحٌ ۚ اِسْرَاحٌ ۚ اِسْرَاحٌ ۚ اِسْرَاحٌ ۚ

۳۵۴۹ اِسْرَاحٌ ۚ اِسْرَاحٌ ۚ اِسْرَاحٌ ۚ اِسْرَاحٌ ۚ اِسْرَاحٌ ۚ اِسْرَاحٌ ۚ اِسْرَاحٌ ۚ اِسْرَاحٌ ۚ اِسْرَاحٌ ۚ اِسْرَاحٌ ۚ

یعنی اسے مصلحت دے اور بھی سنے روید کو دُرود کی تصریح قرار دیا ہو دل، اور مطلب ہے ہر کہ فیصلے کے دن کا انتظار کریں ۳۵۵۰

دفع

صلب

سنہ راز نکاح ظاہر
ہو جاتا ہےذات الرجوع
اصلاح

ضال

رؤید

اللہ بے انتہا رحم والے بار بار رحم کرنے والے کے نام ہے

١٩١٢

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اپنے رب بہت بلند کے نام کی سبج کر جو پید کرتا پھر کالی جانتا ہے اور جو اندازہ کرتا پھر ایت دیتا ہے اور جو

أَحِبُّوا الْمَرْغِيَّ فَجَعَلَ عَتَاءُ أَخَوَيْ سَعْدٍ نِكَاحًا فَلَا تَنْسَوْنِي إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ط

چارہ نکالتا ہی پھرے کوڑا کرکٹ سیاہ کر دیتا ہر ^{۳۵۸۳}ہم تجھے پڑھا نیچے سوتوڑ بھول گیا اُس جرم لہیا ہٹا ہی ^{۳۵۸۴}

اس سورت کا نام الاحق ہے اور اس میں اُن آیتیں ہیں اللہ تعالیٰ کا اسمِ ہر دو بیان بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے جتنی
 سے ہی انسان ملو کہ مقام پر پہنچ سکتا ہے۔ یہ سورت بھی ابتدائی کی ترانہ کی ہے۔

۱۲۔ اعلیٰ یعنی مجاہد اور العلیٰ اور العالی اور الاعلیٰ ان کے معنی لئے جاتے ہیں۔ العلیٰ صاحبِ قہر ہے اور العالی العلیٰ ہے اور وہ ہے جس کے اور کوئی نہیں یا وہ جو اپنی مخلوق پر غالب ہے اور اپنی قدرت سے انکو مغلوب رکھتا ہے اور اعلیٰ وہ ہے جو اس سے بلند تر ہے اور اس کا اسم اعلیٰ ہے یعنی اس کی صفت سب صفات کے بلند تر ہے ۔

یہاں اول اللہ تعالیٰ کے اسم الہی کی تسبیح کیلئے فرمایا اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلعم میں بیت کو چڑھ کر کہا کرتے تھے سبحانہ
 عجلۃً اور اس نام کی تفسیر میں یہ اشارہ ہے کہ اس کا علو تمام عوالم سے سرفراہ اور جہانی ہستی کے خیال سے بالاتر اور ہر کی انسان

وَمَا تَشَاءُ إِلَّا أَنْ يَحْكُمَ بِحُكْمِ اللَّهِ لَكُمُ الْيَوْمَ فَتْرَةٌ تَعْلَمُونَ ۚ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى النَّاسِ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ بِحُكْمِ اللَّهِ ۚ فَهُمْ عَلَى نِعْمَةٍ عَظِيمَةٍ ۖ

اسکے بعد عالم اور کافر کا مخلق۔ شوبہ۔ تقاضا۔ ہدایت اور کو کہاں مفعول مکرور اس لئے ماری خلق پر اور اس کے بعد
حق و دولت کا مفعول

ایک بار ہر چیز کو ایک کمال دیا۔ ہر چیز کیلئے ایک اندازہ اور حدت مقرر کی کہ اس سے باہر وہ نہیں نکل سکتا اور ہر چیز کو ایک ثابت و یقینی مقام عطا کیا۔ اس کے مقابل میں ملازم مقرر کرتا اور نصاب سے مقابلہ میں اس کو ہر جہاں رہتا ہے۔

عمر سے واپس آ کر اس قدر ان اعلیٰ نفس میں آتا تو وہ ان چیزوں کی حدیث بھی مقرر نہیں کر سکتا۔ وہ کہاں تک پہنچانے کے قریب پہنچتا ہے۔

تعالیٰ ہی بنا سکتا ہے آپہ جملہ خلق کے کشمکش میں انہیں ہدایت کا بھی اعجاز کرنا پڑے گا۔

اسلامی حکمرانوں کے لئے یہ امر اور بھی سے خواہش ہے کہ وہ ایک سادہ گو اور ہی کلمات کی اور باری

پہلے انہوں نے کہا کہ یہ سب کچھ ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ یہ سب کچھ ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ یہ سب کچھ ہے۔

جواب کریں۔ کیا ایک ایسا ملک ہے جس میں ایسا نہیں ہو سکتا؟

۹ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَيَاخْتْفِیْهِ ۚ وَبَیِّنْ لَكَ الْبَیِّنَاتِ ۚ فَذٰلِكَ اَنْفَعَتِ الذِّكْرٰی ۝

و کھل بات کو بتا کر اور لے بھی ہو چھپا کر اور ہم انسان طریق کی طرف تجھے چاہیئے کہ نہ نصیحت کرنا نہ نصیحت یقیناً نفع دیتی ہو

۱۱ سَيَذَكِّرْكَ مِنْ خَشْيَةِ ۙ وَتَجِبْهَا الْاَشْفَعُ ۙ الَّذِیْ صَلَّى لِلّٰہِ الْکُبْرٰی ثُمَّ لَا یَمُوْتُ فِیْہَا ۙ

و نصیحت حاصل کرنا ہی جو بڑا ہی اور بڑی بات سے اور بڑی بات میں داخل ہوتا ہے۔ پھر وہ داس میں سترتا ہو

۱۴ وَلَا یَحِیْہُ ۙ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَرٰہُ ۙ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلَّ ۙ بَلْ تُؤْمِرُوْنَ بِالْجَہْلِ الْاَلْمِیْنِ ۙ

اور زندہ نہ رہتا ہو وہی کا کیا باہر ہوتا ہے کہو کہ کرنا ہو اور اپنے رب کے نام کو یاد کرنا ہو پھر پڑھتا ہو بلکہ تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو

۱۶ وَالْاٰخِرَ خَيْرٌ وَّلَا تُفٰی ۙ اِنَّ ہٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاَوَّلٰی ۙ صُحُفِ اِبْرٰہِیْمَ وَمُوسٰی ۙ

اور آخرت بہتر اور باقی نہ ہو گی کہ یقیناً یہ پہلے صحیفوں میں ہے کہ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں ہے

اور وہ کمال حاصل کرے کیلئے اتباع وہی ضروری ہو اللہ تعالیٰ کی وحی کا یہاں ایک نشان بیان کیا کہ ہم تجھے پڑھاتے ہیں تو تو اسے بھول نہیں سکتا، سمجھتے معلوم بھی ایک انسان تھے اور ہر انسان بھولتا ہی رہتا ہو اسے سمجھتے بھی دیگر باتیں میں بعض وقت بھول جاتے تو جس کے غفلت فرمایا الا ماشاء اللہ جہاں الاستثنائے منقطع ہے مطلب یہ ہے کہ جس طرح دوست انسان بھولتے ہیں تم بھی بہتری باتیں بھول جاتے ہو مگر اللہ تعالیٰ کے پرہیزگار پر نشان ہو کر آپ سے بھولتے نہیں۔ آپ پر میں کہی کی سورت اٹھنی نازل ہوئی اور ان سورتوں کے مضامین جو بعد نبوت کی دلائل سے یہ میں نہایت وفق میں پھر ایک ایک سورت کا نزول کی گئی مکی سال تک مستند رہا جب ایک آیت اتری تو اسے پہلے خاص جگہ لکھوا دیتے لیکن آپ خود پڑھنا جانتے ہیں دیکھنا آئیے کہ کس کو کھانا ہوا سنو قرآن کریم کا موجود ہے یا میں آپ نمازوں میں تنقیر مقامات سے قرآن پڑھتے ہیں اور نہ کسی سورت میں ایک حرف کی کمی بیشی ہو تو میں آتی کہ ترتیب میں ایک آیت آگے چلے ہو تو کسی قدر برا سمجھو کہ کہ جیسے خود ہی صداقت وہی پر ایک قاطع دلیل ہے الا ماشاء اللہ ہے کہ مراد میں کہ آپ قرآن کا کوئی حصہ بھی بھول جاتے تھے کہ کہ اس طرح صداقت ہے معنی ہر جاتی کہ معنی عبارت یوں ہو گی کہ ہمارے پڑھا ہوئے کو تم نہیں بھولتے مگر اس سے جو خدا چاہی ہو بھی جاتے ہو۔ اصل مطلب وہی ہے کہ وہاں پر بیان ہوا کہ ہمارے پڑھاتے ہوئے کا یہ نشان ہو کر تم اسے نہیں بھولتے حالانکہ دوسری باتوں کو بھول بھی جاتے ہو اور قرآن تو ساتھ ساتھ لکھا بھی جاتا تھا پس اس کی تصحیح ہونا

۳۵۸۵ نیست۔ یہی سی۔ یہی سی سہل کو لکھتے ہیں اور یقیناً اس کے معنی ہیں اسے سہل کر دیا اور یقیناً خبر میں بھی ہوتی ہے اور شریعت میں بھی فضیلتیہ (البی) (۱۰۰) (۱۰۰) اور یہی سی سہل خبر ہو رہی ہے کیونکہ اس کا جو سہل ہو رہی ہے مطلب یہ ہے کہ ہم ایسے اسباب پیدا کر کے

کہ آئیے سہل سے جو رکہ و شیں ہیں وہ دور ہو جائیں اور ہر شے کی بھلائی کیلئے سہولتیں پیدا کر دیں گے +

۳۵۸۶ ان ہٰذَا اَلْحَقُّ الصَّحْفِ الْاَوَّلِیْ بِس اشارة اس تعلیم کی طرف ہے یعنی یہی تعلیم خدا افضل من ترک فیہ ترکہ سے کہ انسان فلاح کو حاصل کر سکتا ہو آپ صحیفوں میں بھی موجود ہوں الفاظ دیگر تمام انبیاء کی تعلیم ہمیشہ ایک ہی زبان پر کہ انسان دنیا کی زندگی تک اپنی نظر

کو کھدوہ کے بلکہ ایک نئی زندگی کے لئے ہے آپ کو تار کر کے اور بعض کے اشارہ ہذا میں ذکر کی یعنی قرآن کی طرف یا ہو

کہ یہ قرآن پہلے صحیفوں میں ہی موجود ہے جیسا کہ دوسری جگہ پر یعنی زبر الاولین (الشعرا ۱۹۶) +

بہی سی۔ یہی سی

انبیاء کی تعلیم ہمیشہ ایک ہی سی ہے

یسوع در سنه میر و شصت و شش در

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ ہے انتہا رحم والے۔

4.8

رحم کرنے والے کے نام سے

١٤٤٤

هَلْ تَدْرِيكَ حَدِيثُ الْغَاسِيَةِ ۖ وَجُوهٌ يُؤْمِنُونَ خَاشِعَةً ۖ عَامِلَةٌ تَلْبِصُ ۖ

کیا تیرے پاس ڈھانک لینے والی کی خبر آئی ہو؟ ۳۵۸ (کچھ امنہ اس دن ذیل ہو گئے) محنت کرنا تو لے لکھے ماندے

قَصْدُ زِلَاحِ امِيَّةٍ ۝ شَقِيْمٌ مِنْ عَيْنِ اِيَّتِي ۝ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ

جلتی ہوئی آگ میں داخل ہونگے اُبتے ہوئے چشمے انہیں پانی پلایا جائیگا سوائے کانٹونکے ان کیلئے کوئی کھانا

٨ ضَرَبُوا لَآئِسِمِينَ وَلَا يَغْنَى مِنْ جُوعٍ ۝ وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝

نہ ہوگا وہ نہ موٹا کرتا ہے اور نہ بھوک میں کام آتا ہے (کچھ منہ اس دن تروتازہ ہونگے

وقف لازم

لَسَّيْهَا الرِّفِيفَةُ ۝ فِي جَنَّةٍ عَلَيْهِ ۝ لَأَسْمَعُ فِيهَا الرِّغْتَ ۝ فِيهَا عِجْلٌ لَّيْسَ

اپنی کوشش کی وجہ سے راضی ہونگے بلند بہشت میں تو اس میں کوئی لغو بات نہ سنئے گا اس میں بہتا ہوا چشمہ ہر

تہذیب و سہولت

اس سورت کا نام الغاشیۃ ہے اور اس میں چھپیں آیتیں ہیں۔ غاشیۃ دھانک لینے والی چیز کہتے ہیں اور اس نام میں یہ

اشارہ ہے کہ جو لوگ اپنے نفس کا تذکیہ نہیں کرتے اور دنیا پر ہی گرے رہتے ہیں ان کیلئے آخر ایک وقت آتا ہے کہ جس مصیبت

وہ بچنا چاہتے تھے، اسی اکوڑ دھانک سیٹی پر ابتدائی ٹکڑ زمانہ کی سورت ہر +

غاشية

۳۵۸۶ الفاسیہ دیکھو اور اصل استعمال کا ہر ڈھانک لینے والی تیزیر مثلاً ایک شخص کا غاشیہ وہ ہیں جو اسکے دوستوں

وغیرہیں سے اس کی ملاقات کو پہ درپے آتے ہیں اور قیامت کو غاشیہ کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے فوکے مخلوق کو ڈھاکے

یہی دل اور چہرہ کی کیفیت اور مشقت اور تنہاں وغیرہ کا ذکر ہے جو کتاہی کی قیاسیت غائبیہ اسی لحاظ سے کہا کہ جو حدیث

و مشقت سے انسان یہاں بیچتا تھا آخر وہی اسکو دھانکے گی +

۳۵۸۹ عالمۃ مناصبہ۔ مجاہد کا قول بخاری میں ہے کہ اس سے مراد نصاریٰ ہیں تو اس صورت میں مراد یہ ہوگی کہ وہ دنیا میں کام

کرتے رہے جن کا نتیجہ سوائے شہنشاہ اور سلطانہ کی کے کچھ نہ ملا اور یہ معنی زید سے مروی ہیں (ر) اور قیامت کے دن ان کے مالیت

ہونے سے مراد یہ ہے کہ ہیل خدا کی راہ میں شقت برداشت نہ کرتے تھے وہ اپنی شقت اٹھانی بیٹے کی •

ضرایع

ضامین: خشک شدہ شبنم، یا ایک خاردار جھاڑی جو باد و بارگاہت جسے سمندر پر سینکتا، جو کچھ ہوا اور سرکشتہ (۱۶)

دنیا دوسکے آرزو میں فی الحقیقت خامدہر بھاریاں ہیں جو نہ انسان کو موٹا کرتی ہیں یعنی روحانی طور پر اس کے کسی فائدہ کا

موجب ہیں نہ بھوک مڑتی ہے بلکہ دنیا کی حرص کی آگ اور زیادہ مشتعل ہوتی ہے +

سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَمِنْ آيَاتِهَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ بے انتہا رحم والا

بار بار

پہلے کرنے والے کے نام سے

وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشِيرٍ وَالشَّفْعِ وَالْوَزْرِ وَالْيَلِ إِذَا أَسْرَحَ ذَلِكَ فَمِنْ ذَلِكَ حِجْرِ

فجر گواہی اور دس راتیں اور جنت اور طاق اور رات جب جائے گئے ۳۹۱ میں قبل والی تہ تکبیر شمر کر

تہمید سورت

عبادت اللہ کی طرف سے
رقی کا حراز ہے

اس سورت کا نام الجہد ہے اور اس میں تین آیتیں ہیں فجر صبح کی روشنی کے چھوٹے کا نام ہے اور اس سورت میں بتایا ہے کہ انسان کی پہلی سے اعلیٰ روحانی حالت جسے نفس مطمئنہ کہا جاتا ہے عبادت الہی سے پیدا ہوتی ہے اور اس عبادت کے حامل ایمان والے دس راتیں ہیں جن میں نزول قرآن شریف ہوا۔ اسی فکر کی طرف سورت کے نام میں اشارہ ہے اور ابتدائی کئی سورتوں میں ایک ہے۔ ۳۹۱ یہاں جن چار چیزوں کو بطور شہادت پیش کیا ہے ان میں سے دس راتوں کے متعلق حضرت ابن عباس کی دو روایتیں ہیں اول یہ کہ یہ ذوالحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں اور دوسری یہ کہ یہ رمضان کی آخری دس راتیں ہیں۔ بلکہ تیسری کا خیال ہے کہ ان دس راتوں کے رمضان کی آخری دس راتیں ہوں۔ اور صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آخری عشرہ میں داخل ہوئے تھے تو بہت شب بیدار رہی کرتے تھے اور وہاں لفظ ہیں اذ اخل اللشم ۱۰ راتوں میں بیدار انقدر بھی ہے اور لیال عشا کے لفظ ذوالحجہ کی پہلی اور رمضان کی آخری دونوں راتوں پر صادق آتے ہیں اور الشفع والوز کے متعلق امام احمد اور ترمذی کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ فرمایا الصلوٰۃ بعضنا شفع بعضنا ویزیعنی یہ نماز ہے کہ اس کی رکعات جنت بھی ہیں اور طاق بھی اور بعض نے شفع سے مراد غلوک کو لیا ہے اور ووز سے غلوک کو اور ابھی کئی قول ہیں وہاں کو کچھ سے کچھ سورت میں بلکہ کئی سورتوں میں اصل مضمون یہی رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ عبادت کا نشان پیدا کرنے سے انسان کو فلاح ملتی ہے۔ تو اس سورت میں عبادت کے بہترین ایام کا ذکر کیا ہے اور بجائے ایام کے لیال کا لفظ بھی اسی لئے اختیار کیا کیونکہ رات کی عبادت ہی بہترین عبادت ہے۔ اور جب تم کوئی بیان نہیں فرمایا کہ باور فرمایا کہ اگر اس طرح سے تعلق باللہ پیدا کرو تو تم خود دیکھ لو کہ تم کس مقام پر پہنچ جاؤ ہو چنانچہ سورت کے آخر پر ہی ابتداء کی طرف توجہ دلانے کے لئے بغیر کسی اور تہمید کے فرمایا لایہا النفس المطمئنة اور یہاں بھی فرمایا اهل فی ذلک قسم الذی یحییٰ کیونکہ کبر جو چیز ہے جو اس کو حرم دہرا کے اتباع سے روکتی ہو دیکھو ۳۹۲ وشلطہ اور ذکر کے لفظ میں یہ اشارہ بھی ہو سکتا ہے کہ خلق کو توبہ ورجوع کے رنگ میں پیدا کی گئی ہو ومن کل شئ خلقنا زوجین لعلکم تدانوا (الدنایہ ۱۳۹) اور اللہ تعالیٰ کی ذات واحد ہو پس اگر تمہاری جسمانی ترقیات بغیر ذہنیت کے نہیں ہو سکتیں تو روحانی ترقی بغیر خدا سے واحد سے تعلق پیدا کرنے کے نہیں ہو سکتی جو سب مخلوق کے مقابل پر دہریہ جیسا کہ دوسری جگہ ہر چیز سے زوجین ہونے کے ذکر کے بعد فرمایا فہما والی اللہ (الدنایہ ۵۰) اور خدا سے تعلق پیدا کرنے کا ذریعہ عبادت ہے اور ہر کے لفظ میں اشارہ دس راتوں کی ابتدا کی فکر کی طرف بھی ہو سکتا ہے اور لیال اللہ کی فکر کی طرف بھی صلی اللہ علیہ وسلم اور دلائل اذ ایس میں آخری رات کے تحفے یا تہ کی کے دور ہونے اور روشنی کے نمودار ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

الْمَزْكِيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَعْدَائِكُمُ ذَٰلِكَ الْعَذَابُ الَّذِي تَمُنُّ بِمِثْلِهَآ ۚ

کیا تو نے تو نہیں کیا کرتے رہے عداوت کے ساتھ کیا کیا (عداوت) ہم بلند عداوتوں کے دیکھا، ۳۹۲ آج کی مثل شہر میں پیدا

فِي الْبِلَادِ وَتَمُودَ الَّذِيْنَ جَاءُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَارِ ۚ إِنَّكَ لَآتِي الدِّينَ طَوْرًا ۝۹

ہوئے تھے ۳۹۳ اور تمود کے ساتھ تمہوں نے وادی میں چٹان تراشے اور فرعون کے مثل جنہوں نے شہر میں

الْبِلَادِ ۚ فَالَّذِيْنَ فِيهَا الْفَسَادُ ۖ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ ذِكْرُكَ وَسَوْطُكَ عَلَيَّ ۚ إِنَّكَ لَبِالْمُرَادِ ۝۱۳

کشتی کی سوان میں بہت فساد کیا سو تیرے رہنے ان پر عذاب کا کوڑا چلایا ۳۹۴ بیشک تیرا بہ مراد

فَإِنَّمَا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ ۖ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ۚ وَإِنَّمَا آتَاهُ بَعْدَ

تو انسان (کی حالت یہ کہ) جب اسے اس کا بزرگناہی پر سے نفع دیتا اور نعمت بخشتا ہو تو وہ کہتا ہے کہ میرے بچے مجھ پر کیا ہو چکا ہے اور کیا

فَقَدْ كَرَّمَهُ رِزْقَهُ ۖ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ۚ كَلَّا لَئِنْ لَّا تَكْفُرْ مَوْجِبَ الْبَيْتِ ۝۱۴

پر اس کی روزی اور شکر کیا ہو تو وہ کہتا ہے کہ میرے بچے مجھے ذلیل کر دیا ۳۹۵ اگر تم نہیں جگرتے تیرے کی عزت نہیں کرتے

وَلَا تَخْضَوْنَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِيْنَ ۚ وَتَاْكُلُونَ التَّرَاثَ أَكْلًا لَّبَّآءَ ۚ ۝۱۵

اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ایک دوسرے کو ترفیع نہیں دیتے ۳۹۶ اور میرے سب کچھ بیٹ کے کھاتے ہوئے کھا جاؤ

۳۹۷ ارم۔ ایک نشان تھا جو چھروں کو جمع کر کے بیابان میں بنا دیتے تھے جمع ارم ہوا اور بعض نے اسے عداوت کے نشان

سے خاص کیا ہے اور عداوتی کے والد کا نام بھی ارم تھا اور ان کے شہر کو جس میں وہ رہتے تھے ارم کہا گیا ہے +

عماد۔ عمود کیلئے دیکھو ۱۵۹۷ اور عبد الشقی کے معنی ہیں ایک چیز کو کھڑا کیا یا سہارا دیا اور عماد (دو درخت کا) +

بلند عداوتوں کو کہتے ہیں اور یہاں معنی لہجہ قرآن کے ہیں اور بلند عداوتوں والے بھی دل، +

۳۹۸ تاریخی طور پر بھی یہ ثابت ہو کر مادی اپنے زمانہ میں قوی ترین قوم تھی اور اس کا تعارف دور دور پھیل گیا تھا +

۳۹۹ سوط کوڑے کو کہتے ہیں اور اس کا اصل ایک چیز کے بعض کو بعض سے ٹھوکر مارنا ہے انوی عذاب بھی مارا دیا گیا ہے (غ) +

۴۰۰ مجاہد سے کہ سوط عذاب سے مراد ہر جس سے عذاب دیا گیا اور ہر کسے کو سوط عذاب ہر نوع کے عذاب کو کہتے ہیں (مجاہد) +

۴۰۱ اللہ تعالیٰ انسان کو دونوں طرح آزمائے گا اس کی جودت و دروایت کو ظاہر کرتا ہے کبھی انعام دیکر کبھی مصائب لیکن ناشکرا

انسان دونوں صورتوں میں اپنے نفس کی ہی پروا کرتا ہے انعام ملے تو کہتا ہے میرے بچے مجھے نوازنا یا بڑا کرنا یا بڑا کرنا یا بڑا کرنا کے

لکڑیٹھا ان کے ساتھ شامل ہونا اسے وشوار معلوم ہوتا ہے اس لئے آگے فرمایا بل لا تمکون المؤمن البیغم۔ اور جب نذوق کر لیتا ہے

اسے ذلت سمجھتا ہے حالانکہ حقیقی عزت نفس نذوق کی فراوانی میں ہے اور نہ شکھی منقذ ذلت کے قابل تمام ہو بلکہ یہ وہ انسان

کی جودت و دروایت ظاہر کرنے کے سامان ہیں +

۴۰۲ اخلاصیون۔ حق۔ حقیقہ کی طرح ہر معنی اسکے معنی کسی امر کی تعظیم و تکریم (غ) ولا یخضوا لالماعون۔ ۳۰ +

ارم

عماد

سوط

اشتقاقی کی باتیں

حق

۲۲ وَتَجُوزُ لِلْأَنْفَالِ حَتَّىٰ تَمْلَأَ الْأَرْضَ دَكَّاءَ ۖ وَجَاءَ رَبُّكَ وَ

اور مال سے پیدا کر کے نوے محبت رکھتے تھے ۳۵۹۴ مگر میں جن میں ٹکڑے ٹکڑے کر کے توڑ دیا جائیگی اور تیرا رب آئے گا اور

۲۳ الْمَلَأُ مَقَاصِفًا ۖ وَجَاءَ يَوْمَئِذٍ يُؤْمِنُ أَجْهَرُ يُؤْمِنُ يَتَدَنَّ كَرَّ الْإِنْسَانِ

فشتہ قطاروں کی قطاریں ۳۵۹۵ اور سدن دھون لائی جائیگی اور انسان غصیت اختیار کرے گا

۲۴ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ يَقُولُ لَنَنْتَبِهَنَّ قَدْ مَتَّ بِحَالِي ۖ يَوْمَئِذٍ لَا يَعْدُبُ

اور نصیحت اس کیلئے کہاں ہو گئی گئے گا، کاش میں نے اپنی زندگی کچھ کچھ مجھ پر سوساں سن کوئی شخص اس کے مذاب

۲۵ عَذَابُهُ أَحَدٌ ۖ وَلَا يُلَاقِيهِ وَثَاقُهُ أَحَدٌ ۖ يَأْتِيهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ

میں عذاب نہ دیکھا اور نہ کوئی اس کے جکڑنے کی طرح جکڑیگا اسے اطمینان پانے والی جان

۲۶ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ رَاغِبَةً مَُّرْضِيَةً ۖ فَادْخُلْ فِي عِبَادِي ۖ وَادْخُلْ جَنَّاتٍ

اپنے رب کی طرف لوٹ آؤ اس سے راضی و مقبول تھے راضی سویرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا

۳۵۹۶ تراش کا اہل وراثت ہر جگہ داخل ہو کر بدل گئی ہو اور اس کے معنی تراش ہیں (۱۸) تراش

جما جھکے معنی کثیر ہیں اور اس کی اصل حمام سے ہے جس کے کھنڈھت کے اٹھانے کا ترک کرنا ہے جہم غیر شے جمع کو کھنڈھت

۳۵۹۸ اشد اور فشتوں کا آنا ایک جگہ میں اس دنیا میں بھی ہوتا ہے دیکھو ۳۶۱۶

۳۵۹۹ جہم جہنم بڑی گہرائی کو کہا جاتا ہے اور جہنم بہت گہرائی والے کنوئیں کو کہا جاتا ہے اور بعض لوگوں نے

اسے فارسی سے عرب کہا ہے اور بعض کے نزدیک یہ عربی ہے اور اس کی بہت گہرائی کی وجہ سے اسے جہم کہا گیا ہے اور ابن خلدون

نے کہا ہے کہ چونکہ اس کا مادہ عربی زبان میں موجود ہے اسلئے یہ عربی لفظ ہے (۱) جہم کا لایا جانا

میں جہنم کے لئے مذکور ہے اور ایک حدیث میں بھی ذکر ہے اور یہی صحیح ہے کہ جہنم پر انسان اپنے ماتھے پیدا

کرنا ہے اور وہی جہنم قیامت میں اس کے سامنے لائی جائیگی

۳۶۰۰ یہ گویا ابتدائی آیات سورہ کی کیل ہے۔ نفس مطمئنة کیلئے دیکھو ۳۵۹۳ اور الاذکار اللہ تطہق القلوب

الروح (۲۸) سے ظاہر ہے کہ نفس مطمئنة کا مترادف اللہ ہی حاصل ہوتا ہے جس کی طرف والفی و لیا ل عیش میں توجہ دلائی

گئی ہے۔ اور داخلی فی عبادی اور داخلی جنہا دونوں اس دنیا کے لئے ہیں اور فی الحقیقت اگر اس دنیا میں جنت نہ ہے

تو وہ نفس مطمئنة نہیں کہلا سکتا۔ اور راضیہ ماضیہ سے مراد ہر راضیہ عن دیک ماضیہ عندہ۔ اللہ سے

راضی ہے اور اشد کی رضا کا حاصل بھی ہے۔ یہ کمال روحانی جو انبیاء کو ملتا ہے اس امت کے اوپر دیکھو بھی ملتا ہے

نفس مطمئنة

سورة البقرة مكية ٢٨١ آية

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رحم کرنے والے کے نام سے

بادشاہ

اگرچہ انتہاء رحم والے

لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ ۖ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ ۖ وَوَالِدٍ وَمَا

بنین میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں اور تو اس شہر میں حرمت سے آزاد کیا گیا ہے اور باپ کی اور جو ہے

وَلَدَ ۖ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ ۚ أَيْحَسِبُ أَنْ لَنْ يُقَدَّرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ۚ

پیدا ہوا یقیناً ہم نے انسان کو شفقت کے لئے پیدا کیا ہے لہذا کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کو قدرت حاصل نہیں

تہید سورت

اس سورت کا نام البلیل ہے، اور اس میں پندرہ بیتیں ہیں۔ بلد شکر کو کہتے ہیں اور البلیل سے مراد مکہ معظمہ ہے اور اس نام میں اشارہ ہے ہر کہ آپ ان تمام برکات کے واسطے گئے جائینگے جو اس شہر سے مخصوص ہیں اور اس میں بتایا ہے کہ ان درجات عالیہ کے حصول کیلئے یہ ضروری ہے کہ آپ کو تکالیف شاقہ کا مقابلہ کرنا پڑے کیونکہ انسان کی تمام ترقیات کا انحصار ہی اس بات پر ہے کہ وہ شقت اٹھائے۔ ابتدائی زمانہ کی کمی و کمی ہے۔

[illegible]

حل-حلول

کمید - کمید جگر کو کہتے ہیں اور کمیداً شفت کو اور خلقنا الانسان فی کبدین متبیہہ ہرگز شدہ تعالیٰ اے انسان! ایسی حالت پر پیدا کیا ہے کہ شفت سے وہ الگ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ضرور ہے کہ شفت کے ساتھ ایک مرتبہ سے دوسرے مرتبہ کی طرف ترقی کرے (غ) +

گبد

یہاں جن چیزوں کو بطور شہادت پیش کیا ہے وہ ایک تو البلد جو یعنی مکہ معظمہ (حج، ہی بخاری میں مجاہد سے روایت ہے اور دوسرے والد اور حامل اور اس سے خرواعام انسان اور اس کی اولاد۔ آدم اور اس کی اولاد۔ ابراہیم اور اس کی اولاد سلجھ گئے ہیں حج، اور جو اب قسم ہو کہ انسان کو شقت اٹھانے کیلئے پیدا کیا ہے یعنی انسان کی ترقی و درجات بقدر شقت اٹھانے کے نہیں ہوتی جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آپ کے درجات و بہت بلند ہونے کے بعد جو کہ ان درجات و شقت اٹھانا اس کی ضروری ہے۔ اور البلد کے ذرا کسما کھ ذرا بجا و انت حل یعنی البلد اور اس کے دونوں یعنی جن کے ہیں یعنی تم بحیثیت خلیع اس شہر میں داخل ہو گے بعد اس وقت : اعم من شہر کی حرکت کے نزدیک اور جنگ کے لئے اس کی اجازت ہو گئی اور یہ بھی کہ اس وقت اس شہر میں ہمارے لئے حرمت باقی نہیں رہی اور حالانکہ یہاں کے درخت بھی نہیں کاٹے جاتے مگر خدا کے رسول کو تکلیف پہنچائی جاتی ہے اور اس کی جان تک لینے میں ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے تو گویا شہر مکہ کی گواہی جہاں اب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی جاتی ہے اور جہاں بالآخر آپ بحیثیت خلیع داخل ہو گئے اور

أَوْ أَطْعَمُ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ۖ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۖ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۖ

یا بھوک کے دن میں کھانا کھانا قریبی یتیم کو یا بیٹے ہوئے سکین کو

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالرَّحْمَةِ ۖ أُولَٰئِكَ

پھر ان لوگوں میں سے جو ایمان لائے ہیں اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کرتے ہیں ایک دوسرے کو رحم کی نصیحت کرتے ہیں یہ بکثرت کی

أَحِبُّوا الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَأْتِيَنَاهُمُ أَهْبُتُ السُّمُومِ ۖ عَلَيْهِمُ نَارُ مُؤَصَّدَةٍ ۖ

جانب والے ہیں اور جو ہماری آیتوں کا انکار کرتے ہیں وہ جہنمی والے ہیں ان پر آگ بند کر دی گئی ہے

۳۶۵ فَكَذَّبُوا كِتَابَ رَبِّهِمْ وَأَعْرَضُوا عَنْ آيَاتِهِ ۖ فَكَذَّبُوا عَنْ آيَاتِهِ ۖ فَكَذَّبُوا عَنْ آيَاتِهِ ۖ فَكَذَّبُوا عَنْ آيَاتِهِ ۖ

کافر اور انسانی کا اپنے نفس کو اللہ کے عذاب سے آزاد کرنا بھی جو اچھی باتوں اور عملِ صالح سے ہوتا ہے تو

ایسا ہی دوسرے کو اس طرح آزاد کرنا اور یہ دوسری بات انسان کو پہلی کے بعد حاصل ہوتی ہے کیونکہ جو خود حقیقت پر نہیں اس

میں دوسروں کو یہ ایت دینے کی قوت بھی پیدا نہیں ہوتی۔ اور لہٰذا ان کے لیے اللہ نے اہل کتاب و المشرکین

مُتَعَذِّبِينَ ۖ أُولَٰئِكَ مِنْهُمْ مَنَّا نَسْتَعِذُّكَ ۖ وَتَوَصَّلُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ ۖ وَأَعْلَوْا صَوَابَكُمْ ۖ وَتَوَصَّلُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ ۖ

مسغبتہ۔ مسغبتہ بھوک کو کہتے ہیں جس کے ساتھ دراندگی ہوا اور پیاس کو بھی جس کے ساتھ دراندگی ہو، اور

عقبتہ یا اونچی گھاٹی جس کا طے کرنا ترقی درجات کے لئے ضروری ہو اس کی تفسیر جو کلام اللہ نے فرمائی ہے کہ گون

کو آزاد کرنے۔ یتیم سکین کو کھانا کھلانے۔ ایمان لائے۔ دوسروں کو صبر اور رحم کی نصیحت کرے اس سے معلوم ہوتا ہے

کہ غلام کو آزاد کرنا، یتیم کی خبر گیری، حاجتمندوں پر رحم کو اسلام کی تعلیم میں کس قدر اہمیت دی گئی ہے

غلام کی آزادی کو ترقی کی جدوجہد میں پہلا قدم قرار دینا اسلام کی تعلیم سے خاص ہے اور کسی مذہب میں یہ تعلیم

نہیں پائی جاتی جو بات عیسائی دنیا کو آج بھلائی ہے وہ آج سے تیرہ سو سال پیشتر ایک امی کی زبان سے ظاہر کی گئی انسان

کا کلام نہیں ہو سکتا۔ ہاں جہاں غلام کے آزاد کرنے کی ضرورت تباہی کے ساتھ ہی اس آزادی کی طرف بھی توجہ دلائی ہوگی

سے انسان کو حاصل ہوتی ہے جو لوگ بدی کی غلامی میں مبتلا ہیں ان کا آزاد کرنا بھی ایک ذریعہ میں شامل ہے اور اسی کی

طرف تواصوا بالصبر میں اشارہ ہے اور کیا یہ حکمت کلام ہو کہ یہاں چونکہ اصل غرض یہ تھی کہ غلاموں کی آزادی سکیز

و یتامی کی خبر گیری کی تعلیم دی جائے اس لئے تواصوا بالصبر کے ساتھ تواصوا بالمحبة بڑھایا کہ نہ صرف خود یہ کام

کرتے ہیں بلکہ اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی یہی نصیحت کرتے ہیں کہ مخلوق خدا پر رحم کرنا سکیز اور سورہ عشر میں جہاں اصل

غرض تبلیغ دین حق ہے تواصوا بالصبر کے پہلے تواصوا بالحق رکھا ہے +

۳۶۶ مَوْصَدَةٍ - أَصْدَ الْبَابِ دُرُوزَهُ كَوْنَهُ أَوْ صَدَّكَ أَعْلَفَهُ ۖ وَأَصْدَ الْقِدْرَ لَمْ يَدْرَ كَوْنَهُ يَدْرَ ۖ

اور طلب ہے کہ آگ میں ڈال کر ان پر پختے کے دروازے بند کر دیے گئے ہیں +

فَكَذَّبُوا

افئف - منفذ
مسغبتہبہمدی ضرورت کی
تعلیم کی اہمیت

اصد - موصدہ

سُبْحَانَكَ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ارشاد ہوتا ہے بار بار رحم کرنے والے کے نام ہے

۱
ع ۱۶

وَالشَّمْسُ وَهُمَا وَالْقَمَرُ إِذَا تَلَّهَا وَالنَّهَارُ إِذَا جَلَّهَا وَاللَّيْلُ إِذَا

سُجَّهَا اور اس کی روشنی کو وہ ہیں اور چاند چھٹے اس سے روشنی لیتا ہے اور دن جب وہ اسے روشن کرتا ہے اور رات جب

يَغْشَاهَا وَالسَّمَاءُ وَمَا بَيْنَهُمَا وَالْأَرْضُ وَمَا عَلَيْهَا وَنَفْسٌ مَّا سَوَّاهَا

اسے ڈھانکتی ہے اور آسمان اور اس کا گناہ اور زمین اور اس کا بچانا اور نفس اور اس کی نیکیں ۳۶۰۶

اس سورت کا نام الشمس ہے اور اس میں پندرہ آیتیں ہیں اور اس میں یہ بتایا ہے کہ انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے وہ صفات جمع کی ہیں جو اس کی مخلوق میں سے خدا کے اندر ہیں مثلاً سوج اور چاند اور رات اور دن اور آسمان اور زمین کی صفات کو ایک اندر جمع کیا ہے اور یوں بتایا ہے کہ نفس انسانی کو بڑے کمال کے مرتبہ پر پہنچا دیا گیا ہے اور پھر اس کو خارجی روشنی بھی بڑھ دی ہے تاکہ وہ انسان ان کمالات کو رقی و تبارہ وہ خلق پاتا ہے اور جو ان کو نشو و نما نہیں دیتا وہ انجام کار نام کام ہوتا ہے اور لشعیر نام میں اشارہ کمال نبوی کی طرف بھی ہے جو عالم روحانیت میں سوج کا حکم رکھتے ہیں کہ آئندہ تمام انوار آپ کی ذات بابرکات سے پھیلنے لگے اور جس طرح آفتاب عالم حیوانی کا مرکز ہے۔ آنحضرت معلوم عالم روحانی کے مرکز ہیں۔ یہ سورت ابتدائی مکی زمانہ کی ہے۔ ۳۶۰۶ آیت سے مراد بیان اتباع ہے پیر دی کے طور پر اور مرتبہ کے لحاظ سے اسلئے کہ چاند سوج کے نور سے روشنی لیتا ہے اور وہ اس کیلئے بمنزلہ غلیظ ہے اور کما گیا ہے کہ جعل الشمس ضیاء والقیہ نوراً (د) میں اسی طرف اشارہ ہے۔ اسلئے کہ ضیاء کا مرتبہ نور سے اعلیٰ ہے کیونکہ ہر ضیاء نور ہے لیکن ہر نور ضیاء نہیں (غ) +

طی غور دیکھو کہ ایک ہی معنی میں ہی کسی چیز کا پھیلاؤ (غ) +

نور

ان آخری الفاظ نے خود بتا دیا کہ پہلی آیتوں میں جن امور کی طرف توجہ دلائی ہے وہ کسی نہ کسی رنگ میں کیسے نفس انسانی پر شہادہ ہیں۔ سوج و روشنی والا ہے اور چاند سوج کی روشنی کا اثر قبول کرنے والا انسان کمال ان دونوں صفات کا مظہر یعنی رسول اللہ صلی علیہ وسلم سوج کی طرح روشنی کا مرکز ہے اور چاند کی طرح اللہ تعالیٰ کے نور سے منور ہے ہوتے ہیں۔ دن اور رات کے بھی دو علحدہ علحدہ کام ہیں دن روشنی کرتا ہے اور رات جب کامو قہ دیتا ہے رات تاریکی کا پردہ ڈال کر سکون کا موجب ہوتی ہے انسان کمال ان دونوں خوبیوں کو اپنے اندر جمع رکھتا ہے وہ جدوجہد بھی کمال درجہ کی کرتا ہے اور اس کے نفس کو سکون بھی کمال طور پر ملتا ہے۔ اس کے بعد آسمان ہے جو علو کا مظہر ہے اور زمین جو یتوبی اور خاکساری کا مظہر ہے اور انسان کمال بھی ان دونوں باتوں سے حصہ لیتا ہے یعنی اس میں صفت علو کا اظہار بھی ہوتا ہے اور یتوبی کی صفت کا بھی۔ گو یہ جو بظاہر متضاد صفات نظر آتی ہیں لیکن ان کے اثر قبول کرنے کی صفات۔ جدوجہد اور سکون کی صفات۔ علو اور یتوبی کی صفات جن میں سے کوئی صوبہ رکھتا ہے اور کوئی چاند کوئی دن رکھتا ہے اور کوئی رات۔ کوئی آسمان رکھتا ہے اور کوئی زمین انسان کمال

نفس انسانی کا کمال اور انسان کمال

فَالْمُهَاجِرُونَ وَالْمُهَاجِرَاتُ الْوَقْتُ لَكُمْ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ الْكَذِبُ

ثُمَّ دُفِنُوا بِهِ إِذْ أَبْعَثَ اللَّهُ قَوْمَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ نَاقَتُ اللَّهِ فَسَيِّبُهَا

فَكَذَّبُوهُ فَهَبْ لَهُمْ فَرْقًا ۚ وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ بِيَدِهِمْ فَرْقٌ وَلَئِنْ كُنْتُمْ عَلِيمِينَ

مکرموں نے اسے جیل بھیج دیا۔ ماضی کو یاد دلانا تو اس نے اپنے گناہ کی وجہ سے اپنے خدا پر بھیجا ہے اور یہ کہ وہ اس کے انجام سے نہیں ڈرتا۔

کے اندر یہ سب مخالفت جمع ہوتی ہیں اور یہی اشارہ ماسواۃ میں ہر آدمی کا حق ہے کہ اپنے لیے کمال کی مسافت تو آنحضرت صلعم میں ہی جاتی باقی ہیں لیکن ہر انسان اپنے اپنے کمالات اپنی اپنی استعداد کے مطابق ان سے حصہ لیتا ہو قید و بند کے ذاتی جوہری میکن ان ذاتی جوہروں کو چھل دینے کیلئے اور نمایاں کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی سے بھی اسے کچھ حصہ دیا جو جس کا ذکر انکی آیت میں ہوا ہے سورج کی روشنی اور حدائق کے اتیل عیس میں یا غنیمت میں کہ رسول اللہ صلعم جو انسان کامل ہیں وہ اپنی امت کے لئے ایک سورج کا حکم رکھتے ہیں اور اب آپ کے بعد جو آپ کی پیروی کریں گے وہ صرف آپ کے نور منقار لینے والے ہوں گے اور نہ تو مرکز صرف آپ کی ذات ہی ہوگا۔

الحکم الہام الرفاع اللطیف فی الزوق علی کسی چیز کا دل میں شغف ہے اور یہ اس سے شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف اور ملّا اعلیٰ کی طرف ہر روز اور ہمیشہ اس معنی بظاہر میں ہی کسی چیز کا دل میں کشش لیتا اور الہام ما یلقی فی الذوق کا نام ہے یعنی جو دل میں ڈالا جائے اور حریف میں برائستلاف دعتہ عند ذلک یلقى بہا شدی جہاں الہام سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دل میں کوئی بات ڈالے جو اس کے فعل یا ترک کر دے اور یہ ایک قسم کی وحی ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں جس کو چاہتا ہے مخصوص کر لیتا ہے اور، +

اسماء

یہاں الہام کے معنی ابن عباس مجاہد وغیرہ جیسے یَعْلَمُ۔ عَمَّتْ مروی ہیں، اور ظاہر ہے کہ یہاں یہ مراد نہیں ہو سکتا کہ ہر شخص کے دل میں خود اور تقویٰ کی باتیں ڈال دی جاتی ہیں اسلئے کہ لفظ الہام مطلقاً اس پر بولا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا اور اللہ تعالیٰ کس کے دل میں یہ باتیں ڈالتا کہ وہ غور کرے۔ لیکن یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ انسان کا فو قلب اس کو بتا دیتا ہے کہ یہ بات غور کی ہے یا تقویٰ کی اور یا اس سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی وحی کے ذریعہ سے بتا دیتا ہے کہ غور کی راہیں کو کسی ہیں اور تقویٰ کی کو کسی۔ گویا ایک تو انسان کے اندر صفات رکھی ہیں اور دوسری ایک روشنی باہر سے مل جاتی ہے جس طرح ایک مینائی کی طاقت انسان کے اندر ہے اور ایک روشنی باہر موجود ہے اور دونوں کی مدد سے انسان کو دیکھنا ہے۔

۳۶۰۹۔ بظاہر یہی جواب قسم پر مبنی، اللہ تعالیٰ نے انسان کے نفس کے اندر یہ کمالات تو رکھے ہیں اور وحی کی خارج روشنی بھی عطا فرمائی ہے لیکن ایک تو وہ انسان جو اس نفس کا تزکیہ کرتا رہی خیرات و بہکات اسے برٹھا کر رکھتا ہے اور ایک وہ جس نے نفس کرنا اور چھپا کر جو باطن قویٰ کو نشوونما دینا، ایسا ہی جیسے ایک بیج کو ضائع ہونے کیلئے دفن کر دینا، تیسریہ کیلئے دیکھو ۳۶۱۰۔ اسی لفظ اظہار کے زمرہ دگر دگر سے پہلو پر ملاحظہ یہ کہ کس سے تزکیہ کے مترادف حال نہیں کر سکتے اور فانی کا رستہ آخر تا کامی لا سیکے گا۔

۳۶۱۰۔ دم دم۔ اور دندلم کے معنی ہیں ہلاک کیا اور ارجح یعنی زلزلہ مچا اور غضب بھی اس کے معنی لئے گئے ہیں (د)

اپنے عام قانون کو بیان کر کے ایک شال بیان کی ہزاروں قوم شہد کی ہر کہ جو بوجہ اپنے رسول کی حور درجہ کی مخالفت کے اسی دنیا میں ہلاک کر دیئے گئے آدماس قوم کو جن لاکھن دینے کے شہل میں تھا انھوں نے مسلم کے مخالفین سے خاص مناسبت ہر کہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ بے انتہا رحم والے بار بار دم کرنے والے کے نام سے

بِسْمِ

رات گواہ ہو جب وہ پردہ ڈالتی ہو اور وہ جب وہ روشن ہو تو ہی اور جو اس نے منادوں کو پیدا کئے

سَعْيَكُمْ لَشَيْءٍ ۖ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی الْاُتٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ۖ فَسَنِيْسِرُهُ

تمہاری کوشش ایک ایک سوچ دیتا ہو اور تقویٰ اختیار کرتا ہو اور اچھی بات کی تصدیق کرتا ہو تو ہم سے آسانی کی طرف

لِيَسِّرَیْ ۖ وَ اَمَّا مَنْ يَبْخُلْ ۖ وَاسْتَغْنٰی ۖ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰی ۖ

چلا میں گئے اور جو بخل کرتا ہو اور پروا نہیں کرتا اور اچھی بات کو جھٹلاتا ہے

اور لایحانات عقبا میں یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب ایک قوم کو ہلاک کرتا ہو تو یہ اس کی مصلحت دیکھنے کے لئے ہوتا ہے کہ وہ اپنی جگہ اس سے بہتر کو لانا ہو اسلئے کسی قوم کی تباہی یا ہلاکت میں وہ انجام کا خوف نہیں کرتا۔ انجام ہر حال اچھا ہی ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو حق کو نیت و نابود کرنا چاہتے ہیں تباہ کر دیئے جاتے ہیں اور حق دنیا میں قائم ہو جاتا ہے۔

اس سورت کا نام الیل ہے اور اس میں اکیس آیتیں ہیں۔ الیل نام میں یہ اشارہ ہو کہ رات اور دن یکساں نہیں اسلئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں نیکی میں قدم اٹھانے والا اور اس کیلئے جدوجہد کرنے والا اور وہ جو حق کی تکذیب کرتا ہو یکساں نہیں اور یہاں نیک اور بد کا مقابلہ دکھایا ہے کہ ایک کو دن کی روشنی سے تشبیہ دی ہو اور دوسرے کو رات کی تاریکی سے چونکہ کچھ سورت میں آنحضرت صلیع کو عالم روحانی کا مرکز اور آفتاب قرار دیا تھا اسلئے اب بتایا کہ اس آفتاب کی روشنی سے فائدہ اٹھانے والے اور اسکی پروا نہ کرنے والے یکساں نہیں ہو سکتے بلکہ تاریکی کے فزندگان کا انجام بھی ٹھیک اور تاریکی ہی تو یہاں بتایا کہ اس کمال کا انحصار اپنی اپنی جدوجہد پر ہے جو ہر کے نزدیک یہ سورت کی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ چہرے پر تاریکی کا پردہ ڈال دینا دن کا اپنی روشنی کے ساتھ عالم کو منور کر دینا دونوں یکساں نہیں پس اگر ایک انسان تصدیق حق میں کوشش کرتا ہو اور دوسرے تکذیب حق کی کوشش کرتا ہو تو دونوں کی کوشش کے نتائج بھی یکساں نہیں ہو سکتے اور خلقِ نر و مادہ میں یہ فوج دلائی ہے کہ نرو جیت کے عالمگیر اصول پر ہی تمام ترقیات کا مدار ہے پس جو انسان اللہ تعالیٰ سے تعلق توڑتا ہو وہ روحانیت میں کس طرح ترقی کر سکتا ہے۔

تیسرے سورت

فَسَيَسِّرُ اللَّهُ لَكَ عُسْرَهُ وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّىٰ ۚ إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَىٰ ۝۱۲

تو ہم اسے تنگی کی طرف جلا دیں گے اور اس کا مال اس کے کام نہ آئے گا جب وہ ہلک ہو گا یقیناً راستہ دکھا دینا ہمارا کام ہے

وَأَنَّ لِلَّهِ الْآخِرَةَ وَالْأُولَىٰ ۚ فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلْفُظُ لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى ۝۱۳

اور بلاشبہ آخرت اور پہلی زندگی ہر ایک کے لیے ہے ۱۳ سو میں سے ہر ایک کو ڈرانا ہو جو غلطی مارتی ہے اس کی آگ میں نہ آئے گا تا کہ بڑے جنت جو

كَذَّبَ تَوَلَّىٰ ۚ وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ۝۱۴ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ ۚ وَمَا لِأَحَدٍ ۝۱۴

جھٹلانا ہو اور پیچھے ہٹتا ہو اور ڈرتا ہو تو اس سے بچا جائے گا تا کہ تزکیہ کرنا ہو اپنا مال دیتا ہے ۱۴ اگر کسی شخص کیلئے

عِنْدَهُ مِمَّنْ لَّمْ يَجْزِ ۚ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ ۝۱۵ وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ۝۱۵

اس کے پاس نہ ہے نہ جنت میں جکا بدلہ دیا جائے اس لیے رب بلند تر کی رضا چاہتے کیلئے (جو بچ کرے) ۱۵ اور وہ جلد خوش ہو جائیگا

۱۳ یعنی اس دنیا میں بھی تصرف تمام ہمارا ہے آخرت میں بھی۔ ہر کاریہ نہ سمجھ کر اس دنیا میں وہ خوش رہے گا +

۱۴ اشتقاق اس میں داخل ہوتا ہے اور اتنی بچا یا جاتا ہے یا بالفاظ دیگر جو کامل طور پر معاصی میں منہمک ہو وہی لوگ میں بھی پورا پور داخل ہوتا ہے اور جو کامل طور پر تقویٰ اختیار کرتا ہے وہی کامل طور پر بچا یا جاتا ہے ان کے درمیان جو لوگ ہیں اپنے اپنے اعمال کے مطابق جزا پاتے ہیں +

۱۵ پہلی آیت میں بتایا کہ کسی شخص کے پاس کوئی ایسی نعمت نہیں کہ جس کے دینے پر وہ بدلہ لینے کا حقدار ہو۔ کیونکہ سب کچھ تو اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے اور الا ابتغاء وجهہ الاعلیٰ میں بتایا کہ جو بدلہ لے گا وہ اسلئے کہ وہ اللہ تعالیٰ

کی رضا کو چاہتا ہے۔ اور محض بچ کرنا رضا چاہنے کا عملی ثبوت نہیں یہی روپیہ بعض وقت انسان بظاہر بڑے معتمد خج کرتا ہے مگر اس کی غرض دکھا دہوتی ہے اسلئے اس کا اجر بھی کچھ نہیں پس رضائے الہی کا چاہنا ہی اصل چیز ہے اور ہر ایک عمل اس سے پرکھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک قدر رضائے الہی کی طلب کی ہوتی ہے اور جنت کی نعمت غلطے بھی رضائے الہی ہی ہے رضوان من اللہ اکبر کو یا رضائے الہی چاہنے کا بدلہ رضائے الہی کامل جانا ہے اور یہی جنت ہے۔ تفاسیر میں ہے کہ اس آیت کا نزول حضرت ابو بکر کے بلال کو خرید کر آزاد کرنے پر ہوا تب اپنے اور غلاموں کو جنہیں دین اسلام کی وجہ سے رکھ دیا جاتا تھا خرید کر آزاد کیا۔ اور ایسے سات آدمی تھے جنہیں آپ نے خرید کر آزاد کیا اور کفار کی اذیت سے نجات دلائی +

رضائے الہی کی جنت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ سے انتہا رحم دہے بار بار دم کرنے دے کے نام سے

ع
۱۸

وَالْقُلُوبُ وَاللِّسَانُ إِذَا سَمِعُوا مَا يُدْعَىٰ لَكَ رَبُّكَ وَمَا قُلَىٰ وَلَآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأَوَّلِ

دن کی روشنی گواہی اور رات جب سکون ملی ہو تیرے رب کے چھوڑا نہیں نہ وہ نام نہ نہیں اور کبھی حالت تینا تیرے لیے پہلی حالت تیرے

تیسرے سورت

اسی سورت کا نام الضحیٰ ہے اور اس میں کیا رہ آیتیں ہیں پچھلی سے پچھلی سورت میں آنحضرت صلعم کے کمالات کا نقشہ کھینچا ہے کہ عالم داروہی عالمی کا آفتاب قرار دیا تھا۔ اور اس کے بعد آپ سے روشنی لینے والوں اور اس روشنی کے نوکر کے والوں کا ذکر تھا۔ اب یہاں بتایا ہے کہ ظاہری نظارہ قدرت کے مطابق اسلام کی اس پہلی جدوجہد کے بعد ایک سکون کا زمانہ بھی آئیگا جسے لیل سے مشابہت دی ہے مگر اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو چھوڑے گا نہیں اور امر اسلام ترقی کرتا جائیگا۔ سورت ابتدائی کی زمانہ کی ہے +

۳۶۱۵ بھی۔ یعنی کے معنی ہیں سکون حالت سکون میں ہوا تھا لکھنا مسند رسا کن ہو گیا (ف) +

بھی

ودع۔ دُوع کے معنی ترک یا چھوڑ دینا ہیں اور دُوع کے معنی یہاں ہیں چھوڑ دینا (ف) +

ودع

اسلام پر وقت طاعت
اور جو کچھ بھی

صحیح حدیث میں صرف اس قدر ہے کہ نبی صلعم دو تین رات بیارہو گئے تو رات کو تیرہ کیلئے نہیں اٹھتے تھے تو ایک حیثیت عورت نے کہا۔ یا محمد انی لا تجزأت کیونکہ شیطانک قد ترکک لم اَرَهُ قَبْلَکَ مُنْذُ لَبِثْتِینِ اَوْ ثَلَاثَ۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ہماری۔ یہ بخاری کے لفظ ہیں۔ مگر اول تو تیرہ کیلئے نہ اٹھنے کو وحی کے آنے سے کوئی تعلق نہیں اور دوسرے دو رات یا تین رات وحی کے نہ آنے پر ودع اور وحی کے لفظ بھی نہیں بولے جاسکتے کیونکہ وحی کا روزانہ نازل ہونا کوئی لازمی امر نہ تھا بلکہ یہاں اشارہ آئینہ زمانہ کی طرف معلوم ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف اور احادیث ثابت ہے کہ اسلام پر زمانہ نبوی کے بعد ایک زمانہ غربت کا پھر انیوالا تھا بعد اسلام غمناک و سبکدوشی کا بنی اور دن کی روشنی اور رات کے سکون کی گواہی کو چرخی کیا ہے تو وہ بھی اسی لحاظ سے ہے یعنی ایک زمانہ تو اسلام پر صبح کا ہے جب صبح کی شعاعیں تیز تر رہی ہیں اور کمال دیکھ کر جدوجہد کی وجہ سے اسلام اور مسلمان نصرت آئی سے االامال ہو رہے ہیں اور ایک زمانہ اس کے بعد سکون کا ہے جب یہ جدوجہد نہ رہے گی اور نظام پر ایسا معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نصرت چھوڑ دی ہے اسے یہاں لیل کی سکون سے تعبیر کیا ہے اسی موقعہ کیلئے یہ لکھی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی چھوڑے گا نہیں اور نہ آپ سے کبھی ناراض ہوگا یعنی اس سکون کی حالت کو جو آست پر آئے آنحضرت صلعم کے امر کی ترک نصرت یا اس سے نامانگی کا نتیجہ نہ سمجھا جائے کیونکہ جس طرح دن کے بعد رات آئی ہے اسی طرح جدوجہد کے زمانہ کے بعد سکون کے زمانہ کا، االامال امر ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ترک نصرت نہ ہونے کا یہ ثبوت ہے کہ اس کے بعد پھر آپ کا امر ایک ایسی حالت کی طرف عود کرے گا جو پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر ہے یعنی دنیا میں سلام کا ہی دور دورہ ہوگا اور لیڈر ظہری علی الدین کلاہ ہوگا آفتاب رسالت کی روشنی تمام عالم محیط ہو جائے گی جیسا کہ انکی آیت

کا مفہوم ہے +

وَلَسَوْفَ يَعْطِيكَ دِينَكَ فَارْضُ الْمَسْجِدَ لَيْسَ بِكَ وَوَجَدَكَ ۱

اور تیرا بچہ جلد دینا سو خوش ہو جائیگا ۳۶۱۶ کیا اس نے تجھے یتیم نہیں پایا سو پناہ دی اور تجھے طالب

ضَلَّالًا فَهَدَىٰ ۲ وَوَجَدَكَ عَابِلًا فَأَغْنَىٰ ۳ فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ۴

پایا تو ہدایت دی اور تجھے تنگدست پایا تو غنی کر دیا سو یتیم پر سختی نہ کر

وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۵ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۶

اور سوالی کو نہ ڈانٹ اور اپنے رب کی نعمت کا ذکر کرتا رہ ۳۶۱۷

۳۶۱۶ ان دو آیات میں ماودعك کی مزید تشریح فرمائی ہو اور دو باتیں بیان کی ہیں ایک یہ کہ آخرت تیرے لئے اولیٰ سے بہتر ہو

اور دوسرا یہ کہ تیرا بچہ اس قدر بات دیکھا کہ تو راضی ہو جائیگا اب انکو اگر آخرت کے متعلق وعدہ دیا جائے تو ان سے ماودعك

ربك کے مضمون کو کوئی تعزیت نہیں ملتی اور یہاں اس کی غرض سوئے اس کے کچھ اور نہیں سکتی اور یہ کوئی تسلی نہیں کہ خدا

آپ کو چھوڑا نہیں اسلئے کہ آخرت میں بڑے بڑے انعامات ملینگے نصرت آتی تو پہلے اس دنیا میں ظاہر ہونی چاہئے اگر یہاں

نصرت نہیں تو آخرت کے انعامات محض دعویٰ ہی دعویٰ رہ جائینگے اسلئے ابن عطیہ اور ایک جاحظ نے کہا کہ یہاں آخرت کے ملو

نمایات امر کہ حضرت صلعم ہی اور اولیٰ سے مراد ابتداء آمدن میرے نزدیک مراد ہوتی ہے آخرت کے وقت ہر اور مطلب یہ کہ

آپ کا مرتبہ ہی ترقی کرنا ہے گا اور ہر کھلی کھری پہلی گھڑی سے بہتر ہو اور قیامت بھی اس میں شامی ہو یعنی جب دنیا میں

یہ امر کمال کو پہنچ جائے تو پھر قیامت میں ایک نئے رنگ میں اس کا ظہور ہو گا۔ یہاں تک کہ کل لوگ اس حالت پر آجائیں جس پر

آنحضرت صلعم دنیا کو لانا چاہتے ہیں پس یہاں یہ سمجھایا ہو کہ گو اسلام پر ترقی کے بعد سکون کے زمانے بھی آئینگے مگر اسلام کا قدم

پہنچے کسی صورت میں نہیں ہے گا آج بھی چشم غریب اس عجیب نظارہ کو دیکھ سکتی ہو کہ ایک طرف عیسائی طاقتیں اسلام کی ذوق

طاقت کو مٹانے میں ایڑی چوٹی تک دوڑ رہی ہیں اور دوسری طرف اصول ہلامی دیوں پر فخر حاصل کرتے چلے جاتے ہیں +

۳۶۱۷ ضلال ضلال سے مراد یہاں ہر غیر معتدل بلایقین ایک وسیلۃ النجۃ یعنی خود اسے نبوت کی طرف رستہ نہ پانچو

جو تجھے دے گی اور حضرت یقرب کے متعلق جو ضلال کا لفظ آتا ہے لفظ الضلال اللہ تعالیٰ اور ان ابا نافع ضلال مبین تو اس سے

مراد ان کی حضرت پرستی بہت محبت ہو اور یہی مراد انما لہذا ہا فی ضلال مبین میں ہر دن، اور ضلال الشی کے معنی بھی وہاں

ہیں یعنی وہ چیز غلط ہو گئی اور غائب ہو گئی ضلال الماء فی اللہ یعنی پانی دو دھ میں غائب ہو گیا دل +

تتھا - تھہ - اتھہار کے معنی ہیں سختی سے ٹوٹنا ولا تہزہا (نہجۃ امین ۲۳، ۶۸) +

یہ چھ آیتیں ایک ترتیب میں ہیں پہلی تین میں آنحضرت صلعم پر تین انعامات کا ذکر ہو یتیم پایا اور پناہ دی۔ ضلال پایا اور

ہدایت دی۔ مفلس پایا اور غنی کیا اور پچھلے تین میں تین ارشاد وہی کے مطابق آنحضرت صلعم کو جس یتیم پر سختی نہ کرنا سائل کو ڈانٹنا

انہیں اپنے رب کی نعمت کا چرچا کرنا۔ اب ظاہر ہے کہ جو نعمت اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلعم پر کی اسی کے مطابق ایک حکم بھی آپ کو

دیا جو کہ آپ کو یتیم پاکر پناہ دی تو اس کے مقابل پر فرمایا کہ تم بھی یتیموں کے لمبا و مادہ میں جاؤ اور کبھی یتیم پر سختی نہ کرو اور

جب آپ کو غالی لٹھ پاکر غنی کیا تو اس کے مقابل پر اس نعمت کے چرچا کرنے کا ارشاد فرمایا اسلئے یہ ہدایت کہ تم سائل کو ڈانٹو نہیں جب

ضلال ہدیٰ کے مقابل پر یہی تم بھی کسی وقت سائل تھے اسلئے سائل کو ست ڈانٹو اور یہی لفظ ضلال کے درست بھی ہیں

اسلام کی ترقی کرنا

ضلال

غیر

آنحضرت صلعم کا طالب
حاجت خواہ اور ضلال
مراد

سورة الانشراح مكية في مائة آيات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ بے انتہا رحم والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

۱۹
اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ ۝

کیا ہم نے تیرے لئے تیرا سینہ نہیں کھولا اور تجھ سے تیرا بوجھ اُتار دیا جس نے تیری پیٹھ توڑ رکھی تھی ۱۹

اس لئے کہ ضل ایک معنی میں محب بھی ہو اور یادہ ایسا طالب ہو کہ اسے وجود کو طلب میں ہی محو کر دیتا ہو اور یہی حالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبل از نبوت تھی اور ایسا ضل کے معنی یہاں بے خبر ہیں یعنی اس ہدایت کی آپ کو خبر نہ تھی جو آپ کو ملی۔ اور یہی امام رابع نے کہے ہیں اور قرآن کریم میں دوسری جگہ فرمایا بھی ہو ماکنت تداری ما الکتاب ولا الاچان (الشوری ۵۳) دیکھو ۱۹ اور یہ معنی ان الفاظ کے کہ تاکہ آپ نہ ڈوبا شدن ذلک گمراہ تھے قرآن کریم کے بھی خلاف ہے اور تاریخی طور پر جو واقعات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ثابت ہیں ان کے بھی خلاف ہے قبل از نبوت آپ کی ویاست امانت زبان زد عام و خاص تھی یہاں تک کہ آپ کا نام ہی الامین ہو گیا تھا۔ عمل کے لحاظ سے تو یہ تاریخی شہادت موجود ہے اور اس کے علاوہ قرآن کریم نے بھی آپ کی پہلی زندگی کو بطور نمونہ پیش کیا ہو فقد لبثت فیکم عملا من قبلہ اولما تخلقون (یونس ۱۶) اور عقاید کے پہلو سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا توحید پر قائم ہونا ثابت ہو۔ چھوٹی عمر میں جب آپ سفر شام میں اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ گئے تو اس وقت بھی آپ نے بتوں کے ذکر پر فرمایا کہ مجھے کسی چیز سے ایسی نفرت نہیں جیسی ان بتوں سے اور قرآن کریم کی نص صیح ہو کہ آپ نے کبھی اور کسی وقت بھی بتوں کی عبادت نہیں کی ولا انا عبدہ ما عبدنا من دیکھو ۱۹ غرض کیا لحاظ عقاید اور کیا لحاظ افعال آپ مشروع سے ہی مادہ صواب پر قدم زن تھے وہی اسی نے فرج راہین کمالات اور ہدایت خلق کی آپ کے سامنے کھول دیں اور وہ چیز جس کی ترشہ آپ کے دل کو کھا رہی تھی غلط باختم نفس الیکوفنا مؤمنین اس کے لئے سامان پیدا کر دیئے۔ یہی خلافت مخلوق خدا کے لئے آپ کی سچے محبت تھی اور سائل سے مراد بھی سائل دینی ہو جیسا کہ نفع سے مراد نبوت ہو اور یہ معنی نفع کے مجاہد سے مروی ہیں (ج) پس اس کے مقابل پر جو فرمایا کہ وحدثنا غنا غنی تو یہ غنا بھی لحاظ علم کے ہو۔

سورت کا نام الانشراح یا الشماح ہے اور اس میں آٹھ آیتیں ہیں۔ اور اس میں یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی صداقت کی دلائل قائم کر دیئے ہیں اس لئے اب اسلام ناکام نہیں ہو سکتا۔ یہ سورت بھی انبیا کی زمانہ کی ہو۔

۳۶۱۸ بعض لوگوں نے یہاں اس واقعہ شرح صدر کی طرف اشارہ سمجھا ہے جبکہ میں اور پھر بعد بلوغت آپ کو پیش آیا اور وہ ایک کشتی نظارہ تھا جس میں یہ دکھایا گیا کہ آپ کے دل کو ہر قسم کی آلائش سے پاک کیا گیا ہو اور معراج کے وقت بھی ایسے ہی واقعہ کے پیش آنے کا ذکر مجھ روایات میں پایا جاتا ہے لیکن شرح صدر سے مراد یہاں وہی ہے جو رابع نے بیان کیا ہے دیکھو مکتنا یعنی انوار الہی اور سکینت سے آپ کے سینہ مبارک کا بھر جانا اور یہ خبر دیکھ

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۚ فَإِنَّ مَعَ الصُّورِ سُرًّا ۚ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۚ

اور ہم نے تیرے ذکر کو تیرے لئے بلند کیا تو تجلی کے ساتھ آسانی ہے ان تجلی کے ساتھ

يُسْرًا ۚ فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ۚ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ ۚ

آسانی ہوگی ۳۱ سو جب تو فارغ ہو تو کام میں لگ جا اور اپنے رب کی طرف مائل رہ ۳۲

وحی و توحہ میں آیا بعینہ ایسے ہی الفاظ حضرت موسیٰ کی طرف منسوب ہیں دب اشحاح فی صدیقی۔ جہاں مراد دلائل کا میسر آتا ہو دیکھو ۳۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاح عالم کے لئے بہت متفکر تھے اور آپ کوئی رستہ نظر نہ آتا تھا وہ دلائل نہ ملتے تھے جس سے توحید باری کو دنیا میں قائم کر سکیں کہ وحی آگئی مگر نہزل فرما کر آپ کا سینہ کھول دیا اور دلائل سے بھر دیا۔ اور آپ کا وہ بوجہ جس نے آپ کی پیٹھ توڑ رکھی تھی ہمارا دیا جس نے کہ وحی نے آپ کے قلب مبارک کو لطیفان سے بھر دیا اور ہر طرح کے علمی دلائل آپ پر کھل گئے اور آپ کا بوجہ جو اتار دیا گیا وہ بھی یہی تفکرات کا بوجہ تھا۔ اس غم نے کہ دنیا کس طرح اپنے مرنے سے دور پڑی ہوئی اور ناپاکیوں میں لوٹ ہے آپ کی پیٹھ کو توڑ رکھا تھا لعلک باختم نفسک (الایکون) مومنین اللہ تعالیٰ نے جب آپ کے سینے کو روشن کر دیا اور رستے کھول دیئے تو وہ بوجہ بھی ہلکا ہو گیا اور رنغ ذکر بھی عطا کئے موت سے ہوا۔

۳۱۱۹ اس میں یہ بتایا کہ گود لال ل گئے وہ غم کا بوجہ ہلکا ہو گیا مگر تجلی اور تخفیف اٹھانے کے بغیر مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ ان یہ مضبوط و عمدہ اشرف تعالیٰ کی طرف سے ل گیا کہ کچھ تخفیف اٹھانے کے بعد ایسی حالت پیدا ہو جائیگی اور ان الفاظ کے دوہرانے میں یہ بھی اشارہ ہے کہ وہ وفد اسلام پر مصیبت اور تجلی آئے گی ایک اس کی ابتدا میں اور ایک آخر میں اور دونوں دفعہ عسر کے بعد یسر یقینی ہے۔ اسلام کے موجودہ مصائب میں یہ آیت مسلمانوں کے زخمی دلوں کے لئے مرہم کا کام دیتی ہو اور اسلام پر دوسری فخر مصیبت کا آہامادیم سے بھی ظاہر ہے۔ دیکھو ۳۱۱۹

۳۱۲۰ یہاں ضہار اور نضاب کے متعلق مختلف خیالات ہیں۔ ایک عبادت سے فارغ ہو تو دوسری عبادت میں لگ جاؤ عبادت سے فارغ ہو تو دعا میں لگ جاؤ جنگ سے فارغ ہو تو دعا اور عبادت میں لگ جاؤ امر و نکر سے فارغ ہو۔۔۔ تو عبادت رب میں لگ جاؤ دج، سیکس، نکر اور ذکر تھا کہ ہم نے آپ کا بوجہ ہلکا کر دیا اور آپ کو غم و فکر سے خالی کر دیا تو وہی فارغ ہونا یہاں مراد ہے۔ یعنی اب جبکہ وہ تفکرات دور ہو گئے تو جو کام تمہارے سپرد ہو اسے اس میں ساری توجہ لگا دو۔ اور جس رب نے یہ ہدایت وحی پر اسی کی طرف جھک کر ہو یا اسی کے کام میں لگے رہو اور اس کا نام پھیلائے کی کوشش کرو۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ بے انتہا رحم والے
بار بار
رحم کرنے والے کے نام سے

۱۰

وَالْتِّينَ وَالزَّيْتُونَ وَطُورِ سِينِينَ ۝ وَهَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ ۝

انجیر اور زیتون گواہ ہیں اور سینا پہاڑ اور یہ امن والا شہر ۳۶۲۱

تیسرے سورت

اس سورت کا نام التین ہے اور اس میں آٹھ آیتیں ہیں۔ اس کے نام میں سلسلہ موسویہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا ہے کہ انسان کا بلند مرتبہ اخلاق کا خصلہ پر قائم رہنے سے رہتا ہے اور ضمناً یہ بھی بتایا ہے کہ سلسلہ محمدیہ جو بلدا میں قائم کیا جاتا ہے وہ ناقیامت باقد ہے گا۔ جہور کے نزدیک یہ سورت مکی ہے اور بعض لوگوں نے اسے مدنی بھی کہتے مگر یہ صحیح نہیں ہے۔

تین

۳۶۲۱ تین۔ تین اور زیتون کہا گیا ہے کہ وہ پہاڑ ہیں اور کہا گیا ہے کہ یہ دو درخت ہیں دغا، اور بعض نے کہا یہ شام میں دو پہاڑ ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ شام میں دو مسجدیں ہیں الی اور تینۃ انجیر کا درخت ہے۔

انجیر اور زیتون کی تیناؤں سے مراد

یہاں چار چیزوں کو بطور شہادت پیش کیا ہے انجیر اور زیتون اور سینا پہاڑ اور بلدا میں یعنی شہر مکہ انجیر کا ذکر تو قرآن شریف میں دوسری جگہ نہیں مگر زیتون کا ذکر قصہ حبیبیت سورہ نور میں آیا ہے جہاں نور محمدی کی درخت زیتون سے روشن قرار دیا اس سے مشابہت دی ہے۔ اور دوسری طرف ہم بائبل کو دیکھتے ہیں تو وہاں انجیر کے درخت کو سلسلہ انجیری سے مشابہت دی ہے چنانچہ یرمیاہ کا کشف باب ۱۷ میں اس طرح مذکور ہے کہ دو لوگ یہاں انجیروں کی خداوند کے پھل کے سب سے دھری تھیں۔ ایک ٹوکی میں اچھے سے اچھے انجیر تھے۔ اور دوسری ٹوکی میں بُرے سے بُرے انجیر اور پھر آگے مل کر اچھے انجیروں کو بنی اسرائیل کے اچھے لوگ قرار دیا ہے اور بُرے انجیروں کو بُرے لوگ۔ اور حضرت عیسیٰ کے مشہور انجیر کے درخت پر لعنت کرنے کے واقعہ میں بھی درحقیقت اسی طرف اشارہ ہے دیکھو متی باب ۲۱۔ اور جب صبح کو شہر میں جاتے لگا اسے بھوک لگی تب انجیر کا ایک درخت راہ کے کنارے دیکھ کر اس پاس گیا اور جب بتوں کے سوائے اس میں کچھ نہ پایا تو کہا اب سے تج میں کبھی پھل نہ لگے وہیں انجیر کا درخت سوکھ گیا "اب ظاہر ہے کہ حضرت مسیح کو انجیر کے درخت پر کیا غلطی آسکتی تھی کہ اس پھل نہیں کیونکہ وہ پھل کا موسم بھی نہ تھا اصل میں یہ ایک تمثیل تھی جسے لفظ پرست انجیل نویسوں نے واقعہ کا رنگ دیدیا۔ انجیر کے درخت سلسلہ بنی اسرائیل کے قائم مقام تھا اس پر پتے پھل نہ تھا۔ یعنی ظاہر پر کچھ افعال اچھے نظر آتے تھے مگر حقیقت سے وہ بھی خالی تھے اور حضرت مسیح نے بتا دیا کہ آئندہ کے لئے یہ درخت سوکھ گیا اور اس میں کوئی نئی نہیں آئے گا۔ پس انجیر سلسلہ اسرائیل کے قائم مقام ہے اور زیتون سلسلہ محمدی کے اور اسی کی وضاحت کے لئے لفظ و نشر مرتب کے طور پر سینا کا ذکر کیا جہاں سے سلسلہ موسوی کی ابتدا ہوئی اور پھر بلدا میں کا یعنی مکہ معظمہ کا جہاں سلسلہ محمدی کی بنیاد رکھی گئی۔ اور یہاں البلد کے ساتھ الامین کا لفظ بڑھا یا جس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ شہر امن و حق کو

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ ۝

یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت پر پیدا کیا ہے مگر ہم سے ذیل سے ذلیل حالت کی طرف لوٹا دیتے ہیں

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝

سوائے ان کے جو ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے ہیں تو ان کیلئے نہ منقطع ہونے والا اجر ہے

فَمَا يَكُذِّبُكَ بَعْدُ بِالذِّينِ ۝ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ ۝

تو کیا چیز تجھے اس کے بعد جزا کے معاملہ میں جھٹلا سکتی ہے؟ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں

ہیشہ کے لئے اور اگر تار سے لگا دیا اس سلسلہ کا قیام و بلند امین میں قائم ہوتا ہر طور میں ان کے سلسلہ کی طرح ایک وقت جا کر ختم نہیں ہو جائے گا اور شاید میں اپنا ذکر کئی آنے کے وقت دکا ہو جائے میں یہی اشارہ ہوا اور ان چاروں چیزوں کی شہادت اس بات پر ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے بہترین صورت پر پیدا کیا ہے اور اس میں ایسی استعداد رکھی ہے کہ وہ اعلیٰ سے اعلیٰ مقام پر پہنچ سکتا ہے لیکن وہ اپنے عملوں کی وجہ سے گر کر ذیل سے ذلیل حالت کی طرف بھی جلا جاتا ہے سلسلہ موسویہ کی تاریخ بھی بتاتی ہے اور سلسلہ محمدیہ کا بیج بھی یہی سبق ہمارے سامنے پیش کرتی ہے +

۳۶۲۲ تقویم کسی شے کی تقویم اس کا راست کرنا ہے اور یہاں اشارہ اس بات کی طرف ہے جس کے ساتھ حیوانوں میں سے انسان کو خاص کیا گیا ہے یعنی عقل اور فہم اور قنات کی راستی دے کر جس سے یہ دلیل ملتی ہے کہ اس کو ہر شے پر جو اس عالم میں ہے غلبہ حاصل ہے (رفع) +

تقریم

احسن تقویم سے مراد وہ ہے کہ امام مافوقیہ کا ہر صرف جہانی ساخت کی عمدگی نہیں ہے بلکہ وہ تمام جانداروں سے افضل ہے بلکہ اس میں عقل اور فہم کے علاوہ اخلاق فاضلہ و تعلقی باشند بھی شامل ہیں اور فی الحقیقت اخلاق کی طرف ہی یہاں خاص اشارہ ہے کیونکہ احسن اخلاق بندہ سے ہی انسان بلند مقام پر پہنچتا ہے اور جب اسکے اخلاق گر جائیں تو دوسرے حیوانات سے بھی زیادہ ذلیل ہو جاتا ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شکر کرتے ہیں وہ خود اشرف ہو کر اپنے سے اونے بنائے اپنے جیسی چیزوں کے سامنے اپنے آپ کو جھکا کر ذلیل کرتے ہیں۔ احسن تقویم پر وہی انسان قائم رہ سکتا ہے جو سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کے آگے اپنے آپ کو ذلیل نہ کرے اور رد و ناکاہ میں فاعل اللہ تعالیٰ کو قرار دیا ہے اس لئے کہ ان کے اعمال بد کی جزا وہی انہیں دیتا اور مذلیل کرتا ہے ۳۶۲۳ جمہور نے خطاب عام لیکر اس کے یوں معنی کئے ہیں کہ اسے انسان اس دلیل کے بعد کیا چیز ہے کہ تجھے جزا اور اس کے بخار کی وجہ سے کاذب بنائے کیونکہ مذہب حق سے انسان خود کاذب ہو جاتا ہے اور قناتہ اور فراعہ وغیرہ کا قول ہے کہ خطاب محمد رسول اللہ صلعم سے ہے اور اس معنی میں خطاب ہر حال قرآن سے بھی ہو سکتا ہے اور مطلب یہ ہے کہ کیا چیز تجھے جزا کے اس بیان کے بعد جھٹلا سکتی ہے یعنی استہمام نفی مذہب کے لئے ہے اور آخری آیت کے بعد حضرت ابو ہریرہ کی روایت کے مطابق جواباً کہا جاتا ہے علیٰ ذلک من الشاہدین +

انسان کے بہترین صفت پر ہونے سے مراد

بِسْمِ الْعَزِيزِ الرَّحْمٰنِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ ہے انتہا رحم والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

۱ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ اقْرَأْ وَرَبُّكَ

اپنے رب کے نام سے پڑھ جس نے پیدا کیا انسان کو ایک لوتھڑے سے پیدا کیا پڑھ اور تیرا رب ہے

۲ الْكَرِيمُ ۚ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۚ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۚ كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ

بُحْرُوفٍ ۚ وَالَّذِي حَسِبَ أَنْ يَكُونَ مِنْ ذُرِّيَةِ رَبِّهِ ۚ إِنَّهُ كَانَ كَوَّارًا ۚ

اس سورت کا نام العلق ہوا۔ اس میں انیس آیتیں ہیں علق انسان کی وہ حالت ہے جب وہ ماں کے رحم سے تعلق کرنا کرے اور تب اس میں ایک نئی زندگی شروع ہوتی ہے اور چونکہ اس سورت کی ابتدائی آیات میں سب سے پہلی وحی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تو اس تمام میں یہ اشارہ ہے کہ اب اس نے تعلق سے جو ذات باری کے ساتھ پیدا ہوتا ہے وہ ایک نئی زندگی وحی جانی ہوتا ہے اس میں اشارہ اس اعجاز عظیم کی طرف ہے جو ایک گناہ آدمی کے ذریعے دنیا میں ہو نہوا لٹھا۔ اس سورت کا پہلا حصہ ہے پہلی وحی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور بانی حصہ بھی ابتدائی کی زمانہ کا ہی ہے۔

۳۱۴۴ یہ پانچ آیتیں بالافتاح سب سے پہلی وحی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی باقی آیات اس سورت کی حد میں نازل ہوئیں حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ میری ہر کجی کے ذریعے سے یہ پانچ آیتیں پڑھیں اور آپ نے کہا انا بقا دیں پڑھنا نہیں جانتا تب ہ نے آپ کو خوب نہ رے دیا اور تین دفعہ اس طرح ہوا تب فرشتے نے یہ پانچ آیتیں پڑھیں اور آپ ان کے ساتھ گھر واپس ہوئے اور وحی کا عجب آپ کے اوپر اس قدر طاری تھا کہ آپ کے منہ سے اور گردن کا گوشت پرکھ رہا تھا بعض لوگوں سے سخت غصی کھائی ہے جو خیال کیا ہے کہ یہ خوف ہے کہ اس وجہ سے تھا کہ آپ کو شک تھا کہ نوزاد بشر یا شیطان، اللہ تعالیٰ کی سہولت ہوئے نہ کہ انسان کو ایک دوسرے عالم میں منتقل ہوا ہے اور چونکہ یہ انتقال حالت بیداری میں ہوتا ہے اسلئے انسان پر ایک حالت موت کی طرح طاری ہوتی ہے تو آپ کا پہلا تجربہ تھا بعد میں بھی یہ حالت تھی کہ جب وحی آتی تو سخت سردی کے دن میں آپ کی پیشانی مبارک پھینچنے لگتی تھی اس سب سے پہلے پیغام کا کیا تھا، ہر جو عالم النبیین پر نازل ہوا اس سے پہلے پڑھے کہ انا اور پھر پیغامی رب کے نام کی

استغاثہ، اور اس کے ساتھ ہی انسان کو خلق سے پیدا کرنے کا ذکر کیا۔ پھر پڑھنے کو کہا اور اس کے ساتھ رب الکریم کا ذکر کیا جس انسان کو قلم کے ذریعے سے علم دیا ہے۔ یہ امر غریب ہے کہ یہاں علق سے پیدا کرنے کا کیوں خصوصیت ذکر کیا۔ نطفہ سے پیدا کرنے کا ذکر کیوں نہ کیا جو بشریت قرآن شریف میں آتا ہے علق کیلئے دیکھو ۳۱۴۴ یہ اصل میں کسی چیز سے شک جانے یا تعلق پیدا کرنے کا نام اور علقہ نطفہ کی وہ حالت ہے جب وہ رحم دوسرے تعلق پیدا کر لیتا ہے بشری اس تعلق کے نطفہ کے ذریعے نہیں انسان کی زندگی کی تبدیلی نہیں ہوتی بیشک کہ نطفہ رحم دوسرے تعلق نہیں کرنا اور اقواء باہم دہش میں اسی طرف توجہ دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر کے انسان کی اس علی زندگی کی ابتدا ہوتی ہے جس سے اکثر لوگ بے خبر ہیں۔ اور پھر جو دوسرا اقواء و دہش اللہ تعالیٰ

اَنْ رَاَهُ اسْتَعْنٰى اِنَّ اِلٰهَ رَبِّكَ الرَّحْمٰنُ اَوَّيْتُ لَكَ مِنْ جَهَنَّمَ اِذَا صَلَّاهُ اَوَّيْتُ ۱۱

جیسا کہ وہ غیبت تھا ہرگز نہ تیرے رب کی طرف ہی ٹھیکر جانا ہی کیا تو نے اسے دیکھا جو بندہ کو دکھتا ہے جب وہ نماز پڑھتا ہے۔ ۳۶۲۲ کیا تو

اِنْ كَانَ عَلَى الْهَكَّةِ لَا اَوْ اقْرَبَ بِالتَّقْوٰى اَوَّيْتُ اِنْ كَذَّبَتْ تَوَلٰى الْمَعْلَمُ ۱۲

غز کیا اگر وہ ہدایت پر ہو یا تقویٰ کا علم دیتا ہو کیا تو نے غور کیا اگر وہ جھٹلاتا اور پیچھے پھیر لیتا ہے کیا وہ جانتا نہیں

يَا اَللّٰهُ يَرٰى كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۝ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ ۱۳

کہ اللہ دیکھتا ہے نہیں اگر وہ نہ رکے گا تو ہم اسے پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹیں گے۔ ۳۶۲۴ جھوٹی

خَاطِئَةٍ ۝ فَلْيَدْعُ نَزْدِيْهِ ۝ سَدَّ الزَّيْطَانِيَّةَ ۝ كَلَّا لَا تَطْلَعُ ۝ فَاَسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝ ۱۴

خطا کار پیشانی سورہ اپنے اہل جہنم کو بلا لے ہم بھی بہادر و نیکو بلا لیں گے۔ ۳۶۲۵ تمہیں اس کی بات زمان اور بھرہ کر اور قریب

السجدۃ

ہاں کہ اس کے ساتھ تعلق پیدا کر کے انسان حقیقی عزت حاصل کرتا ہے۔ اور اگر بار بار پڑھنے کی طرف توجہ دلائی تو ساتھ ہی لکھنے کی طرف بھی توجہ دلائی کہ علم کی ترقی قلم سے ہی ہوتی ہے علم انسانی کی اصل ترقی اسی وقت سے شروع ہوتی ہے جب انسان نے قلم کا استعمال شروع کیا تو یوں گویا انسان کی ساری ترقیوں کی جڑ پکھنے اور لکھنے کو قرار دیا۔ ہاں ساتھ باصم رب میں یہ توجہ دلائی کہ اعلیٰ زندگی کی ابتدا اللہ تعالیٰ سے تعلق سے ہوتی ہے اور اسی سے انسان کو عزت ملتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گناہ آدمی تھے مگر ان کے جاننے والے آپ کی فطری پاکیزگی کی وجہ سے آپ کی عزت کرتے تھے مگر اللہ تعالیٰ کے کلام کے نزول نے آپ کی زندگی کو متاثر کر دیا اور آپ دنیا کی سب سے زیادہ عزت یافتہ بن گئے اور انسانوں میں اور قوموں کی زندگیوں میں ایک انقلاب عظیم پیدا کر دیا اور یہ انقلاب جو ایک اقدار سے واقع میں آیا اس بات کی شہادت تھی کہ اس کلام میں کس قدر طاقت چھپی ہوئی ہے۔ یہ انقلاب بھی دنیا میں انقلاب پیدا کرنے کیلئے اسی اقدار کے علم کی تعمیل لازم ہے۔

۳۶۲۹ یعنی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا محتاج نہیں سمجھتا اور اپنے مال و دولت کو کافی سمجھتا ہے۔

۳۶۳۶ بخاری میں ہے کہ ابو جہل نے کہا تھا کہ اگر میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کعبہ کے پاس ناز پڑھتا دیکھوں گا تو آپ کی گردن لٹاؤں گا۔

۳۶۴۶ اس کے معنی جذب اور اخذ ہوتے ہیں اور پیشانی کے بالوں سے پکڑنے سے مراد اس کا ذیل کرنا ہے اور بعض نے پیشانی کو منہ کی جگہ لیکر سیاہ کرنا بھی معنی لئے ہیں (د) دیکھو اخذ بنا صیغہ بنا صیغہ ۳۶۴۷

۳۶۴۸ زبانیہ۔ زمین کے معنی وہ زمین اور زبانیہ وہ جو لوگوں کو روکتے ہیں اور ہر ایک لوگ مثلاً طین احوال و انصار کو زبانیہ کہتے ہیں اور زجاج کے نزدیک اس کے معنی غلط و شہاد ہیں (د)۔

یہاں مطلب مزار دینے والوں سے ہے جن کا یہ اعدائے حق مقابلہ کر سکیں اور اس دنیا میں بھی ان کو مزار ملی احوال کے اہل مجلس اسلام کے ہاں ان کے مقابلہ میں ذلیل ہوتے۔

سفر

نہایت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اے شہادتہ انتہا رح و اسے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے
 انا انزلنے فی لیلة القدر وما ادریک ما لیلة القدر لیلة القدر خیر من الف
 ہر نے اے لیلة القدر میں آسمان ۳۶۲ اور مجھے کیا خبر ہو کہ لیلة القدر کیا ہو لیلة القدر ہزار مہینوں سے

۴ شہر نزل الملائک والروح فیہا یأذینہم من کل امرئ مسلم یذہی حتی مطلع الفجر
 بہتر ہے ۳۶۳ اس میں فرشتے اور روح اپنے رب کے اذن سے ہر امرئ کو اپنے لئے جس سلامتی یہ فجر کے طلوع تک ہر ۳۶۳

اس سورت کا نام القدر اور اس میں پانچ آیتیں ہیں اس نام میں یہ اشارہ ہو کہ اس میں امور خیر و برکت نازل ہوتے ہیں
 اس سورت میں چل ذکر قرآن کریم کے نزول کا ہر لیلة القدر میں آتا رہا گیا کسی موزونیت کے لحاظ سے اس کا نام القدر ہو یہ سورت
 ابتدائی کی زمانہ کی ہو اور اسی پر جوہر کا اتفاق ہوا جن لوگوں نے اسے مدنی کہا ہو وہ ایک ضعیف روایت کی بنا پر ہو +
 ۳۶۲ لیلة القدر قد ذکرکے معنی قضاء و تکمیل ہیں اور لیلة القدر حکم کی رات ہو نہ ایضا تکمیل ام حکیم اللہ خان رحمہ اللہ
 ما قلنا واللہ حق قلنا کہیں۔ قد ذکرکے معنی عظیم بھی لئے گئے ہیں دیکھو علیہ السلام انزلہ میں میری قرآن کریم کی طرف ہی جاتی ہو
 اور اقما و باسم ربک کے بعد جو سب سے پہلی وحی ہو انا انزلنا کو لا کر صاف بتا دیا کہ لیلة القدر میں آسمان سے یہی ہو کہ اس
 میں قرآن کریم نازل شروع ہوا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مختلف زمانوں کی نازل شدہ سورت کو شک و طعن کی وجہ سے موجودہ
 ترتیب پر رکھا گیا ہو۔ لیلة القدر کیا ہو اور اس میں قرآن کے آسمان سے کیا مراد ہو دیکھو ۳۶۲ و ۳۶۳ +

۳۶۲ لیلة القدر کی عظمت کی طرف توجہ دلائی کہ وہ ہزار مہینوں سے بہتر ہو اور یہاں ہزار کا لفظ تکرار کیا گیا ہے مگر اس میں
 ایک لطیف اشارہ اس بات کی طرف بھی ہو کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تمام زمانوں پر فوقیت رکھتا ہو اسی طرح ہر صدی
 کے سربرج آپ کے خلفائے راشدین کا زمانہ صدی کے باقی زمانہ پر فوقیت رکھنے والا ہو کیونکہ ہزار مہینے کے برابر سال کے قریب
 بنتے ہیں اور یہ سال کے قریب ہو ہر صدی میں عید و کاٹنا نہ ہو اسی قسم کا ایک اشارہ روح المعانی میں بھی بیان ہوا ہے
 کہ اس میں ہزار مہینے کی عظمت کی طرف اشارہ ہو جو اسی سال کے قریب رہی +

۳۶۳ روح کے متعلق یہاں بھی وہی مختلف اقوال ہیں جو ۳۶۲ میں بیان ہوئے اور گوشت یا وحی بھی یہاں معنی ہو سکتے
 ہیں مگر اصل مطلب روح کے اترنے کا روحانی زندگی کا نزول ہو کہ لیلة القدر سے ایک نئی روحانی زندگی سر زمین کو ملتی ہو اور
 من کل امرئ سے مراد ہر امر خیر و برکت ہو اور من ب کے معنی میں ہو (اور) اور یہ باطل اس کے مطابق ہو جو دوسری جگہ فرمایا۔
 یہاں ایضا تکمیل ام حکیم دیکھو ۳۶۲ +

۳۶۴ سلام کے معنی ہر وقت کے لئے سلامتی ہو اور اسے بھی کی خبر مقدم کہا گیا ہو مگر سلام پر وقت ہو اسلئے
 سلام میں اشارہ من کل امر کی طرف معلوم ہوتا ہو یعنی جو امور نازل ہوتے ہیں وہ سلامتی کا موجب ہیں اور بھی تھی

وَقَالَ الْبَاقُونَ صَلَّاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَالَ الْبَاقُونَ صَلَّاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَالَ الْبَاقُونَ صَلَّاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفَكِّينَ حَتَّىٰ

وہ لوگ جو اہل کتاب میں سے کافر ہوئے اور مشرک آزاد ہونے والے نہ تھے یہ ان تک

تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۖ رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مَّطَهَرَةً ۝ ۲

کرنے پاس کھلی دلیل آئے ۳۶۳۳ اللہ کی طرف سے رسول جو پاک صحیفے پڑھتا ہے

مطمئن الفہم میں یہ اشارہ ہے کہ جس طرح فجر کے ساتھ نورا قناب کی روشنی نظر سے ملتی ہے اسی طرح یہ لیلۃ القدر انوار و برکات کو لانے کا موجب ہے +

اس سورت کا نام البینۃ ہے اور اس میں آٹھ آیتیں ہیں۔ یہاں رسول کریم صلعم کو کھلی دلیل قرار دیا ہے اور بتایا ہے کہ دنیا گناہ اور ناپاکی میں اس قدر لوث ہو گئی تھی کہ بغیر آسمانی بارش اور اللہ تعالیٰ کے رسول کے اس کا گناہ کی غلائی سے نکلنا محال تھا۔ اگرچہ رسول اللہ صلعم کی قوت قدسی دنیا میں نہ آتی تو دنیا مشرک و ضلالت سے باہر نہ نکل سکتی۔ یہ سورت جوہر کے قول میں کی ہے لیکن بعض لوگوں نے اسے اس بنا پر رد فی کہا ہے کہ بعض روایات میں یہ ذکر ہے کہ جب یہ نازل ہوئی تو آنحضرت صلعم نے اپنی کوفرا یا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے میں تمہیں یہ پڑھاؤں مگر بخاری میں یہ نقطہ نہیں کہ جب یہ نازل ہوئی تو اس کو فرمایا بلکہ عام لفظ میں اور صحیح یہ ہے کہ یہ کی ہے اور غالباً ابتدائی زمانہ کی ہی ہے اور اُن کی پڑھانے کا حکم شاید اس لئے ہوا ہو کہ وہ اہل کتاب میں سے ایمان لائے تھے اور یہاں اہل کتاب کو اپنی کوششوں کی ناکامی کی طرف توجہ دلائی ہے +

۳۶۱۳۳ منفکین ۱۱ نکلتے انہی کے معنی میں خلافت اے نہایت دمی یا آزاد کر دیا اسی سے فتح الہیہ ہے اور فتح رفیعہ غلام کا آزاد کرنا ہے دیکھو ۳۶۱۵ اور فتح سے لازمی ہے انفاق یعنی وہ آزاد ہو گیا یا نجات پا گیا بل، بخاری میں ہے منفکین اللہین یعنی کفر و مشرک کو چھوڑنے والے +

۲ پچھلی سورت میں نزول قرآن کا ذکر تھا اور یہ بھی بتایا تھا کہ اس زمانہ نزول قرآن میں دنیا ضرور بکستے پھرنے لگی ہوگی اور اسے ہلکی طرف توجہ دلائی ہے کہ اہل کتاب اور مشرک ان ناپاکیوں سے جن میں وہ لوث ہو گئے تھے اور گناہ کی غلائی سے آزاد ہونے والے نہ تھے یہاں تک کہ ان کے پاس خدا کا رسول آتا جو ان پر پاک صحیفے پڑھتا اور اس میں یہ اشارہ ہے کہ دنیا کی حالت کفر و مشرک کی تاریکیوں میں پڑ کر یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ اب کوئی معمولی واعظ انہیں اس سے آزاد نہ کر سکتا تھا جب تک کہ ایک فرستادہ خدا ان کو پاک نہ کرتا۔ اور یہ امر تاریخی طور پر ثابت شدہ ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے جزیرہ نمائے عرب کو مشرک سے پاک کرنے کے لئے صدیوں تک زور لگایا مگر ان کی ساری کوششوں کا نتیجہ ملک مغرب کی اخلاقی حالت پر اتنا بھی نہ ہوا جتنا سمندر کی سطح پر ایک ہلکی لہر کا اثر ہوتا ہے اور یہ بات ہے جو خود میرے دیکھی ہے

ع ۳۳

تبیہ سورت

فتح ۱۱

دنیا کی ہلکی ہلکی توجہ دہندہ کی طرف سے ہے

۴ فَبَاكِبُ قِيَمَهُ ۝ وَتَقَرُّنَ الدِّينَ ۝ وَتَوَكَّلَنَّ الْإِيمَانُ ۝ بَعْدَ مَا جَاءَهُمْ ۝

جن میں مضبوط کتابیں ہیں ۳۶۳ اور انہوں نے جنہیں کتاب دی گئی تھی تفرقہ نہیں کیا مگر اس کے بعد کہ ان کے پاس کھلی دلیل

۵ الْبَيِّنَةُ ۝ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۝ خُفَاءً وَيَقِيمُوا

آگئی ۳۶۴ اور انہیں کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ یہ کہ وہ اللہ کی عبادت کریں کیلئے زبانہ واری کو خالص رکھتے ہوئے رستہ ہرگز

۶ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقِيَمَةِ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

تایم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی مضبوط دین ہے وہ لوگ جنہوں نے اہل کتاب میں سے کفر کیا

۷ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۝ أُولَٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝ إِنَّ الَّذِينَ

اور شرک و دوزخ کی آگ میں ہونگے اسی میں رہینگے وہ بدترین مخلوق ہیں ۳۶۵ جو لوگ

۸ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۝ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ جَزَاءُ مَا كَفَرُوا بِهِمْ جَنَّتْ عَنْ نَجْمِي

ایمان لائے اور اچھے کر گئے ہیں وہ بہترین مخلوق ہیں ان کا بدلہ ان کے رکے ہاں جتنی کے بڑے ہیں بیکے غیر نہیں

مِنْ جَهَنَّمَ ۝ الْآخَرُ خَالِدِينَ فِيهَا ۝ أَبَدًا ۝ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۝ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ۝

جہنم میں ہمیشہ انہی میں رہینگے انہوں سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے یہ اس کیلئے ہوا جو اپنے رب سے ڈرتا

اور فی الحقیقت جو لوگ خود ناپاکیوں کے اندر مبتلا تھے وہ دوسروں کو کیونکر ناپاکیوں سے نکال سکتے تھے ۱۔ اسی بنا

سے آگے صحیفہ مطہرہ کا ذکر آتا ہے کہ گویا بتایا ہے کہ رسول کے آگے کی ضرورت اس لئے تھی کہ پہلے اہل کتاب اس

قابل نہ رہے تھے کہ وہ دوسروں کو گناہ کی غلامی سے نجات دلا سکتے بلکہ وہ خود ایک نجات دہندہ کے محتاج تھے

اور منفکین کے معنی یہ بھی کہ گئے ہیں کہ رسے اچھوں سے الگ ہونے والے نہ تھے +

۳۶۶ ۱۱ بَابُ تَابَا ۝ وَهُوَ كَلِمَةُ دَلِيلٍ جَدُّنَا كَوْنَهُ فِي غَلَامِي ۝ مِنْ آتَاكَ رَسُولِي ۝

انہی سے اب دینا پاک ہو سکتی ہے اور یہ کتاب قیہ کے بڑھانے میں یا اشارہ ہے کہ اس قرآن میں پہلی کتابوں کی تمام وہ تعلیم موجود ہے جو قائم

رکھنے کے قابل تھی اور قرآن کو صحیفہ لکھ کر بتا دیا کہ موت بھی قرآن کریم پر بارگھا جائے گا مگر یہ ضروری نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ہی

۳۶۷ ۱۲ تَقَرُّنَ الدِّينَ ۝ وَتَوَكَّلَنَّ الْإِيمَانُ ۝ بَعْدَ مَا جَاءَهُمْ ۝

یہ تفرقہ کرنا کیسے بخشنی ہے اس لئے کہ انہیں نبی اور عبادت کی طرف ہی بلایا جاتا تھا اور یہی انبیاء و پیغمبر بھی کرتے رہے +

۳۶۸ ۱۳ بَرِيَّةٌ ۝ كَعَمَلِي ۝ هُنَّ خَلْقٌ ۝ هُنَّ اَوْرِيَّةٌ ۝ تَوَرُّنَ شَتَقُ ۝ اَوْرِيَّةٌ ۝ وَتَوَرُّنَ شَتَقُ ۝ اَوْرِيَّةٌ ۝ وَتَوَرُّنَ شَتَقُ ۝

وہ بریہ یعنی شے سے بنائی گئی ہے (یعنی) شہا البریہ اور خیر البریہ کے مقابل میں یہ سمجھا گیا کہ انسان جب اپنے مخلوق خدا کو دیکھے تو ہمتاں کرے

ہو اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری نہیں کرتا تو اس جیسا برا بھی کوئی نہیں وہ سب مخلوق سے بدتر ہے کیونکہ سب مخلوق کا قانون کی فرمانبرداری کرتی ہے

اور جب وہ اپنے قوی کا درست ہمتاں کرے تو وہ تمام مخلوقات پر فوقیت سمجھتا ہے اس میں صاف بتا دیا کہ انسان اشرف المخلوقات ہے +

قرآن میں پہلی کتابوں کی تعلیم

بریہ

انسان شرف المخلوقات ہے

سُورَةُ الزَّلْزَلَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَشْبَعُ اَتَهَارِجِ دَاسے بار بار رَحْمَہ کرنے والے کے نام سے

اِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۚ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۚ وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ

جب زمین اپنا ہلانا ہلائی جائے گی اور زمین اپنے بوجھ بھال دے گی اور انسان کہے گا اے کیا ہوا

يَوْمَئِذٍ تُخْبِرُكَ أَنَّكَ آتٍ ۚ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۚ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۚ

اس دن وہ اپنی سب خبریں بیان کر دے گی گویا تیرے رہنے والی خاطر دہی کی ہوئے اس دن الگ الگ ہر کھلے ہوئے

لِيُرَوِّا أَعْمَالَهُمْ ۚ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۚ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۚ

تا کہ انہیں اپنے عمل دکھا جائیں ۳۶۳۸ تو جو کوئی ایک ذرے کے وزن کے برابر بھلائی کرے گا وہ اس کے وزن کے برابر بدی کرنا ہوگا ۳۶۳۹

اس سورت کا نام الزلزال ہے اور اس میں آٹھ آیتیں ہیں اور اس کے نام میں یہ اشارہ ہے کہ اس موعا فی بیداری کے پیدا کرنے کیلئے جس کا پیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیا میں رونا ہوا ہوگا۔ یہ سورت ابتدائی کی زمانہ کی ہے۔

۳۶۳۷ یہ عظیم الشان انقلاب کا ذکر ہے قیامت کا ذکر موعا فی بیداری میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے چونکہ ہر بات کا نونہا حضرت مسلم کی فقیر زندگی میں دیدیا ہے اسلئے وہ عظیم الشان انقلاب اس دنیا میں بھی آتا اور اسی کی طرف یہاں خصوصیت کا اشارہ ہے جیسا کہ اگلی سورت میں اس کی وضاحت بھی کر دی ہے خواجہ احمد خاں نے لکھا ہے اگر وہ تو قبروں سے نکلنا امر دلیا گیا ہے تو خزانہ کا زمین سے نکلنا بھی امر دلیا گیا ہے (خدا وہ دعا کے زمانے میں کہیں یا گئے تھے اور فی الحقیقت جو روحانی بیداری انسان کے اندر پیدا ہوئی ہے وہ بھی ایک انقلاب عظیم ہے یہی پیدا ہوتی ہے انسان جو دنیا میں متفرق ہو رہا ہے جبکہ شدت سے بلا باجائے اس وقت تک اس میں روحانیت کا احساس پیدا نہیں ہوتا تب وہ اپنی نفسی طاقتوں کو باہر نکال دیتا ہے اور رزلٹ عظیم حاصل کرتے ہیں اور معلوم ہو جاتا ہے کہ وہی ہی کے نامہ کیلئے ہوئی تھی۔ ایسا ہی پیغمبر کے ذریعہ جو ایک انقلاب عظیم روحانی کیلئے پیدا ہوا ہے اس کی تمام جزو و تفصیل ہونا ضروری ہو تا ہے۔ جبکہ زمین میں نہیں جاتی جب تک کہ کھلے اور نہیں ہوا اور اہل حق کو کھینچنے کیلئے اپنے پیارا نہ دینا دیا اس وقت تک کہ وہ روحانی بیداری ملک عرب میں پیدا نہیں ہوتی جس کے ساتھ قیامت و موعا فی بیداری ہوئی اور جن میں انقلاب آیا اس دن گواہوں معلوم ہوتا تھا کہ میں خود اپنی سب خبریں بیان کر رہی ہوں کچھ سالہاں پہلے سے وقت میں سنا تھا کہ جب اسے پورا ہو گیا وہ گمان بھی نہ تھا وہ پورا ہوتا دیکھنا اور اوجھل لہا میں بتایا کہ اس وقت معلوم ہو رہا تھا کہ وہی اہل زمین کے فائدے کیلئے ہی تھی۔

۳۶۳۸ قیامت میں تو لوگ اعمال کے نتائج کو دیکھ رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ نے جو اہل علم کی زندگی میں بھی بنیاد رکھا تھا قیامت پر وہیں قائم کر دی جنوں غنی کی خاطر سب کچھ قربان کر دیا تھا انہوں نے اپنی قربانیاں تو حاصل پایا اور باہل باہل کو نیست و نابود ہو رہے تھے یہی دیکھا کہ

۳۶۳۹ حضرت مسلم نے ان آیات کو الحاحاً لفظاً لفظاً لفظاً دیا ہے اور یہاں پر اس کی یہی اصل جو ان میں بیان ہو رہا وہ جامع اور

ع ۳۳

تفسیر سورت

روحانی پیغمبر کیلئے انقلاب عظیم کا واقع ہونا

نکاح و بیداری کے فرائض



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ بے انتہا رحم والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

۱۵

وَالْعَدِيدِ ضَحَاةٍ فَالْمُورِيَّتِ قَدْ حَالًا فَالْمُغِيرِيتِ مَبْحَالًا فَاتَرَنِّ

گواہ ہیں سر پہ دوڑنے والے (گھوڑے)، پھر دسم، مارا رنگ نکالنے والے پھر صبح کی وقت حرکت کرنے والا چھوٹا لکے ساتھ

۹ بِهِ نَقْعًا فَوْسَطَنَ بِهِ جَمْعًا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ

گودا اٹھاتے ہیں پھر وہ اس کے ساتھ دوڑن کی جماعت میں جادو میں غلطی ظنی انسان اپنے رب کا ناشکر ہے

منفرد ہے اور کسی دوسری آیت کے منافی نہیں۔ ہاں یہ بھی سچ ہے کہ اگر کافر نیکی کرے تو وہ ضائع نہیں جاتی اور اگر مسلمان بدی کرے تو اسے معافی حاصل نہیں۔ البتہ جس طرح ظاہری قوانین میں بے نیکی کا اجر بھی اپنی چھوٹائی شرمائی کے لحاظ سے ہوتا ہے اور بدیوں کی سزا بھی ان کی چھوٹائی چھوٹائی کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ ایک انسان اعلیٰ درجہ کی مغوی غذا میں کھاتا اور اچھے اصول صحت پر قائم ہے وہ یقیناً اپنی زندگی میں اس کے اچھے نتائج کو دیکھتا ہے لیکن اگر وہ ان اصول صحت پر عمل کرنے کے بعد زہر کھائے تو وہ بھی اپنا اثر دیکھ کر رہے گی۔ نیکی اور بدی سے جو نتائج پیدا ہوتے ہیں ان کا ہم کوئی اندازہ نہیں کر سکتے مگر قانون صبح یہی ہے کہ ہر نیکی اپنی جزا دیتی ہے اور ہر بدی بھی اپنا اثر پیدا کرتی ہے پھر بعض نیکیوں سے بعض بدیوں کے اثر مجموعاً ہیں اور بعض بدیوں سے بعض نیکیوں کے اثر مجموعاً ہیں پس بھی تو یہ سے انسان کے گنہ گار ہونا یا امتداد سے اس کی بعض نیکیاں ضائع ہونا اس اصول کے خلاف نہیں اور اصل کام کرنے والا اصول ہر گز یہی ایک ہے۔

اس سورت کا نام العادیات ہے اور اس میں گیارہ آیتیں ہیں اور اس نام میں خیل یعنی رسالہ کے گھوڑوں کی طرف اشارہ ہوا اور یہ بنایا ہے کہ وہ انقلاب عظیم جس کا ذکر پہلی سورت میں تھا اس پر گھوڑے بھی گواہ ہوئے یعنی اس کا پتہ چمک دیا گیا ہوگا۔ اور یا اگر مرد نفوس عادیات سے جائیں۔ تو مومنوں کی ترقیات روحانی کی طرف اشارہ ہو یہ بھی ابتدائی زمانہ کی ہی سورت ہے اور بعض نے اسے بھی مدنی کہا ہے مگر مضمون کی نوعیت بتاتی ہے کہ یہ کی ہے۔

۳۶۴ عَدِیَّتٌ ضَحَاةٌ عَدُوٌّ دَاوُدَ نَاوِرٌ عَادِیَاتٌ دُوْرُنَ وَالْءِ دَاوُدِیْلُ الْغَاثَةِ یعنی غازیوں کے گھوڑے ہیں اور ضحیٰ گھوڑے کے انفاس کے آواز ہے اور حنیف العدن یعنی دوڑنے کے آواز کو بھی کیا گیا ہوگا + مودیت قد حال دوسری آگ نکالی مودیت آگ نکالنے والے اور قدح پیلے کو کہتے ہیں اور قدح بالزندان کے معنی ہیں زند کے ساتھ مارا رنگ نکالی (۱) +

مغیرات۔ غور کے لئے دیکھو ۱۲۹ اور غار اور غار کے اصل معنی ہیں گہرائی کی طرف گیا پھر یہ معنی ہو گئے کہ کسی امر میں جلدی کی اور غار اعلیٰ القوم کے معنی ہیں ان پر رسالے سے حل کیا اور غار کے معنی ہیں تبت تیز دوڑا اور مغیرۃ جس کی جمع مغیرات ہے وہ گھرنے سے ہیں جو اس طرح دشمن چمکے اور ہوتے ہیں +

وَأَنَّهُ عَلَىٰ الْإِسْلَامِ وَالْأَحْمَدِيَّةِ الْخَيْرُ أَفَلَا يَعْلَمُونَ إِلَّا الْبُحُورُ ۖ

اور وہ یقیناً اس پر گواہ ہے اور وہ یقیناً مال کی محبت میں تحلیل ہے لے تو کیا جانتا نہیں جب حق پرست

فِي الْقُبُورِ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ إِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَبِيرٌ ۖ

یہ نکل لایا جیگا اور جو سینوں میں ہر وہ ظاہر کیا جیگا^{۶۴۲} یقیناً ان کا لب آج ان سے باخبر ہے

نقم

وسط

جگہ کا ذکر اور خوشگئی

نقہ۔ نقہ الماء پانی جمع ہوا اور نقہ غبار کو کہا جاتا ہے جو اوپر چڑھ جاتا ہے (د)۔

وسطن. وَسَطُ الشَّيْءِ تَوَسُّطُهُ کے معنی ہیں صاف فی وسطہ یعنی اس کے درمیان میں ہو گیا (ل) ۴

یہاں جن چیزوں کو بطور گواہ پیش کیا ہوا ہے مراد جہور کے نزدیک خدا کی راہ میں جنگ کرنے والوں کے گھوڑے ہیں اور یہ سورت جو ابتدائی زمانہ کی ہر اور یہ سب ذکر بطور پیشگوئی کے ہر دو کچھل سورت میں جو توجہ دلائی گئی تھی کہ ایک انقلابِ عظیم برپا ہوگا قبل اس کے کہ وہ قیامت روحانی معجوتہ جس کے لئے رسول اللہ معلم ظاہر ہوئے ہیں تو یہاں اس انقلاب سے کہ اس حصہ کی طرف توجہ دلائی ہو جس کے ذریعہ سے باطل کا نابود ہونا تھا یعنی لڑائیاں اور اس لئے غازیوں کے گھوڑوں کو جن سے باطل کا قلع قمع ہونا تھا بطور شہادت پیش کیا اور فی الحقیقت یہ بیک پیشگوئی ہو اور رسالوں کا ذکر اس لئے کیا کہ جنگ کی کامیابی کا اعتماد اسے پھر تو اس قدر علم جنگ میں ترقی کے باوجود بھی عمدہ و درست رائے کا کامیاب جنگ کا پیش خیمہ ہر اور ملٹی میں مسلمانوں کو ان باتوں سے خاص فائدہ اٹھانا چاہئے اور انسانوں کی جامعیتیں بھی عادات و غیرہ سے مراد ہو سکتی ہیں یعنی جو اپنے کمالات کے حامل کرنے کیلئے سرٹ وڈے ہیں اور پھر اپنے افکار کے ساتھ انوارِ معرفت کی لنگ غلطی ہیں اور صبح کے وقت حرص و ہوا کی فوجوں پر حملہ کرتے ہیں پھر اس کے ساتھ وہ غبار اٹھاتے ہیں جو اوپر چڑھ جاتا ہر جوان کے اعمال کے صعود کی طرف اشارہ ہو اور پھر مرتبین کی جاعت میں جادوِ اخل ہوتے ہیں اور یہ سب مومنوں کی ترقیات روحانی کی طرف اشارہ ہو ۛ

۶۴۱ کنود۔ ناشر انسان کو کہتے ہیں اور اَرْضُ کُنُودُ وہ زمین ہے جس میں کچھ نہیں اُگتا (۴) +

کنود

جواب قسم یہ کہ انسان ناشکر گزار ہے۔ یعنی جو توئی اللہ تعالیٰ نے اس میں رکھے ہیں ان کی تربیت نہیں کرتا جو مکمل حاصل غرض اس مقابلہ کی یہی حق تکمیل ہو جائے اور باطل نابود ہو جائے اس لئے بتایا کہ یہ جو لوگ مخالفت حق کرنے والے ہیں آخر کار ان پر ثابت ہو جائے گا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی اور انہیں ذلک الشہید میں مبتلا کیا انسان کی اپنی فطرت بھی اس بات پر گواہی دیتی ہے کہ وہ مال دنیا کی محبت میں اس قدر بخیل ہے کہ اپنے اکلے توئی کی پروا نہیں کرتا ۔

۱۳۲۲ تحصیل تحصیل چمکے سے مغز کا ٹھکانا جیسے سونے کی کان سے سونے کا ٹھکانا یعنی جودلوں میں ہے وہ ظاہر کیا جائے گا (۲۸) +

مَحْصِل

بعثتو فی القیود پر دیکھو ۳۵۳ اور یہاں حاصل مافی الصدور لاکسی معنی کی تائید کی ہو کہ مراد اس سے مراد ظاہر ہوتا ہے اور یہ قیامت میں بھی ہوگا اور رسول اللہ معلم کے ذریعہ سے جو قیامت روحانی قائم ہوئی اس میں بھی ایسی کئی انعام ہو جو سینوں کے اندر مخفی تھے جن سے جو کہ سینوں کے اندر مضمر تھا وہ ظہور میں آ گیا ۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

انشاء بہ انتہاء رحم و مہ

بار بار

رحم کرنے والے کے نام سے

۱۱۱

الْقَارِعَةُ ۝ مَا الْقَارِعَةُ ۝ وَمَا أَذْرُكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝ يَُوْمٌ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ

سخت مصیبت کیا ہی بڑی سخت مصیبت ہے اور تجھے کیا خبر کسی بڑی سخت مصیبت ہو ۳۶۳ جس دن لوگ بکھرے ہوئے پروانوں

الْبُشْبُشِ ۝ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعُفُوفِ ۝ فَمَا مَنَ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ۝ هُوَ فِي عِيشَةٍ

کیطع ہونگے اور پہاڑوں جیسی ہونگی اون کی طرح ہونگے ۳۶۴ جس دن نیکیاں بھاری ہونگی وہ خوشی کی زندگی

رَافِيَةٍ ۝ وَأَمَّا مَن خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ۝ لَأَنفَالَهُ هَرَبَاتٌ ۝ وَمَا أَذْرُكَ لَهُ ۝ فَمَا يَكُونُ لَهُ ۝

میں ہوگا اور جس کی نیکیاں ہلکی ہونگی تو اس کا ٹھکانا دہیہ ہوگا ۳۶۵ اور تجھے کیا خبر وہ کیا ہو رہتی ہوئی

اس سورت کا نام القارعة ہے اور اس میں گیارہ آیتیں ہیں پچھلی سورت کا مضمون یہاں بھی جاری رکھا ہے۔ اور یہ ابتدائی

تیسرے سورت

کی زائد کی سورت ہے +

۳۶۶ القارعة کیلئے دیکھو ۱۱۲۵ مصیبت ہی کہ یہ صلہ کا سر ہے۔ قیامت یمنوں پر لفظ بولا گیا ہے اور یہاں یمنوں

پر عادی ہے پچھلی سورت میں جنگوں کے متعلق ہر ایک کے پیشگوئی تھی اسلئے یہاں سریرہ مراد ہونا کوئی تیسرا امر نہیں اور سخت

مصیبت اور قیامت کے معنی ظاہر ہیں +

۳۶۷ فاش۔ فاشۃ داحسہ اور پروانے کو کہتے ہیں۔ اور لوگوں کو فرشِ مہنوت سے مثال دینے میں اشارہ ہند

فماش

کے ہل و اضطراب کی طرف دیا گیا اکثریت دیکھ لگدی اور انکے ضعف اور ذلت اور انکے آئے اور جانے کی وجہ سے انہیں

پروانوں سے تشبیہ دی ہے ہر حال یہ تشبیہ اس دنیا میں بھی صحیح ثابت ہوئی اور قیامت کا نظارہ تو اس سے فوق الفوق ہوگا

اور پہاڑوں کا جیسی ہونگی اون کیطع ہونا اسلئے اڑنے جاتے کیطع ہے دیکھو ۱۶۲۳ +

۳۶۸ ہاویۃ۔ مادہ ہوی ہے دیکھو ۹۶۶ اور ہاویۃ معروف ہے اور افند نام ہوا اور ہاویۃ ۴۱۱ میں مراد ہے عقل سمجھ بانی

ہوا و ہاویۃ

ریگی اور ہاویۃ کو دوزخ کا نام قرار دیا گیا ہے گراں بری کا قول ہے کہ یہ ہم علم نہیں بلکہ ہر ایک گراں ہر جس کی گمانی کی کوئی انتہاء نہ ہو

۴۱۱ ہاویۃ کے معنی یہی کئے گئے ہیں کہ اس کا ٹھکانا دہیہ ہوگا اور بعض نے اسے دعا کے طور پر قرار دیا ہے جیسے ہوتے آئے جسکے معنی

اسکی ماں ہلاک ہو اور بعض نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ دوزخ اسے اسلئے اپنی طرف پناہ دی ہے کہ اسے بے گناہ دینی ہو ۱۰۱ +

دوزخ علاج کے مریض

موازن کے بھاری اور ہلکے ہونے پر دیکھو ۱۱۲۵ اور یہ لفظ قیامت کبریٰ بھی صادق آتے ہیں اور روحانی قیامت پر بھی کیونکہ

نیکی کرنا انسان ہمیں خوشی کی زندگی باپتتا ہے اور جسکی نیکی کی قوت مردہ جی ہو وہ ہمیں دہیہ میں ہوتا ہے اور یہاں دوزخ کو گنہگار

کی آسمان یاں قرار دیا ہے تو مطلب یہ ہے کہ جس طرح ان بچے کی تربیت کرتی ہے اسی طرح گنہگار کی تربیت کیلئے دہیہ کی ضرورت ہے جس سحر

سُورَةُ التَّكْوِيْنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رحم کرنے والے کے نام سے

بار بار

اللہ ہے انتہا رحم والے

اَلْهٰكُمْ التَّكْوِيْنُ ۝ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ

کثرت کی خواہش نے تین نفل کر رکھا ہر بیان تک کہ تم قبروں میں پہنچ جاؤ گے ۳۶۶ نہیں تم جان لو گے پھر

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝

نہیں تم جان لو گے نہیں اگر تم علم یقین کے ساتھ جانتے تو تم مزدور و فوج کو دیکھ لیتے

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝ ثُمَّ لَتَسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝

پھر تم سے ضرور پوچھیں گی تاکہ کے ساتھ دیکھ لو گے پھر تم سے ضرور اس دن نعمتوں کے متعلق سوال ہو گا ۳۶۷

سزا نہیں بلکہ بطور علاج ہو گا یوں کہ فوج کا اصل مشا ان امراض روحانی کا علاج ہے جو انسان اپنے ہاتھ سے آپ پیدا کر لیتا ہے انسان آپ اپنے لئے آگ بناتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کا افضل ہے پایاں ایسا ہو کہ اس آگ کو بھی بطور ایک علاج کے بنادیتا ہے +

اس سورت کا نام التکاثور ہے اور اس میں آٹھ آیتیں ہیں یہاں بتایا ہے کہ کثرت مال و دولت کی خواہش اور ترپ انسان کو اصل مقصد زندگی سے غافل کر رکھتی ہے اور وہ دنیا کا ہمارا حصہ دہو کر کو دہو گے رنگ میں بدل بھی دیکھ سکتا ہے گویا وہ انقلاب روحانی جس کو رسول اللہ صلعم پیدا کرنے آئے تھے اس کی طرف اگر لوگ متوجہ نہیں ہوتے تو جس اسلئے کہ کثرت مال کی محبت سے نہیں غافل کر رکھا ہے یہ بھی ابتدائی ہی سورتوں میں سے ایک ہے +

۳۶۶ تکاثور کیونکہ ۳۳ کثرت مال و دولت میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش یعنی کثرت مال و اولاد و جاہ وغیرہ کی خواہش جو انسان کی حیوانی زندگی سے تعلق رکھنے والی باتیں ہیں اسے حقیقی مقصد زندگی سے جو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرتا ہے غافل کر رکھتی ہیں جب کھلی سورتوں میں اس انقلاب روحانی پر زور دیا جائے رسول اللہ صلعم دنیا میں پیدا کرنے آئے تھے تو اب یہ بتایا کہ وہ کونسی چیز ہے جو لوگوں کی توجہ کو اخلاقی اور روحانی پولوسے جو فی الحقیقت ان کی اصل خوشی کا سبب ہے ہٹائے رکھتی ہے اور زرتم المقابر سے دیکھو ۳۶۵ موت مراد ہے یعنی اسی طرح اشتغال دنیا میں منہمک رہ کر مر جاتے ہو۔ اسی لئے کہ فرمایا کلا یعنی تکاثر مال دنیا سے تمہاری فلاح نہیں صرف تعلون و در اس بات کام کر کہ علم ہو جائے گا اور ایک علم اس دنیا میں ہو جائے اور ایک موت کے بعد اس لئے دو دفعہ سوف تعلون فرمایا +

۳۶۷ ان آیات میں یقین کے دو مراتب کا ذکر علم یقین اور عین یقین کے الفاظ میں کیا ہے اور تیسرے مرتبہ کا ذکر لتسئلن میں کیا ہے اور دوسری جگہ عین یقین کا لفظ بھی استعمال فرمایا ہے (الحاقۃ ۵) اور یہ تین مراتب یقین اس طرح ہیں کہ پہلا مرتبہ یقین کا دلائل علمی کے ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے اس لئے اسے علم یقین کہا ہے اور دوسرا مرتبہ شہادہ سے حاصل ہوتا ہے یہی علم یقین

۱۰

تفسیر سورت

سورة العصر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ بے انتہا رحم والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

۱۶۸

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

گزرنا ہوا) وقت گواہی کر انسان نقصان میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۚ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۚ

عمل کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کرتے ہیں ۳۶

کما اور تیسرے مرتبہ اس چیز کے اندر داخل ہونے یا ان حالات کے اپنے اوپر وارد ہونے سے حاصل ہوتا ہے اسے حق الیقین کہا ہے اور یہاں اس کا ذکر لفظ "یقین" سے منہمک نہیں کیا ہے کیونکہ نعمتوں کے متعلق سوال گو یا ان نعمتوں کی ناشکری کا عملی طور پر یا بزرگ نتیجہ پر وارد ہونا ان تین مراتب یقین کی مثال یہ ہے کہ مثلاً دھوئیں کو دیکھ کر بڑے علم انسان کو یقین ہو جاتا ہے کہ وہاں آگ جل رہی ہے پھر اگر اور آگ کے چلا جائے تو آگ کو خود اپنی آنکھ سے دیکھ لیں گے عین یقین ہے۔ پھر خود اس کے اندر داخل ہو جائے تو وہ حالت اس پر وارد ہو کر بتا دیتی ہے کہ یہ آگ یہی حق الیقین ہے۔ تو یہاں کفاد کو بتایا کہ اگر تم علم یقین سے کام لیتے یعنی دلائل پر غور کرتے تو تمہیں معلوم ہو جاتا کہ کثرت مال و دولت کے پیچھے لگنا اور مل مقصد زندگی کو بھلا دینا ایک دوزخ ہے اور یہ جو فرمایا کہ تم لے عین یقین سے دیکھ لو گے تو مطلب یہ ہے کہ ایسے واقعات تمہارے سامنے پیش آجائیں گے کہ جس طرح انسان آنکھ سے ایک چیز کو دیکھ لیتا ہے وہی طرح تم دوزخ کو دیکھ لگے پھر بعد موت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کی ناشکری کے نتائج کھلے طور پر پتہ چلا دیں گے اور تم یقین سے دوزخ کو دیکھو

تیسرے سورت

اس سورت کا نام العصر ہے اور اس میں تین آیتیں ہیں۔ اور اس کے نام میں مرورایام کی طرقت اشارہ ہے کہ وقت اٹھ سے نکلا جاوے جو اور ہر انسان جو اس وقت کو اپنے مصروف میں نہیں لاتا وہ نقصان میں ہے اور اچھا صرف یا غفایہ کے رنگ میں کسی بات پر قائم ہونا ہے یعنی ایمان اور یا اعمال کے رنگ میں یعنی اعمال صالحہ کا بجالانا مگر ہر انسان جو انہی دونوں پہلوؤں سے دوسروں کی بھلائی نہیں کرتا وہ بھی نقصان میں ہے۔ یہ سورت کی ہر دو ابتدائی زمانہ کی سورتوں میں سے ہے اور پہلی سورت سے تعلق یہ ہے کہ وہاں بتایا تھا کہ دنیا کی کثرت کوئی نفع کی چیز نہیں بلکہ انسان کو اس مقصد زندگی سے غافل رکھنے والی شے ہے اور یہاں وہ اس مقصد زندگی بتایا ہے۔ ۳۶

عصر

عصا میں کہا ہے اور یہاں بعض کے نزدیک مراد مطلق وقت ہے اور بعض کے نزدیک نماز عصر کا وقت اور بعض کے نزدیک کوئی ساعت (د) اور دھندلانہ کو بحیثیت مجموعی کہا جاتا ہے اور عصر اس کے مرور اور گزرنے کے لحاظ سے ہے۔ جب پہلی سورت میں انسان کی طلب کثرت مال و دنیا کا ذکر کیا اور اسے ہی انسان اپنے نفع کی چیز سمجھتا ہے تو یہاں بتایا کہ فی الحقیقت ایسا انسان گھاسے ٹیس ہے اور وہ اپنے قوائے خدا داد کو ضائع کر رہا ہے اور اس پر عصر یا گزرتے ہوئے وقت کی شہادت کو پیش کیا ہے۔ گویا ہر لمحہ جو گزر رہا ہے اگر وہ صبح صرف میں نہیں آیا تو وہ... برباد ہو گیا اور بھنان کے ساتھ

عمر اور وہ ہر فرقہ

وقت کی بہت



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ ہے انتہا رحم والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

ایک قیمتی چیز یعنی کئی رویت کی قیمت کو لوگ بہت کم سمجھتے ہیں حالانکہ یہ چیز سب سے زیادہ قیمتی ہے، اللہ تعالیٰ نے یہاں اس شہادت میں پیش کر کے اس کی عظمت اور قیمت کی طرف توجہ دلائی ہے اور زمانہ کی شہادت بحیثیت مجموعی بھی یہ بتاتی ہے کہ اس زندگی سے فائدہ اٹھانے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو ایمان لاتے اور اللہ جل جلالہ سے ملنے کی راہ میں جان و مال کا قربان ہو جاتے ہیں۔ انسان کو کچھ نفع نہیں پہنچتا۔ اور عصر سے وہ وقت مراد لیکر جو غروب آفتاب سے پہلے ہے مطلب وہی جو جو پہلے بیان ہوا اس لئے کہ وہ وقت اس بات پر گواہ ہوتا ہے کہ آفتاب غروب ہو رہا ہے اور انسان کے لئے مہلت اور موقع بہت کم ہے وہ اپنے وقت کو ضائع نہ کرے اور یا مرداس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہو کہ اس چھوٹے سے زمانہ میں تمام زمانوں کا فائدہ اٹھائے اور واقعات کے رنگ میں اللہ تعالیٰ نے اس میں سال کے عرصہ میں وہ سب کچھ دکھا دیا جو تمام زمانوں میں دکھاتا رہا یعنی حق کی کایا بانی اور ابطال حق کی تمام کوششوں کا ضائع کرنا اور دنیا میں ایک نئے نئے قیامت کا قیام ہو جانا جس میں اپنے اور بوسے الگ الگ ہونگے اور یقینی طور پر معلوم ہو گیا کہ کون کی اپنا اجر رکھتی ہے اور یہی دنیا میں قیام نہیں رکھتی۔ یہاں جن لوگوں کو حالت نقصان سے مستثنیٰ کیا ہے ان میں چار صفات کا پایا جانا ضروری قرار ہوا ہے۔ اول ایمان جس میں تمام عقاید صحیح آجاتے ہیں۔ دوسرے اعمال صالحہ جس سے ہر قسم کی صلاحیت والے اعمال ہیں۔ تیسرے ایک دوسرے کو حق کا پہنچانا جس میں یہ بتایا کہ انسان کا صرف خود حق پر قیام ہو جانا بھی کافی نہیں جتنک کہ وہ حق دوسروں کو پہنچائے اور چوتھے صبر کی ایک دوسرے کو وصیت کرنا اور صبر یہ ہے کہ تمام مشکلات کا سامنا کر کے اللہ تعالیٰ کی طاعت پر انسان قیام ہو جائے۔ چوتھا ایک حق ہے اور ایک حق پر قیام ہونا ہے۔ حق ایمان کے مقابل پر جو اور صبر اعمال صالحہ کے مقابل پر انسان خود صحیح عقیدہ پر قیام ہو۔ دوسروں کو صحیح عقیدہ پر قیام کرنے کی کوشش کرے۔ خود اعمال صالحہ پر قیام ہو دوسروں کو اعمال صالحہ پر قیام کرنے کی کوشش کرے اور یہ ہر مسلمان کا فرض قرار دے کر بتا دیا کہ ہر مسلمان جتنک حق کو دوسروں تک نہیں پہنچاتا بلکہ اس حق کو دوسروں کو قیام کرنے کے لئے پورا اندر نہیں نکالتا اس وقت تک کہ وہ بھی نقصان میں نہ ہو۔ اس چھوٹی سی سورت میں کس قدر جامع تعلیم ہے، اذہبی شہادت ہے اس بات پر کہ قرآن کریم کی ہر سورت بجاے خود ایک مکمل کتاب ہے خواہ کتنی ہی چھوٹی سورت کیوں نہ ہو اور امام شافعی سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا اگر کوئی سورت نازل نہ ہو تو یہ سورت ہی لوگوں کے لئے کافی ہوتی +

ہر مسلمان کے اوپر
چار ضروریات

١٥

وَيَلِّ كُلُّ هُنَزَةٍ لِّتُرَّةٍ ۝ وَالَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ يَحْسَبُ ۖ قَالَ أَتِلَاخُ

انفس ہر عیب لگائیو اے طعن کرنے والے پر جو مال کو جمع کرتا اور اسے شماریں لاتا ہی وہ خیال کرتا ہی کہ اسکا مال اے ہی نہیں کھٹکا

٢٥ كَلَّا يَنْبَغِدَنَّ فِي الْحَطْمَةِ ۖ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحَطْمَةُ ۖ نَارُ اللَّهِ الْوَكْرَةُ ۖ

ہرگز نہیں وہ ضرور حطہ میں ڈالا جائے گا اور تجھے کیا خبر ہو حطہ کیا ہے اللہ کی جلالت ہوئی آگ

الَّتِي تَطْلِعُ عَلَى الْآفِئَةِ ۚ إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّوَصَّاةٌ ۚ فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۚ

جو دلوں پر اطلاع پالیتی ہے وہ ان پر لے لے ستونوں میں ہندو کی جائیگی ۳۶۵

سورة الفاتحة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ ہے انتہا رحم والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

الْمَرْكَفَ فَعَالَ بِكَ بِأَصْحَابِ الْإِنْفِيلِ الْمُجْعَلِ كَيْدَهُمْ فِي تَضْيِيلِهِ وَأَرْسَلَ

کیا تو نے غور نہیں کیا کہ تیرے رہنے والوں کے ساتھ کیسا معاملہ کیا گیا؟ کیا انکی تدبیر کو برباد نہیں کیا اور ان پر

عَلَيْهِمْ طَيْرٌ آتٍ بِإِبْرَاهِيمَ تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ۖ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّالُونَ ۝

جھنڈ کے جھنڈ پر نہ بھیجے جو انہیں سخت پتھروں پر مارتے تھے سو انہیں کھائے ہوئے بھس کی طرح کر دیا۔ ۳۶۵۲

کشمیر و رت

اس سورت کا نام الفیل ہے اور اس میں پانچ آیتیں ہیں اور اس نام میں اشارہ اصحاب الفیل کے واقعہ کی طرف ہے جنہوں نے خانہ کعبہ کو تباہ کرنے کا ناپاک کفر جو تباہ ہو گئے اور اس سورت میں یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس حق کو جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی تمام طاقتوں کے مقابلہ میں پیکار کیا اور صلیب اور توحید کی جنگ میں توحید پر غالب آئی یہ سورت بھی لاتفاق کی ہے۔

۳۶۵۔ میل۔ اٹھی۔ صاحب فیل کا واقعہ ایک مشہور تاریخی واقعہ ہے۔ مابرہ محمد بن کا عیسائی دایہ اسے شاہ حبش کی طرف سے تھاسے

صفا میں البک عظیم الشان گرجا بنوا یا جس کی غرض یہ تھی کہ اہل عرب بجائے خانہ کعبہ میں جمع ہونے کے اس گرجا میں جمع ہوا کریں اور اس طرح انہیں آہستہ آہستہ عیسائی بنالیا جائے مگر چونکہ اہل عرب نے اس گرجا کی کوئی بردارندگی تو آخر اس نے خانہ کعبہ کو گرا دینے کیلئے

مکہ منظرہ ریڑھانی کی اور یہ واقعہ باتفاق موزین اسی سال کا ہے جس سال حضرت نبی کریم صلعم پیدا ہوئے اور بعض کے نزدیک

آئی کی پیدائش کا دن وہی تھا جس دن ابراہیمؑ کے لشکر پر تباہی آئی اس سال کا نام تاجِ عرب میں عام القیل ہو گیا اور اس لشکر کا نام

اعصاب الفیل اور یہ اس مالتھی کی وجہ سے ہوا جو لٹکر کے ساتھ تھا اور جس کا نام محمد تھا اور بعض کے نزدیک کئی مالتھی تھے اور ابراہیم کا

مردمانی تھا جب یہ لوگ کہ کے قریب پہنچے تو عبد اللہؑ نے کہہ کر والی کہہ سے خالی کر دیا اور سب لوگ قریب کی پھاڑیوں پر چلے گئے۔ یہ بھی

کیا گیا کہ ابراہیم نے عبد الملک کے کچے اونٹ پر کھڑے تھے تو جب عبد الملک نے ابراہیم سے واپس طلب کیا اور ابراہیم نے تعجب کیا کہ تم خانہ کعبہ کے متعلق

کوئی درخواست نہیں کرتے جسے میں تباہ کرنا چاہتا ہوں تو عبدالمطلب نے جواب دیا فی انارب الایلہ وان للہیت رما لیمنعہ میں اور فرمایا کہ

ہوں اور خانہ کعبہ کا رب بھی ہر جہاں کی حفاظت کرے گا اور جب کہ کو خالی کیا تو اس وقت کعبہ کے دروازہ کی کنڈی کو پکڑ کر کہا لاھم انی

ہمیں رحلہ فاضلہ رحلت علیہا السلام و دعا اہم ابدال کوئی فکر کی بات نہیں انسان اپنے کھر کی حفاظت کرتا ہے سو تو اپنے کھر کی

حافظت کرانی صلیب اور ملی طاقت تیری طاقت پر بھی غالب نہیں آسکتی چنانچہ قبل اسکے کہ ابرہہ خانہ کعبہ تک پہنچ سکے اسکے لشکر کی

تباہی پھیل گئی اور وہ خود بھی بیمار ہو گیا اور سخت ناکامی کی حالت میں مین واپس پہنچا جہاں جابر وہ مر گیا۔

اس واقعہ کا مختصر مضمون کی پیداویں لے سال میں اپنی موت میں بطور ارادہ اخص اور اسے تعالیٰ یہ دیکھنا چاہتا

[illegible]

مذہبِ اباہیلہ۔ اہیل کی بیع ہو اور اباہیل سے کسی میں منہجہ یا سفر کی اوسوں کی کھارو کی سجا اباہیل سیدہ کا قول پر کہ

ایمانی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اے خداوند مہربان و مہربان سے
بار بار
رحم کرنے والے کے نام سے

۳۱

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ۚ الْفِهْمُ رَحْلَةُ الشَّتَاءِ وَالصَّيْفِ ۚ

قریش کیلئے اکٹھا رکھنے کو ان کیلئے جاڑے اور گرمی کے سفروں کے اکٹھا رکھنے کو ۳۶۵۳

راہیل اور ابول اور ابالہ پرندوں یا گھوڑوں یا اونٹوں کے ایک جھنڈ کو کہا جاتا ہے اور ابابیل کا استعمال کثرت کے معنی میں آیا ہوا ہے، +

اصحاب قبل کس طرح
تباہ ہوئے

مفسرین کے اقوال اس لشکر کی تباہی کے بارے میں مؤثر ہیں کہ ہند اس لشکر آئے اور ہر ایک کی چوچ میں ایک سنگرزہ اور دو دو سنگرزے دونوں غنچ میں تھے اور وہ سنگرزہ جس میں پرگنا تھا اسے ہلاک کر دیا تھا لیکن عکرمہ کا قول ہے کہ جس پر سنگرزہ گرتا تھا اسے چپک غل آتی تھی وعن عکرمۃ ان من اصحابہ الحجج جدارتہ وھو اول جد دی ظہر در) ایسی ہی روات ہیں کثیرے یعقوب سے بیان کی ہو اور جو مکہ صحیح حدیث اس بارہ میں کوئی نہیں کہ اصحاب قبل کی تباہی کا اصل سبب کیا ہوا تھا اس لئے قرین قیاس ہے کہ چپک کی وبا لشکر میں پھوٹ پڑی اور آخرا ہر ہر خود بھی اسی مرض کا شکار ہوا جس کی وجہ سے شکر بھاگ گیا اور یہ مسلم ہے کہ ابراہیم تمام حبشیوں سے بھرا ہوا بن میں جا مرا۔ اور پرندوں کے بھیجے میں اشارہ یہ ہے کہ جب لاشیں چھوڑ کر شکر بھاگ گیا تو پرندوں نے انہیں بیچ نوچکر پھروں پر مارا اور کھائے ہوئے بھس کی طرح کر دیا +

مقتیدہ سورت

اس سورت کا نام قدامیش ہے اور اس میں چار آیتیں ہیں۔ ۱۰ اور اس نام میں یہ اشارہ ہے کہ قریش جن پر ہمارے اس قدر احسان کیا انہیں چاہئے تھا کہ خدا کے واحد کی جو اس گھر کا رب ہو عبادت کرنے کیونکہ خدا نے ہی ان کو تجارت کا سامان دے کر بیوکے بھیج دیا اور کعبہ کو حرم بنا کر دشمنوں کے خوف سے محفوظ کر دیا۔ یہ سورت ابتدائی کی زمانہ کی ہے +

ایلاف

۳۶۵۳ ایلاف - الف کے معنی ہزار ہیں۔ الف اجتلع - الف کے معنی ہیں ایک ہزار کا ل کر دیا۔ ایلَفُ الشَّيْءِ کے معنی ہیں لزما یعنی اس سے پیوستہ ہوا۔ اور الف ایاہ سے اس کے ساتھ لازم کر دیا اسی سے ایلاف مصدر ہے اَلْفَتْ فَلَا نَا الشَّيْءَ اِذَا لَزَمْتَهُ ایاہ اور یہاں معنی ہیں لَتَوَلَّفُ قَرَابَتِیْنِ الرَّحْلَتِیْنِ فِیَنْصَلَا وَلَا یَقْطَعَا یعنی تاکہ قریش دو سفروں کو اکٹھا رکھیں ہیں وہ دونوں ملے رہیں اور الگ الگ نہ ہوں۔ گویا مطلب ہے دونوں سفروں کا جمع رکھنا ایک سے فارغ ہوں تو دوسرے میں لگ جائیں اور ایک قول ہے کہ ایلاف یُوْلَفُّونَ سے ہے جس کے معنی ہیں تیار کرتے ہیں اور سامان بناتے ہیں اور بن عباس سے ہے کہ ایلاف سے مراد عہد ہے اور اول شخص جس نے باہر کے بادشاہوں سے عہد کیا ماسم تھا اور یہ عہد قریش کے لئے لیا گیا تھا۔ اور الف کے معنی ہیں دو چیزوں کو تفرقہ کے بعد جمع کیا دل، فالف بین قلوبہما الی عملی ۱۰۲ +

تہامیش

تہامیش - قدامیش کے معنی جمع کرنا ہیں اور قدامیش ایک دریائی جانور ہے جو سب جانوروں کو کھا جاتا ہے اور ہمارے رسول اللہ صلعم کے قبیلہ کا نام قریش ہے جن کا باپ مضر بن کنانہ ہے اور بعض کے نزدیک بوجہ

فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ ۚ الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ ۖ وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ ۚ

پس چاہئے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور خوف سے امن دیا ۳۶۵۴

ان کے خوف اور عظمت کے یہ نام دانتہ الجسم سے شتی ہر اور بعض کے نزدیک ان کے ارد گرد سے کہیں جمع ہو جائے کے لحاظ سے *

رحلۃ - رخل اوٹ کا پالان ہو پھر کبھی اس سے اوٹ مراد لیا جاتا ہو اور کبھی وہ چیز جس پر گھر میں بیٹھا جاتا ہو اور جمع رحال ہو اور رحلۃ کے معنی اڑخال یا کوچ کرنا ہیں (غ) *

رحلۃ

شتاء - صیف

قریش پر حسان

عام طور پر اس سورت کا تعلق کجلی سورت سے مان کر یہ مطلب لیا گیا ہے کہ ہم نے اصحاب خیل کو تباہ کر دیا تو قریش اپنی تجارتوں میں لگے رہیں اور انہیں نقصان پہنچے۔ اور دو سفروں کا ذکر کیا اسلئے کہ گرمیوں کے موسم میں ملک شام کی طرف قافلہ جانا تھا اور سردیوں میں ملک یمن کی طرف کیونکہ شام کا ملک ٹھنڈا تھا اور یمن گرم اور یہ تجارت قریش کی عزت اور شرف کا موجب تھی اس لئے انکی آیات میں فرمایا کہ قریش کو چاہئے کہ جب خدا نے ان کی اس قدر حفاظت کی اور انہیں اس قدر سامانوں سے ممتنع فرمایا تو وہ بھی خدا سے واحد کی پرستش کریں جس کی طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں بلا رہے ہیں۔ مگر بجائے اس کے یہ مخالفت کر رہے ہیں۔ اور ابن جریر کہتے ہیں کہ چونکہ ہر سورت بجائے خود کالی ہو اس لئے لایلاف میں لی تعجب کے لئے ہو۔ یعنی کیا قریش کے لئے ان تجارت کے سامانوں کو اکٹھا رکھنے پر تعجب کرتے ہیں لیکن دونوں سورتوں کا باہم اس قدر تعلق ماننے میں کسی ایک کا ناقص ہونا لازم نہیں ہوتا دونوں بجائے خود لحاظ مضمون مکمل ہیں لیکن ان کا باہم تعلق شدید ہو اور یہ تعلق رکھ کر بتا دیا ہو کہ سورتوں میں باہم کس قدر ربط ہو۔

۳۶۵۵ بھوک میں کھانا بذریعہ تجارت کھاتا تھا جو وہ بلاسن کرتے تھے اس سے کہ جو کہ بھوک کی خدمت کے کوئی انہیں چھوڑتا تھا اور یوں بھی جو حج کے مکہ عرب کی تجارت کا مرکز ہو گیا تھا اور انہم من خوف میں بتایا کہ سارا عرب دن رات جنگیں مصروف ہو کر ہر قسم کے خوف سے محفوظ ہیں۔ کوئی انہیں پھیر نہیں سکتا اور جو خاندان کعبہ پر چڑھائی کرے خدا نے تعالیٰ اسے ہلاک کر دے گا *

سُورَةُ الْمَاعُونِ ثَمَانِيَةَ آيَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ بے انتہا رحم والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

ع

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالْإِيمَانِ ۚ فَذَلِكَ الَّذِي يَدْعُ الْيَتِيمَ ۚ وَ

کیا تو نے اس شخص کی حالت پر غور کیا جو دین کو جھٹلاتا ہو یہ وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور

لَا يَحْضُرُ عَلَى طَعَامِ الْمُسْكِينِ ۚ فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ ۚ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ

مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا ۳۶۵۵ پس نمازیوں پر انہوں نے وہ جاہلی ناز سے

سَاهُونَ ۚ الَّذِينَ هُمْ يَرَاءُونَ ۚ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۚ

غافل ہیں جو دکھاوا کرتے ہیں اور خیرات کو روکتے ہیں ۳۶۵۶

اس سورت کا نام الماعون ہے اور اس میں سات آیتیں ہیں۔ ماعون کے معنی زکوٰۃ اور خیرات ہیں۔

میں بتایا ہے کہ وہ دین جس کی طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلائے ہیں وہ اصل میں سبکیوں اور غریبوں کی ہمدردی ہے جب تک یہ دل میں پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک نماز بھی ایک دکھاوا ہے۔ اس سورت کو بھی بعض نے مدنی کہہ دیا ہے مگر جو کہ کے قول میں کی ہے اور میری جیم ہے۔

۳۶۵۵ دین کے معنی میں ابن عباس نے حکم اللہ کے ہیں (ج) اور عموماً جزا اس کے معنی کئے گئے ہیں اور مجاہد نے سلام

مراد لیا ہے اور اصل یہ ہے کہ دین یہاں اپنے مشہور معنی میں ہے اور بتانا یہ مقصود ہے کہ دین یا مذہب صرف چند باتوں کے

منہ سے کہہ دیئے کا نام نہیں پس جو شخص یتیم سے سختی سے پیش آتا ہے اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا خود کھلانا

اس کے ضمن میں آگیا وہ گویا دین کو جھٹلاتا ہے بالفاظ دیگر دین کا سب سے بڑا رکن یہی ہے کہ یتیم اور مسکین کی خبر گیری کرنیوالا

ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی یتیموں مسکینوں کا ہمدرد دنیا میں پیدا نہیں ہوا۔ اغنیاء کے مال کا حصہ یتیموں مسکینوں

کو آپ نے دیا اور آپ کا حصہ آپ نے دلایا ان کی حفاظت کے قانون آپ نے بنائے اور نبوت سے پہلے اور نبوت سے

چو ایک دلولہ آپ کے قلب مبارک میں موجود نظر آتا ہے وہ بیکسوں کی خبر گیری ہے۔

۳۶۵۶ ماعون، معن ہتھوڑی سس چیز کو کہا جاتا ہے اور حضرت علی سے ماعون کے معنی زکوٰۃ مروی ہیں اور ماعون زکوٰۃ

اس لئے کہا گیا ہے کہ زکوٰۃ چالیسواں حصہ مال کا ہونے کی وجہ سے ایک تہلے سے ہے اور ماعون گھر کے، اسباب کی چھوٹی

چھوٹی چیزوں کو بھی کہا جاتا ہے جیسے ڈول کھماڑی، ٹانڈی پیالہ اور فراء کا قول ہے کہ عرب ماعون پانی کے لئے بھی کہتے

ہیں (د) اور بخاری میں ہے کہ ماعون کا اعلیٰ درجہ زکوٰۃ ہے اور ادنیٰ درجہ سامان کا عاریتاً دینا ہے۔

فویل للمصلین۔ ظاہر ہے کہ مصلی نماز پڑھنے والا ہے اس پر فویل کی وجہ خود بتلائی ہے کہ وہ اپنی نماز سے غافل ہیں

نازی حقیقت بخیر ہے
نازی حقائق کا دہر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ بے انتہا رحم والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْشَرَ

ہم نے تجھے کوثر دی ہے ۳۶۵

۳۶۵

بعض نے اس کے معنی نمازیں تاخیر کی ہے یعنی وقت پر نماز نہیں پڑھتے اور بعض نے مطلق ترک صلوٰۃ مراد لیا ہے مگر ان دونوں باتوں کی الفاظ قرآنی سے تائید نہیں ہوتی۔ دیکھو سورۃ ۱۰۱ جہاں سورۃ الشّٰح کی تفسیر کی گئی ہے مراد یہ ہے کہ باوجود نماز پڑھنے کے نماز کی حقیقت سے بے خبر ہیں اسی لئے پراڈن بھی کہہ رہے ہیں ان کی ظاہر حرکات کو لوگ دیکھتے ہیں مگر دل انکے نماز سے غافل ہیں اور یہی معنی ابن زید سے مروی ہیں یصلون ولیست الصلوٰۃ من شأنہم (رج) اور اس کے ساتھ یمنعون الماعون بڑھا کر بتایا کہ جن لوگوں کے دلوں میں مخلوق خدا کی ہمدردی پیدا نہیں ہوتی ان کی نماز نے انہیں کچھ فائدہ نہیں دیا نماز انسان کو اللہ تعالیٰ کے سامنے بھگائے کے لئے اور اللہ تعالیٰ سے قلبی تعلق پیدا کرنے کے لئے ہے جس شخص کے دل میں مخلوق خدا کی خدمت کا جوش نہیں اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کی نماز بھی اصل حقیقت سے دور ہے۔

اس سورت کا نام الکوشر ہے اور اس میں تین آیتیں ہیں اور اس کے نام میں یہ اشارہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیر کثیر دی گئی ہے یعنی ہر قسم کی بھلائیوں سے اتنا بڑا حصہ دیا گیا ہے جو پہلے انبیاء کو نہیں دیا گیا اور آپ سے دشمنی کرنے والے ہمیشہ ناکام رہا کرتے تھے۔ اس سورت کے نزول کے متعلق اختلاف ہے بعض اسے کی کہتے ہیں اور بعض مدنی اور بعض نے یہ خیال کیا ہے کہ اس کا نزول دو دفعہ ہوا ایک مکہ میں اور ایک مدینہ میں مگر صحیح یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔

تمہید سورت

۳۶۵ کوثر۔ دیکھو سورۃ ۳۳ اور کوثر ہر شے کی کثرت کو کہلاتا ہے۔ اور کوثر جنت کی وہ نہر ہے جس سے تمام نہریں نکلتی ہیں اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص ہے۔ اور کوثر کے معنی خیر کثیر ہیں اور تفسیر میں ہے کہ کوثر قرآن اور نبوت ہے اور کہا گیا ہے کہ کوثر سے مراد یہاں خیر کثیر ہے جو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آپ کی امت کو دے گا اور یہ سب کثرت کے معنی کی طرف راجع ہے اور جو کچھ تفسیر میں کوثر کے متعلق آیا ہے وہ سبھی کچھ نبی صلعم کو دیا گیا یعنی آپ کو خیر کثیر دی گئی۔ اور تمام دینوں پر دین اسلام کا غلبہ دیا گیا اور دشمنوں پر نفرت دی گئی اور امت کے لئے شفاعت دی گئی اور خیر سے وہ کچھ دیا گیا جو شمار میں نہیں آسکتا دل، اور عکرم سے ہر کوثر سے مراد خیر کثیر اور خزان اور حکمت ہیں اور سعید بن جبیر سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے ہر قسم کی خیر سے کثرت عطا فرمائی پوچھنے والے نے کہا کہ جنت میں نہر ہے آپ نے کہا کہ نہیں اور اس کے سوا کچھ بھی (رج) ذیل کے لئے اقول ہیں۔ آپ کی اولاد آپ کے چچا آپ کے اس کے علماء آپ کا نو قلب۔ آپ کے فضائل کثیر۔ آپ کا ایثار۔ اور بخاری میں حضرت ابن عباس کے متعلق ہے کہ آپ نے فرمایا کہ کوثر وہ خیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی اور سعید نے کہا کہ نہر بھی اس خیر کثیر میں سے ہے۔

کوثر

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَائِنَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ

۲

سولہ رکعت کے نماز پڑھو اور قربانی کرو ۳۶۵۸ اتیراؤ میں ہی وہ ہر جس کا ذکر آتی نہیں دیکھا ۳۶۵۹

۳۶۵۸ اخرو۔ خُز۔ سینہ کا وہ حصہ جسے جہاں ہار ہوتا ہے اور خُزائے اس کے سینہ پر رارایا ذبح کر دیا اور یہاں مراد خُز الحَدَّی یعنی قربانیوں کا ذبح کرنا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ سینہ پر ہاتھ رکھنے کا حکم ہے اور کہا گیا ہے کہ شہوت کے دور کرنے سے نفس کشی مراد ہے (غ)، اور بعض نے اس کے معنی کئے ہیں کہ اپنے سینہ سے قبل کی طوٹ متوجہ ہو (د)، اور نماز کے ساتھ اخرو کے حکم میں دست ہی یعنی چاہئے اور مراد اس سے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دینا ہے +

۳۶۵۹ ابتر۔ ابتر کے اصل معنی قطع کرنا ہیں اور اس شخص کو ابتر کہا جاتا ہے جس کے پیچھے اس کی نسل نہ ہو اور اس شخص کو بھی ابتر کہا جاتا ہے جس کا ذکر خیر منقطع ہو جائے اور حدیث میں ہر اس امر کو ابتر کہا ہے جو اللہ کے ذکر سے شروع نہ کیا جائے اور یہاں ابتر کے معنی منقطع الذکر ہیں اسلئے کہ کفار سمجھتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آپ کی زندگی کے ساتھ منقطع ہو جائے گا اس لئے کہ آپ کی اولاد نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص آپ سے دشمنی کرتا ہے اسی کا ذکر منقطع ہو گا اور آپ کے متعلق ارشاد فرمایا دَعْنَا لَكَ ذِكْرًا کیونکہ آپ مومنوں کے باپ ہیں (غ)، +

اس چھوٹی سی سورت میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہمیشہ کے لئے رکھ دی کہ جو شخص آپ کے ساتھ دشمنی کرے اس حق کو مٹانا چاہے گا جو آپ لائے ہیں اس کا ذکر خیر جہنم کے لئے دنیا سے منقطع ہو جائے گا اور آپ کو خیر کثیر سے حصہ ملتا چلا جائے گا اور یہ پیشگوئی تمام زمانوں کے لئے ہے۔ آج بھی جس شخص نے آپ سے بغض رکھا اس کا ذکر خیر اللہ تعالیٰ نے منقطع کر دیا +

سُورَةُ الْكَافِرُونِ مَكِّيَّةٌ وَعَشْرَانُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۔ شہدے انتہا رحم والے ۲۔ بار بار ۳۔ رحم کرنے والے کے نام سے

۶۴

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۚ وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُونَ مَا أَعْبُدُ ۚ

کہے اے کافرو! میں اس کی عبادت نہیں کروں گا جس کی تم عبادت کرتے ہو اور نہ تم کی عبادت کروں گے جو کچھ میں کی کرتا ہوں

وَلَا أَنَا عَابِدٌ لِّمَا تَعْبُدُونَ ۚ وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُونَ لِّمَا أَعْبُدُ ۚ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۚ

اور میں بھی اس کی عبادت نہیں کروں گا جو کچھ تم عبادت کرتے ہو اور نہ تم کی عبادت کروں گے جو کچھ میں کی کرتا ہوں اور تم کو اپنا دین ہے اور مجھے اپنا دین ہے

تہید سورت

اس سورت کا نام الکافرون ہے اور اس میں چھ آیتیں ہیں اور اس نام میں یہ اشارہ ہے کہ رسول خدا صلعم اور آپ کے دین میں کفر کی کوئی تاریکی باقی نہیں رہ گئی ہے اور اس سورت میں توحید کا علی رنگ پیش کیا ہے یعنی علی طور پھر اللہ صلعم آپ کے پیر و ان چیزوں کی عبادت سے بیزار ہیں جن کی عبادت کفار کرتے ہیں خواہ وہ مال و دولت ہو اور خواہ شجر و حجر یا انسان و غیرہ۔ اس کے دو ستر ناموں معشقة وغیرہ میں اس طفت اشارہ ہے اور یہ سورت اور سورہ اخلاص ایک ہی ہیں یہ علی رنگ میں توحید کو کامل کرتی ہے اور اخلاص علی رنگ میں۔ اور یہ ابتدائی کی زمانہ کی سورت ہے۔

علی میں توحید اور شرک سے بیزاری کا

۳۶۶۔ یہاں اپنے تعلق سے باتیں بیان فرمائیں اول لا اعبد ما تعبدون اور دوسری لا انا عابد ما عبدتم۔ توحید یعنی لا اعبد میں استقبال مراد ہے یعنی میں کبھی بھی تمہارے معبودان باطل کی عبادت نہیں کروں گا کیونکہ جیسا کہ مخفی نے لکھا ہے لا حب مضاع پر دخل ہوتا ہے تو اس کو استقبال کے معنی میں کر دیتا ہے جس طرح ما مضاع پر دخل ہو کر اسے حال کے معنی کر دیتا ہے۔ اور دوسرے یعنی لا انا عابد ما عبدتم میں عبدتم ماضی لاکرمات بتا دیا کہ میں نے پہلے بھی کبھی اس کی عبادت نہیں کی جس کی تم عبادت کرتے رہے ہو۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ کی نفی پہلے اور استقبال کی پہچے چاہئے تھی لیکن چونکہ استقبال کے متعلق کفار اپنا پورا زور لگاتے رہے تھے اور آپ کو آپ کے صحابہ کو ہتھرم کی ایذا پہنچا رہے تھے اور قتل کے منصوبے کر رہے تھے تو اس کی وقت کے لحاظ سے اسے مقدم کیا یعنی جتنا زور لگایا ہو زور لگائیں کبھی اس چیز کی عبادت نہیں کروں گا جس کی تم عبادت کرتے ہو اور اس کے بعد فرمایا کہ میں نے پہلے بھی کبھی اس چیز کی عبادت نہیں کی جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ اس لئے جب قبل از نبوت میں نے تمہارے ان بتوں کی عبادت نہیں کی تو اب کس طرح کر سکتا ہوں اور کفار کے متعلق دونوں دفعہ ایک ہی لفظ ہیں ولا انتم عابدون ما اعبد یعنی تم خدا کی عبادت ہرگز نہیں کر رہے اور اس کا دو دفعہ لانا تاکید کیلئے ہے اور یہ ظاہر کرنے کو کہ تمہیں اپنی بات پر اصرار ہے۔ اور آخری آیت میں دین کے معنی خدا ہیں یعنی تم اپنی عبادت کا نتیجہ دیکھ لو گے میں اپنی عبادت کا نتیجہ پاؤں گا۔ اور یہاں معبود بنانے میں ہر وہ چیز شامل ہے جو دنیائیں محبوب یا مضموب یا مقصود بنایا جاتا ہے۔

انحضرت کے کفر و کفر کا عبادت نہیں کی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۚ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ ۖ

جب اللہ کی مدد اور فتح آگئی اور تو نے لوگوں کو اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوتے

۳ اَتَوَجَّاهُ فَيَسْجُدُ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرُكَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝

دیکھ لیا تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر اور اس کی مخالفت نہ کر وہ رجوع برعت کرنے والا ہے

اس سورت کا نام النصاریہ ۱۰ اور اس میں تین آیتیں ہیں۔ ۱۰ اور اس نام میں یہ اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے گی اور وعدوں کے جو پیشتر سے کئے تھے ان کی پوری تکمیل ہو جائے گی۔ سورت میں جو کچھ فرمایا تھا لکھ دینے والے اس لئے یہاں اس سورت میں اس نتیجہ کا ذکر کیا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا اور اگلی سورت میں اس نتیجہ کا ذکر ہے جو اعدائے دین کو ملا۔ یہ سورت مجاہدین کے مقام کی ہے اور مجاہدین کے لئے یہی جہاد ہے جس کے بعد نازل ہوئی اور اس کا نزول حجۃ الوداع میں ہوا ہے۔

۳۶۶۱ ترجمہ: اور یہی ہے کہ ابن عمر سے یہ روایت بیان کی ہے کہ یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حجۃ الوداع میں ایام تشریق کے وسط میں نازل ہوئی۔ اور بخاری میں ہے ابن عباس کی روایت ہے کہ اَجَلٌ اَوْ مَثَلٌ صَبْرٌ یَّحْمِلُ صِلَمٌ یُعْبَتُ لَهٗ نَفْسُهُ یعنی اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر دی گئی ہے یا یہ شال ہے کہ آپ کو اپنی موت کی خبر دی گئی ہے اور اس میں ہی ایک اور روایت ہے کہ ابن عباس سے ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر دی گئی ہے یا یہ ظاہر ہے کہ وفات کی خبر دفعتاً قریب ہی دی گئی ہے۔ اور روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس کا نزول مکہ میں ہوا۔ اور مکہ میں نزول حجۃ الوداع میں ہی ہو سکتا تھا۔ اس لئے جس نصر اور فتح کی بیان خوشخبری دی گئی ہے وہ کوئی ظاہری فتح نہیں۔ گوئی کہ پر یہ لفظ بالخصوص بولا گیا ہے بلکہ یہ وہی فتح ہے جس کا ذکر سورۃ فتح میں ہے یعنی لوگوں کا اسلام کو قبول کرنا جیسا کہ خود ہی بیان وضاحت بھی کر دی ہے اور نصرا اللہ تعالیٰ کی مدد سے اور فتح اس کا نتیجہ ہے یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا کھلا نظارہ دیکھ لیا اور لوگ فوج در فوج دین اسلام میں داخل ہو گئے یہاں تک کہ ملک عرب میں کوئی مشرک باقی نہ رہا تو اب اللہ کی تسبیح کر جس نے اپنے ان وعدوں کو پورا کیا، اور حضرت عائشہ کی روایت سے صحیح بخاری میں ہے کہ اس سورت کے نزول کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ دِنَا وَیُحْدِثُ عَلَیْکَ اَللّٰهُمَّ اَنْخَفَا بِیْ بِرُحْمَاکَ سَعَتَہٗ +

استغفار سے مراد یہاں ان لوگوں کے لئے بھی استغفار ہو سکتا ہے جو آپ کی مخالفت کے بعد آپ فوج در فوج

اسلام میں داخل ہو رہے تھے۔ اور یہ فوج در فوج لوگوں کا اسلام میں داخل ہونا دسویں سال ہجرت کا واقعہ ہے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ بے انتہا رحم والے
بار بار
رحم کرنے والے کے نام سے

بَيِّنَاتٍ لِّأُولِي الْبَالِ وَأَنَّ اللَّهَ يَكُونُ لَكُمْ حَكِيمًا ۝

۱۹۹۰

ابو بکر کے دونوں ہاتھ ہلاک ہوئے اور وہ بھی ہلاک ہوا کہ ۳۶۶ اس کا مال اور جو اس نے کیا تھا اس کے کسی کام نہ آیا

سَيَصِدُّ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ فِي جِيدِ الْجَانِ مَوْسِدٍ ۝

وہ جلد شعلوں والی آگ میں داخل ہوگا اور اس کی عورت چٹھور
اگلے گٹھے میں کھجور کی چھال کا رس ہے ۳۶۶

اس سورت کا نام اللہ ہی اور بت بھی کہتے ہیں اور اس میں پانچ آیتیں ہیں اس میں ان لوگوں کا انجام ہلاکت ہونا بتایا ہے جو عداوت حق میں غصے بھر جاتے ہیں۔ اسی کی طرف ابو بکر کے ذکر میں اشارہ ہے اور یہ ابتدائی کی زمانہ کی سورت ہے
۳۶۶ ابی لہب۔ عبدالعزی بن عبد المطلب کی کنیت ابو لہب ہے یہ آنحضرت صلعم کا چچا تھا اور عقاب سے مروی ہے کہ یہ اس کی کنیت اس وجہ سے تھی کہ اس کے رخسارے سرخ تھے اور یا یہ کہ یہ بھی ہونے سے ہو گیا وہ خود سبکدوش تھے ابو العزیز نے کہا تو اس پر بدگوارا لہجہ جنگ کرنے والے کو کہا جاتا ہے۔ اور یوں شخص معلوم کا ذکر کر کے کنیت اسے عام کر دیا ہو دور، *

تیس سورت

ابو لہب

بخاری میں حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلعم پر یہ آیت نازل ہوئی داغدار و عشرتک الافہین (الشعرا ۶-۲۱) تو رسول اللہ صلعم نے یہاں تک کہ صفا پر چڑھ گئے اور تب آپ نے مختلف قبیلوں کو بکھانا شروع کیا جب سب جمع ہو گئے تو اپنے فرمایا کہ اگر میں تمہیں خبر دوں کہ ایک رسالہ اس پناہ کے نیچے سے نکل کر تم پر حملہ آور ہونے والا ہے تو تم میری بات کو سچ مانو گے سب نے کہا ہم نے کسی تم سے جھوٹ نہیں دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ تمہیں عذاب شدید سے ڈراتا ہوں ابو بکر نے کہا تبناک ما جعنا الا لہذا تو ہلاک ہو تو نے ہیں صرف اسلئے جمع کیا تھا تب یہ سورت اتری *

صفہ کا واقعہ

آنحضرت نے کسی جھوٹ نہیں بولا

اور اصل غرض صرف یہ بتانا ہو کہ شخص مخالفت میں ابو بکر بنتا ہے اس کا انجام اچھا نہیں اور وہ ہلاک ہو کر رہے گا۔ اور یہاں اشارہ ہے کہ اس کے دونوں ہاتھ جن سے وہ حق کی دشمنی کا کام کرتا تھا ہلاک ہو جائیں گے اور اور اس شخص کا یہ قاعدہ تھا کہ جب رسول اللہ صلعم حاجیوں میں وعظ کے لئے نکلتے اور توحید کی تبلیغ کرتے تو یہ بھی بھیجے نکلتا۔ اور کہتا کہ ایک لڑکا ہے اور ساتھ ہی پتھر اٹھا اٹھا کر آپ کے پاؤں اور ہڈیاں رنہ کر دیتا کہ تا آپ چلنے سے رک جائیں اور ابو بکر کا ذکر خاص کرنے میں یہ بھی بتانا مقصود ہے کہ باوجود اس قدر رشتہ داری کے تعلق کے بھی جب حق کی مخالفت اختیار کی تو بتائی سے نہ بچا پس اور کوئی گس طرح چپ کستا ہے اور ابو بکر جنگ بدر کے سات دن بعد دہائی تیار ہی سے مر گیا اور اس کے گھر کے لوگ بھی اس کے پاس نہ گئے اور آخر حبشیوں سے اٹھا کر اسے دفن کر دیا گیا *

۳۶۶ حطب حطب وہ چیز ہے جو جلائے کے لئے تیار کی جائے اور فلائی حطب بفلان کے معنی ہیں اس کی چٹھور کی



اور حالۃ الخطب میں جھٹی سے کٹا یہ کر دے، اور بھادی میں کھاد سے ہر کہ حالۃ الخطب سے مراد چیل فورس ہے *

جید۔ گردن یا وہ گردن جس میں ٹار پینا ہوا ہو اور عورت کی گردن پر زیادہ بولا جاتا ہے دل، مسند، کچور کی پچال (ف)، ابوسب کی عورت ام جیل تھی۔ اور اس کے حالۃ الخطب ہونے سے مراد اس کی چیل خوری ہے بعض نے ظاہر کی تھی مراد لے ہیں یعنی وہ کانٹے وغیرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستے میں پھینک دیا کرتی تھی تاکہ آپ اندھیرے میں عین تو زخمی ہوں اور قنادہ سے ہے کہ بوجہ سخت بھل ہونے کے وہ خود ایندھن باہر سے اٹھا کر لایا کرتی تھی اور پہلی دو دنوں میں وہیں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا مراد ہے اور جسے کے گردن میں ہونے سے مراد یہاں دہن میں زنجیروں کا ہونا لیا گیا ہے اور جید چونکہ زیور والی گردن کو کہتے ہیں اس لئے اشارہ اس کے مال و دولت یا زیورات کی طرف ہر اور لکھا ہے کہ اس کا ہر جواہرات کا تھا اور اس سے قسم کھائی تھی کہ میں اسے عمر معلوم کی عداوت پر فخر کروں گی اور بیشکئی کے رنگ میں بھی اس کا انجام ہوا یعنی لکڑی کے گٹھے کا رسہ اس کے گلے میں پڑ گیا اور وہ گلاٹھٹ کر مر گئی۔ اور مطلب یہ ہے کہ مرد ہو یا عورت عداوت حق اسے تباہی کو پہنچا کر بھڑکے گی *

اس سورت کا نام الخلاص ہے اور اس میں چار آیتیں ہیں اور اس نام میں یہ اشارہ ہے کہ اس میں توحید باری کو ہر قسم کے شرک سے خالص کر کے بیان کیا گیا ہے اور یہ توحید باری پر جامع تعلیم ہے اور ہر قسم کے شرک کی اس میں تردید کی ہے اور جی لئے اس کا نام اھاس بھی ہے کیونکہ توحید اصول دین کی بنیاد ہے اور یہ فی الحقیقت قرآن کریم کی آخری سورت ہے کیونکہ باقی دو دنوں سورتیں پناہ مانگنے کے لئے ہیں اور اس توحید کی جامع تعلیم پر قرآن کریم کو ختم کرنے میں یہ اشارہ ہے کیونکہ اس کی تعلیم کا لب لباب ہے اور یہ ابتدائی کی سورتوں میں سے ایک ہے *

تہذیب سورت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ بے انتہا رحم والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهِ

کونسا اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس کا کوئی بیٹا ہو اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہو اور اس کا

لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝

کوئی ہمسر نہیں ہے

۳۶۶ صمد۔ صمد (اللہ) کے معنی ہیں قصداً کا اس کا قصد کیا اور الصمد وہ ہے کہ حاجات کے وقت اس کا قصد کیا جائے
یادہ سید مطاع جس کے سوائے کسی امر کا فیصلہ نہ ہو یا وہ کہ اس نے سب کو پیدا کیا ہے اور کوئی چیز اس سے مستغنی نہیں (دل) +
کفواً کف مرتبہ اور قدریں کسی چیز کا ہم پلہ۔ اسی سے مکافاۃ ہو چکے معنی مساوات یا فعل میں مقابلہ میں (دعا) اور
کف کسی چیز کی نظیر یا اس کے مساوی کو کہتے ہیں اور کف اور کفو کے ایک ہی معنی ہیں اور اسی سے علاج میں مکافاۃ ہو چکی ہے
کاسب و نسب وغیرہ میں عورت کا ہم پلہ ہونا (دل) +

صمد

کفو

توحید کی جامع تعلیم
اور شرک کی کالی تہذیب

اس چوتھی سورت میں وحدانیت باری تعالیٰ کے سارے پہلوؤں کو شامل کیا ہے اور ہر قسم کے شرک کا ابطال کیا ہے۔
پہلی آیت میں اس کا لحد ہونا بیان کیا ہے یعنی وہ اپنی ذات میں اکیلا ہے اور یوں ہر قسم کے شرک فی الذات اور تثلیث وغیرہ
کی تردید کی دوسری آیت میں اس کا صمد ہونا بیان کیا ہے یعنی وہ جس سے تمام چیزوں کو پیدا کیا ہے اور اس لئے سب چیزیں اس کی
محتاج ہیں اور وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اس میں اس غلط خیال کی بھی تردید ہے کہ مادہ اور روح کو اللہ تعالیٰ نے پیدا نہیں کیا بلکہ
وہ خود بخود ہیں اگر ایسا ہو تو پھر اللہ تعالیٰ صمد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ مادہ اور روح کا محتاج ہو اور مادہ اور روح اس کے محتاج
نہ ہوتے ایسا ہی بت پرست قوموں کے اس عقیدہ کی بھی تردید ہے کہ خدا تک پہنچنے کے لئے جبروں کی ضرورت ہو یا بقدرہم
الایقہما برؤنا لی اللہ زلفی (الوفاۃ) تیسری آیت میں خدا کے باپ یا بیٹا ہونے کی تردید ہے اور یہ نصاریٰ کا عقیدہ
ہے۔ چوتھی میں اللہ تعالیٰ کا کوئی ہمسر ہونے کی تردید ہے جیسے اوتار ماننے والوں کا عقیدہ ہے یا جیسے آتش پرستوں
کا عقیدہ ہے کہ خالقِ خیر خدا کے مقابلہ پر ایک خالقِ شر ہے +

پھر ایک اور پہلو سے ہر قسم کے شرک کی بیان نفی کی ہے کیونکہ شرک یا ذات میں ہو گا جس کی تردید احادیث میں ہے یا صفات
میں ہو گا جس کی تردید صمد میں ہے یا بلحاظ ولد یا والد ہونے کے ہو گا جس کی تردید لعلیلا و لعلیول میں کی ہے اور
یا افعال میں ہو گا یعنی اس جیسا فعل کوئی دوسرے بھی کر سکتا ہے جس کی تردید لعلیکن لہ کفواً احد میں کی ہے یوں
تمام پہلوؤں سے اس آخری سورت میں اللہ تعالیٰ کی توحید کو کمال کے رنگ میں بیان کیا ہے اور ہر قسم کے
شرک کی جڑ کاٹی ہے +



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ بے انتہا رحم والے بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

۱۰

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ مَا سَقَىٰ ۝ اِذَا دَقَّ

کسویرے کے رب کی پناہ مانگتا ہوں ہر چیز کی شر سے جو بنی پیدا کی اور ناپائیدار کی شر سے جب تاریکی چھا جائے

وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

اور جھوٹوں میں پھونکنے والوں کی شر سے اور حسد کرنے والے کی شر سے جب وہ حسد کرے ۳۶۶۵

اتباعہ سورت

اس سورت کا نام الفلق ہے اور اس میں پانچ آیتیں ہیں اور اس کے نام میں اشارہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ تاریکیوں کو بھانڈ کر روشنی نمودار کرتا ہے اور بیچ کو بھانڈ کر درخت بناتا ہے اسی طرح اس شخص کے لئے ظلمتوں میں سے روشنی نکالتا اور اس کے کام کو کامیاب کرتا ہے جو اس کی پناہ مانگتا ہے اور وہ آیت جس کی تمہیں میں یہ دونوں سورتیں بطور دعا سکھائی گئی ہیں یعنی فاذا تلمات القنات فاستغنى بالله من الشيطان الرجيم (الفلق: ۸۰) کی ہر اس لحاظ سے یہ سورتیں کی برائی چاہیں نہیں مگر مفسرین نے ان ہر دو سورتوں کو مدنی قرار دیا ہے اور روایات اسی بات کو صحیح ٹھہراتی ہیں ان دونوں سورتوں کا قرآن کریم کے خاتمہ پر رکھا جانا اسی آیت کریمہ کے فساد کے مطابق ہے +

۳۶۶۵ دُوب۔ وَقَبَّتِ الشَّمْسُ کے معنی ہیں سوچ ڈوب گیا اور یہاں دُوب سے مراد اس کا غائب ہونا ہے (د)

نَفْثٌ۔ نَفْثٌ۔ نَفْثٌ کے معنی ہیں کچھ تھوک بھی ساتھ ہوتا ہے اور نفث۔ نفث کی طرح ہے ہر منتر پر ٹھٹھنے والے کے متعلق کہا جاتا ہے نفث المر اقی۔ اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دُوبِ الْقُدُسِ نَفْثٌ فِی دُوبِ جِسِّی سے مراد ہے کہ روح القدس نے مجھے وحی کی یا میرے دل میں ڈالا اور اقتل صلوٰۃ میں جو دعائیں آتا ہے۔ اللہم اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْثِهِ وَنَفْثِهِ۔ تو نفث سے مراد یہاں شر ہے اور شر کو نفث کہتے ہیں لہذا یہ کہ انسان اسے اپنے منہ سے پھونکتا ہے جس طرح منتر کو پھونکتا ہے اور نفثات سے مراد سواچھا نہیں اور وہو یفث علی غضب یعنی گویا وہ شدت غضب سے پھونکتا ہے (د) +

عُقْدٌ۔ عُقْدٌ کے معنی ہیں جو اور یہ اس کا نام ہے جو مضبوط باندھ لیا جائے کچھ ہو یا قسم یا اور کچھ۔ لاتعا موعقداً النکاح (البقرہ: ۲۳۵) اور عُقْدٌ کے روک کو بھی کہتے ہیں واحلل عقدہ من لسانی اور سحرہ جو کچھ دیتی ہے اسے بھی عقدہ کہا جاتا ہے اور اس کی اصل غمیت سے ہے اس لئے اسے غمیت بھی کہا جاتا ہے (د) اور حدیث دعا میں ہے کہ مَنْ قَلَبْنَا عُقْدَ الْبَدَنِ مِنْ جِسْمٍ سَعَمَ عَزَمَ كَالْبَيْتِ كَالْبَيْتِ اور ایک اور حدیث میں ہے لَا اُحْلُ عُقْدَ جَانِ عَقْدَةٍ کے معنی عزم ہیں اور ہر سے کا عُقْدَ اس کا ابرام یعنی پختہ یا محکم کر لینا ہے (د) +

اس سورت میں چار چیزوں سے پناہ مانگنے کی دعا سکھائی ہے اور ہر چیز کی شر سے جو اللہ نے پیدا کی ہے



ہر امر کی ترقی کے
مختلف مراحل
ان میں حفاظت
کی ضرورت

کیونکہ ہر چیز انسان کے نقصان کا موجب بھی ہو سکتی ہے اور نفع کا بھی گو بذات خود اس میں کوئی برائی نہ ہو مثلاً آگ یا پانی انسان کے نفع کا موجب بھی ہیں اور ان سے نقصان بھی ہو سکتا ہے۔ دوسرا اندھیرے سے پناہ مانگنے کو فرمایا کیونکہ تاریکی میں ہر قسم کے مصائب ہوتے ہیں اور یہاں بالخصوص ان تاریکیوں کی طرف اشارہ ہو جو کسی کام کی ابتدائیں انسان کے سامنے ہوتی ہیں ہر کام کی ابتدا میں اور اسی طرح تعلیم حق کی ابتدا میں چاروں طرف تاریکی اور ظلمت کا سامنا تھا یہ گویا پہلا مرحلہ ہے اور تاریکی سے پناہ چاہی ہو گو یا روشنی مانگتا ہو جب انسان کے سامنے رستے کھل جاتے ہیں اور انسان ایک کام کیلئے اپنا عزم و جدت کر لیتا ہے تو پھر ایک اور قسم کی مشکلات کا مقابلہ ہوتا ہے یعنی اس کام میں رکاوٹ ڈالنے والا پیدا ہو جاتے ہیں جن کو یہاں نغاثات فی العقد سے تعبیر کیا ہے اس کے اگر شور و معنی بھی سنے جائیں تو اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ جادو و جہج کوئی ایسی چیز جس سے کام میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہو بلکہ یہ دھوکہ باز لوگوں کی کارروائیوں کی طرف اشارہ ہے اور اصل یہ ہے کہ نغاثات سے مراد نفع کرنے والی جامعیتیں ہیں خال نغاثات صفة لغزوس (د) اور نفع کے معنی میں وسعت ہر دل میں خیالات ڈالنا یا غضب و غیرہ سے بھونکنے مارنا اس کے اندر شامل ہے اور عقد کے معنی عزم یا استحکام امر ہے گویا یہاں ان لوگوں کا ذکر ہے جو انسان کے عزم کو اپنی پھونکوں سے برباد کرنا چاہتے ہیں یہ رکاوٹ دوسرے مرحلہ پر پیش آتی ہے اور جب انسان اس مرحلہ سے بھی گزر جاتا ہے اور کامیابی ظاہر ہوتی ہے تو پھر جاکے پیدا ہوتے ہیں اس لئے تیسرے مرحلہ پر آخری مرحلہ ہر حاسد کے شر سے پناہ مانگنے کا ارشاد فرمایا اور رب الغلغلی کی پناہ مانگنے کو اس لئے کہ کفر و غفلت صبح کو کھتے ہیں جب تاریکی پھٹ کر روشنی نمودار ہوتی ہے اور اسی لفظ سے خالق الحب والنوی بھی ہے جو داؤد اور گھٹلی کو پھاڑ کر ایک درخت بناتا ہے گو یا اللہ تعالیٰ کی اس ربوبیت کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جس طرح وہ تاریکی کو پھاڑ کر روشنی عطا کرتا ہے اور گھٹلی کو پھاڑ کر درخت بناتا ہے اسی طرح پناہ مانگنے والے کے کام سے ہر قسم کی رکاوٹوں کو دور کرے ظلمت کو پاش پاش کر کے روشنی نکالے اور اس کے امر مخفی کو جو ایک بیج سے شائبہ رکھتا ہے ترقی دے کر ایک درخت بنائے اور سبک بڑھ کر اس دعا کی ضرورت تبلیغ حق میں ہے +

اتحاد سورت

اس سورت کا نام الناس ہے اور اس میں چھ آیتیں ہیں اور اس کے نام میں یہ اشارہ ہے کہ سب لوگوں کا حقیقی تربیت کرنے والا حقیقی بادشاہ۔ اصل محبوب صرف ایک خدا ہے اور اسی رب بادشاہ محبوب کی پناہ میں سنا جائے۔ اس سورت پر قرآن شریف کا خانہ ہوتا ہے نزول اس کا اور اس سے پہلی سورت کا ایک ہی وقت میں ہوا اور یہ ایک دوسرے کے مضمون کی تکمیل کرتی ہیں +

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام پر پڑھو بار بار رحم کرنے والے کے نام سے

۳۹

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ إِلَهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ

کونوں لوگوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں ۱۔ کونوں کے بادشاہ کی ۲۔ کونوں کے مہبود کی ۳۔ پیچھے ہٹ جانے والے

الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝

کے دوسرے کی شر ہے ۴۔ جو ۵۔ کونوں کے سینوں میں دوسرے ڈالتا ہے

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

جنوں اور انسانوں میں سے ۳۶۶۷

۳۶۶۷ اس سورت میں پہلی سورت کے مضمون کی تکمیل ہو کر رہا جس میں صرف ایک چیز سے پناہ مانگنے کی دعا ہے یعنی خناس

کے دوسرے کی شرارت سے ۱۔ اس کو بچانی سورت سے الگ کر کے بتایا ہو کہ شیطان کا دوسرے سے زبردست چیرہ ہے

جانان کو خیرات سے محروم کر دیتی ہو۔ اور یہاں شیطان کو خناس کہا ہو یعنی پیچھے ہٹ جانے والا۔ جس کے دیکھنے پر ۲۵

اور شیطان جو دوسرے انداز کی کرتا ہو تو پیچھے ہٹ کر رہی کرتا ہو علی الاعلان مقابلہ پر نہیں کرتا۔ اور یہاں پناہ مان

کے لئے لفظ بھی زبردست رکھے ہیں رب۔ ملک۔ الہ۔ دہ پرورش کرنے والا ملک حکومت کرنے والا الہ بظہر

اور محبوب حقیقی۔ اور شیطان کا دوسرے میں زنگوں میں ہی ہوتا ہے کسی ربوبیت کے رنگ میں کہ انسان خدا کے سوا

دوسرے کو اپنا پرورش کرنے والا سمجھ لیتا ہے کبھی حکومت کے رنگ میں کہ انسان اپنے اوپر دوسرے کی حکومت کو سمجھ کر

اس قدر اس کے آگے جھک جاتا ہو کہ خدا کو بھول جاتا ہو اور کبھی مجوسیت کے رنگ میں کہ انسان دوسری چیزوں کو

اپنا محبوب بنالیتا ہو مال کو عورت کو بیٹوں کو عزت کو شہرت کو۔ پس یاد دلایا ہو کہ سب کا تربیت کرنے والا ایک ہی سب پر باد

بھی ایک ہی سب کا محبوب حقیقی بھی ایک ہی ہیں ان تینوں راہوں سے دوسرے شیطانی سے اپنا بچاؤ کرو یہاں سے یہ

بھی معلوم ہوا کہ دوسرے انداز کا کام جن بھی کرتے ہیں اور انسان بھی +

یہ دونوں سورتیں مَعْقُودَتَيْنِ کے نام سے موسوم ہیں۔ اس لئے کہ ان میں ہر قسم کی برائیوں سے پناہ مانگنے

کا طریق بتایا ہے اور یہ ایک دوسرے کے مضمون کی تکمیل کرتی ہیں۔ اور یہودی کے سحر کے فقہ کے

متعلق ان کا نازل ہونا صحیح نہیں اور گویہ روایت بخاری اور مسلم میں ہو کہ آنحضرت صلعم پر ایک یہودی کے سحر کا اثر

ہو گیا تھا۔ مگر یہ قرآن کریم کی نص صیح کے خلاف ہو اس لئے کہ مسجدِ آپ کو کفار رکھتے تھے۔ اور یہ بات کہ آپ

خیال کرتے تھے کہ آپ ایک نعل کیا اور وہ دیکھا جو کسی طرح قابل قبول نہیں۔ اتنا بڑا واقعہ کہ وہ کفر کے علم میں آتا اور اس کی رو سے کفر

بھی بہت ہوتا حالانکہ یہ روایت صرف ایک ہی روایت کی ہو اور ایسے واقعہ کے متعلق جسے قرآن شریف قبول

کرتا ہو نہ عقل صحیح اس کو تسلیم کر سکتی ہو ایک آدمی کی روایت کچھ وقت نہیں رکھتی +

شیطان کا دوسرے
تین رنگوں میں

آنحضرت کے مسجد
ہو گیا تھا اور

اللَّهُمَّ إِنِّي وَجَّهْتُ فِي قَبْرِىَ إِلَيْكَ أَرْحَمَنِي بِالْعَزَائِ الْعَظِيمِ وَاجْعَلْ لِي
 إِمَامًا وَنُورًا وَهُدًى فِي رَحْمَةِ اللَّهِ تَذَكِّرُنِي مِنْهُ مَا نَسِيتُ وَعَلِّقْ مِنْهُ
 مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِي تِلَاوَتَهُ أَنْاءَ اللَّيْلِ وَأَنْاءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْ لِي
 مُجَّةً يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝



من

ضمیمہ اول لغاتِ آریہ

[illegible]

اُمّا - اهل	الكتب - بحر	بحار - برك	بركة - بطل
اُمّا - ۲۴۹ - ۵۹	الكتب ۱۳۷ - ۴۹۸ - اهل	بحار ۴۳ - ۲۵۹۷ - بحیرہ	بركة ۴۸۲ - ۱۰۹۶
بلن - ۲۰۹ - ۵۲۳ - ۸۰۲	البيت - ۲۶۵۲ - اهل	- ۶۸۲ - ۷۳	۱۸۰۱ - بارک - ۹۸۲ - ۸۰۱
۲۲۶۳ - ۳۰۲۲ - ۳۱۲۱	التقوى - اهل المغفرة	بخس - ۳۶۰ - ۱۱۲۰	تبارک - ۱۰۹۶
اَن - ۵۹۰ - ۳۱۲۱	- ۳۲۸۳	بخج - باخج - ۱۸۹۵	برج - ابرام - ۳۰۲۱
رائ - اَن - اَقَمّا - اَمّا	رائی - ۱۴۰۷ - ۳۱۶۱	بخل - ۵۷۶	برہ - برهان - ۱۴۳
۳۱۲۲ - اَنعمّا - ۲۱۰	آئی - آية - ۶۰ - ۱۳۸ - ۴۵۱	بداد - بادی الراى - ۱۴۵۶	بزغ - بازغ
انت - انثی - ۲۹۷۸ - ۷۴۳۲ - ۲۹۷۸	۱۹۸۸ - ۲۰۶۸ - ایہا - آئی	بدر - ۵۱۰ - بدر - یدار	بس - ۳۲۷۰
انس - اناس - ۸۸ - انس	ایہما - ۱۸۴۶ - ۱۵۹۰ - ۱۸۴۶	۶۰۹	بشر - باسرة - ۳۴۷۵
۶۰۶ - انسان - انسی لنا	- ۱۵۹۰ - ۵۳۱	بدیع - بدیع - ۱۴۹۷ - بدیع	بسط - ۳۱۲ - ۷۹۷ - ۱۱۰۷
۲۳۸۲ - انس - استیناس	۳۱۶۱	- ۳۰۵۶	بسط - ۳۱۶ - ۱۱۰۷
۲۳۱۹	اید - ایدل - ۲۸۲۹	بدل -	باط - ۳۴۳۸
انف - انف - ۳۰۷۹	ایکة - ۱۷۰۶	بدن - بدنة - ۲۲۲۷	ببق - باسق - ۳۱۳۴
انمر - انام - ۳۲۴۱	ایمر - ۷۴۱ - ۲۳۲۵	بدور - باد - ۱۵۸۷	ببل - ۹۶۳
آئی - ۲۸۶	این - ۲۹۴۹	بذر - تبذیر - ۱۸۲۳	بسم - تبسم - ۲۴۶۰
رائی - رائی - این - انام - اینة	۳۱۶۱	بذ - ۲۸۷ - ۵۹۰	بشر - ۳۴۷۸ - ۱۲۳ - بشیر
۵۰۱	باب الباء	۲۵۹۷ - ۶۷۷ - ۲۱۵	۱۴۱۴ - بشیر - ۱۵۱
آؤ - ۹۹ - ۳۰۵ - ۱۷۷۷	ب - با - ۵۴۴ - ۲۰۱۶	بارک - بارکة - ۵۹۰	۱۴۱۴ - تبشیر - ۳۹۲
۳۱۰۴ - ۲۱۰۷	۲۸۸۶ - ۲۲۶۰	بر - البارشی - ۷۷ - برات	مباشرة - ۲۳۶ - تبشیر
اَوْب - سحاب - ۸۳ - ۳۸۵	بابل - ۱۳۰	بری - بری - ۲۰۴ - تبرأ	۵۶۶ - مبشیر - ۱۴۱۴
اَوْب - ۲۶۸۱ - ۲۸۳۰	بشر - ۱۵۲۰ - ۲۲۳۳	۲۶۲۲ - ۱۲۶۲ - بریة	لص - ۲۰۹۶ - ۳۲۰۴ - بصیر
ایاب - ۲۶۸۱	بشس - باس - ۱۱۵۵	برج - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۳۵۷۲	۱۸۱۱ - بصیر - ۲۰۹۶
اَوْد - ۳۲۹ ج	۲۱۵ - ابتاس - ۱۴۶۲	تبرج - ۲۹۶ - ۲۳۴۷	۱۵۸۵ - البصیر - ۱۲۱
اول - تاویل - ۳۷۶ - ۱۰۹۳	بوس - باش - ۲۲۱۸	- ۲۶۵۱	لصیرة - ۱۲۱ - ۹۹۵
اَوّل - ۴۳۵	بث - ۷۳۵	برج - ۱۵۷۳ - ۱۹۳۷	مبصر - ۱۸۱۱ - استیفاء
۱۰۷۹ - الاوّل - ۳۲۹۰	بث - اَبَثَر - ۳۶۵۹	بَرْد - بَرْد - ۲۳۳۷ - ۳۵۲۴	- ۲۵۵۹
اَوّ - اَوّ - ۱۳۵۵	بثک - ۷۳۵	بَرز - بارز - ۳۲۰ - ۱۹۲۷	بضع - بضاعة - بضع
اَوّی - ۱۲۳۷ - ۱۹۴۰ - اَوّی	بثک - تبثک - تبثک	برزخ - ۲۲۹۷	- ۱۵۲۶
۱۲۲۷ - مآوّی - ۵۳۷	بث - مُبَثّ - ۲۰۲	برص - ابرص - ۴۴۳	بطور - بطاء - ۶۸۸
۱۲۲۷	بحس - انجاس - ۸۸	برق - ۲۴۸۷ - ۱۶۰۶ - برق	بهر - ۱۲۳۸
اهل - ۷۲ - ۱۳۷ - ۵۰۸	بجث - ۸۱۶	۱۹۱۵ - ۳۲۵۸	بشش - بطشة - ۲۴۲۸
۷۳۹ - ۱۱۱۷ - ۲۱۲۳	بحج - ۸۸۲ - ۷۳۹	برک - مبارک - ۴۸۲ - ۹۸۲	بطل - باطل - ۶۵ - ۳۴۹

[illegible]

اس فہرست میں ۱۰ اہمات نوٹوں کے ہیں۔

فہرست

مقتال - اجتناب	جَبَّ - جَبَّ	جَبَّ - جَبَّ	اجتناب - جَبَّ
مقتال - ۶۶۰ -	جَبَّ - اجتناب ۱۶۵۲ -	جَبَّ - ۲۸۴۰ -	اجتناب - ۶۴۴۰ - جانب
ثَلَّ - ثَلَّة - ۳۲۴۴ -	جَبَّ - ۱۱۱۳ -	جَبَّ - ۲۸۴۰ -	۲۹۵۰ -
ثَلَّ - ۶۰۳ -	جَبَّ - جائیہ - جَبَّ - ۲۰۲۱ -	جَبَّ - ۱۶۱۱ -	جَبَّ - ۱۹۸ - ۲۵۱۵ - جَبَّ
ثَمَّ - ۱۰۳۶ - ۱۴۴ - ۲۴۲ -	جَبَّ - جَبَّ - ۹۳۳ -	جَبَّ - جَبَّ - ۲۹۸۴ -	۱۹۸ - ۱۸۲۲ - ۱۴۴ - جَبَّ
۲۰۲۳ - ۲۲۴۰ -	جَبَّ - جَبَّ - ۱۵۱ -	جَبَّ - جَبَّ - ۲۹۸۴ -	۱۹۸ -
ثَمَّ - اَثَمَّ - ۱۹۱۴ - ثَمَّات	جَبَّ - جَبَّ - ۱۵۱ -	جَبَّ - جَبَّ - ۲۶۲۱ -	جَبَّ - ۳۱۸ -
۳۴۲ -	جَبَّ - ۲۴۲۱ -	جَبَّ - جَبَّ - ۳۲۴۸ -	جَبَّ - ۱۶۰ - ۲۲۱ -
ثَمَّ -	جَبَّ - ۲۴۵۳ -	جَبَّ - جَبَّ - ۱۸۵۲ -	جَبَّ - جَبَّ - ۱۹۹۲ -
ثَمَّ - ۲۲۰۴ - ۱۴۴۲ - ثَمَّ	جَبَّ - جَبَّ - ۱۳۳۸ -	جَبَّ - جَبَّ - ۲۶۴۲ -	جَبَّ - ۱۴۶۹ -
مَثَمَّ - ۱۴۱ - استثناء	جَبَّ - ۱۹۵۰ -	جَبَّ - جَبَّ - ۲۹۳۵ - ۲۳۰۳ - ۶۴۵ -	جَبَّ - ۸۸۴۰ - ۳۱۱ -
۳۴۰۳ - مَثَمَّ - ۶۰۳ -	جَبَّ - جَبَّ - ۱۴۹۱ -	جَبَّ - جَبَّ - ۲۳۰۳ -	استثناء - ۲۳۱۱ - ۲۹۶۴ -
ثَوَّب - ثَاب - ۱۵۴ - ۵۳۰ -	جَبَّ - جَبَّ - ۱۵۰۶ - جَبَّ	جَبَّ - جَبَّ - ۳۳۱۱ -	جَبَّ - ۲۳۱ -
اَثَاب - ۵۴۲ - مَثَابَة	جَبَّ - ۲۱۶۶ -	جَبَّ - جَبَّ - ۱۱۵۱ - جَبَّ	جَبَّ - ۲۸۳۴ -
۱۵۴ - مَثَابَة - ۱۳۶ - ۱۵۴ -	جَبَّ - جَبَّ - ۱۹۹۰ -	جَبَّ - جَبَّ - ۱۱۵۱ - ۱۱۸۶ -	جَبَّ - ۱۴۶۸ -
ثَوَّب - ۱۳۶ - ۱۵۴ - ۵۳۰ -	جَبَّ - جَبَّ - ۲۵۱۳ -	جَبَّ - جَبَّ - ۳۵۹۴ -	جَبَّ - ۱۲۳۹ - ۶۵۵ -
۵۴۲ - ثَبَة - ۶۸۴ -	جَبَّ - جَبَّ - ۴۸۹ -	جَبَّ - جَبَّ - ۱۳۰۴ -	جَبَّ - ۱۵۹۸ - جَبَّ
ثَوَّر - ثَار - اَثَارَة - ۹۴ -	جَبَّ - جَبَّ - ۹۵۵ -	جَبَّ - جَبَّ - ۲۲۹۴ -	جَبَّ - ۱۵۹۸ - جَبَّ
ثَوَّى - مَثَوَّى - ۵۳۴ - ۳۸۲ -	جَبَّ - جَبَّ - ۱۱۴۳ -	جَبَّ - جَبَّ - ۲۰۴۸ - ۲۰۴۸ -	جَبَّ - ۱۴۲۲ -
ثَبَّ - ثَبَّ - ۳۳۴۹ -	جَبَّ - جَبَّ - ۱۸۹۶ -	جَبَّ - جَبَّ - ۲۲۴۹ -	جَبَّ - ۳۰۶۱ -
باب الجیم		جَبَّ - جَبَّ - ۲۲۴۹ -	جَبَّ - ۱۸۰۵ -
جَبَّ - ۱۴۴۹ -	جَبَّ - جَبَّ - ۱۶۲۶ -	جَبَّ - جَبَّ - ۲۲۴۹ -	جَبَّ - ۲۱۱۱ -
جَبَّ - ۱۵۲۰ -	جَبَّ - جَبَّ - ۱۳۵۰ -	جَبَّ - جَبَّ - ۱۰۸۰ - ۱۴۰۹ -	جَبَّ - ۲۶۲۸ -
جَبَّ - ۶۴۱ -	جَبَّ - جَبَّ - ۱۴۶۱ - ۴۸۲ - ۳۸۱ -	جَبَّ - جَبَّ - ۱۴۰۹ - ۱۰۸۰ -	جَبَّ - ۳۱۹ -
جَبَّ - جَبَّ - ۸۰۴ - الجبار	جَبَّ - جَبَّ - ۴۸۲ -	جَبَّ - جَبَّ - ۳۴۲۶ -	جَبَّ - ۲۸۰ - ۱۳۲۶ - ۱۳۲۶ -
جَبَّ - ۲۳۳۴ - ۱۶۲۳ -	جَبَّ - جَبَّ - ۱۴۳۰ -	جَبَّ - جَبَّ - ۱۰۱۵ - ۹۹۱ - ۳۹ -	جَبَّ - ۲۸۰ -
جَبَّ - ۳۳۲۹ - جَبَّ - جَبَّ - ۲۴۳۸ -	جَبَّ - جَبَّ - ۱۴۶۶ - جَبَّ	جَبَّ - جَبَّ - ۱۰۱۵ - ۹۹۱ - ۱۹۸۶ -	جَبَّ - ۱۳۲۱ - ۲۸۰ - جَبَّ
جَبَّ - جَبَّ - ۲۴۹۸ -	جَبَّ - جَبَّ - ۲۹۸۵ - ۳۳۵ -	جَبَّ - جَبَّ - ۱۱۸۵ - ۳۹ - جَبَّ	جَبَّ - ۹۴۲ - ۴۵۴ - جَبَّ
جَبَّ - جَبَّ - ۱۲۸۸ -	جَبَّ - جَبَّ - ۲۱۹۱ - ۱۶۲۹ -	جَبَّ - جَبَّ - ۳۲۱۰ - جَبَّ	جَبَّ - ۱۵۵۴ - جَبَّ
جَبَّ - جَبَّ - ۱۱۹۸ - ۵۴۵ -	جَبَّ - جَبَّ - ۲۱۹۱ - ۱۶۲۹ -	جَبَّ - جَبَّ - ۱۶۸۶ -	جَبَّ - ۲۶۲۸ - جَبَّ
جَبَّ - جَبَّ - ۱۱۹۸ - ۵۴۵ -	جَبَّ - جَبَّ - ۲۱۹۱ - ۱۶۲۹ -	جَبَّ - جَبَّ - ۱۶۸۶ -	جَبَّ - ۲۶۲۸ - جَبَّ
جَبَّ - جَبَّ - ۱۱۹۸ - ۵۴۵ -	جَبَّ - جَبَّ - ۲۱۹۱ - ۱۶۲۹ -	جَبَّ - جَبَّ - ۱۶۸۶ -	جَبَّ - ۲۶۲۸ - جَبَّ

اس فہرست میں حالات و قول کے ہیں۔

ض

جاء - احداث	محدث - تحشس	حب - حضر	حاضرة - حکیر
جاء - ۱۹۹۰ - ۲۰۳۶ - اجاء	محدث - ۲۱۲۵ - حدیث	حب - ۶۱۱ - ۵۶۹ - حیب	حاضرة - ۲۵۳۰ - حاضرة - ۳۶۰
۱۹۹۰	۱۵۱۶ - ۲۲۶۹	۲۶۱ - ۶۱۱ - حاب	تحشس - ۳۲۳۲
حیب - ۲۳۲۳	حلق - حدیقة - ۲۳۸۰	۳۵۲۸ - حبان - ۱۹۲۱	حظ - حطة - ۸۵
حید - ۳۶۶۳	حذر - تحذیر - ۲۰۱ - حذر	حید - ۱۲۱	حطب - ۳۶۶۳
باب الحاء			
حَبّ - حَبّ - ۲۰۳ - ۹۸۶	حَبّ - تحزیر - محزور - ۲۰۸	حبر - استجار - ۲۱۲۱	حطمة - حطام - حطمة
۱۶۳۶ - حَبّة - ۲۰۳	۸۷۰ - حَزّ - حروس	حسرة - حسیور - محسور	۲۸۴۲ - ۳۶۵۰
استجاب - ۱۶۳۶	۲۷۱۸	حس - حسوم - ۳۲۱۱	حظ - ۲۹۲۱
حَبّ - محبة - ۲۱۲۳	حَوْب - محراب - ۲۱۲	حسن - ۱۰۶ - ۵۰۴ - حَسَن	حظر - محظور - ۱۸۱۸
حبر - اجار - ۸۷۷	۲۶۸۲ - محاربة - ۸۱۸	۱۳۹۰ - احان - ۱۰۶	حَفّ - حافّ - ۱۹۱۶
حَبّ - ۲۷۹ - ۳۹۳	حَزْث - ۲۶۲ - ۲۹۶	۱۷۷۷ - حنة - ۱۰۵ - ۵۰۷	حفذ - حفدة - ۱۷۶۳
حَبّ - حَبیكة - ۲۱۵۸	حرج - ۶۸۲ - ۱۰۱۲	۱۳۹۰ - حنی - ۵۹۷ - ۶۹۷	حفر - حفرة - حافرة
حَبّ - ۲۶۹۰ - ۲۱۳۷	حرد - ۳۲۰۳ - ۱	حسان - ۳۲۶۵	۳۵۳۲
حتور - ۲۰۲۳	حَرَس - ۳۲۲۵	حشر - ۳۸۲ - ۹۳۹ - ۳۲۱۷	حفظ - ۷۰۰ - حافظة - ۳۷
حتی - ۳۱۲۰	حرم - حریض - ۱۲۱	حاشر - محشورة - ۳۸۲	حفظة - حافظ - ۹۵۶
حَثّ - حَثیث - ۱۰۹۶	حرض - تحریض - ۱۲۵ - ۷۰۵	حَصّ - حصص - ۱۵۵۱	۲۱۵۰ - حفیظ - ۲۱۵
حج - ۱۰۱ - ۱۹۸ - ۲۸۵	حرف - تحریف - ۱۰۰ - ۷۹۹	حصب - حاصب - ۱۸۵۵	۲۱۵۰ - محفوظ - ۲۱۵۰
حَجّة - ۲۹۶۰ - ۷۰۰ - ۱۰۱	۲۲۰۵ - تحزف - ۱۲۱۶	حَصَب - ۲۱۸۸	استحفظ - ۸۲۷
حاجة - ۱۰۱	حرق - تحریق - احتراق	حصد - حصاد - ۱۳۸۸	حفی - احفاء - ۱۱۸۶ - ۲۰۶
حجب - حجاب - ۱۸۳۸	۲۰۹۸ - ۲۱۷۰ - حریق - ۵۷۷	حَصید - ۱۳۸۸ - ۲۱۳۷	حقی - ۲۰۶
حجر - ۱۰۲۲ - حَجَر - ۶۳۲	حرك - حركة - ۳۲۹۰	حصر - ۲۱۵ - ۷۱۳ - ۱۲۶۷	حق - ۶۵ - ۲۶۹ - الحق
۱۰۲۲ - ۲۳۶۲ - حجارة	حرم - حرام - ۷۸۰ - ۷۸۰	۱۸۰۸ - احصار - ۲۵۰	۲۵۰ - ۸۶۸ - ۲۱۰۸
۳۸ - حَجرة - ۳۱۲۰	۲۱۸۵ - ۳۳۷۵ - محروم	۱۲۶۶ - حصور - ۲۱۵	احقاق - ۱۲۰۷ - استحق
الحجر - ۱۷۰۸ - محجور - ۲۲۲	۱۸۱ - ۳۱۶۳ - حرمة - ۲۲۲	حَصیر - ۱۸۰۸	۸۸۵ - حقیقی - ۱۱۳۰
۲۳۶۲	تحريم - ۳۲۷۵	حصل - تحصيل - ۳۶۲۲	حاة - ۳۲۰۹
حجز - حاجز - ۳۲۲۲	حری - تحذی - ۳۲۲۹	حصن - محصنة - تحصن	حَقَب - ۱۹۳۷
حَدّ - ۲۳۷ - ۱۳۱۳ - حادّ	حزب - ۸۲۳ - ۱۲۵۱	۶۲۵ - احسان - ۲۲۷	حقف - احقاف - ۳۰۶۳
محادّة - ۲۳۷ - ۱۳۱۳	حُزْن - حُزْن - ۵۹	حصى - احماء - ۱۶۵۶	حکو - ۷۵۰ - ۲۷۵ - ۲۵۲
حدید - ۲۳۷ - ۲۷۳۹	حسّ - ۳۳۸ - ۵۳۸ - ۲۱۹۰ - ۳۱۲۵	۱۹۰۰	حکو - ۲۷۵ - ۲۷۵ - ۲۷۵
حدب - ۲۱۸۶	احساس - ۲۲۰ - حیس	حَصّ - ۳۲۲۰ - ۳۵۹۶	حاکم - ۶۵ - حکم - حکم
حدث - احداث - ۲۱۰۷	۲۱۹۰ - تحشس - ۱۵۷۹	حَضَر - تحضر - ۲۲۹۵	۲۷۵ - ۱۲۲۰ - حکیم - ۷۵۰

خطف - خلیفہ	اختلاف - خیانت	خائن - دخول	مدخل - دولت
خطف - اختطاف - ۱۲۲۷	۲۵-۲۳۳۳-اختلاف	خائن - خزان - ۷۲۶	مدخل - ۶۴۷-مدخل
خطف - ۱۲۲۷	۲۰۲-۲۱۳-۱۵۱۸-خطف	خائنة - ۷۹۹	۱۳۰۷
خطو - خطوۃ - ۲۰۶	۱۳۲۹-خالیف - ۱۳۳۱	خوی - خاویۃ - ۳۳۴	دخن - دخان - ۲۹۳۰
خف - خفف - استغفأ	خلف - ۱۳۲۹-اخلاق	خاب - خائب - ۵۱۳	۳۰۲۷
خفیف - ۱۷۷۰-خفان	۲۲۹۸-خلفۃ - ۲۳۹۲	خیر - ۱۳۷-۲۲۰-۲۷۴	دَر - میدار - دُری
۱۲۹۴	خَق - ۱۳۵-۷۷-۲۳	۲۳۲۷-۲۱۵۳-۱۴۹۳	۹۰۶-۲۳۳۱
خفت - تخافت - ۱۸۸۹	۲۳۲۹-۱۱۰۷-۴۳۱	۲۸۳۸-۲۸۵۱-اختیا	دَر - تدار - ۵۶۹-۵۶۹
خفض - خافضة - ۱۷۱۱	خلاق - ۱۳۵-خَلَق	مختار - ۲۰۵۰-۲۵۳۳	درج - استدرج - ۲۹۴
خفی - اخفاء - ۱۶۰	۱۳۵-۲۳۲۹-اختلاق	خبریات - ۲۸۵۱-۳۲۶۵	۱۱۸۳-درجۃ - ۲۹۴
۲۰۵۱-استغفایہ مخفی	۲۳۲۹-مخلقة - ۲۲۰۰	خیط - خیاط - ۲۳۵	۵۵۶-۱۱۸۳-دَرَج
۱۶۴۳-خفی - ۱۹۷	خلا - ۲۶-۱۶۹-۵۲۸	خیل - ۳۸۵-۱۷۲۱-۱۸۵۲	۷۹۴-۷۹۴
۲۹۷۷-خفی - ۲۰۴۶	خمد - خامد - ۲۱۳۷	تخیل - ۲۰۸۲-مختال	دَر - ۴۷۰-۹۹۶
خَل - خَلۃ - خلیل مَخَل	خمر - خمار - ۲۲۲۳	۶۵۶	دَر - ادراك - تدارک
خَل - ۳۲۸-۷۴۰-۱۲۹۹	خمنص - مخمصة - ۷۸۸	خام - خیمۃ - ۳۲۶۶	۷۹۴-۷۹۴-دَر
خلیل - ۳۰۱۸	۱۳۶۰	باب الدال	
خَلد - ۲۶-خالد - ۱۳۹	خمنط - ۲۶۸۷	دَاب - دائب - ۳۸۱	دَر - آذری - ۱۳۸۱
۲۱۳۱-خلود - ۷۱۵-۱۵۰۶	خنر - خنریر	۱۵۴۷	دش - ۱۷۵۲
۲۱۳۱-خلد - اخلاص - ۱۷۷۷	خنس - خائن - خنل	دَب - دابة - ۲۰۲-۱۲۴۳	دس - ۱۷۵۳
۲۱۵۲-مُخَلد - ۳۲۷۷	۳۵۵۰	۱۷۷۷-۱۷۷۷-۲۷۲۸	دس - دسار - ۳۲۲۷
خلص - استخلص - ۱۷۵۳	خنق - مخنقة - ۷۸۴	دَب - تدبیر - تدبیر	دع - ۳۱۷۵
۲۱۵۰-۲۰۰۹-خلص	خور - خوار - ۱۱۵۵	۷۰۲-۲۶۱۶-دابر - ۹۴۴	دع - ادعاء - ۲۷۵۵-دع
مَخْلَص - ۲۰۰۹-۱۷۷۷	خوض - ۷۶۱-۷۶۹	دَب - تدبیر - تدبیر	دع - دعوة - ۲۶۲۸-دع
۲۸۵۰-خالص - ۱۷۷۷	۱۳۱۵-۱۳۱۵	دَب - تدبیر - تدبیر	دع - دعوی - ۲۱۰۳-دع
خوف - ۷۵۲-۷۵۲	خول - خالة - ۶۳۴	دَح - دحور - مدحور	دعوی - ۲۷۵۵
خلط - اختلاط - ۲۸۳	۱۲۴۵-۱۷۷۷-۱۷۷۷	۱۰۲۰	دع - ۱۷۱۹
۱۳۸۸-مخالطة - ۲۸۳	تخويف - تخويف	دَحض - ادحاض - ۱۹۳۴	دع - مدافعة - ۲۲۲
خلیط - ۲۸۳-۱۳۸۸	۱۷۷۷-خليفة - ۱۲۰۰	دَحض - ادحاض - ۱۹۳۴	۵۶۰
خلع - ۲۰۴۹	خول - خالة - ۶۳۴	مدحض - ۲۸۰۴	دع - دافق - ۳۵۷۷
خلف - ۱۱۵۰-۱۱۷۷-۲۱۳۱	خول - تخویل - ۹۸۵	دَحو - ۳۵۳۹	دک - دکاء - ۱۹۶۵
خلف - ۱۳۵۸-۱۳۲۹	خان - احتیان - ۲۳۴	دَحو - داخو - ۱۷۴۴	دل - دلیل - ۲۳۷۸
استخلف - ۲۳۴۳-خليفة	خيانة - ۲۳۴-۷۶	دَحو - دخول - ۱۷۷۷	دلک - دولت - ۱۸۶۵

دلو۔ ہندہ	ذالت۔ ذنوب۔	ذو۔ رتق	رتل۔ مودف
دلو۔ جاتی۔ ۱۰۶۴۔ ۲۳۸۳	ذالت۔ ۹۔ ۲۲۲۰۔ ۲۲۵۴	ذو۔ ذات۔ ذوات۔ ۲۲۵۴	رتل۔ تریل۔ ۲۳۴۱۔ ۲۳۶۹۔ ریح۔ ۳۲۶۹۔
تدلی۔ ۱۰۶۴۔ ۳۱۹۸	ذاب۔ ذتب۔	ذود۔ ۲۵۰۹	رجز۔ ۸۴۔ رجز۔ ۳۲۶۱
دمر۔ تل۔ میو۔ ۱۸۱۵	ذام۔ مذوم۔ ۱۰۶۰۔	ذوق۔ ۵۴۴۔	رجس۔ ۱۳۶۴۔ ۸۴۱۔
دمخ۔ ۲۱۲۰	ذب۔ مذذب۔ ذباب۔	ذہب۔ اذہب۔ ذاہب۔	رجح۔ رجوع۔ راجم۔ ۶۹
دم۔ دمد۔ ۳۶۱۰۔	۴۵۳۔	۲۰۸۰۔ ۲۴۱۱۔	رجف۔ رجفة۔ ۱۱۱۳۔
دمو۔ دم۔ ۴۶۔	ذبح۔ ۴۲۔ ۴۸۴۔	ذہل۔ ۲۱۹۸۔	رجف۔ ۱۱۶۳۔ ارچان۔ مرجف۔
دنا۔ ادنہ۔ ۲۶۴۲۔ ادنی۔	ذخ۔ اذخار۔ ۲۳۵۔	باب الرائ	۱۱۱۳۔ ۲۶۴۳۔
۹۰۔ دنیا۔ ۱۰۸۔ ۱۲۳۳۔	ذر۔ ذریۃ۔ ۱۵۶۔ ۱۲۲۳۔	رأس۔ ۲۴۸۴۔	رجل۔ ۳۲۴۳۔ راجل۔
دانیۃ۔ ۹۹۰۔	ذرة۔ ۶۶۰۔	رائ۔ رائذ۔ روف۔ ۱۸۰۔ ۱۳۶۴۔	رجل۔ ۳۰۸۔ ۱۸۵۲۔
دار۔ دیار۔ ۳۱۲۔ ۸۴۰۔	ذرا۔ ۲۲۹۰۔	رائی۔ رویۃ۔ ۲۰۳۔ ۴۲۶۔	رجم۔ رجیم۔ رجیل۔
۱۸۰۵۔ دور۔ دائرۃ۔ ۸۴۰۔	ذرع۔ ذراع۔ ۱۴۸۶۔	۲۹۰۶۔ ۹۴۰۔	۲۰۵۔ ۱۶۴۹۔ ۴۱۰۔
۱۸۰۵۔ دیار۔ ۳۴۴۰۔	ذرو۔ ذاریت۔ ۱۹۲۵۔	ری۔ ارایت۔ ارایتک۔	رجاء۔ رجاء۔ رجاء۔ موجود۔
دولۃ۔ تداول۔ داول۔	ذعن۔ اذعن۔ ۲۳۳۹۔	۲۹۰۶۔ ۳۲۱۴۔	۱۱۳۴۔ ۱۳۴۴۔
۵۳۴۔	ذقن۔ ۱۸۸۸۔	رویا۔ ۱۵۱۶۔ ۵۴۵۔	۱۴۴۸۔ ۳۲۱۴۔
دام۔ دائر۔ دوام۔ ۲۴۲۲۔	ذکر۔ ۱۹۱۔ ۳۰۴۔ ۳۰۹۔	۱۸۰۱۔ ۱۸۴۹۔ ۱۸۰۱۔	۱۳۵۸۔ ۱۳۵۸۔
دون۔ ۳۹۹۰۔ ۱۲۰۰۔	۲۱۳۳۔ ۱۴۴۱۔ ۱۰۴۴۔	۴۵۲۔ ۴۵۲۔ ۴۵۲۔	۲۸۵۵۔
دھر۔ ۳۶۴۸۔ ۳۰۴۹۔	۲۱۶۲۔ ۲۹۴۸۔ اذکر۔	رئی۔ ۲۰۲۵۔	۳۵۶۳۔
دھق۔ دھاق۔ ۳۵۲۴۔	۱۵۴۶۔ تذکر۔ ۳۶۰۔	رُت۔ ۲۔ ۴۵۵۔ ۱۲۸۴۔	۱۵۵۸۔
دھم۔ مذھام۔ ۳۲۶۲۔	ذکری۔ ۱۰۴۴۔ الذکر۔	رُت۔ رُتبا۔ ۱۶۴۲۔	۳۶۵۳۔
دُھن۔ ۲۲۵۸۔ ادھان۔	۱۹۱۔ ۱۲۴۴۔ اهل الذکر۔	ربانی۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۵۲۱۔	۲۹۲۔ ۶۰۰۔ ۶۰۰۔
مدھن۔ دھان۔ ۲۲۵۳۔	۱۴۴۱۔	ربییۃ۔ ۶۳۴۔	۱۰۔ ۱۰۔ ۱۰۔
مدھنتۃ۔ ۳۴۰۰۔	ذکا۔ تذکیۃ۔ ۴۸۴۔	ریج۔ ۲۹۔	۱۳۶۴۔ ۱۳۶۴۔
دھی۔ ادھی۔ ۳۲۳۵۔	ذلل۔ ۹۱۰۔ ۵۱۰۔ ۱۸۲۲۔	رخص۔ رخص۔ ۴۵۰۔	۱۹۵۱۔
دین۔ ۳۰۔ ۱۵۲۔ ۳۳۰۔	ذلول۔ ۹۴۰۔ ذلۃ۔ ۹۱۰۔	ربط۔ ربط۔ مرابطۃ۔	۲۸۴۲۔
۱۵۴۰۔ ۱۴۴۸۔ ۳۶۵۵۔	۵۰۰۔ ذلیل۔ اذلۃ۔	۱۲۴۴۔ ۱۲۱۱۔ ۵۹۴۔	۲۵۹۰۔ ۲۵۹۰۔ ۲۵۹۰۔
تداین۔ مدانیۃ۔ ۲۵۹۰۔	۵۱۰۔ ۸۴۱۔ ذلل۔	ربیع۔ ربیع۔ ۴۰۳۔	۲۵۹۰۔ ۲۵۹۰۔ ۲۵۹۰۔
دان۔ مدین۔ مدینۃ۔	۲۴۶۲۔	ربا۔ ۲۵۹۶۔ ۳۵۱۔	۲۰۲۴۔
۳۲۸۸۔	ذم۔ ذمۃ۔ مذموم۔	راییۃ۔ ۱۶۱۱۔ ربوۃ۔ ۳۲۱۔	۲۵۱۶۔ ۲۵۱۶۔
باب الذال	۱۲۶۹۔	۲۲۴۱۔ ۱۴۴۹۔	۱۲۰۸۔ ۱۲۰۸۔
ذا۔ ہذا۔ ۳۲۵۴۔	ذن۔ ذنوب۔ ۳۸۱۔	رتق۔ ۱۵۲۱۔	۲۲۸۴۔
ہذا۔ ۵۵۔	۳۱۴۳۔	۲۱۴۸۔	

صفحہ ۱۰۰
اس فہرست میں حوالہ دیا گیا ہے۔

ردم - رمی	دعرب - رکس	رکض - رھو	ریب - زکی
ردم - ۱۹۶۲	رکض - ۲۱۳۵	ریب - ۱۳۵۱ - ۱۳۵۱ - ۱۳۵۱	رکض - ۲۱۳۵
ردی - تزدی - ۷۸۴	رکض - ۱۶۵	رکض - ۱۵۹ - ۲۶۰	ریب - ۳۱۸۰ - ۳۱۸۰ - ۳۱۸۰
۱۰۲۱ - متروڈیہ - ۷۸۴	۱۳۶۰ - ۷۸۴	رکض - ۱۲۲۹ - ح	۱۳۶۰
ردی - ۲۵۱۶	رکض - ۷۲۱	رکض - ۱۲۸۹	ریب - ۱۰۶۶
رذل - اُرذل - ۱۲۵۶	رکض - ۱۸۴۱	رکض - ۲۷۶۵	ریب - ۲۲۲۶
رذوق - ۱۳ - ۱۲۱۱ - ۱۲۱۱	رکض - ۲۳۲	رکض - ۲۱۷	ریب - ۳۵۶۱
۳۲۸۷ - رذوق - رذوق - ۱۵۰۱	رکض - ۳۲۶۷	رکض - ۲۲۸	ریب - ۱۶۱۱
۳۲۸۷ - رذوق - رذوق - ۳۲۶۷	رکض - ۳۲۶۷	رکض - ۲۲۸	ریب - ۱۶۱۱
رذوق - ۲۳۷۳	رکض - ۲۲۵ - ۲۲۵ - ۲۲۵	رکض - ۳۲۶۷	ریب - ۵۸۰
رکض - ۳۷۷۷	رکض - ۱۱۷۷ - ۷۸۴	رکض - ۲۳۰۵	ریب - ۳۶۲۸
رسل - رسول - ۲۰۹ - ۱۱۰	رکض - ۲۲۵ - ۲۲۵	رکض - ۱۵۷۹ - ۷۷۷ - ۱۱۱	ریب - ۲۳۳۱
رسل - رسول - ۱۱۰	رکض - ۳۲۵ - ۳۲۵	رکض - ۱۷۸۷ - ۷۷۷ - ۱۷۸۷	ریب - ۲۳۳۱
رسل - رسول - ۲۰۳۲	رکض - ۲۸۶ - ۲۸۶	رکض - ۲۱۸۲ - ۱۹۸۲ - ۱۸۷۲	ریب - ۲۷۷۰
رسل - رسول - ۱۱۸۶	رکض - ۱۹۰۳ - ۷۹۳	رکض - ۳۲۲۵ - ۳۲۲۵ - ۲۹۰۱	ریب - ۱۵۸۰
رسل - رسول - ۲۳۱	رکض - ۱۹۱۲	رکض - ۳۶۳۱ - ۱۷۲۰	ریب - ۱۵۸۰
رسل - رسول - ۲۳۱	رکض - ۳۱۷۳ - ۱۹۰۹ - ۲۱۵	رکض - ۱۲۳۷ - ۷۷۷ - ۲۰۲	ریب - ۱۲۱۵
رسل - رسول - ۳۳۲۲	رکض - ۲۱۵ - ۲۱۵	رکض - ۱۵۸۶ - ۱۵۸۶ - ۱۵۸۶	ریب - ۱۳۸۸
رسل - رسول - ۲۱۹۸	رکض - ۲۱۵ - ۲۱۵	رکض - ۱۵۳۰ - ۱۵۳۰ - ۱۵۳۰	ریب - ۲۹۹۸
رسل - رسول - ۲۱۹۸	رکض - ۱۹۰۵	رکض - ۲۵۸۲ - ۲۵۸۲ - ۲۵۸۲	ریب - ۲۵۸۹
رسل - رسول - ۲۱۹۸	رکض - ۱۸۹۷ - ۱۸۹۷	رکض - ۱۲۸۲ - ۱۲۸۲ - ۱۲۸۲	ریب - ۲۱۱۶
رسل - رسول - ۲۱۹۸	رکض - ۲۸۲۲ - ۲۸۲۲	رکض - ۲۷۹۲ - ۲۷۹۲ - ۲۷۹۲	ریب - ۲۰۹۹
رسل - رسول - ۲۸۶	رکض - ۳۲۶۷	رکض - ۱۲۹۸ - ۱۲۹۸ - ۱۲۹۸	ریب - ۱۲۵۹
رسل - رسول - ۱۹۷۲	رکض - ۳۰۸	رکض - ۱۹۵۱ - ۱۹۵۱ - ۱۹۵۱	ریب - ۱۵۰۵
رسل - رسول - ۱۶۰۶	رکض - ۲۹۷۲	رکض - ۳۶۱ - ۳۶۱ - ۳۶۱	ریب - ۲۷۸۷
رسل - رسول - ۱۳۷	رکض - ۲۰۲۲	رکض - ۲۷۰ - ۲۷۰ - ۲۷۰	ریب - ۱۹۲۶

در فهرست میں حالات نوٹوں کے ہیں۔

فصل

زکی - زال	زال - ست	ستر - ستر	ستر - ستر
۳۲۱۰ - ذکوہ - ۲۶ - ۱۹۴۶	۱۶۶۳ - ترتیل - ۱۳۹۱	مستور - ۲۹۳۶	۱۶۹۳ - ستراد - ۵۱۸
۱۹۸۱ - ۲۲۵۱ - زکی	زیت - زیتون - ۲۳۳۱	مجدد - ۵۲ - ۵۰۱ - ۲۲۰۹	اسرار - ۱۴۱۸
ذکیہ - ۱۹۴۶ - ازکی - ۳۱	زینخ - ازغ - ۳۶۶ - ۲۶۳۴	مجدد - ۸۴ - ساجد	سرب - سارب - ۱۶۰۴
زل - ازل - ۵۶ - استزل	زین - زان - ۲۶۱ - زینہ	۱۵۹ - مسجد - ۱۴۶	۱۹۳۸ - سرب - ۲۳۳۴
۵۴۸ - زلزل - زلزال	۲۳۲۲ -	۱۰۰۰ -	سربل - سربال - ۱۶۶۹
۲۷۳ - زلزلة - ۲۷	باب السین	محبور - مشحور	۱۷۷۱ -
۲۱۹۷ -	س - ۱۹۰۸	۲۹۳۰ - ۳۱۷۴	سراج - سراج - ۲۳۹۱
زلف - ازل - زلفہ - زلف	سأل - سوال - مسائل	نجل - سچل - سچیل	سرح - سحر - ۲۹۵
زلفی - ۱۵۱۱	۲۱۵ - سائل - ۶۰۰	۱۴۹۱ - ۲۱۹۳	۱۷۲۰ -
زلق - ازلاق - ۱۹۲۱	سؤل - ۱۵۲۵ - ۲۰۶۱	مجن - مجین - ۱۴۹۱	سرد - ۲۶۸۲
زلم - ازلام - ۷۸۵	مسؤل - ۳۲۶۰	سبی - ۳۶۱۵	سردق - ساردق - ۱۹۱۴
زمر - زمرہ - ۲۸۹۲	مسؤل - سامة - ۲۹۴۳	سحب - سحاب - ۲۰۲	سرع - سارع - سراج - ۲۶۱
زمل - مؤمل - ۲۶۵۸	سبأ - ۲۶۸۶ - ۲۶۶۳	سحت - ۸۲۴	سرف - سرف - ۵۳۳
زمهریر - ۳۵۰۵	سب - سبب - ۲۵۴ - ۱۹۵۴	سحر - ۳۸۸ - ۱۸۳۹	۲۱۱۸ - ۲۱۱۸ - ۲۳۹۵
زنجبیل - ۳۵۰۷	۲۲۰۷ -	سحر - ۱۲۹ - ۸۸۸	سرق - سراق - ۱۶۷۹
زنج - زنجیم - ۳۲۰۱	سبت - ۹۴ - ۱۷۹۸	۱۱۳۲ - ۱۲۲۱ - ۱۸۳۹	سرم - ۲۵۳۴
زنی - زانی - زانیہ - ۲۳۸۰	۲۳۸۰ -	مسحور - ۱۶۷۸ - ۸۳۹	سری - اشری - ۱۶۹۰
زهد - زاهد - ۱۵۲۷	سج - ۴۷ - ۲۱۵۱	۱۸۸۴ - ساحر - ۸۸۸	۱۹۹۱
زهر - زهرة - ۲۱۲۲	۴۷ -	۱۲۲۱ - ۳۰۰۶ - مسخر	۳۵۹۰ -
زهق - زاهق - زهوق	سبط - اسباط - ۱۷۱	۲۲۳۲ -	سطر - مسطور - اساطیر
۱۸۶۸ -	سبح - ۴۴ - سبغ - ۷۸۴	سحق - سحق - سحق	۹۲۶ - مصیطر - ۳۱۸۴
زوج - ۱۰۲۶ - ۱۰۲۶ - ۲۷۷۹	سبح - اسباغ - سابغ	مخز - ۲۷۱ - ۱۳۲۷	سطا - سطوة - ۲۲۴۵
۳۰۴۰ - ۳۲۷۱ - تزویج	۲۶۸۲ - ۲۶۸۲ -	مُسخر - ۱۰۹۶ - ۱۰۹۶	سعد - سعید - ۱۵۰۴
۳۰۴۰ -	سبق - ۱۸۵ - ۱۳۴۱	۲۷۷۸ - ساخر - ۲۸۸۵	سعر - سحیر - ۶۱۵
زود - تزود - زاد زیادة	استباق - ۱۸۵ - ۱۳۴۱	سحری - ۱۰۹۶ - ۲۳۰۱	۳۲۳۰ -
۲۵۳۳ - مزید - ۳۱۶۶	سبق - سابق - ۱۳۴۱	سخط - ۵۵۵ - ۱۳۰۸	سقی - ۱۸۱۷ - ۲۷۹۷
۳۱۴۹ - زیادة - ۱۳۹۰	سبل - سبیل - ۱۹۳	سد - ۶۱ - ۱۹۵۹	سغب - مسغبة - ۳۶۰۵
زوسر - زار - تراوسر - زود	۲۱۵ - ۲۶۶ - سبیل اللہ	سداد - ۶۱۴ -	سفر - مسافحة - ۶۳۶
۱۹۰۴ -	۱۹۳ - ۳۳۶ - سنبلة	سدر - سدرہ - ۳۲۰۲	سفر - اسفان - مسفر - ۲۲۵
زال - ۱۳۹۱ - ۱۶۶۳ - ۲۷۶۶	۳۳۶ -	سدى - ۳۴۹۸ -	۳۵۴۸ - مسفرة - ۲۵۴۸
لا يزال - ۲۷۶۶ - زال	ست - ۱۹۵۷	سدر - سدر - ۳۴۹۸	۳۶۲۷ - مسفع - ۳۶۲۷

صفت اس نہایت ہی حالات و احوال کے ہیں۔

صفت - سلف	سلف - سلق	سلف - سلق	سلف - سلق
سلف - ۴۶	سلف - ۲۶۳۹	سلف - ۲۶۳۹	سلف - ۲۶۳۹
سلف - اسفل سافل	سلف - سلوک - ۱۶۷۵	سلف - سلوک - ۱۶۷۵	سلف - سلوک - ۱۶۷۵
سلف - ۱۲۳۳ - ۱۲۹۱	سلف - ۱۴۳۲ - ۱۴۳۲	سلف - ۱۴۳۲ - ۱۴۳۲	سلف - ۱۴۳۲ - ۱۴۳۲
سلف - سفینہ - ۱۹۴۶	سلف - ۲۶۷۷ - ۲۶۷۷	سلف - ۲۶۷۷ - ۲۶۷۷	سلف - ۲۶۷۷ - ۲۶۷۷
سلف - سفید - ۳۹۰۷۵	سلف - اسلام - ۱۲۲۲	سلف - اسلام - ۱۲۲۲	سلف - اسلام - ۱۲۲۲
سلف - ۱۶۵۰	سلف - ۱۶۳۲ - ۱۶۳۲	سلف - ۱۶۳۲ - ۱۶۳۲	سلف - ۱۶۳۲ - ۱۶۳۲
سلف - ۳۲۷۷	سلف - ۶۸۲ - ۶۸۲	سلف - ۶۸۲ - ۶۸۲	سلف - ۶۸۲ - ۶۸۲
سلف - سقط - ۱۱۵۶	سلف - ۲۳۹۳ - ۲۳۹۳	سلف - ۲۳۹۳ - ۲۳۹۳	سلف - ۲۳۹۳ - ۲۳۹۳
سلف - ۳۱۸۸	سلف - ۳۶۳۲ - ۳۶۳۲	سلف - ۳۶۳۲ - ۳۶۳۲	سلف - ۳۶۳۲ - ۳۶۳۲
سلف - ۲۱۵۰	سلف - ۳۱۸۵ - ۳۱۸۵	سلف - ۳۱۸۵ - ۳۱۸۵	سلف - ۳۱۸۵ - ۳۱۸۵
سلف - سقم - ۲۷۹۱	سلف - ۲۲۲۱ - ۲۲۲۱	سلف - ۲۲۲۱ - ۲۲۲۱	سلف - ۲۲۲۱ - ۲۲۲۱
سلف - سق - سق - سق	سلف - السلام - ۱۳۸۹	سلف - السلام - ۱۳۸۹	سلف - السلام - ۱۳۸۹
سلف - ۱۵۶۵	سلف - سلوی - ۸۱	سلف - سلوی - ۸۱	سلف - سلوی - ۸۱
سلف - مسکوب - ۳۲۷۹	سلف - ۱۶۸۶ - ۱۶۸۶	سلف - ۱۶۸۶ - ۱۶۸۶	سلف - ۱۶۸۶ - ۱۶۸۶
سلف - مسکوب - ۱۶۷۸	سلف - ۳۲۱۹ - ۳۲۱۹	سلف - ۳۲۱۹ - ۳۲۱۹	سلف - ۳۲۱۹ - ۳۲۱۹
سلف - ۶۶۳ - سکر	سلف - ۲۲۲۱ - ۲۲۲۱	سلف - ۲۲۲۱ - ۲۲۲۱	سلف - ۲۲۲۱ - ۲۲۲۱
سلف - ۱۷۵۹ - سکر	سلف - ۲۲۸۲ - ۲۲۸۲	سلف - ۲۲۸۲ - ۲۲۸۲	سلف - ۲۲۸۲ - ۲۲۸۲
سلف - مکنة - ۱۹۱۸	سلف - ۱۶۲۲ - ۱۶۲۲	سلف - ۱۶۲۲ - ۱۶۲۲	سلف - ۱۶۲۲ - ۱۶۲۲
سلف - ۵۴ - سکينة - ۳۰۷	سلف - ۱۶۲۲ - ۱۶۲۲	سلف - ۱۶۲۲ - ۱۶۲۲	سلف - ۱۶۲۲ - ۱۶۲۲
سلف - ۱۵۳۲ - سکر	سلف - ۱۶۲۲ - ۱۶۲۲	سلف - ۱۶۲۲ - ۱۶۲۲	سلف - ۱۶۲۲ - ۱۶۲۲
سلف - ۵۳۲ - ۲۲۸۹	سلف - ۳۵۳۷ - ۳۵۳۷	سلف - ۳۵۳۷ - ۳۵۳۷	سلف - ۳۵۳۷ - ۳۵۳۷
سلف - سلا - ۲۲۵۴	سلف - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۲	سلف - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۲	سلف - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۲
سلف - ۲۳۵۰ - سلا	سلف - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۲	سلف - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۲	سلف - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۲
سلف - ۲۹۲۰ - سلا	سلف - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۲	سلف - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۲	سلف - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۲
سلف - ۲۲۲۲ - سلا	سلف - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۲	سلف - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۲	سلف - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۲
سلف - سلا - ۱۱۷۶	سلف - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۲	سلف - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۲	سلف - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۲
سلف - سلسبیل - ۳۵۰۷	سلف - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۲	سلف - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۲	سلف - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۲
سلف - سلطان - ۵۳۷	سلف - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۲	سلف - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۲	سلف - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۲
سلف - ۱۶۴۱	سلف - ۲۲۲۲ - ۲۲۲۲	سلف - ۲۲۲۲ - ۲۲۲۲	سلف - ۲۲۲۲ - ۲۲۲۲
سلف - ۶۳۳ - ۳۵۲	سلف - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۲	سلف - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۲	سلف - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۲
سلف - ۳۰۱۱	سلف - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۲	سلف - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۲	سلف - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۲

باب الشين

سلف - ۳۲۷۷	سلف - ۳۲۷۷	سلف - ۳۲۷۷	سلف - ۳۲۷۷
سلف - ۱۴۱۲ - شأن	سلف - ۱۴۱۲ - شأن	سلف - ۱۴۱۲ - شأن	سلف - ۱۴۱۲ - شأن
سلف - ۳۹۰ - شبه	سلف - ۳۹۰ - شبه	سلف - ۳۹۰ - شبه	سلف - ۳۹۰ - شبه
سلف - ۳۷۵	سلف - ۳۷۵	سلف - ۳۷۵	سلف - ۳۷۵
سلف - ۲۳۲۸ - شت	سلف - ۲۳۲۸ - شت	سلف - ۲۳۲۸ - شت	سلف - ۲۳۲۸ - شت
سلف - ۳۶۵۳ - شت	سلف - ۳۶۵۳ - شت	سلف - ۳۶۵۳ - شت	سلف - ۳۶۵۳ - شت
سلف - ۵۵ - شجر	سلف - ۵۵ - شجر	سلف - ۵۵ - شجر	سلف - ۵۵ - شجر
سلف - ۷۲۲ - شجر	سلف - ۷۲۲ - شجر	سلف - ۷۲۲ - شجر	سلف - ۷۲۲ - شجر
سلف - ۲۶۳۹ - شجر	سلف - ۲۶۳۹ - شجر	سلف - ۲۶۳۹ - شجر	سلف - ۲۶۳۹ - شجر
سلف - ۲۲۲۵ - شجر	سلف - ۲۲۲۵ - شجر	سلف - ۲۲۲۵ - شجر	سلف - ۲۲۲۵ - شجر
سلف - ۱۶۶۱ - شخص	سلف - ۱۶۶۱ - شخص	سلف - ۱۶۶۱ - شخص	سلف - ۱۶۶۱ - شخص
سلف - ۲۱۸۷	سلف - ۲۱۸۷	سلف - ۲۱۸۷	سلف - ۲۱۸۷
سلف - ۱۴۲۶ - شجر	سلف - ۱۴۲۶ - شجر	سلف - ۱۴۲۶ - شجر	سلف - ۱۴۲۶ - شجر
سلف - ۱۴۲۶ - شجر	سلف - ۱۴۲۶ - شجر	سلف - ۱۴۲۶ - شجر	سلف - ۱۴۲۶ - شجر
سلف - ۳۱۱۵ - ۳۰۶۱ - ۱۵۲۹	سلف - ۳۱۱۵ - ۳۰۶۱ - ۱۵۲۹	سلف - ۳۱۱۵ - ۳۰۶۱ - ۱۵۲۹	سلف - ۳۱۱۵ - ۳۰۶۱ - ۱۵۲۹

[illegible]

صم۔ صلی	صلی۔ صیر	صیر۔ صیل	صیل۔ صلی
صم۔ صارم۔ صریم۔ ۳۲۰۳	۲۲۳۰۔ ۲۶۶۰۔ مصلیٰ	صیر۔ صیر۔ صیر۔ صیر۔ ۲۶۵۳۔ صیف۔ ۳۶۵۳۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۶۵۳۔ صیف۔ ۳۶۵۳۔
صعد۔ اصعاد۔ ۵۴۳۔	۲۰۲۲۔ ۲۸۱۰۔	باب الصاد	
صعود۔ ۱۰۱۴۔ ۵۴۳۔	صم۔ اصم۔ ۳۰۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۱۰۲۶۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔
صغ۔ ۲۶۴۔	۳۰۸۶۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۳۶۴۰۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔
صغر۔ تصغیر۔ ۲۶۰۶۔	صم۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۵۴۴۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔
صغی۔ ۱۱۵۱۔ صاعقة۔	صمد۔ ۳۶۶۴۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۱۳۳۰۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔
۳۱۔ ۱۱۶۳۔ ۳۱۸۹۔	صم۔ صومعة۔ ۲۲۳۰۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۲۶۰۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔
صغز۔ صغار۔ ۱۰۱۳۔	صم۔ صمعة۔ ۱۹۶۸۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔
۱۰۵۵۔ ۱۲۸۱۔ صغیرة۔	اصطناع۔ ۲۶۶۲۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۰۳۱۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔
اصغر۔ ۱۹۲۹۔	۲۶۲۴۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔
صغو۔ ۱۰۰۳۔ ۳۳۴۸۔	صم۔ ۱۱۶۶۔ ۲۰۲۲۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔
صف۔ ۱۹۲۸۔ صاقة۔	صنو۔ ۱۵۹۸۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔
۲۲۳۶۔ ۲۳۳۶۔ ۲۴۴۰۔	صوب۔ صواب۔ مصیبة۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔
صفز۔ ۱۴۱۔ ۲۹۸۲۔	۲۸۴۲۔ صواب۔ ۳۱۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔
صفد۔ ۱۶۶۸۔ ۲۸۴۲۔	۲۸۴۲۔ ۳۵۳۰۔ صیب۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔
صفر۔ صفر۔ ۹۶۔ ب۔	۳۱۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔
صفصف۔ ۲۱۰۲۔	صوت۔ الصوات۔ ۱۸۵۲۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔
صفن۔ صافن۔ ۲۸۳۴۔	صود۔ صار (یصور)۔ ۳۴۵۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔
صفو۔ اصطفا۔ ۱۶۵۔	صورۃ۔ تصویر۔ ۳۴۴۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔
صفا۔ ۱۹۴۔ صفوان۔	المصور۔ ۳۳۳۱۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔
۳۴۶۰۔	۹۶۶۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔
صک۔ ۳۱۶۶۔	صوع۔ صواع۔ ۱۵۶۵۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔
صلب۔ ۴۶۴۔ ۳۵۴۴۔	صوف۔ ۱۴۴۰۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔
صلح۔ صالغ۔ ۲۲۶۰۔ ۲۸۶۰۔	صوم۔ ۲۲۲۰۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔
۱۱۸۸۔	صهر۔ ۲۲۱۱۔ ۲۳۸۴۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔
صلد۔ ۳۴۰۔	صیح۔ صیحة۔ ۱۴۴۹۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔
صلصل۔ صلصال۔ ۱۶۸۵۔	صید۔ اصطیاد۔ ۴۸۰۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔
صلی۔ اصطلاح۔ ۲۵۴۴۔	۸۴۶۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔
صلی۔ صلوة۔ ۱۲۔ ۱۹۶۰۔	صیر۔ صار (یصیر)۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔
۶۶۴۔ ۸۸۴۔ ۱۳۴۴۔	صیر۔ ۱۶۱۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔	صیل۔ صیل۔ صیل۔ صیل۔ ۲۱۱۶۔

فـ

اسی مرتبہ میں جو الفاظ نزلوں کے ہیں

طنی - طوف	طوق - ظلم	ظلم - عتد	عتق - عذاب
طنی - طیان - طاغوت	طوق - اطاق - طاقت	۱۶۵۶ -	عتق - عتیق - ۲۲۱۹ -
۲۸ - ۳۳۱ - ۱۹۵۱۶۷۱	۲۲۶ - طوق - ۵۷۶ -	ظلم - ظمان - ۱۳۹۰ - ۲۱۱۱ -	عتل - عتل - ۳۰۳۸ -
طغوی - طاغیة	طول - ۶۳۹ - طالوت - ۳۱۶ -	ظق - ۶۹ -	عتی - عتور - عتی - ۱۹۷۸ -
۳۴۱۰ -	طوی - طی - مطوی - ۲۱۹۲ -	ظهر - ۱۲۸۶ - ۱۹۱۸ - ۲۴۵۶ -	عتز - ۸۸۵ -
طف - مطقف - ۳۵۵۹	طوی - ۲۰۴۹ -	ظاقر - ۲۳۸۸ -	عتو - عتی - ۸۸ -
طفی - اظفار - ۳۳۴۴	طهر - طهارة - ۳۹۰ - ۴۱۸۷ -	ظاقر - ۳۳۵۶ - ۲۵۸۴ -	عجب - اعجاب - ۲۶۳ -
طفق - ۲۸۳۹ -	۴۴۶ - طهر - تطهر -	۱۰۸ - ظفر - ۱۲۸۶ - ۱۲۹۹ -	عجب - اعجاب - ۲۸۲۰ -
طفل - ۲۲۰۱ -	۲۸۵ - ۴۱۸ - تطهير -	ظاھر - ۱۹۰۸ - ۲۶۸۸ -	عجز - ۱۰۱۸ - ۲۲۲۹ - ۳۲۲۹ -
طل - ۳۴۱ -	۱۵۹ - ۱۳۴۴ - مطهرة -	۲۹۰۶ - ۳۲۵۶ - ظميرة -	معجز - ۱۰۱۸ - معاجز -
طلب - طالب مطلوب	۳۹ - و طهور - ۲۳۸۱ -	۲۳۲۵ - ظهري - ۱۲۹۹ -	۲۲۳۶ -
۲۲۴۶ -	۳۵۰۸ -	ظهير - ۲۳۸۸ - ظھار -	عجف - اعجف - ۱۵۴۴ -
طلو - ۳۲۷۹ -	طیب - طاب - ۶۰۲ - طیب	۲۶۲۸ -	عجل - حاحلة - عجول -
طلع - ۱۹۰۵ - ۹۹۰ - اطلع -	۸۲ - ۵۷۴ - ۶۰۱ - ۲۲۲۹ -	باب العين	
۱۹۰۵ - مطلع الشمس	۲۳۱۸ - طوبی - ۱۶۲۱ -	عتق - ۲۹۵۲ -	عجم - اعجم - ۱۵۱۶ - ۱۸۱۰ -
۱۹۵۷ -	طیر - طار - مستطير -	عباء - ۲۴۰۰ -	اعجمی - ۲۹۴۸ -
طلق - طلاق - ۲۹۰ - انطلا	۳۵۰۲ - طیر - طائر -	عبث - ۲۳۰۱ -	عک - ۲۲۴ - اعتد - ۱۲۹۷ -
۲۴۰۶ -	۴۳۱ - ۱۱۴۱ - ۱۸۱۲ -	عبد - عبادة - ۴ - عبودية	عک - ۳۶۴۹ - عکد -
طهر - طامة - ۳۵۳۹	۲۸۳۰ - تطير - اطر	۴ - ۲۸۴ - تعيد - ۲۲۷۷ -	۱۲۹۷ - ۱۸۹۹ - محذو
طحت - ۲۲۵۹ -	۱۱۴۱ -	۲۴۱۰ - عبت - ۲۸۴ -	۲۲۲ - ۱۸۹۹ - عکة
طس - ۶۶۷ -	طین - ۴۳۱ -	۵۷۷ - ۱۶۹۱ - ۳۰۲۲ -	۲۲۲ - عکة - ۱۲۹۷ -
طبح - ۱۰۰ -	باب الظاء		عذل - ۳۶۰ - ۷۹۶ - ۹۰۱ -
ظمن - اطمینان - ۱۸۷۹ -	ظعن	عبید - ۵۷۷ - عابد	۳۵۵۴ -
ظود - ۲۴۱۶ -	ظفر - ۱۰۲۹ -	عبر - عبدة - ۳۸۴ - ۱۵۴۴ -	عذن - ۱۳۲۰ -
ظور - ۹۳ - طور - ۳۴۳۶	ظل - ظل - ۱۷۵۱ - ظل	اعتبار - ۳۸۴ - عابر -	عذو - اعتد - ۲۴۸۰ - ۲۴۸۰ -
طوع - ۱۹۸ - ۱۶۹ - اطاع - ۴۸۷ -	۸۰ - ۶۷۷ - ۱۶۰۹ - ۲۴۷۸ -	۶۶۳ -	۱۹۱۳ - عدوان - ۱۰۸ -
۵۳۵ - استطاع - ۲۷۷ - ۲۸۵ -	۳۵۱۷ - ظلیل - ۷۷۶ -	عبس - عبوس - ۳۴۷۵ -	۱۲۴ - ۲۲۶ - عذو - ۱۲۴ -
۹۰ - تطوع - ۱۹۸ - ۲۷۷ -	ظلة - ۲۶۹ - ۱۱۷۳ -	عبر - عبقری - ۳۲۷۷ -	عذوة - ۱۲۳۳ - عذوة
۱۳۲۷ - طوع - ۸۱۵ - طاعة	ظلم - ۵۵ - ۴۵۰ - ۹۷۳ -	عتب - اعتاب - استعاب	۱۰۸ - ۱۲۴ - عاذ - ۲۱۱ -
ظوف - طواف - ۱۹۸ -	۱۸۵۸ - ظلمة - ۳۰ - ۹۷۷ -	۱۷۷۳ -	عادیات - ۳۶۴۰ -
طائف - ۱۵۹ - ۱۱۹۶ -	۱۶۳۵ - ظالم - ۳۴۶ -	عتد - عتاد - اعتاد	عذاب - عذاب - تعذب -
طائفة - ۴۰ - طوفان	ظلام - ۵۷۷ - ظلم	هتد - ۳۴۹ -	۱۹ -

۱۵
اس فہرست میں ۱۰۱ الحات ڈنوں کے ہیں۔

عذر-عز	عز-عصر	عصر-عقد	عقد-عصر
عذر-اعتذار-۱۳۱۶	عز-۱۱۶۵-۲۶۳۷-عزیز	عصر-۲۸۸-استعصام-۲۸۸	عقد-عاقو-۱۱۱۲-۴۱۶
عذر-عذر-۱۳۳۳	عز-۸۴۱-العزیز-۱۶۲-۱۵۳۲	عصر-۱۵۳۵-عصمة-۳۳۳۸	عقد-عقل-۶۷
عذر-عذر-۱۳۳۲	عز-۸۴۱-۲۶۵-۱۶۲-عزیز	عصر-۲۸۸-عاصم	عقد-عقیم-عقیم-۲۲۳۸
عذر-عذر-۳۵۱۲	عز-۳۲۰۶-۲۸۱۹-عزیز	عصر-۱۱۳۱-عصاء-۸۸	عقد-عکف-عکف-۱۵۹
عذر-عذر-۳۲۸۹	عز-۱۳۱۲-عزب	عصر-عصی-عصیان-عصی	عقد-عکوف-۳۱۱۰
عذر-عذر-۲۲۲۰	عز-۱۱۶۵-عزیز	عصر-۳۱۲۲-معصية-۳۸۱	عقد-علق-علق-۲۲۰۰-۲۲۲۰
عذر-عذر-۱۵۱۶	عز-۲۸۵-عزب-اعتزال-۲۸۵	عصر-۲۳۶۹-عق-۵۰۶	عقد-معلقة-۷۳۳
عذر-عذر-۱۳۳۳	عز-۱۲۶۷	عصر-۱۹۳۱-عقد	عقد-علم-۱۲۳-۱۵۲-۱۷۹
عذر-عذر-۳۲۸۰	عز-۲۱۰۹-۵۸۳-۲۹۰-عزیم	عصر-۳۰۱-عزل	عقد-علم-۲۸۳-۳۲۹-۵۲۲
عذر-عذر-۲۲۲۸	عز-۲۰۶۹-اولوالعزم	عصر-۱۷۱۳-عزیم	عقد-علم-۱۶۲-۲۲۸
عذر-عذر-۲۹۹۷	عز-۳۲۲۲-عزیم	عصر-۲۲۰۲-عطف	عقد-علم-۱۶۲-عالم-عالم
عذر-عذر-۲۷۷۷	عز-۳۲۲۲-عزیم	عصر-۲۲۳۳-معتلة	عقد-علم-۲۲-عالم-۲
عذر-عذر-۱۰۲۲	عز-۱۵۶۱-عزیم	عصر-۳۲۱۱-عطی-اعطاء-عطاء	عقد-علم-۲۹۷۱-معلم-۳۲۸
عذر-عذر-۱۳۶۸	عز-۳۳۷۱-عزیم	عصر-۳۲۱۱-عطی	عقد-علم-۳۲۳۳-علن
عذر-عذر-۱۴۲۲	عز-۳۵۵۰-عزیم	عصر-۱۹۷۵-عظم-عظیم	عقد-علم-۱۹۷۵-عزیم
عذر-عذر-۱۰۲۲	عز-۳۰۷۸-عزیم	عصر-۳۲۹-عف-تعفف	عقد-علم-۱۶۰۳-عزیم
عذر-عذر-۱۱۷۷	عز-۳۱۵-عزیم	عصر-۲۱۰-استعفاف	عقد-علم-۲۸۱-عزیم
عذر-عذر-۱۹۳۸	عز-۲۳۰-عزیم	عصر-۲۲۷۱-عزیم	عقد-علم-۱۲۹۱-عزیم
عذر-عذر-۳۰۲	عز-۱۰۱۵-عزیم	عصر-۳۶۶-۲۸۲-عزیم	عقد-علم-۱۷۱-عزیم
عذر-عذر-۳۰۲	عز-۲۲۲۲-عزیم	عصر-۱۱۹۲	عقد-علم-۳۵۸۲-عزیم
عذر-عذر-۱۰۶	عز-۶۳۰-عزیم	عصر-۲۹۹۲-عزیم	عقد-علم-۲۰۲۲-عزیم
عذر-عذر-۲۸۷	عز-۲۷۰۰-عزیم	عصر-۲۹۹۲-عزیم	عقد-علم-۱۶۹۰-عزیم
عذر-عذر-۱۳۳۳	عز-۲۹۹۹-عزیم	عصر-۳۳۳۹-۲۲۲۰-عزیم	عقد-علم-۲۸۸۵-عزیم
عذر-عذر-۳۰۷۳	عز-۲۵۸۲-عزیم	عصر-۱۶۱۲-عزیم	عقد-علم-۶۳۲-عزیم
عذر-عذر-۲۹۲۰	عز-۱۲۸۶-عزیم	عصر-۱۶۱۲-عزیم	عقد-علم-۱۵۹۶-عزیم
عذر-عذر-۲۹۲۰	عز-۱۵۱۸-عزیم	عصر-۱۸۰۰-عزیم	عقد-علم-۳۵۹۲-عزیم
عذر-عذر-۲۵۶	عز-۳۲۸-عزیم	عصر-۱۶۰۵-عزیم	عقد-علم-۱۷۱-عزیم
عذر-عذر-۲۷۸۷	عز-۳۵۲۲-عزیم	عصر-۳۶۰۲	عقد-علم-۱۲۱-عزیم
عذر-عذر-۱۲۸۷	عز-۱۲۸۷-عزیم	عصر-۸۷۰-عزیم	عقد-علم-۱۹۸-عزیم
عذر-عذر-۲۳۱	عز-۱۶۷۷-عزیم	عصر-۸۷۰-عزیم	عقد-علم-۱۲۱-عزیم
عذر-عذر-۷۹۸	عز-۸۵۵-عزیم	عصر-۳۶۶۵-عزیم	عقد-علم-۲۰۵

عمق - عیب	عیر - عنق	عزل - عثم	عثر - فتر	
عنق - عمیق - ۲۲۱۷	عیر - ۱۵۶۵	عزل - اغتسال مختل	عثر - غام - ۸۰ - ۱۴۱۹	
عمل - عامل - ۵۲۰ - ۲۰۵	عیسی - ۱۱۱	عزلین - ۲۸۴۷	عثر - غمرات - ۹۸۴	
عمد - ۲۸	عیش - معیشت - عیشتہ	عشی - ۱۸ - ۱۱۸۸ - ۳۰۸۳	عثر - نظامز - ۳۵۶۵	
عمی - ۲۸ - ۳۰ - ۱۴۵۷	۱۰۵۱	اعشاء - ۳۷۳۴	عثر - غمض - اغماض - ۳۲۳۳	
۲۵۳۲ - ۱۴۵۷ - ۱۴۵۷	عیل - عیلة - عائل - ۱۳۸	۱۴۴۲ - غاشیة - ۱۰۸۱	عثم - معثم - ۷۱۷ - ۱۲۳۱	
۱۸۵۹	عین - ۸۸ - ۱۴۶۳ - ۱۹۵۵	۳۵۸۷ - غشاوة - ۱۸	عثنی - اغثنی - عثنی - ۱۳۸۸ - ۳۸۰	
عن - ۲۸۳۸	عین - ۳۰۴۰ - ۲۷۸۵	مغثنی - ۳۰۸۳	عوث - غیث - استغاثہ	
عنب - ۳۴۲	معین - ۲۲۷۱	غص - غصۃ - ۳۴۶۴	۱۲۰۸ - غاث - ۱۵۴۹	
عنت - ۲۸۳ - ۲۰۵ - ۱۳۶۷	باب الغین		۱۲۰۸ - غاث - ۱۵۴۹	
معانتہ - ۲۸۳	غبر - غابر - غبرۃ - ۱۱۱۷	غض - ۲۳۲۱	عثر - غار - مغار - ۱۲۹۳	
عند - ۶۹۸ - ۶۱۳	عبط - ۱۴۱	غضب - ۷	اغار - مغیرۃ - ۳۶۴۰	
۱۴۷۶	غبن - تباین - ۳۳۶۳	غطش - اغطش - ۲۵۳۸	غوص - غواص - ۶۱۷۶	
عز - ۱۰۲۶	غشو - هشاء - ۲۲۶۸	غطو - غطاء - ۳۱۴۲	عوظ - غائط - ۶۶۴	
عق - ۲۴۰۳	عذار - غادر - ۱۹۳۷	غفر - ۲۸۴ - ۲۸۴ - ۳۶۶	غول - ۲۷۸۴	
عنکبوت - ۲۵۶۱	عذق - ۳۴۵۰	استغفار - ۲۵۸ - ۳۸۸	غوی - ۱۶۸۹ - ۲۱۱۳ - غول	
عنو - هنا - ۲۱۰۵	عذو - عذوة - عدا - ۵۰۸	۳۶۶۱ - غافر - غفار	۱۶۸۹ - ۱۴۶۰ - ۱۰۵۸	
عوج - ۲۱۰۴ - ۱۰۸۴ - ۲۸۶	۱۲۰۰ - ۱۹۰۹ - عدا - ۵۰۸	غفور - ۲۵۸ - مغفرة	۲۰۱۵ - غفی - ۳۳۰ - ۱۰۵۸	
عود - عید - ۸۹۲ - ۱۱۲۲	عز - غرور - ۳۹۵ - ۵۸۲	۲۸۴ - ۳۳۸	۲۰۱۵ - ۳۱۹۳	
معاد - ۲۵۴۲	۲۶۱۳	غفل - غفلة - ۱۷۱۶	غیب - ۱۱ - ۴۲۱ - اغتیاب	
عوذ - اعاذۃ - ۴۱۰	عزب - غریب - عزاب	غافل - ۲۳۱۶	غیبة - ۳۱۲۵ - غیابة	
عور - عورة - ۲۳۴۲ - ۲۶۳۵	۸۱۶ - مغرب - ۱۹۵۵	غل - ۵۵۴ - ۸۵۰ - ۱۰۸۲	۱۵۲۰ - قابضة - ۲۸۸۸	
عوق - معوق - یعوق - ۲۶۳۸	عزبیب - ۲۷۲۱	۱۱۹۵ - ۱۵۹۹	غیر - تئیر - ۳۷۷۸	
۲۶۳۸	عزف - عرفة - ۳۱۸	غلب - اغلب - ۲۵۴۶	غیض - خاض - ۱۴۶۸	
عول - ۶۰۶	عروق - اغراق - ۳۵۳۲	غلظ - ۱۳۲۱ - غلیظ - ۵۵۱	غیظ - ۵۰۲ - ۵۱۹	
عوم - عام - ۱۵۴۹	عزم - غارم - غرام - ۱۳۳۹	۶۳۲ - ۳۳۸۰	باب الفاء	
عون - عون - ۱۹۶	عزو - اعزاء - ۲۶۷۳ - ۸۰۰	غلغ - ۱۱۳	فاد - فؤاد - ۱۰۰۰	
استعانة - ۴	عزل - ۱۷۷۹	غلغ - غلغ - ۱۵۳۰	فتی - ۱۵۷۷	
عحد - ۱۵۹ - ۴۲	عزو - غار - ۵۴۹	غلام - ۴۱۶ - ۱۹۴۷	فتح - ۱۰۹ - ۱۱۲۴ - افتتاح	
عھن - ۳۴۲۸	عھنق - غاسق - ۱۸۶۵	غلان - ۳۱۷۸	۱۱۴۴ - ۱۴۴۴ - مفتوح - ۹۵۴	
عفی - اعیاء - ۳۰۶۸	۲۸۵۴ - غشاق - ۲۸۵۴	غلو - غلو - غلی - ۷۷۳	فتر - فترۃ - ۸۰۴ - فتور	
عیب	۳۵۲۲	غمر - ۸۰ - ۵۴۴ - غمۃ	۸۰۴ - ۲۱۴۱	

اس فہرست میں حوالہ جات نوٹوں کے ہیں۔

ضرو

قبیل - قری	قوی - قسی	قسی - قعد	قعد - قنو
۱۷۷۵-۱۷۷۵-قبیلۃ	۳۲۲۳-قوۃ-۹۶۰	۲۸۷۳-۷۹۹-قاسیۃ	۳۱۳۸-مقعد-۵۰۸
۱۰۶۷-۳۱۲۶-قبیل	۱۹۹۳-قارورۃ-۲۲۷۶	۲۸۷۳-قشعرۃ-۲۸۷۳	۳۱۳۸-قعیل
۱۸۷۷-قبول-۱۱۱	قراۃ-قرآن-۲۲۸-قراۃ	قصر-قصص-۲۱۶	قعر-منقعر-۳۲۲۹
قتر-مقتر-قور-۲۵	قرب-ذوی القربی-۱۰۶	۲۵۱۶-۵۱۶-قصاب	۳۰۸۷-قفل
۱۳۹۰	قربیب-مقرب-۲۳۱	۲۱۶	قغو-قضا-اقتغلا-۱۱۰
قتل-۷۷-۹۱-۷۲۰	قربۃ-۳۲۰-قربان-۵۷۹	قصد-اقتصاد-قاصد	۱۸۳۱
مقائیلۃ-۳۲۴-۲۲۱	۸۱۲	۱۷۲۲-۸۵۲	قل-قوۃ-اقل-۱۰۹۹
۱۲۸۳-اقتال-۳۲۷	قروح-۵۲۲	قصر-۷۲۲-۷۲۲-۷۲۲	قلب-۱۲۳-۱۰۰۰-۱۲۰۹
قواء-	قزۃ-۹۲۷-۸۲۷	۳۵۱۷-تقصیر-مقصو	۳۱۵۱-تقلب-۱۸۱
قحم-اقتحم-۲۸۵	قریش-قزیش-۲۶۵۳	قاصرات الطرف-	۵۹۲۷-۲۲۲۹-تقلب
قد-قد-قذۃ-۳۲۷	قرہن-۳۱۲-۱۹۰	۲۷۸۵-اقصر-۱۱۹۷	۱۰۰۰-انقلاب-۵۲۸
قدح-۳۶۲۰	قرطس-قرطاس-۹۱۸	قصف-قاصف-۸۵۶	متقلب-۳۰۸۲-تقلب
قدر-۱۲۹-۹۸۱-۹۸۷	قزع-قازعۃ-۱۶۲۵	قضم-۲۱۳۲	الامور-۱۲۹۹
۲۶۶۳-۲۱۸۰-۲۶۷۷	۲۶۶۳	قصور-اقصى-قصی-	قذۃ-قلاۃ-۷۸۱-مقالید
قبیلۃ القدر-۳۲۹	قرف-اقتراف-۱۰۰۳	۱۸۰۱-۱۲۳۳	۲۸۸۷
لقدير-۹۸۷-۲۳۵۲	قزن-۹۰۶-۱۶۶۸-قزن	قض-انقض	قلع-اقلع-۱۲۶۸
مقندر-۱۹۲۵-قادر	مقرن-۱۶۶۸-۲۳۵۸	قضب-۳۵۲۶	قلم-۲۲۲
قذیر-۳۲-مقدور	اقتزن-۹۰۶-۱۶۶۸-۲۰۹	قضى-۱۲۹-۱۲۹۹-۱۲۹۹	قلى-۲۲۳۵
۲۶۵۷-قذر-۲۶۸۲	اقرن-۲۹۸۲-قرین-	۱۸۰۲-۲۲۱۹-قاصیۃ	قح-قح-۲۷۲۳
قدس-تقدیس-۲۷	۲۶۸۲-۱۶۶۸-۲۶۸۲	۲۵۰۲-۳۲۱۸	قحر-۲۳۹۱
۸۰۶-القدوس-۳۳۳	ذوالقرنین-۲۹۵۳	قط-۲۸۲۸	قحس-فحس
قذم-۱۳۷۱-۳۱۶-۳۲۶	قزۃ-۸۳	قطر-قطران-اقطار-	قحط-قحط-۳۵۰۲
تقدّم-تقدیم-۳۱۷۷	قش-قشیس-۸۶۷	۱۶۶۹-۱۹۶۳	قح-قح-۲۲۱۲
مستقدم-۱۶۸۳-قلیم	قشر-قشورۃ-۳۲۸۱	قطع-۵۱۳-۱۳۵۱-۱۳۶۱	قمل-۱۱۲۳
۲۷۲۷	قسط-۱۰۷۰-اقسط-مقسط	۱۵۹۸-۲۲۰۷-قطعه	قنت-قانت-۱۲۸۰-۳۸۸
قدو-اقتدا-۹۸۰	قاسط-۳۸۹-قسط	۱۵۹۸	۶۵۱
قذذ-۲۶۰۳-۲۰۶۲	۱۸۳۰	قطف-۳۲۱۷	قظ-قانت-قنوط-۱۶۹۵
۲۷۷۲	قشر-استقسام-۷۸۵	قطمیر-۲۷۱۵	قنطر-قنطار-۳۸۵
قزو-۹۶۰-۱۹۹۳-قزار	قاسم-۱۰۶۳-اقسم-تقاسم	قطن-یقطن-۲۸۰۷	قنع-قانع-مقنع-۱۶۶۳
۹۶۰-۲۲۷۱-مستقر	مقتم-قستم-۱۷۱۲	قعد-قاعد-۵۶۲۷-۳۲۲۶	۲۲۲۶
۹۶۰-۹۸۹-۱۲۲۳	قسی-قسوۃ-۷۹۹-۷۹۹	قاعۃ-۱۶۲-قعود-۵۸	قنو-۹۹۰

قنی - ل	کاش - کز	کرب - کفر	کفل - کھف
قنی - اقنی - ۳۲۱۶ -	کاش - ۲۴۸۲ -	کرب - ۹۵۸ -	کفل - کفیل - ۷۰۶ - کفل
قوب - قاب - ۳۱۹۹ -	کب - مکتب - کبکی۲۳۳۳ -	کرس - کرسی - ۳۲۹ ب	۲۱۱۱ - ذوالکفل - ۲۱۹۹
قوت - مقیت - ۷۰۶ -	۳۳۹۵ -	کوم - ۲۴۷ - کریہ - ۲۴۷ -	کفی - ۱۷۲ -
۱۲۴۷ -	کبت - ۵۱۳ -	۲۴۰۴ - ۳۲۸۱ - ۳۲۸۶ -	کل - ۶۲۱ - ۱۷۶۶ - کلالة
قوس - ۳۱۹۹ -	کبد - ۳۶۰۱ -	اکرام - نکریم - مکرم - ۸۵۰ -	۱۷۶۶ - کل - ۷۷۸ - کل
قوع - قاع - ۲۱۰۲ -	کبر - ۵۳ - ۶۸ - ۲۷۶ - ۲۱۶ -	کمر - ۵ - ۲۷۵ - ۲۷۵ - ۱۶۰۹ -	کلمہ - ۲۱۲ - کلا - ۲۲۹۷ -
قول - قال - ۴۵ - ۲۶ -	۱۶۰۳ - ۳۲۸۰ - تکبر -	۲۹۳۰ - الکرا - ۵ - ۳۳۰ -	کلا - ۷ - ۲۱۵۶ -
۷۷۳ - ۱۱۷۲ - ۲۰۹۷ -	استکبار - ۵۲ - اکبر -	کسب - ۳۲۸۷ - اکتب - ۳۲۸۷ -	کلب - مکلب - ۷۸۹ -
۳۱۸۱ - نقول -	۱۵۳۲ - کبر - کبری۲۸۰ -	کسل -	۱۹۰۸ -
قیل - ۳۰۲۲ - قال یقیل -	۱۹۲۹ - ۱۰۱۱ - ۲۷۶ - ۲۷۶ -	کسف - کسفة - ۱۸۷۷ -	کلح - کالح - ۲۹۹۹ -
۱۰۴۸ - مقیل - ۲۳۶۶ -	الکبر - المتکبر - اکبر -	کسل - کسلان - ۷۵۲ -	کلف - کلف - ۳۶۲ - تکلف
قیوم - ۷۷ - قیام - ۷۰۱ - ۷۶ -	کبریا - ۵۳ - ۱۶۰۳ - کبر -	کسوة - ۳۳۲ -	۲۸۶۱ -
۷۹۳ - ۸۷۷ - قیامة -	۳۲۳۹ -	کشط - ۳۵۲۹ -	کلمہ - تکلم - ۲۲۹۲ - تکلم
۱۰۸ - اقامة - ۱۲ - ۱۷۰۵ -	کتب - کتاب - ۱۵۳ - ۹۰ -	کشف - کاشف - ۹۱۶ -	۲۵۹۲ - کلم۲ - ۱۵۵۰ -
قوام - ۷۰۸ - استقام۲ -	۵۲۹ - ۲۲۸ - ۳۰۴ - ۲۱۶ -	کشف عن الساق - ۲۴۷ -	۲۱۵ - ۲۲۳ - ۱۹۷۱ -
۱۵۰۹ - قائم - ۳۸۹ -	۱۲۱۲ - ۱۱۵۳ - ۹۵۲ -	۳۲۰۶ -	کلا - ۱۰۰ - ۳۲۵ -
۵۰۱ - ۱۶۲۷ - قوام - ۶۵۰ -	۱۶۳۱ - مکاتب۲ - ۲۳۲۷ -	کظم - ۵۱۸ -	کفر - اکمام - ۲۹۲۹ -
۷۶۶ - ۷۹۵ - اقوم - ۶۶۶ -	اکتاب - ۲۳۵۲ -	کعب - کعب۲ - ۸۷۷ -	کمل - کمال - کاهل - ۷۸۷ -
قیوم - ۳۲۹ - قی۲ - ۱۸۹۲ -	کتم - ۵۱ - کتمان - ۱۹۹ -	کعب - ۳۵۲۷ -	کھ - اکھ - ۲۳۳ -
مستقیم - ۵ - مقام -	کشب - کشب - ۳۲۱۵ -	کت - ۷۹۷ - ۸۸۸ - کاف۲ - ۹۷ -	کت - اکتان - اکت۲ - مکتون
۱۶۱۹ - ۱۶۲۳ - ۳۲۵۶ -	کثر - استکثار - کثرة -	۲۶۹۵ -	۳۰۴ -
مقیم - ۱۷۰۵ - تقویم -	۳۳۰۰ - کثا - ۳۳۰۰ -	کت - ۳۶۶۲ -	کتد - کتود - ۳۶۲۱ -
۳۶۲۲ -	۳۶۲۶ - کوثر - ۳۳۰۰ -	کتف - کفات - ۳۵۱۵ -	کتز - ۱۲۴۷ -
قوی - قو۲ - مقوی - ۳۹۵ -	۳۶۵۷ -	کفر - ۱۷ - ۳۲۱ - ۳۲۷ -	کنس - کاش - ۳۵۵۰ -
قهر - انقاهر - القهار -	کدج - ۳۵۶۸ -	۵۰۲ - ۲۱۸۲ - تکفیر -	کوب - ۳۰۱۹ -
۹۱۷ -	کدر - انکدر - ۳۵۲۹ -	کافر - ۱۷ - ۲۴۰۹ -	کود - کاد - ۹۷ - ۱۵۷۰ -
قیض - قیض - ۲۹۳۷ -	کدی - اکدی - ۳۲۱۱ -	کوافر - ۳۳۳۳ - کفار -	کور - تکور - ۲۸۶۲ -
۲۹۹۹ -	کذب - ۲۳ - تکذیب - ۶۰ -	کفور - ۳۵۳ - ۱۷۵۶ -	کوب - ۵۱۶ - اج
باب الکاف		۳۵۳ - ۲۱۸۲ - کافور -	کون - کان - ۲۷۷ - ۲۹۷ -
ک - ۳۳۲ - کما - ۳۶۰ -	کذاب - ۳۵۳۵ -	کفران - ۲۱۸۲ -	کمان۲ - ۱۰۱۹ -
کھبص - ۱۹۷۳ -	کثر - کثرة - ۱۸۰۶ -	کفارة - ۳۴۷ - ۸۷۰ -	کوی - ۱۲۸۸ -
			کھف - ۱۸۹۷ -

کھل - محن	لذ - لقی	لغی - طب	لھٹ - محن
کھل - ۴۲۶	لذ - الل - ۲۶۳	لغی - ط - ۲۹۲	لھٹ - ۱۱۷۸
کھن - کاهن - ۳۱۷۹	لذ - کدن - ۲۹۸۱	لغی - یوم التلاق - ۲۹۸۱	لھٹ - الھام - ۳۶۰۸
کح - ۲۹۸۱	لذ - لدی - ۲۹۸۱	لغی - تلقی - ۵۷	لھٹ - ۲۶۰۳۲۱۳۹ - ۹۳۳
کید - ۵۰۷ - ۲۱۶۵ - ۲۱۸۷	لذ - لذیذ - ۲۷۸۳	لغی - لکن - ۳۱۹۱	لھٹ - الھما - ۳۳۶۰
مکید - ۳۱۸۷	لذ - کازب - ۲۷۷۶	لغی - لمر - ۳۲۱۰	لھٹ - لیت - لات - الات - ۳۲۰۶ - ۲۸۱۹
کیف - ۳۹۶	لذ - لز - ۱۲۵۷	لغی - لھا - ۵۲۶	لھٹ - لیس
کیل - اکتیال - ۱۱۳ - ۱۵۵۷	لذ - لسان - ۲۰۰۸	لغی - لھا - ۱۵۰۸	لھٹ - لیل - ۷۴
باب اللام	لذ - تلطف - لطیف	لغی - لمح - ۱۷۶۷	لھٹ - لین - ۵۵۱ - آلان - ۲۶۸۱
ل - ۵۷۳ - ۵۴۹ - ۴۳۱	لذ - تلغی - ۱۹۰۶ - ۹۹۴	لغی - لمز - لمزۃ - ۱۳۰۸ - ۲۲۹۵	لھٹ - لین - ۲۰۶۶ - لینۃ - ۳۳۱۸
ل - ۳۱۷۳ - ۲۰۶۴	لذ - لب - ۲۱۳۸ - ۹۳۲ - ۸۴۵	لغی - لمس - ۳۲۲۵ - لامس - ۳۶۲۹ - ۳۱۲۴	لھٹ - لبس - ۳۳۱۸
ل - ۳۳۰۵	لذ - لعل - ۱۲۴۷	لغی - لہ - ۲۶۴ - ۲۳۶	لھٹ - باب المیم
لاء - لاء - لؤلؤ - ۳۱۷۸	لذ - لعن - لعنة - ۱۱۳	لغی - لن - ۳۱۲۲ - ۳۲ - لؤلؤ - ۳۱۲۲	لھٹ - ماتہ
لہ - ۳۴۵	لذ - لغوب - ۳۷۴۴	لغی - لولہ - ۳۲۸۵ - ۳۱۲۲	لھٹ - متع - متاع - ۱۶۱ - ۳۰۵
لبث - لبثۃ - ۲۶۳۶	لذ - لغو - لاغیۃ - ۲۲۵۰ - ۲۸۸	لغی - لولہ - ۳۲۸۵ - ۳۱۲۲	لھٹ - متع - استمتع - ۶۳۷ - ۶۳۷
لبد - ۳۲۵۲	لذ - لغو - ۲۹۳۸	لغی - لولہ - ۳۲۸۵ - ۳۱۲۲	لھٹ - متع - ۱۵۲
لبس - ۶۵ - ۹۰۹ - ۹۵۹	لذ - لف - لفیف - المفاف - ۱۸۸۶	لغی - لولہ - ۳۲۸۵ - ۳۱۲۲	لھٹ - متع - متین - ۱۱۸۴
لبس - ۱۰۲۱ - ۲۱۷۴ - لباس - ۲۳۳	لذ - لغت - اللغات - ۱۲۲۱	لغی - لولہ - ۳۲۸۵ - ۳۱۲۲	لھٹ - متی - ۲۹۴۹
لبوس - ۱۰۶۶ - ۱۷۹۲	لذ - لغو - ۱۲۹۰	لغی - لولہ - ۳۲۸۵ - ۳۱۲۲	لھٹ - مثل - ۲۷۳ - ۲۷۳ - ۲۵۲
لبن - ۳۰۷۸	لذ - لغو - ۲۲۹۹	لغی - لولہ - ۳۲۸۵ - ۳۱۲۲	لھٹ - مثل - ۱۷۶۴ - ۱۷۵۳ - ۱۶۲۸
لج - لجة - لحي - ۲۲۸۸	لذ - لفظ - ۳۱۳۹	لغی - لولہ - ۳۲۸۵ - ۳۱۲۲	لھٹ - مثل - ۲۹۵۷ - ۲۳۷۲ - ۱۸۷۵
لج - ۲۲۶۶	لذ - لغو - ۲۷۸۸	لغی - لولہ - ۳۲۸۵ - ۳۱۲۲	لھٹ - مثل - ۲۹۸۳ - ۲۹۸۶ - ۳۰۱۱
لجاء - التجاء - ۱۳۰۷	لذ - لغت - ۳۱۲۲	لغی - لولہ - ۳۲۸۵ - ۳۱۲۲	لھٹ - مثل - ۳۰۱۲ - تمثیل - ۱۹۸۴ - تمثیل
لحل - الحاد - ۱۱۸۱ - ۱۷۸۶	لذ - لغو - ۱۶۸۲	لغی - لولہ - ۳۲۸۵ - ۳۱۲۲	لھٹ - مثل - ۳۰۸۰ - مثلة - ۱۶۰۰
لحل - ۱۹۱۲ - ۲۲۱۵ - ۲۹۴۵	لذ - لقط - التقاط - ۱۵۲۰	لغی - لولہ - ۳۲۸۵ - ۳۱۲۲	لھٹ - مثل - ۲۱۶۴
ملحق - ۱۹۱۲ - ۳۲۵۳	لذ - لغو - ۲۵۰۱	لغی - لولہ - ۳۲۸۵ - ۳۱۲۲	لھٹ - ملحق - ملحق - ۳۲۰۸
ملحق - الحاف - ۳۲۹	لذ - لغو - ۱۰۱۳	لغی - لولہ - ۳۲۸۵ - ۳۱۲۲	لھٹ - ملحق - ملحق - ۵۲۵
ملحق - ملحق - ۳۱۷۶	لذ - لغو - ۲۸۰۵	لغی - لولہ - ۳۲۸۵ - ۳۱۲۲	لھٹ - ملحق - ملحق - ۵۲۵ - ۳۵۳
ملحق - ۳۱۲۵	لذ - لغو - ۲۶۸۲	لغی - لولہ - ۳۲۸۵ - ۳۱۲۲	لھٹ - ملحق - ملحق - ۱۶۰۷
ملحق - ۳۰۹۱	لذ - لغو - ۶۹ - ۵۷	لغی - لولہ - ۳۲۸۵ - ۳۱۲۲	لھٹ - ملحق - ملحق - ۳۱۱۹

محو۔ مسخ	مسد۔ ملک	ملک۔ مید	میر۔ نخل
محو۔ ۱۸۱۱۔	مسد۔ ۳۶۶۳۔	ملک۔ ۳۔ ۳۱۵۔ ۲۰۹۲۔	میر۔ مار۔ ۱۵۶۱۔
محو۔ ماخوڑہ۔ ۱۷۲۴۔	مسک۔ امالک۔ ۲۹۵۔	مالک۔ ۳۔ ۳۲۰۔ ملکوت	میر۔ تمبیز۔ ۵۷۴۔ امتاز
محفز۔ مخاض۔ ۱۹۹۰۔	۲۲۲۲۔ استاک۔ ۳۳۱۔	۳۹۷۔	تمیز۔ ۳۷۶۔
مذ۔ ۲۹۔ ۱۷۱۱۔ امداد	رسک۔ ۳۵۶۲۰۔	ملی۔ املا۔ ۳۶۔ ۵۷۳۔	میکال۔ ۱۲۲۔
۱۱۹۷۔ مددۃ۔ ۱۷۱۱۔	مسو۔ امسا۔ ۲۵۸۳۔	۳۰۸۸۔ مٹی۔ ۵۷۳۔	میل۔ مال۔ ۷۴۳۔
۱۹۷۱۔ مداد۔ ۱۹۷۱۔	مشہ۔ امشاج۔ ۳۵۰۰۔	۳۸۱۔ ۳۸۰۔ ۲۲۳۲۸۳۵۔	باب النون
مدن۔ مدینۃ۔ ۱۵۳۳۔	مشی۔ ۳۲۰۱۰۔	مق۔ ۸۱۔ ۳۳۷۔ ۲۸۴۵۔	ن۔ ۳۳۹۸۔
مڑ۔ مڑۃ۔ مڑۃ۔ ۳۱۹۶۔	مصر۔ ۹۰۰۔	مٹۃ۔ ۳۳۷۔ مٹون۔	نای۔ ۹۲۷۔ ۲۹۵۰۔
مستمر۔ ۳۲۲۲۔ مڑ	مضغ۔ مضغۃ۔ ۲۲۰۰۔	۲۹۲۸۔ مٹون۔ ۲۹۲۸۔	نبا۔ ۲۲۱۔ ۲۵۳۲۔ انبا۔
۳۲۳۵۔	مضی۔ مضیۃ۔ ۲۷۵۸۔	۳۱۸۰۔	نبت۔ نبیۃ۔ ۹۱۔ ۳۰۹۰۔
مرا۔ مریۃ۔ ۶۰۷۔ امرد	مطر۔ امطر۔ ۱۱۱۸۔	منات۔ ۳۲۰۶۔	نبت۔ نبات۔ انبات۔ ۱۱۱۸۔
امراۃ۔ ۳۱۷۷۔	مطی۔ مٹی۔ ۳۲۹۷۔	منع۔ مناع۔ ۷۵۰۔	نبت۔ ۱۲۶۔ انبت۔ ۱۹۸۳۔
موت۔ ماروت۔ ۱۳۰۔	مح۔	منی۔ امنیۃ۔ ۱۰۲۔ تمٹی	نبت۔ تنابز۔ ۳۱۲۴۔
مرج۔ مارج۔ مرجان۔	محر۔ ۱۰۲۶۔	۱۰۲۔ ۶۴۸۔ ۲۲۳۷۔	نبت۔ استنباط۔ ۷۰۳۔
۲۳۸۶۔ مریج۔ ۳۱۳۲۔	معن۔ ماعون۔ ۳۶۵۶۔	ما۔ ۱۱۳۔ ۴۳۵۔ ۵۵۱۔	نبح۔ ینبوع۔ ۱۸۷۶۔
موج۔ ۱۸۳۲۔ ۲۹۲۱۔	معی۔ آمعاد۔ ۳۰۷۸۔	۲۸۸۵۔ ۲۷۹۴۔	نتق۔ ۱۱۷۳۰۔
مرد۔ مارذ۔ مرید۔ ۷۳۴۔	مقصہ۔ ۶۳۳۔	موت۔ ۷۹۔ ۴۳۴۔ ۵۲۷۔	نثو۔ منثور۔ ۲۳۶۵۔
۱۳۴۲۔ مزل۔ ۲۲۷۶۔	مک۔ مکۃ۔ ۴۸۴۔	۱۰۱۰۔ ۱۶۴۶۔ امات۔ ۳۴۳۔	نجد۔ ۳۶۰۳۔
مومن۔ مریض۔ ۲۲۰۔ ۲۲۵۔	مکث۔ ۱۸۸۷۔	میت۔ ۷۹۔ ۴۳۴۔ ۱۰۱۰۔	نخس۔ ۱۲۷۹۔
مرو۔ مڑۃ۔ ۱۹۷۔	مکر۔ ۴۴۳۔ ۱۲۲۹۔	میتۃ۔ ۲۱۰۔	نخل۔ انجیل۔ ۳۷۰۰۔
مری۔ مریۃ۔ امراء۔ ۱۸۳۲۔	۱۳۸۶۔ ۱۵۳۳۔	موج۔ ۱۹۶۶۔	نجم۔ ۳۱۹۲۔
مراء۔ مہاراقۃ۔ ۱۹۰۸۔	مکن۔ مکن۔ ۹۰۶۔ ۱۵۲۸۔	مؤسر۔ ۳۱۷۴۔	نچی۔ نجاۃ۔ ۷۲۔ ۲۰۱۰۔
۲۹۶۳۔	۱۹۵۴۔ مکین۔ ۱۵۵۴۔	موسی۔ ۷۴۔	مناجاۃ۔ تناجی۔ ۷۳۱۔
مریہ۔ ۱۱۱۔	مکا۔ مکاء۔ ۱۲۲۹۔	مکاء۔ ماء۔ ۱۴۴۴۔	نچی۔ ۱۵۷۳۔ ۳۱۰۔ نجوی
مزج۔ مزاج۔ ۳۵۰۱۔	مل۔ ملۃ۔ املا۔ ۱۵۲۔	محد۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ محاد۔	۷۳۱۔ ۱۵۷۳۔ ۱۸۳۹۔
مزی۔ مڑی۔ ۲۶۷۹۔	۳۶۰۔	۲۶۵۰۔ ۲۶۵۔	نخب۔ ۲۶۴۲۔
مزنا۔ ۳۲۸۳۔	ملا۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ املا۔	مهل۔ امہال۔ ۱۹۱۴۔	نحت۔ ۱۱۱۱۔
مس۔ ۳۰۵۔ ۳۸۶۔ ۳۵۱۔	۳۱۶۴۔ مل۔ ۴۸۰۔	۱۱۴۲۔	نحر۔ ۳۶۵۸۔
مساس۔ ۲۰۹۷۔	ملح۔ ۲۷۱۳۔	مھن۔ مھین۔ ۳۰۰۸۔	نفس۔ نحاس۔ ۲۹۳۴۔
مسح۔ ۶۶۴۔ مبیح۔ ۴۲۴۔	ملق۔ املاق۔ ۱۰۳۳۔	مید۔ مائدۃ۔ ۸۹۰۔ ماد۔	۳۲۵۲۔
مسخ۔ ۲۷۵۸۔	مؤلک۔ ۱۲۷۔ ۱۳۹۔ ۳۹۷۔	۱۷۲۵۔	نخل۔ نخلة۔ ۶۰۷۔

نخن - نسخ	نسر - نصیر	نصخر - نفس	نفس - نکس
نخن - ۱۰	نسر - ۱۲۲۹ - ۱۲۲۹	نصخر - نصاخرة - ۳۲۶۳	نفس - تنافس - ۳۵۵۰
نخر - خخرة - ۳۵۳۵	نسف - ۲۰۹۸	نضد - منصود - نصید	نقش - منقوش - ۲۱۷۲
نخل - ۳۲۲	نلت - منلت - ۱۶۳	نق - ۱۲۹۱	نفع - منفعة - ۱۰۹۲۲
نڈ - ۳۶	نلت - ۲۲۲۲ - ۲۲۲۲	نضر - نضرة - ناضرة	نقی - ۵۵۹ - ۱۳ - اتفاق
ندم - ندامة - ۸۱۶	نہا - ۲۵۱	نق - ۳۲۹۳	منافق - ۵۵۹ - ۱۳ - انفا
ندی - نداء - ۵۹۰ - ۲۸	نسل - ۲۶۲	نظر - نظیحة - ۷۸۲	۱۸۸۳ - ۳۸۸ - ۳۲۶ - ۱۳
نادی - ۲۰۲۲ - ۵۹۰	نشی - ۱۳۱۷ - ۷۶ - ۷۶	نطف - نطفة - ۱۷۱۸	نفل - نافلة - ۱۲۰۲
ندی - ۲۰۲۲ - یوم التنا	نشأة - انشاء - ناشئة	نطق - انطق - ناطق	۱۸۶۶
۲۹۰۷	۲۹۸۷ - ۳۲۶۱	منطق - ۲۲۵۷	نقی - ۸۱۸
نذر - ۳۵۱۲ - ۳۲۶ - انذار	منشآت - ۳۲۲۷	نظر - ۱۳۷ - ۳۵۷	نقب - نقیب - ۷۹۸
۱۷۱ - ۱۵۱ - منذر - ۱۷	نشر - نشور - انشار	نجم - نجمة - ۱۰۲۶	نقیب - ۳۱۵۰
نذیر - ۱۵۱ - ۳۲۲۸	انتشار - ۲۱۲۲ - ۱۹۰۳	نفس - نفاس - ۵۲۵	نقد - نقاذ - ۲۹۱
نذر - ۳۵۱۲ - ۳۲۲۸	۲۳۸۰ - ۲۳۶۵	۱۲۱۰	نقر - نقیر - ۶۷۲ - ناقر
نزع - تنازع - منازعة	نشر - نشور - انشاز	نقی - ۲۰۸	۳۲۷۳
۳۹۷ - ۵۳۹ - ۱۱۹۵	۳۳۲ - ۶۵۲	نعل - ۲۰۲۹	نقص - منقوص - ۳۱۱۳
۱۸۲۳ - ۳۱۷۷ - ۳۵۳۲	نشط - نامشاطات - ۳۵۳۲	نعم - ۱۱۵ - انعام - ۶	نقض - انقاض - ۱۷۷۸
نازعات - ۳۵۳۲	نصب - نصیب - ۳۹۲	انعام - ۳۸۵ - ۷۸۰	نقع - ۳۶۲۰
نخ - ۱۸۲۳ - ۱۱۹۵	۷۸۵ - ۱۳۶۰ - نصب	نعمت - ۲۶۱۱ - ۷۸۰	نعم - انتقام - ۸۲۶
نزف - انزف - ۲۷۸۲	۳۲۳۵	نعم - ۳۰۳۲ - ۱۲۰۷	منتقم - ۳۷۲
نزل - انزل - تنزیل - ۱۲	نصت - انصات - ۳۶۶	نعم - ۳۲۷	نکب - ناکب - ۲۲۸۷
۵۶ - ۱۲۳ - ۱۰۶۶ - ۱۵۵۷	نصير - نصوح - ۱۱۰۳	نقض - انقض - ۱۸۲۲	منکب - ۳۳۹۲
۱۸۸۷ - ۱۷۸۱ - منزل - ۱۳۳۲	نصر - انصار - نصیر	نفت - ۳۶۶۵	نکت - الکات - ۱۱۲۲
۲۲۶۲ - منزل - ۱۳۷۲	نصا - انصار - نصیر	نفع - ۲۱۶۰	۱۷۷۹
نزلة - ۳۲۱۰ - نزول - ۵۹۵	نصا - انصار - نصیر	نفع - ۲۳۲	نجم - نجاح - ۲۸۲ - ۶۰۹
نسئ - ۱۲۹۰ - منسأة - ۲۸۵	استنصار - تناصر	نقد - نقاد - ۱۷۸۱	نکد - ۱۱۰۰
نساء - نسوان - نسوة	۱۹۲۳ - ۳۰۷۲	نقد - ۳۲۵۱	نکو - ۱۲۸۱ - انکار - ۱۲۸۱
۳۱۲۲	نصران - ۹۲	نفر - ۲۸۷ - ۱۲۹۱ - استنفا	۲۴۳۲ - ۱۷۲۹ - تشکیر
نسب - انساب - ۲۲۹۸	نصف - ۳۲۵۹	نفر - ۳۲۸۱ - نفیر - ۱۲۹۱	۲۲۳۲ - ۲۲۷۳ - نکیر
۲۳۸۷	نصی - ناصیة - ۱۲۷۲	نفر - ۱۸۰۶ - نفور - ۱۲۹۱	منکر - ۲۲۳۲ - منکرة
نسخ - نسخة - استنساخ	۳۲۵۵	نفس - ۷۷ - ۲۸۱ - ۵۹۸	۱۷۲۹ - نکو - ۱۹۲۷
۱۳۸	نفع - ۶۷۵	۱۲۸۷ - ۱۷۶۳ - ۳۲۸۲	نکس - ناکس - تنکيس

نکس - واؤ	باب الواو	ورث - وصل	وصی - وقع
۲۱۹۶ - نکس	واؤل معرئل - ۱۹۳۶	۲۵۹۶ - ۱۸۳ - ۵۴۶	وصی - وصیة - ۱۶۶ - وصی
۲۲۸۱ - نکس	وہر - ۱۴۴۰	ورد - اورد - وارد - موردد -	تواصی - ۳۱۴۰ -
نکف - استنکاف - ۴۴۶	وبق - موبق - ۱۹۳۲	۵۰۰ - ۲۰۳۲ - ۲۰۳۲ - وردة	وضع - ۲۸۴ - ۱۹۲۹ - اقص
نکل نکال - تنکیل - ۵۰۵	وبل - وبال - وابل - وبل	۳۲۵۳ - ورید - ۲۱۴۴	۱۲۹۸ - موضع - ۶۶۶ -
الکال - ۳۲۶۴	۳۲۰ -	ورق - ۱۰۶۲ - ۱۹۰۶ -	وضن - مروضنة - ۳۲۵ -
فہر - منیم - ۳۲۰۱	وتدل - ۲۸۲۶ - ۳۵۲۰	وری - ۳۶۴۰ - ۳۶۰ - واری	وطی - موٹی - مواطاة -
نموق - نموقہ - ۳۵۸۹	وتر - ۳۰۹۳ - نثوی - ۲۲۶۹	۳۶۰ - ۸۱۶ - ۸۱۶ - تواری	۱۳۶۰ - ۳۲۶۱ -
نمل - ائملة - ۵۰۶ - نملة	وتن - وتین - ۳۲۲۲	۱۴۵۱ - ۸۱۶ - ۸۱۶ - وطر	۲۶۵۶ - وطر
۲۲۵۹ - وثق - اوثق - واشق - میثاق	وثق - اوثق - واشق - میثاق	تورلة - ۳۶۰ - مورلی - ۳۶۰	وطن - موطن - ۱۲۴۴ -
تؤ - ناء - ۳۵۳۶	۴۹۲ - وثاق - ۳۰۴۲	وزر - وازرة - ۱۲۴ - ۱۲۴ - وعد	۳۲۴ - وعد
نوب - اناب - منیب - ۱۲۸۵	وئن - ۲۲۲۰	اوزار - ۱۲۴ - ۳۰۴۲ -	۴۴ - موعد - ۱۹۲۸ -
نوخ - ۱۱۰۱ - ۲۰۵	وجب - ۲۲۲۲	وزیر - ۲۰۵۸ -	وعظ - موعظة - ۵۲۲۹۵ -
نور - نار - ۲۰۹۱ - نور - منیر	۳۳۴۱ - وجد	وزع - اوزع - ۲۲۵۸ -	وعی - ایلو - وعاء - ۱۵۴۰ -
۵۸۰ - ۱۶۳۵ - ۲۳۳۰	وجس - اوجس - ۱۲۸۱	وزن - موزون - ۱۰۵۰ -	۳۵۴۱ -
نوش - نناوش - ۲۴۰۶	اوجف - اوجف - واجفة - ۳۲۱۹	میزان - ۱۱۲۰ - ۲۱۶۱ -	وقد - ۲۰۳۳۰ -
نوص - مناص - ۲۸۱۹	وجل - ۱۲۰۳	۲۹۶۲ - ۳۲۴۰ -	دفر - موفور - ۱۸۵۱ -
نوق - ناقة - ۱۰۲۴	وجه - ۱۲۴ - ۲۶۴ - ۱۸۰۴	وسط - ۱۴۸ - ۳۶۴ - وسطی	وقف - ایفاض - ۳۲۳۵ -
نول - نیل - تناول - ۱۲۶۰	۱۹۱۳ - ۲۱۰۵ - ۲۵۲۴ - وجہ	اوسط - ۳۰۴ - ۸۴۰ -	ونق - توفیق - ۶۸۰ - وفاق
۲۲۲۴ -	۱۸۵ - وجہ - ۲۲۵ - وجہ	وسع - ۳۶۴ - سعة - واسع	۶۵۲ - ۳۵۲۲ -
نوم - منام - ۲۸۸۰	۲۶۲ -	۲۱۶۸ - موسع -	ونی - توفی - ۳۰۳ - ۳۲۴ -
نون - ذوالنون - ۲۱۸۰	واحد - واحد - ۲۱۰۱ - ۲۱۰۱	وستی - انشاق - ۳۵۴۰ -	۹۹۴ - ۹۵۵ - ۲۸۸۰ -
نوی - نواة - ۹۸۶	وحش - ۳۵۲۹	وسل - وسیلة - ۸۲۰ - ۱۸۲۶ -	استیفاء - توفیة - ۳۰۳ -
نہج - منہاج - ۸۳۴	وحی - ۱۰۰۲ - ۸۸۹ - ۴۶۸ -	وسم - متوسم - سہا - ۱۴۰۴ -	وقب - ۳۶۶۵ -
نہر - ۱۸۳۱ - ۳۱۸ - ۳۹	وؤد - ۱۲۴ - ۱۲۴ - ۱۲۴ -	وسن - سیئة - ۱۳۲۹ -	وقت - میقات - ۲۳۹ -
۳۶۱۴ - نہار - ۲۰۲ - ۳۸	وؤد - ۱۳۲۹ - ۱۳۲۹ -	وسوس - ۱۰۶۱ -	وقت - ۳۵۱۳ - وقد
۱۵۱۱ -	ودع - مستودع - ۱۲۴ - ۹۸۹ - ۱۲۴ -	وشی - شیة - ۹۰ -	ایقاد - استیقاد - وقد
نہی - انہی - ۲۲۵ - ۹۵۲	ودع - ۳۶۱۵ -	وصب - واصب - ۱۴۴۸ -	۳۵۴۳ -
نہی - ۲۰۴۳ -	ودق - ۲۳۳۶ -	وصد - وصیل - ۱۹۰۵ -	دقن - موقوذة - ۴۸۴ -
باب الواو		وصف - ۱۰۲۲ - ۱۰۲۲ -	وقر - وقار - توقیر - ۹۲۶ -
۵۰۰ - ۶۸۴ - ۲۴۲۹ -	وذر - ۱۰۰۲ - ۹۳۳ -	وصل - وصیلة - ۸۸۲ -	۲۰۹۹ -
وؤد - موقوذة - ۳۵۴۹	ورث - وارث - میراث -	وصل - ۲۵۲۳ -	وقع - واقعة - ۲۲۲۲ -

وقت - ہیاء	ہتا - ہلت	ہلت - ی	یائس - یوم
وقت - موتف - ۹۲۸	ہتا - ہاتین - ہاتوا -	ہالت - ۱۸۱۵	یائس - ۱۶۲۲ - ۷۸۶ - ۳۲۳
وقت - رائتی - ۲۶۵۰ - ۱۰۰	ہجد - تھجد - ۱۸۶۶	ہلم - ۱۰۳۲	۱۵۷۳
۲۸۷۵ - تقوی - تقاة	ہجر - ۲۸۰ - ۶۵۳ - ۲۲۸۲	ہم - ۵۰۹ - ۵۲۶	یئس - ۲۸۵۱۵۲۲
۱۰ - ۴۰۰ - واق - ۲۹۰۳	ہاجر - ہاجر - ۱۳۲۱ - ۲۸۰	ہمد - ۲۱۳۷	یتم - ۱۰۶ - ۶۰۱
وکاء - توتو - رائکاء - متکا	ہجج - ۳۱۶۲	۲۲۰۲	یتامی النساء - ۷۴۱
۱۵۳۲	ہڈا - ۲۰۳۷	ہمر منمر - ۳۲۲۵	ید - ۸۵۱ - ۱۲۸۱ - تائیڈا
وکن - نوکین - ۱۷۷۸	ہداہدا - ۲۲۶۱	ہمز - ۳۲۹۵ - ۳۱۲۲	یسر - ۱۸۲۵ - یشر - یشر
وکن - ۲۵۰۲	ہدم - ۲۲۳۰	۳۶۲۹ - ۲۲۹۵	۳۵۸۵ - یسیر - ۱۵۶۱
وکل - نوکل - ۵۰۹ - وکیل	ہدی - ۱۶۰ - ۱۰۰ - ۱۶۰	ہمس - ۲۱۰۳	۲۳۷۹ - میسور - ۱۸۲۵
۱۸۰۲ - ۱۵۶۲ - ۵۰۹	۵۹ - ۲۵۰ - ۳۳۳ - ۲۸۲	ہمان - ۲۲۹۹	میسر - ۳۵۷ - میسر
ولج - اولج - ۳۹۸ - ولیجة	۵۲۲ - ۷۲۷ - ۱۱۲۷ - ۱۸۰	ہناہنی - ۶۰۷	۲۸۱
۱۲۷۲	۱۳۹۶ - ۲۱۱۹ - اہتری	ہنالک - ۲۱۳	یسع
ولد - ۱۴۸ - ۶۱۶ - ولید	۵ - ۱۳۹۶ - ۲۰۸۸ - ہڈا	ہوز - ۱۲۲ - ۹۲ - ۱۱۰	یعق - یوق - ۳۲۳۹
۶۹۱	۷۵۰ - ۷۸۱	ہار - ۱۳۵۰	یعقوب - ۱۶۷
ولی - نوٹی - ۱۰۶ - ۲۶۲	ہرب - ۳۲۲۸	ہون - ۱۱۵	یغث - یغوث - ۳۲۳۹
وٹی - ۷۳۲ - ۱۸۱ - وٹی	ہرت - ہاروت - ۱۳۰	ہوی - ۱۵۲ - ۱۶۵۹ - ۲۸۷	یقت - یاقوت - ۳۲۶۰
۳۳۲ - ۳۳۲ - ۱۴۱۳ - ۸۳۹ - ۱۴۱۳	ہرج - اہرج - ۱۴۸۷	۹۶۲ - ۱۳۱۹ - ۹۶۲	یقط - یقطین - ۲۸۰۷
۳۳۲ - ۶۲۹ - ۷۹۶	ہڑ - اہتزاز - ۱۹۹۲	ہوا - ۱۶۵۹ - ۳۶۲۵	یقظ - یقظا - ۱۹۰۵
۷۴۶ - ۲۶۳۰ - ۳۰۸۳	ہزنی - استھرا - ہزرو	ہاویہ - ۳۶۲۵	یقن - یقین - ۱۵۰ - ۱۵۰
ولایہ - ۳۳۲ - ۳۹۹	۲۷ - ۹۶	ہی - ۲۵۷ - ۳۱۶ - ۲۸۱	۱۷۱۵ - ایقان - ۱۵۰
۱۹۲۲	ہزل - ۳۵۸۰	۳۲۱۶	موقن - مستقین - ۳۰۵۳
وقت - ۲۰۶۵	ہزم - محزوم - ۷۸۲۵	ہاء - ہیاء - ہیئہ - ۲۳۱	یسر - ۲۰۶۲
وہب - الوہاب - ۳۷۹	ہش - ۲۰۵۳	۱۹۰۳	یمین - ۲۰۱۰ - ۲۰۸۶
وہج - وھاج - ۳۵۲۱	ہشم - ہشیم - ۱۹۲۵ - ۲۲۲۲	ہیت - ۱۵۳۰	یمین - ۲۸۷ - ۲۸۷ - ۶۲۹
وہن - ۵۲۳ - ۵۳۲	ہضم - ہضم - ۲۰۱۶ - ۲۲۲۲	ہاج - ۲۸۷۲	۱۸۵۸ - یمینہ - ۳۲۷۲
وہی - واہیہ - ۳۲۱۳	ہط - ہطع - ۲۲۲۲ - ۱۶۶۲	ہال - ہیل - ۳۲۶۵	ینع
وئی - ویمک - ۲۵۲۰	ہڈ - ۱۵۶۰ - ۲۶۶۹	ہام - ہیم - ۲۲۵۲	یوم - ۳ - ۵۲۲ - ۱۰۹۲۸۹۹
ویل - ۸۱۶ - ویلی - ۱۲۸۳	ہڈ - اہڈ - ۲۱۰ - ہلال	ہین - ہمین - ۸۴۲	۱۲۳۵ - یوم الزینہ - ۲۰۷۷
باب اہاء		ہیمات - ۲۲۶۵	یوم التلق - ۲۹۰۱ - ایام
ہبط - ۲۱۱۵ - ۵۶	ہلع - ہلوع - ۳۲۲۱	باب الیاء	
ہبا - ہباء - ۲۳۶۵	ہلت - ہلتہ - ۲۲۶۹ - ۲۷۲۸	ہی - ۲۷۲۸	تہب الخیر - یوم الخیر - ۲۷۲۸

فہرست مضامین تفسیر بہ ترتیب حروف تہجی

انڈکس

نوٹ۔ حالاتِ فہرست ہذا اکثر صورتوں میں اس صفحہ کے حاشیہ پر مل جاتیں گے جس کا حوالہ دیا گیا ہے۔ جہاں قریب قریب خلاصہ پر نہ ہو تو جن نمبروں کے اوپر خط ہے اُنکے لئے صفحہ کے اوپر کی تہائی دیکھو۔ جن کے نیچے خط ہے ان کے لئے صفحہ کے نیچے کی تہائی باقی کے لئے درمیانی حصہ۔

الف	آ	ا
آخرت۔ ہر ایمان کا مفہوم۔ ۲۰۔ کا اٹھارہ۔ ۱۰۴	آتش کی نسبت اس کی طرف سے غفلت	کا گزنا۔ ۱۷۷۰۔ کا کھولا جانا۔ ۱۹۲۷
برقیں کا خاتمہ۔ ۶۷۔ کا یقینی علم بذریعہ	کامیاب ہونا۔ ۹۰۳۔	کا پھٹنا۔ ۱۹۱۔ ۱۹۱۱۔ کی کھال اتارنا۔ ۱۹۳۵
دجی مت ہے۔ ۱۱۱۶۔ کی کیفیات۔ ۲۷۱۔	آسمان۔ ۱۰۰۔ دھان ہے۔ ۱۶۴۸۔ در زمین کی	آسیہ۔ ۳۰۶۔
۱۷۵۳۔ ۱۱۲۷۔ میں نئے عہدے۔ ۱۷۵۳۔	پہلی غیر مینر حالت۔ ۱۳۱۶۔ در زمین کا چھ دن	آگ۔ اعلان جنگ کا نشان۔ ۶۳۶۔ سے ہزار
میں مدراج۔ ۱۱۷۴۔ اور دنیا کی زندگی میں	میں پیدا کرنا۔ ۷۵۱۔ کا دودن میں بننا۔	مراد جنگ۔ ۱۲۷۰۔ اہل شکر کی آگ۔ ۱۹۶۶
فرق۔ ۱۸۹۱۔ کو مقدم کرنا۔ ۱۳۰۱۔ اور نسب	۱۶۶۸۔ اجرام سماوی ہیں باہمی تعلقات	چار قسم۔ ۱۳۳۱۔ کا سبز درخت سے نکلتا۔
۱۳۳۱۔ کا انداز ہیں۔ ۱۲۵۶۔ وعدہ آخرت	۱۰۱۰۔ سات آسمان۔ ۱۸۶۲۔ ۱۹۲۸	۱۵۷۲۔ کا مغرب کی طرف سے نکلتا۔ ۱۷۹۸
آکھنٹ کا ظہور ہے۔ ۱۱۲۹۔ نیز دیکھو لیٹ	تھا شمس کے ساتھ۔ ۱۷۷۰۔ اور آگ کے	آواز۔ کی پستی کا اثر اخلاق پر۔ ۱۷۴۲۔
قیامت۔	۱۵۵۸۔ ۱۷۶۲۔ اجرام سماوی کے	۲۳۱۔ ۲۳۰۔ آیہ الکسری
آدم۔ ۴۳۔ ۴۴۔ کی خلق علی صوفیہ کا مفہوم	اپنے فلک میں چلنا۔ ۱۲۶۶۔ ۱۷۶۵۔	ابرار۔ ۱۱۳۔ ۱۱۳۱۔ کی تکمیل نفس۔ ۱۱۱۳۔ وعدہ
۲۷۰۔ کی عصمت۔ ۱۲۵۴۔ کی طرف نسبت	میں جانداروں کا ہونا۔ ۱۸۶۲۔ ۱۹۶۰۔	ابراہیمی اور اس میں اسمیل کی شمولیت۔ ۱۱۱۳۔
شرک۔ ۷۹۴۔ کا عصیان۔ ۱۷۴۴۔ کی	کے فیہرری ستون۔ ۱۰۰۹۔ میں فرج کا نہ	۱۱۵۔ ۱۱۵۱۔ اسمیل اور ناجوہ کو حکم الہی سے
جنت۔ ۸۴۔ کا درخت منور۔ ۷۹۹۔ کا بیڑ	ہونا۔ ۱۷۵۰۔ نظام عالم کا خاتمہ۔ ۱۸۷۰	کھینچھڑنا۔ ۱۱۷۰۔ ۱۰۴۲۔ اور اسمیل کا
۵۱۔ دھواں سواٹ کو دیکھنا۔ ۷۳۶۔ دھوا	سے عذاب کا آنا۔ ۷۳۶۔ سے جانوروں کا	خانہ کعبہ کی تعمیر کرنا۔ ۱۱۹۔ ملت ابراہیمی۔
کاپتوں سے اپنے آپ کو ڈھانکنا۔ ۷۳۷۔	اثرنا۔ ۷۳۶۔ میں چڑھنا۔ ۱۰۴۹۔ پر جبرئیل	۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ اور
کلباس جنت۔ ۷۳۷۔ کے دوسرے۔ ۶۱۱۔	سے جانا۔ ۱۱۷۰۔ کی طرف وحی۔ ۱۶۴۸	کا فریاد و کھجڑا۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ اور پرندوں
کے کوس میں بن آدم کا ذکر۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔	اور زمین کا رونا۔ ۱۶۹۵۔ اورینہ کی تعلق	کافہ۔ ۲۳۸۔ اور ارجح سے موسیٰ۔ ۲۳۸
۷۳۹۔ سے پہلے نسل انسانی کا وجود۔ ۷۴۰۔	۱۹۴۸۔ کی شیطانیوں سے حفاظت۔	اور یہودیت اور عیسائیت۔ ۲۴۱۔ کے
لاکھوں آدم بنے ہیں۔ ۷۵۰۔	۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۶۴۹۔ ۱۸۹۵۔ کے	نہیں۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔
آریہ سلج۔ کا ذکر۔ ۱۸۳۶۔ ۱۹۹۲۔	دورانے کھلتا۔ ۷۴۵۔ کا پیدیا جانا۔	استقرار آذر کے لئے۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔
آذر۔ ۶۹۰۔ ۸۸۴۔ ۱۰۴۲۔	۱۲۸۵۔ کا زمین پر گزنا۔ ۱۳۱۰۔ کی طرف	کی اپنی قوم سے بحث۔ ۶۹۱۔ ۷۸۳۔ کی قوم

۸۶۶، ۱۵۶۱، ۱۷۹۱، ۱۹۳۱، ۱۹۶۲	۱۸۴۳-۱۸۴۳-۶-۱۸۴۳
کاخ خطبہ آنحضرت کی وفات پر۔ ۳۹۹-کا	احرام۔ ۱۷۷-۶۲۹
منکرین نیکوۃ سے جنگ کرنا۔ ۸۳۹ کی وصیت	احزاب۔ کی جنگ۔ ۱۵۰۰-کی پیشگوئی۔
قلبی۔ ۱۳۲۳ کی فضیلت ۱۳۲۳-۱۳۲۳	۱۵۹۷ میں فرشتوں کا نزول۔ ۲۸۳-۸۰۷
بن خلف سے شرط۔ ۱۴۶۹-اور حضرت	احسان۔ ۳۹۳-۱۰۹۳-۱۱۰۱
فاطمہ کا دعویٰ۔ ۱۸۳۱	احقاف۔ ۱۷۰۹
ابوہل۔ ۶۷۵-۱۱۳۳-۱۵۸۱-۱۹۷۰	احیائے موتی۔ ۲۳۴-۲۳۵-۲۳۸-کی
ابورحانہ۔ ۲۰۸	کیفیت۔ ۲۳۷-۲۳۷ سے مراد۔ ۳۲۴-۳۲۴
ابوزخاری۔ ۵۳۳-۸۲۹	دیکھو مودوں کا زندہ ہونا۔
ابوسفیان۔ ۳۳۳-۳۳۳-۳۳۳-۳۳۳	اختیار۔ ۱۹۱۲ اور مطہر آبی علیہ
ابوطالب۔ ۸۸۳-۱۴۲۳-۱۵۹۵	ادب۔ ۱۷۷-۱۷۷
ابوعامر۔ ۸۷۹	ادریس۔ ۱۲۲۰
ابوعبیدہ۔ ۸۴۵	اذان۔ ۶۳۳
ابولہب۔ ۱۹۹۰	ارتداد۔ حصول طلاق کے لئے۔ ۱۹۰-آنحضرت
ابوموسیٰ شہری۔ ۱۸۴۹	پر ایمان لانے والے مرتد نہ ہوتے تھے۔
ابوہریرہ۔ ۶۳۸	۷۶۳-۷۶۳ کے واقعات ابتدائی تاریخ
ابی ابن خلف۔ ۱۴۶۹	اسلام میں۔ ۶۳۱-کا موجودہ نقشہ۔ ۶۳۱
ابیس۔ ۴۷-قوت و ہمد کا نام نہیں۔ ۴۷	مرتد کا حکم قتل نہیں۔ ۱۸۹-مرتد اور فرسخ
دیکھو شیطان۔	ملاح۔ ۱۹۰-مرتد کب قتل ہو سکتا ہے۔ ۵۴۷
اتمام نعمت۔ ۵۹۶	الرفقاء۔ ۶-۱۸۹۰
اتھیبویا۔ ۱۱۸۲	ارض مقدس۔ ۶۰۸
اجتہاد۔ ۶۵۱-۶۵۱	الرقم۔ کا گھر۔ ۳
اجماع۔ ۵۶۰-۱۳۳۶	ازالہ العیبت عربی۔ کا قانون۔ ۵۷۳
احمد کی جنگ۔ ۳۷۹-میں فرشتوں کی مدد	اشنارہ۔ ۵۹۳
میں کفار کی ناکامی۔ ۳۸۵	استعاذہ۔ ۱۰۹۶
میں آنحضرت کے قتل کی خبر۔ ۳۹۸-میں	استعداد۔ کے اختلافات۔ ۷۵۳
نصرت آئی۔ ۴۰۶-میں کفار کی شکست	استغفار۔ ۱۷۶-۴۱۸-ترقی روحانی کا کمال
میں تیر اندازوں کی غلطی۔ ۴۰۷-جنگ	۲۸۲-مشکلات میں ۵۷۷-اور شفا
اصحاب آنحضرت کا انا اللہ بنی پکارنا۔ ۱۱۸	۱۲۶۷-انبیاء کا استغفار۔ ۱۷۲۰
میں آنحضرت کا تنہا رہنا۔ ۴۱۱-میں نیند	استقامت۔ ۱۶۵۳
کا آنا۔ ۱۱۸ میں بھاگنے والے۔ ۴۱۳	استمداد۔ (غیر اسد سے) ۱۳۸
۸۵۳-۸۵۳-۸۵۳-۶۳۲-۶۳۲	
کے دیوتا۔ ۶۶۲-بشارت اسحاق اور یسوع	
لوہ کا عذاب۔ ۹۴۸-کی بی بی کا ہنسنا	
۹۵۰-رسول جہان کی طرف آئے کو کون تھے	
۱۰۶۰-۱۰۶۰ کی دعائیں۔ ۱۱۸-۱۱۸	
دنیا کے پیشرو۔ ۱۱۰-کی عصمت۔ ۱۲۱۷	
کے صوبوں پر لے کر غلط روایت۔ ۱۲۱۷	
۱۲۷۳-۱۵۸۳-۱۵۸۳ کی شش سے محبت۔ ۱۲۱۸	
کا آگ سے بچایا جانا۔ ۱۲۷۵-۱۵۸۳	
کا بتوں کو توڑنا۔ ۱۲۷۳-کی محبت۔ ۱۲۷۵	
۱۴۵۷-۱۵۸۳-کا ارکان کی کوئی نام کرنا۔	
۱۲۹۷ کا بحث میں عذر بیماری۔ ۱۵۸۳	
قرآن کرنے کا حکم اور اس کا مفہوم۔ ۱۵۸۳	
۱۵۸۵-کی سن میں توحید۔ ۱۶۷۹-کا احکام	
دین سے قطع تعلقی۔ ۱۸۳۵	
ابراہیم (ابن ابی سلمہ)۔ ۹۹۷-۱۵۱۶-۱۷۴۴	
ابراہیم۔ ۱۲۹۵-۱۹۸۲-۱۹۸۲	
ابن السدر۔ عیسائی عقیدہ کی تردید۔ ۶۰۶-۱۰۸	
۷۰۱-۱۶۱۴-۱۶۸۹-پہلی کا قہر قہر کی	
۸۰۵-نظام عالم کو باطل کرتا ہے۔	
۱۲۲۷-لفظ کا استعمال پہلی کتابوں میں۔	
۱۰۸-۶۰۶-۱۶۱۴-ولد الصدوق ابن السدر۔	
۱۰۸-سیح مجاز ابن السدر سکایا۔ ۱۰۸-۱۰۸	
اور عیسائیوں کا پسپے آپ کو ابن السدر سکایا۔ ۶۰۶	
ابن ام کلثوم۔ ۱۹۳۰	
ابن جعفری۔ ۱۸۸-۸۱۶	
ابن عباس۔ ۴۷۳-۴۸۹-۱۱۸۰	
ابن عمر۔ ۴۱۴-۴۷۲	
ابن قیس۔ ۳۹۸	
ابو ایوب انصاری۔ ۱۷۷۲	
ابو البرجری۔ ۸۳۰	
ابو بکر۔ ۶۳۱-۶۳۲-۸۵۳-۸۵۳	

۱۶۶۱۔ مذاہب سابقہ کی صف کا پیدائش	کرنا۔ ۵۱۔ دوسرے مذاہب کے بنیاد	استنباط مسائل۔ ۵۲۳۔
۱۹۳۳۔ ابتدائی مذاہب میں دعائیں۔	کوٹلی نزد۔ ۶۰۴۔ میں دشمنوں میں محبت	استنوار۔ مجلس استنوار میں شریعت۔ ۵۶۹۔
۶۹۔ مہتمم نجات ۶۳۔ ۱۰۵۔ ۳۵۵۔	پیدا کرنے کی طاقت۔ ۸۲۶۔ میں کفار کے	۶۸۷۔ یون کی کافر پرستی۔ ۹۲۰۔
شرفی ری ۱۹۳۔ طلاق۔ ۲۰۔ شرفی	احسان۔ ۱۸۳۹۔ اسلام کی تعلیم کی وجہ	اسلام۔ ۱۱۰۷۔ میں اشارہ۔ ۱۱۰۹۔
سودھواری۔ ۲۵۱۔ تعلیم توحید۔ ۲۸۳۔	غیر مسلم کو مدعو دینا۔ ۱۹۱۳۔ ۲۴۷۔ میں	اسرائیل۔ ۹۲۔
بدی کا کفار۔ ۲۹۸۔ گناہ اور توبہ۔	کل مخلوق سے حق سلوک۔ ۵۰۵۔ میں ایسا	اسعد بن زرارہ۔ ۱۸۲۹۔
۱۶۶۲۔ بہشت کی ترقیات۔ ۱۸۶۷۔	عہد۔ ۱۵۴۔ ۳۴۷۔ اور ضبط و تواضع۔	اسکندر یہ کاکتب خانہ۔ ۱۲۱۶۔
اسلام اور عیسائیت۔ ۱۲۰۰۔ مقابلہ دعا	۵۵۔ میں اصول محنت و مساوات دولت	اسماعیل۔ ۱۱۷۔ ۶۹۲۔ کتبہ کے پاس چھوڑا
۳۔ ترقی کا مقابلہ۔ ۱۶۶۸۔	میں توازن۔ ۲۵۲۔ میں خواہشات پر	جلنے کی غرض۔ ۱۰۴۲۔ کی رسالت۔
اسلام کے دشمن۔ اعدائے اسلام کی تدابیر	حکومت۔ ۱۵۹۔ اخوت و نیکی اور تعلقات	۱۲۱۹۔ کا صبر۔ ۱۲۸۰۔ ذبیح ہنیل
اور منصوبے۔ ۲۹۰۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۷۵۔	رشتہ داری۔ ۸۳۲۔ میں دینی دنیوی	تھانہ اخوت۔ ۱۵۸۲۔ نیز دیکھو ابراہیم۔
۱۸۲۵۔ میں باہم جنگ۔ ۶۸۶۔ کے گروہ	ترقی کا کمال۔ ۱۷۵۰۔	اسلام۔ کس مقام پر پہنچا ہے۔ ۹۔ کا بودی
مختلف۔ ۶۹۷۔ کی انتظار۔ ۸۷۴۔ کا تعلق	اسلام اور دیگر مذاہب۔ ہر مذہب میں کچھ	اور عیسائیوں پر اتمام حجت۔ ۵۶۔ دست
عبادت ہے۔ ۸۸۸۔ کی سزا۔ ۹۱۰۔	مصادف ہے۔ کامل صداقت صرف اسلام	دارہ اسلام۔ ۷۳۔ کا مہتمم۔ ۱۰۵۔ مانگیر
۱۲۲۷۔ ۱۷۱۷۔ ۱۸۷۲۔ کو چیلنج۔ ۹۱۷۔	میں ہے۔ ۷۳۔ ۱۰۶۔ ۱۱۲۔ اصل لامل	مذہب ہے۔ ۲۵۔ اور رہبانیت۔ ۶۲
۹۲۶۔ کی قوت و تاثیر	سب کا ایک ہے۔ ۱۲۳۔ ۱۶۶۳۔ ۱۶۶۳۔	تفریقات مرتبہ کو مٹاتا ہے۔ ۱۸۱۔ اصول
۱۰۴۲۔ کے اسلام لانے کی بشارت	اسلام سب مذاہب کے بزرگوں کو قبل کرتا	اسلام کی سادگی۔ ۷۹۔ اور صلح۔ ۸۲۵
کاتھہ۔ ۱۸۳۵۔ سے دوستی کی وجہ	ہے۔ ۱۲۵۔ مذہبی آدمی۔ ۱۶۹۔ ۱۷۱۔	مذہب فطرت ہے۔ ۱۲۷۷۔ میں نظام
۱۸۳۷۔ کی طاقت۔ ۱۹۱۷۔	دیگر مذاہب کے مجیدوں کا خاتم۔ ۱۶۹۔	مذہب۔ ۵۵۱۔ سنگ و قوم کی تفریقات
اسلام کی مغلوبیت اور خوشخبری۔ ۹۹۹۔	اسلام اختلافات کا فیصلہ کرتا ہے۔ ۱۸۵۔	کو مٹاتا ہے۔ ۱۷۷۷۔ قومیت اسلامی کی بنیاد
اسلام کی ترقی کا ایک ہزار سال رکھتا	۱۰۸۲۔ اصول مقابلہ مذاہب۔ ۳۴۰۔	ایک دوسرے کی ایک کام میں امانت۔
۱۳۰۵۔ اسلام کی یکجہ اور عیسائیت کی طاقت	پہلے مذاہب کا تفرقہ۔ ۳۶۹۔ دوسرے مذاہب	۵۹۱۔ حکومت اسلام کی بنیاد مشورہ پر
۱۶۳۲۔ اسلام پر غربت کا زنا۔ ۱۹۶۳۔	میں اچھے لوگوں کا اعتراف۔ ۳۴۶۔ اسلام	۱۶۶۹۔ اخوت اسلامی کے حقوق۔ ۲۸۸۔
اسلام پر دوزخ و سعید کا زنا اور کاسی	میں تکمیل مذہب۔ ۵۹۵۔ باہم محبت کی بنیاد	اخوت اسلامی کی بنیاد۔ ۷۴۱۔ ہر تلوار کا
۱۹۶۶۔	۷۰۴۔ اختلاف عقاید مٹ نہیں سکتا۔	محرم۔ ۷۶۲۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۴۱۔
اسلام کا غلبہ۔ غلبہ کی پہنچ کوئی۔ ۱۸۳۰۔ اسلام	۱۲۹۲۔ مذاہب کا باہم عداوت اور ایک رسول	۱۷۳۲۔ اشاعت اسلام۔ ۲۳۸۔
کی ترقی اتفاق فی سبیل احمد سے ہوگی۔ ۲۳۹۔	کی ضرورت۔ ۱۳۲۴۔ مختلف وجوہ تعلق	اشاعت و تعلیم اسلام پر زکوٰۃ کا صرف
حکومت اسلامی کے نواں کے اسباب۔	۱۴۲۲۔ اسلام میں دوسرے لوگوں کا	۸۶۰۔
۲۸۸۔ اسلام کا غلبہ دورنگ میں۔ ۶۳۰۔	داخل ہونا۔ ۱۴۲۳۔ سب مذاہب کا توحید	اسلام کی تعلیم۔ میں میان دوی۔ ۲۔ ۱۱۔ میں
اسلام کفر پر غالب آئیگا۔ ۸۲۴۔ اصول اسلام	کے ساتھ شریک کو ملا دینا۔ ۱۴۷۷۔ اختلاف	دشمن سے ہمدردی۔ ۱۲۶۔ میں دشمن سے
کی کامیابی شکست اسلام کے غلبہ کے نشانات	مذاہب کا نصیحت دہی سے ہونا ضروری تھا۔	پیارا عالمی رنگ۔ ۱۵۴۔ میں دشمن سے نصیحت

۱۰۲۷-۱۲۷۱-۱۲۳۱- کی پیشین گوئی کا وعدہ ۱۱۶۷- کا مشرقی مغرب میں پھیلنا ۱۲۸۶- اسلام کے غلبہ میں رم کی خوشخبری ۱۳۸۷- اسلام پرندہ دل نہیں ۱۵۶۹- اسلام کا اول مشرق میں پھیلنا ۱۵۷۴- اس کا تمام اس کی صداقت کی دلیل ہے۔ ۱۶۶۳- اسلام کی تسخیر دلوں پر ۱۷۲۶ اسلام کا کل مذاہب پر غالب آنا ۱۷۳۷ اسلام کا آفریں غلبہ ۱۸۲۵- اسلام کی فتح توگوں کا دین اسلام قبول کرنا ۱۹۸۹ اسلام کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہوگا ۱۹۶۷- اسلام کی ترقی و ترقی جلد ۱۹۶۲- اسلام کی نصرت بذریعہ اشاعت ۱۸۴۶ اصحاب الایمہ ۱۰۶۳- اصحاب الرس ۱۳۷۶- اصحاب الغیل ۱۹۸۳-۱۹۸۳- اصحاب کعبہ ۱۱۵۴-۱۱۵۷-۱۱۵۸- ۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵- ۱۱۶۶- کے ذکر میں غرض ۱۱۵۷- میں آنحضرت صلی علیہ وسلم کی طرف اشارہ ۱۱۶۰- کعبہ کا محل وقوع ۱۱۶۲- کے ذکر میں تاریخ حیاتیت ۱۱۶۴- اصلاح بین الناس ۵۵۹- اصول انجمن صیات ۲۰۹- اطاعت - اس کی معصیت میں مخلوق کی کوئی اطاعت نہیں ۵۲۲-۱۲۵۴- رسول کی اطاعت ۳۸۹-۲۲۷-۵۲۸ ۵۳۱-۵۴۰- اولی الامر کی اطاعت ۵۲۸ کفار کی اطاعت ۲۰۳-۱۲۹۶- اعتکاف ۱۶۶- اعراب ۸۷۱-۸۷۲-۱۷۲۹-	اعراف ۷۴۷-۷۴۸- اقراط ۱۱- افغان - بنی اسرائیل میں ۱۳۲۴- المام ۱۱۸۵- ۱۶۷۲- ۱۶۷۳- ۱۶۷۴- العد - اسم غلم ۵-۲۳۰- اسم ذات ہے ۵ اسم اللہ میں غیر شریک نہیں ۶۶۵- اسماء اسماء اور حصل کمال ۷۹۱۶- کے اسماء حسنی اور ان کا ذکر ۱۱۵۰- کے خانوے نام ۱۱۵۹- سب سے بڑی چار صفات ۱- ام صفات ۲- صفات پر نظام جہانی و روحانی کا دار ۴- صفات باری اور صفات انسان میں فرق ۳۱- صفات بزرگ بنا ۴۲- کا بے مثل ہونا ۱۶۶۱- صفات اور حیسانیت کے عقاید کی تردید ۲۶۶- رہبیت میں تردید شریک ۲- رہبیت کی وسعت ۱۲۶- رحمانیت میں عقاید باطلہ کی تردید ۲- ۱۱۵۰- ۱۲۲۲- رحیمیت عقاید باطلہ کی تردید ۲- ملکیت میں عقاید باطلہ کی تردید ۲- ۱۱۵۰- ۱۲۲۲- رحیمیت ۱۹۰۶- ۱۰۷۷- ۱۰۷۸- ۱۰۷۹- ۱۰۸۰- ۱۰۸۱- ۱۰۸۲- ۱۰۸۳- ۱۰۸۴- ۱۰۸۵- ۱۰۸۶- ۱۰۸۷- ۱۰۸۸- ۱۰۸۹- ۱۰۹۰- ۱۰۹۱- ۱۰۹۲- ۱۰۹۳- ۱۰۹۴- ۱۰۹۵- ۱۰۹۶- ۱۰۹۷- ۱۰۹۸- ۱۰۹۹- ۱۱۰۰- ۱۱۰۱- ۱۱۰۲- ۱۱۰۳- ۱۱۰۴- ۱۱۰۵- ۱۱۰۶- ۱۱۰۷- ۱۱۰۸- ۱۱۰۹- ۱۱۱۰- ۱۱۱۱- ۱۱۱۲- ۱۱۱۳- ۱۱۱۴- ۱۱۱۵- ۱۱۱۶- ۱۱۱۷- ۱۱۱۸- ۱۱۱۹- ۱۱۲۰- ۱۱۲۱- ۱۱۲۲- ۱۱۲۳- ۱۱۲۴- ۱۱۲۵- ۱۱۲۶- ۱۱۲۷- ۱۱۲۸- ۱۱۲۹- ۱۱۳۰- ۱۱۳۱- ۱۱۳۲- ۱۱۳۳- ۱۱۳۴- ۱۱۳۵- ۱۱۳۶- ۱۱۳۷- ۱۱۳۸- ۱۱۳۹- ۱۱۴۰- ۱۱۴۱- ۱۱۴۲- ۱۱۴۳- ۱۱۴۴- ۱۱۴۵- ۱۱۴۶- ۱۱۴۷- ۱۱۴۸- ۱۱۴۹- ۱۱۵۰- ۱۱۵۱- ۱۱۵۲- ۱۱۵۳- ۱۱۵۴- ۱۱۵۵- ۱۱۵۶- ۱۱۵۷- ۱۱۵۸- ۱۱۵۹- ۱۱۶۰- ۱۱۶۱- ۱۱۶۲- ۱۱۶۳- ۱۱۶۴- ۱۱۶۵- ۱۱۶۶- ۱۱۶۷- ۱۱۶۸- ۱۱۶۹- ۱۱۷۰- ۱۱۷۱- ۱۱۷۲- ۱۱۷۳- ۱۱۷۴- ۱۱۷۵- ۱۱۷۶- ۱۱۷۷- ۱۱۷۸- ۱۱۷۹- ۱۱۸۰- ۱۱۸۱- ۱۱۸۲- ۱۱۸۳- ۱۱۸۴- ۱۱۸۵- ۱۱۸۶- ۱۱۸۷- ۱۱۸۸- ۱۱۸۹- ۱۱۹۰- ۱۱۹۱- ۱۱۹۲- ۱۱۹۳- ۱۱۹۴- ۱۱۹۵- ۱۱۹۶- ۱۱۹۷- ۱۱۹۸- ۱۱۹۹- ۱۲۰۰- ۱۲۰۱- ۱۲۰۲- ۱۲۰۳- ۱۲۰۴- ۱۲۰۵- ۱۲۰۶- ۱۲۰۷- ۱۲۰۸- ۱۲۰۹- ۱۲۱۰- ۱۲۱۱- ۱۲۱۲- ۱۲۱۳- ۱۲۱۴- ۱۲۱۵- ۱۲۱۶- ۱۲۱۷- ۱۲۱۸- ۱۲۱۹- ۱۲۲۰- ۱۲۲۱- ۱۲۲۲- ۱۲۲۳- ۱۲۲۴- ۱۲۲۵- ۱۲۲۶- ۱۲۲۷- ۱۲۲۸- ۱۲۲۹- ۱۲۳۰- ۱۲۳۱- ۱۲۳۲- ۱۲۳۳- ۱۲۳۴- ۱۲۳۵- ۱۲۳۶- ۱۲۳۷- ۱۲۳۸- ۱۲۳۹- ۱۲۴۰- ۱۲۴۱- ۱۲۴۲- ۱۲۴۳- ۱۲۴۴- ۱۲۴۵- ۱۲۴۶- ۱۲۴۷- ۱۲۴۸- ۱۲۴۹- ۱۲۵۰- ۱۲۵۱- ۱۲۵۲- ۱۲۵۳- ۱۲۵۴- ۱۲۵۵- ۱۲۵۶- ۱۲۵۷- ۱۲۵۸- ۱۲۵۹- ۱۲۶۰- ۱۲۶۱- ۱۲۶۲- ۱۲۶۳- ۱۲۶۴- ۱۲۶۵- ۱۲۶۶- ۱۲۶۷- ۱۲۶۸- ۱۲۶۹- ۱۲۷۰- ۱۲۷۱- ۱۲۷۲- ۱۲۷۳- ۱۲۷۴- ۱۲۷۵- ۱۲۷۶- ۱۲۷۷- ۱۲۷۸- ۱۲۷۹- ۱۲۸۰- ۱۲۸۱- ۱۲۸۲- ۱۲۸۳- ۱۲۸۴- ۱۲۸۵- ۱۲۸۶- ۱۲۸۷- ۱۲۸۸- ۱۲۸۹- ۱۲۹۰- ۱۲۹۱- ۱۲۹۲- ۱۲۹۳- ۱۲۹۴- ۱۲۹۵- ۱۲۹۶- ۱۲۹۷- ۱۲۹۸- ۱۲۹۹- ۱۳۰۰- ۱۳۰۱- ۱۳۰۲- ۱۳۰۳- ۱۳۰۴- ۱۳۰۵- ۱۳۰۶- ۱۳۰۷- ۱۳۰۸- ۱۳۰۹- ۱۳۱۰- ۱۳۱۱- ۱۳۱۲- ۱۳۱۳- ۱۳۱۴- ۱۳۱۵- ۱۳۱۶- ۱۳۱۷- ۱۳۱۸- ۱۳۱۹- ۱۳۲۰- ۱۳۲۱- ۱۳۲۲- ۱۳۲۳- ۱۳۲۴- ۱۳۲۵- ۱۳۲۶- ۱۳۲۷- ۱۳۲۸- ۱۳۲۹- ۱۳۳۰- ۱۳۳۱- ۱۳۳۲- ۱۳۳۳- ۱۳۳۴- ۱۳۳۵- ۱۳۳۶- ۱۳۳۷- ۱۳۳۸- ۱۳۳۹- ۱۳۴۰- ۱۳۴۱- ۱۳۴۲- ۱۳۴۳- ۱۳۴۴- ۱۳۴۵- ۱۳۴۶- ۱۳۴۷- ۱۳۴۸- ۱۳۴۹- ۱۳۵۰- ۱۳۵۱- ۱۳۵۲- ۱۳۵۳- ۱۳۵۴- ۱۳۵۵- ۱۳۵۶- ۱۳۵۷- ۱۳۵۸- ۱۳۵۹- ۱۳۶۰- ۱۳۶۱- ۱۳۶۲- ۱۳۶۳- ۱۳۶۴- ۱۳۶۵- ۱۳۶۶- ۱۳۶۷- ۱۳۶۸- ۱۳۶۹- ۱۳۷۰- ۱۳۷۱- ۱۳۷۲- ۱۳۷۳- ۱۳۷۴- ۱۳۷۵- ۱۳۷۶- ۱۳۷۷- ۱۳۷۸- ۱۳۷۹- ۱۳۸۰- ۱۳۸۱- ۱۳۸۲- ۱۳۸۳- ۱۳۸۴- ۱۳۸۵- ۱۳۸۶- ۱۳۸۷- ۱۳۸۸- ۱۳۸۹- ۱۳۹۰- ۱۳۹۱- ۱۳۹۲- ۱۳۹۳- ۱۳۹۴- ۱۳۹۵- ۱۳۹۶- ۱۳۹۷- ۱۳۹۸- ۱۳۹۹- ۱۴۰۰- ۱۴۰۱- ۱۴۰۲- ۱۴۰۳- ۱۴۰۴- ۱۴۰۵- ۱۴۰۶- ۱۴۰۷- ۱۴۰۸- ۱۴۰۹- ۱۴۱۰- ۱۴۱۱- ۱۴۱۲- ۱۴۱۳- ۱۴۱۴- ۱۴۱۵- ۱۴۱۶- ۱۴۱۷- ۱۴۱۸- ۱۴۱۹- ۱۴۲۰- ۱۴۲۱- ۱۴۲۲- ۱۴۲۳- ۱۴۲۴- ۱۴۲۵- ۱۴۲۶- ۱۴۲۷- ۱۴۲۸- ۱۴۲۹- ۱۴۳۰- ۱۴۳۱- ۱۴۳۲- ۱۴۳۳- ۱۴۳۴- ۱۴۳۵- ۱۴۳۶- ۱۴۳۷- ۱۴۳۸- ۱۴۳۹- ۱۴۴۰- ۱۴۴۱- ۱۴۴۲- ۱۴۴۳- ۱۴۴۴- ۱۴۴۵- ۱۴۴۶- ۱۴۴۷- ۱۴۴۸- ۱۴۴۹- ۱۴۵۰- ۱۴۵۱- ۱۴۵۲- ۱۴۵۳- ۱۴۵۴- ۱۴۵۵- ۱۴۵۶- ۱۴۵۷- ۱۴۵۸- ۱۴۵۹- ۱۴۶۰- ۱۴۶۱- ۱۴۶۲- ۱۴۶۳- ۱۴۶۴- ۱۴۶۵- ۱۴۶۶- ۱۴۶۷- ۱۴۶۸- ۱۴۶۹- ۱۴۷۰- ۱۴۷۱- ۱۴۷۲- ۱۴۷۳- ۱۴۷۴- ۱۴۷۵- ۱۴۷۶- ۱۴۷۷- ۱۴۷۸- ۱۴۷۹- ۱۴۸۰- ۱۴۸۱- ۱۴۸۲- ۱۴۸۳- ۱۴۸۴- ۱۴۸۵- ۱۴۸۶- ۱۴۸۷- ۱۴۸۸- ۱۴۸۹- ۱۴۹۰- ۱۴۹۱- ۱۴۹۲- ۱۴۹۳- ۱۴۹۴- ۱۴۹۵- ۱۴۹۶- ۱۴۹۷- ۱۴۹۸- ۱۴۹۹- ۱۵۰۰- ۱۵۰۱- ۱۵۰۲- ۱۵۰۳- ۱۵۰۴- ۱۵۰۵- ۱۵۰۶- ۱۵۰۷- ۱۵۰۸- ۱۵۰۹- ۱۵۱۰- ۱۵۱۱- ۱۵۱۲- ۱۵۱۳- ۱۵۱۴- ۱۵۱۵- ۱۵۱۶- ۱۵۱۷- ۱۵۱۸- ۱۵۱۹- ۱۵۲۰- ۱۵۲۱- ۱۵۲۲- ۱۵۲۳- ۱۵۲۴- ۱۵۲۵- ۱۵۲۶- ۱۵۲۷- ۱۵۲۸- ۱۵۲۹- ۱۵۳۰- ۱۵۳۱- ۱۵۳۲- ۱۵۳۳- ۱۵۳۴- ۱۵۳۵- ۱۵۳۶- ۱۵۳۷- ۱۵۳۸- ۱۵۳۹- ۱۵۴۰- ۱۵۴۱- ۱۵۴۲- ۱۵۴۳- ۱۵۴۴- ۱۵۴۵- ۱۵۴۶- ۱۵۴۷- ۱۵۴۸- ۱۵۴۹- ۱۵۵۰- ۱۵۵۱- ۱۵۵۲- ۱۵۵۳- ۱۵۵۴- ۱۵۵۵- ۱۵۵۶- ۱۵۵۷- ۱۵۵۸- ۱۵۵۹- ۱۵۶۰- ۱۵۶۱- ۱۵۶۲- ۱۵۶۳- ۱۵۶۴- ۱۵۶۵- ۱۵۶۶- ۱۵۶۷- ۱۵۶۸- ۱۵۶۹- ۱۵۷۰- ۱۵۷۱- ۱۵۷۲- ۱۵۷۳- ۱۵۷۴- ۱۵۷۵- ۱۵۷۶- ۱۵۷۷- ۱۵۷۸- ۱۵۷۹- ۱۵۸۰- ۱۵۸۱- ۱۵۸۲- ۱۵۸۳- ۱۵۸۴- ۱۵۸۵- ۱۵۸۶- ۱۵۸۷- ۱۵۸۸- ۱۵۸۹- ۱۵۹۰- ۱۵۹۱- ۱۵۹۲- ۱۵۹۳- ۱۵۹۴- ۱۵۹۵- ۱۵۹۶- ۱۵۹۷- ۱۵۹۸- ۱۵۹۹- ۱۶۰۰- ۱۶۰۱- ۱۶۰۲- ۱۶۰۳- ۱۶۰۴- ۱۶۰۵- ۱۶۰۶- ۱۶۰۷- ۱۶۰۸- ۱۶۰۹- ۱۶۱۰- ۱۶۱۱- ۱۶۱۲- ۱۶۱۳- ۱۶۱۴- ۱۶۱۵- ۱۶۱۶- ۱۶۱۷- ۱۶۱۸- ۱۶۱۹- ۱۶۲۰- ۱۶۲۱- ۱۶۲۲- ۱۶۲۳- ۱۶۲۴- ۱۶۲۵- ۱۶۲۶- ۱۶۲۷- ۱۶۲۸- ۱۶۲۹- ۱۶۳۰- ۱۶۳۱- ۱۶۳۲- ۱۶۳۳- ۱۶۳۴- ۱۶۳۵- ۱۶۳۶- ۱۶۳۷- ۱۶۳۸- ۱۶۳۹- ۱۶۴۰- ۱۶۴۱- ۱۶۴۲- ۱۶۴۳- ۱۶۴۴- ۱۶۴۵- ۱۶۴۶- ۱۶۴۷- ۱۶۴۸- ۱۶۴۹- ۱۶۵۰- ۱۶۵۱- ۱۶۵۲- ۱۶۵۳- ۱۶۵۴- ۱۶۵۵- ۱۶۵۶- ۱۶۵۷- ۱۶۵۸- ۱۶۵۹- ۱۶۶۰- ۱۶۶۱- ۱۶۶۲- ۱۶۶۳- ۱۶۶۴- ۱۶۶۵- ۱۶۶۶- ۱۶۶۷- ۱۶۶۸- ۱۶۶۹- ۱۶۷۰- ۱۶۷۱- ۱۶۷۲- ۱۶۷۳- ۱۶۷۴- ۱۶۷۵- ۱۶۷۶- ۱۶۷۷- ۱۶۷۸- ۱۶۷۹- ۱۶۸۰- ۱۶۸۱- ۱۶۸۲- ۱۶۸۳- ۱۶۸۴- ۱۶۸۵- ۱۶۸۶- ۱۶۸۷- ۱۶۸۸- ۱۶۸۹- ۱۶۹۰- ۱۶۹۱- ۱۶۹۲- ۱۶۹۳- ۱۶۹۴- ۱۶۹۵- ۱۶۹۶- ۱۶۹۷- ۱۶۹۸- ۱۶۹۹- ۱۷۰۰- ۱۷۰۱- ۱۷۰۲- ۱۷۰۳- ۱۷۰۴- ۱۷۰۵- ۱۷۰۶- ۱۷۰۷- ۱۷۰۸- ۱۷۰۹- ۱۷۱۰- ۱۷۱۱- ۱۷۱۲- ۱۷۱۳- ۱۷۱۴- ۱۷۱۵- ۱۷۱۶- ۱۷۱۷- ۱۷۱۸- ۱۷۱۹- ۱۷۲۰- ۱۷۲۱- ۱۷۲۲- ۱۷۲۳- ۱۷۲۴- ۱۷۲۵- ۱۷۲۶- ۱۷۲۷- ۱۷۲۸- ۱۷۲۹- ۱۷۳۰- ۱۷۳۱- ۱۷۳۲- ۱۷۳۳- ۱۷۳۴- ۱۷۳۵- ۱۷۳۶- ۱۷۳۷- ۱۷۳۸- ۱۷۳۹- ۱۷۴۰- ۱۷۴۱- ۱۷۴۲- ۱۷۴۳- ۱۷۴۴- ۱۷۴۵- ۱۷۴۶- ۱۷۴۷- ۱۷۴۸- ۱۷۴۹- ۱۷۵۰- ۱۷۵۱- ۱۷۵۲- ۱۷۵۳- ۱۷۵۴- ۱۷۵۵- ۱۷۵۶- ۱۷۵۷- ۱۷۵۸- ۱۷۵۹- ۱۷۶۰- ۱۷۶۱- ۱۷۶۲- ۱۷۶۳- ۱۷۶۴- ۱۷۶۵- ۱۷۶۶- ۱۷۶۷- ۱۷۶۸- ۱۷۶۹- ۱۷۷۰- ۱۷۷۱- ۱۷۷۲- ۱۷۷۳- ۱۷۷۴- ۱۷۷۵- ۱۷۷۶- ۱۷۷۷- ۱۷۷۸- ۱۷۷۹- ۱۷۸۰- ۱۷۸۱- ۱۷۸۲- ۱۷۸۳- ۱۷۸۴- ۱۷۸۵- ۱۷۸۶- ۱۷۸۷- ۱۷۸۸- ۱۷۸۹- ۱۷۹۰- ۱۷۹۱- ۱۷۹۲- ۱۷۹۳- ۱۷۹۴- ۱۷۹۵- ۱۷۹۶- ۱۷۹۷- ۱۷۹۸- ۱۷۹۹- ۱۸۰۰- ۱۸۰۱- ۱۸۰۲- ۱۸۰۳- ۱۸۰۴- ۱۸۰۵- ۱۸۰۶- ۱۸۰۷- ۱۸۰۸- ۱۸۰۹- ۱۸۱۰- ۱۸۱۱- ۱۸۱۲- ۱۸۱۳- ۱۸۱۴- ۱۸۱۵- ۱۸۱۶- ۱۸۱۷- ۱۸۱۸- ۱۸۱۹- ۱۸۲۰- ۱۸۲۱- ۱۸۲۲- ۱۸۲۳- ۱۸۲۴- ۱۸۲۵- ۱۸۲۶- ۱۸۲۷- ۱۸۲۸- ۱۸۲۹- ۱۸۳۰- ۱۸۳۱- ۱۸۳۲- ۱۸۳۳- ۱۸۳۴- ۱۸۳۵- ۱۸۳۶- ۱۸۳۷- ۱۸۳۸- ۱۸۳۹- ۱۸۴۰- ۱۸۴۱- ۱۸۴۲- ۱۸۴۳- ۱۸۴۴- ۱۸۴۵- ۱۸۴۶- ۱۸۴۷- ۱۸۴۸- ۱۸۴۹- ۱۸۵۰- ۱۸۵۱- ۱۸۵۲- ۱۸۵۳- ۱۸۵۴- ۱۸۵۵- ۱۸۵۶- ۱۸۵۷- ۱۸۵۸- ۱۸۵۹- ۱۸۶۰- ۱۸۶۱- ۱۸۶۲- ۱۸۶۳- ۱۸۶۴- ۱۸۶۵- ۱۸۶۶- ۱۸۶۷- ۱۸۶۸- ۱۸۶۹- ۱۸۷۰- ۱۸۷۱- ۱۸۷۲- ۱۸۷۳- ۱۸۷۴- ۱۸۷۵- ۱۸۷۶- ۱۸۷۷- ۱۸۷۸- ۱۸۷۹- ۱۸۸۰- ۱۸۸۱- ۱۸۸۲- ۱۸۸۳- ۱۸۸۴- ۱۸۸۵- ۱۸۸۶- ۱۸۸۷- ۱۸۸۸- ۱۸۸۹- ۱۸۹۰- ۱۸۹۱- ۱۸۹۲- ۱۸۹۳- ۱۸۹۴- ۱۸۹۵- ۱۸۹۶- ۱۸۹۷- ۱۸۹۸- ۱۸۹۹- ۱۹۰۰- ۱۹۰۱- ۱۹۰۲- ۱۹۰۳- ۱۹۰۴- ۱۹۰۵- ۱۹۰۶- ۱۹۰۷- ۱۹۰۸- ۱۹۰۹- ۱۹۱۰- ۱۹۱۱- ۱۹۱۲- ۱۹۱۳- ۱۹۱۴- ۱۹۱۵- ۱۹۱۶- ۱۹۱۷- ۱۹۱۸- ۱۹۱۹- ۱۹۲۰- ۱۹۲۱- ۱۹۲۲- ۱۹۲۳- ۱۹۲۴- ۱۹۲۵- ۱۹۲۶- ۱۹۲۷- ۱۹۲۸- ۱۹۲۹- ۱۹۳۰- ۱۹۳۱- ۱۹۳۲- ۱۹۳۳- ۱۹۳۴- ۱۹۳۵- ۱۹۳۶- ۱۹۳۷- ۱۹۳۸- ۱۹۳۹- ۱۹۴۰- ۱۹۴۱- ۱۹۴۲- ۱۹۴۳- ۱۹۴۴- ۱۹۴۵- ۱۹۴۶- ۱۹۴۷- ۱۹۴۸- ۱۹۴۹- ۱۹۵۰- ۱۹۵۱- ۱۹۵۲- ۱۹۵۳- ۱۹۵۴- ۱۹۵۵- ۱۹۵۶- ۱۹۵۷- ۱۹۵۸- ۱۹۵۹- ۱۹۶۰- ۱۹۶۱- ۱۹۶۲- ۱۹۶۳- ۱۹۶۴- ۱۹۶۵- ۱۹۶۶- ۱۹۶۷- ۱۹۶۸- ۱۹۶۹- ۱۹۷۰- ۱۹۷۱- ۱۹۷۲- ۱۹۷۳- ۱۹۷۴- ۱۹۷۵- ۱۹۷۶- ۱۹۷۷- ۱۹۷۸- ۱۹۷۹- ۱۹۸۰- ۱۹۸۱- ۱۹۸۲- ۱۹۸۳- ۱۹۸۴- ۱۹۸۵- ۱۹۸۶- ۱۹۸۷- ۱۹۸۸- ۱۹۸۹- ۱۹۹۰- ۱۹۹۱- ۱۹۹۲- ۱۹۹۳- ۱۹۹۴- ۱۹۹۵- ۱۹۹۶- ۱۹۹۷- ۱۹۹۸- ۱۹۹۹- ۲۰۰۰- ۲۰۰۱- ۲۰۰۲- ۲۰۰۳- ۲۰۰۴- ۲۰۰۵- ۲۰۰۶- ۲۰۰۷- ۲۰۰۸- ۲۰۰۹- ۲۰۱۰- ۲۰۱۱- ۲۰۱۲- ۲۰۱۳- ۲۰۱۴- ۲۰۱۵- ۲۰۱۶- ۲۰۱۷- ۲۰۱۸- ۲۰۱۹- ۲۰۲۰- ۲۰۲۱- ۲۰۲۲- ۲۰۲۳- ۲۰۲۴- ۲۰۲۵- ۲۰۲۶- ۲۰۲۷- ۲۰۲۸- ۲۰۲۹- ۲۰۳۰- ۲۰۳۱- ۲۰۳۲- ۲۰۳۳- ۲۰۳۴- ۲۰۳۵- ۲۰۳۶- ۲۰۳۷- ۲۰۳۸- ۲۰۳۹- ۲۰۴۰- ۲۰۴۱- ۲۰۴۲- ۲۰۴۳- ۲۰۴۴- ۲۰۴۵- ۲۰۴۶- ۲۰۴۷- ۲۰۴۸- ۲۰۴۹- ۲۰۵۰- ۲۰۵۱- ۲۰۵۲- ۲۰۵۳- ۲۰۵۴- ۲۰۵۵- ۲۰۵۶- ۲۰۵۷- ۲۰۵۸- ۲۰۵۹- ۲۰۶۰- ۲۰۶۱- ۲۰۶۲- ۲۰۶۳- ۲۰۶۴- ۲۰۶۵- ۲۰۶۶- ۲۰۶۷- ۲۰۶۸- ۲۰۶۹- ۲۰۷۰- ۲۰۷۱- ۲۰۷۲- ۲۰۷۳- ۲۰۷۴- ۲۰۷۵- ۲۰۷۶- ۲۰۷۷- ۲۰۷۸- ۲۰۷۹- ۲۰۸۰- ۲۰۸۱- ۲۰۸۲- ۲۰۸۳- ۲۰۸۴- ۲۰۸۵- ۲۰۸۶- ۲۰۸۷- ۲۰۸۸- ۲۰۸۹- ۲۰۹۰- ۲۰۹۱- ۲۰۹۲- ۲۰۹۳- ۲۰۹۴- ۲۰۹۵- ۲۰۹۶- ۲۰۹۷- ۲۰۹۸- ۲۰۹۹- ۲۱۰۰- ۲۱۰۱- ۲۱۰۲- ۲۱۰۳- ۲۱۰۴- ۲۱۰۵- ۲۱۰۶- ۲۱۰۷- ۲۱۰۸- ۲۱۰۹- ۲۱۱۰- ۲۱۱۱- ۲۱۱۲- ۲۱۱۳- ۲۱۱۴- ۲۱۱۵- ۲۱۱۶- ۲۱۱۷- ۲۱۱۸- ۲۱۱۹- ۲۱۲۰- ۲۱۲۱- ۲۱۲۲- ۲۱۲۳- ۲۱۲۴- ۲۱۲۵- ۲۱۲۶- ۲۱۲۷- ۲۱۲۸- ۲۱۲۹- ۲۱۳
---	---

۳۱۱۔ کا کام دوسروں کی تکمیل۔ ۳۷۰۔ میں اور نبی نہیں آسکتا۔ ۳۷۱ کی فضیلت ام پر۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ کا حق کے ساتھ ہدایت کرنا۔ ۷۹۱۔ کی ہلاکت بابھی فنا ہے۔ ۸۶۷۔ کے مارج حالیہ۔ ۹۱۵۔ کی برگزیدگی اور تین گروہ ۱۵۵ کے درجات انبیاء کے ساتھ ہونا۔ ۱۸۱۸ میں سے آخرین۔ ۱۸۴۷۔ میں موسیٰ اور عیسیٰ کے تیل۔ ۱۸۶۹۔ اور ام سابقہ ۱۸۶۹۔ میں مکالمہ آلیہ۔ ۱۸۷۳۔ کا آخر کے نور سے متعارف۔ ۱۹۶۰۔ امات المؤمنین کے اوصاف۔ ۱۸۶۶۔ الحی۔ ۳۴۷۔ امیہ۔ ۷۸۹۔ انجیر سلسلہ موسوی کا نشان ہے۔ ۱۹۶۷۔ انجیل۔ کی زبان۔ ۸۱۔ کے متعلق پہلے عید بزرگوں کا خیال۔ ۸۱۔ انا جیل کے خلف نئے۔ ۸۲۔ میں تحریف کی مثالیں۔ ۸۲۔ اور ضرورت عمل۔ ۸۴۔ وچرتیہ۔ ۲۶۷۔ چار انا جیل۔ ۲۶۸۔ کے مصنف۔ ۲۶۸۔ زمانہ تصنیف۔ ۲۶۸۔ میں ۸۴ ایت۔ ۲۶۸ میں تعلیم توحید۔ ۳۲۷۔ میں واقعات صلیب سیح۔ ۵۷۶۔ میں ہدایت نور۔ ۶۲۴۔ میں آحضرت کے متعلق پہلی گئی۔ ۷۸۲۔ انڈیا بہرہ ہونے سے مراد۔ ۶۲۰۔ آتش۔ ۱۱۷۔ ان ان۔ نسل انسانی کی وحدت۔ ۲۔ ۷۸۳ مصلحت کمال کیلئے خدمت مخلوق۔ ۷۷۔ خلیفہ کن معنوں میں ہے۔ ۴۲۔ میں تنقید نور کا اجتماع۔ ۴۳۔ کا حصول علم ۴۴	پیش ہوتا۔ ۱۱۷۷۔ کے کلمات۔ ۱۱۹۹۔ کی صلوة مسلمانوں پر۔ ۱۵۱۸۔ کے تعلق سے عورت کا ملنا۔ ۱۵۴۸۔ کا دوسرے ہونا۔ ۱۷۰۱۔ کا فضلان میں ہونا۔ ۱۷۹۶۔ کا آقا پر ہونا۔ ۱۸۷۳۔ کیلئے حکومت یا امر کا ہونا ۱۹۳۸۔ کا دوسرے ہونا۔ ۱۹۵۳۔ کی حفاظت ۱۹۹۴۔ آب یا باپ کر کے کہوں نہیں پکارا گیا۔ ۷۷۔ اسد کی توحید۔ ۱۴۲۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۵۱۔ کی جامع تعلیم۔ ۱۹۹۲۔ مذہب کا اصل الاصول ہے۔ ۱۴۲۔ ۱۶۶۲۔ فطرت کا مذہب ہے۔ ۱۰۰۵۔ اخلاق فاضلہ کی جڑ ہے۔ ۱۱۲۰۔ علی رنگ۔ ۷۲۱۔ ۱۹۸۸۔ پر دلائل۔ ۱۴۴۔ ۲۸۳۔ ۲۸۳۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۲۹۔ ۱۴۲۲۔ ۱۵۷۳۔ ۱۷۵۸۔ ۱۷۹۳۔ ۱۸۷۳۔ کا آسمان پر جانا۔ ۳۰۱۔ کی دو زبانہ آمد۔ ۳۰۱۔ الیس۔ ۶۹۴۔ ام قیاس۔ ۱۹۹۱۔ ام سلمہ۔ ۱۸۶۳۔ ام سلیم۔ ۳۷۸۔ ام سلیم۔ ۳۷۸۔ ام عمارہ۔ ۳۷۸۔ ام القرنی۔ ۸۳۔ ام القصاب۔ ۳۷۰۔ ام کثرت۔ ۴۵۴۔ ۵۶۴۔ امانت۔ ۳۴۷۔ ادائے امانت۔ ۵۲۱۔ عمل امانت۔ ۱۵۲۹۔ امرا لائی۔ کے اس کے خلاف استدلال۔ ۴۷۷۔ امرا المعروف۔ ۳۶۸۔ کا محرک۔ ۶۴۲۔	کا اشیاء پر تصرف۔ ۴۵۔ کا کمال علمی ۴۴ کا کمال علمی ۴۶۔ کی کمال راحت ۴۸۔ کا ہبوط۔ ۵۲۔ کے کمال کے مختلف مارج۔ ۲۲۶۔ فطرت موصوم ہے۔ ۲۹۶۔ ۱۸۵۳۔ کا قانون پیدائش ۳۱۴۔ کا مٹی سے پیدا ہونا۔ ۳۳۷۔ ۷۳۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۳۱۷۔ ۱۴۷۲۔ تفاوت درجات۔ ۴۲۱۔ ۱۰۸۶۔ ۱۶۸۰۔ نسل انسانی کا تہذیب الاصل ہونا۔ ۴۴۹۔ انسان اول کی پیدائش ۴۵۱۔ بہیسی اور لکھنوی صفات کا جامع ۵۹۹ کی پیدائش ۶۶۵۔ کی ذمہ داری ۶۹۵ کی ذمہ داری کا قانون۔ ۷۷۷۔ پیدائش کے چھ مرتبے۔ ۷۷۰۔ چار بابوں سے مشابہت ۷۹۱۔ کا تعلق خالق سے ۱۰۰ کو دوسرے حوانات سے تیز کرنے والی باتیں۔ ۱۵۵۔ کی ابتدائے پیدائش ۱۰۵۵۔ میں بلع اسد کا نفع۔ ۱۰۵۶۔ کا فطرت صحیح پر پیدا ہونا۔ ۱۱۱۷۔ کی فضیلت دیگر مخلوق پر۔ ۱۱۳۶۔ کی پہلی اور دوسری پیدائش اس زمین سے ہونا۔ ۱۲۰۰۔ کا عملت سے پیدا ہونا۔ ۱۲۶۹۔ کی پیدائش کے مختلف مراتب۔ ۱۲۹۰۔ ۱۳۱۷۔ کی ترقی کے چھ مراتب۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ کے نفس سے رنج کا پیدائش کیا جاتا ۱۴۷۳۔ میں دودل نہ ہونا۔ ۱۴۹۷۔ کو اسد کا دونا عقوبت سے پیدا کرتا۔ ۱۶۱۱۔ کی پیدائش کی غرض۔ ۱۷۶۲۔ کا کمال سوائے تعلق اسد کے نہیں۔ ۱۷۶۲۔ کا زمین سے پیدا ہونا۔ ۱۷۸۱ کوبیان کا سکھانا۔ ۱۷۹۳۔ موت پر قدرت
---	--	--

نہیں رکھنا۔ ۱۵۱۱۔ کی پیدائش شفا یاسادت کا لکھا جانا۔ ۱۸۵۴۔ اور خاہش معاصی۔ ۱۹۰۸۔ قوت کے ہتھمال میں صاحب اختیار ہے۔ ۱۹۱۲۔ ایشیا کابل۔ ۱۹۱۳۔ ۱۹۵۹۔ کا بہترین ہوت پر پیدائش۔ ۱۹۶۸۔ کا اشرف المخلوقین ہونا۔ ۱۹۷۳۔	اہل قرآن۔ ۲۱۴۔ ۳۸۹۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۶۵۰۔ ۶۸۳۔ ۱۳۵۹۔ اہل کتاب۔ ۱۰۰۔ سے مخرج۔ ۱۹۶۔ ۵۹۸۔ کا اٹھارہ پر اصرار۔ ۳۵۶۔ کے مومن مہم کا لکھا جانا۔ ۵۹۷۔ کا ذخیرہ۔ ۵۹۷۔ ۶۰۹۔ اہل کتاب سے آنحضرت کا معفو۔ ۶۰۲۔ سے مراثیات۔ ۶۲۸۔ کا مسلمانوں سے سلوک۔ ۶۳۳۔ سے جنگ۔ ۸۴۶۔ ایثار ذی القربیٰ۔ ۱۰۹۳۔ ایشیا۔ ۱۵۳۔ ایمان کا روم پر غلبہ۔ ۱۳۶۸۔ ایمان۔ ۱۸۶۳۔ ۱۸۶۳۔ ۱۹۹۔ ۱۹۸۔ ایمان۔ کا معنوم۔ ۱۷۷۔ ۱۵۳۔ ۵۶۸۔ کی حقیقت۔ ۱۷۷۔ امداد و آخرت پر ایمان ۲۵۔ بلا عمل۔ ۵۶۲۔ ۱۸۳۲۔ کا اٹھار ۵۹۹۔ کا بڑا ہٹا گھٹنا۔ ۸۰۲۔ کی شائیں ۸۰۲۔ خوف ورجا کے درمیان ہے۔ ۱۰۵۹۔ اور عل کا تعلق۔ ۱۵۴۵۔ کے تین پلو۔ ۱۷۴۸۔ ایوب۔ ۶۹۳۔ ۱۶۰۵۔ کی تکلیف۔ ۱۲۷۹۔ ۱۶۰۶۔ کو اہل کا دیا جانا۔ ۱۲۸۰۔ کے عجائب سے مارنے کا قصہ۔ ۱۶۰۷۔	۱۵۱۱۔ کی پیدائش شفا یاسادت کا لکھا جانا۔ ۱۸۵۴۔ اور خاہش معاصی۔ ۱۹۰۸۔ قوت کے ہتھمال میں صاحب اختیار ہے۔ ۱۹۱۲۔ ایشیا کابل۔ ۱۹۱۳۔ ۱۹۵۹۔ کا بہترین ہوت پر پیدائش۔ ۱۹۶۸۔ کا اشرف المخلوقین ہونا۔ ۱۹۷۳۔ انصار۔ ۸۷۶۔ ۱۸۳۲۔ ۱۸۳۳۔ انطاکیہ۔ ۱۵۶۰۔ انفاق۔ بے عمل۔ ۱۳۸۲۔ غیر مسلم پر ۱۹۱۳ انفاق فی سبیل اللہ۔ ۱۹۰۷۔ ۱۸۷۰۔ ۲۳۹۔ ۳۹۳۔ ۸۸۸۔ سے رکن ملک ۱۷۷۰۔ ۱۷۷۰۔ کے پہلے حقدار۔ اہل و میال ہیں۔ ۱۹۴۰۔ کی عرض رتی دنیا ہو۔ ۲۴۰۔ کے لئے مال کیس ہو۔ ۲۴۴۔ اپنی بھلائی کے لئے ہے۔ ۱۷۲۳۔ انصار الحجتہ۔ ۲۴۴۔ اور یا۔ ۱۵۹۹۔ اوس۔ ۸۷۰۔ ۳۶۴۔ اوس بن صامت۔ ۱۸۲۳۔ اولو الامر۔ ۵۲۲۔ اولاد۔ کی خرابی۔ ۳۰۰۔ کا قتل۔ ۷۱۵۔ ۱۱۲۳۔ کو جاہل رکھنا اسے قتل کرنا ہے ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ کی تربیت۔ ۲۶۲۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ چھوٹی اولاد کی موت۔ ۱۶۶۷۔ میں لوگیاں۔ ۱۶۷۱۔ کی دشمنی۔ ۱۸۵۶۔ اونٹ کا گوشت۔ ۳۵۸۔ اسیرمن۔ ۷۰۱۔ اہل بیت۔ ۱۵۰۹۔ کی تطہیر۔ ۱۵۱۰۔ کی محبت۔ ۱۶۶۵۔ اہل ذمہ کے حقوق۔ ۳۴۷۔
۹۲۰۔ کے فرائض۔ ۱۲۷۷۔ کی بنیاد مشورہ ہم۔ ۱۶۶۹۔ بادل۔ بادلوں کے سلسلے۔ ۱۸۲۔ بارہ مہینے۔ ۸۵۰۔ باطل۔ کی بنیاد۔ ۱۰۳۸۔ ۱۹۱۷۔ کی توید بہت نہیں۔ ۱۸۲۱۔ باغ سے مراد۔ ۱۱۷۳۔ باغی علی الامام۔ ۱۷۲۵۔ بائیں۔ ۲۶۸۔ میں تحریف۔ ۸۱۔ ۲۸۵۔ ۳۴۹۔ ۷۶۰۔ ۹۹۳۔ میں نفس قحہ۔ ۱۹۸۔ ۷۶۰۔ ۹۵۲۔ میں افعال تبجور کی نسبت انہی کی طرف۔ ۹۹۳۔ کے سنا ہوا قرآن میں۔ ۱۳۷۰۔ توریت و انجیل کا باہم اختلاف۔ ۲۲۱۔ سمویل کی کتاب کی تاریخی حیثیت۔ ۲۲۱۔ قاضیوں کی کتاب کی تاریخی حیثیت۔ ۲۲۳۔ طاہرات کے مشفق متفاد بیان۔ ۲۲۴۔ میں بدر لہو ہجرت کی پیش گوئی۔ ۲۷۸۔ کی اصلاح قرآن سے۔ دیکھو قرآن نیز دیکھو توریت اور انجیل۔	ب ۹۷۔ باہل۔ ۹۷۔ بادشاہ۔ محل اللہ ہے۔ ۲۶۲۔ اور رعایا کے تعلقات۔ ۵۲۱۔ بادشاہت۔ کی فرض۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۲۲۰۔ انتخاب سے ہے۔ وراثت سے نہیں۔ ۲۱۹۔ کی ضرورت۔ ۷۲۰۔ عزت کا موجب ۲۸۷۔ قوم کی ہوتی ہے۔ انہی کی۔ ۲۰۸۔ کس طرح ملتی ہے۔ ۷۷۱۔ نصیب اللہ میں ہیں۔	۷۱۵۔ ۷۱۶۔ کی تربیت۔ ۲۶۲۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ چھوٹی اولاد کی موت۔ ۱۶۶۷۔ میں لوگیاں۔ ۱۶۷۱۔ کی دشمنی۔ ۱۸۵۶۔ اونٹ کا گوشت۔ ۳۵۸۔ اسیرمن۔ ۷۰۱۔ اہل بیت۔ ۱۵۰۹۔ کی تطہیر۔ ۱۵۱۰۔ کی محبت۔ ۱۶۶۵۔ اہل ذمہ کے حقوق۔ ۳۴۷۔

<p>حرمت طعام - ۳۵۹ - کے بارہ سوار</p> <p>سنہ کی نبوت اور بادشاہت - ۶۰۸ -</p> <p>کابیان میں رہنا - ۶۱۱ - پروردگار</p> <p>تباہی - ۶۲۴ - کے ذکر میں مسلمانوں</p> <p>کی مشکلات کا علاج - ۷۰ - پروردگار</p> <p>کا اثر - ۷۷ - کی نجات کا سامان - ۹۲</p> <p>کے بڑے لوگ - ۹۱۹ - ارض مقدس میں</p> <p>۹۳۳ - کی تاریخ کا مسلمانوں میں دہلا</p> <p>جاتا - ۱۱۱۲ - کے سلسلہ کا محد و ہونا -</p> <p>۱۱۸۱ - کا باغ اور خزانوں کا ورثہ -</p> <p>۱۱۹۱ - کی ساعت و سلی - ۱۶۸۶ - ابتدا</p> <p>و انتہائے سلسلہ میں دونوں - ۱۲۳۵ -</p> <p>بنی اسماعیل - ۵۴۴ - میں تہذیب کا نہ آنا -</p> <p>۱۲۸۹ -</p> <p>بنی حارثہ - ۳۸۱ -</p> <p>بنی سلمہ - ۳۸۱ -</p> <p>بنی قریظہ - ۶۲۸ - ۱۵۰۶ -</p> <p>بنی قینقلاخ - ۱۵۰۶ - ۱۸۳۳ -</p> <p>بنی کنانہ - ۸۲۱ -</p> <p>بنی مدیج - ۵۲۶ -</p> <p>بنی نفیر - ۸۷ - ۶۲۸ - ۱۵۰۶ - ۱۸۳۰ -</p> <p>بنی یامین - ۹۷۲ - ۹۹۳ - ۹۹۵ - ۱۰۰۰ -</p> <p>پولخوزم - ۲۶۲ - ۲۶۶ - ۶۸۶ -</p> <p>پونس - ۲۵۴ -</p> <p>ہشٹ - کی ابتدا اس دنیا سے ہے - ۸۱</p> <p>۸۶۵ - ۵۹۷ - ۱۷۹۹ - ۱۹۵۵ -</p> <p>سکون روحانی کی ہشت - ۴۹ - اس</p> <p>عالم کی جنت ادا سبب آسائش - ۴۸ -</p> <p>۱۲۵۵ - کی خوشخبری اس دنیا میں -</p> <p>۱۵۶۲ - کا مخفی ہونا - ۳۶ - ۱۲۲۱ -</p> <p>میں ازولج - ۳۷ - کے دروازے - ۱۶۷</p>	<p>بعثت روحانی - ۶۷۶ - دیکھتیاست -</p> <p>بعثت بعد الموت - کی غرض - ۸۹۵ -</p> <p>۸۹۶ - پر ثعب - ۱۱۲۹ - ۱۵۷۱ - میں</p> <p>چشم نہیں - ۱۱۲۸ - ۱۵۷۱ - ۱۵۷۲ -</p> <p>۱۸۰۹ - اعمال سے ہے - ۱۷۵۰ - نئی</p> <p>پیدائش ہے - ۱۷۵۱ - بڑیاں صبح کرنے</p> <p>سمرام - ۱۹۰۸ -</p> <p>اجل - ۱۵۸۶ -</p> <p>بنی - ۱۰۹۳ -</p> <p>کہ - ۳۶۰ -</p> <p>لبال - ۱۹۶۳ -</p> <p>بلعم - ۷۸۹ -</p> <p>بلقیس - ۱۴۱۷ - ۱۴۱۸ - ۱۴۱۹ - ۱۴۲۰ -</p> <p>بلوغت - کی عمر - ۴۵۳ - ۴۶۲ - جسمانی و</p> <p>روحانی - ۹۷۶ - ۱۷۰۷ -</p> <p>بیک کا سود - ۲۵۰ -</p> <p>بنی اسد بن خدیمر - ۱۷۲۸ -</p> <p>بنی اسرائیل - ۵۴۴ - کا خدا سے عہد - ۵۵</p> <p>کی فضیلت - ۵۹ - کا جو ردیا - ۶۲ -</p> <p>۱۲۴۴ - ۱۳۹۲ - ۱۶۹۴ - اور گلے کی</p> <p>پرستش - ۶۳ - کا امد کو دیکھنے کا سوال</p> <p>۶۵ - پر بادل کا سایہ - ۶۷ - پر سن و سبکی</p> <p>کا اثرنا - ۶۷ - کی نافرمانیاں - ۶۸ - کی</p> <p>ذلت و مسکنت - ۷۲ - پر پہاڑ کا اٹھانا</p> <p>۷۴ - ۷۸ - ۷۹ - کا ہندو مذہبنا - ۷۵ - ۷۶ -</p> <p>۷۷ - اور گائے کے فوج کرنے کا داور</p> <p>۷۸ - کی صبح کے قتل کی کوشش - ۷۸ -</p> <p>۵۷۷ - کی قناعت تہی - ۸۰ - اور بنی</p> <p>موجود - ۹۰ - کی موت اور زندگی - ۲۱۷</p> <p>کا حریف از معر - ۲۱۶ - کی تاریخ میں اب</p> <p>اسلام کے لئے سبق - ۲۱۷ - ۲۱۹ - اور</p>	<p>کی پیغمبری یا نبیل میں - ۲۷۸ - کا نظار</p> <p>ہونا - ۳۷۸ - میں مسلمانوں اور کفار کی</p> <p>نسبت - ۲۷۹ - میں فرشتوں کا آنا -</p> <p>۸۰۶ - میں آنحضرت کی رمی - ۸۰۹ - کا</p> <p>فرقان ہونا - ۸۱۹ - میں قیدیوں کے بار</p> <p>میں مشورہ - ۸۲۸ - میں قیدیوں سے فدا</p> <p>۸۲۹ - ۸۳۰ - کا الساعۃ قرار دیا جانا</p> <p>۱۷۹۰ -</p> <p>بدر صغری - ۴۲۷ -</p> <p>بہشت - ۱۸۲۱ -</p> <p>بدگمانی - ۱۷۷۷ -</p> <p>بدگوئی - ۱۱۲۴ -</p> <p>بدی - کیا ہے - ۶۶۵ - کا خالق - ۶۶۵ - کا</p> <p>اثر - ۲۳ - ۱۶۵۱ - کی قوت کمزور ہے -</p> <p>۷۷ - پر حسرت - ۱۲۶ - کے مقابلہ کی</p> <p>تیاری - ۴۴۵ - سے پاک ہونے کا</p> <p>۴۹۷ - کو نیکی سے دور کرنے کی تنبیہ -</p> <p>۱۰۲۰ - پر مجبور کوئی نہیں - ۱۱۲۲ - ۱۱۷۱ -</p> <p>کا مقابلہ نیکی سے - ۱۳۳۰ - کا نیکی سے</p> <p>۱۳۸۳ - کی کھلی مذاکرہ آتی ہے - ۱۶۴۴ -</p> <p>کے بدخلج کا دیکھنا - ۱۷۵۳ - ۱۷۷۱ -</p> <p>معلوم ہونا - ۱۶۸۴ -</p> <p>برنج - ۱۰۹۶ - ۱۳۳۱ - میں ثواب و خدا</p> <p>۱۶۳۸ -</p> <p>برطانیہ - ۱۱۶۲ -</p> <p>حسب امد ہر سورت کی آیت ہے - ۳۰ - سورتوں</p> <p>کی ابتدا میں - ۳۰ - ہر کام کی ابتدا میں</p> <p>۴۰ - میں علی توحید - ۴۰ - کا اصول - ۴۰ - بہرہ</p> <p>کا خلاصہ ہے - ۴۰ -</p> <p>پشتر - ۵۲۵ -</p> <p>بعثت کا دن - ۷۳۴ -</p>
--	--	---

۱۰۵۸۔ تشابہات میں سے ہے۔ ۲۶۱۔	طرب۔ ۱۶۱۸۔ اندکی رویت ۱۴۵۵	۱۲۴۴۔ کی شیخ ۱۳۵۶۔ ۱۸۶۲۔
میں کیفیت مکان۔ ۳۹۱۔ کی وسعت۔	فلان۔ ۱۴۶۴۔ بقا و سوا کا سامان۔	پولیشیکل قیدی۔ ۴۱۸۔
۳۹۰۔ ۳۹۱۔ دعوہ جنت میں مدد دے	۱۸۰۴۔ امنیں اعمال حسنہ کا نقشہ۔ ۱۹۱۱۔	پولوس۔ ۳۱۴۔ ۶۴۲۔
۴۴۳۔ بہشتوں کا مروت ہونا۔ ۵۶۰۔	بر معوضہ۔ ۳۸۶۔ ۱۸۳۰۔	پہاڑ۔ کارٹا۔ ۱۳۵۱۔ ۱۴۲۸۔ ۱۹۱۵۔
۸۴۶۔ فضل سے ملتی ہے۔ ۴۲۶۔	بی بی۔ دیکھو عورت۔	سے کھانے کا سامان۔ ۱۰۴۳۔ دیکھو
کا خلود ۵۹۹ میں عزیزوں کا ساتھ ہونا	بیت ایل۔ ۱۱۶۔	زین کا رکنا۔ ۴۳۔ ۴۰۳۔ کی شیخ۔ ۱۲۴۴۔
۱۰۲۰۔ کی کمال راحت کا نقشہ۔ ۱۰۵۹۔	بیت المدد دیکھو کہہ۔	۱۲۴۸۔ کی تفسیر۔ ۱۳۴۴۔ ۱۵۹۵۔
اور دونوں کے مہمان پر ۵۵۔ ۱۱۲۴۔ اور	بیت المال۔ ۴۶۴۔ ۸۶۰۔	پھول۔ ۱۴۹۴۔
دو رخ کے درمیان دیوار۔ ۱۸۱۶۔ کی صبح	بیت العورۃ۔ ۱۴۶۵۔ ۱۴۶۵۔	پھونکنا دہڑھڑ۔ ۱۹۱۰۔
و شام۔ ۱۲۲۱۔ میں سلامتی کے لئے	بیت المقدس۔ ۱۱۵۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔	پیر پرستی۔ اور جھوٹے پشوا۔ ۱۴۲۶۔ ۲۵۹۔
روضات میں علم و اخلاق کی طرف ہٹنا	۱۱۱۱۔	۳۴۰۔ ۵۱۵۔ ۵۱۴۔ ۱۰۳۶۔
۱۴۱۱۔ میں بقائے نفع نہیں۔ ۱۵۸۰۔	بیعت۔ سے قوت کا پیدا ہونا۔ ۱۴۳۲۔	پیر اکیٹ۔ ۱۸۴۳۔
میں غیر متناہی ترقی۔ ۱۶۱۴۔ ۱۸۶۴۔	بیعت مجدد۔ ۱۴۳۳۔ خاص مقدمہ کیلئے	پیشگوئی۔ تشابہات سے ہے۔ ۲۴۳۔
کی آرزوئیں۔ ۱۶۸۸۔ میں نوج کا تعلق	۱۴۳۳۔ عورتوں سے۔ ۱۸۴۱۔ بیعت	میں ہتھارہ۔ ۲۴۴۰۔ اندازی پیشگوئوں
۱۶۹۴۔ میں منفرت۔ ۱۴۱۹۔ دو بہشت	رضوان۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۲۔	کاٹل جانا۔ ۹۲۵۔ میں اجتہادی غلطی۔
۱۴۹۹۔ دو بہشتوں کے وعدے میں منت	سجود۔ کی عدت اور کھاج۔ ۲۱۰۰۔ عدت میں	۱۴۳۴۔ تمام تفصیلات پر اطلاق نہیں ملتی
کی طرف اشارہ۔ ۱۴۹۹۔ مغربین اور اسی	پیغام نکاح۔ ۲۱۱۰۔ کے لئے ایک سال شائع	۱۴۳۴۔ کا کھانا۔ ۱۴۶۹۔ کی برکت صرف
المہین کی بہشت میں فزنی۔ ۱۸۰۱۔ ۱۸۰۴۔	کا حکم۔ ۲۱۵۔	مسلمانوں میں ہے۔ ۱۸۴۴۔ قرآن میں
کی نرس دینا ۱۸۰۲۔ میں اس دنیا کی	پ	پیشگوئیاں۔ دیکھو قرآن۔
عورتیں۔ ۱۸۰۴۔ زمانے انہی سے بنتی	پانچ باتوں کا علم۔ ۱۴۸۸۔	پہن اسلام مزمل۔ ۲۰۵۔
ہے۔ ۱۹۶۲۔	پانی میں پھونکنے کی ممانعت۔ ۳۱۸۔ سے	ت
بہشت کی نعمتیں۔ ذکر بعد مثال ہے۔ ۱۰۲۵۔	سے زندگی۔ ۱۲۶۸۔ کا زینک کا لاجانا۔ ۱۹۲۸۔	تائوت۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔
ان کی حقیقت۔ ۱۴۹۲۔ ۱۴۱۸۔ غلطی	پتھر حرم کی عبادت ہوتی تھی۔ ۶۲۶۔	تیج۔ ۱۲۹۸۔ ۱۶۹۶۔
غش سے خالی ہیں۔ ۲۲۶۔ سبک بڑی	پروردہ۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۶۔ میں افزا و تقریب	توبہ کی جنگ۔ ۲۴۴۔ ۸۵۱۔
نعمت زمانے انہی سے ہے۔ ۸۶۵۔ درخت	۱۳۵۰۔ عیسویہ عورتیں مشتہ ہیں۔	تخلیث۔ ۲۵۳۔ ۵۸۴۔ ۶۴۰۔
اور نرس۔ ۳۶۶۔ ۱۰۴۴۔ پھیل۔ ۳۴۰۔ رزق	۱۳۶۴۔ عورت کا اجنبی مرد سے کلام۔	تشقیق کا استعمال۔ ۱۴۵۳۔
۴۴۹۔ سلامتی۔ ۸۹۴۔ ۱۲۲۱۔ دکھ کا	۱۵۰۸۔ عورت کا ضروریات کے لئے باک	کثرت کے لئے۔ ۱۸۴۰۔
نمبرنا۔ ۹۰۰۔ سبز لباس۔ ۱۱۴۲۔ ہونے	۱۵۰۹۔ حکم حجاب۔ ۱۵۰۹۔ کے	تجارت۔ ۴۵۔ ۲۵۲۔ ۴۹۵۔ حرام مال
کے کرے۔ کریم۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۲۔	ذریعہ بد معاشرت سے بچانا۔ ۱۵۲۴۔	کی۔ ۲۵۲۔ میں معاملات کی تحریر۔ ۲۵۵۔
کی چیز کی۔ ۱۵۴۸۔ عورتیں۔ ۱۵۴۹۔	پروردہ۔ کا عذاب سے تعلق۔ ۱۹۸۳۔ ۱۹۹۰۔	تجسس۔ ۱۴۴۴۔
۱۸۰۴۔ ۱۸۰۰۔ ۱۶۶۵۔	کا جگ سے تعلق۔ ۱۲۴۴۔ کی تفسیر	تحریف۔ ۵۱۳۔ ۶۴۵۔ نیز دیکھو پہلے
چار قسم کی نرس۔ اور ان کی فرض۔ ۱۸۱۸۔		

حسان - ۸۹ - ۱۳۴۰	حیات طیبہ - ۱۰۹۶	مال ہیں - ۱۸۱۴
حد - ۱۰۴ - ۱۳۴۲	حیض - اور مقاربت - ۱۹۷	طبع - ۲۸۲
حسن ظن - ۱۳۴۱	حیوانات - کا حشر - ۶۷۷ کا آنا راجا - ۱۶۵	خلق - اخلاق اور غذا کا تعلق - ۱۴۷ سے
حفظ فروج - ۱۳۱۶	حیی بن اخطب - ۵۱۸	ذوقیت - ۱۸۴ - اور مال - ۹۱۳-۲۵۱
حق - قیام حق میں مشکلات - ۱۸۷ بیچ	خ	پچھلی - کمزوریوں کا ذکر - ۲۵۲ - ترقی کی
سے مشابہت - ۶۹۹ - ۷۰۱ - ۱۷۳۹	خالد بن سنان - ۶۰۷ - ۱۴۸۹	اصل بنیاد سے - ۱۳۱۴ کی تکمیل ہشت
کی مضبوطی - ۱۰۳۷ - کہ قبول کرنے میں فہم	خبر - کی تحقیقات - ۱۷۴۳ - خبر عظیم - ۱۹۲۱	نوجی - ۱۸۷۵ - کا کمال کیا ہے - ۸۷۵
دنیوی مد نظر ہوں - ۱۲۹۲ - کی نفرت	ختم نبوت - ۱۰۳۰ - ۱۲۸ - ۲۶۱ - ۵۲۶	دنیا داروں کے اخلاق کی آخری حالت
رک نہیں سکتی - ۱۲۹۳ - کے پھیلائے	۷۴۲ - ۱۰۱۳ - ۱۱۴۴ - ۱۵۳۹	۱۸۷۶ - اخلاق کا مسئلہ نماز سے پیدا ہوتے
کے کے شکوک و شبہات کی ضرورت - ۱۳۱۳ سے	۱۸۴۸ - کی تفسیر احادیث سے	ہیں - ۱۳۱۵ - بدون دسی پیدا نہیں ہوتے
باطل کا نام بود ہوتا - ۱۵۳۳ - اہل حق کے	۱۵۱۵ - کے خلاف احادیث اور اقوال	۱۸۷۳ - خلق باسد سے - ۱۸۷۳
مقابل پر باطل نہیں رہ سکتا - ۱۵۷۵	۱۵۱۶ - آخری نبی کے آنے میں حکمت	خلوت - ۱۳۴۴ - ۱۳۶۳
کی کامیابی پر مناظر قدرت سے دلیل -	۳۵۲ - آخری نبی کی علامت نقدیق	خندق - ۱۵۰۰ - خندق طے - ۱۹۴۴
۱۷۵۷ - کی تدریجی ترقی - ۱۹۰۵ - کے	انبیاء ہے - ۳۵۳	خارج - ۱۳۳۶
پہنچانے کی غرض - ۱۹۱۷ - باطل کے	خدا - لفظ کا استعمال مجازاً - ۲۷۷ کی	خواہشات کی پیروی - ۶۸۹ - ۱۳۷۶
مہربان - ۱۹۵۷ - کا دوسروں کو پہنچانا	بادشاہت - ۲۸۶ - دیکھو اسد -	۱۷۰۱ - حیوانی اور انسانی - ۱۳۰۱
ضروری ہے - ۱۹۸۰	خدیجہ - ۳۰۶	خودکشی - ۲۹۵
حقوق العباد - ۶۰۱	خراش - ۱۷۳۲	خوس - ۱۱۱۱
حکمت - ۲۴۵	خرطوم - ۱۱۸۰ - ۱۱۸۲	خوف و حزن - ہوس کے لئے نہیں - ۱۰۵
حلالہ - ۲۰۲	خروج - ۲۱۶	۲۴۶ - ۲۴۰
حمز اللاسد - ۴۲۷	خزنج - ۸۷ - ۳۶۴	خولہ بنت ثعلبہ - ۱۸۲۳
حمص - ۸۲۵	خضر - ۱۱۵۲ - ۱۱۵۳ - ۱۱۸۱ - ۱۱۸۴	خون بہا - ۱۵۵
حمد - ۱۳۳۱	۱۱۹۱ - ۱۲۶۹ - ۱۸۴۳ - موسیٰ کے	خیانت - ۸۱۳ - ۱۵۳۰
حنین - ۸۴۳	واقعات میں صدمات آنحضرت - ۱۱۹۰	خیبر - کی فتح کی پیشگوئی - ۱۷۳۷ - حملہ اور فتح
تھا - ۲۵۰ - دیکھو آدم -	خطا - ۲۶۳	۱۷۳۸ - کے مقام - ۱۷۳۱
تھواری - ۳۲۸ - ۱۸۴۶ - آنحضرت کے	۱۴۱۵	۵
لئے شہادت - ۳۵۴ - حواریوں کی جانب	خلفاء - ۱۳۶۱ - ۱۳۶۲ - ہر ان کے	دایہ - کا اطلاق - ۱۰۸۳ - ۱۵۵۵
حالت بردے بھیل - ۶۵۷ - ۳۲۸	۱۳۶۰ - کا دوام - ۱۳۶۰ - کا وعدہ	دایہ الارض - ۷۷ - ۱۴۲۶
سے وعدہ - ۳۲۹ - اور مطالعہ بایہ	۱۳۶۰ - روحانی حقائق - ۱۳۶۰	دایہ قوم - ۶۷۹
۵۸۷ - رسول کس معنی میں تھے - ۶۰۷	غنیفہ اندر نان ہی ہو سکتا ہے - ۶۸۶	دارائے اول - ۱۱۹۱ - ۱۱۹۵
حور - ۱۵۷۹ - ۱۶۹۷		دارالمنہد و - ۸۱۴

داؤد - ۲۲۴ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۱۱۳۰ - ۱۱۳۱ - ۱۱۳۲	۶۱۷ حالات اضطرار میں - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰	دفعہ - ۱۱۳۰ - ۱۱۳۱ - ۱۱۳۲
کا اسرائیل پر لسنے کرنا - ۱۱۱۱ - وسیلہ	تضرع - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰	۱۱۳۳ - ۱۱۳۴ - ۱۱۳۵ - ۱۱۳۶ - ۱۱۳۷ - ۱۱۳۸
اور بکریوں کا کھیتی چرنے کا واقعہ - ۱۲۷۶	مصائب میں - ۶۵۲ - سجدہ تلاوت کی ۸۰۰	۱۱۳۹ - ۱۱۴۰ - ۱۱۴۱ - ۱۱۴۲ - ۱۱۴۳ - ۱۱۴۴
پھانوں اور بندوں کی تسخیر - ۱۲۷۷	قبر - ۸۷۰ - کوئی دعا نہ کرنی چاہئے۔	۱۱۴۵ - ۱۱۴۶ - ۱۱۴۷ - ۱۱۴۸ - ۱۱۴۹ - ۱۱۵۰
۱۵۹۰ - کا زہر بنانا - ۱۲۷۸ - ۱۲۷۹	۹۴۳ - کانگری - ۱۱۱۶ - ۱۱۱۷ - ۱۱۱۸	۱۱۵۱ - ۱۱۵۲ - ۱۱۵۳ - ۱۱۵۴ - ۱۱۵۵ - ۱۱۵۶
اور اوریاہ کی حور کا قصہ - ۱۵۹۹	اعتدال - ۱۱۵۱ - بلند آواز سے - ۱۱۵۱	۱۱۵۷ - ۱۱۵۸ - ۱۱۵۹ - ۱۱۶۰ - ۱۱۶۱ - ۱۱۶۲
دجال - ۱۱۶۱ - ۱۱۶۲ - ۱۱۶۳ - ۱۱۶۴ - ۱۱۶۵ - ۱۱۶۶	میں اخلا اور تضرع - ۱۲۰۲ - یونس کی دعا	۱۱۶۷ - ۱۱۶۸ - ۱۱۶۹ - ۱۱۷۰ - ۱۱۷۱ - ۱۱۷۲
سے مراد - ۲۱۰ - کا فتنہ - ۱۱۵۲ - ۱۱۵۳	۱۲۸۱ - جانور پر سوار ہونے کی دعا - ۱۶۷۷	۱۱۷۳ - ۱۱۷۴ - ۱۱۷۵ - ۱۱۷۶ - ۱۱۷۷ - ۱۱۷۸
اعادینت میں لفظ اختیار کرنے کی وجہ -	کے لئے کوئی واسطہ بکار نہیں - ۱۸۲۳	۱۱۷۹ - ۱۱۸۰ - ۱۱۸۱ - ۱۱۸۲ - ۱۱۸۳ - ۱۱۸۴
۱۱۵۵ - کی تعلیم - ۱۱۶۰ - کی ایک آنکھ	تہجد کی دعا - ۱۸۲۶ - بڑا - ۱۱۱۳	۱۱۸۵ - ۱۱۸۶ - ۱۱۸۷ - ۱۱۸۸ - ۱۱۸۹ - ۱۱۹۰
۱۱۶۳ - سفید رنگ ہوگا - ۱۳۸۱	دعوت - الی الاسلام - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹	۱۱۹۱ - ۱۱۹۲ - ۱۱۹۳ - ۱۱۹۴ - ۱۱۹۵ - ۱۱۹۶
گردہ کا نام ہے - ۱۶۴۱ - کا تھے پر کھٹکا	۱۰۰۶ - میں صبر کی ضرورت - ۱۱۰۳ - ۱۱۰۴	۱۱۹۷ - ۱۱۹۸ - ۱۱۹۹ - ۱۲۰۰ - ۱۲۰۱ - ۱۲۰۲
ہوا ہوگا - ۱۶۴۲ - کے دفت میں خزانہ	کا صحیح طریق - ۱۲۳۸ - کی مشکلات اور	۱۲۰۳ - ۱۲۰۴ - ۱۲۰۵ - ۱۲۰۶ - ۱۲۰۷ - ۱۲۰۸
کا نکلنا - ۱۹۳۳	فائدہ - ۱۶۵۴	۱۲۰۹ - ۱۲۱۰ - ۱۲۱۱ - ۱۲۱۲ - ۱۲۱۳ - ۱۲۱۴
دجلہ - ۱۸۰۲	دل - پر پردہ - ۶۷۲ - ۱۱۷۹ - کا اندھا پن -	۱۲۱۵ - ۱۲۱۶ - ۱۲۱۷ - ۱۲۱۸ - ۱۲۱۹ - ۱۲۲۰
دخان - ۱۶۹۳	۳۰۵ - پیر زنگ کا لگنا - ۱۹۴۰ - مرکز	۱۲۲۱ - ۱۲۲۲ - ۱۲۲۳ - ۱۲۲۴ - ۱۲۲۵ - ۱۲۲۶
دعوات - کی ترقی مثبت سے ہے - ۱۹۵۶	ہے - ۱۹۸۱	۱۲۲۷ - ۱۲۲۸ - ۱۲۲۹ - ۱۲۳۰ - ۱۲۳۱ - ۱۲۳۲
درخت - سے مراد ہی ہے	دنیا - حسنا و دنیا کی طلب - ۱۷۸ - کی زینت	۱۲۳۳ - ۱۲۳۴ - ۱۲۳۵ - ۱۲۳۶ - ۱۲۳۷ - ۱۲۳۸
دشمن - کے مقابلہ کی تیاری - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷	۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹	۱۲۳۹ - ۱۲۴۰ - ۱۲۴۱ - ۱۲۴۲ - ۱۲۴۳ - ۱۲۴۴
کے حقوق - ۵۹۱ - سے نرمی کی تعلیم - ۱۱۲۹	بنانا - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹	۱۲۴۵ - ۱۲۴۶ - ۱۲۴۷ - ۱۲۴۸ - ۱۲۴۹ - ۱۲۵۰
سے محبت - ۱۲۱۸ - کے لئے فرم - ۱۳۸۶	۱۸۱۹ - مرغوبات دنیا میں انہماک -	۱۲۵۱ - ۱۲۵۲ - ۱۲۵۳ - ۱۲۵۴ - ۱۲۵۵ - ۱۲۵۶
دعا - بہترین ۳ - خداوند کی ۳ - میں لفظ	۲۸۱ - کی پرستش کا انجام - ۳۴۸ - اور	۱۲۵۷ - ۱۲۵۸ - ۱۲۵۹ - ۱۲۶۰ - ۱۲۶۱ - ۱۲۶۲
کا استعمال - ۷ - علی اور علی غلیظوں سے بچنے	آخرت - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲	۱۲۶۳ - ۱۲۶۴ - ۱۲۶۵ - ۱۲۶۶ - ۱۲۶۷ - ۱۲۶۸
کی - ۱۱ - قرب الہی کے حصول کی ۱۶۳	کیوں دہوکا ہے - ۴۳۵ - کی زندگی میں	۱۲۶۹ - ۱۲۷۰ - ۱۲۷۱ - ۱۲۷۲ - ۱۲۷۳ - ۱۲۷۴
کی قبولیت - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸	نگلی - ۱۲۵۶ - کی آرزوں کی مثال - ۱۹۵۱	۱۲۷۵ - ۱۲۷۶ - ۱۲۷۷ - ۱۲۷۸ - ۱۲۷۹ - ۱۲۸۰
قبولیت کا اعتراض - ۱۶۴ - جاب دین دنیا	دنیا داروں کے مطالبات - ۹۳۲ - کے	۱۲۸۱ - ۱۲۸۲ - ۱۲۸۳ - ۱۲۸۴ - ۱۲۸۵ - ۱۲۸۶
دعا - ۱۷۸ - بکابر پر نصرت کی دعا - ۲۶۳	دلائل حق سے اعراض کی وجہ - ۹۳۷	۱۲۸۷ - ۱۲۸۸ - ۱۲۸۹ - ۱۲۹۰ - ۱۲۹۱ - ۱۲۹۲
زیغ سے بچنے کی دعا - ۲۷۵ - قبولیت کا وقت	کامیاب و غفلت - ۱۶۸۰	۱۲۹۳ - ۱۲۹۴ - ۱۲۹۵ - ۱۲۹۶ - ۱۲۹۷ - ۱۲۹۸
۲۸۲ - کامیابی کی دعا - ۴۴۱ - کے ساتھ	دوا - جام چیر کا استعمال - ۱۹۴	۱۲۹۹ - ۱۳۰۰ - ۱۳۰۱ - ۱۳۰۲ - ۱۳۰۳ - ۱۳۰۴
ضرورت عمل - ۴۴۱ - ۱۶۸۲ - کرنا فرما	دودھ پلانے کی مدت - ۲۰۹ - دودھ دینے	۱۳۰۵ - ۱۳۰۶ - ۱۳۰۷ - ۱۳۰۸ - ۱۳۰۹ - ۱۳۱۰
نہیں - ۶۱ - آنحضرت کے روضہ مبارک	دائے جانوروں کے ذبح کی ممانعت - ۱۳۵۲	۱۳۱۱ - ۱۳۱۲ - ۱۳۱۳ - ۱۳۱۴ - ۱۳۱۵ - ۱۳۱۶

زمیندارہ بنگ - ۲۵۰	ستارہ - ستاروں کی شیطان سے حفاظت -	کارعب - ۱۴۱۲ -
زنا - مبادی کا علاج - ۴۷۵ - سے بچنے	۱۰۵۰ - کا پھینکا جانا - ۱۰۵۱ - کی روشنی	کاسفرمین - ۱۴۱۲ - اور چوٹی کا قصہ
کے سامان - ۴۷۶ - ۱۳۴۵ - مبادی	جاتے رہنا - ۱۹۱۹ -	۱۴۱۱ - اور ہند - ۱۴۱۲ - اور سپاہ پر
زبانیں سزا - ۴۷۶ - کی سزا تو ریت میں	ستی - ۱۹۳۴ -	چڑھاٹی - ۱۴۱۴ - اور لکھ سب کا ہدیہ
۶۲۰ - کے مبادی سے بچنا - ۱۱۲۴ - کی	ستیارتھ پر کاش - میں مرد و عورت کے منتقل	۱۴۱۶ - اور لکھ سب کا تختہ - ۱۴۱۶ -
سزا - ۱۳۳۴ - زانی یا زانیہ سے نکاح	۱۹۸ -	۱۴۱۷ - اور لکھ سب کا تختہ - ۱۴۱۶ -
۱۳۳۷ - پر طلاق - ۱۳۳۷ - زانیہ یا	سینے (لارڈ) - ۶۴۴ -	۱۴۱۷ - اور لکھ سب کا تختہ - ۱۴۱۶ -
زانی کا اخراج برادری سے - ۱۳۳۸ -	سجدہ - تیسری اور اختیاری - ۱۲۹۴ - کا نفاذ	۱۴۱۷ - اور لکھ سب کا تختہ - ۱۴۱۶ -
کی حکمت - ۱۳۳۸ - کی تعریف میں دست	ما تھے پر - ۱۴۳۸ - سجدہ تلاوت - ۸۰۰ -	۱۴۱۷ - اور لکھ سب کا تختہ - ۱۴۱۶ -
۱۳۳۶ - زانی کا مجازو سے سزا - ۱۶۷۷ -	سجدہ شکر - ۱۰۰۳ -	۱۴۱۷ - اور لکھ سب کا تختہ - ۱۴۱۶ -
زنجیلی پیالہ - ۱۹۱۴ -	سحر - ۹۷ - ۹۸ - ۹۳۱ -	۱۴۱۷ - اور لکھ سب کا تختہ - ۱۴۱۶ -
زندگی - کے اسباب - ۲۳۹ - کی قدر - ۸۴۹ -	سدرۃ المنتہی - ۱۷۷۷ -	۱۴۱۷ - اور لکھ سب کا تختہ - ۱۴۱۶ -
زوجیت کا تعلق کل مخلوق میں - ۱۰۱۰ -	سردوم - ۹۴۸ -	۱۴۱۷ - اور لکھ سب کا تختہ - ۱۴۱۶ -
۱۷۶۳ - ۱۷۶۱ -	سزا - ۱۱۷۲ - ۱۱۷۱ - ۱۳۷۱ -	۱۴۱۷ - اور لکھ سب کا تختہ - ۱۴۱۶ -
زہرہ - ۱۳۱۸ -	سزا - کا ذکر الفاظ فعل میں - ۲۸ - کا فلسفہ	۱۴۱۷ - اور لکھ سب کا تختہ - ۱۴۱۶ -
زیتون - ۱۳۱۹ - سلسلہ محمدیہ کا نشان - ۱۹۶۷ -	۲۸ - ۱۶۷۰ - کا لحاظ حالات ہے - ۶۱۹ -	۱۴۱۷ - اور لکھ سب کا تختہ - ۱۴۱۶ -
زید - ۱۵۱۲ - اندر زید کی طلاق کا واقعہ - ۱۵۱۳ -	میں اسراف - ۱۷۷۷ - کا مطابق اعمال ہونا	۱۴۱۷ - اور لکھ سب کا تختہ - ۱۴۱۶ -
زید بن ارقم - ۱۸۵۱ -	۱۱۴۷ - ۱۱۷۱ - ۱۱۷۲ - ۱۱۷۳ - کا اصول - ۱۶۶۹ -	۱۴۱۷ - اور لکھ سب کا تختہ - ۱۴۱۶ -
زید بن عمرو - ۱۴۸۹ -	سعد بن ابی وقاص - ۱۵۷۱ -	۱۴۱۷ - اور لکھ سب کا تختہ - ۱۴۱۶ -
زینب بنت جحش - ۱۵۱۲ - ۱۸۶۳ - کے	سعی - ۱۷۸۱ - ۱۷۸۲ -	۱۴۱۷ - اور لکھ سب کا تختہ - ۱۴۱۶ -
متعلق غلط قصبے - ۱۵۲۹ -	سفر کی حد - ۱۶۰ -	۱۴۱۷ - اور لکھ سب کا تختہ - ۱۴۱۶ -
زینت - ۱۲۵۸ - ۷۴۱ -	سکینت - ۲۳۰ - ۲۲۲ - ۱۷۷۷ -	۱۴۱۷ - اور لکھ سب کا تختہ - ۱۴۱۶ -
زیورات - ۱۶۷۷ -	سلام - السلام علیکم نشان اسلام ہے - ۶۴۹ -	۱۴۱۷ - اور لکھ سب کا تختہ - ۱۴۱۶ -
س	عظیم کا سلام - ۱۷۷۷ - سلام کا سلام - ۱۷۷۷ -	۱۴۱۷ - اور لکھ سب کا تختہ - ۱۴۱۶ -
سات قابل قدر آدمی - ۲۲۶ -	سلمان فارسی - ۱۷۷۷ -	۱۴۱۷ - اور لکھ سب کا تختہ - ۱۴۱۶ -
سادگی - ۱۷۷۷ -	سیمان - ۹۶ - ۶۹۳ - پر ہود کا افترا - ۹۶ -	۱۴۱۷ - اور لکھ سب کا تختہ - ۱۴۱۶ -
سامری - ۱۲۴۶ - ۱۲۴۸ - ۱۲۴۹ -	اور ہوا کی تسخیر - ۱۲۷۸ - ۱۲۷۹ - ۱۲۸۰ -	۱۴۱۷ - اور لکھ سب کا تختہ - ۱۴۱۶ -
سبا - ۱۴۱۲ - ۱۵۳۶ -	کے شیطین - ۱۲۷۹ - ۱۲۸۰ - اور متعلق بطیر	۱۴۱۷ - اور لکھ سب کا تختہ - ۱۴۱۶ -
سبت - ۱۸۵۰ - ۱۱۰۳ - ۱۱۰۴ - ۱۸۵۰ -	۱۲۸۰ - کا داؤد کا وارث ہونا - ۱۲۸۰ - کا	۱۴۱۷ - اور لکھ سب کا تختہ - ۱۴۱۶ -
سبیل اللہ - ۱۳۸ -	افواج کو زیادتی سے روکنا - ۱۲۸۰ - کے	۱۴۱۷ - اور لکھ سب کا تختہ - ۱۴۱۶ -
سپر بچو ملزم - ۱۷۷۷ -	لشکر میں پرندہ - ۱۲۸۰ - کے لشکر میں جن - ۱۲۸۰ -	۱۴۱۷ - اور لکھ سب کا تختہ - ۱۴۱۶ -

۳۸۸۔ سود خوار قتل نہیں کیا جاسکتا	۱۶۷۸۔ میں شیطان کی پرستش۔ ۱۵۴۱	شکر۔ ۱۰۳۱۔
۲۵۴۔ سود خوار کے بدنتائج ۲۵۲	سے جہا اعمال ۱۶۲۵	شگون۔ ۱۸۱۹۔
سورت۔ سورتوں کے نام۔ ۱۔ کی اور مدنی	شکر کرنے والے سے علیحدگی کا اعلان	شہاب۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۸۹۴۔
کی تقسیم۔ ۱۴۔ ۴۴۸۔ ہر سورت معلوم	۸۳۴۔ ۸۳۷۔ مقرب نہیں ہو سکتے	شہادت۔ کامیابی ہے۔ ۸۵۷۔
کتاب ہے۔ ۳۴۔	۱۱۲۶۔	شد کی کھٹی۔ سے سبق۔ ۱۰۸۵۔
سوشلزم۔ ۲۵۲۔	شکر کا اللہ سے مراد گمراہ کر نیوالے ۱۴۴۵	شہید۔ ۳۴۔ ۱۷۵۲۔ شدائد سے
سونے کے کڑے۔ ۱۶۸۴۔	شریعت۔ کی تفصیلات اور مغز۔ ۱۵۳۔	استدراجاژ نہیں۔ ۱۳۸۔ مرتے
سیاہی۔ ۹۰۵۔	شرعی رخصت پر عمل۔ ۱۶۰۔ نزول شریعت	نہیں۔ ۱۳۸۔ کی اصلاح۔ ۳۲۱۔
سیتھین ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔	کی غرض۔ ۴۹۳۔ کی ضرورت ۴۹۳۔	۱۱۷۲۔ کی زندگی ۴۲۵۔ کی قبر پر سلام
سیحون۔ ۱۸۰۲۔	۵۸۷۔ پر چلنے کی قابلیت ۴۹۴۔ اور	۱۰۳۱۔
سینا۔ ۱۳۱۸۔	عیسائیت۔ ۴۹۴۔ کی ظاہری پابندی	شہوت پر حکومت۔ ۱۳۱۶۔
مش	۵۲۸۔ شراہ مختلفہ۔ ۶۲۶۔ تفصیلات	شیخی۔ جمہوری شیخی حصول کمال میں مانع
شاعر۔ ۱۲۰۳۔	میں غلو۔ ۶۵۱۔	۱۸۱۰۔ ہے۔
شافعی (رامام)۔ ۵۶۰۔	شعب ابی طالب۔ ۹۳۰۔	شیطان۔ ۴۶۔ کا اطلاق انسان پر۔
شام۔ کی مین سے تجارت۔ ۱۵۳۷۔	شعر۔ اور نصیحت۔ ۱۵۶۹۔ مسلمانوں میں	۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۷۹۷۔ ۸۲۱۔ ۱۲۳۶۔
کا ارض محشر ہونا ۱۸۳۰۔	شہر کوئی کا مرض۔ ۱۵۷۰۔	۱۲۷۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۶۰۵۔ کا اطلاق
شراب۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۲۵۱۔	شعری۔ ۱۷۸۳۔	جرے اخلاق پر۔ ۲۷۷۔ کا انسان میں
۵۱۱۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔	شعیب۔ ۷۶۱۔ ۱۲۳۵۔ نابینائی کی تبت	خون کی طرح پھرنا۔ ۲۸۰۔ بدی کا عوکر
شرکت۔ ۲۵۲۔	۹۵۶۔	۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۱۲۳۶۔ کی غرض
شکر۔ ۲۔ کی اقسام۔ ۳۳۔ ۳۳۹۔	شفاعت۔ ۶۰۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۱۔	پیدائش۔ ۷۷۰۔ فرمانبرداری کے لئے
۳۴۰۔ ۵۱۵۔ ۶۶۵۔ ۷۰۱۔ ۹۱۶۔	برگ دعا ہے۔ ۲۲۹۔ آنحضرت کی	بنایا گیا ہے۔ ۴۸۰۔ کا انکار سجدہ۔ ۵۰۰۔
۱۰۸۱۔ ۱۳۷۶۔ ۱۷۰۱۔ ۱۹۹۲۔ بدیوں	شفاعت۔ ۲۲۹۔ کی حدیث	۴۸۰۔ کا کام و سوسہ اندازی ہے۔ ۵۱۰۔
کی جڑ ہے۔ ۳۵۰۔ سے عملی انقطاع۔	۹۶۱۔ کے لئے تعلق کی ضرورت ۱۲۷۷۔	اور نفس انسانی۔ ۵۱۰۔ لہ شیخانی۔
۱۹۶۔ سے بزدلی کا پیدا ہونا۔ ۵۱۰۔	مومن شفاعت کریں گے۔ ۱۲۷۷۔ میں ان	۲۴۴۔ حدیث مس شیطان۔ ۲۹۵۔
۵۱۰۔ کی سزا۔ ۵۱۶۔ کا	۱۲۷۷۔ مومن کا دوسرے کے لئے استسقاء	کافخ۔ ۳۱۸۔ کو مہموبدنا۔ ۵۶۰۔
بخشا جانا۔ ۵۱۵۔ افترا علی اللہ ہے۔	شفاعت ہے۔ ۱۲۷۷۔ کس کے لئے	۱۲۱۷۔ کو حکم سجدہ۔ ۷۳۲۔ کا ہبوط
۶۷۰۔ کے لئے تعزیر کا جہرٹا عذر۔	۱۷۸۰۔ ہے۔	۷۳۳۔ کا ملت مانگنا۔ ۷۳۳۔ کو
۶۷۱۔ سے جبرائیلین رسد کا۔ ۷۳۰۔	شفیع۔ دوسرا شفیع۔ ۲۹۱۔	ملت کا دیا جانا۔ ۷۳۴۔ کا مرد و بزرگ
مغیت الی کا عذر۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ کے	شق القمر۔ ۱۷۸۵۔	۷۳۵۔ کا آدم کو پھیلانا ۷۳۶۔ کا
خلاف دیں۔ ۷۷۵۔ ۱۰۴۴۔ ۱۳۲۹۔	شقی اور سعید۔ کا کھانا۔ ۱۸۵۴۔	طرف سے آتے۔ ۷۳۵۔ کا بدی کو بخانا
میں ذلت۔ ۱۳۰۰۔ پر دلیل نہیں۔ ۱۳۱۰۔	شکار۔ ۵۹۷۔ احرام میں۔ ۶۴۹۔	۷۳۶۔ کا ذکر بطور اسم جنس۔ ۷۴۰۔

کا کام۔ ۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-

عادل - ۱۳۶۹	عائش - ۱۰۹۸ - ۱۳۶۹	کر سکتی ہے۔ وجوہات طلاق - ۲۰۵ - برہنہ
حدیث - ۲۰۱ - اسکی فرض - ۲۰۱ - ۲۰۲	عائشہ - ۱۵۶ - ۱۳۶۹ - ۱۵۰۸	ناموافقت - ۲۵۵ - ۲۸۰ - مطلقہ عورت
بچہ کی - ۲۱۰ - حیض نہ آنے کی صورت	۱۸۲۵ - جنگ احد میں - ۳۷۸ - اور قہم	سے پہلے خاندان کے نکاح کا حجاز - ۲۰۸
میں - ۱۸۶۰ - حامد کی - ۱۸۶۰	انگ - ۱۳۳۹ - جنگ جمل میں - ۱۵۰۹	قبل از تقریر - ۲۱۱ - آنحضرت کا طلاق
عدل - ۵۶۷ - ۶۰۱ - ۶۵۳ - ۱۰۹۳	۱۷۴۵ کی خیرات - ۱۵۱ کی فراست	سے روکنا - ۲۰۰ - ۲۱۲ - قبل از خلوت
۱۱۲۴ - تقدیر و ازدواج میں شرط عدل -	۱۸۱۹	۲۱۲ - ۱۵۱۹ میں عورت سے مال لینا -
۲۵۸ - محدثوں میں عدل - ۵۶۵	عہادت - ۸۸۸ - ۱۲۶۱ - مقصد زندگی	۲۷۹ - ۴۸۱ - سے پیشتر اصلاح کی کتاب
عذاب - ۲۴۲ - عذاب دنیا - عذاب آخرت کے	۸ - کی استقامت پر تقدیم - ۸ -	۵۰۳ - کے مقدمات عدالت میں جان
نئے دلیل ہے - ۱۰۷ - ۸۰۸ - وعدہ خدا	و اطاعت میں فرق - ۳۳ - حصول کمال	کا نقصان - ۱۸۵۸ - کا طریق
دنیا کے لئے بھی ہے - ۱۰۴ - دو خداؤں	کا ذریعہ ہے - ۳۳ - کی چالیس راتیں - ۷۵	بلادہ مکہ ہے - ۱۸۵۹ - اور مرجعیت
کی خبر - ۱۲۹۳ - عذاب دنیا کا نقشہ خدا	سے یقین کا حاصل ہونا - ۱۰۶۷	پر شہادت - ۱۸۵۹ -
آخرت کے رنگ ہیں - ۱۹۲۲ - عذاب	عباد الرحمن - ۱۳۸۱	طلوہ - ۲۰۸ - ۲۱۱ - ۱۷۲۵
آخرت کا ذکر بطور مثال ہے - ۲۲۰ - کے	عبادہ بن صامت - ۶۲۹ -	طواف - ۱۲۹۹ -
ذکر میں استعارہ - ۵۱۹ - ۱۱۴۵ اسکی فرض	عباس - ۶۱۸ - ۹۳۵ - ۸۴۴ -	طور - ۴ - ۱۷۲۴
۵۷۲ - ۶۷۱ - ۱۱۳۱ - ۱۲۹۵ - ۱۳۲۸	عبد السد بن ابی - ۲۵۰ - ۱۲۱۲ - ۶۲۹ - ۸۲۸	طہارت - ظاہری اور باطنی کا تعلق - ۱۲۷
بطور علاج - ۷۲۴ - میں رحم - ۹۶۶ - ۱۷۳۰	۱۳۲۰ - ۱۳۵۱ - ۱۷۳۰ - ۱۷۴۵	۱۹۰۳ کی دوشنبہ - ۳۵ - جہسانی
ترقیات روحانی کے لئے ہے - ۱۹۴۴	۱۸۵۱ - ۱۸۵۲	۶۰۰ - ۱۲۹۹ -
تعیین غفلت کا نتیجہ - ۹۱۱ - فنا پر آمادہ ہے	عبد السد بن جعفر - ۱۸۸ - ۸۱۶ -	طیطوس - ۶۲۲ - ۱۱۱۱ -
۹۶۵ - اور بعثت رسل - ۱۱۱۷ - عذاب	عبد السد بن رواد - ۱۷۳۷ -	ظ
ہناکت سے مولود اور اس کی فرض - ۱۱۱۸	عبد السد بن سعد بن ابی سرح - ۶۹۷ -	ظل - کا سجدہ - ۱۰۱۶ - کا فر کا
دنیا کی کل بستیوں پر - ۱۱۳۱ - آگ کا بار	عبد السد بن سلام - ۹۲۴ - ۱۲۰۰ -	ظل السد - ۱۰۱۶ -
بار بھڑکایا جانا - ۷۴۷ - اور رسول کا تعلق	عبد الحارث - ۷۹۵ -	ظلی نبوت - ۱۰۱۶ - ۱۵۱۸ -
۱۲۵۹ - بغیر نبی کی نبوت کے بھی آتا ہے -	عبد الرحمان - ۲۴۰ -	ظلم - ۹۶۳ -
۱۵۳۷ - کے لئے فرشتے نہیں مارتے -	عبد المطلب - ۱۹۸۲ -	ظلمت سے نکلنا - ۱۰۳۰ -
۱۵۶۲ - بصورت جنگ میں حکمت - ۱۷۱۶	عبودیت کمال بخون ہو - ۵۸۵ - ۱۲۲۸ -	ظہار - ۱۲۹۷ - ۱۸۲۳ -
سزا خانہ کی زنجیر - ۱۸۸۳	عقبقر - ۱۸۰۳ -	ع
عذاب مخالفین آنحضرت صلعم کا مطالبہ	عتبہ - ۱۶۴۹ -	عاصہ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - کے دیوتا - ۷۵۶
۸۱۵ - ۱۵۶۶ - تاخیر کی وجہ - ۸۱۵ -	عثمان - ۲۴۰ - ۲۱۲ - ۲۱۷ - ۸۲۹ -	عادل - ۷۵۶ -
کادقت - ۹۰۱ - کی نوعیت - ۶۸۶ -	۱۰۰۱ - ۱۷۳۲ - ۱۷۳۳ - ۱۷۴۵ -	عادل کا فیہ - ۷۵۶ -
۱۰۴۳ - ۱۰۷۹ - ۱۰۸۰ - ۱۱۳۵ -	۱۹۳۱ -	عالمین - ۸۵۹ -
۱۸۷۷ - ۱۸۷۲ - ۱۷۷۰ - ۱۷۵۹	عثمان بن ابی طلحہ - ۵۲۲ -	

۱۹۱۴۔ اعمال کا وزن۔ ۷۳۱-۷۳۲۔	پیدا ہونا۔ ۱۴۷۳۔ مقامات عالیہ کے	۳۰۶۔ ۱۱۱۱۔ ۱۲۱۴۔ کی والدہ اور
اور جہاں کا خلق۔ ۲۸۶-۱۸۱۶-۱۸۷۹	حصول میں مرد کی ہم پاء ہے۔ ۱۵۱۱۔	بھائیوں کا آپ پر ایمان۔ ۱۲۱۲۔ کا جہ
محاسبہ اعمال۔ ۲۶۰-۱۶۶۴-۱۶۶۴۔ اس دنیا	کی عورت۔ ۱۶۷۱۔ کی حور پر فضیلت۔	ہونا۔ ۳۱۱۔ کا مقرب ہونا۔ ۳۱۱۔ کا صلح
میں۔ ۱۷۹۔ انسان خود کرتا ہے۔ ۱۱۱۵۔	نہت۔ امت کے لئے مثال۔ ۱۸۶۱۔	ہونا۔ ۳۱۲۔ لکھتا جانتے تھے۔ ۳۱۲۔
نتائج اعمال۔ ۲۰۴-۷۷۳-۱۰۳۵۔ کی	۱۸۶۸۔ سے بیت۔ ۱۸۶۱۔	۳۱۵۔ کا بنی اسرائیل کے لئے مبعوث ہونا
تشبیہ سے۔ ۱۱۱۳۔ کا فلسفہ۔ ۱۱۱۵۔	عورت۔ (بی بی) مو کے ساتھ سادات	۳۱۶۔ اور دوسری اقوام۔ ۲۱۶۔ کے کلام
ادب۔ ۱۱۱۶۔ اور فائز مقل۔ ۱۱۱۷۔	حقوق۔ ۲۰۲۔ کا حق طلاق۔ ۲۰۵-۲۰۷۔	میں مجاز۔ ۳۲۰۔ کا نفع روحانی۔ ۳۲۱۔
احوال نامہ۔ کا کھلا ہونا۔ ۱۱۱۵۔ کا پڑھنا	کی ہندوستان میں حق طلاق سے غرومی	اور لڑکوں کا قصہ۔ ۳۲۵۔ کے مصدق
۱۱۳۷۔ کا پیٹھ پیچھے یا ماتھ میں دیا جانا۔	۸۶۔ سے حسن سلوک۔ ۴۸۰-۱۸۵۷۔	توریت ہونے سے مراد۔ ۳۲۶۔ اور حج
۱۱۳۷۔ کا رکھا جانا۔ ۱۱۷۷۔ کی	۱۸۶۶۔ مرد کا عورت پر قوام ہونا۔ ۵۰۰۔	۳۲۶۔ کا اپنی اطاعت کے لئے ملنا۔
گویائی۔ ۱۷۰۲۔	اور خاندان کے باہر حقوق اور ذمہ داریاں	۳۲۷۔ کے حاری۔ ۳۲۸۔ ۹۶۳۷۵۷
عمیرۃ الاسدی۔ ۴۵۸۔	۵۰۲۔ کو مارنا۔ ۵۰۳۔ اور خاندان میں نہ	۱۵۶۰۔ کی تفسیر۔ ۳۳۳۔ ۱۷۲۷۷۔ کے تفسیر
عورت۔ کو حث کرنے کی وجہ۔ ۱۸۰۰۔ کی کھیتی	کی اصلاح۔ ۵۰۴۔ خاندان پر ملاحظات	عیسائی ہیں نہ مسلمان۔ ۳۳۴۔ سے چا
سے تشبیہ۔ ۱۹۸۔ پر مرد کی فوقیت کی	۱۵۰۷۔ کی دشمنی۔ ۱۸۵۶۔ کی تحریر پر کفار	دعوت۔ ۳۳۴۔ اور آدم سے مشابہت
وجہ۔ ۲۰۲۔ کی گواہی۔ ۲۵۸۔ حدیث	عول۔ ۴۷۲۔	۳۳۶۔ کے منکرین کا قیامت تک وجود
افسوس بخشن۔ ۲۷۷۔ اور خدمت میں	حمد۔ جس میں حق لفظی ہو۔ ۱۹۹۔ کفار سے	۵۷۹۔ کے ملون ہونے کا عیسائی عقیدہ
۲۹۴۔ کی جگہ میں شولیت۔ ۳۷۸۔	۵۴۶۔ کی دفا۔ ۵۸۹-۱۳۱۷۔ اور عیسائی	۵۸۳۔ کا پہلے انبیاء کے نقش قدم پر چلنا۔
کا علاج۔ ۴۵۱۔ کا پسلی سے پیدا ہونا	۵۸۹۔ عہد شکنی کی سزا۔ ۸۳۷۔ کی عزت	۶۲۴۔ اور یسود۔ ۶۳۶۔ کی دھاتے لٹھ
۴۵۰۔ حالت سفر میں ۶۷۷۔ اور دراشت	۸۳۸۔	۶۵۸۔ کا اصل کام۔ ۶۵۶۔ کی دھاتے
۴۶۴۔ جاہلیت میں مال متروکہ کا حصہ۔	حمد اسلام۔ ۸۸۱۔	مغفرت۔ امت۔ ۶۶۱۔ جان و مال فیض
۴۷۸۔ کی عصمت کی عزت۔ ۴۷۵۔	حمد انبیاء۔ ۸۸۲۔	کی تعلیم۔ ۸۸۲۔ کی شفاعت۔ ۹۰۰۔ کا
۵۔ لڑکیوں کی تعلیم۔ ۴۷۳۔ کی ملک	حمد فطرت اور حمد شریعت۔ ۹۰۶۔	سلام۔ ۹۰۹۔ اور شاپین۔ ۱۰۵۲۔
۵۰۱۔ اور بہشت۔ ۵۶۲-۱۵۷۹۔	حمد نامہ پرا نا اور نیا۔ ۲۶۸۔	کی پیشگوئی بیت المقدس کی تباہی پر۔
۱۵۔ کی نبوت۔ ۱۰۷۹۔ اور مرد کے	عیسب شامی۔ ۱۹۸۱۔	۱۱۱۱۔ کی بے گناہی۔ ۱۲۰۶۔ کی حدود
اعمال کی جزا ایکساں ہے۔ ۱۰۹۶۔ جگ	عیسیٰ۔ ۲۲۶-۲۲۷-۲۲۷۔ ۶۹۳۔	تعلیم۔ ۱۲۰۶۔ آیت ہونے سے مراد۔ ۱۲۰۸۔
اور نماز میں شولیت۔ ۱۳۴۸۔ اور مذہب کا	کی زبان۔ ۸۱۔ ابن مریم اور مسیح نام	۱۳۲۳۔ کے متعلق عجیب قصے۔ ۱۲۱۰۔
کھلا رکھنا۔ ۱۳۴۶-۱۳۴۸۔ اخلاقی	کی وجہ۔ ۸۹۔ اور روح القدس کا نعتی	۱۲۱۱۔ اور کفار کے حالات۔ ۱۲۱۱۔ اور کفار
زینت۔ ۱۳۴۶۔ کا غیر مذکور دیکھنا۔ ۱۳۴۶۔	۸۹۔ کا مخصوص ہونا۔ ۲۷۷۔ کی پیشگوئی	۱۲۱۲۔ اور دوسرے مسیحا فانی۔
کا اظہار عیسیٰ مسیح۔ ۱۳۴۸-۱۳۵۰۔	آنحضرت کے لئے۔ ۲۹۱-۱۸۴۳۔	۱۳۳۷۔ کا عفو۔ ۱۲۷۷۔ کا شہل ہونا۔ ۱۲۸۵۔
کا باہر رکھنا۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۶۔ کی حال	اور مسیحی۔ ۳۰۶-۱۲۰۶۔ استدلال	اور معبودان عرب۔ ۱۲۸۵۔ اور علم سعت
میں گیا۔ ۱۳۴۶۔ کا نفس انسان سے	فضیلت۔ ۳۰۶۔ اور ان کی والدہ۔	۱۲۸۶۔ کی عمر و تباہت۔ ۱۲۸۶۔ پر رسول

کاغذ ۲۵۲۔ کاغذ پر حرف رسم کا پتلا۔ نکالنے کی انجیر کے درخت پر لٹتی ۱۹۶۷ عیسیٰ کی پیدائش ۲۶۶-۲۴۰-۳۱۳- ۳۱۴-۳۱۵-۱۲۰۶-۱۲۰۹-۱۲۲۰ کے بھائی اور بہن ۳۱۵-۳۱۴- عیسیٰ کے معجزات ۶۵۸-جھوٹے عیسیٰ کرنہ ۳۱۴-۳۱۳-۱۲۱۱-۱۲۱۳-۱۲۱۴ کا پرنہ بنانا ۳۱۹-۳۲۰-کا علاج امراض ۳۲۲-کا مروں کو زندہ کرنا ۳۲۵- ۶۵۸-۸۱۱ عیسیٰ اور شریعت۔ روزے رکھنے اور روزہ کا حکم دینا ۱۵۸-حکم نماز روزہ ۳۱۲ خود عبادت اور دعا کرنا ۱۱۳۱ عیسیٰ کی خدائی۔ دیکھو ابن اللہ کا ابطال ۲۶۶-۲۶۷-۳۳۶-۳۵۰-۶۰۵- ۶۴۰-۱۲۰۸-۱۲۰۹-بروتے انجیل پھاڑنا ابن اللہ تھے ۱۰۸-۲۴۳-بشر سے بڑے کرنے ۲۶۶-۲۶۷-۱۱۹۹-۱۱۹۹-روح منہ کے امد ہونا ۱۱۹۹-۱۱۹۹-روح منہ سے مراد ۵۸۳-اقرار عیسیٰ ۵۸۵ وقت سے ابطال ۶۰۵-کا عقیدہ بت پرستوں کی نقل ہے ۶۴۱-رسال تعلیم الوہیت ۶۵۹-اقرار توحید ۶۶۰- کھانا کھانا ۶۴۱- عیسیٰ کی ہجرت۔ دیگر اقوام اسرائیل میں لانا ۳۱۱ کا اشارہ ۱۲۱۴-ملک شام سے دینے کے ساتھ بھاگنا ۱۸۱۸-کنفر میں آنے ۲۱ ۱۳۲۳- عیسیٰ کی صلیب۔ تن کی کوشش ۷۸-کے دعوات ۷۹-کی توحید ۳۳-مقتول و مصطفیٰ نہیں ہوتے ۵۷۵-انجیل کی شمولیت ۵۷۵	ہر مکمل کا قصہ ۷۷۷-قتل میں شک ۷۷۷- عیسیٰ کی وفات ۳۳۰-۳۳۲-۳۴۰- ۶۶۰-۱۰۷۴-۱۱۸۴-۱۲۲۲-۱۲۲۹- عیسیٰ پر پنا آنے کی مشاہدہ ۲۶۶-زندگی کا عقیدہ عیسائیت کا مہدی ہے ۳۳۳- رفع ۳۳۳-رفع اور عدم مصلوبیت کا تعلق ۷۷۸-۷۷۹-دشمنوں کا رد کیا ۶۵۶- زندہ آسمان پر نہیں گئے ۷۷۷-۷۷۸- ۶۶۱-۶۵۶-۷۳۶-۱۲۱۵-ایک سو بیس برس کی عمر ۱۳۲۴-قبر ۱۳۲۳- عیسیٰ کا نزل ۳۱۴-۳۴۲-۵۲۶- ۷۱۸۴-۷۱۸۴-۷۱۸۴- عیسائی۔ خدائے ہیں ۱۱-دو گروہ ۳۳۵- مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش ۳۳۲-عیسائیوں کی مغرب ۳۵۰- کا دعویٰ انبیت ۶۰۶-اور یرو کی باج عدالت ۶۳۲-کا حرام کو حلال بنانا ۶۴۶-کا اسلام سے قریب تر ہونا ۶۴۳- اور کن ۱۱۹۳-اور تین شاخوں والا شاخ ۱۹۲۰- عیسائی اقوال۔ کی مخالفت اسلام ۳۳۳- ۶۴۳-۸۴۸-۱۱۵۶-۱۱۵۵-کا دعویٰ برتری ۳۴۷-اور صحابہ ۳۴۸- کے اسلام لانے کی پیشگوئی ۱۱۵۶-۱۱۵۷- ۱۱۹۳-۱۱۹۳-۱۱۹۳-۱۱۹۳-۱۱۹۳- پرستوں کی توحید ۶۰۶-۶۰۶-۶۰۶- عم نہ لانا ۱۱۵۶-کی زمینی ترقی ۱۱۵۷- ۱۱۵۷-کی توحید کی وسعت ۱۱۵۸- کا مال اور مطلقہ پر فخر ۱۱۷۳-کی توحید سے محو ۱۱۷۳-کا انکار خدا اور انکار قیامت ۱۱۷۴-کی صنعت ۱۱۹۸- کی حکومت ۱۲۱۶-کا وہابہ الراض ہونا ۱۲۱۶-اور عذاب پاکست ۱۲۱۶- عیسائیت۔ کی مخالفت اسلام کا زمانہ ۹۳۸ کا عقیدہ انجیل ۱۰۷۴-۱۰۷۴-۱۰۷۴- ۱۹۳۸-کے خاص امراض ۱۹۳۸-کی شریعت اور حکم حشر ۲۰۰-میں طلاق ۲۰۰-کے عقاید کی تردید دعوات الہی میں ۲۶۶-کی بنیاد مشابہات پر ہے ۲۴۳-۲۴۴-اور محبوبات دنیا ۲۴۴-کا افترا ۲۸۵- ۱۸۲۵-اور شریعت ۲۹۷-۲۹۸- ۵۸۷-۶۰۶-۶۰۶-۶۰۶-۶۰۶-۶۰۶- کے عروج کی پیشگوئی ۶۴۳-۶۴۳-۶۴۳- سے اتمام حجت ۵۷۷-۶۳۹-اور صلیب بیچ ۵۷۹-اور عقل ۵۸۴-اور حرمت غذا کا کافی ۵۹۰-خیر تمام سے صحاح ۵۹۸-کا قیامت تک رہنا ۶۰۶-اور سنائے گناہ ۶۰۶-اور آسائش دینی ۶۵۸-میں بت پرست قوموں کی نقل ۸۴۷- کا کلی غلبہ ۸۴۸-کی تاریخ قرآن میں ۱۱۵۳-۱۱۵۸-کے اصول پر علمی دلیل کو نہیں ۵۶۰-۵۶۰-۵۶۰-۵۶۰-۵۶۰- ۱۱۶۶-کی ترقی ۱۱۶۸-کی تاریخ میں چھ سال کی فعلی ۱۱۶۹-کی تین سو سال کی حالت غربت ۱۱۶۹-کے فرقوں کا اختلاف باجم ۱۲۱۶-کی حالت آنحضرت کی پشت کے دفعہ ۱۲۷۷-۱۲۷۷-۱۲۷۷-۱۲۷۷- نبی ۸۵۷-کی اصلاح عرب کی کوشش ۱۵۲۰-کی عرب کو عیسائی کرنے کی تجویز ۱۹۸۲-۱۹۸۲-۱۹۸۲-۱۹۸۲-۱۹۸۲- عیسائیت اور اسلام۔ منزل مقصود ۹ معموم شفاعت ۶۰۰-کی کشمکش ۸۲۸
--	---

۱۶۳۶-۱۶۳۷ آل فرعون کا موت۔ ۱۶۳۷-۱۶۳۸	عیلان بن سلمہ۔ ۲۵۴-۲۵۵	کا اصولی مقابلہ۔ ۱۲۰۰-۱۲۰۱
فرقان۔ ۶۳-۸۱-۱۳۸۴	ف	عیون موسیٰ۔ ۲۰
فرمیںری۔ ۹۸-۹۹	فاران۔ ۱۱۴	غ
فطرت۔ کا حکم۔ ۵۰-۵۱ کی کزوری کا علاج۔	فارس۔ ۱۴۵ دیکھو ایران۔	غذا۔ کا اثر اخلاق پر۔ ۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶
۵۲۔ بے گناہی پر ہے۔ ۵۳۔ کی شدت	فاطمہ۔ ۳۰۶-۳۱۵	منوع غذا میں۔ ۱۴۹-۱۴۹-۱۴۹
توید باری پر۔ ۱۴۴-۱۴۴-۱۴۴	فال۔ ۵۹۳-۵۹۳ کے تیز۔ ۶۲۶-۶۲۶	کی علت۔ ۱۴۹-۱۴۹-۱۴۹
کا مذہب اسلام ہے۔ ۳۵۵-۳۵۶	فترت۔ ۶۰۴-۱۸۶۳	اسرائیل میں۔ ۳۵۹-۳۵۹-۳۵۹
۱۴۴۵-۱۴۴۵ کا عہد۔ ۶۰۱-۶۰۱-۶۰۱	ففس۔ ۱۲۹۳	۴۴۱
۴۸۴-۴۸۴ کا عہد۔ ۶۰۱-۶۰۱-۶۰۱	فدک۔ ۱۲۴۶	غرائق۔ کا جہاں فاقہ۔ ۱۳۰۶-۱۳۰۶-۱۳۰۶
کا نورانیہ میں۔ ۶۹۱-۶۹۱ پر پیدا ایش۔	فرت۔ ۱۸۰۲	غریب کی تہذیبیں۔ ۶۵۰-۶۵۰ کے لئے
۴۸۸-۴۸۸ کا خدا کی طرف جھکنا۔ ۹۰۲	فرشتہ۔ ۴۱-۴۱-۴۱	خوش خبری۔ ۶۶۲-۶۶۲-۶۶۲
میں تبدیل نہیں۔ ۱۴۴۵	علم۔ ۴۵-۴۵-۴۵	پہلے پر۔ ۹۳۶-۹۳۶ سے طلب علم۔ ۱۹۵
فقیر اور مسکین۔ ۸۵۹	اور کئے اور تصویر والا گھر۔ ۱۶۸-۱۶۸	خوب کی جگہ کی۔ کی بہت۔ ۱۹۵۴
فنا۔ ۱۴۵۱-۱۴۵۱	آتا۔ ۱۸۳-۱۸۳-۱۸۳	۱۹۵۸-۱۹۵۸-۱۹۵۸
ق	اور اس کی فرض۔ ۱۸۳-۱۸۳-۱۸۳	ہے۔ ۱۹۱۳-۱۹۱۳-۱۹۱۳
۱۴۴۵-۱۴۴۵	۳۸۵-۳۸۵-۳۸۵	حنان۔ کا بادشاہ۔ ۸۸۶
قابل۔ ۶۱۱	کا کلام۔ ۳۰۱-۳۰۱-۳۰۱	حنس۔ ۱۴۴۵
۶۶۴-۶۶۴ کی آواز۔ ۶۶۴-۶۶۴-۶۶۴	ان آنکھوں سے نہیں دیکھا جاتا۔ ۴۴۴	غضب۔ ۴۹۸-۴۹۸-۴۹۸
۱۵۱۶-۱۵۱۶ اور وارثت	۱۱۴۶-۱۱۴۶ کی صلوة۔ ۱۵۱۸-۱۵۱۸	غفر۔ ۲۶۲-۲۶۲-۲۶۲
۱۶۳۶ اور وارثت	طرح کی رسالت۔ ۱۵۴۵-۱۵۴۵ کے بازو۔	۱۴۱۹
۱۸۵۹-۱۸۵۹ کی صاحب کی شان میں گئی	۱۵۴۶-۱۵۴۶ کا سون پر نزل۔ ۱۶۵۳-۱۶۵۳	غلام۔ سے حسن سلوک۔ ۱۰۸۴-۱۰۸۴
۱۸۵۹-۱۸۵۹	مشترکین کا فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں ترار	آزاد کرنا۔ ۸۶۰-۸۶۰-۸۶۰
۱۴۴۵-۱۴۴۵	دیا۔ ۱۶۴۴-۱۶۴۴ نیکیوں اور بدیوں کے	غلام بنانا حق نہیں۔ ۱۶۹۴
۱۵۱۶-۱۵۱۶ اور وارثت	لکھنے والا۔ ۱۴۵۳-۱۴۵۳ آسمان کے کتلہ	غنا۔ ۱۴۸۳-۱۴۸۳-۱۴۸۳
۱۸۵۹-۱۸۵۹	پر مہر سے مراد۔ ۱۸۸۲-۱۸۸۲ کا تیاست میں	غنیمت۔ ۸۰۲-۸۰۲-۸۰۲
۱۸۵۹-۱۸۵۹	قیام۔ ۱۹۲۲	جگہ کرنے کی مانت۔ ۵۳۵-۵۳۵
۱۸۵۹-۱۸۵۹	فرض۔ ۴۲۵-۴۲۵-۴۲۵	۵۴۹-۵۴۹ کی تقسیم۔ ۸۱۸-۸۱۸-۸۱۸
۱۸۵۹-۱۸۵۹	فرعون عیس۔ ۶۱-۶۱-۶۱	یہودی۔ ۲۲۲-۲۲۲-۲۲۲
۱۸۵۹-۱۸۵۹	۱۳۹۰-۱۳۹۰-۱۳۹۰	غیب۔ ۳۰۴-۳۰۴-۳۰۴
۱۸۵۹-۱۸۵۹	۹۲۱-۹۲۱ کی لاش۔ ۹۲۲-۹۲۲-۹۲۲	غیبت۔ ۱۴۴۵

قیلہ۔ ۱۳۲۔ ایک قبلہ کے تہذیبی رجحان	یا اجماع سے منسوخ نہیں ہو سکتا ۱۳۳۱	کی حفاظت۔ ۱۰۴۸۔ ۱۸۰۹۔ اور کثرت
۱۳۳۔ ایک قبلہ میں اتحاد قومی۔ ۱۳۴۔	کے تین انبیاءات۔ ۱۶۲۔ سب نے زیادہ	۱۰۵۳۔ ۱۷۶۸۔ اور اراضی جہانی ۱۱۴۴
قتل۔ خطا۔ ۵۷۷۔ عمدہ۔ ۵۷۸۔ ارادہ	پڑھی جانے والی کتاب۔ ۱۶۳۔ ابتدا	کی تعلیم کا کمال ۱۱۴۴۔ کا ہمیشہ کے لئے
قتل کی سزا قتل نہیں۔ ۶۱۲۔	نزدول۔ ۱۶۲۔ ۱۶۹۱۔ نزدول میں سب سے	دنیا میں رہنا۔ ۱۱۴۴۔ کا تہذیبی نزدول۔
قرآن۔ نام کی وجہ۔ ۱۶۲۔ اکتاب۔ ۱۵۔	پہلی آیت۔ ۱۶۹۹۔ سب سے پہلی سورت	۱۱۵۰۔ ۱۷۷۵۔ کے کامل ہونے کے خلیج
ہدایت ہے۔ ۱۶۔ ۳۴۔ ۹۱۲۔ فرقہ	۳۔ نزدول میں آخری آیت۔ ۲۵۵۔ کا	۱۱۵۵۔ کے مصلحت مختلف راہیں ۱۶۲۴
۶۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۱۳۶۸۔ حکیم ہے	پیرایہ بیان۔ ۱۹۸۔ اور تفصیلات نما	سحر نہیں۔ ۱۲۹۱۔ کلام کائنات نہیں ۱۶۰۱
۳۳۶۔ ۸۹۴۔ ۱۵۵۸۔ ۱۶۷۵۔	۲۱۴۔ مجاہد کسی سے کچھ نہیں منور۔	کا عربی میں نزدول۔ ۱۲۰۰۔ پر لفظ خلق
ذکر ہے۔ ۳۳۶۔ ۷۲۰۔ شفا ہے۔	۱۳۳۱۔ ۲۵۵۔	۱۳۹۶۔ میں اعتراضوں کا جواب
۹۱۲۔ ۱۱۴۲۔ وعظ ہے۔ ۹۱۲۔ قیم	۱۹۰۹۔ میں اصول قوانین ۲۵۷۔ کے	۱۳۷۵۔ حقانیت پر دلیل ۱۳۶۳۔ اپنی
۱۱۵۵۔ سے شرف کا ملنا ۱۳۳۱	نزدول کی ضرورت۔ ۲۶۷۔ میں	صدائت کا آپ گواہ ہے۔ ۱۳۷۵۔
۱۵۹۴۔ ۱۷۶۹۔ ۱۸۷۹۔ ۱۹۳۰۔	اور مجاز۔ ۲۷۱۔ ۱۰۶۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۷۔	رعافی قیامت کا برپا ہونا۔ ۱۵۴۷۔
قوموں کے لئے زندگی ہے۔ ۱۶۷۳۔	۱۲۵۴۔ ۱۶۱۷۔ بنیاد اور اس کے	کا قلب۔ ۱۵۵۶۔ میں اقسام۔ ۱۵۵۷۔
کریم ہے۔ ۱۸۱۰۔ پہلی کتابوں کا مصدق	۳۶۶۔ میں اتحاد پیدا کرنے کی طاقت	دائمی وجود۔ ۱۵۵۷۔ سے قہر اور کابینہ
۸۱۰۔ ۲۶۷۔ سب اختلافات	۳۶۷۔ ساری دنیا میں ایک ہے۔ ۳۶۷۔	ہونا۔ ۱۶۱۸۔ سکر گر پڑنا یا رقص کرنا۔
مذہبی کا فیصلہ کرتا ہے۔ ۲۸۵۔ ۶۳۶۔	عبادت اور اصول علم کو جمع کرتا ہے۔	۱۶۱۸۔ کا اثر سخت غنی لغین پر۔ ۱۶۴۹۔
۱۰۸۴۔ بیود و نصاری میں فیصلہ کرتا	۳۳۹۔ مسلمانوں کا قرآن کو چھپانا۔	کے اثر کو باطل کرنے کی تدابیر۔ ۱۶۵۲۔
۱۲۲۴۔ پہلی کتابوں کا حافظ ہے	۳۳۷۔ تمام معاملات میں اہل حکم ہے۔	پر باطل حملہ آور نہیں ہو سکتا۔ ۱۶۵۵۔
۶۲۵۔ کی دیگر کتب سملوی پر فضیلت	۵۲۳۔ میں کوئی اختلاف نہیں۔ ۵۲۱۔	عجمی قرآن سے ملا۔ ۱۶۵۶۔ سب سے
۶۹۷۔ پہلی کتابوں کے اجمال کو کھولنا	کا اعجاز۔ ۵۲۲۔ میں بلند اخلاق کی تعلیم	بڑی نعمت ہے۔ ۱۷۹۳۔ کو لا پا کی حالت
۱۰۶۶۔ ۱۰۶۶۔ سے شراعی مسائل	۵۵۸۔ ہجرات کا انکار نہیں کرتا۔	میں نہ چھو ابلے۔ ۱۸۱۱۔ کے فہم تک
کی منسوخی۔ ۱۰۹۷۔ میں پہلی کتابوں کی	۷۷۷۔ ۷۷۷۔ ۱۱۳۱۔ میں مضامین	رسائی پاکوں کو ملتی ہے۔ ۱۸۱۱۔ کا خیر سہرا
تعلیم۔ ۱۹۷۳۔ کا پہلے صحیفوں میں ہونا	کا تکرار۔ ۷۷۷۔ ۱۱۲۶۔ ۷۷۷۔	کے فائدہ میں دینا۔ ۱۸۱۱۔ کا دشمن کی حکمت
۱۹۵۰۔ ہر دعویٰ کی دلیل دیتا ہے	۷۷۷۔ ۷۷۷۔ ۷۷۷۔ دنیا کی	سے بچانا۔ ۱۸۱۱۔ کا پناہوں کو اڑا دینا۔
۷۷۷۔ ۷۷۷۔ دعاوی اور دلائل کا	آخری مذہبی کتاب۔ ۷۷۷۔ کی اصلاح	۱۸۳۵۔ کی خدمت پر خوشخبری۔ ۱۹۳۱۔
جائز ہے۔ ۷۷۷۔ کل صدائقوں	۸۷۴۔ تعلیم کے متعلق مطالبہ کفار	کا لکھ جانا۔ ۱۹۷۳۔ کا فائدہ تعلیم۔ ۱۹۹۱۔
کا جائز ہے۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۴۔ ۳۰۴۔ ۳۰۴۔	۸۹۸۔ حقائق کی طرف بلاتا ہے۔ ۹۰۷۔	کا بیان یا تفسیر۔ ۱۹۱۰۔ بنائے عظیم ہے۔ ۱۲۱۰۔
۲۔ ۳۰۴۔ ۳۰۴۔ ۳۰۴۔ کی فضا صحت و بلاغت۔ ۳۰۴۔	افترائیں۔ ۹۰۸۔ ۹۳۳۔ کی پیروی	قرآن اور مسلم۔ ۹۳۳۔ ۱۰۳۸۔ ۱۵۸۰۔
بے دخل ہونا۔ ۳۰۴۔ ۱۱۴۴۔ ۱۷۶۹۔	اولیاء اللہ بناتی ہے۔ ۹۱۴۔ کا سمجھنا	۱۸۷۴۔ ۱۹۳۵۔
فریضہ معنی جاننے کے پڑھنا۔ ۸۳۰۔ کا کوئی	۹۲۲۔ سے انقلاب۔ ۱۰۲۳۔ اور دل	قرآن کے انکشافات علمی۔ کشش نقل و
حصہ منسوخ نہیں۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۳۰۔ سنت	دینا۔ ۱۰۶۵۔ عرض نزدول۔ ۱۰۳۰۔	تعلقات نظام سادہ۔ ۱۰۰۹۔ چاند کا

عروج و جانا۔ ۱۱۱۴۔ موجودہ نظام کا ابتدائی کی حالت سے نکلتا۔ ۱۲۶۷۔ پانی سے زندگی کا ہونا۔ ۱۲۶۸۔ اجرام سماوی کا پچھے افلاک میں تیز چلنا۔ ۱۲۶۹۔ سورج کا مستقر۔ ۱۵۶۴۔ زمین کا تبدیلی طور پر ہونا۔ ۱۶۴۷۔ آسمان کا دھان ہونا ۱۶۴۸۔ آسمان میں رستے۔ ۱۷۵۸۔ تمام مخلوق میں زوجیت۔ ۱۷۶۳۔ ۱۷۶۱۔ نظام حسی کے ساتھ سیارے اور ان میں زندگی۔ ۱۸۶۲۔ زمین کی کشش قوت۔ زمین کا بیڑ چلنا۔ ۱۹۱۹۔ زمین کی نیچر ۱۹۲۸۔ چاند کا سورج کے نور سے مستعار لینا۔ ۱۹۵۹۔	کا ترک کیا جانا۔ ۱۹۴۴۔ وحشی جانوروں کا اجتماع۔ ۱۹۴۴۔ ترقی علم و تہذیب ۱۹۳۵۔ حقیقت آسمان کا حکشف ہونا ۱۹۳۵۔ صحف علمی کی اشاعت۔ ۱۹۳۵ لوگوں کا میل جول۔ ۱۹۳۲۔ علم کا پھیل جانا۔ ۱۹۳۴۔ سونے چاندی کی کانیں ۱۹۳۷۔ غنق والوں کی جنگ۔ ۱۹۳۷ آنحضرت کے دشمنوں کا ذکر منقطع ہونا ۱۹۸۷۔ ابولہب کا انجام۔ ۱۹۸۹۔ ابولہب کی عورت کا انجام۔ ۱۹۹۱۔ کفار کی مستوبیت۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۱۵۷۹۔ ۱۵۸۰۔ ۱۵۸۱۔ فتوحات اسلامی کی بشارت۔ ۱۷۷۰۔ یہودی کی شکست ۳۷۲۔ جنگ بدر۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۱۷۹۱۔ کفار کی جنگ کا کمر ہو جانا۔ ۸۱۰۔ کفار کی جنگ میں ناکامی۔ ۸۱۰۔ بدر کے بعد لڑائیاں اور کفار کی مستوبیت ۸۱۶۔ جنگ اور فتح۔ ۱۵۳۹۔ ہجرت سے ایک سال بعد قریش کو سزا کا ملنا۔ ۸۴۰۔ کفار کی جنگ اور شکست۔ ۱۵۹۶۔ فتح خیبر۔ ۱۷۳۲۔ مخالفین کا صرف کردہ مال پر افسوس کرنا۔ ۱۹۵۷۔ جنگ کے ذریعہ سے باطل نابود ہو گا۔ ۱۹۷۶۔ امت مسلمہ کا قیام اور تزکیہ۔ ۱۲۱۰۔ مسلمان بڑی جلد قوم نہیں گئے۔ ۲۵۵۔ مسلمانوں کی حکومت ۲۸۷۔ مسلمانوں کی توحید کتبہ۔ ۸۱۵۔ مسلمانوں کو عرب و سہل کی بادشاہت کی خوشخبری۔ ۱۰۰۴۔ امت مسلمہ کا مالک حاکم کو فتح کرنا۔ ۱۲۸۶۔ ۱۵۰۶۔ دوسرے مذہب کا مسلمانوں کے ماتحت آنا۔ ۱۳۰۴۔ مسلمانوں کو دواہی بادشاہت	عروج و جانا۔ ۱۱۱۴۔ موجودہ نظام کا ابتدائی کی حالت سے نکلتا۔ ۱۲۶۷۔ پانی سے زندگی کا ہونا۔ ۱۲۶۸۔ اجرام سماوی کا پچھے افلاک میں تیز چلنا۔ ۱۲۶۹۔ سورج کا مستقر۔ ۱۵۶۴۔ زمین کا تبدیلی طور پر ہونا۔ ۱۶۴۷۔ آسمان کا دھان ہونا ۱۶۴۸۔ آسمان میں رستے۔ ۱۷۵۸۔ تمام مخلوق میں زوجیت۔ ۱۷۶۳۔ ۱۷۶۱۔ نظام حسی کے ساتھ سیارے اور ان میں زندگی۔ ۱۸۶۲۔ زمین کی کشش قوت۔ زمین کا بیڑ چلنا۔ ۱۹۱۹۔ زمین کی نیچر ۱۹۲۸۔ چاند کا سورج کے نور سے مستعار لینا۔ ۱۹۵۹۔
---	---	---

کا ملنا۔ ۱۳۶۰۔ مسلمانوں کا باغوں اور مکتا
کا مالک بنایا جانا۔ ۱۳۷۱۔ مسلمانوں کا
کفار پر غلبہ ۹ سال میں۔ ۱۴۶۹۔ مسلمان
دشمن کے ساتھ سے ہلاک نہ ہونگے۔ ۱۷۵۸۔
کفار سے سلطنت لیکر مسلمانوں کو دیا جانا
۱۷۷۰۔ فارس و روم کی جنگ اور تفرق
فتح ۱۷۷۱۔ ۱۷۷۲۔ ۱۷۷۳۔ فتوحات اسلامی
۱۷۷۳۔ خاندان قرآن کا مقام بلند۔
۱۷۷۴۔ عرب سے کفر کا مٹ جانا۔ ۱۱۹
غلبہ اسلام۔ ۱۸۳۰۔ ۱۸۳۱۔ ۱۸۳۲۔ ۱۸۳۳۔
سے شرک کا مٹ جانا۔ ۱۳۶۲۔ ۷۷۵۔
مستوبیت کفر۔ ۸۱۷۔ کفر اسلام پر غالب
نہیں آسکتا۔ ۸۲۴۔ دین اسلام کا
جملہ مذاہب پر غلبہ۔ ۸۲۸۔ ۱۷۳۷۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی۔ ۱۲۳۰۔ دین اسلام
کی تکمیل۔ ۱۳۶۲۔ عرب کی ہجرت زمین میں
روحانی نشوونما۔ ۱۴۹۴۔ قرآن کا غالب
آنا۔ ۱۶۵۵۔ اسلام کا غلبہ عرب اور
اطراف عالم میں۔ ۱۶۵۸۔ اسلام کی
ترقی تین سو سال تک۔ ۱۴۹۰۔ اسلام
میں سب مذاہب کے لوگ داخل ہونگے
۱۴۴۳۔ قریش اسلام لائیں گے۔ ۸۳۸۔
دین اسلام کا آخری غلبہ۔ ۱۸۲۵۔ مخالفین
کا مسلمان ہونا۔ ۱۸۷۷۔ کفار کا گردہ
گردہ اسلام لانا۔ ۱۸۸۸۔ اسلام کی ترقی
۱۹۴۳۔ عیسائیں کا زمین میں تصرف
۱۹۴۳۔ عیسائی قوام کا اسلام لانا۔ ۱۹۴۴۔
۱۱۵۶۔ ۱۸۹۳۔ عیسائی اقوام کی ترقی
۱۱۵۷۔ مسلمانوں میں اختلاف کا ہونا۔
۲۷۷۔ مسلمانوں کا مالی و جانی نقصان اور
ایذا۔ ۱۳۴۱۔ آخری زمانہ میں قتل

۱۶۹-۵۲۸-کفار کا مومنوں پر ہنسا۔	کعبہ۔ سے مسلمانوں کا روکا جانا۔ ۱۰۷-	۱۰۹۹-کی ظلمت۔ ۱۳۵۵-یا نفاق کا ہم
۱۸۴-کفار کی مسلمانوں پر زیادتی ۱۸۸	دنیا کا سب سے پہلا معبد۔ ۱۳۶۱۱۵	پرنشان نہیں ہو سکتا۔ ۱۷۲۲ کے فترے
کفار سے عبادت۔ ۲۸۸-کفار سے	۳۶۰-اجتماع مذہب کا نشان ہے۔	۱۵۳۳-پروٹی پیدا نہیں ہوتا۔ ۱۸۵۳
موالات۔ دیکھو موالات۔ کفار کی اطا	۱۱۶-کی قدامت۔ ۱۱۶-کے متعلق	کھالہ۔ ۵۸۶-
۴۰۲-کفار کی جنگ کی غرض۔ ۵۳۶-	دو پیشگوئیاں۔ ۱۱۶-بر دشمن قابض	کھالہ اور ۳۰۴-۳۰۹-ہر مخلوق کلمہ اللہ سے
سے شدت۔ ۶۳۱-کا فریاد شاہ کی	نہ ہو گا۔ ۱۱۶-کو قبلہ بنانے کا حکم۔	۳۰۹-۱۲۸۷-میں تبدیل نہ ہونے کا
اطاعت۔ ۶۳۱-کی شہادت۔ ۶۵۴-	۱۱۷-کاتبوں سے پاک کیا جانا۔ ۱۱۸-	معنوم۔ ۶۷۵-۱۷۳۱-
کفار کی عہد شکنیاں۔ ۸۲۲-۸۲۳	۱۲۹۷-کی تیسری۔ ۱۱۹-کی تولیت۔ ۱۳۱۰	کنعان۔ ۶۰۳-
۸۳۹-کا فریاد شاہ کے قانون پر عمل۔	۸۴۱-جائے عبادت ہے۔ مہبودیں۔	کن فیکون۔ ۱۰۹-
۹۹۵-کے بچے۔ ۱۱۱۶-کے آگے پیچھے	۱۳۳-کو قبلہ بنانے پر اعتراض۔ ۱۳۵-	کوڑا۔ ۶۱۲-
سہ۔ ۱۵۵۹-کے اعمال کی بربادی۔	آفری قبلہ ہے۔ ۱۳۶-۱۳۷۱-کی طرف کوثر۔	۱۹۸۶-
۱۷۱۲-پرستی۔ ۱۷۳۸-سے احسان	میکڑا شرک نہیں۔ ۱۵۳-آدم نے بنایا۔	کوڑے۔ کی سزا۔ ۱۳۳۴-
انصاف کی تسلیم۔ ۱۸۳۹-کفار کے مطالبات	۳۶۰-کعبہ اور بیت المقدس میں چاہیں	کھانا۔ کھانے میں اعتدال۔ ۷۳۱-قریبیوں
۱۱۲۵-۱۳۷۳-۱۹۰۵-کی نیکی ۱۹۷۵	سال کا ذوق۔ ۳۶۱-کے نام۔ ۳۶۱-	اور دوستوں کے گھروں سے کھانا کھا
دیکھو کفر۔	مقام امن ہے۔ ۳۶۲-دشمن کے قبضہ	۱۳۶۵-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-
کتے سے والے گھر میں فرشتہ کا نہ آنا۔ ۱۶۸-	میں نہ جائیگا۔ ۳۶۳-کی حرمت ۵۹۱	کاہن۔ ۱۰۵۰-اور علم غیب۔ ۱۰۵۱-کائنات
کتا۔ بطور مثال، ۱۱۶۳-	۶۲۸-میں شکار۔ ۶۲۸-موجب قیام	شیاطین سے۔ ۱۰۵۲-کا دعویٰ علم غیب
کتاب۔ ۱۵-کتمان کتاب۔ ۴۳۷-کھی ہوئی	دینا ہے۔ ۶۵۰-تباہی سے بچا ہے گا	۱۷۷۷-کی خبروں پر ایمان۔ ۱۷۷۷-
کیوں نہ اتری۔ ۶۶۷-	۶۵۰-کے متولی مسلمان رہیں گے۔ ۸۱۵	کسانت۔ کا قرآن سے دور ہوتا۔ ۶۰۵۳-
کثرت۔ قلیل کا کثیر و غالب آنا۔ ۲۲۳-	میں غیر مسلم کے داخل ہونے کی ممانعت	۱۵۷۷-۱۷۷۸-ادنیٰ میں باہر الاتیاز
کثرت رائے پر آنحضرت کا صلہ۔ ۲۱۹-	۸۴۴-میں جذب۔ ۱۰۴۲-عقیق ہوئے	۱۲۰۱-
کثرت رائے اور مجدد و صد چار دہم۔ ۲۲۰-	سے مراد۔ ۱۲۹۸-کے مقابل پر گر گیا۔	کیسا۔ ۱۲۴۸-
کرائے کا تبین۔ ۶۸۵-۱۰۱۵-	۱۹۸۲-کوئی طاقت برباد نہیں کر سکتی ۱۹۸۲	کینہ و حسد۔ ۱۳۴۲-
کرسی۔ ۲۳۰-اور عرش کے متعلق غلط فہمی	کفار۔ ۲-۵-۱۲۶-۱۵۹-۲۹۱-	گ
۷۵۲-	۴۹۴-۶۰۶-۷۲۷-۷۲۷-۷۲۷-	۴۹۴-۶۰۶-۷۲۷-۷۲۷-۷۲۷-
کرشن۔ ۱۶۴۳-	نیک ہے۔ ۹۶۴-	۶۳-کی مشرک کا غفلت۔ ۶۶۲-
کشتی۔ میں نشان۔ ۱۵۶۵-	کفر۔ ہر فعل مذموم کفر ہے۔ ۲۲-اصل اور	گدیاں۔ ۳۶۷-۸۴۷-پیر اور ان کی مذہب
کشف۔ ۱۱۰۸-۱۲۳۱-۱۶۷۲-	زرع کا کفر۔ ۲۲-کا کمال۔ ۲۲-دون کفر	۸۷۷-
کشمیری۔ نبی اسوئیل ہیں۔ ۱۳۲۴-	۶۲۵-کے غلبہ سے مرع نہ ہو۔ ۶۳۰-	گناہ۔ کی معافی۔ ۷۷۷-سے بچنے کا
کعب بن اشرف۔ ۵۱۸-۱۸۳۰-	سے سینہ کا ٹنگ ہوتا۔ ۷۱۱-کی آفری	علاج۔ ۲۱-سے پاک کرنے والی چیزیں۔
کعب بن مالک۔ ۸۸۶-	منسوبیت۔ ۱۰۴۷-کا علم مجبور ہی میں	۲۴۲-صغیر و کبیر کی تسلیم۔ ۲۹۶-

۴۹۷۔ غامری اور باطنی۔ ۷۰۸۔ پریشانی کا فطری اساس۔ ۷۳۷۔ بے نجات دی آبی سے ملتی ہے۔ ۷۳۷۔ کے مابین ۷۴۲۔ پر اصرار ۷۸۶۔ کا اقرار۔ ۸۷۷۔ ۸۷۷۔ کا بنیوہ بخشا جانا ۱۶۲۹۔ سے حفاظت کی دعا۔ ۱۶۳۰۔ سے دل کا کیا ہونا۔ ۱۹۳۱۔ آمد سے محبوب کرتا ہے ۱۹۴۰۔	وضع نظرت افعال ۱۳۹۸ کی بی بی ۱۳۹۸ ۱۸۶۸۔ کی قوم کی ڈاکہ زنی ۱۳۵۸ نوبلیسی۔ سے نواح۔ ۲۵۹۔ سے نکاح پر تفسیر کی وجہ۔ ۲۶۰۔ ۲۹۱۔ کو آزاد کر کے نکاح کرنے کی ترقیب۔ ۳۹۱۔ سے نکاح کی شرائط۔ ۳۹۲۔ اپنی ملوکہ سے نکاح۔ ۳۹۲۔ لوگ۔ ۳۹۲۔ لیدہ القدر۔ ۱۶۹۱۔ ۱۹۷۱۔ اور زمانہ مجدد ۱۹۷۱۔	۴۹۷۔ غامری اور باطنی۔ ۷۰۸۔ پریشانی کا فطری اساس۔ ۷۳۷۔ بے نجات دی آبی سے ملتی ہے۔ ۷۳۷۔ کے مابین ۷۴۲۔ پر اصرار ۷۸۶۔ کا اقرار۔ ۸۷۷۔ ۸۷۷۔ کا بنیوہ بخشا جانا ۱۶۲۹۔ سے حفاظت کی دعا۔ ۱۶۳۰۔ سے دل کا کیا ہونا۔ ۱۹۳۱۔ آمد سے محبوب کرتا ہے ۱۹۴۰۔
گواہ۔ ۲۵۷۔ دو گواہوں کی ضرورت۔ ۲۵۷۔ لعان میں مرد و عورت کی شہادت کی مساوات۔ ۲۵۸۔ جھوٹی شہادت یا اغفائے شہادت۔ ۲۵۹۔ کا فہمی ہو سکتا ہے۔ ۲۵۹۔ گواہی قرآنی قویہ سے روہر سکتی ہے۔ ۲۵۹۔ قرآن کی گواہی ۹۷۹۔ ایک آدمی کی گواہی۔ ۱۷۴۴۔	م مارب۔ کا بند۔ ۱۵۳۶۔ ماریہ قبیلہ۔ ۲۹۱۔ ۱۵۲۵۔ ۱۸۶۳۔ ماسکو۔ ۱۱۹۵۔ مال۔ کی محبت۔ ۲۵۱۔ ۲۹۵۔ ۸۵۰۔ ۱۱۳۲۔ ۱۵۱۰۔ کی حفاظت۔ ۲۵۵۔ ۲۶۱۔ ۱۱۲۲۔ ناجائز طریق سے حاصل کر دہ ۲۵۴۔ میں نقصان کا اختیار کب دیا جائے ۲۶۲۔ کو ترقی نہ دینا سفاهت ہے۔ ۲۶۱۔ کے حصوں کے ذریعہ۔ ۲۹۹۔ کا جمع کرنا۔ ۸۳۹۔ ۱۲۴۴۔ کا بیجا خرچ۔ ۱۱۲۱۔ کے خرچ میں میاں نہ دی۔ ۱۱۲۲۔ کا حاصل کرنا کا میاں بی نہیں۔ ۱۳۲۵۔ سے آخرت میں فائدہ ۱۴۴۸۔ میں دوسروں کا حق۔ ۱۴۷۱۔ ۱۷۵۹۔ کی کثرت۔ ۱۶۸۱۔ ۱۹۷۸۔ ۱۹۸۱۔ مالک رام۔ ۳۳۱۔ مائدہ۔ ۶۵۲۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ میلوسی۔ ۹۹۹۔ ۱۱۴۲۔ مباہلہ۔ بیوہ سے۔ ۹۲۔ ۱۵۲۸۔ عیائوں سے۔ ۳۳۷۔ اور فضیلت علی کا سوال ۳۳۸۔ کب جائز ہے۔ ۳۳۸۔ قریش کا بد میں۔ ۸۱۰۔	۴۹۷۔ غامری اور باطنی۔ ۷۰۸۔ پریشانی کا فطری اساس۔ ۷۳۷۔ بے نجات دی آبی سے ملتی ہے۔ ۷۳۷۔ کے مابین ۷۴۲۔ پر اصرار ۷۸۶۔ کا اقرار۔ ۸۷۷۔ ۸۷۷۔ کا بنیوہ بخشا جانا ۱۶۲۹۔ سے حفاظت کی دعا۔ ۱۶۳۰۔ سے دل کا کیا ہونا۔ ۱۹۳۱۔ آمد سے محبوب کرتا ہے ۱۹۴۰۔
لاٹ۔ ۱۷۷۸۔ لباس۔ اور اس کا اتار اچانا۔ ۷۳۹۔ اعلیٰ درجہ کا منہ نہیں ۷۴۱۔ کی پاکیزگی ۱۹۰۳ لعنت۔ ۸۹۔ کرنا خدا کو پسند نہیں ۱۸۲۵ لغو۔ لغو قسم۔ ۱۱۹۔ سے اجتناب ۱۳۱۵ لقاء اللہ۔ ۶۷۴۔ ۱۰۱۰۔ لقمان۔ ۱۴۸۴۔ لندن میں یا جوج ماجوج کے مجسمے۔ ۱۱۹۵۔ لوح محفوظ۔ ۱۹۴۶۔ ۱۷۸۸۔ لوح قلم۔ ۳۰۸۔ لوط۔ ۶۹۴۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ کی قوم کا عذاب۔ ۷۶۱۔ کی بیٹیاں۔ ۹۵۲۔ کی بستیوں کی تباہی۔ ۹۵۴۔ کے مہمان ۱۰۶۰۔ غیر قوم میں نبی تھے۔ ۱۰۶۱۔ کی ہجرت۔ ۱۲۷۵۔ کی قوم کے خلاف	محدث۔ اور امام سے اختلاف۔ ۵۲۴۔ کا سقم دینا۔ ۸۸۷۔ ہشت مجددین۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۱۔ کی بیعت۔ ۱۷۳۳۔ مجدد و صد چہارم۔ دیکھو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی۔ مجلس۔ کے آداب۔ ۱۸۲۶۔ مومنوں کی مجلس کی عرض ۱۸۲۶۔ مجمع البحرین۔ ۱۱۸۰۔ مجلس۔ کا عقیدہ۔ ۲۴۰۔ کا شرک۔ ۶۶۵۔ ۱۹۹۲۔ ۷۰۱۔ دیکھو آتش پرست۔ محبت۔ عمل کے لئے عذریہ محبت کی ضرورت۔ ۱۴۵۔ محبت الہی کا کمال۔ ۱۴۴۔ محبت الہی کس طرح بڑھتی ہے۔ ۲۴۲۔ محدثیت۔ ۵۳۳۔ ۹۷۳۔ ۱۲۶۱۔ محکم اور قشہ۔ ۲۷۱۔ ۲۷۴۔ محضرت محمد مصطفیٰ احمد (محبوب) صلی اللہ علیہ وسلم۔ مبارک محمد۔ ۶۔ ۳۹۷۔ ہم مبارک احمد۔ ۱۸۳۳۔ کی آل۔ ۶۱۰۔ ۶۱۰۔ نبی ہیں۔ اور اول النبیین۔ ۷۲۔ ۱۲۹۹۔ دیکھو ختم نبوت کا دعائے ابراہیم ہونا۔ ۱۳۲۔ ۱۹۳۔ ۳۱۰۔ کی ہشت اختلافات کے فیصلہ کے لئے بھی۔ ۱۸۵۔ سب توہم	۴۹۷۔ غامری اور باطنی۔ ۷۰۸۔ پریشانی کا فطری اساس۔ ۷۳۷۔ بے نجات دی آبی سے ملتی ہے۔ ۷۳۷۔ کے مابین ۷۴۲۔ پر اصرار ۷۸۶۔ کا اقرار۔ ۸۷۷۔ ۸۷۷۔ کا بنیوہ بخشا جانا ۱۶۲۹۔ سے حفاظت کی دعا۔ ۱۶۳۰۔ سے دل کا کیا ہونا۔ ۱۹۳۱۔ آمد سے محبوب کرتا ہے ۱۹۴۰۔

کی طرف ایک رسول - ۲۲۷ - کی شہادت	۷۶۰ - ۱۸۹۹ - ۱۹۰۹ - کے سال شعلی	لکھے پڑھنے کا سوال - ۱۴۶۳ - کے والدین
۲۲۹ - ۱۹۹۰ - کی بعثت حاصرہ ۲۸	۷۷۷ - حفاظت آگے پر کامل یقین - ۷۹۶۰	۱۴۰۳ - کا اقربا کو ڈرانا - ۱۴۰۲ - پر دو برج
۷۸۳ - ۱۰۳۱ - ۱۳۶۸ - ۱۳۷۹ -	۸۱۴ - کے خلاف قریش کا آخری مغرورہ - ۸۱۴	۱۴۰۱ - صفا پر - ۱۴۰۲ - ۱۴۹۰
۱۵۳۹ - آدم آخر میں - ۲۹۲ - جنگ	۸۱۸ - اور عبد کی واپسی	۱۴۲۰ - کی اقامت دینے
میں لوگوں کے لئے پناہ کا موجب تھے	۸۳۵ - ۸۳۶ - کی والدہ - ۸۸۳ - کا	۱۴۳۰ - کی پیشگوئی موسیٰ کے درمیں میں - ۱۴۳۰ -
۱۵۲ - کا گذارہ - ۲۵۸ - ۸۱۸ - کا پڑا	۸۹۹ - کو وحی یا قرآن پر شعل	کی موسیٰ سے مخالفت اور ایک دوسرے کی
کے پاس زندہ رہن رکھنا - ۲۵۸ - کے	کبھی نہیں ہوا - ۹۲۳ - ۱۹۹۹ - کو کچھ خوا	۱۴۴۰ - ۱۹۰۰ - کے کہیں
کفار سے معاہدات - ۲۸۸ - کی پیروی	۹۷۰ - کا بیٹے کی وفات پر رونما - ۹۷۰	۱۴۵۰ - بعثت سے
محبوب آگے پہلے - ۲۹۱ - کا معراج کی	اور یوسف - ۹۸۶ - کی پیروی سے بعثت	قبل دنیا میں - ۱۴۷۷ - ۱۵۶۲ -
اصل تعلیم پر روشنی ڈالنا - ۳۰۷ - کا	ملتی ہے - ۱۰۰۶ - اور موسیٰ جہالتت اور	۱۹۷۲ - کا چہنا - ۱۳۸۵ - کا اسوہ حسنہ ہونا -
خط - ۳۲۰ - سو حوالہ بنایا - ۳۵۲ - قومی	فرق - ۱۰۳۰ - کے وقت شنب کا گرنا -	۱۵۰۳ - کا عبد یسود و دیگر اقوام سے -
انبیا اور دنیا کا بنی - ۳۵۲ - کے لئے	۱۰۵۲ - کا سب سے آخر ہجرت کرنا - ۱۰۶۱	۱۵۰۲ - سے تعلق انبیت روحانی ہو سکتا
حمایان کچھ کی شہادت - ۳۵۳ - کے	کی عمر کی قسم - ۱۰۶۲ - ہر اعتراض کا کوئی	ہے - ۱۴۹۷ - اور یسویوں کا تعلق - ۱۴۹۸
رویا - ۳۷۹ - ۱۷۳۶ - ۱۷۳۷ - کی اٹھ	اور تعلیم دیتا ہے - ۱۰۹۸ - کا بعثت و	۱۴۹۸ - کے مومنوں کی محبت - ۱۴۹۸ - کے مومنوں
۳۸۹ - کے نقل کی خبر اصرہ میں - ۳۹۸	دو رخ کو دیکھنا - ۱۱۰۹ - کا ارض مقدس	۱۴۹۸ - سے حبیبانی رشتوں کی
کی آرنو خدا کی راہ میں جان دینے کی	کا دارش کیا جاتا - ۱۱۰۹ - کے متعلق مختلف	نقی - ۱۴۹۷ - کا نبوت کو ختم کرنا - ۱۵۱۵
۳۹۷ - کی حفاظت من جانب اللہ - ۴۰۱	رائیں - ۱۱۲۸ - کا حفاظت الہی پر یسود	۱۵۲۵ - کے متعلق غلط روایات کی تشریح - ۱۵۲۵
۶۰۲ - ۳۳۰ - کے زخم اصرہ میں - ۳۹۸	۱۱۳۸ - کا مقام محمود - ۱۱۴۱ - اور یسود	۱۵۲۰ - کی نبوت کا
کی وفات اور ابو بکر - ۴۰۹ - کی توحید پر	کا مطالبہ شام میں جانے کا - ۱۱۳۹ - کا	انکاس - ۱۵۱۸ - کی ابوتنا قیامت ہے
غیرت - ۴۰۴ - کا رعب - ۴۰۵ - ۴۱۲	شعب ابی طالب میں محصور ہونا - ۱۱۳۹ -	۱۵۱۷ - پر درود - ۱۵۲۹ - بھٹوں میں -
کا مغرورہ پر عمل - ۴۱۹ - کی امت پر گواہی	کا ضروریات انسانی کا کامل علم - ۱۱۸۵ -	۱۵۲۲ - اور شاعری - ۱۵۷۰ - کے پیرو
۵۰۸ - کی وحی خفی - ۵۲۹ - ۵۳۲ -	کا بشر ہونا اور مسلمانوں کو بشارت - ۱۲۰۰ -	کچھ ہونگے - ۱۵۹۵ - کی بعثت سے پہلے کوئی
۱۹۰۹ - کی محبت - ۵۳۱ - کی وحی کو گھر	کا پذیرہ لیا ہونا - ۵۳۲ - کا رنگ - ۱۲۵۸	کا اٹھ جانا - ۱۵۹۶ - کی بادشاہت - ۱۶۰۴
انبیا کی طرح ہونا - ۵۸۱ - کا یسود کے	مغتری شلو نہیں - ۱۲۶۳ - کے سرخ اور	کا عقربیت پر قدرت پانچ - ۱۶۰۴ - کا عقرب کا
فیصلے توڑیں پر کرنا - ۱۶۰۰ - اور دشت	سفید خزانے - ۱۲۸۶ - کا لڑائیوں میں بی بی	جواب - ۱۶۲۹ - کا مودت فی القربی کا
امت - ۶۵۸ - کی امت کا بگڑنا - ۶۶۰	کو ساتھ رکھنا - ۱۳۳۹ - اور واقعہ افکار طوط	چاہنا - ۱۶۲۵ - کا قبل از بعثت کتاب
کے دو خزانے - ۶۸۷ - صرف کمال انسانی	۱۳۵۳ - کا نور فطری - ۱۳۵۳ - کا دوسروں	کو نہ جانا - ۱۶۷۳ - پر دوسروں کے
کے لئے جانتے ہیں - ۶۸۰ - انبیا کی ہدایت	کے گھر جانا - ۱۳۵۳ - کی دعوت اور مسلمانوں کا	۱۶۹۳ - کا کہہ سے کھانا جانا - ۱۷۰۰
کے اقتدار سے مراد - ۶۹۵ - کا مشرک نہ	کی غفلت - ۱۳۶۷ - کا پیدا کردہ انقلاب	ایسوان جنگ ہمیشہ رہا کرتے تھے - ۱۷۱۶
رسوم کا استیصال کرنا - ۷۱۴ - توحید کے	۱۳۶۱ - کے غلو سے تاریکی کا اور ہونا - ۱۳۷۷	کامتا فقوں کو پہچاننا - ۱۷۲۲ - پر اتمام
عملی مسلم ہیں - ۷۲۳ - وحی کے وقت	۱۳۷۸ - کے انقلاب جہانی کا ذکر مختلف پیرایوں میں	۱۷۲۷ - کا حدیثیہ کو ٹھکانا - ۱۷۳۰ - کا عجوب

[illegible]

۱۰۱۱-۱۸۱۱ کے دوستوں ۱۰۵-۱۰۵-۱۰۵	۱۳۵۴-۱۳۵۴-۱۳۵۴ سب مخلوق پر فضیلت لکھیں	آنحضرت کے اخلاق کا کمال - ۱۸۱۱
۱۱۱-۱۱۱ میں چہرہ نہیں ہوتا ہے ۲۳۱-۲۳۱	۱۴۴۸-۱۴۴۸-۱۴۴۸ علم کا کمال - ۱۴۴۸	۱۸۴۵-۱۸۴۵-۱۸۴۵ تعلیم قرآن کا علمی نثر
اصول اور فروع - ۲۴۴-۲۴۴ اختلاف مذاہب	۱۸۴۵-۱۸۴۵-۱۸۴۵ جامع اخلاق انبیاء و صلحا - ۱۸۴۵	۱۸۴۵-۱۸۴۵-۱۸۴۵ آپ کی بیعت سے تشکیل اخلاق - ۱۸۴۵
۲۳۵-۲۳۵-۲۳۵ قیامت سے پہلے کا - ۲۳۵	۱۹۵۹-۱۹۵۹-۱۹۵۹ کمال ہیں - ۱۹۵۹	۱۳۴۳-۱۳۴۳-۱۳۴۳ بیعت کی عزت
۳۴۰-۳۴۰-۳۴۰ مذاہب کا اصل الاصول	۱۹۳-۱۹۳-۱۹۳ آنحضرت کی قوت قدسی - ۱۹۳	۲۰۹-۲۰۹-۲۰۹ سچا حجت - ۲۰۹
۵۱۲-۵۱۲-۵۱۲ کی اسلام نے کس طرح تشکیل	۸۳-۸۳-۸۳ ۱۳۴۳-۱۳۴۳-۱۳۴۳	۸۴۴-۸۴۴-۸۴۴ کسی کو اپنے ہاتھ سے قتل نہیں کیا
۵۹۵-۵۹۵-۵۹۵ اختلافات مذہبی کا فیصلہ - ۲۶۶	۱۶۲۹-۱۶۲۹-۱۶۲۹	۱۱-۱۱-۱۱ لینت - ۱۱-۱۱-۱۱ رحمت - ۱۱
۴۰۴-۴۰۴-۴۰۴ اختلافات مذہبی میں حکمت -	۱۹۲۹-۱۹۲۹-۱۹۲۹ قرآن کو نہ بھولنا	۲۶۴-۲۶۴-۲۶۴ بیعتوں اور بیعتوں کی حمایت
۶۲۴-۶۲۴-۶۲۴ کی صداقت پر ایک دلیل ۱۴۲۰	۱۹۲۹-۱۹۲۹-۱۹۲۹ کڑی کلام کرنا - ۱۴۲۰	۲۶۴-۲۶۴-۲۶۴ بیعتوں سے حسن معاشرت - ۲۶۴
قوی اتحاد کی غرض - ۱۴۵۴-۱۴۵۴-۱۴۵۴	۶۶۴-۶۶۴-۶۶۴ حفظ قرآن - ۶۶۴	۱۸۶۵-۱۸۶۵-۱۸۶۵ کی امانت
بزار کن - ۱۹۸۵-۱۹۸۵-۱۹۸۵	۸۰۹-۸۰۹-۸۰۹ قحط کا دور رہنا - ۸۰۹	۵۵۶-۵۵۶-۵۵۶ ودیات - ۵۵۶
مذہبی آئندہ کی کتاب - ۱۴۵۴-۱۴۵۴-۱۴۵۴	۱۴۵۴-۱۴۵۴-۱۴۵۴ زندہ کرنا - ۱۴۵۴	۶۶۵-۶۶۵-۶۶۵ بنی خلیلین - ۶۶۵
مردہ - ۸۸۶-۸۸۶-۸۸۶	۱۴۲۵-۱۴۲۵-۱۴۲۵ مردوں کو نہ بھولنا	۸۶۱-۸۶۱-۸۶۱ بنی خلیلین - ۸۶۱
مردہ - ۱۵۰۰-۱۵۰۰-۱۵۰۰ احزاب کی شکست - ۱۵۰۰	۱۵۰۰-۱۵۰۰-۱۵۰۰	۱۰۱۱-۱۰۱۱-۱۰۱۱ بنی خلیلین - ۱۰۱۱
۱۴۲۳-۱۴۲۳-۱۴۲۳	۱۶۹۲-۱۶۹۲-۱۶۹۲ بارش - ۱۶۹۲	۱۶۹۲-۱۶۹۲-۱۶۹۲ بنی خلیلین - ۱۶۹۲
۴۰۶-۴۰۶-۴۰۶ کلام - ۴۰۶	۲۴۴-۲۴۴-۲۴۴ آنحضرت کے لئے پیغمبر گویاں - ۲۴۴	۱۱۱-۱۱۱-۱۱۱ بنی خلیلین - ۱۱۱
۱۴۶۲-۱۴۶۲-۱۴۶۲ سے زندہ کا نکالنا - ۱۴۶۲	۵۵-۵۵-۵۵ میں - ۵۵	۱۱۱-۱۱۱-۱۱۱ بنی خلیلین - ۱۱۱
۱۴۸۰-۱۴۸۰-۱۴۸۰ میت کو ٹوٹا - ۱۴۸۰	۱۴۸۰-۱۴۸۰-۱۴۸۰ میں - ۱۴۸۰	۱۴۸۰-۱۴۸۰-۱۴۸۰ بنی خلیلین - ۱۴۸۰
۱۴۰-۱۴۰-۱۴۰	۱۴۰-۱۴۰-۱۴۰ پہلے صحیفوں میں - ۱۴۰	۱۴۰-۱۴۰-۱۴۰ بنی خلیلین - ۱۴۰
۲۹۳-۲۹۳-۲۹۳ مریم - ۲۹۳	۱۱۹۰-۱۱۹۰-۱۱۹۰ ان کی شہرت عام تھی - ۱۱۹۰	۱۱۹۰-۱۱۹۰-۱۱۹۰ بنی خلیلین - ۱۱۹۰
۲۹۳-۲۹۳-۲۹۳	۲۴۴-۲۴۴-۲۴۴ سے عہد - ۲۴۴	۲۴۴-۲۴۴-۲۴۴ بنی خلیلین - ۲۴۴
۱۶۸۳-۱۶۸۳-۱۶۸۳	۱۳۲-۱۳۲-۱۳۲ اہل کتاب پر روشن ہونا - ۱۳۲	۱۳۲-۱۳۲-۱۳۲ بنی خلیلین - ۱۳۲
۲۹۵-۲۹۵-۲۹۵ اولاد ہونا - ۲۹۵	۱۸۳-۱۸۳-۱۸۳ آنحضرت کی صداقت - ۱۸۳	۱۸۳-۱۸۳-۱۸۳ بنی خلیلین - ۱۸۳
۲۹۴-۲۹۴-۲۹۴ مریم صفت مومن - ۲۹۴	۸۸۹-۸۸۹-۸۸۹	۸۸۹-۸۸۹-۸۸۹ بنی خلیلین - ۸۸۹
۲۹۸-۲۹۸-۲۹۸ کے خیالات - ۲۹۸	۳۴۵-۳۴۵-۳۴۵ ناقابل تردید حقیقت - ۳۴۵	۳۴۵-۳۴۵-۳۴۵ بنی خلیلین - ۳۴۵
۲۹۹-۲۹۹-۲۹۹ ملنا - ۲۹۹	۱۴۰۲-۱۴۰۲-۱۴۰۲	۱۴۰۲-۱۴۰۲-۱۴۰۲ بنی خلیلین - ۱۴۰۲
۳۰۶-۳۰۶-۳۰۶ کی فضیلت - ۳۰۶	۱۹۸۲-۱۹۸۲-۱۹۸۲	۱۹۸۲-۱۹۸۲-۱۹۸۲ بنی خلیلین - ۱۹۸۲
۳۰۸-۳۰۸-۳۰۸ کا مہم	۱۴۳۶-۱۴۳۶-۱۴۳۶	۱۴۳۶-۱۴۳۶-۱۴۳۶ بنی خلیلین - ۱۴۳۶
۳۰۹-۳۰۹-۳۰۹ کی بریت - ۳۰۹	۱۸۴۵-۱۸۴۵-۱۸۴۵	۱۸۴۵-۱۸۴۵-۱۸۴۵ بنی خلیلین - ۱۸۴۵
۱۲۰۸-۱۲۰۸-۱۲۰۸ پر یہود کا بہتان	۵۱۴-۵۱۴-۵۱۴	۵۱۴-۵۱۴-۵۱۴ بنی خلیلین - ۵۱۴
۵۴۵-۵۴۵-۵۴۵ کی ضدانی کا عقیدہ - ۵۴۵	۵۴۵-۵۴۵-۵۴۵	۵۴۵-۵۴۵-۵۴۵ بنی خلیلین - ۵۴۵

۶۵۹- پرستان ۵۸۴- کا روزہ-	۴۳۸- پر بندوں کا اثر ۵۱۸- ۵۶۵-	۳۸۸- میں مرقی سے جانا ۱۲۲۲-
خاموشی- ۱۲۱۰ کا درد نہ ۱۲۰۹- کا	کامسلمان کو غلطی سے مار دیا ۵۴۷- مسجد انقضي ۱۱۰۷-	
سفریت لحم- ۱۲۰۹- کو حیف آنا ۱۲۰۵	کوحات سکون پر راضی نہ ہونا چاہیے- مسجد حرام- دیکھو کتبہ- میں جنگ کی ممانعت	
کی سنگنی- ۱۲۰۸- کا کشف- ۱۲۰۷- کا حیا	۵۱۵ بجائی کی رو- ۶۳- میں شدت ۱۲۱- ۱۷۰-	
۱۲۰۷- کا بلوغ اور انتقال کا فی- ۱۲۰۶- کا شرف	اندیسای منلو بیت- ۶۳۵- کی دوسری	مسجد ضرار- ۸۷۹-
مکان میں جانا- ۱۲۰۶- کو صدیقہ کہنے	توہوں سے مخالفت- ۶۳۷- حالت موت	مسجد قبا- ۸۸۰-
کی ضرورت- ۱۲۱۴- میں فحش منع سے	میں- ۶۹۸- کا نصب العین- ۷۲۶- مسح- مومنوں پر- ۶۰۰-	
مراد- ۱۲۸۱-	مسلمانوں کی حکومت اور کمال روحانی- مسح- ۱۳۴۳- ۱۳۴۳-	
مرتبہ- دیکھو ارتداد-	۷۲۷- مسلمانوں میں افراط و تفریط- ۷۲۷	مسکین- کھانے کا اندازہ- ۶۲۶- کی
سرزرا غلام احمد- قادیانی- کی طرقت دعوت	۱۷۴۳- اور ارتداد- ۷۲۳- موجودہ مشکلات	خیر گمراہی- ۱۸۷۸- ۱۹۵۸-
نبوت کی نسبت- ۲۷- اور دعوت	اور ان کا علاج- ۷۷۱- مشکلات اور چوڑ	سیح- دوسرے- ۲۱۰- میں آنکھ نہ ہونے
الی الاسلام ۳۶- اور ارتداد- ۶۳۱	۷۷۲- دو چند دشمنوں پر غالب آنا- ۸۲۷	سے مراد- ۲۱۰- دیکھو بیٹلی-
اور مصائب اسلام- ۷۷۲- اور غلبہ	یا بھی محبت کی ضرورت- ۸۲۶- علی اور	سیح موجود- اور تخیل خیر سر- ۶۳۲-
اسلام کے لئے اور دین کو دنیا پر مقدم	نہ بھی مقابلہ- ۸۲۵- ایک دوسرے کی	اور غلبہ اسلام- ۸۲۸- دیکھو مرزا غلام احمد
کرنے کا عمدہ- ۸۲۳- اور مخالفت علما	دینی امداد- ۸۳۱- قربانیوں کی ضرورت	سیلہ- ۸۳۹-
۸۲۹- اور الہام و شریعت- ۱۱۰۵-	۸۴۱- زندگی کا اصل اصول- ۸۴۳	مشرق- اور روحانیات- ۱۵۷۴- دو
مرد و لہفہ- ۱۱۰۶-	اور غیر مسلم طاقتیں- ۸۴۵- دشمن کے	مشرق اور دو مغرب- ۱۶۹۵-
مسلمان- مسلم کون ہے- ۸۷- کا عمدہ ۵۵	مقابلہ پر ایک ہوں- ۸۵۰- اور انفاق	مشرکین- کے لئے ممانعت- استنفار-
۸۸۱- ۱۸۵۵- اور انتظار مہدی- ۷۷	مال ۸۷۲- ۱۳۸۲- کے لئے بد دعا-	۸۸۳- دیکھو شرک-
اور علم- ۸۳- ایک دوسرے کے خلاف	۸۹۵- مسلمانوں میں شرک- ۱۰۰۵- اثبات	مشقت- ۲۷۱- ۱۹۵۶-
جنگ نہیں- ۸۷- ۱۲۳- کو بشارت	کی کمی- ۱۰۳۰- بیابانوں کی جڑ- ۱۳۶۱	مشورہ- ۳۶۹- ۴۱۸- ۴۱۹- ۵۵۹-
فتوحات- ۱۰۷- اور قرآن- ۱۱۲- امت مسلمہ	مسلمانوں کے لئے استغفار- ۱۷۲۰-	۱۶۶۹-
کاکام- ۱۲۵- کا مقام- ۱۲۳- کامیابی	ایک دوسرے کی تائید اور ایک دوسرے پر	مصر- اہل مصر کی قربات- ۴۵۲-
کی راہ- ۱۳۶۰- ۳۶۵- ۳۸۹- ۷۷۴-	رحم کریں- ۱۷۳۸- دو مسلمان گرد ہوں کی	مصعب بن عمیر- ۳۹۵- ۴۰۸- ۴۰۹- ۱۸۴۹-
۸۱۰- ۸۱۱- اسلام میں کامل طور پر	نزاع میں مسلمانوں کا طوق عمل- ۱۷۴۵-	صیبت- میں رجوع الی اللہ- ۵۸- میں
دہل ہونے کی ضرورت- ۱۸۲- اندرونی	آخری زمانہ کے مصائب- ۱۸۱۹- آئندہ	حکمت- ۳۹۰- ۹۳۲- ۱۰۰۰- ۱۶۶۷-
اقتلافات کا صلہ- ۵۷۲- قرآن پر اتحاد	حالت کا نقشہ- ۱۸۱۷- کے چار زمانوں	قیام حق کے لئے ہر اذیت مصائب ضروری
۳۶۶- اور اتحاد قومی- ۳۶۵- اور کافر	۱۹۸۰-	ہے- ۱۸۷- کی عرف- ۳۹۶- ۴۲۳-
کی اطاعت- ۳۶۴- مقابلہ دشمن میں کیا	مسافر کی امداد- ۸۶۰-	۴۲- کا امد کی طرف سے ہونا- ۵۳۹-
ہو- ۵۷۲- کا کافر بزرگ عرب- ۵۷۲- موت	ساوا ت- ۱۷۴- ۱۷۴-	انجمن کی ممانعت- ۸۹۷- ۱۱۱۳- میں
سے مخالف نہ ہو- ۵۷۲- مسلمانوں کی اصلاح	مسجد- سے رد کنا- ۱۰۷- کا بیع عبادت استعمال	۹۷۴- چھپانے کا حکم- ۹۹۸- میں خوشنوی

۱۱۰۰-۱۳۲۳ء میں نبر-۱۱۲۵ء کا تھا	۱۱۰۰-۱۳۲۳ء میں روزخ کارنگ-۱۲۲۳ء دوسرے
کے پیچ اور گریہ-۱۲۹۶ء کی حرمت می	کی مصیبت پر خوش نہ ہو-۱۳۲۰ء کا علاج
جانب اصد ہے-۱۲۲۸ء میں ہر شرم کے	۱۳۶۲ء
بھولوں کا پنہنا-۱۲۲۸ء میں اس-۱۲۶۰ء	مصانع کا استعمال گزشتہ پہ-۶۰۶
کا محبوب ترین شہر ہونا-۱۳۱۷ء	محاشرت-۲۰۲
طاعہ اعلیٰ-۱۶۱۰-۱۶۱۱ء	محادیہ-۵۴۷
ملاقات-کے آداب-۱۳۲۴-۱۳۲۵ء	معبود باطل-۱۰۲۵-۱۰۲۵ء تین قسم-۹۰۵
ملک مین-۴۵۹-۴۸۵-۴۸۶ء	کا عجز-۹۰۷-۱۳۱۲ء کا روزخ میں جانا
منات-۱۷۷۸ء	۱۲۸۲ء سے مراد سردار-۱۵۷۷ء
مشافعتین-زمانہ حال کے-۲۵ء کا دعویٰ	مجرات-۷۰۴ء تا ۷۰۴ء اور ۷۰۵ء
اصلاح-۲۷ء کا جنگ اصد سے وہیں	اور عقل-۷۰۵ء کا قرآن انکار نہیں کرتا
ہو جانا-۲۷۹ء کا طریق عمل-۲۷۱ء	۱۱۳۱ء اقتراح-۳۱۹
۷۰۳ء کی جنگ اصد میں چھ میگوئیاں	معراج-احادیث سراج-۱۱۰۷ء کے جسد
۴۱۲ء کے ایمان و کفر کا سوال-۱۶ء	عفری سے نہ ہونے کے دلائل-۱۱۰۸ء
۱۸۵۱ء کا رسول اللہ کے فیصلہ پر رنجی	۱۱۴۶ء-۱۷۷۷ء کی غرض-۱۱۰۹ء کب
نہ ہونا-۵۲۵ء کے مختلف گردہ-۵۴۵ء	ہما-۱۱۱۰ء کے رویا-۱۱۳۳ء کی رات
اندر دنی دشمن تھے ۵۵۰ء کی آخری حالت	۱۳۶۵ء میں کیا دیکھا-۱۷۷۸ء
۵۶۵ء کی دورخی چال-۵۷۰ء کی نانا	معقل بنایا-۳۰۸
یہ سستی-۵۷۰ء-۸۵۷ء کا درک اسفل	معرب کی اسلام سے محرومی-۱۷۷۷ء
میں ہونا-۵۷۲ء کا جنگ بتوک سے	مغیرہ بن شعبہ-۷۳۶ء-۱۷۷۷ء
بیچے رہ جانا-۸۵۲ء-۸۵۵ء پر مال و	مفتری-فلاح نہیں پاتا-۹۰۰ء پر گرفت
اولاد کا حذاب-۸۵۸ء اور انفاق	۱۸۸۴ء
مال-۸۵۷ء-۸۷۴ء کے بتوک میں نہ	مقام ابراہیم-۳۶۲
جانے کے عذر-۸۵۶ء کی آنحضرت کے	مقداد-۶۱۰
خلاف سازشیں-۸۵۶ء پر سختی سے	مقطعات-۱۲۰-۸۹۴ء
مراد-۸۶۵ء سے جادو-۸۶۵ء کی آخری	موقوفش-۳۲۰
علیحدگی-۸۶۲ء سے زکوٰۃ کا نہ لیا جانا	کہ-۱۶۸۰-۱۹۵۶ء کے لئے دئے ابراہیم
۸۶۷ء پھر آنحضرت کا احسان-۸۶۶ء	۱۱۸ء کے نام-۳۶۱ء ام القریٰ ہے
کے لئے آنحضرت کا استغفار-۸۶۸ء	۶۹۷ء کے لئے نقر سے بے غونی کی
سے قطع تعلق-۸۶۹ء کو جنگ میں شمل	بشارت-۸۶۵ء میں قصہ-۹۸۵ء
کرنے کی ممانعت-۸۶۹ء کا توہ-۸۷۷ء	۱۳۶۶-۱۶۴۶ء اہل مکہ پر حذاب
کی سزا-۸۷۶ء پھر دودھ حذاب-۸۷۷ء	
سے زکوٰۃ-۸۷۸ء سے تشابہ-۸۷۹ء	
جنگ کے لئے نہ لکنا سب سے بڑی علامت	
تھی-۸۸۱ء اور ایک حادثہ-۱۳۲۰ء	
کا آنحضرت کے متعلق غلط روایات کو	
شہرت دینا-۱۵۲۵ء-۱۵۲۸ء کا شہر کو	
کی اطاعت کا اقرار-۱۷۲۱ء اور نزول	
احکام جنگ-۱۷۲۰ء کا وجود کیوں بنے	
سے نہ ٹٹا لگیا-۱۷۲۲ء کے فور چارط	
پہر جاتے رہنا-۱۷۲۲ء کا جھوٹا اقرار حکم	
شہادت-۱۸۵۱ء کی ظاہر واری-۱۸۵۲ء	
منحوس دن-۱۷۵۰ء	
منکر-۱۰۹۳ء	
موالات کفار-۲۸۸-۲۸۹-۳۷۶ء	
۳۷۷ء-۵۷۱ء-۶۲۸-۶۳۲ء	
۱۲۸-۱۸۳۹ء سسلیوں کی سسلیوں	
سے موالات-۸۳۱ء	
موت کی آرزو-۹۳ء سے خوف-۴۱۵ء	
۱۸۶۹ء موت قتل-۴۱۶ء اور ادائیگی کی فر	
۴۲۵ء میں کیا لیا جاتا ہے-۱۶۲۱ء دو	
موتیں-۱۶۳۱ء اور دوزندگیاں-۱۶۳۱ء موت	
اولیٰ-۱۶۹۵ء نعمت کے رنگ میں-۸۷۰ء	
وحیات کا ثل صرف اتنی ہیں-۱۸۶۹ء کی	
مثال بنید سے-۱۹۴۷ء	
موسیٰ-۶۳-۶۳-۶۹۳-۷۶۶-۱۳۳۱ء	
کا اصد قیٰ کو کو کیجئے کا سوال-۶۵-۷۶ء	
پہر زول شریعت-۶۳۰ء انبیائے بنی اسرائیل	
اور شریعت موسیٰ-۵۲۷ء سے کلام-۵۸۲ء	
کی بہشت کی اصل غرض-۷۶۶ء اور سار	
۷۶۹-۷۶۹ء کے فوٹان-۷۷۳-۱۱۳۷ء	
اور میقات طور-۷۸۰ء کے اصحاب طور	

کھنکھی دھبہ - ۶۵۶-۶۶۷-۸۹۵- کی فہرست کا ذکر لازم دور کرنے کے لئے۔ ۱۹۴- صرف رسل الہم کی نوع سے جو کھتا ہے۔ ۷۱۳- کا مذہب قبل از بعثت۔ ۷۱۲- جہنم نہیں۔ ۷۹۲- کی بعثت سے پیشتر کے لوگ - ۸۸۳- کا اسوہ - ۹۳۴- کے پیروں کی غربت - ۹۳۶- کا بشر ہونا ۹۳۶- کی مشکلات - ۱۰۰۶- کا اسراج اور اس کی کامیابی - ۱۰۳۳- کا پیغام قوم کی زبان میں - ۱۱۱۱- پر مصائب کا آنا ۱۰۵۲- ۱۲۳۷- ۱۱۱۱- کی دریافت ۱۲۰۳- ۱۸۳۱- کا کھانا کھانا اور بازاروں میں پھرنا ۱۳۷۲- اور کاموں - ۱۴۰۱- اور شہر ۱۴۰۲- کو قبل از بعثت علم نہیں دیا جاتا۔ ۱۴۵۰- اور شہر - ۱۵۷۰- کی نصرت - ۱۵۹۲- ۱۶۳۹- اور مال دنیا - ۱۶۰۲- کی عروقت بعثت - ۱۷۰۷- کا استغفار - ۱۷۲۰- کے ذنوب ۱۷۲۰- کا نمونہ میزان ہے۔ ۱۸۳۰- پر کامل انکشاف غیب نہیں ہوتا۔ ۱۸۹۷- پر پرو سے مراد - ۱۸۹۸- دو قیامتیں ہے۔ ۱۹۰۷- انبیاء کو کل - سب ایک گروہ ہیں۔ ۱۲۳- ۱۲۸۲- کی بعثت کا قانون - ۱۸۵- ۱۸۵۴- ایک دوسرے پر فضیلت - ۲۲۵- ۲۲۶- سب سے کلام ہوا۔ ۲۲۶- پر ایمان - ۲۶۱- کی ذلت پر دلیل - ۳۹۹- انبیاء و رسل کے ذکر میں ترتیب - ۵۱۱- ۶۹۳- ۱۰۶۳- ۱۲۲۰- ۱۵۸۷- ۱۵۹۷- ہر قوم میں آئے ۵۸۲- ۹۱۰- ۱۵۵۰- کی تعلیم کا دینی ہونا ۶۵۸- ۱۱۱۱- سب ایک ایک قوم کی طرف آئے۔ ۹۱۸- سلسلہ نبوت کا نظم - ۱۰۰۰- کا نزول ضرورت پر - ۱۲۲۲- کا عدد - ۱۲۹۹- جو قرآن میں مذکور نہیں - ۱۶۴۳- اسوہ اولیوم رسول - ۱۷۱۳- قومی نبیوں کا خاتمہ عیسیٰ پر ۱۸۲۱- انبیاء کی تعلیم کا ایک ہونا - ۱۹۵۰- غیر نبی - کو وحی - ۲۵۶- مقربین - ۹۱۵- پر نبیوں کا رشک - ۹۱۵- کو فہم حاصل میں نبی پر فضیلت - ۱۲۷۷- نبی کے کامل تبیین کو ختم پر اطلاع ملنا - ۱۸۹۷- تپولین - عبور قہر کم کا واقعہ - ۱۳۹۲- نجات - ۶۰- حاضی نجات - ۲- ۱۶۴۷- اور غیر اسلامی مذاہب - سب عمل سے ہے نہ نفعوں سے - ۱۰۵- کیلئے ایمان صحیح کی ضرورت - ۸۹۷- دنیا کا نجات دہندہ ۱۹۷۲- نجاتی - ۶۴۴- نجران - وفد نجران - ۲۶۶- ۳۳۸- ۳۵۰- نجم - ۱۷۷۲- نذر - ۲۴۵- نصاب - ۱۰۳۲- نصب - ۱۷۷۷- ۱۷۷۸- نسخ - قرآن کی کوئی آیت نسخ نہیں - ۱۰۱- ۵۴۲- ۱۰۹۷- کی روایات - ۱۰۲- پر صحابہ کا اختلاف - ۲۱۵- کا استعمال صحابہ میں ۲۶۰- سرحد منسوخ اکیلت - ۱۵۶- ۱۶۱- ۲۱۵- ۲۵۹- ۸۲۸- ۱۳۳۵- ۱۳۳۷- ۱۵۲۳- ۱۶۹۹- ۱۸۳۷- نسر - ۱۸۹۱- نسیان - ۳۶۳- نشور - ۵۰۳- ۵۶۵- نصرت آئی - ۱۸۷- ۱۰۰۷- ۱۹۸۹- نضر بن الحارث - ۶۱۷- ۱۴۸۲- نظر کا لگنا - ۹۹۲- نہیم بن مسعود خجندی - ۲۲۷- نفاق - ۲۵- ۲۲۳- ۸۶۶- ۱۴۵۲- نفع فی بصور - ۶۹۰- نفس - ۲۴۹- کی اصلاح - ۵۳۷- پہلے نفس کی مکہ - ۶۵۳- پر ظلم - ۱۴۳۴- اور کج کائنات - ۱۷۵۱- تزکیہ کے لئے ضرورت ہے ۱۷۷۱- کی بھیل دوسروں کی بھیل کے لئے ضروری ہے - ۱۹۰۲- کی ترقی تزکیہ سے ہے ۱۹۷۰- نفس ناطقہ - ۱۶۲۱- نفس الامارہ - ۹۸۹- نفس لوامہ - ۹۸۸- ۱۹۰۷- ۱۹۰۸- نفس مطہ - ۹۸۸- ۱۹۵۵- ۱۸۸۸- نکاح - کی غرض سب - ۸۸۸- غیر مسلم سے ۱۹۶- ۵۹۸- حاضی نکاح جائز نہیں - ۲۰۷- بنیہ تقریر - ۲۱۱- میں پسندیدگی ۲۵۲- چھوٹی عربی - ۴۵۵- اصل لفظ ایک بی بی ہے - ۴۵۸- ۴۶۰- بلوغت میں ہونا چاہئے - ۶۲- میں حرمت کی وجہ ۴۸۴- اور مسافرت - ۴۸۷- بلا خاندان عورتوں کے - ۵۶۴- زانیہ یا کسی سے نکاح ۱۳۳۷- مجردوں کے - ۱۳۵۰- میں روکی کا معاوضہ - ۱۴۳۶- میں قوی تفریقات کا مشافہہ - ۱۵۱۲- کفار کی عاجز عورتوں سے نکاح کی شرائط - ۱۸۴۰- نماز بنیہ فا تو نہیں ہوتی - ۷۹۹- ۱- باجماعت کی ابتدا - ۳۱- کی اقامت کا معنہ - ۱۷- ۲۱۳- ۱۸- حضرت کو کسی نماز پڑھتے تھے۔ اور حصول قرب آئی - ۱۷- نماز اور ذکر کا اکٹھا ذکر - ۱۹- ۱۵۴- کی غرض - ۵۰۷- علیہ مشکلات ہے - ۱۰۴- ۱۰۶- ۹۶۴- ۱۰۳۹- ۱۱۴۰- بدی سے روکتی ہے - ۲۱۲- نماز عصر - ۲۱۳-	۱۲۹۹- کا عدد - ۱۲۲۲- کا نزول ضرورت پر جو قرآن میں مذکور نہیں - ۱۶۴۳- اسوہ اولیوم رسول - ۱۷۱۳- قومی نبیوں کا خاتمہ عیسیٰ پر ۱۸۲۱- انبیاء کی تعلیم کا ایک ہونا - ۱۹۵۰- غیر نبی - کو وحی - ۲۵۶- مقربین - ۹۱۵- پر نبیوں کا رشک - ۹۱۵- کو فہم حاصل میں نبی پر فضیلت - ۱۲۷۷- نبی کے کامل تبیین کو ختم پر اطلاع ملنا - ۱۸۹۷- تپولین - عبور قہر کم کا واقعہ - ۱۳۹۲- نجات - ۶۰- حاضی نجات - ۲- ۱۶۴۷- اور غیر اسلامی مذاہب - سب عمل سے ہے نہ نفعوں سے - ۱۰۵- کیلئے ایمان صحیح کی ضرورت - ۸۹۷- دنیا کا نجات دہندہ ۱۹۷۲- نجاتی - ۶۴۴- نجران - وفد نجران - ۲۶۶- ۳۳۸- ۳۵۰- نجم - ۱۷۷۲- نذر - ۲۴۵- نصاب - ۱۰۳۲- نصب - ۱۷۷۷- ۱۷۷۸- نسخ - قرآن کی کوئی آیت نسخ نہیں - ۱۰۱- ۵۴۲- ۱۰۹۷- کی روایات - ۱۰۲- پر صحابہ کا اختلاف - ۲۱۵- کا استعمال صحابہ میں ۲۶۰- سرحد منسوخ اکیلت - ۱۵۶- ۱۶۱- ۲۱۵- ۲۵۹- ۸۲۸- ۱۳۳۵- ۱۳۳۷- ۱۵۲۳- ۱۶۹۹- ۱۸۳۷- نسر - ۱۸۹۱- نسیان - ۳۶۳- نشور - ۵۰۳- ۵۶۵- نصرت آئی - ۱۸۷- ۱۰۰۷- ۱۹۸۹- نضر بن الحارث - ۶۱۷- ۱۴۸۲- نظر کا لگنا - ۹۹۲- نہیم بن مسعود خجندی - ۲۲۷- نفاق - ۲۵- ۲۲۳- ۸۶۶- ۱۴۵۲- نفع فی بصور - ۶۹۰- نفس - ۲۴۹- کی اصلاح - ۵۳۷- پہلے نفس کی مکہ - ۶۵۳- پر ظلم - ۱۴۳۴- اور کج کائنات - ۱۷۵۱- تزکیہ کے لئے ضرورت ہے ۱۷۷۱- کی بھیل دوسروں کی بھیل کے لئے ضروری ہے - ۱۹۰۲- کی ترقی تزکیہ سے ہے ۱۹۷۰- نفس ناطقہ - ۱۶۲۱- نفس الامارہ - ۹۸۹- نفس لوامہ - ۹۸۸- ۱۹۰۷- ۱۹۰۸- نفس مطہ - ۹۸۸- ۱۹۵۵- ۱۸۸۸- نکاح - کی غرض سب - ۸۸۸- غیر مسلم سے ۱۹۶- ۵۹۸- حاضی نکاح جائز نہیں - ۲۰۷- بنیہ تقریر - ۲۱۱- میں پسندیدگی ۲۵۲- چھوٹی عربی - ۴۵۵- اصل لفظ ایک بی بی ہے - ۴۵۸- ۴۶۰- بلوغت میں ہونا چاہئے - ۶۲- میں حرمت کی وجہ ۴۸۴- اور مسافرت - ۴۸۷- بلا خاندان عورتوں کے - ۵۶۴- زانیہ یا کسی سے نکاح ۱۳۳۷- مجردوں کے - ۱۳۵۰- میں روکی کا معاوضہ - ۱۴۳۶- میں قوی تفریقات کا مشافہہ - ۱۵۱۲- کفار کی عاجز عورتوں سے نکاح کی شرائط - ۱۸۴۰- نماز بنیہ فا تو نہیں ہوتی - ۷۹۹- ۱- باجماعت کی ابتدا - ۳۱- کی اقامت کا معنہ - ۱۷- ۲۱۳- ۱۸- حضرت کو کسی نماز پڑھتے تھے۔ اور حصول قرب آئی - ۱۷- نماز اور ذکر کا اکٹھا ذکر - ۱۹- ۱۵۴- کی غرض - ۵۰۷- علیہ مشکلات ہے - ۱۰۴- ۱۰۶- ۹۶۴- ۱۰۳۹- ۱۱۴۰- بدی سے روکتی ہے - ۲۱۲- نماز عصر - ۲۱۳-
--	---

نمازوں کی تہذیب و اوقات - ۲۱۳-۱۱۲۰	شیکی بدی کی جامع تعلیم - ۱۰۹۳- اور بدی	کاہن - ۹۷۳- وحی خفی - ۲۱۲- ۵۲۹
۱۲۵۸-۱۲۷۳- حالت خف میں ۲۱۳	کا مقابہ - ۱۵۵۰- خرائض انسانی میں سے	۵۹۹
سفر میں - ۲۱۳- کی تعلیم وحی خفی سے	۱۶۱۳- کا قاسم پر نشان - ۱۵۳۸- ۱۸۹۱- ۳- ۱۸۹۱	وراثت - میں اصول مجبوریت ۲۶۶- مرقون
۲۱۲- ذکر اسد ہے - ۲۱۲- نماز فجر میں	۱۸۰۲- ۱۱۸۰- نیل - ۱۹۲۴	وراثت کن باتوں سے پیدا ہوتے ہیں -
قنوت - ۳۸۶- میں حضور قلب - ۵۱۱-	نیروی - اہل نیروی کا مذہب - ۹۲۴	۲۶۷- اولاد کا حق - ۲۶۸- پوتے کا حق
۸۰۰- حالت سکرا و رنجابت میں ۵۰۱-		۲۶۸- ماں باپ کے حصے - ۲۶۹- بھائیوں بنوں کے حصے
زنی کے اخلاق پیدا کرتی ہے - ۵۳۷		۲۶۹- مشہد کے پانچ صورتیں - ۴۴- ۴۷
قصر صلوٰۃ - ۵۵۳- قصر سفر اور قصر		کلام - ۴۷۳- ۵۸۶- خاندن دیوی کے
خوف - ۵۵۳- میدان جنگ میں ۵۵۵- واشحات - ۵۶۱-		حصے - ۴۷۱- معاہدہ یا مواخاۃ سے نہیں
میں کس - ۵۷۱- ۸۵۷- میں زینت	والدین - کی ذمہ داری اولاد کے متعلق ۳۴۴	وسیلہ - ۶۱۷- ۱۸۲۳
کا حکم - ۷۱۱- کی فرضیت - ۷۱۱- نماز فجر	سے سکوت - ۱۱۲۰- ۱۱۲۱-	
۱۱۲۰- جمع بین الصلوٰتین - ۱۱۲۰- تہجد	وحی ضرورت وحی - ۵۳- ۱۹۱- وحی	وصیت - ۱۵۶- ۶۵۴- کا حکم منوع نہیں
۱۱۲۱- قرأت بالجبر اور آہستہ - ۱۱۵۱-	آہستہ پر ایمان لانے کی ضرورت - ۱۹۰- پہلی	۱۵۶- خیراتی کاموں کے لئے - ۱۵۷-
سے حصول کامیابی - ۱۲۵۸- رزق	وحی پر ایمان - مدد عدم عمل - ۲۰- سے	وراثت کے لئے نہیں - ۱۵۷- میں اصلاح -
روحانی ہے - ۱۲۵۸- اخلاق فاضلہ	عکس تو اسے غفلت - باظنی کمزوری کا علاج	۱۵۸- کا حق - ۲۷۰- کی غرض - ۲۷۱-
کی جڑ ہے - ۱۲۷۵- میں شروع - ۱۲۱۵-	۳۳- ۱۲۵۴- خارجی شے ہے - ۲۱-	وضو - ۵۹۹-
کی حفاظت - ۱۳۱۷- کے بدی سے روکنے	۵۲- ۱۲۷- ۷۹۶- ۸۷۰- ۱۹۳۰-	وعظ - واعظ کے لئے ضرورت عمل - ۵۷-
پر دلیل - ۱۲۷۱- بدی سے روکنے پر	نزول وحی کا قانون - ۵۳- ہر شخص کو کہیں	وقت - کی قدر - ۱۵۲۳- ۱۹۷۹-
واقعات کی شہادت - ۱۲۷۲- کے بعد	نہیں ہوتی - ۲۳۰- کے اقسام - ۵۸۱-	وقف زندگی - ۲۹۴-
نوافل - ۱۷۵۶- احتیاطی نماز ۱۸۲۹	۱۶۷۲- سے صلح کو شرح صدر لانا - ۷۳۰-	ولادت - ۲۶۷-
سے علو - ۱۹۲۹- کی حقیقت - ۱۹۸۵-	کی بارش کے تشبیہ - ۱۰۱۶- ۱۵۹۹- صفت ولد - بطور مجاز - ۱۰۸-	
فوج - ۲۹۲- ۷۵۴- کا طرفان - ۷۵۵-	رحمانیت سے ہے - ۱۰۲۲- اور شیطانت کا	اولادیت - مدد کی مومنوں سے ۲۳۲- نبوت عالم
۹۵۵- ۹۴۰- ۹۴۱- ۱۷۸۷- کی کشتی	اسے سننا - ۱۰۵۰- سے آخرت کا علم یقینی	۵۳۳- خلافت نبوت پر - ۱۳۶۰-
۹۴۱- ۱۲۵۵- کا پیشا - ۹۴۳- ۱۸۶۸-	پیدا ہوتا ہے - ۱۱۱۶- سے زندگی کا لانا	ولی کا تقرر - ۲۵۷-
کا ذکر انبیا انبیا ہے - ۹۴۴- کی عمر ۱۲۵۵	۱۲۳۹- ۱۶۷۳- سے روایت روحانی	اولیاء الراشد - سے استہد او - ۱۳۸- کو بشارات
کی بی بی - ۱۸۶۸-	۱۱۵۴- نماز اولیاء الفاطمیں - ۱۲۰۰- اور	کا لانا - ۹۱۳- پر نزول ملائکہ - ۱۹۵۴-
نوفل بن معاویہ - ۲۵۷-	اخلاق کا تعلق - ۱۸۷۳- سے انقلاب	خدا کس طرح ان کا ماتہ آکھ جاتا ہے ۱۶۲۹
نہی عن المنکر - ۳۶۸-	عظیم - ۱۹۷۰- نزول وحی کی کیفیت -	ولید بن مغیرہ - ۱۹۰۳- ۱۹۰۴-
شیکی - کی غلطی - ۲۱- ۶۸۰- ۱۹۰۳-	۱۹۶۹- کی حبلات - ۱۸۹۹- غیر بنی کو یقینی	
برداشت میں ہوتی - ۱۲۶- کی بدی کے	وحی ہو سکتی ہے - ۳۵۵- ۶۵۶- ۷۵۷-	ماہیل - ۶۱۱-
خارجہ ۲۶۰- ۷۲۵- ۱۹۷۴- پر راحت ۱۰۳۷	۱۲۳۶- ۱۲۳۱- نبی کو قبل از نبوت وحی	ماہیل - ۶۱۱-

لاجر ۵-۱۷-۲۵۲-۲-دیکھو بلاسیم	نہوی کے وقت ۱۷۷۵ء	کا پھیلنا ۶۸۷-۱۷۸۷-اور عرب جاہلیت
باروت ماروت ۹۷-۹۸	ہوا کی تئیر ۱۷۷۸	۷۰۹-میں تبلیغ ۸۲۵-کا طریق عمل
بارون ۹۹۳-موسلی کی طرح صاحب امت	یا جوج ۱۷۳۵-۷۲۲-۱۱۵۳	۹۵۵-اور سلبہ ۱۰۹۵-کی دنیوی
دصاحب کتاب ۲۲۰-اور خلافت	۱۱۹۲-انسان ہیں ۱۱۹۴-کافراداؤ	۱۱۶۳-کے
موسلی ۷۷-بے شرک نہیں کیا ۷۷	ترکوں پر حملہ ۱۱۹۵-کافروج اور انجاء	۱۱۶۷-کی تین اور پانچ قومیں
کودچی ۹۲۰-کی عصمت ۱۲۲۷	۱۱۹۷-۱۲۸۳-کے مقابلہ کی طاقت	۱۱۶۷-۱۸۲۵-اقوام یورپ کی باجوج
ناشرم ۱۹۸۳	کسی قوم کو نہیں ۱۱۹۷-۱۸۱۷-اسلام لانا	۱۱۹۴-۱۱۹۴-کابچہ اور مسلمان
نمان ۱۲۳۱	۱۱۹۸-کادیا پر تصرف ۱۲۸۳	۱۲۲۷-۱۲۲۷-اقوام یورپ کافتش
نسل ۲۰۴	۱۱۹۸-کادیا پر تصرف ۱۲۸۳	کی بیماریوں کا علاج ۱۳۶۳-۱۳۶۵
نہجر ۱۷۳۲	۱۱۹۸-کادیا پر تصرف ۱۲۸۳	کی ننگی تصویریں اور عرب کے نقش شتر
ہجرت کا معنوم باطنی ۱۹۱-جو ہر وقت	۱۱۹۸-کادیا پر تصرف ۱۲۸۳	۱۳۸۳-کی جنگ عظیم ۱۷۹۸
ہر سکتی ہے ۱۹۲-کی پیشگوئی	۱۱۹۸-کادیا پر تصرف ۱۲۸۳	یورٹ آسف ۱۲۲۳
بائبل میں ۲۷۸-کی طاقت نہ رکھنے	۱۱۹۸-کادیا پر تصرف ۱۲۸۳	یوسف ۱۶۳۳-کاکرم و صبر ۸۵۵-کے
۷۷-۵۵۲-کی ضرورت ۵۵۲-۵۵۲	۱۱۹۸-کادیا پر تصرف ۱۲۸۳	ذکر میں آنحضرت کا ذکر ۹۶۷-۹۶۹
موجود ہیں ۵۵۲-ہجرت حبش ۶۲۲	۱۱۹۸-کادیا پر تصرف ۱۲۸۳	کوسورج چاند کا سجدہ ۹۷۰-کے خواب
۱۰۹۹-کے واقعات ۸۵۳-ہجرت یثرب	۱۱۹۸-کادیا پر تصرف ۱۲۸۳	کی تئیر ۹۷۱-کے نقش میں ذکر تئیر ۹۷۱
۱۱۰۰-کے کامیابیوں کا دورہ کھانا	۱۱۹۸-کادیا پر تصرف ۱۲۸۳	کی عصمت ۹۷۶-۹۷۷-اور عورتوں کا
۱۱۴۱-کرنے والوں کا مرتبہ عیسیٰ بن مریم	۱۱۹۸-کادیا پر تصرف ۱۲۸۳	۹۷۷-۹۷۷-کے کائنات ۹۸۰-۹۸۲-کے عورتوں کا
کا ہے ۱۸۱۷-عورتوں کی ۱۸۲۰	۱۱۹۸-کادیا پر تصرف ۱۲۸۳	دباؤ ڈالنا ۹۸۱-کے مصیبت پر تئیر کو
ہدایت ۸-کائنات ۱۲۱-ظالم کو نہیں	۱۱۹۸-کادیا پر تصرف ۱۲۸۳	ترجیح دینا ۹۸۱-اور بادشاہ کا خواب
ملتی ۲۳۳-کافانون ۱۲۱-کائنات	۱۱۹۸-کادیا پر تصرف ۱۲۸۳	۹۸۵-کامصر پر ملی تصرف ۹۸۵
قلب ہے ۱۸۵۵	۱۱۹۸-کادیا پر تصرف ۱۲۸۳	کی تئیر ۹۸۹-اور سیارہ کا تئیر
۱۲۱۳-۱۲۱۳-۱۲۱۳	۱۱۹۸-کادیا پر تصرف ۱۲۸۳	۹۹۳-پہچوری کا الزام ۹۹۵-۹۹۷
ہر شفیق ۱۳۷	۱۱۹۸-کادیا پر تصرف ۱۲۸۳	اور تئیر ۱۰۰۱-کافانون ۱۰۰۱-اور تئیر
ہر نقل ۱۹۹	۱۱۹۸-کادیا پر تصرف ۱۲۸۳	کاسجدہ ۱۰۰۳-اور اہل مصر کا ایمان لانا
۸۸۶-۸۸۶	۱۱۹۸-کادیا پر تصرف ۱۲۸۳	۱۶۳۵
ہلال بن عویمر سلمی ۵۲۶	۱۱۹۸-کادیا پر تصرف ۱۲۸۳	یوسف آرمیتا ۱۱۶۲-۱۱۶۲
ہمسایہ کے حقوق ۵۰۵	۱۱۹۸-کادیا پر تصرف ۱۲۸۳	یوسف بخار ۱۲۰۸-۱۲۰۹
ہند بنت عقبہ ۱۸۲۱	۱۱۹۸-کادیا پر تصرف ۱۲۸۳	یوشن بن لون ۶۰۹-۱۱۸۳
ہندو مذہب میں خراب ۱۹۳-ہندو	۱۱۹۸-کادیا پر تصرف ۱۲۸۳	یونس ۶۹۴-۶۹۴-کی دھا ۱۲۸۱
ہنر طلاق ۲۰۰-مذہب کی حالت	۱۱۹۸-کادیا پر تصرف ۱۲۸۳	قوم پر ناراضگی ۱۲۸۱-کی طلاق ہجرت

۶۲۰۔ میں سزا کے زندہ۔ ۶۲۰۔ کا قوریت کے فیصلوں سے انکار۔ ۶۲۱۔ کو دعوت ایمان۔ ۶۲۱۔ اور نصاریٰ میں عداوت۔ ۶۲۲۔ پر دود فہرہ فذاب۔ ۶۲۲۔ کی اہل اسلام سے عداوت۔ ۶۲۲۔ کا آنحضرت کو پہچاننا۔ ۶۴۰۔ کا انکار نبوت آنحضرت صلعم۔ ۶۹۶۔ پر تمنا اور ان کی نافرمانی۔ ۷۸۴۔ اور حکم سبت ۷۸۴۔ کا نقشہ کی مدنی سورتوں میں ایک ہے۔ ۷۸۵۔ کے قبائل مدینہ میں ۸۰۰ مسلمان۔ ۱۵۰۵۔ کی اصلاح عرب کی کوشش۔ ۱۵۶۰۔ کے اسلام کے خلاف منصوبے۔ ۱۸۲۵۔ کی دو جلا وطنیاں۔ ۱۸۳۰۔	اور غذاؤں کی حرمت۔ ۱۴۹۔ کا عذاب استیصال ۳۸۳۔ میں شراب۔ ۱۹۳۔ اور طلاق۔ ۲۰۰۔ کا اثر اہل مدینہ پر ۲۳۱۔ کا روزہ میں کلام نہ کرنا۔ ۳۰۴۔ کے اسلام کو بدنام کرنے کی تدابیر۔ ۳۴۳۔ کا انجام۔ ۳۴۳۔ کی منافقت اور بدزبانی۔ ۳۴۶۔ کا اسلامی چندوں پر استغناء۔ ۴۳۲۔ کا آنحضرت صلعم پر بتناؤ۔ ۵۱۳۔ پر عرب کی بت پرستی کا اثر۔ ۵۱۸۔ کا سوال کتاب اتانے کا۔ ۵۴۴۔ پر خطبات کا حرام ہونا۔ ۵۸۰۔ اور غیر اقوام سے صلح۔ ۵۹۸۔ کا دعوئے ابنیت۔ ۶۰۶۔ کی عید شکی۔ ۶۰۸۔ ۶۰۸۔ ۱۸۳۲۔ کا آنحضرت صلعم کے قتل کا ارادہ ۱۲۶۱۔ متافقی بیوہ کا	۱۲۸۱۔ ۱۵۸۸۔ ۱۸۷۹۔ اور مچلی ۱۵۸۹۔ اور کدو کا درخت۔ ۱۵۹۰۔ یہوہ۔ منصوب علیہم ہیں۔ ۱۱۰۔ کا عرب میں آنا۔ ۵۴۔ مسلمانوں کا اہلحد یہود۔ ۵۴۔ کا انتظار نبی آخر الزمان۔ ۵۵۔ کا پیشگوئی کو چھپانا۔ ۵۶۔ کا بند رہنا۔ ۷۵۔ ۵۱۲۔ ۷۸۵۔ کا خیال کران کا عذاب محدود ہے ۸۴۔ کو اپنی قوم کے خلاف جنگ نہ کرنے کا حکم۔ ۸۶۔ کی تکذیب و قتل انبیاء۔ ۸۹۔ کا حد۔ ۹۱۔ کا دعویٰ اور حالت عملی۔ ۹۲۔ کے سحر کی پیروی۔ ۹۷۔ کی خلاف اسلام شرارت۔ ۱۰۰۔ کے گستاخانہ سوالات۔ ۱۰۳۔ کا توحید برت پرستی کو ترجیح دینا۔ ۱۰۴۔ کی تشریت
---	---	--

تجملہ

نعم المولیٰ ونعم النصیر

